www.KitaboSunnat.com

الله
رسول
محمد

صدارتی ایوارڈ یافتہ

Muhammad Rasoolullah

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

كتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسا اوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مصنف دُور اُفتادہ ادیب نہیں بلکہ بہت قریب کے واقعہ نگار لگتے ہیں۔ ہر نقطہ، ہر جملہ ہمارے سامنے سے گزرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ایسے مسافر کا بیان لگتا ہے جو اُس زمانے میں، اُس معاشرہ کا حصّہ ہونے کی حیثیت سے واقعات اور حادثات کو بیان کر رہا ہو۔

پروفیسر احمد رفیق اختر

بہت کم کتابیں ایسی ہیں جو آسان زبان میں عام آدمی کی فہم کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہوں۔ اُردو میں شبلی نعمانی کی سیرت النبی سے لے کر آج تک یہ شعبہ بہت تشنہ تھا۔ اِس تشنگی کو اعجاز احمد صاحب نے ایسی خوبصورتی سے ختم کیا ہے کہ دِل و روح کو سیراب کر دیا ہے۔

اوریا مقبول جان، کالم نگار

اپنے ذاتی تاثرات و تصوّرات کو داخل کئے بغیر سیرت النبی کو اِسی طرح مدوّن کیا گیا ہے جس طرح معتبر اسانید اور متون میں مذکور ہے۔ مزید یہ کہ دلکش اُسلوب، حُسنِ ترتیب اور زبان کی روانی جیسی خصوصیات نسلِ نَو کے لیے نہایت ہی موزوں ہیں۔

پروفیسر الدکتور احمد القاضی، الازہر یونیورسٹی، قاہرہ، مصر

کتاب کے مصنف کہانی سناتے سناتے سرزمین عرب میں لے جاتے ہیں، پھر سارے واقعات قاری کو اپنے سامنے رُوپذیر ہوتے نظر آتے ہیں۔

پیر محمد امین الحسنات شاہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

کتاب مستند معلومات سے لبریز ہے جو قارئین کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔

مولوی عبدالوہاب، قرآن اکیڈمی، لاہور

یہ عظیم شاہکار جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اِس میں تاریخی اور مستند معلومات ایک نئے محبت بھرے انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ دلی دعا اور تمنا ہے کہ مختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہو جائے۔

ابوحمزہ مقصود احمد المدنی، مدینہ یونیورسٹی، مدینہ منورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ

رسول اللہ کی زندگی پر آسان زبان میں لکھی گئی کتاب

(مستند (Authentic) حوالہ جات (References) کے ساتھ)

صدارتی ایوارڈ یافتہ

مصنف: اعجاز احمد

جلد۔ 1- Volume

THINKSOFT PUBLICATIONS

848-B۔ فیصل ٹاؤن۔ لاہور

+92 301 101 7350

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔Copyright # 46115)

کتاب کا سرِ ورق (Title) مہر نبوت ﷺ (Seal of Prophet) کا عکس (Image) ہے

نام کتاب:	-------	محمد رسول اللہ
جلد	-------	1/3
مصنف:	-------	اعجاز احمد
کمپوزنگ:	-------	عالیہ تصویر فاطمہ
پروف ریڈنگ:	-------	عثمان خاور، تیمور خان، محمد الیاس
ٹائٹل ڈیزائن:	-------	سہیل عزیز
صفحات:	-------	752
پہلا ایڈیشن:	-------	اکتوبر 2021 عیسوی (تعداد 1,100)
دوسرا ایڈیشن:	-------	جنوری 2022 عیسوی (تعداد 1,100)
تیسرا ایڈیشن:	-------	اکتوبر 2022 عیسوی (تعداد 1,100)
آواز (آڈیو بک):	-------	رخسانہ بشیر، حافظ افضل مشکوٰۃ
ناشر:	-------	Thinksoft Publications
زیرِ اہتمام:		SEERATLIBRARY.COM
ویڈیو بک:		Islam360 (Mobile App)
		www.theislam360.com

ISBN # 978-969-23630-0-6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست (مکّی زندگی)

1۔	اِنتساب	7
2۔	عرضِ محبّت	9
3۔	یہ عطائے حُبِّ رسول ہے	13
4۔	سیرت کا مسافر: پروفیسر احمد رفیق اختر	15
5۔	دلکش اُسلوب : پروفیسر الدکتور احمد القاضی، الازہر یونیورسٹی، قاہرہ، مصر	16
6۔	محبّت سے لکھی گئی سیرت النّبی: اوریا مقبول جان	16
7۔	اہلِ علم کی رائے	20
8۔	یہ کتاب مسلک سے بالاتر ہے	22
9۔	نسبتِ رسول کی تلاش: ڈاکٹر سیّدہ سعدیہ	24
10۔	محمد رسول اللہ، ایک اعلیٰ کاوِش: پروفیسر ڈاکٹر راحیلہ خالد قریشی	26
11۔	چند اِصطلاحات	28
12۔	عرب کی تہذیب	48
13۔	عرب کی روایات	58
14۔	ہمیں کیسے پتہ چلا؟	67

قبل از ولادت

15۔	بزمِ کونین پہلے سجائی گئی	71
16۔	کیا تم کاروبارِ نبوّت چھوڑ کر تر کھان بن گئے ہو؟	79
17۔	تیرا ربّ کون ہے؟	87
18۔	اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور اُسے سلامت رکھ	94
19۔	ایسی زمین جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں	102
20۔	بے شک یہ بہت بڑی آزمائش تھی	111
21۔	وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا	119
22۔	اللہ کریم نے بنی اسماعیل سے بنی کِنانہ کو چُنا	126
23۔	اللہ کریم نے بنی کِنانہ سے بنی قریش کو چُنا	142

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

24۔ اللہ کریم نے بنی قریش سے بنی ہاشم کو چُنا　155

25۔ اُس کا زمانہ اب قریب ہے　169

26۔ وہ گھر کس چیز سے بنایا گیا ہے؟　161

27۔ ہاتھی والے　168

بچپن

28۔ ہم نے آپ کو یتیم پایا اور اپنی آغوش میں لے لیا　194

29۔ تُو خُدا سے پُوچھ وہ کون تھے　204

30۔ تیری بکریاں جو چَرا گئے　214

31۔ پیار کا پھول ابھی کِھلا ہی تھا　221

32۔ یتیم اور مکّہ کا سردار　227

33۔ باپ کی طرح پیار کرنے والا　234

34۔ یہ رہ گُزر بھی تیرے اِنتظار میں تھی　241

35۔ میری مَتاع و مَنال تم سے　249

جوانی

36۔ گُناہ والی لڑائیاں　256

37۔ مظلوم کے ساتھ اللہ کے لیے　264

38۔ کامیاب تاجر　269

39۔ اِس درخت کے نیچے بیٹھنے والا نبی ہے　276

40۔ اب گھر بسایا جائے　282

41۔ ساری زندگی آپ کا ساتھ دُوں گی　289

42۔ آپ مجھے سارے جہاں سے عزیز ہیں　295

43۔ ایک اعلیٰ گھرانہ　305

44۔ ہمیں اِس کا فیصلہ منظور ہے　311

45۔ سارے صنم مِسمار کر　323

اعلانِ نبوّت

46۔ پڑھئے اپنے ربّ کے نام سے　335

47۔ آپ اپنے لیے کوئی خوف محسوس نہ کریں　341

46۔ وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے　347

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

49۔ چادر اوڑھنے والے اُٹھئے اور خبر دار کیجئے 353

50۔ پہلے مسلمان 359

51۔ خبر دار کیجئے اپنے قریبی رشتہ داروں کو 368

مشکلات کا دور

52۔ گھاٹے کا سودا تو تم نے کیا ہے 378

53۔ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا 365

54۔ یہ شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے 395

55۔ مُشکل وقت کے ساتھی 400

56۔ بھائی کیا خبر لائے ہو؟ 413

57۔ تین سوال 420

56۔ نہ تو وہ کاہن ہے نہ ہی مجنون 432

59۔ اِس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی 441

60۔ اللہ کے لیے گھر بار چھوڑا 446

61۔ تیری اِک نظر پہ نثار ہم 452

62۔ اُس کی زُلفوں کے سب اَسیر ہوئے 468

63۔ دیارِ غیر جب مسکن بنا 474

64۔ سچی بات تو یہی ہے جو تم لوگوں نے کہی 486

65۔ میں محمد کو کسی قیمت پر قریش کے حوالے نہیں کروں گا 492

66۔ تیرے ساتھ جئیں گے، تیرے ساتھ مریں گے 500

67۔ کیوں نہ اُسے خود سمجھا کر دیکھیں 508

مُشکل ترین دور

68۔ بنی ہاشم سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا 523

69۔ پھر ان پر کیا بیتی 531

70۔ میں محمد تمہارے حوالے کرنے کو تیار ہوں 539

71۔ اِس نبی کو ہم قیامت تک نہیں مانیں گے 547

72۔ میں تو محمد کے دین سے بہت تنگ ہوں 554

73۔ تمہارے بعد زمانہ بدلتے دیکھا ہے 561

74۔ جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دُعا دے 568

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

75۔ خُدا کی قَسم! یہ شخص اللہ کا رسول ہے 575
76۔ اپنے ہی شہر میں اجنبی 582

سفرِ معراج

77۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو 588
78۔ بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی 598
79۔ آسمانوں پر کیا دیکھا؟ 605
60۔ بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر 614
81۔ آسمانوں کی سیر کے بعد 623
82۔ اِن دِنوں میں یوں ہوتا رہا 629

ہجرت

83۔ تجھ سے پہلے کہ تیرا ذِکر یہاں پر پہنچا 642
64۔ کہیں آپ اپنی قوم کی طرف لَوٹ تو نہیں جائیں گے؟ 649
85۔ جان دے دیں گے، ساتھ نہیں چھوڑیں گے 655
86۔ کھجوروں والی زمین اِسلام کے لیے بہتر ہے 662
87۔ ہم سے چمن چھُوٹے ہے 672
88۔ موت کا ڈر کیسا؟ 660
89۔ بے شک! سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے 690
90۔ اُنہیں اِدھر جاتے ہوئے دیکھا ہے 697
91۔ آنکھوں نے خود میں تیرا سراپا سمولیا 705
92۔ مہاجر ہیں مگر ہم ایک دُنیا چھوڑ آئے ہیں 712
93۔ کتھے مہر علی، کتھے تیری ثناء 720
94۔ یہ کتاب نہیں، رحمت ہے 723
95۔ میری نظر سے 728
96۔ آؤ ڈھونڈنے نکلیں (اشاریے) 734

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنتساب

اُس کے نام جس نے مجھے محبّت کے اَصل معنی سِکھائے

شریکِ حیات کے نام جس نے مجھے سیرتِ رسول لکھنے کی تحریک (Motivation) دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

(القران۔ النجم۔ 53:4-3)

جو کچھ میرا رسول تم سے کہتا ہے، وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ تو اللہ کے حکم پر بولتا ہے جو اُسے وحی (Reveal) کی جاتی ہے

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(القران۔ الحشر۔ 7:59)

میرا رسول جو تمہیں دے، اُسے لے لو (Accept)، جس چیز سے تمہیں روکے (Forbids)، رُک جاؤ (Refrain) اور اللہ سے ڈرتے رہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ محبّت

اللہ کریم نے کائنات کی سب سے اعلیٰ تخلیق (The masterpiece) کو منظر عام پر لانے کے لیے زمین عرب کا اِنتخاب (Choose) کیا۔قریش کے قبیلہ بنی ہاشم کو یہ اعزاز (Honour) دیا۔ بنی عبدالمُطّلِب (Bani 'Abdul Mut-talib) اِس عظمت (Glory) کا حق دار ٹھہرا۔ عبداللہ ('Abdullah) اور سیّدہ آمِنہ (Sayyedah Aaminah) اِس عزّت اور شرف (Respect) کے لیے چُنے گئے (Selected)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے رسالت و نبوّت (Prophethood) کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اِسی لیے خالق کائنات نے اِہتمام کیا کہ آخری رسول کی زندگی کا ہر گوشہ (Aspect) محفوظ (Safe) رہے۔جس انداز میں رسول اللہ کی زندگی کا ہر لمحہ آنے والے زمانوں کے لیے محفوظ ہے ایسا تاریخ میں کسی اور کے بارے میں نہیں ملتا۔قرآن مجید سمجھنے کا بہترین راستہ رسول اللہ کی سیرت اور احکامات (Orders / Instructions) ہیں۔ اِس کا مطالعہ (Study) کرنے سے قرآن مجید آسانی سے سمجھ آجاتا ہے۔

سیرتِ رسول ایک ایسا عنوان (Topic) ہے کہ اِس پر لکھنا پُل صراط پر چلنا ہے (Walking on a tight rope)۔اَلفاظ کا چناؤ (Selection of words)، خیالات کا بہاؤ (Flow of thoughts) اور اَدب کا تقاضہ اِس کام کو ایک الگ صورت میں ڈھال دیتے ہیں۔ نہ تو اِسے خیالی (Imaginary) رنگ دیا جاسکتا ہے، نہ ہی اپنی مرضی سے موڑا جاسکتا ہے۔ واقعات بھی وہی ہیں اور احترام بھی اپنے عُروج پر (At the peak)۔ اِس صورتِ حال میں محبّت کا اِظہار (Expression of love) کرنا آسان نہیں رہتا۔سیرت پر لکھتے ہوئے نہ تو نئی باتیں بنائی جاسکتی ہیں، نہ ہی نئے کردار تخلیق (Create) کیے جاسکتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ افسانہ نگاری (Fictional writing) سے کام لیا جاسکتا ہے نہ ہی مبالغہ آرائی (Exaggeration) سے۔ کردار (Charecters) بدلے جاسکتے ہیں، نہ ہی حالات کو اپنی مرضی سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ بڑی مُشکل حدود (Limitation) میں رہتے ہوئے رسول اللہ کی زندگی کی تصویر کشی (Visualization) ہی اِس موضوع (Topic) کی جان ہے جو لکھنے والے کے لیے حوصلہ افزائی (Encouragement) کا کام کرتی ہے۔ رسول اللہ کی ذات پر لکھنے والا قلم، کاغذ اور لکھاری (Writer) اپنی قسمت پر نازاں (Proud) ہوتے ہیں۔

میرے والد مجھے بچپن ہی سے اِس بات کا شوق دلاتے رہے کہ ادب (Respect) کے ساتھ، ادب (Literature) سے تعلق بناؤ۔ اُنہوں نے مجھے ہمّت دی کہ میں اُن کی لکھی ہوئی کتابوں پر نظرِ ثانی (Review) کروں۔ میری ادبی تربیت اُنہی کی مرہونِ منّت ہے(Literary training is bestowed upon me by him)۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ پیر محمد کرم شاہ *(Peer Muhammad Karam Shah)* صاحب الازہری نے ''ضیاء النّبی'' *(Zia un Nabi)* لکھی تو میں اِس کتاب کو پڑھنے والے چند اِبتدائی لوگوں میں شامل تھا۔ پیر صاحب سے مُلاقات میں، میں نے کتاب کی بہتری کے لیے رائے (Suggestion) دی۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں کتنی بڑی شخصیت کی نہایت اعلیٰ کتاب کے بارے میں رائے کا اِظہار (Comment) کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے گیارہ (11) مقامات پر میری رائے کو مان لیا۔ پیر صاحب نے کمال مہربانی کرتے ہوئے کہا:

> ''ضیاء النّبی میں آپ کا حصّہ ہے، روزِ قیامت آپ نے اللہ کریم سے اپنا حصّہ مانگنا ہے، میں اِس کی گواہی دوں گا۔''

یہ الفاظ میری زندگی کا سرمایہ (Asset) ہیں۔ سیرت النّبی پر بچپن ہی سے بہت سی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا۔ والد گرامی نے ''رُخِ مصطفیٰ'' لکھی اور کتاب کی نوک پلک سنوارنے (Editing) کی اِجازت دی۔ کتاب کو گہری نظر (Concentration) سے دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو رسول اللہ کی ذات کی خوبیاں اور کمالات (Excellence) کسی اور رنگ میں سمجھ آئے۔ جتنا زیادہ اور بار بار سیرت رسول کو پڑھا، اتنی ہی بلندی پر رسول اللہ کی ذات نظر آئی۔ رسول اللہ کی زندگی اور معاملات ہر بار نئے زاویہ (Angle) سے اور بھی اعلیٰ نظر آئے۔ رسول اللہ کی خوبیاں سمجھنا کسی کے بس میں نہیں، ہمیں تو قرآن مجید رسول اللہ کے ادب اور محبّت کا حکم دیتا ہے۔ ایک دِن مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ اللہ کے رسول کو محبّت کا نذرانہ (Token of love) پیش کیا جائے اور وہ بھی عام انسان کی طرف سے۔ گمنام سا، چھوٹا سا، آسان سا، محبّت اور تعلق میں بھیگا (Dipped) ہوا۔ شاید میں اپنی زندگی کا مقصد (Objective) حاصل کرلوں۔

سیف اندازِ بیاں رنگ بدل دیتا ہے
ورنہ دُنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

میرے پاس نہ تو عمل کا کوئی سرمایہ (Wealth) ہے نہ ہی علمی اسباب (Resources)۔ میں نے کتاب لکھنے کی ہمّت یہ سوچ کر پائی کہ رسول اللہ تو رحمتِ عالم ہیں۔ اگر میرے پاس کچھ ہے تو اُمیدِ کرم جو مجھے اِس مقام (Point) پر لے آئی کہ میں نے رسول اللہ کی زندگی پر لکھنا شروع کر دیا۔ مجھے سیرت لکھنے والوں اور رسول اللہ کی زندگی کا ہر لمحہ محفوظ کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ اِن کے اِحسان (Favour) کی وجہ سے آج ہم رسول اللہ کی زندگی کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ پڑھنے والا (Reader) اپنے آپ کو چودہ سو (1400) سال پہلے کے عرب میں محسوس کرے۔ رسول اللہ کو اپنے سامنے چلتا پھرتا دیکھے۔ اُن حالات و واقعات اور ماحول کو سمجھے۔ رسول اللہ کی زندگی کو خود محسوس کرے۔ اِس کتاب کو پڑھنے کے بعد محسوس کرے کہ میں رسول اللہ کے بارے میں پہلے کم جانتا تھا، اب بہت

دُنیا میں کوئی نئی بات نہیں کی جاتی۔ یہ صرف بیان کرنے کا انداز ہے جو اِس میں محبت پیدا کر دیتا ہے اور اِسے الگ رنگ دے دیتا ہے
(سیف الدین سیف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ جان گیا ہوں۔

نوجوان نسل سے اپنی زبان میں لکھنے پڑھنے کی بات کی جائے تو اُن کا گِلہ (Complaint) زبان میں مُشکل الفاظ اور اِصطلاحات (Terms) کے متعلق رہتا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کتاب نہایت آسان اور سادہ الفاظ میں لکھی جائے۔ اِس کتاب میں حقائق (Facts) سے ہٹ کر کچھ نہ ہو۔ تمام حقائق مستند (Authentic) ہوں اور اِن کا حوالہ (Reference) بھی موجود ہو۔ ایسی تحریر ہو جو ہمیں رسول اللہ کے زمانہ میں لے جائے اور ہم رسول اللہ سے اپنی نسبت (Relatability) تلاش کر سکیں۔ اِس کتاب میں وہ معلومات موجود ہوں جو ہم جاننا چاہتے ہیں۔ میں نے عام انسان کی نظر سے رسول اللہ کی ذاتِ گرامی کے متعلق جو سمجھا اور جانا، اِس کو کاغذ پر منتقل (Transfer) کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس کتاب میں جو کوتاہیاں (Shortcoming) ہیں، وہ سراسر میری ہیں، اگر کوئی خوبی ہے تو سرکار کی رحمت ہے۔

یہ تو سرکار کی رحمت ہے، کرم ہے اُن کا
کس کو توصیفِ پیمبر کی ادا آتی ہے

پیر کرم شاہ صاحب کی روایت (Tradition) کو آگے بڑھاتے ہوئے:

''میں قیامت کے دِن گواہی دوں گا کہ اِس کتاب میں اُن سب لوگوں کا حصّہ ہے جنہوں نے کسی بھی طرح اِس میں مدد کی، اِس کتاب کو پڑھا اور دوسروں تک پہنچایا۔''

اعجاز احمد

12 ربیع الاوّل 1443 ہجری

(19 اکتوبر 2021)

Whatsapp : +92 301 101 7350

رسول اللہ کی تعریف لکھنا کسی کے بس میں نہیں۔ وہ اللہ کے محبوب ہیں۔ اُن کی عنایت سے ہی ممکن ہے کہ اُن کی تعریف کی جائے۔
(نامعلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عطائے حُبِّ رسول ہے

''سیرت لائبریری'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک ہدیہ (Gift) ہے۔ سیرت لائبریری میں موجود کتابیں رسول اللہ کی زندگی کے بارے میں لکھا جانے والا لٹریچر (Literature) ہے، جو اِس دنیا کے کسی بھی خطّہ (Region)، زبان اور دین (Religion) کے ماننے والوں نے لکھا ہے۔ اِس بات کا اہتمام (Arrangement) کیا جا رہا ہے کہ سیرت لائبریری میں صوتی کتابیں (Audio books) بھی موجود ہوں۔

اِس کتاب میں جگہ جگہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھا گیا۔ ایسا تحریر اور پڑھنے میں روانی (Flow) کے لیے کیا گیا ہے۔ ہر باب (Chapter) میں رسول اللہ کا پہلی بار ذکر (Mention) آنے پر درود اور سلام لکھا گیا ہے۔ کتاب پڑھتے ہوئے آپ اپنے ذوق اور محبّت کے مطابق ہر بار رسول اللہ کا ذکر آنے پر درود اور سلام بھیج سکتے ہیں۔ کتاب میں اللہ کے نبی کا ذِکر رسول اللہ کے معزّز (Honourable) لفظ سے کیا گیا ہے۔

یہ کتاب مسلک (Fiqh) اور مذہب سے بالاتر (Over and above) ہے۔

اِس کتاب کو لکھتے ہوئے خیال رکھا گیا ہے کہ زبان آسان ہو۔ جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں مُشکل الفاظ کے معنی (Meaning) یا انگریزی (English) ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔

اگر آپ کو اُردو یا عربی زبان کی اِصطلاح (Term) سمجھ آ جائے تو انگریزی الفاظ کو چھوڑتے (Ignore) ہوئے کتاب پڑھتے جائیں۔ اِس سے تحریر کی روانی (Flow) زیادہ بہتر محسوس ہوگی۔ کتاب پڑھتے ہوئے آپ کو لُغت (Dictionary) کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی، اِن شاء اللہ۔ کتاب میں جہاں کہیں اشعار (Verses) اِستعمال ہوئے ہیں، اُسی صفحہ پر نیچے (Footer) اُن کی تشریح (Explanation) لکھ دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس کتاب میں آپ کو رسول اللہ کی زندگی کی معلومات اور تفصیلات (Details) سوانح عمری (Biography) کی صورت میں ملیں گی، وہ سب کچھ جو ہم جاننا چاہتے ہیں۔ عربی ناموں کے ساتھ جہاں ممکن ہے پیدائش (Birth)، وفات (Death) کا سال اور عمر (Age) لکھی جارہی ہے۔ عمر عیسوی (Gregorian) سالوں میں لکھی گئی ہے۔ (571-632,62) میں پیدائش کا سال 571 عیسوی جبکہ وصال (وفات) کا سال 632 عیسوی ہے۔ اِسی طرح عمر 62 سال ہے۔ قمری (Lunar) اعتبار سے عمر تریسٹھ (63) سال ہے۔ جہاں پیدائش کا سال معلوم نہیں ہوسکا وہاں (d:632) صرف وفات کا سال لکھا جارہا ہے۔

قرانی آیات کا ترجمہ مفہوم (Comprehension) کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ اِس کتاب میں لکھی گئی تمام روایات مستند (Authentic) ذرائع (Sources) سے لی گئیں اور حوالہ (Source) بھی لکھا گیا ہے۔ (کتاب کا نام: جلد نمبر/صفحہ نمبر، حدیث کی کتاب: حدیث نمبر) یہ کتاب آڈیو (Audio) اور ویڈیو (Video) میں بھی موجود ہے۔ ***ITALIC* میں لکھے جانے والے انگریزی الفاظ عربی *(ARABIC)* ہیں۔** ایسے الفاظ کی انگریز لکھتے ہوئے (Pronounciation) کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے کو آسانی ہو۔ اِس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ کتاب غلطیوں (Mistakes) سے پاک ہو۔ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم (Please) اطلاع (Inform) دیں تاکہ اُسے درست (Correct) کیا جاسکے۔ کسی بھی قسم کی رائے (Suggestion) کے اِظہار (Express) کے لیے نیچے دیئے گئے Whatsapp نمبر پر رابطہ (Contact) کیا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب مختلف زبانوں (Languages) میں موجود ہے۔

(ادارہ سیرت لائبریری)

Whatsapp : +92 301 101 7350

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت کا مسافر

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھی گئی کتاب **"محمد رسول اللہ"** سادہ، خوبصورت اور دلنشیں (Heartwarming) ہے۔ کسی بھی نقطہ نظر سے پڑھیں، اِس میں مصنف کا خلوصِ قلب جھلکتا ہے۔ واقعات مستند (Authentic) ہیں اور اندازِ بیاں منفرد۔ ایسی توضیحات (Explanations) ہیں جو عمومی کتب تاریخ (History books) میں نہیں ملتیں۔

ایسی ذاتی وضاحتیں جس کی وجہ سے پڑھنے والا اُس زمان و مکاں میں پہنچ جاتا ہے اور ہر واقعہ کو رُونما ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مصنف دُور اُفتادہ (Far flung) ادیب نہیں بلکہ بہت قریب کے واقعہ نگار (Reporter) لگتے ہیں۔ آپ اِس کتاب کو ایسے ہی پڑھئے جیسے مصنف اِسے محسوس کرتا ہے۔ ہر نقطہ، ہر جملہ ہمارے سامنے سے گزرتا ہوا لگتا ہے۔ اِس کو ادب کے مروّجہ طریقہ سے نہیں سمجھا جاسکتا مگر ایسے مسافر کا بیان لگتا ہے جو Lone Traveller ہو اُس زمانے میں۔ اُس معاشرہ کا حصّہ ہونے کی حیثیت سے واقعات اور حادثات کو بیان کررہا ہو۔ مجھے یہ کتاب بہت اچھی لگی ہے۔ دِل اِس مسافرِ سیرت کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ اور اللہ کا رسولؐ اِسے قبول فرمائیں اور مصنف کی تحریر و تقریر میں برکت عطا کریں۔ یہ مؤثر ترین، سادہ ترین اور بُنیادی اِظہارِ محبّت ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلکش اُسلوب

مسلمانوں نے شروع ہی سے سیرتِ نبی پر بہت زیادہ توجّہ دی اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کی ہر چھوٹی بڑی چیز کو جاننے کے لیے کوشاں (To put efforts) رہے۔ اِس کا سبب اِن کی رسول اللہ ﷺ سے شدید محبّت اور قلبی تعلق ہے۔ درحقیقت شروع شروع میں سیرت نبی کو صحابہ کرام کی طرف سے حدیث نبوی کے ایک جز کی حیثیت سے روایت کیا جاتا تھا۔ حدیث نبوی کی کتب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت، مغازی (Wars)، مناقب (Virtues) اور خصائص سے خالی نہیں ہوتی تھیں۔

اِس حقیقت کی جانب اِشارہ کرنا ضروری ہے کہ پہلے سیرت نگار روایت کرنے اور اِس کی سند کی چھان بین کرنے میں محدثین کی طرح بہت زیادہ محتاط ہوتے تھے۔ اِس بات سے بھی اِنکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض کتبِ سیرت امانت داری اور سنجیدگی کے وصف سے خالی ہیں۔ اِس پہلو سے محترم اعجاز احمد کی پیشِ نظر کتاب کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے جنہوں نے اِس کتاب میں باوثوق مصادر و مراجع (Sources) پر اِکتفا کیا۔ اپنے ذاتی تاثرات وتصورات کو داخل کئے بغیر سیرت نبی کو اُسی طرح مدوّن کرنے کی کوشش کی ہے جس طرح معتبر اسانید اور متون (Content) میں مذکور ہے۔ مزید یہ کہ اِن کا دلکش اُسلوب، حُسنِ ترتیب اور زبان کی روانی ایسی خصوصیات ہیں جو کہ نسلِ نو کے لیے نہایت ہی موزوں ہیں۔ اِس کی سب سے بڑی دلیل فصیح اُردو الفاظ کے سامنے انگلش الفاظ کا مذکور ہونا ہے۔

کتاب رسول اللہ ﷺ کی اِبتدائی زندگی کے اکثر واقعات پر مشتمل ہے تاکہ نسلِ نو کو اِن خصائص اور اوصافِ حمیدہ سے آگاہی حاصل ہو جن سے رسول اللہ ﷺ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذات متصف تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (القرآن۔ الاحزاب۔ 21:33)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ (Role model) ہے۔ ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ (کی رحمت)، روزِ آخرت کی اُمید رکھتا اور کثرت سے اللہ کا ذِکر کرتا ہو۔

اِس طرح کی کتاب کا مطالعہ ایک مسلمان کے ایمان کو مضبوط کرتا اور اُس کے یقین کو بڑھا دیتا ہے، کیونکہ اِس سے مسلمان دورِ حاضر میں دشمن قوموں کے ٹُوٹ پڑنے، اِبلیس اور اُس کے لشکروں کے مکروفریب پر صبر کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کو اپنے لیے رول ماڈل بناتا ہے۔ یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت، اُس کے مختلف مراحل، دعوت میں اِختیار کیے گئے اسالیب، اللہ کی طرف بلانے والے کو درپیش مصائب و مشکلات اور اُن کا مقابلہ کرنے کی کیفیت کو بیان کرتی ہے جو کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان میں مذکور ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (القرآن۔ النحل۔ 125:16)

اپنے پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلائیے۔
اِن سے اِس انداز میں بحث ومباحثہ کیجیے جو اِنتہائی عمدہ اور شائستہ ہو۔

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہوں کہ وہ مصنف اور اِدارہ سیرت لائبریری کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پروفیسر الدکتور احمد القاضی
صدر شعبہ اردو، الازہر یونیورسٹی، قاہرہ، مصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبّت سے لکھی گئی سیرت النّبی

اِسلام میں تاریخ نگاری کا آغاز سیرت نویسی سے ہوا۔ سیرت اِبن اِسحاق دوسری صدی ہجری میں محمد بن اِسحاق بن یسار بن خیار المدنی نے تحریر کی جو سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر قرآن وحدیث کے بعد سب سے پہلا مآخذ (Source) ہے۔ اِبن اِسحاق کی کتاب میں سے صرف سیرت کا حصّہ نکال کر عبدالملک بن ہشام نے سیرت اِبن ہشام کے نام سے خالصتاً سیرت النّبی کی کتاب کے طور پر لکھا، جو آج پوری مسلم امّہ کے ہر مکتبِ فِکر میں مقبول (Popular) اور مستند (Authentic) ہے۔ امّتِ مسلمہ کے چودہ سو (1400) سالوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ہر پہلو پر اِتنا لکھا گیا ہے کہ دُنیا میں کسی اور شخصیت کے حوالے سے اِس کی نظیر نہیں ملتی، بلکہ دُنیا کی کوئی بھی مذہبی یا دنیاوی شخصیت ایسی نہیں جس کے پروانوں اور دیوانوں نے مسلسل چودہ (14) صدیاں اُس کی مدح (Praise) میں شاعری کی ہو اور اُس کی زندگی پر کتابیں تحریر کی ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت لکھنے والوں کے پیش نظر ہمیشہ ایک ہی مقصد رہا کہ وہ آپ کی سیرت کو اپنے لیے مشعلِ راہ اور زندگی گزارنے کے بہترین طرز کے طور پر ایک دستاویز (Document) مرتب کرنا چاہتے تھے۔ اِس مقصد کے لیے ہر طبقہ فِکر اور ہر پیشے سے منسلک (Related) افراد کے لیے سیرت کے علیحدہ علیحدہ پہلوؤں پر کتابیں لکھی گئیں، لیکن بہت کم کتابیں ایسی ہیں جو آسان زبان میں عام آدمی کی فہم (Understanding) کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہوں۔ اُردو میں شبلی نعمانی کی سیرت النّبی سے لے کر آج تک یہ شعبہ بہت تشنہ تھا۔ اِس تشنگی کو اعجاز احمد صاحب نے ایسی خوبصورتی سے ختم کیا ہے کہ دِل و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روح کو سیراب کر دیا ہے۔ سب سے اہم بات یہ کہ زبان صرف سہل (Easy) ہی نہیں، اِس میں چاشنی اور مِٹھاس بھی ہے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ سیرت النّبی کے حوالے سے جتنے بھی واقعات بیان ہوئے ہیں، وہ مستند (Authentic) اور اِن کے حوالہ جات قاری کو اِطمینان دلانے کے لیے کتاب میں موجود ہیں۔ کتاب کے ابواب کے عنوانات سے اعجاز احمد کی رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت چھلکتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ایسی کتاب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت اور عشق کے بحرِ بیکراں میں غوطہ زَن ہوئے بغیر لکھی ہی نہیں جا سکتی۔

اوریا مقبول جان

کالم نگار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم کی رائے

چودہ صدیاں بیت گئیں۔ کوئی دن نہیں گزرتا جب ایک اور نعت نہ لکھی جاتی ہو۔ کوئی دن جاتا ہے کہ سیرت پر ایک اور کتاب طلوع ہوتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جو عالی جنابﷺ کو یاد کرتے اور دوسروں کو یاد دلایا کرتے ہیں۔ اِمام زین العابدینؒ کے اَقوال میں ایسے ہیں، جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ فرمایا: ''اِس طرح ہم سیرت پڑھا کرتے، جس طرح قرآن پڑھا جاتا ہے۔''

اعجاز احمد کی کتاب کا ہنر سادگی اور سلاست ہے۔ ہر ایک روایت صحت مندی اور سچائی کے ساتھ لیکن سہل۔ اِس قدر سہل کہ ایک معمولی طالب علم بھی اِدراک کر سکے۔ رفتہ رفتہ سرکارﷺ کی شخصیت کا جمال باطن میں اُترتا اور نور لاتا جائے۔ میں اِسے پڑھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں۔ ایسا نادر اسلُوب ہے۔

ہارون الرشید، کالم نگار

''محمد رسول اللہ'' کمال کی کتاب ہے۔ اِس کو ضرور مطالعہ میں ہونا چاہئے۔ کمال یہ ہے کہ آدمی اِس کتاب کو پڑھتا جائے تو رُک نہیں سکتا اور دوسرا یہ کہ جہاں جہاں اُردو کے مشکل اِلفاظ آئے ہیں وہاں ہر لفظ کا انگلش میں ترجمہ دے دیا ہے تا کہ انگلش دان طبقہ کو بھی آسانی ہو۔ سارے حوالہ جات موجود اور اِس انداز میں لکھا گیا ہے کہ کتاب بندے کو اپنے قابو میں کر لیتی ہے۔ پڑھنے والا کہتا ہے کہ ساری کتاب ختم کروں تو پھر ہی میں اِس کو چھوڑ سکتا ہوں۔

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، 92 نیوز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعجاز احمد نے آج کے دور کی مشکلات اور نسل نو کی دینی ضروریات اور ان کے علمی مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اعجاز احمد روایتی مصنف نہیں بلکہ سیرت پر قلب و روح کی گہرائیوں سے عقیدت واحترام اور علم و تحقیق میں ڈوب کر لکھنے والے مصنف ہیں۔ اُردو زبان میں یہ سیرت پر لکھی گئی ایسی سہل کتاب ہے جس میں واقعات کو تاریخی اِستناد کے ساتھ بیان کرتے ہوئے عبارت میں آنے والی اِصطلاحات اور مشکل الفاظ کے انگریزی مترادفات اور ضروری توضیحات کے ساتھ بیان سے فہم سیرت کے باب میں ممکنہ حد تک مشکلات کا اَزالہ کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی

یہ بھی اسلوبِ بیان کا کمال ہے کہ حالات وواقعات کا ذکر اِن کے اصل راویوں (Narrators) کے تکلّم میں پیش کِیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں مختلف اِصطلاحات (Terms) کی مختصر مگر جامع اَلفاظ میں وضاحت اِس طرح کی گئی ہے کہ متن میں آگے چل کر جہاں کہیں بھی اِن کا ذکر آئے تو قاری پر حالات وواقعات کی تمام کڑیاں روانی سے کھلتی چلی جائیں۔ محمد کے لفظی معنی ہیں ''تعریف کیا گیا'' اور اپنے حصہ کی تعریف نبی کے حالات زندگی کی روشنی میں کرنے کا فریضہ اعجاز احمد نے بطریقِ اَحسن سرانجام دیا ہے۔

آخر میں ممتاز مفتی کی کتاب ''تلاش'' سے لیا گیا ڈاکٹر اَمانت اور جناب ممتاز مفتی کے درمیان ایک مکالمہ........

ممتاز مفتی: اِتنی وسعت، ڈاکٹر کہ حد ہے۔

تم بتاؤ ڈاکٹر کہ تم ساری عمر اِسلام جیئے ہو، کیا تمہیں سمجھ میں آیا کہ اِسلام کیا ہے؟

ڈاکٹر امانت مسکرایا اور بولا

''ممتاز! میں تو صرف یہ سمجھا ہوں کہ اِسلام کا مطلب ہے ''محمد''

محمد اسلم صابر، انشورنس پروفیشنل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب مسلک سے بالاتر ہے

یہ کتاب سیرت اِنتہائی اہمیت کی حامل ہے جو نہایت آسان انداز میں لکھی گئی ہے۔ اِس آسان انداز میں بھی گہری بصیرت اور اِخلاص و محبّت کے کئی رنگ دیکھے جا سکتے ہیں۔ کتاب کے حرف حرف اور سطر سطر سے عقیدت و محبّت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ کتاب کا اُسلوبِ بیان اور حسن ترتیب بھی دلکش اور جاذبِ نظر ہے۔

پیر محمد امین الحسنات شاہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

کتاب مفید معلومات سے لبریز ہے جو قارئین کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت بڑھانے کا ذریعہ بنے گی۔ کتاب کی اِبتدا میں ''چند اصطلاحات'' کے عنوان سے مشہور اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ قوم عرب کی تہذیب، ثقافت اور اُس دور کے احوال بیان کئے گئے ہیں جس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پوری زندگی سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ واقعات میں تسلسل برقرار ہے، بہرحال کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔ معلومات مستند ہیں جس سے کتاب کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ حوالہ جات بھی تحریر کئے گئے ہیں۔

مولوی عبدالوہاب، قرآن اکیڈمی، لاہور

محترم اعجاز احمد! علمی گہرائی، وسعت مطالعہ، عمیق فِکر، اسلوبِ نگارش، اندازِ فِکر، مؤرخانہ بصیرت اور ذوقِ اِنتخاب میں جو شان و مقام، فضل و کمال اللہ کریم نے آپ کو عطا کِیا ہے وہ بہت ہی کم لوگوں کو میسّر ہے۔ آپ نے سیرت پاک پر اُردو زبان میں **''محمد رسول اللہ''** لکھ کر سیرت نگاری میں ایک سنگِ میل قائم کِیا ہے۔ سیرتِ طیبہ سے متعلق مواد کا ایک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایسا گلدستہ اور مجموعہ جس کی مثال اردو زبان میں تو در کنار دیگر زبانوں میں بھی کم ملتی ہے۔ ایسی پیاری کتاب کی ایک ایک سطر محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو میں بسی ہوئی اور ایک ایک لفظ عقیدت رسول میں ڈوبا ہوا ہے۔

محمود احمد کنگن پوری، امان اللہ اِسلامک سنٹر (اہل حدیث)، میر پور آزاد کشمیر

باقیات الصالحات کے واقعات کی تلاش اور جانچ، روایات کی چھان بین، اصل عبارات سے مسودہ کی تطبیق، احادیث کے مآخذ سے پڑتال، مجموعاتِ کتبِ سیرت کی طرف مراجعت کو بالائے طاق رکھ کر تمامی مسامحات کا مطالعہ کرنے کے بعد اگرچہ بعض فروتر مطالب بھی زیرِ نظر آئے مگر ہمہ جہتی خوبصورت کاوِش محسوس ہوئی۔ نسلِ نو جو جدّت کے اسباب کی مستعمل کار ''رومن اردو'' (Roman) کا شکار ہے۔ اُن کے استفادہ ''**لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ**'' کے لیے اِک شاہکار تالیف ہے۔ تسلیس، سیرابی تعلیم گیری، تربیط مطالب، تحضیر موضوع، جذبیت فکری، آئینہ حقیق، ہمہ نظر تحصیر، ادب مقام وکلام اور سب سے زیادہ تقدیماً اِسم بامسمی ہونا اِس تالیف کے وہ حسین پہلو ہیں جو مؤلف کی شخصیت کو ہر تعارف سے بالا بناتے ہیں۔ دُعا ہے ربّ کریم بصدقہ رؤف الرحیم اعجاز احمد کی کاوِش کو درجہ کمال عطا فرمائے، آمین۔

حجۃ الاِسلام آغا سیّد حسن رِضا ہمدانی، پرنسپل مدرسہ قرآن ناطق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسبتِ رسول کی تلاش

اُن کی نسبت سے مجھے سارا جہاں جانتا ہے
ورنہ میں کیا ہوں ، مجھے کوئی کہاں جانتا ہے

مسلمانوں نے صاحبِ کتاب ﷺ کی حیاتِ مبارکہ پر قلم اُٹھانے کو اپنے لیے باعثِ سعادتِ اوّلین شمار کیا۔ دُنیا کی تمام زبانوں میں سیرت طیبہ پر ادبیات (Publications) کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ بدلتے حالات کے تقاضوں کی رعایت میں سیرت نِگاری کا اسلوب و آہنگ تبدیل ہوتا رہا مگر عقیدت و محبّت کی تپش ہر حال میں برقرار رہی بلکہ فزوں تر ہوتی رہی۔

''محمد رسول اللہ'' بھی خونِ دِل نوازی سے آراستہ، محبّت کی کیفیتِ احوال کا اِظہار اور عقیدت و محبّت کی چاشنی میں گُندھی ہوئی ایسی عطر بیز (Fragrant) تصنیف ہے جو ''رسول اللہ سے نسبت کی تلاش'' کا مقصد لیے ہوئے زمانۂ حال کے مسافر کو دیارِ محبوب میں لے جاتی ہے جس کی مسافت میں چودہ (14) صدیوں سے زیادہ کا وقت حائل ہے۔ واقعات و حوادث کی ترتیب اور اسلوبِ بیان قاری کو اُس زمانہ کا فرد سمجھنے پر مجبور کر دیتا ہے جس میں اُس کا محبوب سانس لے رہا ہے۔

کسی بھی تالیف کی علمی وقعت جانچنے کے لیے چند پہلو اِنتہائی توجّہ طلب اور بُنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً موضوع کی جِدّت، اسلوبِ نگارش، منہجِ تحقیق اور ماخذ و مصدر کی حیثیت: اِن تمام اثاثی پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے تو محترم اعجاز احمد کی تصنیف یقیناً ذخیرۂ سیرت میں نمایاں اور اہم مقام کی حامل ہے۔ عشقِ رسول کی دولتِ گراں مایہ و بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثل انہیں وراثت میں ملی ہے لیکن جس خوب صورتی سے انہوں نے واقعات سیرت کے عناوین ترتیب دیئے ہیں ، ایک ماہر ادیب و لکھاری ہی دے سکتا ہے۔ موضوع اگر چہ سیرت ہے لیکن بسا اوقات یہ گمان ہوتا ہے کہ فکشن (Fiction) کی کوئی کتاب زیر مطالعہ ہے۔ واقعات اور روایات کو نہ صرف مستند حوالہ جات (Authentic references) کے ساتھ سپرد قرطاس کیا گیا ہے بلکہ اسلوبِ بیان جدّت لیے ہوئے ہے۔ زبان عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ ادب کے تقاضوں سے مکمل بہرہ ور ہے، جس میں موقع کی مناسبت سے اشعار (Poetry) کا استعمال تحریر کا حُسن دوچند کرتا ہے۔ اِس سے مؤلف کے صاحبِ ذوق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

شوقِ دیدار میں ہوتی ہیں جو سطریں تخلیق
سُننے والا اِنہیں اِعجازِ بیاں جانتا ہے

اِس تحریر کا مقصدِ اوّلین اور محرک نوجوان نسل کو ''رسول اللہ'' کی شخصیت کا تعارف کروانا ہے تا کہ آپ کی سوانح پڑھ کر وہ شعوری مسلمان بن سکیں۔ آپ کی ذات سے اپنی نسبت تلاش کرنے کے قابل ہو سکیں کہ یہ شناخت اور نسبت ہی اثاثۂ دارین ہے۔

اللہ ربّ العزّت سے دُعا ہے کہ وہ اِس کاوش کو دونوں جہانوں میں فلاح کا باعث بنائے۔ اِسے صاحبِ کتاب اور جملہ معاونین کے لیے توشۂ آخرت بنا دے۔ روزِ حشر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ **آمین بجاہِ النبی الکریم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔**

ڈاکٹر سیّدہ سعدیہ
انچارج ادارہ عربی وعلوم اِسلامیہ
گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ، ایک اعلیٰ کاوش

برادرم اعجاز احمد (مصنف کتاب) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرضِ محبّت میں کیا خوب شعر کا حوالہ دیا:

سیف اندازِ بیاں رنگ بدل دیتا ہے
ورنہ دُنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

زیرِ نظر کتاب کا موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے۔ اِس موضوع پر پرستار و عاشقان مصطفیٰ اور شمع رسالت و ختم نبوت کے پروانوں نے بے شمار لکھا۔ اکابرین و مصلحین امّتِ مسلمہ نے سیرتِ رسول کے ہر ہر گوشہ پنہاں کو امّت کی تعلیم و تربیت اور کسب فیض کے لئے عیاں کر دیا۔ اِس اعتبار سے موضوع کتاب اگرچہ کچھ نیا نہیں، تاہم اسلوب بیاں کی جِدّت و شگفتگی نے تصنیف کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے۔ اِس کتاب کے زندہ و جاندار اندازِ تحریر کی وجہ سے قاری کی دلچسپی آغاز مطالعہ سے اِنتہا تک برقرار رہتی ہے۔ فاضل مصنف نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کا مستند حوالہ جات کی مدد سے ہر پہلو مبارک کا خوب احاطہ کیا ہے اور ایسا ہونا کچھ اچنبھے کی بات نہیں کیونکہ فاضل مصنف نے رخ مصطفیٰ کے مؤلف کے زیر سایہ علمی ماحول میں تربیت پائی۔ اُن کی تالیف کردہ ''رُخ مصطفیٰ'' (Rukh e Mustafa) ایسی مشہور کتاب سے اِستفادہ کیا ہے، لہٰذا اِس کے اثرات اِن کی کتاب میں بھی جھلکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب پر بڑے بڑے علماء و بزرگانِ دِین نے اپنی آراء دی ہیں، اُن کے بعد میرے اظہارِ خیال کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن کتاب کا عنوان اِس امر کا متقاضی ہوا کہ میں بھی سیرت کے حوالے سے لکھی گئی اِس کتاب پر اپنی رائے دے کر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ سے اپنی عقیدت کا اِظہار اور اللہ کے حضور اپنی مغفرت کا کچھ سامان کر سکوں۔

محترم مصنف کی جانب سے نوجوان قارئین کی سہولت اور بہتر فہم کے لئے انگریزی میں مفردات و مرکبات کا ترجمہ اچھی کاوش ہے۔ ہماری نوجوان نسل یقیناً اپنے مروّجہ جدید انداز کے مطابق اِس کتاب کو پڑھ کر مستفید ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نوجوان نسل کو صحیح سمت میں ہِدایت اور سیرت محمد ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اِس کتاب کا مکمل انگریزی زبان میں ترجمہ کر دیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کے بحرِ ذخار کا چند اوراق میں احاطہ کرنا بہت مُشکل فن ہے۔ فاضل مصنف نے اِس فن سے اِنصاف کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، ورنہ اِس موضوع پر تو ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' کے مِصداق اِنتہائی محنت و توانائی صَرف کر دیں تو بھی سیرتِ طیبہ کا ایک باب رقم نہ ہو اور طلب مزید بڑھتی جائے۔ ''مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' یہ غماز ہے اِس بات کا کہ انسان کا قلم مجسّمِ قرآن کے اوصافِ حمیدہ کو الفاظ میں بیاں کرنے سے قاصر ہے۔

قرآن کریم، سیرتِ سرورِ دو عالم، خاتم النّبیّین (Last of the Prophets) کی پہلی کتاب ہے جو اپنی بلاغت و فصاحت میں لازوال معجزہ اور اپنی مثال آپ ہے۔ انسانی کاوش اِس کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔ ہمارے لیے بس یہ سعادت ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب کی حیات طیبہ پر چند گلہائے عقیدت صفحہ قرطاس پر بکھیرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ روزِ آخرت نہ صرف فاضل مصنف بلکہ اُن تمام افراد کی مغفرت اور جہنم سے نجات کا باعث بنا دے جنھوں نے اِس کارِ خیر میں کسی بھی طور سے اپنا حصہ ڈالا ہو۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر راحیلہ خالد قریشی

صدر شعبہ عربی، اِسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند اِصطلاحات (TERMS)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بارے میں پڑھتے ہوئے مختلف اِصطلاحات (Terms) ہمارے سامنے آتی ہیں، یہاں اُن کی وضاحت (Explanation) کی جا رہی ہے۔

سیرت (*Seerah*)

کسی کی زندگی یا خصلت (خوبیوں ، خامیوں۔Attributes) کو سیرت کہتے ہیں۔ اِسلامی اِصطلاح (Term) میں سیرت، سیرت النّبی یا سیرتِ رسول کے الفاظ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے متعلق معلومات (Information) کو کہتے ہیں (The Oxford Dictionary of Islam)۔

عام الفیل (ہاتھی والوں کا سال) (*'Aam Al Feel*)

عربی زبان میں سال کو 'عام' اور ہاتھی کو ''**فیل**'' کہتے ہیں۔ وہ سال جس میں یمن کا حاکم اَبرہہ (*Abrahah*) کعبہ (*K'abah*) کو تباہ کرنے کے اِرادہ سے مکّہ پر حملہ آور ہوا، **عام الفیل** (ہاتھی والوں کا سال۔Year of elephants) کہلاتا ہے۔ یہ واقعہ رسول اللہ کے پیدا ہونے سے پچپن (55) دِن پہلے پیش آیا (طبقات ابن سعد: 121/1)۔ عرب اپنے سالوں کا شمار (Count) اِس واقعہ کے بعد اِسی نسبت (Reference) سے کرنے لگے۔ چالیس (40) عام الفیل کا مطلب ہے کہ واقعہ فیل کے چالیس (40) سال بعد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن (Koran / Quran)

قرآن کے لفظی معنی ہیں بار بار پڑھا جانے والا۔اللہ کریم کی نازِل کردہ (Revealed) آخری اِلہامی کتاب (Last Divine Revelation) قرآن ہے۔ اِس سے پہلے کی اِلہامی کتابیں زبور (Psalms)، تورات (Torah) اور اِنجیل (Bible) ہیں۔ تورات ایک ہی وقت میں نازِل ہوئی جسے اللہ کریم نے اپنے ہاتھ سے تختیوں (Wooden boards) پر لکھا (صحیح بخاری:6614)۔تورات عبرانی (Hebrew) زبان میں جبکہ اِنجیل سریانی (Syriac) زبان میں نازِل کی گئی۔قرآن مجید میں لفظ **زبور** تین (3) بار، **تورات** اٹھارہ (18) بار اور **اِنجیل** بارہ (12) بار ذِکر کیا گیا ہے۔قرآن مجید میں لفظ **قرآن** ستّر (70) مرتبہ اِستعمال کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کریم کے احکامات خود اللہ کریم کے الفاظ میں، اللہ کریم کی بتائی گئی ترتیب (Order) کے مطابق ہیں۔ اِس کا ایک ایک حرف (Each and every word) پہلے دِن سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔قرآن مجید کی حفاظت کا ذمّہ اللہ کریم نے خود لیا ہے (القرآن۔الحجر۔9:15)۔

قرآن مجید تقریباً (Almost) تئیس (23) سال میں نازِل ہوا۔ پہلی وحی (Revelation) پیر کے دِن رمضان کی 21 تاریخ 40 فیل، 610 عیسوی یعنی پہلے نبوی سال میں مکّہ میں نازِل ہوئی (صحیح مسلم:2750./1162، السیرۃ النبوی للمہدی:164/1)۔ جب وحی نازِل ہوتی، رسول اللہ کاتبین وحی (Scribes of Revelation) کو بلاتے اور لکھوا دیتے۔ لکھوانے کے بعد رسول اللہ کہتے ''جو کچھ لکھا ہے اِسے پڑھ کر سناؤ'' تا کہ اگر لکھنے والے نے کوئی غلطی کی ہو تو اُسے ٹھیک کروا سکیں (خطبات بہاولپور از ڈاکٹر محمد حمید اللہ:10)۔ ساتھ ہی اللہ کریم کے حکم کے مطابق رسول اللہ وضاحت (Clarification) بھی کرتے کہ یہ آیات قرآن مجید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کس حصّہ (سورۃ) میں لکھی جائیں۔ رسول اللہ کے زمانہ میں ہی قرآن مجید مختلف ٹکڑوں میں تحریری (In writing) صورت میں موجود تھا۔ ہر سال رمضان المبارک میں قرآن مجید کے نازِل شدہ حصّہ کو رسول اللہ لکھے ہوئے نسخہ (Manuscript) سے سُنا کرتے۔ اِس عمل کو ''**عرضہ**'' (Presentation) کہا جاتا تھا (عطبات بہاولپور: 13)۔ قرآن مجید اِس کائنات کی واحد (The only) کتاب ہے جو پہلے پڑھی اور بعد میں لکھی گئی۔ اللہ کریم نے قرآن مجید میں اِسے **قرآن، ذکر، کتاب، فرقان** اور **نور** کہا ہے۔

آخری مکمل نازِل ہونے والی **سورۃ النصر** (*Nasr*) قرآن مجید کی **110**ویں سورہ ہے جو حجۃ الوداع (Last Hajj) کے بعد **10** ہجری میں مِنیٰ (*Mina*) مکّہ (*Makkah*) کے مقام پر نازِل ہوئی (تبیان القرآن:1018/12)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** (القرآن۔ المائدہ۔3:5) نازِل ہونے والی آخری آیت ہے۔ ابوبکر (*Abubakar*) (ابوبکر صدیق) نے گیارہ (11) ہجری میں زید بن ثابت (*Zayd bin Thaabit*) کی سربراہی میں ایک جماعت (Board) کو ذمّہ داری دی کہ قرآن مجید کو باقاعدہ کتابی صورت میں لکھیں (صحیح بخاری:4679,4986)۔ اِس طرح قرآن مجید کو کتابی صورت میں لکھا گیا۔ عثمان بن عفّان (*'Uthmaan bin 'Affaan*) (عثمان غنی) نے پچیس (25) ہجری میں اُمّ المومنین (رسول اللہ کی بیوی) حفصہ بنت عُمر (*Hafsah bint 'Umar*) سے قرآن مجید کا وہ نسخہ (Copy) جو ابوبکر کے دور میں مدوّن (Compile) ہوا، منگوایا (صحیح بخاری:7191)۔ اُنہوں نے قرآن مجید کو قریش کے لہجہ (Dialect) کے مطابق لکھوا کر دُنیا میں اِس کی نقلیں (Copies) تقسیم کروائیں (صحیح بخاری:3506)۔ اِسی لیے عثمان کو ''**جامع آیات القرآن**'' (Compiler of Quranic Dialect) کہا جاتا ہے۔ اِس بار بھی یہ ذمّہ داری زید بن ثابت کی سربراہی میں ایک بورڈ (Board) کو دی گئی۔ اِس نسخہ پر بارہ ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(12,000) صحابہ نے اِتفاق (Agreed upon) کیا (خطبات بہاولپور: 19)۔ قرآن مجید کا جو نسخہ (Manuscript) تیّار کیا گیا اُس میں حروف (Words) پر نقطے، اعراب، حرکات و سکنات (Punctuation) اور رموز اوقاف (Alternate movements and pauses) نہیں تھے۔ ہر آیت کے ختم ہونے پر چند نکتے لگائے گئے جو بعد میں دائرے (Circles) میں بدل گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہر آیت کے بعد آیت کا نمبر لکھا جانے لگا۔ عبدالملک بن مروان بن عاص (*'Abdul Malik bin Marwan bin 'Aas*) (d:705) کے دور میں قرآن مجید کو تیس (30) پاروں (Parts) میں تقسیم (Divide) کیا گیا۔ قرآن مجید کی تیس (30) پاروں میں تقسیم کی وجہ ایک (1) مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے میں آسانی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سات (7) دِنوں میں مکمل کرنے کے لیے اِسے سات (7) منزلوں (Stages/ Portions) میں تقسیم کیا گیا۔ ایک مضمون (Topic) کے اعتبار سے آیات کے رکوع (Ruk'u) بنا دیئے گئے، جن پر ''ع'' کا نشان لکھا جانے لگا۔

رسول اللہ کی مدینہ منورہ ہجرت (Migration) سے پہلے نازِل ہونے والی قرآن مجید کی سورتوں کو مکّی (*Makki*) سورتیں کہا جاتا ہے۔ ہجرت کے بعد نازِل ہونے والی سورتیں مدنی (*Madni*) کہلاتی ہیں۔ اللہ کریم قرآن مجید کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم نے اِسے یاد کرنے کے لیے آسان بنا دیا (القرآن۔ القمر۔ 40:54)۔ قرآن مجید واحد اِلہامی کتاب ہے جسے مکمل طور پر زبانی یاد (Memorize) کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ اور کئی صحابہ کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کو حافظِ قرآن (*Hafiz e Quran*) کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید زبانی یاد کرنے کی روایت (Tradition) رسول اللہ کے زمانہ سے لے کر آج تک برقرار (Maintained) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی (Prophet)

نبی، اللہ کریم کے چُنے ہوئے (Chosen) بندے ہیں جنہیں وہ اِنسانیت (Humanity) کی رہنمائی اور ہدایت (Guidance) کے لیے بھیجتا رہا ہے۔ نبی پر اللہ کریم وحی نازِل (Reveal) کرتا ہے۔ اِس کائنات کے سب سے پہلے نبی آدم (Adam) علیہ السلام اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ ہیں (القرآن۔ الأحزاب۔40:33، مسند احمد: 11913)۔ تمام نبی انسانوں میں ہی پیدا ہوئے، کوئی نبی جن (*Jinn*) نہیں تھا۔ صرف مرد (Male) نبی ہوئے کوئی عورت (Female) نبی نہیں تھی۔ نبی کو اُنگلش زبان میں Prophet کہا جاتا ہے۔ اللہ کریم نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) نبی دُنیا میں بھیجے (مسند احمد: 11913)۔ نبی کی جمع انبیاء ہے۔

رسول (Messenger)

اللہ کریم رسول پر وحی نازِل فرماتا ہے۔ رسول اُس نبی کو کہا جاتا ہے جو اللہ کریم کی طرف سے نئی شریعت (*Shariah*)، پہلے سے موجود شریعت میں اِضافہ یا تبدیلی لے کر آئے۔ آسان لفظوں میں ایک دِین یا دِین کے احکام میں تبدیلی لے کر آئے۔ نبی پر اللہ کریم وحی نازِل کرتا ہے اور وہ لوگوں کی ہدایت کا کام کرتے ہیں۔ رسول پر اللہ کریم وحی نازِل کرتا ہے جو نئی شریعت (دین)، شریعت میں تبدیلی یا نئے احکام (Orders) ہوتے ہیں۔ رسول کا نبی ہونا ضروری (Mandatory) ہے یعنی رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے لیکن نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔ رسول کو اُنگلش زبان میں Messenger کہتے ہیں۔ رسول اللہ کی حدیث کے مطابق اللہ کریم نے دُنیا میں تین سو پندرہ (315) رسول بھیجے (مسند احمد: 11913)۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر / پیمبر (Messenger)

پیغمبر (Paighamber) یا پیمبر ایسے اِنسان کو کہتے ہیں جو اللہ کریم کا پیغام (Message) لے کر آئے۔ یہ اُردو اور فارسی (Persian) زبان (Language) کی اِصطلاح (Term) ہے۔ نبی اور رسول دونوں کو پیغمبر کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص دعویٰ (Claim) کر کے پیغمبر (نبی یا رسول) نہیں بن سکتا۔ اللہ کریم بہتر جانتا ہے کہ کِسے رسالت یا نبوّت کا منصب (Designation) عطا کرنا ہے۔ (القرآن۔ الانعام۔ 124:6)

جِنّ (Jinn / Genie)

اللہ کی ایسی مخلوق (Creature) جو نظر نہ آنے والی آگ (Invisible fire) سے بنائی گئی، جِنّ کہلاتی ہے۔ جِنّ کی جمع جِنّات ہے۔ رسول اللہ انسانوں اور جِنّوں (تمام مخلوقات۔ Creatures) کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جِنّات میں بھی صحابی پائے جاتے ہیں۔ جِنّات نے رسول اللہ سے تعلیم بھی حاصل کی (القرآن۔ الاحقاف۔ 29:46)۔

اِبلیس (شیطان۔ Iblees / Satan / Devil)

یہ ایک جِنّ تھا جو اپنی عبادت کی وجہ سے اعلیٰ مقام رکھتا اور فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اللہ کریم نے آدم کو تخلیق (Create) کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے اِبلیس کے (القرآن۔ البقرہ۔ 34:2)۔ اِسی وجہ سے کچھ تاریخ دان اِبلیس کو فرِشتہ (Angel) کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اِس واقعہ کا ذِکر نو (9) بار کیا گیا ہے۔ اِبلیس نے دعویٰ کیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ آدم کو مٹی سے بنایا گیا ہے جبکہ میں آگ سے بنا ہوں، اِس لیے میں آدم کو سجدہ نہیں کروں گا (القرآن۔ ص۔ 76:38)۔ اِبلیس نے قسم اُٹھائی (Swore upon) کہ وہ انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتا (Mislead) رہے گا۔ سزا کے طور پر اِبلیس کو جنّت سے نکال دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید (Monotheism)

ایمان رکھنا کہ اِس کائنات کا مالک، اِسے بنانے والا اور چلانے والا ایک ہی ہے، اِس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اِس کا باپ ہے نہ کوئی بیٹا، نہ کوئی اِس کی برابری (Equivalence) کر سکتا ہے، اِس کا نام اللہ ہے، عقیدہ توحید کہلاتا ہے (القرآن۔ اخلاص۔ 112)۔

شِرک (Polytheism)

شِرک کے معنی کسی دوسرے کو حصّہ دار (Partner) بنانا یا شامل کر لینا ہے۔ دِین میں شِرک کے معنی اللہ کی صِفات (Characteristics) میں یا ایک صفت میں کسی کو اللہ کا حصّہ دار بنانا ہے۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خدا یا خدا جیسا سمجھنا، عبادت کے لائق سمجھنا یا اُس کی عبادت کرنا شِرک کہلاتا ہے۔ اللہ کی ذات جیسا کوئی ہے نہ ہی کوئی اللہ کی صفات رکھنے والا۔

مشرک (Polytheist)

شِرک کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ مشرک بُت پرست (Idol worshipper) ہی ہو۔ اللہ کریم کے ساتھ کسی کو حصّہ دار، برابر یا اللہ جیسا سمجھنے والا مشرک ہے۔ مشرک کی جمع مُشرِکین ہے۔

وحی (Revelation)

وحی *(Wahi / Wahy)* اللہ کریم کا اپنے نبیوں اور رسولوں کو حکم یا پیغام دینے کا نام ہے۔ قرآن مجید وحی کی صورت میں ہی نازِل ہوا۔ نازِل ہونے والی وحی اپنے الفاظ (Words)، مزاج (Tone) اور حکم سب میں ہو بہو (Exactly) ایسی ہی ہے جیسے رسول اللہ نے بتائی۔ جبریل (Gabriel) (فرشتوں کے سردار) رسول اللہ کے پاس وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ رسول اللہ سے پہلے آنے والے نبیوں اور رسولوں پر بھی وحی نازِل ہوتی رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ رسول اللہ کے بعد ایسی وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ (القرآن-الأحزاب 40:33، صحیح مسلم: 2454/6318، مسند احمد: 11039، سنن ابن ماجہ: 1635، عمدۃ القاری: 14/1)

کاتبِ وحی (Scribes of the revelation)

وہ لوگ جو وحی نازِل ہونے پر اُسے لکھا کرتے تھے، کاتبین وحی (کاتبین، کاتب کی جمع (Plural)) کہلاتے ہیں۔ رسول اللہ وحی نازِل ہونے پر اُنہیں بُلا کر لکھوادیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے کاتبِ وحی خالد بن سعید *(Khalid bin Sa'eed)*(d:634) ہیں۔ زید بن ثابت جنھوں نے ابوبکر کے دَور میں قرآن مجید کی تدوین (Compilation) کے بورڈ (Board) کی سربراہی کی، وہ بھی کاتبِ وحی ہیں۔

جبریل/جبرائیل *(Jibreel / Gabriel)*

جبریل فرشتوں (Angels) کے سردار اور اللہ کریم کا پیغام (وحی) لے کر نبیوں اور رسولوں کے پاس آتے رہے ہیں۔ جبریل کے چھ سو (600) پَر (Wings) ہیں۔ جبریل، اللہ کریم کا پیغام پوری ایمان داری سے پہنچاتے رہے، اِسی لیے اِنہیں "**جبریل امین**" *(Jibreel Ameen)* بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ نے جبریل کو اصلی صورت میں بھی دیکھا (صحیح بخاری: 3232)۔ رسول اللہ کے بعد جبریل کا دُنیا میں وحی لے کر آنا ختم ہو گیا ہے۔

شریعت (Shari'ah)

زندگی گزارنے کا طریقہ جسے اللہ کریم نے بندوں کے لیے تجویز (Suggest) کیا شریعت کہلاتا ہے (لسان العرب: 175:8)۔ اللہ کریم کے احکام انسان تک مختلف پیغمبروں کے ذریعے پہنچتے رہے، اِس لئے شریعت بھی اِن ہی کے ناموں سے منسوب (Attributed) ہوتی چلی آئی۔ اللہ کے نبی ابراہیم پر نازل ہونے والی شریعت، شریعتِ ابراہیمی، موسیٰ پر نازل ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی شریعتِ موسوی اور محمد رسول اللہ پر نازل ہونے والی شریعتِ محمدی کہلاتی ہے۔

سماجی (Social)، ذاتی (Personal) اور اجتماعی زندگی گزارنے کے تمام قوانین (Laws) اور مُعاہدوں کو عدل و اِنصاف (Fair and just) کے ساتھ قائم (نافذ۔ Implement) کرنے کا نام شریعت ہے۔ بندوں کے لیے زندگی گزارنے کا وہ طریقہ جسے اللہ کریم نے تجویز کیا اور اُس پر چلنے کا حکم دیا، شریعت ہے (لسان العرب)۔ اِس میں عبادات بھی شامل ہیں اور معاملات بھی۔ اِسلامی معاشرہ (Society) میں تمام قوانین شریعت کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اِسلام میں شریعت کے بنیادی ماخذ (Basic sources) قرآن مجید اور سنّت رسول (اور احادیث) ہیں۔ اِسلامی شریعت بنیادی طور پر رسول اللہ کے ذریعہ (Through) ہم تک پہنچی ہے۔

حدیث نبوی / حدیث (Hadith)

رسول اللہ کا کہنا (Saying)، عمل کرنا یا رسول اللہ کے سامنے کسی کام کا کِیا جانا اور آپ کا منع نہ کرنا (Approval) **حدیث رسول یا حدیث نبوی** کہلاتا ہے (ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول: 95/1)۔ اِسے عام اِصطلاح (Term) میں حدیث کہا جاتا ہے۔ حدیث کی جمع احادیث ہے۔ رسول اللہ کے اقوال (باتیں یا احکام) **"حدیث قولی"** (Verbal) کہلاتے ہیں (The kind of hadith that mentions SAYINGS of the prophet) (ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول: 95/1)۔

رسول اللہ کے اعمال (کام) **"حدیث فعلی"** (Act) کہلاتے ہیں (The kind of hadith that mentions ACTS of the prophet)۔ اِسے آج کے زمانہ میں **سنّتِ رسول** بھی کہا جاتا ہے (ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول: 95/1)۔

جو کام رسول اللہ کے سامنے کئے گئے اور اُنہوں نے منع نہیں کیا، وہ **"حدیث تقریری"** (Silent Approval) کہلاتے ہیں (The kind of hadith that

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

mentions DEEDS DONE IN FRONT OF THE PROPHET AND NOT DISAPPROVED by him) (ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول: 95/1)۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص ('Abdullah bin 'Amr bin 'Aas) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے پُوچھا:

''اللہ کے رسول! کیا میں آپ کی باتیں لکھ لیا کروں؟''

رسول اللہ: ''ہاں''

میں: ''جب آپ غصّہ میں ہوں یا خوشی میں، تب بھی؟''

رسول اللہ: ''ہاں۔ میرے لیے ضروری ہے کہ میں ہمیشہ درست بات کہوں۔'' (المستدرک للحاکم: 105/1، سنن ابی داؤد: 3646)

رسول اللہ تو اپنی مرضی سے بولتے ہی نہیں۔ وہ اللہ کریم کی طرف سے ہدایت (Instructions) ملنے پر ہی بولتے ہیں (القرآن۔ النجم۔ 53:4-3)۔ حدیث کی پہلی کتاب ہمام بن منبّہ (Hamaam bin Munabbah)(660-719:60) نے مرتّب (Compile) کی جو سب سے زیادہ پانچ ہزار تین سو چوہتر (5,374) احادیث روایت (Report) کرنے والے صحابی ابو ہریرہ (Abu Hurayrah) کے شاگرد (Pupil) ہیں۔ ابو ہریرہ نے اِس کتاب کو پڑھا اور تصدیق (Verify) کی۔ یہ کتاب ''صحیفہ ہمام بن منبّہ'' (Sahifah Hamaam bin Munabbah) آج بھی اپنی اصلی حالت (Berlin,Germany ۔ برلن جرمنی) میں موجود ہے (خطبات بہاولپور: 52)۔ حدیثِ رسول قرآن مجید کی وضاحت (Explanation) کے لیے نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم موجود ہے۔ نماز کیسے پڑھی جائے؟ کب پڑھی جائے؟ کتنی رکعات (Rak'ah / Iteration) ہوں؟ قرآن مجید میں تفصیل (Detail) موجود نہیں، یہ سب ہمیں حدیثِ رسول سے پتا چلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنّتِ رسول/سنّت (Sunnah)

سنّت کے لغوی (Literal) معنی راستہ کے ہیں۔ وہ راستہ جس پر اللہ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے رسول اللہ نے زندگی گزاری، اِسے **سنّت** یا **سنّتِ رسول** کہا جاتا ہے۔ آج کے دور میں سنّت اور حدیث *(Hadith)* ہمیں حدیث (Report) کی صورت میں ہی ملتے ہیں۔ سنّت کو **حدیث فعلی** (Act) بھی کہا جاتا ہے (منہاج البخاری: 59)۔

حدیثِ قدسی (Hadith Qudsi)

ایسی احادیث جن میں احکامات (Orders) تو اللہ کریم کے ہوں لیکن اِلفاظ (Words) رسول اللہ کے "**حدیثِ قدسی**" کہلاتی ہیں۔ ایسی احادیث یوں شروع ہوتی ہیں "رسول اللہ نے کہا کہ اللہ کریم فرماتا ہے" (منہاج البخاری: 59)۔ احادیث قدسی کی تعداد دوسو (200) ہے۔

صحیح حدیث (Sahih Hadith)

صحیح حدیث، حدیث کی جانچ (Authenticity) کا سب سے مُشکل اور اعلیٰ ترین معیار (Criterion) ہے۔ محدثین (Collectors / Compilers of *Hadith*) نے اِس کا معیار بہت سخت مقرّر کیا ہے۔ اِس کا قطعی (Categorical) مطلب یہ نہیں کہ جو حدیث صحیح نہیں، وہ غلط ہے۔ یہ عِلم حدیث میں ایک معیار (Standard) کا نام ہے۔ ایسی کتاب جس میں صرف صحیح احادیث جمع کی گئی ہوں، صحیح کہلاتی ہے۔ جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم (منہاج البخاری: 300)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف حدیث (Daeef / Zaeef Hadith)

ضعیف ایسی حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی روایت (Report) کرنے والوں کے متعلق شُبہ (Doubt) ہو یا روایت کرنے والوں کی ترتیب (Order) یا تسلسل (Continuity) میں کوئی کمی (Lacking) ہو۔ ضعیف حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ یہ حدیث غلط یا جھوٹی (Fabricated / fake) ہے (منہاج البخاری: 301)۔

موضوع حدیث (Fake / Baseless *Hadith*)

ایسی بات جو رسول اللہ نے نہ کہی ہو، مَن گھڑت (Fabricated) یا جُھوٹ (Fake) ہو، رسول اللہ سے منسوب (Attribute) کی جائے، اُسے **موضوع حدیث** کہتے ہیں۔ آسان الفاظ میں یہ حدیثِ رسول نہیں بلکہ جھوٹ ہے۔ محدثین (Compilers of *hadith*) نے ایسی باتوں کو علیحدہ (Separate) کتابوں کی شکل میں مرتّب (Compile) کیا ہے۔ مثلاً موضوع الکبیر، موضوع الصغیر۔ (یہ اُن کتابوں میں سے ہیں جن میں جھوٹی یا گھڑی ہوئی (Fabricated) احادیث جمع کی گئیں)۔

راوی (Narrator)

رسول اللہ کی زبان سے اَدا ہونے والے الفاظ، رسول اللہ کے احکامات یا معاملات (Orders or affairs) بیان کرنے والے کو راوی (*Raavi*) کہتے ہیں۔ حدیث رسول، راوی کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ اِسے سند (Authority) بھی کہتے ہیں۔ جیسے ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کہا یا ابوہریرہ نے اپنی سند کے ساتھ بتایا کہ رسول اللہ نے کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت (Narration)

حدیثِ رسول دوسروں کو بتانے کے عمل کو روایت کہتے ہیں۔ روایت کے بغیر حدیث کی کوئی اہمیت نہیں۔ روایت کے بہت سے اُصول (Principles) ہیں۔ اِس میں رسول اللہ سے لے کر سننے والے، آگے پہنچانے والے سے لے کر سُنانے والے آخری شخص تک (Complete chain of reporters starting from Rasoolullah) تمام لوگوں کے نام بتانا ضروری ہیں۔ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط (Care) سے کام لیا گیا ہے۔ بعد میں ملنے والی دستاویزات (Documents) سے ثابت ہوا ہے کہ حدیث کی روایت (بتائی گئی حدیث) اور اصل دستاویز حرف بہ حرف (Word by word) ایک جیسی ہیں۔

صحابی یا صحابیہ (Companion)

ایسے لوگ جو رسول اللہ کی زندگی میں رسول اللہ پر ایمان لائے اور ایمان کی حالت میں دُنیا سے گئے، صحابی *(Sahaabi)* کہلاتے ہیں۔ اگر کسی نے ایمان لانے کے بعد ایک لمحہ (Moment) بھی رسول اللہ کے ساتھ گزارا تو وہ صحابی ہی کہلائے گا۔ صحابی کی جمع صحابہ/ اصحاب ہے۔ خواتین (Females) کے لیے صحابیہ کا لفظ اِستعمال ہوتا ہے۔

اُمّ المومنین *(Umm Ul Momineen)*

اِس کے لفظی معنی ہیں ''مومنوں کی ماں'' (Mother of believers)۔ یہ لفظ صرف اور صرف رسول اللہ کی بیویوں (Wives) کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بات رسول اللہ کے زمانہ (Time) سے لے کر قیامت (Day of judgement) تک کے لیے ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ کی بیویاں تمام ایمان لانے والوں (مومن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومنین) کی مائیں ہیں (القرآن۔ الاحزاب۔6:33)۔

عشرہ مبشّرہ ('Ashrah Mubasharah)

ایسے دس (10) لوگ جنھیں رسول اللہ نے ایک ہی مجلس (Sitting) میں دُنیا میں ہی جنّت کی خوشخبری (Glad tidings of Paradise) دی، اُنہیں **عشرہ مبشرہ** کہا جاتا ہے۔ (1) ابوبکر اِبن ابوقحافہ (2) عُمر بن خطّاب (3) عثمان بن عفّان (4) علی اِبن ابی طالب (5) طلحہ بن عبیداللہ (6) زبیر بن عوام (7) سعید بن زید (8) عبدالرحمٰن بن عوف (9) ابوعُبیدہ بن جرّاح (10) سعد اِبن ابی وقاص (سنن ابی داؤد: 4648، سنن ترمذی: 3747)۔ یہ خوشخبری رسول اللہ نے مکّہ میں اِسلام کے اِبتدائی سالوں (Early years) میں دی، بعد کے سالوں میں آپ نے بہت سے دوسرے لوگوں کے بارے میں بھی جنّت کی بشارت (Tidings) دی۔

ہجرت (Migration)

ہجرت کے لفظی معنی ہیں چھوڑنا۔ اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جا بسنے (Relocation) کا نام ہجرت ہے۔ شاید زندگی میں سب سے مُشکل کام ہجرت کرنا ہے۔ اِسلامی اِصطلاح (Term) میں اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر کہیں جا بسنا ہجرت کہلاتا ہے۔ رسول اللہ نے مکّہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔

یثرب (Yathrab)

مکّہ سے چارسو پچاس (450) کلومیٹر دُور شمال (North) میں ایک شہر کا نام ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق یثرب ایک کنوئیں (Well) کا نام تھا۔ یہ بھی روایت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یثرب کا معنی ''بیماری'' ہے۔ یہ شہر دو جلے ہوئے (Charred) پہاڑوں (Mountains) کے درمیان ہے۔ یہاں کھجوروں کے باغ ہیں۔ رسول اللہ ہجرت کر کے یثرب گئے تو اِس شہر کا نام **طیبہ** (Taybah) رکھ دیا۔ یہ شہر ''مدینہ طیبہ'' (Holy City)، ''**مدینہ منوّرہ**'' (Madinah Munawarah) اور ''**مدینۃ النّبی**'' (Madinah tun Nabi) کے نام سے مشہور ہوا۔ اِس شہر کا ایک نام ''**طابہ**'' (Taabah) بھی ہے (مسند احمد:10940,12664)۔ آج کل اِسے مدینہ (Madinah) کہتے ہیں۔

مہاجر (Mohajer / Emigrant)

رسول اللہ کے حکم اور دِین اِسلام کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑنے والے مہاجر کہلائے۔ مہاجر کی جمع مہاجرین ہے۔

اَنصاری (Ansaarite / Supporter)

رسول اللہ کی ہجرت سے پہلے یثرب/مدینہ منوّرہ کے رہنے والے مسلمان، رسول اللہ کی ہجرت کے بعد اَنصاری کہلائے۔ اِنہیں یہ نام رسول اللہ نے دیا۔ اَنصاری کا مطلب ہے مدد کرنے والا۔ اَنصاری کی جمع اَنصار ہے۔

ہجری کیلنڈر (Hijrah Calendar)

ہجری کیلنڈر کا آغاز عُمر بن خطّاب ('Umar bin Khat-taab) (عُمر فاروق) نے اپنے دورِ خلافت میں کِیا۔ عرب کا سال قمری مہینہ (Lunar Cycle) کی بُنیاد (Basis) پر ہے۔ عرب کا سال محرّم الحرام (Mohar-ram ul Haraam) کے مہینہ سے شروع ہوتا ہے۔ اگر چہ رسول اللہ نے ہجرت، ربیع الاوّل (Rab'i Al Awal) میں کی لیکن سال یکم (1st) محرّم سے ہی شروع کِیا گیا۔ رسول اللہ کی ہجرت کے پہلے سال سے ہجری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلنڈر (AH) کا آغاز ہوا۔عیسوی سال میں تین سو پینسٹھ (365) دِن جبکہ ہجری سال میں تین سو چوّن (354) سے تین سو چھپن (356) دِن ہوتے ہیں۔

نبوی کیلنڈر (Nabwi Calendar)

رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت کے بعد کے واقعات (Incidents) کے لیے نبوی سال کا حوالہ (Reference) دیا جاتا ہے۔رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت، جب رسول اللہ کی عمر چالیس (40) سال تھی، سے لے کر ہجرتِ مدینہ منوّرہ، جب رسول اللہ کی عُمر ترپن (53) سال تھی، کے درمیانی عرصہ (Duration) کو نبوی سالوں میں بتایا جاتا ہے۔یہ کوئی کیلنڈر نہیں صرف سال شمار کرنے کا حوالہ ہے۔

قمری مہینے (Lunar Months)

قمری سال کے مہینوں کے نام اور ترتیب (Order) یوں ہے:

1۔	محرّم	1- *Mohar-ram*
2۔	صفر	2- *Safar*
3۔	ربیع الاوّل	3- *Rab'i ul Awal*
4۔	ربیع الآخر (ربیع الثانی)	4- *Rab'i ul Aakhar*
5۔	جمادی الاوّل	5- *Jamaadi ul Awal*
6۔	جمادی الآخر (جمادی الثانی)	6- *Jamaadi ul Aakhar*
7۔	رجب	7- *Rajab*
8۔	شعبان	8- *Sh'abaan*
9۔	رمضان	9- *Ramadaan*
10۔	شوال	10- *Shawaal*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11۔ ذی القعدہ 11- *Dhi Q'ad*

12۔ ذوالحجّہ 12- *Dhul Hajjah*

محترم/حرام مہینے (Sacred Months)

عرب سال میں چار (4) مہینوں کا اِحترام (Respect) کرتے تھے۔ اِنہیں ''حرام مہینے'' یا ''محترم مہینے'' کہا جاتا ہے۔حرام مہینے یہ ہیں (صحیح بخاری:7447,5550، سنن ترمذی: 1512):

ذی القعدہ *(Dhi Qa'd)*	(قمری سال کا گیارہواں (11th) مہینہ)
ذوالحجّہ *(Dhul Hajjah)*	(قمری سال کا بارہواں (12th) مہینہ)
محرّم *(Mohar-ram)*	(قمری سال کا پہلا (1st) مہینہ)
رجب *(Rajab)*	(قمری سال کا ساتواں (7th) مہینہ)

اِن مہینوں میں قاتل (Murderer) سے بھی بدلہ (Revenge) نہیں لیا جاتا تھا۔

سال کے تین (3) مہینے ذی القعدہ، ذوالحجّہ اور محرّم ایک ساتھ آتے ہیں۔ یہ مہینے کعبہ کے حج (Hajj) اور مکّہ آنے جانے کے لیے محفوظ (Safe) تھے۔رجب کا مہینہ عُمرہ (*'Umrah*) اَدا کرنے کے لیے مخصوص (Dedicated) تھا۔حج جیسی عبادت اور تجارتی سرگرمیاں (Trade activities) اِنہی مہینوں میں اَدا ہوتی تھیں۔عرب، اِن مہینوں کا اِس لیے بھی اِحترام کرتے تھے کہ عرب کی معیشت (Economy) اِس پر کھڑی تھی۔عرب، حرام مہینوں میں اپنے ہتھیار (Weapons) رکھ دیا کرتے تھے۔اِن مہینوں میں لڑائی کو گناہ (Sin) سمجھا جاتا تھا۔اِس کے باوجود اگر اِن مہینوں میں کوئی لڑائی ہوجاتی تو اِسے **حَرب فِجار** (*Harb e Fijaar*) یعنی گناہ والی لڑائی (Sacrilegious war) کہا جاتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریش (Quraysh)

مکّہ میں رہنے والے قبیلے جو رسول اللہ سے گیارہویں (11th) پُشت (Generation) پہلے فِہر بن مالِک (Fehar bin Maalik) کی اولاد (Descendants) ہیں، قریش کہلائے۔ یہ سب رسول اللہ کے رِشتہ دار (Relatives) ہیں۔ اِنہیں قریش مکّہ بھی کہتے ہیں۔

پناہ یا قبائلی پناہ (Refuge)

کسی کی طرف سے حفاظتی (Protection) ذمّہ داری لینے کو پناہ کہا جاتا ہے۔ پناہ لینے والے شخص کی حفاظت کا ذمّہ دار پناہ دینے والا سارا قبیلہ ہوتا ہے۔ پناہ لینے والے شخص سے دُشمنی، پناہ دینے والے پورے قبیلہ سے دُشمنی سمجھی جاتی ہے۔

کاہن (Soothsayer)

جِنّات (جِنّ کی جمع) سے معلوم کر کے غیب (The Unknown) کی خبریں (News) یا مستقبل (Future) کا حال بتانے والے کو کاہن کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے اِن کے متعلق بتایا کہ اِنہیں جو خبر ملے یہ اُس میں اپنی طرف سے اِضافہ (Addition) کر کے لوگوں کو بتاتے ہیں (صحیح مسلم: 5816/2228)۔

طواف (*Tawaaf* / Circumambulation)

مکّہ میں موجود بیت اللہ *(Baitullah)* کے گرد (Aruond) مشرق (East) سے مغرب (West) کی سمت (Direction: Anti-clockwise) سات (7) چکر لگانے کو ''طواف'' کہتے ہیں جو حجر اَسود *(Hajar Aswad* / Black stone) سے شروع ہو کر اِسی پر ختم ہوتا ہے۔ طواف بذاتِ خود (Itself) ایک مکمل (Complete) عبادت ہے۔ طواف،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمرہ اور حج کا لازمی رُکن (Integral component) ہے۔طواف دِن رات ہر وقت (24/7) جاری اور صرف فرض نماز کے لیے رُکتا ہے۔ بیت اللہ کا طواف قدیم زمانوں (Ancient times) سے کیا جاتا ہے۔

اِسلام قبول کرنا (Embracing Islam)

اللہ کو ایک اور محمد رسول اللہ کو آخری نبی (The Last Prophet) ماننا، اِسلام قبول کرنا کہلاتا ہے۔ اِسے کلمہ پڑھنا بھی کہتے ہیں۔ اِسے اِسلام میں داخل ہونا بھی کہتے ہیں۔ اِسے ایمان لانا (Proclamation / Profession of faith) بھی کہتے ہیں۔ اِسے شہادت *(Shahadah)* دینا بھی کہتے ہیں۔

بنو/بنی *(Banu / Bani)*

عربی زبان میں بنو یا بنی اولاد کے لیے اِستعمال ہوتا ہے، جیسے بنو ہاشم یا بنی ہاشم۔ جب کوئی نام بنو یا بنی سے شروع ہو تو اِس سے مراد قبیلہ ہوتا ہے۔ جیسے بنو ہاشم یا بنی ہاشم۔

بِنت/بنات (*Bint / Binaat* - Daughter of)

بِنت عربی زبان میں بیٹی کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے جیسے فاطمہ بِنت محمد *(Faatimah bint Muhammad)* یعنی محمد کی بیٹی فاطمہ۔ بنات جمع کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔

بِن/اِبن (*Bin / Ibn* - Son of)

بِن یا اِبن، عربی زبان میں بیٹے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے، جیسے محمد بن عبداللہ *(Muhammad bin 'Abdullah)* یا علی اِبن ابی طالب *('Ali ibn Abi Taalib)* یعنی ابی طالب کا بیٹا علی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو/ابی/ابا (Abu / Abi / Abaa - Father of)

عربی زبان میں ابو، ابی یا ابا بیٹے کی نسبت (Reference) سے اِستعمال ہوتا ہے جیسے ابوولید (Abu Waleed) یا ابی طالب (Abi Taalib) یا ابا شمس (Abaa Shams)۔ جب کسی نام کے ساتھ ابو یا ابی لکھا جائے تو اِسے کنّیت (Patronymic / Metronymic Teknonymic) کہتے ہیں۔ کنّیت سب سے بڑے بیٹے (Eldest) یا سب سے بڑی بیٹی کے نام پر ہوتی ہے۔ رسول اللہ کی کنیت ابوالقاسم (Abul Qaasim) ہے۔ ابو یا ابی کا لفظ کسی کی خوبی (Quality) بیان کرنے کے لیے بھی اِستعمال ہوتا ہے۔ بعض اوقات اِس سے لقب (Epithet) بھی مُراد لیا جاتا ہے۔ لقب اِس وقت سمجھا جاتا ہے جب ایسے نام کے ساتھ کوئی رِشتہ نہ ہو۔ جیسے ابوتراب (Abu Turaab) (مٹّی والا)، ابو ہریرہ (بلّیوں والا، بلّیاں پالنے والا)۔

عبد (Servant)

عبد کے معنی ہیں بندہ یا غُلام۔ اگر نسبت (Attribute) اللہ کریم سے ہو تو اِس کا معنی بندہ ہے جیسے عبداللہ ('Abdullah) یعنی اللہ کا بندہ۔ اگر نسبت کسی اِنسان سے ہو تو اِس کا معنی غلام ہے جیسے عبدالمطّلب ('Abdul Mut-talib) یعنی مطّلب کا غلام۔

عَمرو ('Amr)

یہ ایک نام ہے۔ اِسے عَمر ('Amr) پڑھا جاتا ہے۔ یہ نام عُمر سے مختلف ہے۔ عُمر اور عَمر میں فرق (Difference) واضح کرنے کے لیے عربوں نے نام کے آخر میں "و" کا اِضافہ (عَمرو) کر دِیا تا کہ سمجھنے میں آسانی رہے۔ اِسے عُمرو ('Umru) پڑھنا یا بولنا غلط (Wrong) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب کی تہذیب

سیرتِ رسول کو سمجھنے کے لیے عرب کی تہذیب (Civilization) اور روایات (Customs / Traditions) کو جاننا نہایت ضروری (Mandatory) ہے۔عرب تہذیب کے بُنیادی قوانین (Foundation of Tribal Society) جنگ اور مروّت (Bravery / Generosity) تھے۔عرب مروّت سے تین (3) معنی مراد (Interpret) لیتے تھے:

1۔ مہمان نوازی 1 - Hospitality

2۔ مظلوم کو پناہ دینا 2 - Providing refuge to the oppressed

3۔ اپنے قبیلہ کے قوانین کا اِحترام کرنا 3 - Abiding by tribal laws

لفظ عرب ''اعراب'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خوش بیانی سے اپنی بات دوسروں تک پہنچانا (Comprehensive and well-versed communication)۔ جزیرہ نما عرب ('Arab peninsula) کے رہنے والے ہمیشہ سے زبان و بیان (Language and expression) کے ماہر (Expert) رہے، اِس لیے وہ عرب کہلائے۔ وہ اپنے سوا پوری دُنیا کو عَجمی یعنی گونگا (Liguestically ignorant) کے نام سے پکارتے تھے۔ کچھ تاریخ دانوں (Historians) کے مطابق اِس علاقہ کا سب سے پہلا باشندہ (Inhabitant) یعرب بن قحطان *(Y'arab bin Qehtaan)* تھا،جس کی وجہ سے اِس ملک اور یہاں رہنے والوں کو عرب کہا جانے لگا۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق لفظِ عرب، اصل میں عربہ تھا جس کے معنی بے آب وگیاہ (ویران) زمین اور صحراء کے ہیں۔عبرانی زبان (Hebrew) میں عربہ بیابان (Desert) اور بنجر میدان (Barron land) کو کہتے ہیں (معجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البلدان، مادہ: عربہ، تاریخ العرب فی قبل الإسلام: 14/1)۔

عرب ایک قبائلی معاشرہ (Tribal society) تھا۔ قبیلہ اُن کے لیے سب سے بڑھ کر تھا۔ اِن قبیلوں کی آپس میں رِشتہ داریاں تھیں۔ لوگ اپنے بڑوں (دادا، پردادا (Grandfather / Great grandfather) کے نام پر قبیلہ کی شاخ (Branch) بنا لیتے تھے۔ عرب میں تنہا (قبیلہ کے بغیر) رہنے کا کوئی تصوّر (Concept) نہیں تھا۔ قبیلہ کے بغیر زندگی ناممکن تھی۔ عرب میں جو شخص قبیلہ سے علیحدہ ہو کر تنہائی (Solitude) کی زندگی اپناتا (Adopt)، موت سے بچ نہیں سکتا تھا۔ اگر قبیلہ اپنے کسی فرد کو نکال دیتا تو کوئی دوسرا قبیلہ اُسے قبول کرنے کے لیے تیّار نہیں ہوتا تھا۔ دِین یا مذہب، صحیح یا غلط، ظُلم یا مدد، سب کا اِنحصار (Dependence) قبیلہ پر تھا۔ اگر قبیلہ کا کوئی شخص خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو، کسی کے لیے پناہ (Refuge) یا ذمّہ داری کا اعلان کر دیتا تو سارے کا سارا قبیلہ اِس عہد (Promise) کا پابند ہوا کرتا تھا۔ اِس پناہ کی تصدیق (Affirmation) قبیلہ کے سردار یا قبیلہ کے عمائدین (بڑے سرداروں) سے کروانا بھی ضروری ہوتی۔ کعبہ میں پناہ لینے والے کے لیے سب قبیلوں کی پناہ تھی خواہ وہ قاتل ہی کیوں نہ ہو، اُسے کچھ نہیں کہا جاتا تھا۔ وعدہ اور اِس پر قائم رہنا عرب کے لوگوں کے لیے جان سے زیادہ عزیز (Dear) تھا۔ عرب مظلوم کو پناہ دیتے تو اُس کے لیے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے۔ اِن لوگوں کی نظر میں مظلوم وہ تھا جو کسی دوسرے قبیلہ سے ہو اور پناہ مانگ رہا ہو۔ ہر کسی کے لیے اپنا قبیلہ باقی قبیلوں سے بڑھ کر اور اعلیٰ تھا۔ قبائلی عصبیت (Tribal prejudice) اپنے عروج (Peak) پر تھی۔ قبیلہ کے افراد کی تعداد، مال، جانور، اسلحہ، علاقہ اور جنگ کرنے کی اہلیت (Ability) قبیلہ کو طاقتور یا کمزور بناتی تھی۔ طاقت ہی سب کچھ تھی۔ کمزور قبیلہ کے لوگ کچھ مطالبہ (Demand) نہیں کر سکتے تھے۔ کمزور قبیلوں کے حقوق (Rights) نہ ہونے کے برابر تھے۔ ہر قبیلہ قاضی (Judge) اور اپنا فیصلہ کرنے میں آزاد تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ کا سردار پورے قبیلہ پر بھاری ہوتا تھا۔ ایک سردار کی خواہش پر جنگ کرتے ہوئے ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ مالِ غنیمت (Booty) بہت مقدّس (Sacred) ہوا کرتا تھا۔ مال و دولت حاصل کرنے کا ایک برتر (Preferred) ذریعہ جنگ کے بعد ملنے والی غنیمت (Booty) تھی۔ مالِ غنیمت کا ایک چوتھائی (1/4th) قبیلہ کے سردار کا حصّہ ہوا کرتا تھا۔ اِس کے علاوہ تقسیم سے بچ جانے والا مال بھی سردار کو مِلتا تھا۔ عرب کا زیادہ تر حصّہ صحرا (Desert) پر مشتمل تھا جس کی وجہ سے بیرونی حملہ آوروں کو یہاں حملہ کرنے میں کشِش (Attraction) نہیں تھی۔ عرب میں قبیلے ہی آپس میں جنگیں لڑتے تھے۔ سردار کی اطاعت قبیلہ کے ہر فرد پر لازم تھی۔ اگر کوئی شخص اپنے قبیلہ کی مخالفت کرتا یا اُن کے مزاج اور خیالات سے مختلف ہوتا تو اپنے ہی قبیلہ کے لوگوں کا اِس پر ظُلم وسِتم جائز (Justified) سمجھا جاتا تھا۔ اِس کے حق میں نہ کوئی آواز اُٹھاتا، نہ کسی کو اِس پر رحم آتا۔ اگر قبیلہ اپنے کسی فرد کی ذمّہ داری سے ہاتھ اُٹھا لیتا تو یہ ایسے ہی تھا جیسے اِسے سزائے موت سنادی گئی ہو۔ قبیلہ سے علیحدہ ہوجانے والے فرد کی شناخت (Identity) رہتی نہ زندگی کی ضمانت (Guarantee)۔ اب اگر اِسے قتل کر دیا یا غلام بنالیا جائے تو اِس کی مدد کرنے یا بدلہ لینے کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔

عرب معاشرہ میں کوئی شخص قتل ہو جاتا تو مقتول کا قبیلہ قاتل کے قبیلہ سے قِصاص (Blood Money) لیتا تھا، نہ کہ اس قاتل فرد سے۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ جب تک مقتول (Murdered) کا بدلہ (Revenge) نہ لیا جائے، مقتول کو سکون (Peace) نہیں مِلتا اور اُس کی روح (Soul) اُلّو (Owl) بن کر بیابانوں (Deserts / Desolated places) میں بھٹکتی (Wandering) رہتی ہے۔ وہ روح ہر وقت "پیاس، پیاس" (Thirsty) کہتی رہتی ہے۔ جب قتل کا بدلہ (Revenge) لے لیا جائے تو اُس روح کو سکون مل جاتا ہے۔ اِسلام سے پہلے قتل کرنا گناہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اگر کوئی قبیلہ طاقت ور ہوتا تو اُسے خون بہا (Ransom - A sum of money paid for the pardon of a

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(great / significant offense) دس (10) اونٹ ادا کر دیا جاتا (طبقات ابن سعد: 72/1)۔ یہ تھی اِنسانی زندگی کی کُل قیمت۔ باپ کی غلطی کا بدلہ بیٹے سے اور بیٹے کی غلطی کا بدلہ باپ سے لینا عام تھا۔

عرب میں تین چیزیں بدبختی کی نشانی (Symbol of Misery) سمجھی جاتی تھیں:

1۔ غلام ہونا — 1- Slave

2۔ سیاہ فام ہونا — 2- Black

3۔ اجنبی یا کمزور ہونا — 3- Stranger or weak

کوئی اِنسان قبائلی پناہ (ذمّہ داری) میں نہ ہوتا یا بھُولا بھٹکا (Lost) ہوتا تو اُسے غلام بنا کر بیچ دیا جاتا تھا۔ (زید بن حارثہ *(Zayd bin Haritha)* کو اغوا (Abduct) کر کے غلام بنالیا گیا)۔ غلام جانوروں سے بدتر (Worse) زندگی بسر کرنے پر مجبور (Compelled) تھے۔ مسافر کو راستہ دِکھاتے دِکھاتے قید کرلیا جاتا (مسند احمد: 11743)۔ (سلمان فارسی *(Salman - The Persian)* کو یثرب کا راستہ دِکھاتے ہوئے غلام بنالیا گیا)۔ غُلاموں کی منڈیاں (Markets) لگتیں اور خرید و فروخت ہوتی تھی۔ غلام کو قتل کرنے کی کوئی سزا نہیں تھی، نہ ہی خون بہا (Blood money) دینا پڑتا۔ مالِک کو غلام کی سانسوں پر بھی حق حاصل تھا اور اُس کے جسم پر بھی۔ غلام پر ظُلم کرنا مالِک کا حق (Right) تھا۔ غلام کی اولاد پیدائشی (By Birth) غلام ہوتی۔ مالِک سے بھاگ کر آزادی حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔ آزادی کا واحد راستہ غلام کی قیمت ادا کرنا یا اُس کے بدلہ میں غلام دینا تھا۔ کسی غلام کے لیے خود ایسا اِنتظام (Arrangement) کرنا ممکن نہیں تھا۔ مالِک سے آزادی (Freedom) حاصل کرنا غلام کا حق نہیں تھا۔

عرب میں رہنے والوں کا اثاثہ (Assets) یہ ہوا کرتا تھا:

1۔ اونٹنی، سواری اور دُودھ کے کام آتی — 1- She camel

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ تلوار، اُن کی حفاظت کے کام آتی 2- Sword

3۔ خیمہ، اُنہیں دھوپ اور گرمی سے بچاتا 3- Tent

4۔ جانوروں کا ریوڑ 4- Herd

5۔ عورت کو بھی کچھ قبائل اثاثہ ہی سمجھتے تھے 5- Woman

اونٹ کی سواری سب سے بہتر تصوّر (Consider) کی جاتی تھی۔ صحرا (Desert) کا سخت موسم، ریت پر چلنا اور کئی دِن تک پانی کے بغیر زندہ رہنا اونٹ کی اہمیت (Importance) میں اضافہ کردیتا ہے۔ اونٹ دس (10) دِن تک پانی پیے بغیر صحرا کے سخت موسم میں اپنی پوری قوت کے ساتھ سامان اُٹھا کر سفر کرسکتا ہے۔ اِس پر کمزوری (Weakness) کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ ایسے وقت میں اِس کی غذا (Diet) جنگلی جھاڑیاں (Wild bushes) ہوتی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ اللہ کریم نے یہ جانور پیدا ہی صحرا میں رہنے والوں کے لیے کِیا ہے۔ دُودھ کے علاوہ اونٹ کا گوشت (Meat)، کھال (Hide) اور اُون (Wool) بہت کام آتے ہیں۔ عرب میں اونٹ کی مینگنیاں (Dung) ایندھن (Fuel) کے طور پر جلائی جاتی تھیں۔ اونٹ کھیتوں میں ہل چلانے (Ploughing) اور کنویں (Well) سے پانی نکالنے کے لیے بھی استعمال کئے جاتے تھے۔ اونٹنی کا دُودھ عرب کی عام غذا (Food) تھی۔ عرب اونٹنی کا دُودھ پی کر اِس کی عُمر، چارہ (Fodder) اور علاقہ کا اندازہ لگا لیتے تھے۔ زیادہ اونٹ رکھنے والے شخص کو امیر اور خوش حال سمجھا جاتا تھا۔ اِنعام واکرام (Rewards) بھی عموماً اونٹوں کی صورت میں دیئے جاتے تھے۔ خچر اور گھوڑے (Mule / Pony) بھی سواری کے کام آتے لیکن صحرا کے سخت اور لمبے سفر کے لیے مناسب نہیں تھے۔ سفید خچر بہت قیمتی تصوّر کِیا جاتا تھا۔ سفید خچر کو اُس زمانہ میں شاہی سواری کا درجہ حاصل تھا۔ گائے، ہرن (Dear) اور نیل گائے (Oryx) بھی یہاں پائی جاتی تھیں۔ بھیڑ بکریاں (Lambs and goats) بھی پالی جاتی تھیں۔ اِن کا استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُودھ اور گوشت کی صورت میں ہوتا تھا۔ بھیڑ بکری کے دُودھ سے مکھن (Butter) تیار کیا جاتا تھا۔ عرب میں دعوت (Feast) میں بھیڑ (Lamb) کا گوشت سب سے پسندیدہ (Favourite) کھانا سمجھا جاتا تھا۔ عرب میں جانوروں کے ساتھ ظُلم عام تھا۔ زندہ جانوروں کو باندھ کر تیر اندازی (Archery) کی مَشق (Practice) کی جاتی تھی۔ زندہ جانوروں کے جسم سے گوشت کاٹ لیا جاتا تھا۔ جانوروں کی دُم (Tail) اور گردن (Neck) کے بال کاٹ لینا عام تھا۔ زندہ اونٹ کی کوہان (Hump) اور بھیڑ کی چربی والی چکی (Fat tail) کاٹ کر کھا لیتے تھے۔ کوئی شخص مرجاتا تو اُس کا جانور اُس کی قبر پر باندھ دیتے تھے۔ ایسے جانور کو کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ جانور بھوک پیاس سے مرجاتا۔ عرب میں بندر (Monkey)، لنگور (Gray Langur / Leaf Monkey)، خرگوش (Rabbit)، سیہ (Porcupine) اور گوہ (Monitor lizzard) پائے جاتے ہیں۔ شکاری پرندوں میں عقاب (Eagle) اور شکرا (Falcon) پائے جاتے ہیں۔ چھوٹے پرندوں میں ہُدہُد (Hoopoes / Martin)، بُلبُل (Nightingale)، طوطا (Parrot)، ابابیل (Swallow / Martin)، ممولا، چنڈول (Larks)، سرخ ٹانگوں والے لمبے لمبے بگلے (Heron / Seagull) پائے جاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ عرب میں کبوتر (Pigeon) بھی پائے جاتے ہیں (عصر النبوة للكعبي:18)۔

کسی کے مرنے پر چیخ چیخ کر رونا عام تھا۔ لوگ اپنے منہ اور سر کو پیٹتے (Tear their face and head) تھے۔ عورتیں بھی جنازہ (Funeral) کے ساتھ ساتھ چلتیں (صحیح بخاری:313)۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے بال کھول لیتیں اور اپنے سروں پر خاک (Dust) ڈال لیتیں۔ مرنے والے کو دفن کرنے کے بعد عورتوں کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔

عرب کے لوگ اپنے سر پر کوفیہ *(Koffiyeh)* یعنی عرب کا روایتی رومال (Traditional Arab Head Cover) رکھا کرتے تھے۔ یہ رومال سخت موسم سے بچاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اِن کے لیے فخر کا نشان (Symbol of pride) بھی تھا۔ عرب میں داڑھی (Beard) رکھنے کا رواج (Custom) عام تھا۔ اِس کا تعلق دِین نہیں بلکہ اِن کی ثقافت (Culture) سے تھا۔ سر کے بال لمبے رکھنا فخر (Pride) سمجھا جاتا تھا۔ بڑے بڑے سردار اور رئیس (Chief) بالوں کی چوٹی (Braid) بنایا کرتے تھے۔ غُلاموں کو اِس کی اجازت نہیں تھی (سنن ابی داؤد:4190)۔ اپنی چادر یا پاجامہ کولٹکانا اور پاؤں کے نیچے لینا فخر و تکبّر (Pride) کی نشانی سمجھا جاتا تھا (صحیح مسلم:2085/5459، مسند احمد:8981)۔ عرب کے رئیس اور شرفاء (Elite) بچوں کو دُودھ پلانے کے لیے معاوضہ پر دائیہ (Wet Nurse) رکھا کرتے تھے۔ عرب میں رضاعی بھائی (Foster brother) کی حیثیت (Status) حقیقی بھائی (Real brother) کی طرح ہوتی ہے۔ دُودھ پلانے والی دائیاں بیٹوں کو اپنے ساتھ گاؤں لے جاتیں جبکہ بیٹیوں کے لیے دائیہ گھر پر رکھی جاتی۔ حج کے لیے تمام دُنیا سے لوگ مکّہ آیا کرتے جس کی وجہ سے اِن کی زبان (Language) میں بہت سی دوسری زبانوں کے الفاظ شامل ہو گئے تھے۔ بچوں کو دیہات (Villages) میں بھیجنے کا مقصد دُودھ پلانے کے علاوہ خالص عربی زبان (Pure Arabic Language) سِکھانا بھی تھا۔

عربوں کے لیے اِن کی زبان اِن کا فخر تھا۔ عرب زبان میں اپنا ثانی (Match) نہیں رکھتے تھے۔ عرب اپنے علاوہ باقی دُنیا کو عجمی (گونگا۔ Dumb) کہتے تھے۔ اِن کے نزدیک زبان صرف عربی تھی۔ عرب فی البدیہہ (Extempore) تقریر میں بڑی مہارت (Expertise) رکھتے تھے۔ یہ اِن کی علمی مہارت کا نمونہ (Example) اور زبان پر عبور (Command) ہوا کرتا تھا (تاریخ الادب العربی: 123)۔ اِن کی زبان بہت وسیع ہے۔ عربی زبان باقی زبانوں کی طرح زمانے کے ساتھ تبدیل نہیں ہوئی۔ آج اگر دو ہزار (2,000) سال پہلے گزرا ہوا انسان واپس آ جائے تو عربی زبان کو اُسی انداز میں سمجھ پائے گا، جیسے اُس کے اپنے زمانہ میں بولی جاتی تھی۔ (شاید اِسی لیے اللہ کریم نے آخری کتاب قرآن مجید کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان میں نازل کیا)۔

زیادہ تعداد میں شادیاں کرنا اِن کی ثقافت (Culture) تھی۔عرب میں بیویوں کی تعداد یا حد (Limit) مقرّر نہیں تھی (سنن ابی داؤد: 2241, 2242)۔ کئی عورتیں بھی ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ شوہر (Husband) رکھتی تھیں۔عورتوں کے لیے بھی دوسری (2nd)، تیسری (3rd) یا چوتھی (4th) شادی عام تھی (البیہقی: 163/7)۔شادی کے لیے دولہا دلہن کی عمر میں فرق کوئی حیثیت (Consideration) نہیں رکھتا تھا۔لڑکیوں کی شادی چھوٹی عمر (نو، دس (9,10) سال) میں کرنا عام تھا۔دلہن کی عمر بیٹی یا پوتی (Granddaughter) کے برابر ہونے کے باوجود شادی عام تھی (الروض الانف: 53/1)۔بالکل اِسی طرح دولہا کی عمر بھی کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔عورت کو شادی کے لیے ولی (Guardian) کی رضامندی (Consent) حاصل کرنا ضروری (Mandatory) تھا۔ ولی کے لغوی معنی حمایتی (Supporter) ہیں۔ باپ کے مرنے یا طلاق (Divorce) دینے پر سوتیلا بیٹا (Stepson) اپنی والدہ سے شادی کرلیتا تھا (طبقات ابن سعد: 58/1، تفسیر ابن کثیر: 453/1)۔طلاق کا اِختیار مرد کو حاصل اور اِس کی کوئی حد مقرر نہیں تھی (سنن ابی داؤد: 2195)۔عرب اپنی بیٹی کی شادی اپنے سسرال (In laws) یا اپنے والد کے سسرال میں کرکے سمجھتے تھے کہ اُنھوں نے اپنی بیوی، ماں کا بدل (Replacement) سسرال والوں کو دے دیا ہے۔

عرب میں عورتوں کے بارے میں مختلف رویّہ (Attitude) پایا جاتا تھا۔ کچھ قبیلوں میں عورت کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ کچھ قبیلوں کی سردار عورتیں تھیں۔ (نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی سجاح بنت حارث *(Sajah bint Harith)* اپنے قبیلہ کی سردار تھی)۔ جنگ اور صلح کی وجہ عورتیں بنتی تھیں۔ بدوی *(Bedouin)* عورتیں مردوں کی طرح دلیر (Brave) ہوتی تھیں۔ اِن عورتوں کے دِل میں ڈر خوف (Fear) نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ کچھ قبیلے عورتوں کو کم تر مخلوق (Inferior being) سمجھتے تھے۔اُن کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت منقولہ (Transferable) جائیداد (Porperty) تھی۔ عورت وراثت (Inheritance) میں تقسیم ہوتی اور کسی سے بھی اِس کا لین دین (Trade) کِیا جا سکتا تھا۔ بیٹی کا پیدا ہونا منحوس (Ominous) خیال کِیا جاتا تھا (القرآن۔ النحل۔ 16: 59-58)۔ کچھ لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے مگر تمام قبیلوں میں ایسا نہیں تھا۔ قریش کے قبیلے بیٹیوں کو زندہ دفن (Bury) کرنے کے خِلاف تھے۔ عرب اپنی بیٹیوں کو وراثت (Inheritance) میں کوئی حصّہ نہیں دیتے تھے (تاریخ الادب العربی: 123، تفسیر ابن کثیر: 453/1)۔

کعبہ کا حج ہمیشہ سے رائج (Customary) تھا۔ مکّہ کے لوگ حج کے لیے آنے والوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ وہ حاجیوں کو اللہ کا مہمان سمجھتے تھے (طبقات ابن سعد: 84/1)۔ کعبہ کی دیواروں پر اللہ کے نبی ابراہیم (Abraham)، اسماعیل (Ishmael)، عیسیٰ (Christ) اور بی بی مریم (Mary) کی تصویریں (Images) بنی ہوئی تھیں۔ کعبہ میں سب قوموں نے اپنے اپنے بُت (Idol) رکھے ہوئے تھے۔ بُت ہی خُدا تھے۔ عرب بُتوں کی عبادت اور حفاظت اپنے باپ دادا کی وراثت (Inheritance) سمجھتے اور اِس پر سختی سے قائم تھے۔ بُتوں پر انسانی گوشت اور خون کے چڑھاوے (Offerings) بھی چڑھائے جاتے تھے۔ جس قبیلہ کا جی چاہتا اپنے لیے علیحدہ بُت لے آتا۔ نیا بُت لانے پر کوئی پابندی (Restriction) نہیں تھی۔ سب سے بڑا بُت ہُبل *(Hubal)* تھا۔ خدا سے رہنمائی کے لیے فال (Cleromancy) نکالی جاتی، جس کے لیے تیر استعمال کئے جاتے تھے۔ فال ہُبل کے سامنے ہی نکالی جاتی تھی۔ فال نکالنے والے لوگ بڑی عزّت کی نگاہ (Respected) سے دیکھے جاتے تھے۔ اہم کام کرنے سے پہلے، سفر کرنے سے پہلے، قربانی کرنے یا کسی کو سچّا ماننے کے لیے فال نکالنا عام تھا۔ یہاں تک کہ کسی کی اپنے والد سے نسبت (Bloodline) اگر مشکوک (Doubtful) ہوتی تو بھی فال کے ذریعہ سے ہی جانی جاتی۔

کاہن (Soothsayer) اِس معاشرہ (Society) کے بہت اہم افراد تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنی ضرورتوں (Needs) اور معاملات (Affairs) میں رہنمائی لینے اُن کے پاس جاتے تھے۔ یہ بڑے ذہین (Intelligent) لیکن چالاک (Cunning) لوگ ہوا کرتے۔ اپنی باتوں سے لوگوں کو شیشہ میں اتار (Mesmerize) لیتے۔ لوگ اُن کی باتوں اور معلومات (Information) کے سحر (Spell) میں آ جایا کرتے۔ دوسروں کو اپنی باتوں سے لاجواب (Speechless) اور بے بس (Helpless) کر دینا اُن کا کمال (Expertise) تھا۔ اُن کی بات کو حرفِ آخر (Final word) سمجھا جاتا تھا۔

عرب، نایاب موتیوں (Precious pearls) جنہیں وہ دُر *(Dur)* کہتے، کے لیے بھی مشہور تھے۔ یمنی عقیق قدیم زمانوں سے ہی دُنیا میں مقبول (Popular) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب کی روایات

مکّہ میں رہنے والوں کی بڑی تعداد بُت پرست (Idol worshipper) تھی۔

عرب میں مذہبی رواداری (Religious harmony) پائی جاتی تھی بشرطیکہ (Provided) اُنہیں اپنا عقیدہ (Belief) خطرہ میں نظر نہ آتا ہو۔ مختلف دِین کے ماننے والے ایک ہی گھر میں رہ سکتے تھے۔ یہودی اور مسیحی (عیسائی) (Christians) بھی عرب میں رہتے لیکن اُن کی تعداد بہت کم تھی۔ عرب میں رہنے والے مسیحی بُت پرست تھے۔ وہ اللہ کے نبی عیسیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ وہ اپنے پادریوں (Priest) اور راہبوں (Clergymen) کو اِس قدر مقدس (Sacred) سمجھتے کہ اُن کے حکم کو اللہ کریم کے حکم پر ترجیح (Preference) دیتے تھے۔ البتہ عرب میں رہنے والے مسیحی دوسرے مسیحیوں کے مقابلہ میں علم اور ثقافت (Culture) میں زیادہ مشہور تھے۔ عرب میں خُدا کو راضی کرنے یا کسی مَنّت (Vow) کو پورا کرنے کے لیے بیٹے کی قربانی کا رواج تھا۔ انسان کی قربانی سب سے عظیم سمجھی جاتی تھی۔

عرب اپنی عبادت گاہ کو اِسلام سے پہلے بھی مسجد ہی کہا کرتے تھے۔ تمام خامیوں (Imperfections) کے باوجود کوئی عرب جھوٹا کہلانا پسند نہیں کرتا تھا۔ جھوٹ بولنے والے کی کوئی عزّت نہیں تھی۔ عرب بہت خوددَار (Self-respecting) تھے۔ عرب کے لوگ اپنے اوپر کیا جانے والا اِحسان (Favour / Kindness) ہمیشہ یاد رکھتے اور اِس کا بدلہ چُکانے (Pay back) کا موقع کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان میں کوئی کتاب موجود نہیں تھی، نہ اِلہامی کتاب (Divine revelation) نہ کسی انسان کی لکھی ہوئی۔ قرآن مجید عربی زبان کی پہلی کتاب ہے (پیغمبر اسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ: 19)۔ علم کا معیار (Criteria) شاعری (Poetry) تھا۔ ہر شخص شاعری نہیں جانتا تھا جس کی وجہ سے شاعر بہت عزّت پاتے۔ شاعر (Poet) کو سب سے زیادہ عِلم والا سمجھا جاتا اور اِس کی قدر (Value) سب سے بڑھ کر تھی۔ (شاید اِسی لیے رسول اللہ جب قرآن مجید سناتے تو عرب اِسے شاعری کہتے تھے۔) عرب، سب سے اعلیٰ کلام (The best poetry) کعبہ میں لٹکا دیا کرتے تا کہ مکّہ آنے والے تمام لوگ اِسے پڑھ سکیں۔ یہ کلام ایک سال تک وہاں موجود رہتا۔ باقی معاشروں (Societies) میں شاعر ایک ادیب (Writer) کی حیثیت رکھتا جبکہ عرب میں شاعر ایک ہی وقت میں ادیب، طبیب (Physician)، روحانی پیشوا (Spiritual leader) اور دانشور (Intellectual) تصوّر کیا جاتا تھا۔ عرب میں ذوق کی تسکین (Satisfaction) کا واحد (Only) ذریعہ شاعری تھا۔ اِن کے ہاں تاریخ بھی شاعری میں ہی ملتی ہے۔ خوشی، غمی، شادی، موت، صلح (Peace) اور جنگ، ہر موقع (Event) کے لیے شاعری موجود تھی۔ مشاعرے عام منعقد (Organise) کئے جاتے اور بہترین شاعر کو خوب نوازا (Rewarded) جاتا تھا۔ اِس دور میں شاعر ہوا اور پانی کی طرح زندگی کا لازمی حصّہ تھے (پیغمبر اِسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ: 19)۔ اُس زمانہ کا مشہور شاعر کعب بن زہیر *(K'ab bin Zuhair)*(d:662) کہتا ہے:

”انسان کی عزّت اور اہمیت اُس کے دِل اور زبان سے ہے، باقی
سب تو خون آلود گوشت کے سوا کچھ بھی نہیں۔“

جنگوں میں بہادری کی تعریف اور دشمن کی برائیاں شاعر (عورت اور مرد دونوں) ہی کیا کرتے تھے۔ شاعر اپنے کلام سے دشمن کو آگ لگاتے اور بیمار کے لیے شاعر کا کلام راحتِ جاں (Comforting) بن کر شفا (Healing) دیتا۔ شاعری کرتے ہوئے ساقط

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حروف (انہیں حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔ Cryptic Letters) کا استعمال بھی عام تھا۔ قرآن مجید میں بھی ساقط حروف کسی سورہ کی اِبتدا میں استعمال ہوئے ہیں، جیسے **الم**، **کھیعص**۔ اِسی لیے کسی نے قرآن مجید کے اِس انداز پر اعتراض (Objection) نہیں کیا۔ اُس زمانہ میں آج جیسے سکول نہیں تھے۔ مکّہ میں رہنے والے گنتی کے دس بارہ (10-12) افراد (Could be counted on fingers) لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ سب لوگ اپنے والدین اور قبیلہ کے لوگوں سے ہی علم اور ہنر سیکھتے تھے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں تھی۔

قَسم اُٹھانا اور قَسم اُٹھوانا عرب کا عام رواج (Custom) تھا۔ کسی چیز پر زور دینے یا اہمیت بتانے کے لیے عرب قَسم اُٹھایا کرتے تھے۔ شاید یہ عربی زبان کا حُسن ہے۔

تجارت میں اہلِ عرب بہت سمجھدار (Sensible) تھے۔ عرب یک سُو (Focus) ہو کر تجارت کرتے۔ اِس کی وجہ یہاں کھیتی باڑی نہ ہونا، صنعت (Industry) اور اِس کے لیے خام مال (Raw material) دستیاب نہ ہونا تھا۔ شام، فلسطین، روم، ایران، حبشہ، یمن میں سامانِ تجارت لے کر جاتے اور وہاں سے سامان لا کر عرب میں بیچتے تھے۔ بہت سے لوگ تجارت کے لیے دُور دراز علاقوں کا سفر شوق سے کرتے تھے۔ عرب تجارتی راستوں (Trade Route) پر رہنے والے قبیلوں سے اچھے تعلقات (Relations) رکھتے تا کہ وہ مالِ تجارت لُوٹ نہ لیں۔ قریش چونکہ کعبہ کے خدمت گزار سمجھے جاتے تھے، اِس لیے جہاں بھی جاتے لوگ اِنہیں عزّت و احترام (Respectfully) سے ملتے۔ پہاڑی اور صحرائی علاقہ ہونے کی وجہ سے آبادی آج کے شہروں کی طرح نہ تھی۔ لوگ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں (Groups) میں رہتے تھے۔ جہاں پانی یا سبزہ (Greenery) دیکھتے، وہیں رہنا شروع کر دیتے۔ سال میں چار (4) مہینے محترم تھے۔ یہ مہینے ذیقعد، ذی الحجّہ، محرّم اور رجب تھے۔ اِن مہینوں میں قتل کا بدلہ نہ لیا جاتا، اِن مہینوں میں نہ جنگ کی جاتی، نہ ہی قافلوں کو لُوٹا جاتا (صحیح بخاری: 3197,5550، سنن ترمذی: 1512)۔ اِنہی مہینوں میں حج اور عمرہ ادا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا۔

کوئی مرکزی نظام (Central Control) تھا نہ مرکزی حکومت۔ ضرورت پڑنے پر قبائلی سردار اکٹھے ہو کر فیصلہ کرتے۔ یہ فیصلے اِنہی معاملات پر لاگو (Apply) ہوتے جن کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا تھا۔ باقی معاملات کے لیے قبیلے اپنا فیصلہ کرنے میں آزاد (Independent) ہوتے۔ دُور دُور کے شہروں کو الگ ملک (Country) تصوّر (Consider) کیا جاتا تھا۔ یہ تصوّر آج کے ملک (State) کی طرح نہیں تھا۔ ایک ہنر (Skill / Trade) اور ایک قبیلہ کے لوگ ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ یہی اِن کے مفاد (Interest) میں تھا۔ اِس طرح وہ اپنے آپ کو محفوظ (Safe) سمجھتے تھے۔

چوری کرنے کی سزا اُس زمانہ میں ہاتھ کاٹنا تھی۔ یہ سزا الہامی کتاب زبور (Book of David) کے مطابق تھی۔ عرب بہادروں کے بڑے قدردان (Admirers) تھے۔ بہادری عرب میں عزّت کی علامت (Symbol) تھی۔ عرب اپنی آب و ہوا (Climate) اور خوراک کی وجہ سے سخت جان (Die hard) تھے۔ عربوں میں تکلیفیں اور مشکلات برداشت (Bear) کرنے کا حوصلہ قابلِ تعریف (Praiseworthy) تھا۔ (عرب میں مسلمان ہونے والے غلاموں اور کنیزوں نے ظُلم وستم سہے مگر اپنے دِین پر قائم رہے۔ اِس کی وجہ اِن کا اپنے دِین پر یقین اور عرب میں رہنے کی وجہ سے برداشت کا حوصلہ (Courage) تھا)۔ بدلہ لینا عرب کے رہنے والوں کی جبلّت (instinct) میں شامل تھا۔ وہ بدلہ لینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ دشمن کی لاشوں کی بے حرمتی (Desecration) کی جاتی تھی۔ اِن کے ناک، کان وغیرہ کاٹ لیے جاتے تھے۔ اِسی طرح سر بھی کاٹ کر لے جاتے۔ وہ لوگ قتل کرنے کے بعد قتل کئے جانے والے کے اعضاء (Body parts) یادگار (Souvenir) کے طور پر اپنے پاس رکھتے تھے۔ عرب مرنے کے بعد زندہ کئے جانے یا مرنے کے بعد اعمال (Deeds) کا بدلہ ملنے کے قائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Believer) نہیں تھے (تفسیر ابن کثیر: 1699/2)۔

عرب پتھروں سے بنے گھروں میں رہا کرتے تھے۔ گھر عمومی طور پر ایک منزل (Single Storey / level) کے ہوتے۔ کچھ لوگوں کے گھر دو منزلہ (Double storey / level) بھی تھے۔ عرب میں خوشبو (Fragrance) کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عرب پینے والے پانی میں بھی خوشبو کا استعمال کیا کرتے تھے۔

مہمان داری (Hospitality) ایک ایسی خوبی تھی جو عرب میں نہایت اعلیٰ انداز میں پائی جاتی تھی۔ مال و دولت کا حصول (Earning wealth) عرب میں سخت محنت طلب (Hard task) کام تھا۔ موسم کی سختی، ذرائع آمدورفت (Transportation) کی کمی اور قُدرتی طور پر پھلوں (Fruits) کے درخت نہ ہونے کے باوجود عرب کنجوس (Miser) نہیں تھے۔ مہمان نوازی میں عرب کے لوگوں جیسا ڈھونڈنے سے نہیں مِلتا تھا۔ مہمان کی خاطر اپنی قیمتی سے قیمتی چیز (The most expensive) لُٹا دینا عرب میں کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مہمان کی خاطر عرب اپنا آخری اونٹ تک قربان کر دیتے خواہ وہ اِسے سواری کے لیے ہی استعمال کرتے ہوں۔

مکّہ میں پھل بھی نہیں ہوتے، اِس لیے پھل دوسرے شہروں سے ہی آتے، جو مہنگے (Expensive) ہوتے۔ عرب میں انگور (Grapes) بھی پیدا ہوتے لیکن جو اہمیت کھجور کو حاصل تھی، وہ کسی اور پھل کو حاصل نہیں تھی۔ ناریل (Coconut) بھی پایا جاتا تھا۔ عرب کے سرسبز علاقوں میں سیب (Apple)، انار (Pomegranate)، کشمش (Raisins)، آڑو (Peach)، اِنجیر (Fig)، کیلا (Banana) اور تربوز (Watermelon) پائے جاتے تھے۔ طائف کا علاقہ اپنے گلابوں (Roses) اور اناروں کے لیے مشہور تھا (حسن المحاضرة للسیوطی: 254)۔

عرب بہت سی دوسری خوبیوں کے مالِک بھی تھے جن میں سے ایک اِن کا حافظہ (Memory) تھا، اللہ کریم نے اِنہیں بلا کا حافظہ دیا۔ اِن میں غیرت (Honour) اور کردار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Character) کی خوبیاں بھی نمایاں (Prominent) تھیں۔ عرب میں بہت سی جنگیں لڑی جانے کی وجہ اِن کی غیرت تھی۔ جہاں بہت سے لوگوں کے لیے زندگی کی عیش (Luxury) ہی سب کچھ تھی وہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں تھی جنہیں اپنے خاندان اور نسب (Lineage) کی فکر رہتی۔ ایسے لوگ خاندانی نظام میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ عرب کے شرفاء (Nobles) اپنے لیے ایسی بیویوں کا اِنتخاب (Choose) کرتے تھے جو بہت اچھے خاندان سے اور پاک باز (Chaste) ہوں۔ وہ ظاہری حُسن و جمال (Beauty) کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق اور کردار کو اہمیت دیتے تھے۔

اکیم بن صیف *(Akeem bin Saif)* عرب کا ایک دانشور (Intellectual) تھا۔ اکیم نے اپنے بیٹوں کو نصیحت (Advice) کرتے ہوئے کہا:

”عورتوں کا ظاہری حُسن و جمال تمہیں نسب (Lineage) کی پاکیزگی سے غافل (Negligent) نہ کردے کیونکہ کمینہ (Low) صفت اور بدکردار (Unchaste) اپنے خاندان کی عزّت اور بڑائی کو خاک میں ملا دیتی ہیں۔“

اِسی طرح عرب کے ایک سردار ابواَسود دوئلی *(Abu Aswad Doeeli)* (d:688) نے اپنے بیٹوں سے کہا:

”میں نے تم پر اِحسان کیا جب تم چھوٹے تھے، جب تم بڑے ہوگئے اور اِس سے پہلے کہ تم پیدا ہوئے۔“

بیٹوں نے حیرانی سے پُوچھا:

”ہمارے پیدا ہونے سے پہلے آپ نے ہم پر کیا اِحسان کیا اور کیسے؟“

ابواَسود نے کہا:

”میں نے تمہارے لیے ایسی پاک دامن (Chaste) مائیں چُنیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(Selected) جن کی وجہ سے تمھیں کوئی گالی (Abuse) نہیں دے سکتا (بلوغ الارب فی معرفۃ الاحوال العرب: 21/2)''

اِسی طرح عرب میں رہنے والی مائیں بھی اِن باتوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اِن کے لیے شادی اور اِس سے وجود میں آنے والے خاندان کی بہت اہمیت تھی۔ وہ اچھی طرح سمجھتی تھیں کہ گھر میں سکون اور خوشیوں کے لیے ماں (عورت) کا کِردار کتنا اہم ہے۔ اِن کے لیے اپنی اولاد کی تربیت (Upbringing) بہت اہم تھی۔

عرب سفید (White) رنگ کا لِباس پہنا کرتے تھے۔ یہ لمبی قمیص (Shirt) کی طرح ہوتا ہے جسے قندورہ (Qandurah)، ثوب (Thob) یا ثیاب (Thiyab) کہتے ہیں۔ عرب سردار اِس کے اوپر اپنے فخر کے لیے بھی ایک لِباس پہنتے ہیں جسے بشت (Bisht) یا جُبّہ (Cloak) کہا جاتا ہے۔

عرب کے رہنے والے لوگ بہت خوددار (Self-respecting) تھے۔ اِنہیں بھُوک اور پیاس برداشت کرنے میں کمال حاصل تھا۔ یہ کہنا مُشکل ہے کہ صبر (Patience) اونٹ میں زیادہ تھا یا عربوں میں۔ مرد اور عورتیں اپنے لِباس (Dress) کے نیچے ایک کمر بند (Girdle) بہت زور سے باندھ لیا کرتے تھے تا کہ اِس دباؤ (Pressure) کی وجہ سے بھُوک (Hunger) کا اِحساس نہ ہو۔ بعض اوقات بھُوک کی شدّت (Severity) کو ختم کرنے کے لیے اِس کمر بند (Belt Around the Belly) سے اپنے پیٹ (Belly) پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے تا کہ اِس کا وزن پیٹ (Stomach) پر محسوس ہو اور وہ اِس خیال (Feel) میں رہیں کہ معدہ (Stomach) غذا سے بھرا ہوا ہے (صحیح بخاری: 4101)۔ اِس ساری صورتِ حال (Situation) کو سمجھنا کسی غیر عرب (Non'Arab) کے لیے شاید ممکن ہی نہیں۔

اِس زمانہ میں اونٹ کی قیمت چار سو (400) دَرہم تھی۔ بھیڑ (Lamb) کی قیمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چالیس (40) دِرہم، یعنی ایک (1) اونٹ قیمت میں دس (10) بھیڑوں کے برابر تھا۔ بکری کی قیمت پچیس (25) دِرہم سے زیادہ نہیں تھی۔ مکّہ میں گندم (Wheat) کی روٹی یا نان نہایت قیمتی اور نایاب (Rare) شے تھی۔ گندم اِنہیں کبھی کبھار کھانے کو ملتی تھی (محمد پیغمبرِاسلام اَز کونسٹنٹ ورجل جورجیو:45)۔ روٹی/نان کی قیمت دِرہم کا چھٹا (1/6th) حصّہ تھی۔ ایک خاندان کی ایک دِن کی روٹیوں کا خرچ (Cost) بکری کی قیمت کے برابر ہوتا۔ روٹی صرف امیر لوگ ہی کھا سکتے تھے۔

ایک نیزے (Spear) کی قیمت چار (4) دِرہم تھی۔ اونٹ کا کجاوہ (Saddle) تیرہ (13) دِرہم میں مل جاتا تھا۔ مٹّی کھودنے والی گینتی (Pickaxe) کی قیمت چھ (6) دِرہم تھی۔ مکّہ میں عام خوراک دُودھ اور کھجور تھی۔ اِس کے علاوہ اِن کی خوراک میں خشک مچھلی بھی شامل تھی۔ نمک (Sea salt) قریبی سمندر سے حاصل کِیا جاتا تھا۔ کھانوں میں مرچوں (Chillies) کا استعمال بہت کم تھا۔

ایک غلام کی قیمت پچاس (50) دِرہم سے شروع ہوتی تھی۔ کبھی کبھار بھیڑ بکری کی قیمت میں غلام مل جاتا۔ غلام یا کنیز (Slave or Bondwoman) کی قیمت اُس کی عمر، جوانی، صحت، ہمّت (Strength) اور صلاحیت (Capability) کے مطابق طے ہوتی تھی۔ کنیز کی قیمت کا تعین (Assessment) اُس کی عمر، خوبصورتی اور اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت (Ability) سے کِیا جاتا تھا۔ اِن قیمتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُس وقت آمدنی (Income) اور خرچ (Expense) کے معاملات کیسے تھے۔

سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے عرب کی تہذیب (Civilization)، ثقافت (Culture)، روایات (Customs / Traditions) اور قوانین (Laws) کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اگر ہم رسول اللہ کی زندگی کو اپنے علاقہ، قبیلہ، ثقافت، روایات اور آج کے قوانین (Laws) میں رہتے ہوئے پرکھتے (Evaluate) رہیں گے تو ہمیں رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی زندگی صحیح طور پر سمجھ نہیں آ سکے گی۔ اِس کی چھوٹی سی مثال یوں ہے کہ عرب میں عزّت (Respect) سے مخاطب کرنے (بلانے۔To Address) کے لیے والد یا بیٹے کی نسبت (Reference) سے بلایا جاتا تھا۔ ہم پاکستان/ ہندوستان میں اپنے نام یا نسبت سے پکارے اور جانے جاتے ہیں۔ کوئی بیٹے کے نام سے بُلائے تو ہمیں عجیب (Odd) محسوس ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کیسے پتہ چلا؟

انسانی تاریخ ہمیشہ سے سیکھنے کا سب سے اہم ذریعہ (Source) رہی ہے۔ پہلے پہل (Initially) تاریخ لوگوں کی یادداشت (Memory) سے آنے والے دَور تک پہنچتی اور نسل در نسل (Generation to generation) آگے چلتی رہی۔ اللہ کریم نے اِنسان کو قلم (Pen) کے ذریعہ لکھنا اور محفوظ کرنا سکھایا۔ کہیں انسان نے درختوں کی چھال (Tree bark) پر لکھا تو کہیں پتھر کو اِس مقصد کے لیے تراشا (Shaped)۔ کہیں کپڑے پر لکھا جانے لگا تو کہیں کھال (Animal skin) پر۔ ہر دَور میں انسان نے لکھنے اور محفوظ کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ نکالا۔ کاغذ ایجاد (Invent) ہوا تو اِس کام کی رفتار (Speed) بہت بڑھ گئی۔ اِسی لکھنے اور محفوظ رہنے کی وجہ سے انسان نے ترقی کی۔

عام لوگوں کو بادشاہوں، بہادروں اور غیر معمولی (Extraordinary) لوگوں کی زندگی میں بہت دلچسپی (Interest) ہوتی ہے۔ اللہ کے نبی آدم (Adam) علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم *(Muhammad Rasoolullah)* تک دُنیا میں مختلف وقتوں میں نبی، رسول آتے اور لوگوں کی زندگیوں میں اِنقلاب (Revolution) لاتے رہے۔ اِن لوگوں کی تعلیمات (Teachings) تو ہدایت کا ذریعہ تھیں ہی، اِن کی اپنی زندگیاں بھی انسانوں کی رہنمائی (Guidance) کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اِن کی زندگیوں کے متعلق ذِکر آسمانی کتابوں اور صحیفوں (Treatise) میں بھی مِلتا ہے۔ قرآن مجید اِس سلسلہ میں ہماری سب سے زیادہ رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن مجید ہمارے لیے سب سے بڑا ذریعہ ہے جو ہمیں رسول اللہ کی زندگی کے متعلق معلومات (Information) فراہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Provide) کرتا ہے۔ اِس زمانہ کی تاریخ (History) کے بارے میں ہمیں بہت کچھ حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے۔ رسول اللہ کی زندگی کے بارے میں آپ کے ساتھیوں نے بتایا اور ہم تک یہ معلومات پہنچائیں۔ اُس دور کے بہت سے مخطوطے (Manuscript) بھی ملتے ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کی بہت سی باتیں کسی نہ کسی طرح لکھی ہوئی محفوظ (Save) ہیں۔ اِس کے علاوہ رسول اللہ کی زندگی جسے آج ہم سیرتِ رسول *(Seerat e Rasool)* کہتے ہیں، رسول اللہ کے دَور کے بہت ہی قریب کتابوں کی شکل میں محفوظ ملتی ہے۔ محمد اِبن اِسحاق *(Muhammad Ibn Is-haq)* (وفات 150 ہجری) اِس سلسلہ میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ کے دَور میں موجود کم و بیش ایک لاکھ بیس ہزار (120,000) صحابہ نے ایک ایک بات اپنے بعد آنے والوں کی رہنمائی (Guidance) کے لیے بتائی۔ کسی فردِ واحد (Single person) کے بارے میں اِتنی معلومات، اُسی زمانہ میں رہنے والوں کی زبانی (Narrated) اِس طرح کہیں محفوظ نہیں ملتیں (پیغمبر اسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ:21)۔ رسول اللہ کے بعد بھی ایسی تفصیل ہمیں کسی اور شخصیت کے بارے میں نہیں ملتی۔ عرب میں شاعری کی اہمیت سے ہم اچھی طرح واقف (Known) ہیں۔ عرب شاعری کے بارے میں کہتے ہیں **"الشعر ديوان العرب"** یعنی "شاعری عرب لوگوں کی تہذیب (Civilization) کا محافظ خانہ (Storeroom) ہے (پیغمبر اسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ:21)۔" رسول اللہ کے دَور کی شاعری بھی اِس سلسلہ میں معلومات کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

رسول اللہ کے دَور میں اِردگرد کے ملکوں میں کیا ہوتا رہا، بدقسمتی (Unfortunately) سے ایسا تاریخ (History) میں محفوظ نہیں ہے۔ اُس دَور میں بادشاہوں کے درباروں میں تاریخ دان (Historian) ہوا کرتے تھے، اِس کے باوجود اُس صدی (Century) کے متعلق معلومات محفوظ نہیں ملتیں۔ اِبتدا میں لکھی گئی سیرت کی کتابوں میں رسول اللہ کی جنگی اور تبلیغی (Preaching) مُہمات (Expeditions) کو موضوع (Topic)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنایا گیا۔ بعد ازاں (Later on) رسول اللہ کی زندگی کے ہر پہلو پر لکھا گیا۔ سیرتِ رسول پر مکمل کتاب ہمیں عبدالملک اِبن ہشام *(Abdul Malik Ibn Hishaam)* (وفات 210 ہجری) نے دی۔ اِبن ہشام نے اِبن اِسحاق کے کام کو دو (2) حصّوں (Parts) میں ترتیب دیا۔ یہ کتابیں آج بھی موجود ہیں۔ اِبن سعد *(Ibn S'ad)* (وفات 230 ہجری) نے ایک بہت بڑی کتاب "طبقاتِ اِبن سعد" *(Tibqat Ibn S'ad)* کی صورت میں ترتیب (Compile) دی۔ اِس کتاب میں رسول اللہ کی زندگی کے بارے میں ہی نہیں بلکہ آپ کے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات ملتی ہیں۔ اِبن کلبی (وفات 204 ہجری) *(Ibn Kalbi)* اور البلاذری (وفات 279 ہجری) *(Al Buladhri)* نے بھی اِس کام میں اپنا حصّہ ڈالا۔ اِبتدائی دور میں سیرتِ رسول لکھنے والوں میں سے چند (Few) نام یہ ہیں:

1۔ عُروہ بن زبیر (وفات 92 ہجری)	1- *'Urwah bin Zubayr*
2۔ عامر بن شراحیل امام شعبی (وفات 104 ہجری)	2- *'Amir bin Sharaheel*
3۔ ابان بن عثمان بن عفّان (وفات 105 ہجری)	3- *Aban bin 'Uthman bin 'Affan*
4۔ وَہب بن منبّہ (وفات 110 ہجری)	4- *Wahb bin Munabbah*
5۔ عاصم بن عمر بن قتادہ (وفات 120 ہجری)	5- *'Asim bin 'Umar bin Qitadah*
6۔ شرحبیل بن سعد (وفات 123 ہجری)	6- *Sharhabil bin S'ad*
7۔ محمد بن شہاب زہری (وفات 124 ہجری)	7- *Muhammad bin Shahab Zehri*
8۔ اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی (وفات 127 ہجری)	8- *Ismaeel bin 'Abdul Rehman Sady*
9۔ عبداللہ بن ابوبکر بن حزم (وفات 135 ہجری)	9- *'Abdullah bin Abubaker bin Hazam*
10۔ مُوسیٰ بن عُقبہ (وفات 141 ہجری)	10- *Musa bin 'Uqbah*
11۔ معمر بن راشد (وفات 153 ہجری)	11- *Mu'ammar bin Rashid*
12۔ محمد بن اِسحاق (وفات 150 ہجری)	12- *Muhammad bin Is-haq*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی سیرت کے بارے میں ہر دَور (Era) اور ہر زبان (Language) میں لکھا گیا۔ اِنہی سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول اللہ کی زندگی کیسی تھی، عادتیں (Habits) کیسی تھیں، ظرف (Moral values) کیسا تھا، جنگیں کیسے ہوئیں، رسول اللہ کیسے تاجر، کیسے شوہر اور کیسے باپ تھے۔ آپ کی زندگی میں معاملہ فہمی (Solution seeking) کیسی تھی، لِباس کیسا پہنتے اور کیا کھاتے پیتے تھے۔ خوشی اور غم کا اِظہار (Expression of emotions) کیسے کرتے تھے۔ ایک مہاجر (Emigrant) سے لے کر ایک ریاست کے سربراہ (Head of state) کیسے بنے؟ ایک یتیم (Orphan) خود یتیم پَرور (Protection of orphans) کیسے بنا؟ رسول اللہ کا عِلم اور وسیع النظری (Broad mindedness) لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب (Revolution) کیسے لائی؟ مجبور کر کے اپنے شہر سے نکالا جانے والا جب اِسی شہر کا فاتح (Conqueror) بن کر آیا تو بدلہ (Revenge) لینے کی بجائے سب کو معاف کر دیا۔ رسول اللہ کے متعلق ہمیں سب کچھ قرآن مجید، اِلہامی کتابوں (Divine revelations)، حدیث، سیرتِ رسول اور تاریخ کی کتابوں سے پتہ چلا۔

اِس کتاب میں شامل تمام معلومات مستند (Authentic) ذرائع (Sources) سے لی گئی ہیں۔ آسانی کے لیے عبارت کے درمیان حوالہ (Reference / source) لکھ دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی

اللہ کریم نے جب دُنیا بسانے کا اِرادہ کیا تو آدم (Adam) علیہ السلام کو پیدا کِیا۔ اللہ کریم نے آدم کو ایک مٹھی (Handful) خاک (مٹّی) سے پیدا کِیا جو تمام روئے زمین (Earth) سے لی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ انسانوں میں سفید فام (White) بھی ہیں اور سیاہ فام (Black) بھی۔ اللہ کریم نے آدم کو اپنے ہاتھوں سے بنایا (القرآن۔ ص۔ 75:38، طبقات ابن سعد: 75/1,38/1)۔ آدم کے علاوہ تخلیق (Created) کی گئی تمام مخلوقات (Creatures) صرف اپنے وصف (Attributes) کے متعلق عِلم رکھتی تھیں۔ آدم کو اللہ کریم نے نہ صرف اپنی خصوصیات بلکہ اِس کائنات میں پائی جانے والی معلومات کا خزانہ (Treasure) عطا کِیا۔ (اِن خوبیوں اور کمالات (Excellence) کا اِظہار انسان ہمیشہ سے کرتا چلا آرہا ہے)۔

اللہ کریم نے فرشتوں (Angels) کے سامنے آدم کو پیش کِیا اور کہا:

"میں زمین میں اپنا خلیفہ (نائب۔ Vicegerent) مقرّر (Appoint) کرنے والا ہوں۔"

فرشتوں نے کہا:

"یہ زمین پر فساد (جھگڑا۔ Mischief) پھیلائے اور خون بہائے (Bloodshed) گا جبکہ ہم تیری تعریف (Praise) اور پاکی (Holiness) بیان کرتے ہیں۔"

اللہ کریم نے فرمایا:

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی (القرآن۔ البقرہ۔ 30:2)

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی سیّد الاولیں سیّد الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں (پیر نفیس الحسین حسنی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں وہ جانتا ہوں، جو تم نہیں جانتے۔''

اللہ کریم نے فرشتوں سے سوال کیا:

''اگر انسان کے بارے میں تمہارا خیال درست ہے تو اِن چیزوں کے نام بتاؤ''

فرشتے سوال کا جواب نہ دے پائے۔ یہی سوال آدم سے کیا گیا تو آدم نے اِس کا ٹھیک ٹھیک جواب دیا۔ اِسی عِلم کی وجہ سے انسان کو دوسری مخلوقات پر برتری (Superiority) دی گئی۔ فرشتے کہنے لگے:

''ہمارے ربّ! تُو ہم سے بہتر جانتا ہے۔''

فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آدم کو سجدہ (Prostrate) کریں۔ سب فرشتوں نے آدم کو سجدہ کِیا، سِوائے اِبلیس (*Iblees*) کے۔ اِبلیس نے سجدہ کرنے سے اِنکار (Refuse) کر دیا اور تکبّر (Arrogance) کِیا (القرآن۔ البقرہ۔ 2:30-34)۔

اللہ کریم نے اِبلیس سے کہا:

''اِبلیس! تجھے کس چیز نے اُسے سجدہ کرنے سے روکا (Prevented)، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے؟ کیا تم تکبّر (Waxing Proud) کرتے ہو اور اپنے آپ کو بہت اعلیٰ (Exalted) سمجھتے ہو؟''

اِبلیس نے موازنہ (Comparison) کرتے ہوئے کہا:

''میں اِس (آدم) سے بہتر (Nobler) ہوں۔ میں آگ (Fire) سے بنا ہوں اور یہ مٹی (Clay) سے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے اِبلیس کو حکم دیا:

"تم یہاں سے نکل جاؤ۔ بے شک! تم مردود (Rejected) ہو۔
قیامت (Resurrection) کے دِن تک میری طرف سے تم پر ملامت (بُرا بھلا۔ Curse) ہو۔" (القرآن۔ص۔38:78-75)

اِبلیس کے معنی ہیں سرکش (Rebellious)، فسادی یعنی فساد (Riot) پھیلانے والا۔ شیطان (اِبلیس) کا نام عربی زبان میں حارث *(Harith)* اور سریانی (Syriac) زبان میں عزازیل (Azazeel) ہے (الجامع الاحکام القرآن: 295/1)۔ وہ بہت عبادت گزار (Pious) اور اُس کے چار (4) پَر (Wings) تھے۔ وہ اپنا مقام اور رُتبہ (Status) سب سے بُلند سمجھتا تھا۔ اِسی خیال نے اُسے غرور (Proud) میں مبتلا کر دیا اور وہ گمراہ (Astray) ہو گیا (تبیان القرآن: 341/1)۔ ہدایت تو اللہ کریم کے فضل سے ملتی ہے۔ اللہ کریم کا حکم نہ ماننے کی صورت میں ابلیس دھتکارا (Condemned) گیا۔ اُس نے آدم کو سجدہ کرنے سے اِنکار کر دیا۔ پھر اِس غلطی (Wrongdoing) پر شرمندہ (Repent / Ashamed) ہونے کی بجائے اپنے عمل پر فخر (Pride) کرتے ہوئے کہنے لگا:

"اللہ کریم! مجھے اُس دِن تک مہلت (Respite) عطا کر جس دِن
لوگ دوبارہ زندہ (Raised up) کئے جائیں گے۔"

اللہ کریم نے فرمایا:

"تمہیں روزِ قیامت (Day of judgement) تک مہلت دی۔"

اِس پر اِبلیس نے خوش ہو کر دعویٰ (Claim) کیا:

"کائنات کے مالک! تیری عزّت کی قسم (By your glory)!
میں سب انسانوں کو گمراہ (Mislead) کرتا رہوں گا سوائے اُن بندوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نیک اور صالح (دیانت دار۔ Pious) ہیں۔'' (القرآن۔ ص۔38:63-79) (Bible:

Book of Genesis-2:16-17)

اِبلیس کو سرکش (Rebellious) اور باغی (Rebel) ہونے کی وجہ سے جنّت سے نکال دیا گیا تو وہ دشمنی (Enemosity) پر اُتر آیا۔ بابا آدم اور امّاں حوّا (Eve) (آدم کی بیوی اور تمام انسانوں کی ماں) جنّت میں رہنے لگے۔ دونوں پانچ سو (500) سال تک جنّت میں رہے (طبقات ابن سعد: 42/1)۔ اُنہیں منع کِیا گیا (Restricted) کہ وہ ایک خاص (Particular) درخت کا پھل (مختلف تاریخ دانوں کے مطابق انگور (Grapes)، زیتون (Olive)، اِنجیر (Figg)، گندم (Wheat) میں سے کوئی ایک پھل) نہیں کھائیں گے (القرآن۔ البقرہ2:35، طبقات ابن سعد: 42/1)۔ شیطان نے اُنہیں دھوکہ (Deceit) دیا کہ اِس درخت کا پھل کھا کر تم ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اُنہوں نے غلطی (Mistake) کی اور شیطان کے بہکاوے (Trap) میں آ گئے۔ آدم نے اِس غلطی پر اپنے ربّ سے معافی مانگی اور اللہ کریم کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن اُنہیں جنّت سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ آدم کو سری لنکا (Sri Lanka) اور حوّا کو جدّہ، سعودی عرب *(Jeddah ,Saudi Arabia)* میں نمازِ ظہر (Prayer at Noon) اور نمازِ عصر (Prayer at Afternoon) کے درمیان زمین پر اُتارا گیا (جامع البیان: 801)۔ ایک فرِشتہ آدم کو راستہ بتاتے ہوئے جدّہ لے کر گیا (طبقات ابن سعد: 48/1)۔ یوں آدم اور حوّا زمین پر آنے کے بعد پہلی بار میدانِ عرفات *('Arafaat valley)* (مکّہ کے قریب ایک جگہ کا نام) میں ملے (طبقات ابن سعد: 43/1)۔ جبلِ عرفات *(Mount 'Arafaat)* کو ''جبلِ رحمت'' *(Jabl e Rahmat)* بھی کہا جاتا ہے۔ اِس پہاڑ کی اونچائی (Height) ستّر (70) میٹر اور بیت اللہ سے اِس کا فاصلہ (Distance) اکیس (21) کلومیٹر ہے۔ اللہ کریم نے آدم اور حوّا کو اولاد (Descendants) عطا کی اور یہ دُنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسائی گئی۔ آدم کی اولاد میں قابیل (Cain)، ہابیل (Abel) اور پھر اللہ کے نبی شیث (Seth) پیدا ہوئے۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل (Murder) کر دیا اور یوں وہ سرکش (Recusant) ہو گیا۔ آدم کی اولاد میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا قابیل تھا اور سب سے پہلے مرنے والا ہابیل (طبقات ابن سعد: 40/1، روح البیان (27:5) ، 379/2، Bible: Book of Genesis, 4:1-8)۔ اللہ کے نبی آدم کی اولاد بڑھتی گئی، زمین کے مختلف حصّوں میں آباد ہوتی اور اپنے لیے مختلف پیشے (Professions) تلاش کرتی رہی۔

آدم نے مکّہ میں اللہ کا گھر تعمیر کِیا جس کے لیے جگہ کی نشاندہی (Identification) جبریل نے کی اور زمین پر بنیادوں (Foundation) کے لیے نشان (Demarkation) لگائے۔ یہ گھر ایک خُدا کی عبادت کرنے کے لیے بنایا گیا۔

اِنسان کو سیدھی راہ (Straight path) پر چلنے کو کہا گیا۔ اِس کی فطرت (Instinct) میں اچھائی اور برائی رکھ دی گئی۔ یہ اِختیار (Option) انسان کے سپرد کر دیا گیا کہ وہ جس راہ کو اپنانا چاہے، اپنائے۔ اچھائی کی صورت میں اِنعام اور برائی کی صورت میں سزا کا قانون بنایا گیا۔ انسان کو ایک خُدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ دِین کو بھولتے، اِس میں اپنی مرضی اور خواہش (Desire) کے عقیدے (Belief) شامل کرتے رہے۔ اِس کائنات کے مالِک کو علم ہے کہ اُس کے بندے دونوں راہیں اِختیار (Opt) کریں گے، اِس لیے اِنہیں ہِدایت کی راہ اپنانے کا بار بار موقع (Opportunity) دیا جائے۔ اللہ کریم چاہتا ہے کہ میرے بندے شیطان کے بہکاوے (Deception) سے بچ جائیں۔ اللہ کریم اِس کام کے لیے اپنے نبی اور رسول دُنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ اِس سلسلہ میں قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) نبی اور رسول بھیجے گئے (مسند احمد: 11913)۔ یہ مختلف زمانوں (Ages) اور قوموں میں بھیجے جاتے رہے۔ ایک نبی یا رسول کا زمانہ (Era) گزرنے کے بعد مزید نبی اور رسول آتے رہے۔ محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد (Arrival) سے پہلے تمام نبی اور رسول کسی خاص (Particular) زمانہ اور قوم کی طرف بھیجے گئے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے:

"کوئی قوم ایسی نہیں جس میں نبی یا رسول نہ بھیجا گیا ہو۔" (القرآن۔ فاطر۔

24:35، القرآن۔ الرعد 13:28)

قرآن مجید میں جن پیغمبروں (Messengers) کا ذکر ملتا ہے اُن کے نام یہ ہیں:

آدم (Adam) علیہ السلام، شیث (Sheeth / Seth) علیہ السلام، اِدریس (Idrees / Enoch) علیہ السلام، نُوح (Nooh / Noah) علیہ السلام، لُوط (Lut) علیہ السلام، داؤد (Dawood / David) علیہ السلام، سُلیمان (Sulayman / Solomon) علیہ السلام، ذوالقرنین (Dhul Qarnayn / Cyrus) علیہ السلام، ہُود (Hud / Eber/ Heber) علیہ السلام، خِضر (Khizar / Khidr) علیہ السلام، صالح (Saleh / Methuselah) علیہ السلام، اِبراہیم (Ibraheem / Abraham) علیہ السلام، اِسماعیل (Ismaeel / Ishmael) علیہ السلام، اِسحاق (Is-haq / Isaac) علیہ السلام، اِلیاس (Ilyas / Elias) علیہ السلام، یَسع (Yas'a / Elisha) علیہ السلام، ایّوب (Ayyub / Job) علیہ السلام، ذوالکِفل (Dhul Kifl / Ezekiel) علیہ السلام، یعقوب (Yaqub / Jacob) علیہ السلام، یوسف (Yusuf / Joseph) علیہ السلام، یونس (Yunus / Jonah) علیہ السلام، زکریا (Zikriah / Zachariah) علیہ السلام، یحییٰ (Yahya / John the Baptist) علیہ السلام، شعیب (Shoaib / Jethro) علیہ السلام، مُوسیٰ (Musa / Moses) علیہ السلام، ہارون (Haroon) علیہ السلام، عیسیٰ ('Eesaa / 'Isa / Jesus the Christ) علیہ السلام اور محمد (Muhammad / Mohammad) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ تاریخ دانوں کے خیال میں ذوالقرنین نبی نہیں ہیں۔قرآن مجید میں سب سے زیادہ ذِکر (Mention) اللہ کے نبی مُوسیٰ کا مِلتا ہے۔ ایک نبی کی نبوّت (Prophethood) کا زمانہ ختم ہوتا تو مزید نبی دنیا میں بھیج دیا جاتا۔ دُنیا میں ایک ہی وقت میں کئی کئی نبی بھی لوگوں کی ہِدایت کا کام کرتے رہے۔

اللہ کریم نے دُنیا بسانے سے پہلے تمام نبیوں کی رُوحوں (Souls) کو اِکٹھا کیا اور اُن سے وعدہ (Covenant) لیا:

> ''اگر تمہاری موجودگی (Presence) میں دُنیا میں کوئی دوسرا رسول آئے جو اُس پیغام (Message) کی تائید (Confirmation) کرتا ہو جو تم اپنے ربّ کی طرف سے لے کر آئے ہو تو اُس کی مدد کرنا اور اُس پر ایمان لانا۔'' (القرآن۔آل عمران۔81:3)

اِس آیت کو ''آیتِ میثاق'' (Covenant with the prophets / *Ayat e Misaq*) کہتے ہیں۔ رسول اللہ کے دُنیا میں آنے سے پہلے تک ہر نبی اور رسول اپنی قوم سے بھی یہ وعدہ لیتا رہا۔ یہی ذمّہ داری (Responsibility) اِن نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانے والوں کی تھی۔ آخری رسول محمد بن عبداللہ (571-632,62) (*Muhammad bin 'Abdullah*) کے آنے کے بعد دِین بھی مکمل (Complete) ہو گیا اور نبیوں، رسولوں کی آمد کا سلسلہ بھی۔

تمام رسولوں نے اللہ کریم کا پیغام انسانوں تک پہنچایا، اُنہیں نیکی کی نصیحت (Advice) کی اور برائی سے بچنے (Restrain) کا حکم دیا۔ اِس کام کی خاطر نبیوں نے بڑی سختیاں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ اِن میں سے بعض کو قتل بھی کر دیا گیا۔

تمام نبی اور رسول، اللہ کریم سے کئے گئے وعدہ کے مطابق اپنی قوم کو آنے والے نبیوں کے بارے میں بتاتے اور اپنی قوم سے اُن کی اطاعت (Obedience) کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعدہ لیتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ کریم نے اِس کائنات (Universe) کے آخری نبی محمد بن عبداللہ کو دُنیا میں بھیجا اور اعلان کر دیا (Declared):

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (القرآن۔ الاحزاب 40:33)

(بے شک! میرا رسول) محمد تم میں سے کسی مرد (Man) کا باپ نہیں ہے، البتہ وہ اللہ کا رسول اور آخری نبی ہے۔ (قرآن مجید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ (Protect) کر دیا گیا ہے اِس لیے محمد رسول اللہ کے بعد وحی کا سلسلہ بند (Discontinue) کر دیا گیا ہے) (بے شک!) اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

رسول اللہ نے بھی واضح طور (Clearly) پر کہہ دیا:

"لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ"

میرے بعد کوئی نبی نہیں، میں نبیوں رسولوں کے سلسلہ کا آخری نبی ہوں۔ (اس کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا (Liar) ہے) (صحیح بخاری: 3535,3532، صحیح مسلم: 2286/5959، 2286/5960، 2286/5961، 2287/5963، سنن ترمذی: 3613,2219، مسند احمد: 10457، 10459، 11115، 11118)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تم کاروبارِ نبوّت چھوڑ کر ترکھان بن گئے ہو؟

اللہ کریم کے بھیجے ہوئے نبیوں میں نُوح (Noah) کو نمایاں (Prominent) مقام (Status) حاصل ہے۔ نُوح (Noah) کا پورا نام نُوح بن لمک *(Nooh bin Lamech)* ہے۔ نُوح میں وضع داری (Good mannerism) اور رَواداری (Tolerance) بہت زیادہ تھی۔ اُنہوں نے مُشکل سے مُشکل حالات میں بھی صبر اور شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اِس لیے قرآن مجید میں اُنہیں **"عبدالشکور"** *('Abdul Shakoor)* یعنی اللہ کریم کا شکرگزار بندہ (Grateful Servant of God) کہا گیا۔ اُن کی قوم بُتوں (Idols) کی عبادت کرتی جن میں یغوث *(Yaghuth)*، یعوق *(Y'auq)*، نسر *(Nasar)*، وَدّ *(Wadd / Wudd)* اور سَواع *(Saw'a)* بڑے بُت تھے۔ اللہ کے نبی نُوح نے چار سو اسّی (480) سال کی عمر میں نبوّت کا اعلان کِیا، اپنی قوم کو ایک خُدا کی عبادت کرنے اور گمراہی چھوڑنے کا کہا:

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ (القرآن۔ مومنون۔24:25:23)

اِس کی قوم کے اِنکار کرنے والے (سرکش۔ Rebellious) گروہ نے کہا: یہ شخص (نُوح، جو خُدا کا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے) تمہارے جیسا عام انسان ہی ہے جو تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (یہ تم سے کسی لحاظ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر ہے جو تم اِسے نبی مانو؟) اگر اللہ نے ہماری طرف کوئی نبی بھیجنا ہوتا تو وہ
فرِشتہ بھیجتا۔ وہ ہمارے جیسے انسان کو اپنا نبی بنا کر کیوں بھیجے گا؟ (خُدا کے ایک
ہونے کی) یہ بات تو (بڑی ہی عجیب ہے جو نُوح ہمیں بتاتا ہے جبکہ) ہم نے
اپنے بزرگوں (Forebearers) سے آج تک نہیں سُنی۔ (یقیناً) اِس شخص کو
جنون (Madness) ہو گیا ہے جو یہ بہکی بہکی (Delirious / Irrational)
باتیں کرتا ہے۔ تم کچھ عرصہ اِنتظار کرو اور دیکھو اِس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

نُوح اپنی قوم کو سمجھاتے رہے لیکن اُن کی قوم نے اُن کی ایک نہ سُنی۔ اُنہیں اللہ کریم کی طرف بلایا جاتا تو وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس (Insert) لیتے۔ جب اُن میں سے کوئی مرنے لگتا تو اپنی اولاد کو وصیت (Will) کرتا کہ نُوح پر ایمان نہ لانا۔ جو لوگ نُوح پر ایمان نہیں لائے، وہ کہتے تھے:

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا
مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ مَا
نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ (القرآن۔ ہود۔11:27)

(نُوح!) تم ہمارے ہی جیسے انسان (Mortal Human) ہو (اِس
لیے یہ کیسے مان لیں کہ تم خدا کے رسول ہو) باقی رہے یہ لوگ جو تمہاری پیروی
(Follow) کرتے ہیں تو اِن کی حیثیت (Status) ہی کیا ہے؟ یہ ہم میں سے
ادنیٰ درجہ (Lower level) کے لوگ ہیں۔ ہمیں تو تم میں ایسی کوئی بات نظر نہیں
آتی کہ جس سے تمہیں ہمارے مقابلہ میں کوئی برتری (Superiority) حاصل
ہو۔ لہٰذا ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ تم اپنے دعویٰ (Claim) میں جھوٹے ہو۔

اِس کے بعد اُن کی قوم نُوح سے کہتی تھی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم اُن کے ساتھ بیٹھیں جنہیں ہم دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے؟
ہم بڑی بڑی حیثیت (Status) اور مقام (Position) والے لوگ ہیں، ہم
تم پر ایمان کیوں لائیں؟''

پھر کہنے لگے:

''(نُوح!) تم نے ہم سے مُفت میں جھگڑا (Dispute) شروع کر دیا
ہے اور اِس میں بڑھتے ہی چلے گئے ہو۔ اب اِس قصّہ (Matter) کو ختم
کرو۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچّے ہو تو جس عذاب (Chastisement) سے تم
ہمیں ڈراتے (Threat) رہتے ہو، اُسے ہم پر لے آؤ'' (القرآن۔ ہود۔ 32:11)

نُوح اپنی قوم کو ایک سو بیس (120) سال اللہ کی راہ پر آنے کی تبلیغ (Preach) کرتے رہے لیکن صرف اسّی (80) لوگ ہی ایمان لائے (طبقات ابن سعد: 49/1)۔ اللہ کریم نے اپنے نبی کو بتادیا کہ جو لوگ ایمان لا چکے، اب اِن کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا، لہٰذا (Therefore) جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اِس پر غم زدہ (Grieve) نہ ہوں (القرآن۔ ہود۔ 36:11)۔

نُوح کی عمر چھ سو (600) سال ہوئی تو اللہ کریم نے اپنے نبی کو بتادیا کہ اِس قوم کا انجام قریب ہے۔ اللہ کریم نے نُوح کو حکم دیا کہ وہ ایک کشتی تیّار کریں، جسے سفینۂ نُوح (Noah's Ark) کہا جاتا ہے (Bible: Book of Genesis,7:11) (القرآن۔ ہود۔ 37:11)۔ نُوح اپنے ربّ کے حکم کے مطابق کشتی بنانے میں مصروف ہو گئے تو اُن کی قوم کے لوگ مذاق اُڑاتے ہوئے کہنے لگے:

''نُوح! کیا تم نے کاروبارِ نبوّت چھوڑ دیا اور اب ترکھان (Carpenter)
بن گئے ہو؟ ارے دیوانے! کشتی سمندر پر چلتی ہے خشکی پر نہیں۔ تم خشکی پر اِتنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بڑی کشتی بنا رہے ہو، اِس کے لیے سمندر کہاں سے لاؤ گے؟''

اللہ کریم اِس بات کو یوں بیان کرتا ہے:

نُوح کشتی بنانے میں مصروف ہو گئے، اُن کی قوم کے سردار جب بھی اُن کے قریب سے گزرتے تو مذاق اُڑاتے (Scof at him)، فرمایا: اگر تم ہمارا مذاق اُڑا رہے ہو تو (ایک وقت آئے گا کہ) ہم تمہارا مذاق اُڑائیں گے جس طرح تم ہمارا مذاق اُڑا رہے ہو۔ اِس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ (اور جہاں تک تم کہتے ہو کہ لے آؤ ہم پر وہ عذاب (Torment) جس کا تم دعویٰ کرتے ہو تو) تم جلد ہی دیکھ لو گے وہ عذاب جس کی تم خواہش کرتے ہو۔ وہ عذاب تمہیں دُنیا سے مِٹا دے (Wipe off) گا اور تمہارا نشان تک نہیں بچے گا (القرآن۔ ہود۔ 11:38-37)

نُوح کی کشتی کس قدر بڑی تھی، قرآن مجید کے الفاظ میں:

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القرآن۔ القمر۔ 15:54)

ہم نے اُس کشتی کو عبرت کی نشانی (Symbol of wrath of God) بنا کر رکھ دیا، ہے کوئی اِس واقعہ سے عبرت (سبق۔ Heed) حاصل کرنے والا؟

یہ کشتی صنوبر کی لکڑی (Cypress wood) سے بنائی گئی۔ اِس کشتی کے اندر تین (3) منزلوں (Levels) میں کمرے بنائے گئے۔ کشتی کی اندر اور باہر سے لپائی (Coating) کی گئی۔ کشتی کی لمبائی سو (100)، چوڑائی پچاس (50) اور اونچائی تیس (30) ہاتھ (Cubits) تھی۔ یونانی ہاتھ (Roman Cubit) سینتالیس (47) انچ لمبائی کو کہتے ہیں۔ یونانی پیمانہ (Standard) کے مطابق نُوح کی کشتی پانچ سو اٹھاسی (588) فٹ یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(180 میٹر) لمبی، ایک سو چھیانوے (196) فٹ یعنی (60 میٹر) چوڑی اور ایک سو اٹھارہ (118) فٹ یعنی (36 میٹر) اونچی تھی۔ اِس کشتی کے اوپر چھت (Roof) بنائی گئی۔ کشتی کے اوپر موجود چھت نے اِسے بارش کے پانی سے محفوظ رکھا۔ چاروں طرف چھت سے نیچے ایک ہاتھ (47انچ) چوڑا روشن دان (Opening) بنایا گیا۔ اِس کشتی میں کھڑکیاں (Windows) بھی بنائی گئیں (Bible: Book of Genesis:6)۔ تمام جانداروں کے لیے اِس کشتی میں خوراک (Food) ذخیرہ (Stock) کر لی گئی (Bible: Book of Genesis,6:20)۔

اِس کشتی کو تیّار کرنے میں چالیس (40) سال لگے۔ کشتی کوہِ توذ (Mount Araraat) پر بنائی گئی۔ یہ پہاڑ موجودہ ملک آرمینیا (Armenia) اور ایران کی سرحدوں (Borders) کے قریب ترکی (Turkey) میں واقع ہے۔ کوہِ توذ پانچ ہزار ایک سو سینتیس (5,137) میٹر بُلند (High) اور دُنیا کا اڑتالیس واں (48th) اونچا پہاڑ ہے۔ اِس پہاڑ کی چوڑائی (Massif) پینتیس (35) کلومیٹر ہے۔

نُوح کو حکم دیا گیا کہ تمام لوگ جو ایمان لا چکے ہیں، اُنہیں اور تمام جانوروں کا ایک ایک جوڑا (Pair) کشتی میں سوار کر لیں۔ اپنی قوم کے ظالم لوگوں کے بارے میں اللہ کریم سے کوئی رعایت (Supplicated) نہ مانگیں، بے شک وہ غرق (Drown) کر دیئے جائیں گے (القرآن۔ہود۔11:37)۔

اللہ کریم نے نُوح کو نشانی بتائی کہ جب روٹی بنانے والے تنور (تندور۔ Clay oven) سے پانی کا چشمہ (Oven boiled over) نکلے تو سمجھ لینا کہ اللہ کا عذاب آ گیا ہے (القرآن۔ہود۔11:40، طبقات ابن سعد:42/1)۔ اُس وقت جو کوئی کشتی میں سوار ہو جائے گا، عذاب سے محفوظ رہے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ گیارہ (11) رجب کو پانی طوفانی بارش (Torrential rain) اور سیلاب (Flood) کی صورت میں آیا۔ پانی کا عذاب آیا تو جانوروں میں سے سب سے پہلے طوطا (Parrot) اور سب سے آخر میں گدھا (Donkey) کشتی میں سوار کیا گیا (سبل الہدیٰ والرشاد:310/1)۔ پانی کے تمام چشمے (Springs of water)، دریا اور سمندر پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین میں اُگلنے (Spill water) لگے۔ یوں پانی کے تمام ذریعوں (Sources) نے اِس سیلاب (Flood) میں حصّہ لیا۔ یہاں تک کہ تمام زمین اور پہاڑ پانی میں ڈوب گئے۔

نُوح کے چار (4) بیٹے ہیں، سام (Shem)، حام (Ham)، یام (Yam / Cannan) اور یافث (Jepheth) (Bible: Book of Genesis,6:11)۔ اِن سب کی والدہ کا نام ناما (Naama) ہے (طبقات ابن سعد: 49/1، Book of Jasher, 5:15, Genesis of Rabba, 23:3)۔ سام کی اولاد کا رنگ سفید (White) اور گندمی (Brown) ہے۔ حام کی اولاد کا رنگ سیاہ (Black) جبکہ یافث کی اولاد میں سرخی مائل سیاہی رنگ پایا جاتا ہے۔

کشتی کے روانہ ہونے سے پہلے نُوح نے اپنے بیٹے کِنعان (جسے عرب یام کہتے ہیں) کو آواز دی کہ تم بھی اِس کشتی میں سوار ہو جاؤ اور انکار کرنے والوں کا ساتھ چھوڑ دو۔ یام نے کہا: آپ چلے جائیں، میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتا۔ اگر پانی مجھ تک پہنچا تو میں کسی پہاڑ کی چوٹی (Peak) پر چڑھ جاؤں گا جو مجھے سیلاب سے بچا لے گی۔ اِس پر نُوح نے کہا: ''بیٹا تم غلط فہمی (Misunderstanding) میں نہ رہو۔ خدا کی طرف سے آئے ہوئے اِس طوفان سے کوئی بچانے والا نہیں۔ اِس سے وہی بچے گا جو اللہ پر ایمان لا کر اُس کی رحمت کے دامن (Allah's blessing) میں پناہ (Protection) لے گا۔'' اتنی بات ہی ہوئی تھی کہ اِن دونوں کے درمیان ایک اونچی موج (High tide) آئی اور یام بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب (Drowned) گیا۔ (القرآن۔ ھود 11:42-43)

تورات یام کو حام کا بیٹا یعنی نُوح کا پوتا (Grandson) بتاتی ہے (Bible: Book of Genesis,9:20-27)۔ نُوح کے تین (3) بیٹے اور بیوی ناما کشتی میں سوار تھے۔ نُوح کی باقی بیویوں سمیت ساری قوم سیلاب میں ڈوب گئی۔ (اِن کو غرق کرنے کے لیے) زمین سے زوردار چشمے جاری کر دیئے گئے اور جو فیصلہ کیا جا چُکا تھا، اُس کے مطابق (طوفان کے) دونوں پانی آپس میں مل گئے (القرآن۔ القمر 54:12)۔ پانی کا سیلاب ایک سو پچاس (150) دِن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک چڑھتا (Rising) رہا (Bible: Book of Genesis,7:17-24)۔ پانی پہاڑوں سے پندرہ (15) ہاتھ یعنی ساٹھ (60) فٹ اونچا تھا (Bible: Book of Genesis,7:20)۔ نُوح کی کشتی چھ (6) مہینے تک پانی میں تیرتی رہی۔

نُوح کی کشتی اِس غیر معمولی (Extraordinary) طوفان میں تیرتی رہی۔ وہ کشتی بپھری (Wild) ہوئی موجوں (Mountain like waves) میں پہاڑ کی طرح چلتی تھی (القرآن۔ ہود 11:42)۔

تاریخ دان ابوالحسن علی بن حسین بن علی المسعودی (Abul Hassan 'Ali bin Hussain bin 'Ali Al-Ma'sudi)(896-956,61) کے مطابق نُوح کی کشتی کُوفہ (عراق) سے چلی، مکّہ پہنچی اور کعبہ کا طواف کرنے کے بعد کوہِ جُودی پر آ کر رُکی (مروج الذہب)۔ اِنجیل (Bible) کے مطابق نُوح کی کشتی پانچ (5) مہینے پانی میں تیرتی رہی۔ چھٹے (6th) مہینے میں پانی اُترنا شروع ہوا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں (Peaks) نظر آنے میں مزید پانچ مہینے لگے یعنی مجموعی طور (Collectively) پر دس (10) مہینے بعد۔ اِس کے چالیس (40) دِن بعد نُوح نے کشتی کی کھڑکی کھولی۔ نُوح نے ایک فاختہ (Dove) کو بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ زمین پر پانی خشک (Dry) ہوا ہے یا نہیں۔ فاختہ کو بیٹھنے یا کھانے کو کچھ نہ ملا اور شام میں وہ بھوکی پیاسی واپس لوٹی۔ زمین پر پانی ابھی کھڑا تھا۔ سات (7) دِن بعد فاختہ کو دوبارہ بھیجا تو واپس آتے ہوئے اُس کی چونچ (Beak) میں زیتون کا تازہ پتا (Fresh olive leaf) تھا۔ اِس کے سات (7) دِن بعد نُوح نے فاختہ کو پھر بھیجا جو واپس لَوٹ کر نہیں آئی، جس کے بعد نُوح نے کشتی کی چھت (Roof) کھول دی اور زمین پر اُتر آئے۔ زمین خشک ہو چکی تھی (Bible: Book of Genesis,8:1-13)۔

وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (القرآن۔ ہود۔44:11)

پھر (عرصہ دراز کے بعد زمین کو) حکم دیا گیا کہ زمین! اپنا پانی نِگل (Swallow up) لے اور اے آسمان! تھم جا (Stop)۔ پانی خشک کر دیا گیا اور (پانی کا) کام تمام (Subsided) ہو گیا۔ کشتی کوہِ جُودی *(Mount Judi - Place of descent)* پر ٹھہر (Stationed) گئی اور اعلان کر دیا گیا: ظالم (Evil) قوم کے لیے ہلاکت (Decimation) ہی ہے۔

محرّم کی دس (10) تاریخ کو نُوح زمین پر واپس اُترے اور دُنیا پھر سے آباد ہوئی۔ اُس وقت دُنیا کی آبادی اُن اکیاسی (81) لوگوں تک باقی رہ گئی تھی جو کشتی میں سوار تھے۔ اُس طوفان میں زمین پر موجود ہر چیز تباہ و برباد (Destroy) ہو گئی۔ آدم علیہ السلام کے بنائے ہوئے بیت اللہ کا نشان بھی باقی نہ رہا۔ نُوح اِس طوفان کے بعد تین سو پچاس (350) سال تک زندہ رہے۔ اللہ کے نبی نُوح نے نو سو پچاس (950) سال کی عمر میں وفات پائی (القرآن۔ العنکبوت۔ 14:29، طبقات ابن سعد: 49/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرا ربّ کون ہے؟

انسانوں کی ہدایت کے سلسلہ میں اللہ کریم نے اپنے نبی ابراہیم (Ibraheem / Abraham) کو دُنیا میں بھیجا۔ نُوح اور ابراہیم کے درمیان بہت سے نبی دُنیا میں بھیجے گئے۔ ابراہیم جنوبی (South) عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ عراق کے شہر اُور / اُر (Ur) میں رہا کرتے تھے۔ بعد کے زمانہ میں آپ ہجرت کر کے فلسطین (Palestine) میں رہنے لگے۔ ابراہیم کے زمانہ میں لوگ پتھر اور لکڑی کے بُتوں کی پُوجا (عبادت۔ Worship) کرتے تھے۔ لوگ اپنے خالق (Creator) کو بھول چکے تھے۔ اُن کے لیے ہر مقصد کا خُدا الگ تھا۔ زندگی کا خُدا الگ، موت کا خُدا الگ، طاقت کا خُدا الگ، بارش کا خُدا الگ، رزق کا خُدا الگ، سُورج کا خُدا علیحدہ اور چاند کا خُدا علیحدہ تھا۔ ضرورتیں لاتعداد (Numerous) تھیں تو خُدا بھی لاتعداد تھے۔ ابراہیم نے بُتوں کی عبادت کرنے سے اِنکار کِیا اور اِس کائنات میں غور کرنے لگے۔

اللہ کریم نے ابراہیم کو زمین و آسمان کے مشاہدات (Observations) میں اپنی بادشاہت دِکھادی تاکہ اُنہیں اپنے ربّ پر مکمل یقین ہو جائے (القرآن۔ الانعام 75:6)۔ جب رات کا اندھیرا (Darkness) چھا گیا تو ستارہ دیکھ کر ابراہیم نے کہا:

"(تم بتاتے ہو کہ) یہ میرا ربّ ہے۔"

ستارہ غروب (Set) ہو گیا تو کہنے لگے:

"میں ڈُوبنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

چمکتے ہوئے چاند کو دیکھا تو کہا:

تیرا ربّ کون ہے؟ (القرآن۔ البقرہ 258:2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’(تم کہتے ہو کہ) یہ میرا ربّ ہے۔‘‘

چاند چھپ گیا تو کہنے لگے:

’’اگر میرے ربّ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی، تو میں گمراہ (Mislead) ہو جاتا۔‘‘

چمکتے دمکتے (Bright and sunny) سُورج کو دیکھ کر ابراہیم کہنے لگے:

’’(تم کہتے ہو کہ) یہ میرا ربّ ہے، یہ اُن سب سے بڑا ہے۔‘‘

سُورج بھی ڈوب (Sunset) گیا تو کہنے لگے:

’’بھلا ایسی چیزیں بھی پروردگار (Lord) ہو سکتی ہیں جو کبھی چمکتی ہوں اور کبھی غروب ہو جائیں۔ کیا ایسی چیز خُدا ہو سکتی ہے جو بدلتی رہے؟‘‘

اللہ کے نبی ابراہیم نے دیکھا کہ تمام لوگ ہی بُتوں کی عبادت کرتے ہیں تو کہنے لگے:

’’میری قوم! تم لوگ جن (بُتوں) کی عبادت کرتے ہو میں اِن (چیزوں) سے بے زار (Sick of) ہوں‘‘

ابراہیم نے اپنی قوم میں اعلان (Announce) کر دیا:

’’بے شک! میں نے اپنا رُخ (Direction) اُس ذات کی طرف پھیر لیا (Turned towards) ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا (القرآن۔ الانعام۔6:78-76)۔ یہ بُت جو نہ کسی کو فائدہ دے سکتے ہیں نہ ہی نقصان، خُدا کیسے ہو سکتے ہیں؟‘‘ (القرآن۔ الانبیاء۔21:66)

نمرود *(Nimrod)* بابل *(Babel / Babylon)* کا بادشاہ تھا۔ نمرود کے معنی ہیں باغی (Rebellion)۔ نمرود کو ’’نمرود جسیم‘‘ بھی کہا جاتا ہے، وہ اِس لیے کہ نمرود قدو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قامت میں لمبا اور بھاری بھر کم (Well built) تھا۔ نمرود کا نام نمرود بن کوش بن سام بن نُوح (Nimrod bin Cush bin Shem bin Noah) ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق اُس کا نام نمرود بن کنعان بن کوش بن سام بن نُوح (Nimrod bin Kin'an bin Cush bin Shem bin Noah) ہے۔ ایک روایت کے مطابق نمرود بادشاہ کو کہتے تھے۔ نمرود عراق کے بادشاہوں کا نام ہے جیسے مصر کے بادشاہ فرعون (Pharaoh) کہلاتے تھے۔ ابراہیم کے زمانہ میں ذرہی بن طهما سفان (Zarhi bin Tehma Safan) بابل کا حکمران تھا۔ نمرود بہت ہی جابر (خودسر۔Arrogant) اور ظالم بادشاہ تھا۔ بابل اس زمانہ کا بہت اہم اور ترقی یافتہ (Developed) ملک تھا۔ بابل کا رقبہ (Area) ایک سو اُنتیس (129) کلومیٹر تھا۔ اُس زمانہ کے اعتبار سے یہ بڑا علاقہ تھا۔ یہ شہر مربع (Square) شکل میں بنایا گیا تھا۔ نمرود نے اپنے شہر کے گرد فصیل (Protective wall) بنوائی ہوئی تھی جس پر ہر وقت فوجی پہرہ (Guard) دیتے۔ اِس فصیل سے پہلے ایک خندق (Moat) تھی جسے پانی کے ساتھ بھر (Filled) دیا گیا تھا۔ نمرود خود بھی مشرک تھا اور اُس کی قوم بھی۔ نمرود خدائی کا دعوے دار (Claimant) تھا۔ رعایا (Public) نمرود کی بھی عبادت کرتی تھی۔

نمرود کا تمام وسائل (Resources) پر قبضہ تھا۔ اِن میں اَناج (Grain)، فصلیں (Crops) اور جانور سب ہی شامل تھے۔ تمام لوگ جو فصل اُگاتے، پھل اُگاتے یا جانور پالتے نمرود کو پہنچا دیئے جاتے تھے۔ کسی کو اپنی فصل، پھل یا جانوروں کو اِستعمال کرنے کی اِجازت نہیں تھی۔ نمرود لوگوں کو اپنے ہاتھ سے خوراک (Food) دے کر اپنی اَنا کی تسکین (Self-satisfaction) کرتا تھا۔ اِس کام کے لیے وہ اپنی رعایا میں سے کچھ لوگوں کو اپنے محل (Palace) میں بلایا کرتا۔ لوگ اُس کے پاس جاتے تو پہلے اِن سے اپنے خُدا ہونے کا اعتراف (Confession) کرواتا، پھر خوراک دیتا۔ یہ سلسلہ سالہا سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Year after year) سے ایسے ہی چل رہا تھا۔ ایک دِن لوگ اپنا رزق (خوراک) لینے کے لیے قطار (Queue) بنائے نمرود کے سامنے حاضر تھے، اِن میں ایک نوجوان بھی شامل تھا۔ لوگ نمرود کے پاس آتے تو وہ پُوچھتا:

''تمہارا ربّ کون ہے؟''

لوگ جواباً کہتے:

''تم ہمارے ربّ ہو۔''

یہ سُن کر نمرود اُن پر مہربانی کرتے ہوئے اُنہیں روزی (خوراک) دیتا۔ نوجوان کی باری (Turn) آئی تو نمرود نے اُس سے بھی پُوچھا:

''تمہارا ربّ کون ہے؟''

نوجوان نے جواب دیا:

''میرا ربّ وہ ہے جو زندگی (Life) اور موت (Death) دیتا ہے۔''

نمرود نے کہا:

''یہ تو میری طاقت (Authority) ہے۔ میں جسے چاہوں زندہ چھوڑ دیتا ہوں، جسے چاہوں اُسے موت کی نیند سلا دیتا ہوں۔''

نوجوان نے کہا:

''میرا ربّ تو اللہ ہے، جو مشرق (East) سے سُورج کو طلُوع (Sunrise) کرتا ہے، تُو سُورج کو مغرب (West) سے طلُوع کر کے دِکھا۔''

قرآن مجید اِس بارے میں ہمیں یوں بتاتا ہے:

''اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُلْكَ ۘ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (القرآن۔ البقرہ 2:258)

پیارے رسول! کیا آپ نے اُسے (نمرود) کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اُس کے ربّ کے بارے میں اِس خیال سے جھگڑا (Remonstrated) کِیا کہ اللہ نے اُسے (نمرود کو) بادشاہت (Dominion) دی تھی۔ جب ابراہیم نے (نمرود سے) کہا: میرا ربّ وہ ہے جو زندگی بخشتا (Grants) اور موت دیتا ہے تو وہ (نمرود) بولا: یہ تو میری طاقت ہے میں جسے چاہوں زندگی بخشتا اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے اللہ کی رحمت سے بہترین سوال کِیا اور (نمرود سے) کہا: اللہ مشرق (East) سے سُورج طلُوع (Rise) کرتا ہے، تم اِسے مغرب (West) سے طلُوع کر کے دِکھاؤ۔ یہ سُن کر اِنکار کرنے والے (نمرود) کے ہوش اُڑ گئے (Confounded) کیونکہ وہ اپنے خُدا ہونے کے دعویٰ کی حقیقت (Reality) جانتا تھا۔ (بے شک!) اللہ کا قانون (Principle) ہے کہ وہ ظالم قوم (Wrongdoers) کو راستہ نہیں دِکھاتا۔"

نمرود یہ جواب سُن کر ایسا ہو گیا کہ کسی بات کی خبر نہ رہی، کاٹو تو لہو نہ نکلے۔ اُس کے لیے یہ جواب نہایت غیر متوقع (Unexpected) تھا۔ نمرود نے ابراہیم کو سزا (Punishment) کے طور پر خوراک دینے سے اِنکار کر دیا۔

ابراہیم وہاں سے خالی ہاتھ گھر لوٹ آئے، ابراہیم نے راستہ سے مٹّی کا ڈھیلا (Lump) اُٹھایا اور اپنے دامن (جھولی۔ Sheet) میں باندھ لیا۔ اُن کا مقصد یہ تھا کہ گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کو اِس بات کا عِلم نہ ہو کہ خوراک نہیں ملی۔ ابراہیم بھوکے پیٹ (Hungry) سو گئے۔ مٹّی والی گٹھڑی (Bundle) ابراہیم کے بستر کے قریب ہی پڑی تھی۔ اُن کے گھر والوں نے گٹھڑی کھولی تو اللہ کریم کی رحمت سے مٹّی ایک بہترین قسم کی گندم (Wheat) میں تبدیل (Convert) ہو چکی تھی۔ اُنہوں نے گندم پیسی (Grind) اور آٹے سے روٹی بنائی۔ ابراہیم نیند سے جاگے تو روٹی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اپنے ربّ کے حضور شکر گزار (Thankful) ہوئے۔

اللہ کے نبی ابراہیم کی ساری زندگی ہی اللہ کریم کی اطاعت (Obedience) اور بندگی (Servitude) میں گزری۔ اُنہوں نے بہت سے مُشکل امتحان دیکھے لیکن اللہ کریم پر اُن کا بھروسہ (Trust) کم نہ ہوا اور وہ ہر امتحان میں کامیاب ہوتے رہے۔ ابراہیم کو خلیل اللہ *(Khalilullah)* (اللہ کا دوست۔ Friend of Allah) کہا جاتا ہے۔ ابراہیم کو ابوالانبیاء *(Abul Anbia)* (نبیوں کا باپ۔ Father of Prophet) بھی کہا جاتا ہے۔

آپ کی اولاد میں بہت سارے نبی آئے۔ ابراہیم کی اولاد میں ہی تقریباً (Estimated) پچیس سو (2,500) سال بعد اللہ کے آخری نبی (Last prophet) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

یہاں ایک تاریخی حقیقت کی وضاحت (Explanation) ضروری ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق ابراہیم کے والد (Father) کا نام آزر *(Aazar)* اور وہ بُت پرست (Idol worshipper) تھا۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق ابراہیم کے والد کا نام تارح (Terah / Terach) ہے۔ تارح کے تین بیٹے ہیں، ابراہیم، حران *(Haran)* اور ناحور *(Nahur)*۔ ابراہیم کے والد تارح نے ستر (70) سال کی عمر میں وفات پائی۔ (Bible: Book of Genesis, 11:26 Book of Genesis) اِنجیل اور تورات بھی تارح کو ہی ابراہیم کا والد بتاتی ہیں (11:24-32)۔ آذر آپ کے چچا کا نام ہے۔ عرب اپنے چچا کو بھی ''ابو'' کہہ دیتے ہیں۔ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجید میں آذر کے لیے ''ابو'' (باپ سے نسبت) کا لفظ (Word) استعمال ہوا ہے، ''ولدنا'' (Son of) نہیں۔ ابراہیم کی مشہور دُعا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

(القرآن۔ ابراہیم 41:14)

ہمارے ربّ! جس دِن حساب (Day of Judgement) لیا جائے گا اُس دِن مجھے بخش دینا (Forgive) اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو بھی۔

یہ آیت اِس بات کی تائید (Support) کرتی ہے کہ اللہ کے نبی اپنے والدین (Parents) کی مغفرت (Absolution) کی دُعا مانگ رہے ہیں۔ کسی مشرک یا اِنکار کرنے والے کے لیے اللہ کے نبی مغفرت کی دُعا نہیں مانگتے۔ اللہ کریم نے اِس دُعا کی قبولیت (Acceptance) سے اِنکار کیا، نہ ہی ابراہیم کو اپنے والدین کے لیے یہ دُعا مانگنے سے منع کیا۔ اللہ نے اپنے نبی نُوح کو ایمان نہ لانے والے (Non believer) بیٹے کے لیے دُعا مانگنے سے منع فرما دیا تھا (القرآن۔ھود 46:11)۔ اللہ کے نبی ابراہیم کے والدین کے حق پر (Right path) ہونے کی تائید (Endorsement) رسول اللہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ نے کہا:

''میرے تمام نسبی والدین (Lineage / Parents) توحید (Oneness) پر تھے۔'' (المعجم لاوسط الطبرانی: 324,323، سبل الہدیٰ والرشاد: 255/1)

رسول اللہ نے یہ بھی بتایا:

''میرے باپ دادا زمانہ جاہلیت (Period of Ignorance) کی کسی بُری چیز کے نزدیک بھی نہیں گئے۔'' (صحیح بخاری: 3557، روح البیان: (128:9) : 543/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور اُسے سلامت رکھ

اللہ کریم نے اپنے نبی ابراہیم کو دُنیا کی ہدایت کے لیے بھیجا۔ ابراہیم لوگوں کو اللہ کریم کا پیغام پہنچاتے رہے۔ لوگ بُت پرستی میں اِتنے سخت ہو چکے تھے کہ کوئی بھی ابراہیم کی بات ماننے کو تیار نہ ہوا۔ اُن لوگوں کے لیے بُتوں کے علاوہ خُدا کی کوئی اور صورت ممکن ہی نہیں تھی۔ ابراہیم نے اُن سے پُوچھا:

"یہ بُت کیا ہیں جن کی تم لوگ عبادت کرتے ہو؟ (غور کرو تم نے اِنہیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے)"

اُن کی قوم کہنے لگی:

"ہم نے اپنے باپ دادا کو بُتوں کی عبادت کرتے دیکھا ہے۔ (اِس لیے ہم بھی اِن کی عبادت کرتے ہیں)"

ابراہیم بولے:

"بے شک! تم اور تمہارے باپ دادا بُتوں کی عبادت کرتے ہوئے کھلی گمراہی (Astray) میں ہو۔"

لوگوں نے پُوچھا:

"کیا تم ہمارے پاس کوئی سچی بات (Truth) لے کر آئے ہو یا دِل لگی / Jest) (making fun کر رہے ہو؟"

ابراہیم نے کہا:

اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور اُسے سلامت (Safe) رکھ (القرآن۔ الانبیاء۔69:21)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں تم سے دِل لگی (Jesting) نہیں کر رہا۔ میرا اور تمہارا ربّ
وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ میں اُس کی
گواہی (Witness) دینے والوں میں سے ہوں۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ خُدا نہ
ماننے والوں کو یہ بُت تباہ و برباد (Ruin to pieces) کر دیتے ہیں۔ خُدا کی
قسم! جب تم پیٹھ پھیر (Turnabout) کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بُتوں
کے ساتھ ایک چال چلوں (Carry-out my plan) گا۔'' (القرآن۔
الانبیاء۔ 21:57-53)

اللہ کے نبی ابراہیم نے اپنے اِرادے (Intentions) کسی سے چھپائے نہیں، اُنہوں نے اپنی قوم کو پہلے ہی بتا دیا۔ اُن کی قوم ایک تہوار (Festival) منایا کرتی تھی جس میں لوگ کھُلے میدان (Open ground) میں چلے جاتے تھے۔ اِس تہوار میں تمام لوگ (بچے، جوان، بوڑھے) شامل ہوا کرتے۔ وہ سارا دِن کھیلتے کودتے اور اپنی مرضی کے کاموں میں مصروف رہتے۔ یہ وہ وقت ہوتا جب اُن کے بُت خانہ (Temple) میں کوئی موجود نہیں ہوتا تھا۔

ابراہیم نے حقیقت آشکار (ظاہر۔Expose) کرنے کے لیے اِس موقع کو مناسب سمجھا۔ وہ ایک کلہاڑا (Axe) لے کر عبادت گاہ میں چلے گئے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بڑا بُت (جسے اُن کی قوم خُدا سمجھتی تھی) موجود ہے۔ اُس کے دائیں (Right) اور بائیں (Left) بہت سارے بُت ہیں، اِن تمام بُتوں کے سامنے مٹھائیاں (Sweets) اور پھل رکھے ہوئے ہیں۔ ابراہیم نے وہ مٹھائیاں اور پھل اُٹھا کر سب سے بڑے بُت کے سامنے رکھ دیئے۔

ابراہیم نے کلہاڑا استعمال کرتے ہوئے تمام چھوٹے بُتوں کو توڑا۔ کسی بُت کا کان (Ear) کاٹ دیا تو کسی کی ناک (Nose)، کسی کی آنکھ (Eye) تو کسی کا سر (Head)، کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُت کی ٹانگ (Leg) کاٹ دی تو کسی کا بازو (Arm)۔ اِس کے بعد کلہاڑا سب سے بڑے بُت کے کندھے (Shoulder) پر لٹکایا اور خود وہاں سے چلے آئے۔ اُن کی قوم عبادت کے لیے گئی تو دیکھ کر حیران رہ گئی کہ بڑے بُت کے سوا کوئی بُت سلامت (Intact) نہیں رہا۔ کلہاڑا سب سے بڑے بُت کے کندھے پر لٹکا (Hanging) ہوا تھا۔ ایک لمحہ (Split of a second) میں اُن کی عقل (Logic) نے اُنہیں سمجھایا کہ بُت تو کہیں جا نہیں سکتے، نہ ہل سکتے ہیں، یہ کام اِس بڑے بُت کا نہیں ہوسکتا۔ اُنہیں بہت غصّہ آیا۔ وہ نمرود (بادشاہ) کے پاس گئے اور کہنے لگے:

"ہمیں یقین (Confident) ہے کہ اُسی نوجوان نے ہمارے خداؤں کو نقصان (Damage) پہنچایا ہے، جس کا نام ابراہیم ہے۔ وہ ہمارے خداؤں کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ تو اپنی حفاظت (Safety) نہیں کر سکتے، تمہاری حفاظت کیا کریں گے؟"

بادشاہ کے لیے عوام میں ایسی سوچ (Thought) بہت خطرناک تھی۔ آج ایک نوجوان ایسا سوچ رہا ہے، کل پوری قوم ایسا سوچے گی تو بادشاہت کیسے باقی بچے گی۔ نمرود کے فوجی ابراہیم کو گرفتار (Arrest) کر کے دربار (Court) میں لے آئے۔ بادشاہ کا دربار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔

فقیہہ شہر بولا بادشاہ سے
بڑا سنگین مُجرم ہے یہ آقا
اِسے مصلوب ہی کرنا پڑے گا
کہ اِس کی سوچ ہم سے مختلف ہے

بادشاہوں اور حکمرانوں کی سوچ سے مختلف خیالات (Thoughts) برداشت نہیں کیے جاتے۔ حق بات کہنے والوں کو سُولی (Crucify) پر چڑھایا جاتا ہے۔ (مقبول عامر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم سے پُوچھا گیا:

''کیا یہ سب کچھ تم نے کیا ہے؟''

ابراہیم نے اِطمینان سے جواب دیا:

''مجھ سے کیا پُوچھتے ہو۔ اُس بڑے (Superior) بُت سے پُوچھو، اُسی نے کیا ہوگا، وہ بتائے اگر بول (Speak) سکتا ہے تو''۔

قوم نے ابراہیم کو لاجواب (Speechless) ہو کر کہا:

''تم اچھی طرح جانتے ہو یہ بُت بول نہیں سکتے۔''

یہ کہنے کے بعد وہ لوگ اللہ کے نبی ابراہیم کی بات پر غور کرنے لگے، مگر پھر اپنی ضِد (Stubbornness) پر قائم رہے کہ بُت ہی اُن کے خُدا ہیں۔ ابراہیم نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا:

''کیا تم اِن بُتوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں، نہ ہی کوئی نقصان۔ افسوس ہے تم لوگوں پر (Fie upon you)۔ میں حیران ہوں کہ تم اللہ کریم کو چھوڑ کر جو اِس کائنات کا خالق (Creator) ہے، اِن بُتوں کی عبادت کرتے ہو۔ کیا تم اِتنا بھی نہیں سمجھتے؟ (No sense)'' (القرآن۔الانبیاء۔ 21:67-61)

اِن لوگوں پر بُتوں کی حقیقت کھلی تو بجائے (Instead of) اِس کے کہ وہ ایک خُدا پر ایمان لاتے، شرمندگی (Embarrassment) مِٹانے کے لیے ابراہیم سے اُلجھنے (Started Arguing) لگے۔

اللہ کے نبی ابراہیم اور نمرود کے درمیان یہ مکالمہ (Dialogue) ہوا:

نمرود: ''آؤ آگ کی عبادت کریں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم: ''کیا ہمیں پانی کی عبادت نہیں کرنی چاہیئے جو آگ کو بُجھا (Extinguish) دیتا ہے۔''

نمرود: ''چلو، ہم پانی کی عبادت کرتے ہیں۔''

ابراہیم: ''کیا ہمیں بادلوں (Clouds) کی عبادت نہیں کرنی چاہیئے جو پانی لاتے ہیں۔''

نمرود: ''ہمیں بادلوں کی عبادت کرنی چاہیئے۔''

ابراہیم: ''اِس طرح تو ہمیں ہوا کی عبادت نہیں کرنی چاہیئے جو بادلوں کو لیے پھرتی (Carries) ہے۔''

نمرود: ''چلو ہم ہوا کی عبادت کرتے ہیں۔''

ابراہیم: ''پھر تو ہمیں اِنسان کی عبادت کرنی چاہیئے جو ہوا کے سامنے ڈٹ (Boldly face) کر کھڑا ہو جاتا ہے۔''

نمرود ابراہیم کی ہر بات سے لاجواب ہوتا رہا۔ تنگ آ کر کہنے لگا:

''تم مجھ سے کج بحثی (Piling words / Altercation) کر رہے ہو۔ ہم صرف آگ کی عبادت کریں گے۔ (تمہاری گستاخی (Arrogance) کی وجہ سے) میں تمہیں آگ میں پھینکنے کا حکم دیتا ہوں۔ ایسے گستاخ (بے ادب۔ Disrespectful) کی یہی سزا ہے کہ اُسے زندہ جلا (Burn alive) دیا جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمہیں اِس آگ سے بچاتا ہے یا نہیں۔'' (Bible: Book of Genesis,38:11)

(القرآن۔ الانبیاء۔ 68:21)

اللہ کے نبی ابراہیم کو قید (Imprisoned) کر دیا گیا۔ ابراہیم سات (7) سال قید میں رہے (طبقات ابن سعد: 56/1)۔ بابل کے قریب شہر کُوثی (Kutha) میں بہت بڑی جگہ پر آگ جلانے کا اِنتظام کیا جانے لگا۔ کئی دِن تک لکڑیاں اکٹھی کی جاتی رہیں۔ پوری قوم اِسی کام پر لگ گئی۔ ہر کسی کی زبان پر یہی قصّہ (Story) تھا۔ لوگ لکڑیاں اکٹھی (Collect)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے مَنّتیں (مراد پوری ہونے پر نذر۔Pledge) مانگنے لگے:

''اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں آگ کے لیے مزید (More) لکڑیاں اکٹھی کروں گا۔''

آگ جلانے کا اِنتظام (Arrangement) مکمل ہو گیا تو اُن کو خیال آیا کہ ابراہیم کو آگ میں کیسے پھینکیں؟ اِس کام کے لیے منجنیق (بہت بڑا جھولا۔ Sling) منگوائی گئی۔ آگ جب پوری طرح بھڑک (Completely blazing) اٹھی تو ابراہیم کو جیل سے لایا گیا۔ آگ اِتنی زیادہ تھی کہ آسمان پر اُڑنے والے پرندے بھی دُور بھاگ گئے۔ اگر کوئی پرندہ قریب آتا تو جھلس (Singe) جاتا۔ ذرا اندازہ کریں کہ وہ منظر (Scene) کیسا ہو گا۔ تنہا (Alone) انسان، وہ بھی قید میں اور پوری قوم مخالف (Opponent)۔ آگ بھی ایسی کہ کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ زندگی تو دُور کی بات موت بھی پناہ مانگتی ہو گی۔ اِس ساری صورتِ حال میں اللہ کا نبی اپنے ربّ کا شکر گزار (Thankful) بندہ ہے۔ اُسے اپنے مالِک پر یقین (Faith) ہے، اُس پر ہی بھروسہ (Trust) اور اطمینان۔ آگ اور ابراہیم کا انجام (Result) دیکھنے کے لیے دوسرے شہروں سے بھی لوگ آ گئے۔ جسے خبر ملتی کہ بُتوں کے گستاخ کو آگ میں جلایا جائے گا، وہ اِدھر کا رُخ کر لیتا۔ سب خوش تھے کہ ہمارے عقیدہ (Belief) کو غلط کہنے والا دردناک (Painful) انجام کو پہنچے گا۔ آئندہ کوئی ایسی جرأت (Dare) نہیں کرے گا۔ دُور دُور تک انسانوں کا سمندر (Ocean) تھا اور اُن کے درمیان اللہ کا ہدایت یافتہ (Righteous) بندہ۔

ابراہیم کے ہاتھ پاؤں باندھ کر منجنیق (Sling) میں ڈال دیا گیا۔ جبریل، اللہ کے نبی کے پاس حاضر ہو کر کہتے ہیں:

''اگر آپ چاہیں تو میں اپنے پَر (Wings) پھیلا دوں (Open / stretch) تا کہ آگ آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔''

ابراہیم پُرسکون انداز میں جواب دیتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرا ربّ جانتا ہے کہ میں اپنے لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لانے کے لیے کوشاں (Endeavoring) ہوں، مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں۔''

جب اللہ کے نبی ابراہیم کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا تو اُنہوں نے کہا:

''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ '' (القرآن۔آلِ عمران۔173:3، طبقات ابن سعد:39/1)

میرے لیے اللہ کافی ہے (Sufficient)۔بہترین بھروسہ (Trust) کے قابل وہی ہے۔

اِس کائنات کے مالک کو اپنے بندے کے ایمان اور یقین پر اِتنا پیار آیا کہ آگ کو حکم دیا:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (القرآن۔الانبیاء۔69:21)

ہم نے کہا: اے آگ! تُو ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا (Become coolness) اور اُسے سلامت (Keep him safe) رکھ۔

ابراہیم کو آگ میں پھینک دیا گیا۔آگ کئی دِن تک جلتی رہی۔لوگ خوشیاں مناتے (Celebrate) رہے کہ ہمارے خُداؤں نے گستاخ کا کیا حشر (Obliterate) کر دیا، اُس نے ہمارے خداؤں کی شان (Honour) میں گستاخی (Disrespect) کی تھی۔ اُنہیں کیا معلوم کہ اللہ کا پیارا بندہ تو اپنے ربّ کی حفاظت میں ہے۔آگ اُس کا کچھ بگاڑ (Harm) نہیں سکی۔

آگ بُجھ (Extinguished) گئی تو لوگ یہ دیکھ کر حیران (Surprise) رہ گئے کہ اللہ کے نبی ابراہیم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔نمرود نے دیکھا کہ ابراہیم آگ سے مکمل طور پر محفوظ (Safe) رہے تو شرمندہ (Ashamed) ہوا۔ابراہیم سے کہنے لگا:

''تمہارا ربّ تم پر مہربان (Kind) ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سب دیکھنے کے بعد ابراہیم کے خُدا پر ایمان لانا کتنا آسان تھا۔ ابراہیم کی قوم اُن پر ایمان نہ لائی۔ ہدایت نصیب والوں (Lucky) کو ملتی ہے کیونکہ دِلوں پر حکومت تو میرے اللہ کریم کی ہے۔

اِس کے بعد بھی ابراہیم اُر میں ہی رہتے رہے۔ ابراہیم کی شادی سارہ (Sarah) سے ہوئی۔ بی بی سارہ ابراہیم کے چچا کی بیٹی ہیں۔ بی بی سارہ کا نام سارہ بنت ثبویل بن نامور (Sarah bint Subwayl bin Naamoor) ہے (طبقات ابن سعد: 58/1) ۔شادی کے وقت ابراہیم کی عمر سینتیس (37) سال تھی اور اِن کی شادی ملک شام (Syria) میں ہوئی (طبقات ابن سعد: 39/1)۔ بعد کے زمانہ میں ابراہیم کنعان (Kan'aan) چلے گئے۔ ابراہیم کی عمر پچھتر (75) سال ہوئی تو شام میں قحط (Drought) پڑا۔ ہیکسوس (King Hyksos) کے زمانہ میں ابراہیم مصر (Egypt) جا کر آباد ہو گئے (Bible: Book of Genesis, 16:3-4)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسی زمین جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں

مصر میں فرعون (Pharaoh) کی حکومت تھی جو ایک سخت اور ظالم بادشاہ تھا۔ فرعون کے وفادار (Loyal) اپنی سلطنت (Estate) میں رہنے یا سفر کرنے والے لوگوں میں سے خوب صورت لڑکیوں کو اُٹھا کر لے جایا کرتے اور بادشاہ کو پیش کر دیتے تھے۔ فرعون اِس کے بدلہ میں اُنہیں اِنعام سے نوازا کرتا تھا۔ فرعون کے فوجی بی بی سارہ کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔ فرعون بُرے اِرادہ کے ساتھ بی بی سارہ کی طرف بڑھا تو اُس کا بازو شل (Freeze) ہوگیا۔ فرعون کو اِحساس ہوا کہ یہ کوئی غیر معمولی (Extraordinary) شخصیت ہیں۔ بی بی سارہ سے معافی مانگی۔ بی بی سارہ نے معاف کر دیا تو فرعون کا بازو ٹھیک ہوگیا۔ ابراہیم کو بھی وہیں بُلا لیا گیا۔ فرعون نے اپنی غلطی کی تلافی (Compensation) کرنے کے لیے اپنی سب سے بہتر خادمہ ہاجرہ (*Hajrah* / Hagar) کو سیّدہ سارہ کی خدمت کے لیے انہیں دے دیا۔ بی بی ہاجرہ قبطی (مصر کی رہنے والی۔ *Qibti*) ہیں۔ ابراہیم ایک بار پھر فلسطین جا کر آباد (Settle) ہو گئے۔

بی بی ہاجرہ نے دس (10) سال اِن کی خدمت کی۔ اِس وقت تک بی بی سارہ سے ابراہیم کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ بی بی سارہ نے اولاد کی خواہش (Desire) سے بی بی ہاجرہ کو ابراہیم کے نِکاح میں دے دیا (Bible: Book of Genesis,16:1-16)۔ بی بی ہاجرہ اُمید سے (Pregnant) تھیں تو اُنہیں خواب (Dream) میں بتایا گیا کہ تمہارے گھر بیٹا پیدا ہوگا۔ اُس کا نام اسماعیل (*Isma'eel* / Ishmael)(2423-2228 BC,137) رکھنا (Bible: Book of Genesis,16:11)۔ اسماعیل پیدا ہوئے تو اللہ کے نبی ابراہیم کی عمر چھیاسی (86) سال تھی۔

ایسی زمین جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں (القرآن۔ ابراہیم 37:14)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل، ابراہیم کی پہلی اولاد ہیں۔ اللہ کریم نے ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل اور بیوی ہاجرہ کو ریگستان (Desert) میں چھوڑ آئیں (روح البیان: 227/1)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق بی بی سارہ نے ابراہیم سے ہاجرہ اور اُن کے بیٹے اسماعیل کو کہیں دُور چھوڑ آنے کا مطالبہ (Demand) کیا۔ بی بی ہاجرہ کی عمر اِس وقت چالیس (40) سال تھی۔ سب کے لیے ہی یہ بہت بڑا امتحان (Test) تھا۔ اپنے اکلوتے (Only) بیٹے کو، جو ابراہیم کے بڑھاپے (Old age) میں پیدا ہوا، اُس بیوی کو جو بہت خیال رکھتی اور نہایت نیک تھی، ایسی جگہ پر چھوڑ آنا جہاں دُور دُور تک کوئی نہ ہو، سوچنا بھی آسان نہیں۔ اللہ کے نبی اِس مُشکل امتحان سے نہ گھبرائے۔ ایک خیمہ (Tent)، چند کپڑے، کھجوریں، پانی ساتھ لیا اور چل پڑے۔ اُنہوں نے فلسطین سے جنوب (South) کی طرف بارہ سو پینتیس (1,235) کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اللہ کے نبی اور اُن کا خاندان اونٹ پر چالیس (40) دِن سفر کرنے کے بعد یہاں پہنچے، دُور ایک غیر آباد (Uninhabited) صحرا میں جہاں اِنہیں چھوڑنے کا حکم ملا تھا۔ کیا بی بی ہاجرہ کو یہاں سے واپس اپنے گھر جانے کی کوئی اُمید ہوگی؟ اندازہ کریں اُس صبر اور شکر کرنے والی بیوی کے حوصلہ (Courage) کا۔ اللہ کے نبی کے کہنے پر عمل کیا۔ ویرانے میں اپنے دُودھ پیتے بیٹے کے ساتھ چلی آئیں۔ صرف یہ پُوچھا:

''آپ یہاں ہمیں کس کے سہارے چھوڑ کر جارہے ہیں؟''

ابراہیم کا جواب تھا:

''واحد (Only) اور مہربان (Kind) ربّ کے سہارے''

بی بی ہاجرہ نے اِطمینان (Staying in senses) سے کہا:

''ٹھیک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا ربّ ہمیں اِس امتحان میں کامیاب کرے گا۔'' (سبل الھدیٰ والرشاد: 49/1)

یہ بات قابلِ ذِکر ہے کہ اُس وقت یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ پہاڑوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان بے آباد جگہ (Uninhabited) پر رُکنے کا فیصلہ (Decision) کِس کا تھا؟ کیا یہ فیصلہ ابراہیم نے کِیا یا بی بی ہاجرہ نے؟ کیا بی بی سارہ نے اُنہیں اِس ویرانے میں چھوڑنے کا مطالبہ کِیا تھا؟ کیا یہ حکم (Order) میرے ربّ کی طرف سے نہیں تھا جس نے اپنا گھر یہاں بنانے کا فیصلہ کِیا ہوا تھا؟ ہم اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے بہترین آسائش (Luxuries)، آرام اور تمام نعمتوں (Facilities) کا اِنتظام کرتے ہیں۔ اچھا گھر، زندگی کی آسانیوں کا سامان (Prosperity)، خوش حالی اور بہت کچھ۔ کبھی گمان (Imagination) میں بھی ہم اپنے گھر والوں کو تنہا نہیں دیکھنا چاہتے۔ اُس ویران علاقہ میں سبزہ (Greenery) تھا نہ ہی پانی کا وُجود (Existence)، اگر تھے تو سخت اور خشک پہاڑ۔ پتھر اور تنہائی (Lonliness)، وحشت (خوف۔ Fear) اور گھبراہٹ (Panic)۔ اللہ کریم محبّت کرنے والوں کا خوب اِمتحان لیتا ہے۔ کہاں جا بسنے کا حکم ہوا، ایسی زمین پر جہاں کوئی کھیتی باڑی (Cultivation) نہیں (القرآن۔ ابراہیم۔ 14 :37)۔

اللہ کے نبی ابراہیم نے خیمہ (Tent) لگایا، بی بی ہاجرہ اور اسماعیل کو اللہ کریم کے حکم پر یہاں چھوڑا اور واپس فلسطین روانہ ہو گئے۔ یہاں سے واپس جاتے ہوئے ابراہیم نے دُعا مانگی:

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (القرآن۔ ابراہیم۔ 14 :37)

ہمارے ربّ! میں نے یہاں تیری حُرمت والے (Sacred) گھر کے پاس ایسی وادی جہاں کھیتی باڑی (Cultivation) نہیں (Barren Valley)، اپنی کچھ اولاد (Descendants) بسا دی (Settle) ہے تاکہ وہ نماز قائم کرے۔ ہمارے ربّ! لوگوں کے دِل اِن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف مائل (Affectionately inclined) کر دے اور اُنہیں پھل کھانے کو دے تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

اب ماں، بیٹا اور اللہ کریم پر بھروسہ (Trust) اِس وادی میں رہنے لگے۔ کچھ دِن گزرنے کے بعد پانی ختم ہوگیا۔ اب یہاں تنہائی کے علاوہ پریشانی (Disturbance) بھی تھی ۔ زندہ رہنا مُشکل ہوگیا۔ اِس پریشان کن صورتِ حال (Distressed situation) میں بھی بی بی ہاجرہ کا اپنے ربّ پر یقین کم نہ ہوا۔ پیاس (Thirst) جب بہت زیادہ بڑھ گئی تو بی بی ہاجرہ نے اپنے خیمہ کے باہر سخت زمین پر ایک چادر (Sheet) بچھائی۔ اسماعیل کو اِس پر لٹایا اور خود پانی کی تلاش میں نکلیں۔ باہر تو کچھ بھی نہیں تھا لیکن اللہ کی اِس نیک بندی کو یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی صورت (Opportunity) ضرور پیدا ہوگی۔ وہ اپنے خیمہ کی دائیں جانب (Right side) والے پہاڑ صفا *(Mount Safa)* پر چڑھیں۔ اِدھر اُدھر دیکھا، کچھ نظر نہ آیا، نہ کوئی انسان نہ پرندہ (Bird)۔ نظر بھی کیسے آتا، یہاں کوئی تھا ہی نہیں۔ پہاڑ کی چوٹی (Peak) سے بیٹا اُنہیں نظر آرہا تھا۔ ماں کو تسلّی (Satisfaction) تھی کہ بیٹا میری نظروں کے سامنے ہے۔ کوہِ صفا پر جا کر کچھ نہ ملا تو نیچے اُتریں اور اپنے خیمہ کی بائیں جانب (Left side) والے پہاڑ مروہ *(Mount Marwah)* کی طرف جانے کا اِرادہ کِیا۔ کوہِ صفا سے نیچے وادی (Valley) میں آئیں تو بیٹا نظر نہیں آرہا تھا۔ ماں کو چین (Peace) کیسے آتا؟ ماں کی محبّت نے مجبور کِیا، وہ اب چلنے کی بجائے دوڑنے (Running) لگیں۔ جب تک اِنہیں بیٹا نظر نہیں آیا، دوڑتی رہیں۔ بیٹا نظر آیا تو دوبارہ چلنے لگیں۔ اب وہ کوہِ مروہ (اُن کے خیمہ کے بائیں جانب والے پہاڑ) کے اوپر چڑھیں، یہاں بھی کچھ نظر نہ آیا۔ اُنہوں نے سوچا کہ دوبارہ کوہِ صفا پر جانا چاہیئے۔ پہاڑوں پر چڑھنا اُترنا آسان کب ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ایک ماں، بھوک، پیاس، اکیلی اولاد، وہ بھی ابھی گود (Lap) میں، نہ کوئی دوسرا انسان نہ زندگی کی اُمید (Hope)۔ کبھی ایک پہاڑ پر چڑھتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو کبھی دوسرے پر (سبل الھدیٰ و الرشاد: 149/1)۔ جن لوگوں نے پہاڑی علاقوں (Hill Station) میں چھٹیاں گزارنے کے لیے سفر کیا ہے، جانتے ہیں کہ پہاڑوں پر چڑھنا اور اُترنا کس قدر مُشکل کام ہے۔ ہم اپنی خوشی سے جاتے اور بہت جلدی تھک (Tired) جاتے ہیں۔ یہاں تو ایک ماں اپنے بیٹے کی بھُوک، پیاس کی خاطر پریشانی میں پہاڑوں پر چڑھتی اور دوڑتی ہے۔ اِس پریشانی کا اندازہ (Realize) صرف ماں ہی کرسکتی ہے۔

بی بی ہاجرہ کی بے چینی (Disturbance) ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ وہ دیوانہ وار (Frantically) دونوں پہاڑوں پر بار بار جا رہی ہیں۔ وہ سعی (بھاگ دوڑ۔ کوشش۔ Effort) کررہی ہیں کہ کوئی انسان نظر آجائے اور پانی کا اِنتظام ہوجائے۔ (صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی لمبائی 394.5 میٹر ہے) شاید کوئی قافلہ اِدھر سے گزرے اور اُن کے پاس پانی موجود ہو۔ سیّدہ ہاجرہ ساتویں (7th) بار صفا پہاڑ سے مروہ پر پہنچیں تو انہیں ایک عجیب منظر (Strange scene) نظر آیا۔ اُن کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ کہیں یہ نظر کا دھوکہ (Deception) تو نہیں؟ کیا واقعی سخت پتھر کے پہاڑوں میں پانی ہے؟ میرے ربّ! مجھے یقین تھا کہ تیری رحمت کوئی نہ کوئی بہانہ (Reason) ڈھونڈ لے گی۔ وہ میرے پروردگار! تیرا لاکھ لاکھ شکر۔

دوڑتی ہوئی پہاڑ سے اُتریں لیکن اِس بار اپنے بیٹے کی طرف جارہی ہیں۔ اسماعیل کے پاس پہنچیں تو دیکھتی ہیں کہ جہاں اسماعیل روتے ہوئے ایڑی (Heel) مار رہے تھے، وہاں پتھریلی زمین سے پانی کا چشمہ (Spring of water) نکل آیا ہے (سبل الھدیٰ والرشاد: 150/1)(Bible: Book of Genesis,21-19)۔ سیّدہ ہاجرہ کا اپنے ربّ پر یقین تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا کرے گا، ایسا ہی ہوا۔ اب اِنہیں فکر (Worry) ہوئی کہ یہ پانی بہتے بہتے کہیں ختم نہ ہوجائے۔ پانی ذخیرہ (Store) کرنے کا کوئی اِنتظام نہیں تھا۔ اُنہوں نے بے اختیار (Spontaneously) کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''زَم زَم'' (ٹھہر جا، ٹھہر جا۔ Stop, Stop)۔

اللہ کریم کی نیک بندی کا کہنا کمال کر گیا۔ پانی وہیں ٹھہر گیا۔ چشمہ تو باقی رہا لیکن پانی بہنا بند ہو گیا۔ بی بی ہاجرہ نے اِس پانی کے گرد روک (Boundary) بھی بنا دی۔ اللہ کریم کی طرف سے زَم زَم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری کر دیا گیا۔ آج چار ہزار (4,000) سال بعد بھی زَم زَم لوگوں کی پیاس بُجھا رہا ہے (Quenching the thirst)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا:

''اللہ کریم اُمّ اسماعیل (سیّدہ ہاجرہ) پر رحم فرمائے۔ اگر وہ جلدی (Haste) نہ کرتیں تو زَم زَم ایک بہتا ہوا (Running) چشمہ ہوتا۔'' (سبل الہدیٰ و الرشاد: 150/1)

بی بی ہاجرہ کی پریشانی کم ہوئی۔ اب اُنہیں زندگی کے آثار (علامات۔ Signs) نظر آنے لگے۔ چند دِنوں میں پانی کی وجہ سے یہاں سبزہ (Greenery) بھی اُگ (Grew) آیا۔ وہی وادی جہاں کوئی کھیتی باڑی (Cultivation) نہیں تھی، اللہ کی قُدرت کہ وہاں سبزہ نکل آیا۔

یہاں اِس بات کا ذِکر ضروری ہے کہ اللہ کریم نے ماں میں محبّت کا جو جذبہ (Emotions) رکھا ہے، وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکا۔ اللہ کریم کو ایک ماں (بی بی ہاجرہ) کا اپنے ربّ پر ایمان اور اپنے بیٹے کے لیے بھاگ دوڑ (Efforts) اِتنی پسند آئی کہ اِسے حج اور عمرہ کا لازمی حصّہ (Integral component) بنا دیا۔ یہ پابندی (Compulsion) بھی لگا دی کہ جس طرح میری بندی پہاڑوں پر چڑھتی اور نشیبی جگہ (Descent) پر دوڑتی رہی، ویسے ہی پہاڑوں پر چڑھو اور دوڑو۔ سیّدہ ہاجرہ کا اپنے ربّ پر ایمان اور یقین اِسی قابل ہے کہ اُنہیں یہ عزّت (Honour) ملتی۔ کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں جب اللہ کریم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے مکّہ میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ نہ رہے ہوں۔ اِس عمل کو سعی (Running between *Safa* and *Marwah*) کہتے ہیں۔ اللہ کریم نے صفا اور مروہ کو اپنی نشانیاں قرار دیا۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (القرآن۔ البقرہ۔ 158:2)

بے شک! صفا اور مروہ پہاڑ اللہ کی نشانیاں (Signs) ہیں۔ جس نے حج یا عمرہ کیا تو اُسے چاہیئے کہ (میری پیاری بندی ہاجرہ کی طرح) اِن کے درمیان تیز تیز (Briskly) چلے جو شخص نیکی کرتا ہے اللہ اِسے خوب جانتا اور اِس کا بہترین اَجر (Reward) عطا کرنے والا ہے۔

کچھ عرصہ بعد یہاں سے ایک قافلہ گزرا جو تجارت (Trade) کے لیے یمن کے سفر پر تھا۔ اُن لوگوں کا تعلق بنی جُرہم (*Bani Jurhum*) سے تھا۔ یہ راستہ اُن لوگوں کا جانا پہچانا (Known) تھا۔ وہ پہلے بھی بار ہا (Many a times) یہاں سے گزر چکے تھے۔ اِس بار اُنہوں نے عجیب منظر دیکھا کہ پرندے اُڑ اور خوشی سے چہچہا (Chirping) رہے ہیں۔ ان کے تجسس (Curiosity) نے اُنہیں مجبور (Compel) کیا تو وہ پہاڑ پر چڑھے۔ اُن کی حیرت (Surprise) کی اِنتہا (Limit) نہ رہی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ایک خیمہ (Tent) ہے، سبزہ اُگا ہوا اور پانی کا چشمہ موجود ہے۔ کوئی ایسے ویرانے (Desolation) میں تنہا (Alone) کیسے رہ سکتا ہے؟ یہ کیسے ہوا؟ وہ تو بہت دفعہ یہاں سے گزرے، کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں تھا کہ پتھریلے پہاڑوں میں پانی ہوگا۔ وہ لوگ بی بی ہاجرہ کے پاس آئے اور یہاں رہنے کی اِجازت مانگی۔ بی بی ہاجرہ نے اِس شرط پر اُنہیں اِجازت دی کہ زَم زَم پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ملکیت (Ownership) بی بی ہاجرہ اور اُن کی اولاد کے پاس رہے گی۔ وہ لوگ اِس شرط (Condition) پر راضی (Agree) ہو گئے۔ بی بی ہاجرہ اور اسماعیل کے بعد یہ لوگ ہی اِس شہر کے آباد کرنے والے ہیں (سبل الهدى والرشاد: 151/1)۔ اللہ کریم اِس شہر کو ''بکّہ'' (Bakkah) کے نام سے یاد کرتا ہے (القرآن۔ آل عمران۔ 96:3)۔ اِس کے بعد یہ شہر ہمیشہ آباد رہا۔ یہی شہر ''بکّہ'' اب ''مکّہ'' (Makkah / Mecca) کہلاتا ہے۔ اِلہامی کتاب تورات (Torah) میں اِس جگہ کو وادی فاران (Faran / Paran) کہا گیا ہے (Bible: Book of Genesis,21-21)۔ مکّہ کی تاریخ اللہ کے نبی آدم سے شروع ہوتی ہے۔ طوفانِ نُوح (Genesis flood) کے بعد اِس شہر میں موجود کوئی چیز باقی نہ رہی۔ بی بی ہاجرہ اور اسماعیل نے اِس شہر کو نئے سرے (Once again) سے آباد (Re-establish) کیا۔

اسماعیل بنی جُرہم کے درمیان پلے بڑھے (Grew up)۔ ابراہیم اور اسماعیل کا دَور سریان (Syriac) اور یہودیوں (Jews) سے پہلے کا ہے۔ علمی اعتبار سے (From knowldge point of view) اُن کا دَور اللہ کے نبی یعقوب اور مُوسیٰ کے دَور سے بہت ممتاز (Prominent) ہے۔ ابراہیم اور اسماعیل کی زبان عربی تھی۔ بعض تاریخ دان یہ بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل نے عربی زبان بنی جُرہم سے سیکھی، یہ بات حقیقت نہیں کہ بنی جُرہم کی زبان عربی تھی۔

ایک عرصہ تک بنی جُرہم پانی کی ملکیت بنی اسماعیل کے پاس رہنے کے وعدہ پر قائم رہے۔ بعد میں اُنھوں نے وعدہ خلافی (Did not honour their promise) کی، پانی کی ملکیت اسماعیل کی اولاد سے چھین لی اور مکّہ کی حکومت بھی۔ آنے والے دَور میں بنی خُزاعہ (Bani Khuza'ah)، بنی اسماعیل (Bani Isma'eel) نے بنی جُرہم سے جنگ کی اور اُنھیں مکّہ سے نکال دیا۔ بنی جُرہم جاتے ہوئے زَم زَم کا چشمہ بند کر گئے (الروض الانف: 5/2)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری اسباب میں (Apparently) یہ شہر اللہ کے نبی اسماعیل اور بی بی ہاجرہ کے لیے بسایا گیا۔ حقیقت میں یہ کائنات بسائی ہی اللہ کے آخری رسول کے لیے گئی۔ ایک نہ بدلنے والی زبان عربی عطا کی گئی۔ آخر کار قرآن مجید (اللہ کریم کی آخری اِلہامی کتاب) کو بھی تو یہیں نازل (Reveal) ہونا تھا۔

مت سہل ہمیں جانو ، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے اِنسان نکلتے ہیں

یہ کائنات اتنی آسانی سے نہیں بسی۔ زندگیاں اور صدیاں گزریں تو یہ آباد ہوئی　(میر تقی میرؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک! یہ بہت بڑی آزمائش تھی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (القرآن۔ الصفت۔ 102:37)

پھر جب اسماعیل، ابراہیم کے ساتھ بھاگنے دوڑنے (Age of exertion) کے قابل ہوگیا تو (ابراہیم نے) کہا: پیارے بیٹے! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اللہ کے حکم پر تمہیں ذبح (Slaughter) کر رہا ہوں۔ اب تم بتاؤ، تمہاری کیا رائے (Opinion) ہے؟ (اسماعیل نے) کہا: ابّا جان! آپ کو اللہ کی طرف سے جو حکم (Bidden) دیا گیا ہے، آپ اُس پر عمل کریں۔ اِن شاء اللہ (If Allah wills)، آپ مجھے ثابت قدم (Steadfast) پائیں گے۔

اسماعیل کی عمر تیرہ (13) سال ہوئی تو اللہ کے نبی ابراہیم فلسطین سے اُن کے پاس آئے۔ اُس وقت ابراہیم کی عمر ننانوے (99) سال تھی (Bible: Book of Genesis, 16:11)۔ ابراہیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

”میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ مجھے اللہ کریم نے اپنی سب سے قیمتی (Precious) چیز (اکلوتا بیٹا) اُس کی راہ میں قربان (Sacrifice) کرنے کا حکم دیا ہے۔“

بے شک! یہ بہت بڑی آزمائش (Trial) تھی (القرآن۔ الصفت۔ 106:37)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"عرب کی روایات" (محمد رسول اللہ 58/1:) میں بیان کیا جاچکا ہے کہ عرب میں بیٹے کی قربانی سب سے عظیم (The greatest) قربانی سمجھی جاتی تھی لیکن اپنی خواہش سے بھی بیٹا قربان کرنا آسان نہیں تھا۔ بیٹا قربان ہوتے ہوئے دیکھنا..... اِس موقع پر بڑے بڑے بہادر کانپنے (Shivering) لگتے تھے۔ یہ لمحات (Moments) نہ تو باپ کے لیے آسان ہوتے، نہ بیٹے کے لیے اور ماں تو سوچا کرتی کہ میں اِس لمحہ سے پہلے مر کیوں نہیں گئی۔ انسان کو خُدا کی راہ میں قربان کر دینا اُس زمانہ میں پایا جاتا تھا۔ آج ہمیں یہ بات بڑی عجیب (Odd) اِس لیے محسوس ہوتی ہے کہ اللہ کریم نے اِس سے منع کر دیا۔ بیٹے یا بیٹی کی قربانی اب نہیں کی جاسکتی۔

تصوّر (Imagine) کریں کہ ایک بوڑھے باپ کو اپنے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا جارہا ہے۔ اِس وقت جب کہ اُس باپ کی کوئی دوسری اولاد بھی نہیں، اللہ کے نبی کے لیے یہ کیسی آزمائش (Trial) تھی۔ اسماعیل نے نہایت ادب (Respectfully) کے ساتھ جواب دیا:

> "ابّا جان! آپ کو اللہ کی طرف سے جس بات کا حکم دیا گیا ہے،
> آپ اُسے پورا کریں۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے (Steadfast)
> والوں میں سے پائیں گے۔" (القرآن۔ الصفت۔102:37)

اللہ کا برگزیدہ (چُنا ہوا۔ Chosen one) نبی اپنے بیٹے سے کس معاملہ (Matter) میں رائے (Opinion) لے رہا ہے، جان کی قربانی کے لیے۔ بیٹا بھی آنے والے وقت کا نبی ہے، نہایت بہادری سے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سِکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

کیا اسماعیل باپ کے حکم کا ادب کسی درس گاہ (School) سے سیکھ کر آئے تھے یا اُن کے والد کی نظر کا کمال تھا جو سب سیکھ گئے
(علامہ محمد اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ کہنا آسان ہے؟ کیا یہ سننا آسان ہے؟ کیا اکلوتے بیٹے کو قربان کرنا آسان ہے؟ کیا قربان ہونے کے لیے تیار ہونا آسان ہے؟ قربان کرنے کا حکم باپ کو اُس وقت دیا جا رہا ہے جب بیٹا نوجوانی (Youth) میں داخل ہو چکا ہے۔ اللہ کریم کے الفاظ میں:

"جب بیٹا اپنے باپ کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہوا"

(القرآن۔ الصفت۔ 102:37)

اسماعیل اپنے والد کی اکلوتی اولاد (The only son) ہے۔ باپ کی آخری عمر کا سہارا (Support) جس کے لیے ابراہیم نے اللہ کریم سے دُعا مانگی۔

اللہ کا پیارا بننا آسان نہیں۔ جس قدر کوئی اللہ کے قریب ہوتا ہے، اُسے اُتنی ہی زیادہ آزمائشیں دیکھنا پڑتی ہیں۔ ابراہیم نے چھری (Knife) لی اور بیٹے کو لے کر کچھ دُور وادیٔ منیٰ (*Mina Valley*) میں چلے آئے۔ یہ وہی وادی ہے جہاں حج کے دِنوں میں حاجی قیام (Stay) کرتے ہیں۔ منیٰ کی وادی مکّہ سے سات (7) کلومیٹر دُور شمال مشرق (Northeast) میں واقع ہے۔ یہ سات (7) کلومیٹر اُس وقت طے کرنا (Cover) کتنا مُشکل ہوگا۔ یہ سات (7) سمندر (Ocean) طے کرنے سے کم نہ تھا، ہر قدم اُٹھانا مُشکل تھا۔ اللہ کریم نے وادیٔ منیٰ کو اپنے حرم کی حد (Limit) مقرر کر دیا۔

شیطان، جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے اِنکار کِیا اور دعویٰ کِیا کہ وہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرے گا، اِسی لمحہ کے اِنتظار میں تھا۔ اُس نے سوچا کہ اللہ کے نبی پر وار (Attack) کرنے کا اِس سے بہتر موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ شیطان نے ابراہیم کے کان میں سرگوشی (Whisper) کی:

"یہ تو صرف آپ کا خیال ہے، کوئی حکم نہیں۔ بھلا کوئی بیٹا بھی قربان کرتا ہے؟ آپ کا تو بیٹا بھی ایک ہی ہے۔ بڑھاپے (Old age) میں اولاد ملی ہے۔ سعادت مند (Obedient)، خوب صورت اور اکلوتا بیٹا، ایسا نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی نسل (Generation) اِسی سے آگے بڑھنی ہے، آپ کا نام کیسے زندہ رہے گا؟ ابھی بھی وقت ہے، رُک جائیں۔ یہ ایک خواب تھا، حکم تو نہیں۔'' (روح البیان: 474/7)

شیطان کا وار (Attack) تھا تو بہت سخت لیکن اللہ کے نبی ابراہیم کے اِرادوں اور ربّ پر اُن کے ایمان کو ختم نہ کر سکا۔ ابراہیم نے شیطان کو دُھتکارا (Rejected) اور ایک کنکر (Pebble) اُسے مارا۔

شیطان نے دیکھا کہ ابراہیم کو اللہ کریم کی رحمت نے اُس سے محفوظ رکھا تو اُس نے اپنی سوچ کے مطابق آسان نشانہ ڈھونڈا۔ اسماعیل کے پاس گیا اور کہنے لگا:

''بھلا اِس عمر میں کوئی خواب سُن کر جان دیتا ہے۔ ابھی تو تمہاری لمبی زندگی باقی ہے۔ جوانی تو ابھی تم نے دیکھی ہی نہیں۔ تمہیں مجھ جیسا ہمدرد (Concerned) نہیں ملے گا۔ اچھا موقع ہے، یہاں سے بھاگ جاؤ اور اپنی جان بچا لو۔ باپ کبھی بیٹوں سے ناراض نہیں رہتے، کچھ دِن بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

اسماعیل بھی شیطان کے بہکاوے (Deception) میں نہ آئے اور شیطان کو ایک کنکری (Pebble) اُٹھا کر ماری۔ دونوں طرف سے مایوس (Hopeless) ہونے کے بعد شیطان کو خیال آیا کہ ماں کی بچوں سے محبت دُنیا کی ہر چیز سے طاقتور ہے۔ کوئی چیز ماں کی محبّت کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی، مجھے سیّدہ ہاجرہ کو بہکانا چاہیئے۔ ماں اپنے بچوں کی حفاظت اور زندگی کے لیے سب کچھ بھول جاتی ہے۔ بی بی ہاجرہ اپنے بیٹے کی محبّت اور فِکر میں ننگے پاؤں (Barefoot) بھاگ رہی تھیں۔ سیّدہ ہاجرہ کی ممتا (Motherhood) تو پہلے ہی تڑپ (Longing) رہی تھی، اُن کا دِل اس پریشانی میں ڈُوبا ہوا تھا۔ اکلوتا بیٹا، بڑھاپے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہارا، حسین وجمیل اور سعادت مند۔ بھلا میرا ربّ مجھے کہاں تک آزمانا چاہتا ہے۔ اِس سب کے باوجود اللہ کی پیاری بندی کے ہونٹوں پر یہی الفاظ تھے:

''میرے مالک! تُو مجھ سے راضی ہوجا۔ میرے مالِک تُو مجھ سے راضی ہوجا''

شیطان کو یقین تھا کہ باپ اور بیٹا تو میرے وار سے بچ گئے ہیں، بی بی ہاجرہ کو اپنے دام (Trap) میں پھنسا ہی لوں گا۔ سیّدہ کے پاس گیا اور روتے ہوئے کہنے لگا:

''تمہیں یاد ہے جب تمہارا بیٹا گود میں تھا تو باپ اِسے اور تمہیں ویرانے میں بے سہارا (Helpless) چھوڑ گیا تھا۔ اُسے تمہاری اور بیٹے کی فِکر (Concern) ہوتی تو ایسا نہ کرتا۔ اب بیٹا جوان ہورہا ہے، جسے تم نے بڑی مشقت (Efforts) سے پالا ہے، تمہاری زندگی کی خوشی اور اِس کا باپ اِسے قربان کرنے لے جارہا ہے۔ دَوڑو، اَرے روکو۔ وہ تمہارے بیٹے کو قربان (Sacrify) کردے گا۔ بیٹا کہاں سے لاؤ گی؟ باقی عمر کس کے سہارے گزارو گی؟ اِس کے بعد زندگی بھر پچھتاؤ (Regret) گی، اگر تم نے اُسے روک نہ لیا۔ اُسے روکو، اُسے روکو۔''

بی بی ہاجرہ کسی سے کم تھیں جو شیطان کے بہکاوے میں آتیں۔ وہ ایک نبی کی بیوی اور آنے والے وقت کے نبی کی ماں ہیں، شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ اُنہوں نے شیطان کو ایک کنکری (Pebble) ماری۔ اللہ کریم کا شکر ادا کیا جس نے اُنہیں شیطان کے وار سے بچایا (روح البیان: 474/7)۔

شیطان نے اِن نازک لمحوں (Critical moments) میں اللہ کے پیارے بندوں کو بہکانے کی جو کوشش کی وہ ناکام ہوئی۔ تینوں جگہوں پر جہاں شیطان نے بہکانے کی کوشش کی، حاجی آج بھی شیطان کی علامت (Symbol) کو کنکریاں (Pebbles)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارتے ہیں۔ بے شک! اللہ کا وعدہ ہی سچا ہے:

''اللہ کے نیک بندے شیطان کے بہکاوے (Deceit) سے محفوظ رہیں گے''

ابراہیم نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی (Blindfold) تا کہ چھری چلاتے ہوئے کہیں ہاتھ بیٹے کی محبّت میں رُک نہ جائے اور کائنات کے مالِک کی حکم عدولی (Disobedience) ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ کریم کے حکم کی تعمیل (Compliance) نہ ہو سکے۔ اسماعیل کو ماتھے (Forehead) کے بَل (Upside down) زمین پر لِٹایا اور چھری چلا دی (القرآن۔ الصٰفٰت 103:37)۔

اتنے میں غیب (Unseen) سے آواز آئی:

''ابراہیم! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا (Fullfilled)۔ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ (Reward) دیا کرتے ہیں۔'' (القرآن۔ الصٰفٰت 105:37)

ابراہیم نے اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو دیکھا کہ بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا (Lamb) قربان ہو چکا اور اسماعیل پاس کھڑے ہیں، اِنہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

''بے شک یہ بہت بڑی آزمائش (Trial) تھی۔'' (القرآن۔ الصٰفٰت 106:37)

اللہ کریم فرماتا ہے:

''ہم نے ایک بڑی قربانی کو (اسماعیل کی قربانی کا) فِدیہ (Replacement) بنا دیا۔'' (القرآن۔ الصٰفٰت 107:37)

ابراہیم اِس امتحان میں بھی کامیاب ہوئے تو اللہ کریم نے اعلان (Announced) فرمایا:

''بعد میں آنے والوں کے لیے ہم نے ابراہیم کا ذِکرِ خیر (اچھا ذکر۔ Preserved good name) بُلند کر دیا۔'' (القرآن۔ الصٰفٰت 108:37)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے اپنے پیارے بندے ابراہیم سے خوش ہو کر کہا:

''ابراہیم پر سلام ہو (Peace be upon)۔'' (القرآن۔ الصٰفٰت 37: 109)

یہ آزمائش (Test) اتنی بڑی تھی کہ اِس میں کامیابی پر اللہ کریم نے ابراہیم پر سلام بھیجا۔ اللہ کے نبی ابراہیم کی عظمت (Greatness) دیکھیں کہ کائنات کا مالِک اُن پر سلام بھیج رہا ہے۔ مسلمان اِس واقعہ کی یاد میں سنّتِ ابراہیمی (Sunnat Ibraheem) ادا کرتے ہوئے آج بھی دس (10) ذی الحجّہ (Dhul Hajjah)، عیدالاضحیٰ (Eid al Adha) پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ اِس واقعہ کے بعد ابراہیم مکّہ سے فلسطین واپس چلے گئے جبکہ اسماعیل اور سیّدہ ہاجرہ مکّہ میں ہی قیام پذیر (Reside) رہے۔

اللہ کریم کی طرف سے بھیجی گئی آزمائش (Trial) میں کامیابی، اُس مہربان ربّ کی رحمت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ ذرا سوچیے اِس کائنات کا مالِک جس کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ ''یہ بہت بڑی آزمائش تھی''، وہ کتنی بڑی ہوگی۔ اِسی لیے تو اللہ کریم نے اِسے قرآن مجید میں بیان کِیا اور یہ بھی کہا کہ ہم نے ابراہیم کا ذِکر آنے والے لوگوں کے لیے بہترین قرار دیا ہے۔ اِس آزمائش پر پورا اُترنے پر اللہ کریم نے ابراہیم کو خوش خبری (Tidings) دی:

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (القرآن۔ الصٰفٰت 37: 112)

ہم نے ابراہیم کو اُس کے دوسرے بیٹے اِسحاق (Is-haq) کی خوش خبری (Good news) دی جو صالحین (نیک اور ہدایت یافتہ لوگوں (Righteous)) میں سے ہوگا۔ وہ اللہ کا نبی ہوگا۔

بعد کے زمانہ میں سیّدہ سارہ سے ابراہیم کے گھر اللہ کے نبی اِسحاق پیدا ہوئے۔ اِسحاق کی شادی چالیس (40) سال کی عمر میں ربیکا (Rebecca) کے ساتھ ہوئی۔ اِسحاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دو بیٹے ہیں جن کے نام یعقوب (*Ya'qub / Jacob*) اور عِیصُو (*'Esau*) رکھے گئے۔ یہ دونوں جڑواں بھائی ہیں (Bible: Book of Genesis,25:20, 24-26)۔ یعقوب بھی اللہ کے نبی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا

آدم علیہ السلام نے اللہ کا گھر مکّہ کی وادی میں تعمیر (Construct) کیا تھا۔ طوفانِ نُوح (Genesis flood / deluge) کے بعد یہ عمارت (Building) قائم نہ رہی بلکہ اِس کا نام ونشان (Traces) تک مِٹ گیا۔

اللہ کے نبی اسماعیل کی عمر تیس (30) سال ہوئی تو اُن کے والد ابراہیم ایک بار پھر اُن کے پاس آئے۔ ابراہیم کی عمر اُس وقت ایک سوسولہ (116) سال تھی (طبقات ابن سعد: 44/1)۔ اسماعیل ایک درخت کے سایہ (Shade) میں بیٹھے شکار (Hunting) کے لیے تیر (Arrows) بنا رہے تھے۔ اپنے والد کو دیکھ کر خوش ہوئے اور احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ابراہیم نے اسماعیل سے کہا:

> ''مجھے اللہ کریم نے ایک گھر تعمیر (Construct) کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیا تم اِس کام میں میری مدد کرو گے؟'' (سبل الھدیٰ والرشاد: 154/1)

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِى شَيْـًٔا وَطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ (القرآن۔ الحج۔ 26:22)

جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ (خانہ کعبہ) کی تعمیر (Construction) کے لیے جگہ بتا دی (تو حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک (Partner) نہ بناؤ۔ طواف و قیام (Circumambulation and

---

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا (القرآن۔ آل عمران۔ 96:3)

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا خلیل ایک معمار تھا جس بِنا کا (الطاف حسین حالی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(standing in prayer) اور رکوع و سجود (Bow and prostrate) کرنے
والوں کے لیے میرے گھر کو پاک (Pure) کرو۔

اسماعیل نے اپنے والد کے حکم پر اُن کا ساتھ دینے کی حامی (Agreed) بھری۔ صدیوں پہلے آدم علیہ السلام نے اللہ کریم کے حکم پر مکّہ کی وادی میں اللہ کا گھر (بیت اللہ) تعمیر کیا (محمد رسول اللہ: 75/1)۔ طوفانِ نُوح میں یہ عمارت گر گئی اور اِس گھر کا نشان (Traces) بھی باقی نہ رہا۔ جبریل نے آدم کے بنائے ہوئے گھر کی بُنیادوں (Foundations) کی نشاندہی (Identify) کی۔ ابراہیم نے اُنہی بُنیادوں (Foundation) پر بیت اللہ کی تعمیر شروع کی جن پر آدم نے اِس کی تعمیر کی تھی۔ اِس گھر کی تعمیر کے لیے دُنیا کے پانچ برگزیدہ (Sacred) پہاڑوں، کوہِ زیتون *(Mount of Olives)*، کوہِ لبنان *(Mount Lebanon)*، کوہِ سینا *(Mount Sinai)*، کوہِ حرا *(Mount Hira)* اور کوہ جُودی *(Mount Judi* - Place of Descent) کے پتھر اللہ کریم نے فرشتوں کے ذریعے سے عطا کئے (طبقات ابن سعد: 47/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 155/1، التذکرہ قرطبی: 446/2)۔ کوہِ زیتون یروشلم (فلسطین)، کوہِ لبنان لبنان، کوہ سینا مصر، کوہِ حرا سعودی عرب اور کوہِ جُودی ترکی میں واقع ہیں۔ کوہِ سینا کو جبل مُوسیٰ *(Mount Moses)* بھی کہا جاتا ہے۔ مکّہ کے شمالی (Northern) پہاڑی سلسلہ کو ابو قُبیس *(Abu Qubays)* کہتے ہیں۔ ابو قُبیس کو امانت دار (Honest) پہاڑ کہا جاتا ہے۔ اِسے امانت دار پہاڑ اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اِس نے سنگِ اَسود (حجر اسود۔ *Hajar Al Aswad* / Black Stone) اپنی گود میں سنبھالے رکھا۔ آدم کو جب زمین پر اتارا گیا تو یہ پتھر بھی ساتھ ہی جنت سے آیا تھا (طبقات ابن سعد: 43/1، روح البیان: 104/2)۔ اُس وقت اِس پتھر کا رنگ چمکدار سفید تھا (Glowing white)۔ یہ پتھر رات میں چمکا (Shine) کرتا تھا (السلسلۃ الصحیحۃ: 2618)۔ بیت اللہ کی تعمیر میں اِس کی ضرورت پڑی تو سنگِ اَسود ابراہیم کے حوالے کر دیا گیا، جس کی نشان دہی (Identification) جبریل نے کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں باپ بیٹا ایک ایسا گھر تعمیر کر رہے تھے جو اُن کے اپنے رہنے کے لیے نہیں تھا۔ اِس گھر کو اللہ کے گھر کے طور پر بنایا گیا۔ اِس گھر کو دُنیا میں (Residence) سب سے زیادہ اہمیت (Importance) حاصل ہونا تھی۔ تمام دُنیا سے لوگ آ کر اِس گھر کی زیارت (To pay a visit) کیا کریں گے۔ ابراہیم اور اسماعیل نے مل کر دیواریں بنانا شروع کر دیں۔ اسماعیل پہاڑوں کو توڑ کر پتھر لاتے اور ابراہیم اِن پتھروں کو جوڑ کر دیوار بناتے تھے۔ دیواریں مناسب اونچائی پر پہنچیں تو ابراہیم نے اِس گھر کی جنوب مشرقی (Southeast) دیوار کے کونہ (Corner) میں سنگِ اَسود (حجر اسود) نصب (Fix) کر دیا۔ طواف کرتے ہوئے سنگِ اَسود کو بوسہ (Touching with lips to express love) دیا جاتا ہے۔ اِس گھر کی دیواریں اِتنی اُونچی ہو گئیں کہ زمین پر کھڑے ہو کر مزید تعمیر کرنے کے لیے ہاتھ اوپر جانا ممکن نہ رہا تو ابراہیم ابوقُبیس پہاڑ سے ایک اور پتھر اُٹھا لائے۔ اُنہوں نے اِس پتھر پر کھڑے ہو کر دیواریں بنانا شروع کر دیں۔ اِس پتھر کی خوبی (Attribute) یہ تھی کہ جُوں جُوں دیواریں اونچی ہوتیں، یہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا (اوپر کو اُٹھتا)، ابراہیم نے زمین پر اُترنا (Dismount) ہوتا تو یہ پتھر زمین کی طرف اُتر آتا تھا۔ (اِسے آپ آج کل کے زمانہ میں خود کار (Automatic Hydraulic) نظام کہہ سکتے ہیں۔) یہ گھر کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے پاس بنایا گیا۔ زَم زَم کا چشمہ بھی اِس کے قریب ہی تھا۔ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ یہ گھر صفا، مروہ اور چشمہ زَم زَم کے درمیان بنایا گیا۔

اِس گھر کے مکمل ہونے تک جس پر کھڑے ہو کر اللہ کے نبی ابراہیم تعمیر کا کام کرتے رہے، اِس پتھر پر اُن کے قدموں کے نشان (Foot impression) ثبت (Preserve) ہو گئے۔ ابراہیم کے قدموں کے نشان اِس پتھر پر نو، دس (10,9) سینٹی میٹر گہرے (Deep) ہیں۔ سخت پتھر اللہ کے نبی کے پاؤں کے لیے نرم (Soft) ہوا اور اپنے دامن میں اِن قدموں کا نقش (نشان) ہمیشہ کے لیے سمیٹ لیا (Saved)۔ اللہ کریم نے اپنے پیارے بندے کو اِس اِنعام سے نوازا کہ ابراہیم کے پاؤں کے نشان قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کے لیے محفوظ کر دیئے۔ اللہ کریم نے اِسے اپنے گھر بیت اللہ کی خوبصورتی بنایا۔ اب یہ پتھر بیت اللہ کے صحن (مطاف۔Place for circumambulation) میں شیشہ (Glass) کے ایک چھ (6) کونے والے (Hexagonal) قُبّہ (Case) میں محفوظ ہے۔ اِس کو مقامِ ابراہیم (Station of Abraham) کہا جاتا ہے۔ اللہ کریم نے سب لوگوں سے کہا کہ اِس جگہ (یا اِس کے قریب) نماز ادا کرو۔ حجرِ اَسود اور مقام ابراہیم میں موجود پتھر جنّت کے پتھر ہیں۔ یوں اِس کائنات کے مالِک کا زمین پر پہلا گھر بن گیا۔ یہ گھر سادہ (Simple) بھی تھا اور پُروقار (Dignified) بھی۔ گھر کی تعمیر مکمل ہونے پر ابراہیم فلسطین واپس چلے گئے۔ ابراہیم اور اسماعیل کی یہ آخری مُلاقات (Interaction) تھی۔

شہر مکّہ رسول اللہ کی ولادت (Birth) سے پچیس ہزار (25,000) سال پہلے اللہ کے نبی آدم علیہ السلام نے (پہلی دفعہ) آباد کیا۔ مکّہ سطحِ سمندر سے دوسوستتر (277) میٹر بُلند ہے۔ شہر مکّہ کو اِس لیے حَرم *(Haram)* کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عزّت اور حُرمت والا (Sacred) شہر ہے۔ یہ شہر جدّہ *(Jeddah)* سے چونسٹھ (64) کلومیٹر مشرق (East) میں واقع ہے۔ تاریخ دان یاقوت حموی *(Yaqut Hamwi)* کے مطابق شروع میں کعبہ کی عمارت کا نام مکّہ تھا، بعد میں پورے شہر کو مکّہ کہا جانے لگا۔ مکّہ شہر وادی ابراہیم (Valley of *Ibrahim*) میں واقع ہے۔ اِس کے شمال (North) میں قیعقان *(Q'eqan)*، جنوب (South) میں جبلِ حدیدہ *(Mount Hadidah)* اور جنوب مغرب (Southwest) میں جبلِ عمر *(Mount 'Umar)* ہے۔ مشرق (East) میں جبل حرا *(Mount Hira)* (اب اِسے جبل نور کہا جاتا ہے) جبکہ شمال مشرق (Northeast) میں جبل ابو قُبیس *(Mount Abu Qubays)* واقع ہے۔

ابراہیم اور اسماعیل کے بنائے ہوئے اِس گھر کا طواف آج بھی کیا جاتا ہے۔ بیت اللہ کا طواف ہر وقت (24/7) جاری رہتا ہے، سوائے فرض نماز کے دوران۔ یہ گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے لیے قبلہ (Direction) ہے۔ مسلمان دُنیا میں کسی بھی جگہ ہوں، اِسی گھر کی طرف رُخ (منہ) کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ اپنی (مکعب نما۔Cube) شکل (Shape) کی وجہ سے یہ کعبہ (K'abah) کہلایا۔ اِس گھر کے بارے میں اللہ کریم کا اِرشاد ہے:

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (القرآن۔ البقرہ۔2:125)

(یاد کرو) جب ہم نے اِس گھر کو لوگوں کے لیے مرکز (Centre) اور پناہ (Refuge) کی جگہ بنایا اور (حکم دیا کہ) مقامِ ابراہیم (Station of Abraham) کو جائے نماز (نماز کی جگہ) بناؤ۔ ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید (Stressed upon) کی کہ طواف، اعتکاف (Isolation in mosque)، رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف ستھرا (Neat and clean) رکھو۔

اللہ کے نبی ابراہیم اپنی زندگی میں بہت سی آزمائشوں سے گزرے۔ اُن کی بیوی سیّدہ ہاجرہ اور بیٹا اسماعیل بھی اُن کے ساتھ اِن آزمائشوں میں کامیاب (Successful) رہے۔ اللہ کریم کو اس خاندان (Family) کی کامیابیاں (Success) اِتنی پسند آئیں کہ اِنہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا:

- سیّدہ ہاجرہ کا صفا، مروہ کے درمیان چلنا اور دوڑنا
- اسماعیل کی ایڑی (Heel) سے سخت پتھریلی زمین سے پانی کا چشمہ (Spring of water) نکلنا
- سیّدہ ہاجرہ کا پانی کو "زم زم" کہنا اور پانی کا رُک جانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اسماعیل کی قربانی کے لیے مکّہ سے باہر جانا اور حرم کی حد (Limit) مقرّر (Declare) ہونا
- شیطان کے اِس خاندان کو بہکانے والی جگہیں اور اِن کا شیطان کو کنکریاں مارنا
- اسماعیل کی جگہ (Replacement) جانور (مینڈھے۔Lamb) کی قربانی
- ابراہیم اور اسماعیل کا اللہ کا گھر تعمیر کرنا
- ابراہیم کے پاؤں کے نشان محفوظ ہونا
- ابراہیم کے نماز ادا کرنے کی جگہ کو سب کے لیے مصلّٰی (Place to pray) بنانا

بیت اللہ (کعبہ) یروشلم (Jerusalem) کی عبادت گاہ بیت المقدس (Al Quds) سے بھی پرانا ہے۔ مسجد اقصیٰ، بیت اللہ کی تعمیر کے چالیس (40) سال بعد بنائی گئی (مسند احمد:1316)۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (القرآن۔ آل عمران۔ 96:3)

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے (طواف و عبادت کے) لیے بنایا گیا، وہ مکّہ (Bakkah / Makkah) میں ہے۔ بڑا ہی بابرکت (Blessed) اور سارے جہاں کے لیے (مرکز) ہدایت (Center of Guidance) ہے۔

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا
خلیل ایک مِعمار تھا جس بِنا کا

اسماعیل کی شادی بنی جُرہم میں ہوئی۔ اُن کی بیوی کا نام رِعلہ بنت مضاض بن عمرو جُرہمی (R'elah bint Madad bin 'Amr Jurhamite) ہے۔ اللہ کریم نے

دُنیا میں سب سے پہلا گھر بیت اللہ ہے۔ جس کی بنیاد (Foundation) اللہ کے نبی ابراہیم خلیل اللہ نے رکھی (الطاف حسین حالی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل کو بارہ (12) بیٹے اور ایک (1) بیٹی عطا فرمائی۔ بیٹی کا نام نسمہ (Nismah) ہے۔

اسماعیل کے بیٹوں کے نام یہ ہیں:

1۔	نابت	1- *Nabat* / Nebaioth
2۔	قیدار (قیدر)	2- *Qaydar* / Kedar
3۔	اذبیل	3- Adhbeel
4۔	میشا	4- Misbam
5۔	مسمع	5- Mishma
6۔	دُما	6- Dumah
7۔	ماشی	7- Massa
8۔	اُدو	8- Hadad
9۔	طیما	9- Tayma
10۔	یطور	10- Jetur
11۔	نفیس	11- Naphish
12۔	قیذما	12- Qaydhma

(سیرت ابن اسحاق: 66/1)(Bible: Book of Genesis, 25:13-15)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے بنی اسماعیل سے بنی کِنانہ کو چُنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا:

''اللہ کریم نے ابراہیم کی اولاد سے اسماعیل کو چُنا (Chose)۔ بنی اسماعیل سے بنی کِنانہ (Bani Kinaanah) کو، بنی کِنانہ سے بنی قریش (Bani Quraysh) کو اور بنی قریش سے بنی ہاشم (Bani Haashim) کو چُنا۔ بنی ہاشم سے مجھے (محمد بن عبداللہ کو) چُنا۔ میں بہترین انسان ہوں، بہترین انسان کی نسل (Lineage) سے اور وہ (بھی) بہترین انسان کی نسل سے ہیں۔'' (صحیح مسلم: 2276/5938، المستدرک للحاکم: 6996، مسند احمد: 11081، صحیح جامع الصغیر: 3225، سنن ترمذی: 3605)

ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سیّدہ ہاجرہ سے اللہ کے نبی اسماعیل پیدا ہوئے۔ سیّدہ سارہ سے اللہ کے نبی اِسحاق اور ابراہیم کی تیسری (3rd) بیوی سیّدہ قطورہ بنت مفطور (Keturah bint Maftur) سے زُمران (Zimran)، یُقسان (Jokshan)، مدان (Medan)، مدیان (Midian)، اِسباق (Ishbak) اور سوخ (Shuah) پیدا ہوئے (Bible: Book of Genesis,25: 1-2)۔ اِسحاق کو ملکِ شام (Syria) اور فلسطین کے لوگوں کی ہدایت کی ذمّہ داری (Responsibility) دی گئی۔ سیّدہ قطورہ سے اپنی اولاد کو ابراہیم نے یمن (Yemen) کے لوگوں کی ہدایت کی ذمّہ داری دی۔ اسماعیل کی اولاد (Descendants) یمن، مصر اور شام تک پھیل گئی۔ اسماعیل نے ایک سو سینتیس (137) سال کی عمر میں وفات پائی (الروض الانف: 33/1، Bible: Book of Genesis 25: 17)۔ اسماعیل کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

والدہ کے پہلو (Alongside) میں حجر (Hajar) میں (یعنی حطیم کے اندر) دفن کیا گیا (طبقات ابن سعد: 44/1)۔ اسماعیل کے ایک بیٹے کا نام قیدار (Qaydaar / Kedar) ہے۔ قیدار کی اولاد میں محمد بن عبداللہ پیدا ہوئے۔

قیدار کی اولاد میں عدنان ('Adnaan) پیدا ہوئے۔ عدنان رسول اللہ سے اکیس (21) پُشت (نسلیں۔ Generations) پہلے پیدا ہوئے۔ رسول اللہ سے چودہ (14) پُشت پہلے کنانہ (Kinaanah) پیدا ہوئے، گیارہ (11) پُشت پہلے فہر بن مالِک (Fehar bin Malik) پیدا ہوئے۔ رسول اللہ کے پردادا (Great Grandfather) کا نام ہاشم (Haashim) ہے۔ رسول اللہ کا خاندان عدنان ('Adnaan) کی وجہ سے عدنانی ('Adnaani)، کنانہ کی وجہ سے کنانی (Kinaani)اور فہر بن مالِک جن کا لقب (Epithet) قریش (Quraysh) ہے کی وجہ سے قریشی (Qurayshi / Qurayshite) کہلاتا ہے۔ رسول اللہ کے پردادا ہاشم کی وجہ سے یہ خاندان ہاشمی (Haashmi / Haashmite) کہلایا۔

والد کی طرف سے رسول اللہ کا شجرہ نسب (Family Tree) یوں ہے: (صحیح بخاری: 3851، فتح الباری: 646/6، سیرت ابن ہشام: 1/1):

محمد — MUHAMMAD

1۔ بن عبداللہ	1- *Bin 'Abdullah*
2۔ بن عبدالمطّلب (شَیبہ)	2- *Bin 'Abdul Mut-talib (Shaybah)*
3۔ بن ہاشم (عَمرو)	3- *Bin Haashim ('Amr)*
4۔ بن عبدمَناف (مُغیرہ)	4- *Bin 'Abd Manaaf (Mughirah)*
5۔ بن قُصَی (زید)	5- *Bin Qusaey (Zayd)*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6- Bin Kalaab (Hakeem / 'Urwah)		6۔بن کلاب (حکیم/عروہ)
7- Bin Mur-rah		7۔بن مُرّہ
8- Bin K'ab		8۔بن کعب
9- Bin Lu-ey		9۔بن لُوئی
10- Bin Ghalib		10۔بن غالب
11- Bin Fehar (Quraysh)		11۔بن فہر (قریش)
12- Bin Maalik		12۔بن مالِک
13- Bin Nadar (Qays)		13۔بن نَضر (قیس)
14- Bin Kinaanah		14۔بن کنانہ
15- Bin Khuzaymah		15۔بن خُزیمہ
16- Bin Madrakah ('Amr)		16۔بن مدرکہ (عَمرو)
17- Bin Ilyas		17۔بن اِلیاس
18- Bin Mudar		18۔بن مُضر
19- Bin Nazaar		19۔بن نزار
20- Bin M'ad		20۔بن مَعد
21- Bin 'Adnaan		21۔بن عدنان

والدہ کی طرف سے رسول اللہ کا شجرہ نسب یہ ہے،(طبقات ابن سعد 68/1، سیرت ابن ہشام: 156/1)

MUHAMMAD		**محمد**
1- Bin Aaminah		1۔بن آمنہ
2- Bint Wahb		2۔بنت وَہب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ بن عبدِ مَناف 3- *Bin 'Abd Manaaf*

4۔ بن زَہرہ 4- *Bin Zahra*

5۔ بن کلاب 5- *Bin Kalaab*

6۔ بن مُرّہ 6- *Bin Mur-rah*

کلاب بن مُرّہ پر رسول اللہ کے والد عبداللہ اور رسول اللہ کی والدہ سیّدہ آمِنہ کا شجرہ نَسب ایک ہی ہو جاتا ہے۔ اکیسویں (21st) پُشت تک رسول اللہ کے شجرہ نَسب (Genealogical tree) پر تاریخ دانوں (Historians) کا اِتفاق (Agreed upon) ہے، اِس سے پہلے کے ناموں پر اِختلاف (Disagreement) پایا جاتا ہے۔ رسول اللہ جب اپنا نَسب نامہ (Family tree) بیان کرتے تو عدنان تک ہی ذِکر کرتے (صحیح بخاری: 3851، طبقات ابن سعد 56/1)۔ اِسی احترام (Respect) میں رسول اللہ کا شجرہ نَسب یہاں عدنان تک لکھا گیا ہے۔

رسول اللہ کی ایک حدیث یوں ہے:

"میرے سارے نسبی (Lineage) آباؤ اجداد (باپ دادا۔ Forefathers) توحید (Oneness) پر ایمان رکھنے والے اور پاک ہیں۔"

(صحیح بخاری: 3557، سبل الہدیٰ والرشاد: 255/1)

رسول اللہ کے خاندان نے قدیم ترین (The oldest) دین، توحید کی روایات (Traditions) وراثت (Heritage) میں پائیں۔ اِس خاندان میں بابِل، مصر اور عرب کی مختلف نسلوں (Families) کا خون شامل ہے۔ اِس بات نے رسول اللہ کے خاندان کو بہت سی عصبیتوں (Prejudices) سے بچائے رکھا۔ رسول اللہ کے قریبی رِشتہ داروں میں یونانی (Greek) بھی ہیں۔ رسول اللہ کی پھوپھی کی بیٹی حمنہ بنت جحش (*Hamnah bint Jahsh*) کے شوہر مُصعب بن عمیر (*Mus'ab bin 'Umayr*) (594-624,31) کے بھائی ابوالرم بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمیر *(Abu Rum bin 'Umayr)* کی والدہ یونانی ہیں (پیغمبر اسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ:42، نسب قریش:254)۔ (مُصعب اور ابوالرم کی والدہ علیحدہ علیحدہ (Different) ہیں)۔ رسول اللہ کا خاندان شرافت (Nobility) اور نسب (Bloodline / Lineage) میں نہایت اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر دشمنی (Animosity) اور مخالفت (Opposition) کے باوجود کسی نے رسول اللہ کے باپ دادا اور خاندان کے بارے میں لب کشائی (Comment) کی جرأت (Dare) نہیں کی۔ اِس بات کی گواہی (Witness) ابوسُفیان بن حرب (565-653,88) *(Abu Sufyan bin Harb)* نے شہنشاہِ روم ہرقل (King Heraclius)(575-641,67) کے دربار میں دی۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب ابوسُفیان دوسرے قریشی سرداروں (Chiefs) کی طرح رسول اللہ کے بدترین (The worst) دشمن تھے۔ اگر ذرّہ برابر بھی گنجائش (Possibility) ہوتی تو وہ رسول اللہ کو لوگوں کی نظروں میں گرا دیتے۔

ہرقل کے سوال کے جواب میں ابوسُفیان نے کہا:

''محمد بن عبداللہ ایک عالی خاندان (Noble family) سے ہے۔'' (صحیح بخاری:7)

یہاں ہم عدنان سے لے کر عبداللہ بن عبدالمُطّلِب تک رسول اللہ کے باپ دادا کے مختصر (Short) حالاتِ زندگی (Life story) بیان کر رہے ہیں تاکہ ہمیں رسول اللہ کے خاندان کے بارے میں علم ہو سکے۔

21۔ عدنان *('Adnaan)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب (Lineage) اِکیسویں (21st) پُشت پر عدنان سے جا ملتا ہے۔ عدنان کے معنی ہیں قیام کرنے والا۔ اِن کے والد کا نام اُدو *(Udu)* یا اُد *(Ud)* ہے۔ اِن کے دو بھائی ہیں جن کا نام نَبط *(Nabt)* اور عَمرو *('Amr)* ہے۔ آپ چھٹی صدی قبل مسیح (6 BC) میں شاہ بابل اور ایرانی (Persian) بادشاہ بُخت نصر (Nebuchadnezzar) کے زمانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تھے۔ اللہ کے نبی شعیب (Shoaib / Jethro) یمن کے علاقہ حضور (Hadoor) یا حضوراء (Hadoora) میں رہتے تھے۔ حضوراء کا علاقہ یمن کے شہر زبید (Zabid) کے مضافات (Suburb) میں ہے۔ عرب کے لوگوں نے شعیب کو بے گناہ (Innocent / Faultless) قتل کر دیا۔ اللہ کریم نے اپنے نبی اَرمیاہ (Armiyah / Jeremiah) کو وحی کے ذریعہ حکم دیا:

> "بخت نَصر کو عرب پر حملہ کرنے کا مشورہ (Advice) دیں اور شعیب کے قتل کا بدلہ (Revenge) لیں۔ اُسے یہ خوشخبری بھی دیں کہ اللہ کی مدد اُس کے ساتھ ہوگی۔"

عدنان کی قیادت میں 588 قبل مسیح (BC) میں عرب اور ایران کی جنگ ہوئی۔ ایرانی فوج کی قیادت بادشاہ بخت نَصر نے کی۔ اِس جنگ میں ایرانی فوج کو فتح (Victory) حاصل ہوئی۔ بخت نَصر بے حساب مالِ غنیمت (جنگ میں لُوٹا ہوا مال۔ Booty) اور بڑی تعداد میں جنگی قیدی لے کر ایران چلا گیا۔ بخت نَصر نے اِن قیدیوں کو عراق کے شہر اَبناء (Abna) میں آباد کیا۔ اَبناء دریائے فُرات (Euphrates) کے کنارہ پر واقع ہے۔ عدنان مکّہ میں ہی مقیم (Continued to live in) رہے۔ عدنان پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیت اللہ کو چمڑے (Leather) سے بنا ہوا غُلاف پہنایا (انساب الاشراف: 15/1)۔ عدنان کے پانچ (5) بیٹے ہیں (انساب الاشراف: 18/1)۔

20۔ مَعد بن عدنان (M'ad):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب (Lineage) بیسویں (20th) پُشت پر مَعد سے جا ملتا ہے۔ مَعد کے معنی ہیں طاقت ور (Powerful)۔ اللہ کریم نے اپنے نبی اَرمیاہ کو حکم دیا کہ وہ عرب اور ایران کی جنگ سے مَعد بن عدنان کو حفاظت سے نکال کر لے آئیں، اِن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرورش کریں اور تربیت بھی۔ اللہ کے آخری نبی مَعد کی اولاد میں ہوں گے۔ اِس وقت مَعد کی عمر بارہ (12) سال تھی (تاریخ طبری: 398/1، Life Application Study Bible: 118)۔

بخت نصر کو پتہ چلا کہ عدنان (عرب فوج کے سپہ سالار) کا بیٹا جنگی قیدی (Prisoner of war) ہے تو اُس نے مَعد کو قتل (Capital punishment) کرنے کا حکم دیا۔ اَرمیاہ نے بخت نصر کو ایسا کرنے سے منع کِیا۔ اُنہوں نے بخت نصر سے کہا "اِس کی اولاد میں نبی پیدا ہوگا"۔ بخت نصر نے اَرمیاہ کے کہنے پر اپنا حکم واپس لے لیا۔ اَرمیاہ، مَعد کو اپنے ساتھ ایران سے ملکِ شام لے گئے (الروض الانف: 33/1)۔ بخت نصر کے مرنے کے بعد اَرمیاہ، مَعد کو واپس مکّہ لے آئے۔ مَعد کی اولاد یہیں رہنے لگی۔ مَعد کی وجہ سے اسماعیل کی اولاد کو دوبارہ طاقت اور حکومت ملی۔ اِنہوں نے تہامہ شہر (Tehamah۔ مکّہ کے قریب ایک آبادی کا نام) پر قبضہ کِیا اور وہاں ایک قلعہ (Fort) بھی تعمیر کروایا۔ مَعد کی وجہ سے ہی تہامہ میں خوشحالی (Prosperity) کا آغاز (Beginning) ہوا۔ وہ ہر وقت جنگ کے لیے تیّار رہتے تھے۔ جس جنگ میں بھی حصّہ لیتے، فتح حاصل کرتے۔ رسول اللہ کا زمانہ مَعد سے تقریباً (Estimated) گیارہ سو اٹھاون (1158) سال بعد کا ہے۔

19۔ نزار بن مَعد *(Nazaar)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب اُنیسویں (19th) پُشت پر نزار سے جا ملتا ہے۔ نزار کے معنی ہیں یگانہ روزگار، یکتا (Unique)۔ نزار پیدا ہوئے تو بہت خوبصورت (Beautiful) تھے۔ اِن کا چہرہ چمکتا (Glowing) ہوا تھا جس کو دیکھ کر ان کے والد کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی۔ اِسی وجہ سے پیدا ہونے والا بچہ "نزار" *(Nazaar)* کے نام سے مشہور ہو گیا (سبل الہدیٰ والرشاد: 289/1)۔ مَعد نے بیٹا پیدا ہونے کی خوشی میں بے شمار اونٹ قربان کئے۔ امیر، غریب، اپنے اور بیگانے، سب کو دعوت دی۔ اِس پر بڑی رقم خرچ ہوئی۔ مَعد کہا کرتے تھے:

"اللہ کریم نے اِس بیٹے کی صورت میں مجھ پر جو اِنعام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Blessing) کیا ہے اُس کے مقابلہ میں یہ خرچ کچھ بھی نہیں''

روایت ہے کہ نزار کی آنکھوں میں نبوّت کی روشنی دیکھی جاسکتی تھی۔ وہ نہایت عقلمند (Wise) اور فہم وفراست (Wisdom) کے مالِک تھے۔ جس بادشاہ کے دربار میں جاتے، خوب عزّت واحترام پاتے۔ بادشاہ اِن سے بڑی محبّت سے پیش آتا۔ نزار کے چار (4) بیٹے ہیں (انساب الاشراف: 28/1)۔ مُضر *(Mudar)*، ربیعہ *(Rabi'ah)*، اَیاد *(Ayaad)* اور اَنمار *(Anmar)*۔ نزار کا آخری وقت (Last moment) قریب آیا تو اُنھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا:

''اگر تم میں کسی بات پر اِختلاف (Disagreement) ہوجائے
تو نجران (*Najran*) میں رہنے والے اُفعٰی جُرہمی (*Uf'a Jurhumite*) کے
پاس جانا اور اپنا فیصلہ (Resolve) کروالینا''

18۔ مُضر بن نزار *(Mudar)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب اٹھارویں (18th) پُشت پر مُضر سے جاملتا ہے۔ مُضر کے معنی ہیں سفید، گوراچٹا، اُجلا۔ بہت حسین وجمیل تھے۔ جو دیکھتا، اُن کا دیوانہ ہوجاتا اور اپنی جان نچھاور (Love) کرتا۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ دِلکش (Alluring) آواز کے مالِک بھی تھے۔ ایک دِن اونٹ پر سواری کرتے ہوئے گر پڑے، ہاتھ کی ہڈی ٹُوٹ گئی۔ درد کی شدّت سے کہنے لگے:

''ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ''

خوبصورت اور دِلکش (Attractive) آواز سُن کر بہت سے اونٹ اُن کے اِردگرد جمع ہوگئے۔ عرب میں حُدی خوانی (اونٹ کی تعریف میں شاعری۔ Poetry in praise of camels) کا آغاز مُضر نے کِیا (انساب الاشراف: 37/1، سبل الھدیٰ والرشاد: 289/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنھوں نے کمال کی ذہانت (Intelligence) پائی تھی۔

نزار کے بعد اُن کے بیٹوں میں جائیداد (Property) کی تقسیم پر اختلاف ہو گیا۔ چاروں بھائی اپنے والد کی وصیت (Will) کے مطابق نجران کے لیے نکلے۔ سفر کے دوران اُن کا گزر ایک ہرے بھرے میدان سے ہوا۔ مُضر نے گھاس دیکھی تو کہا:

''یہاں گھاس چرنے والا اونٹ کانا (One eyed) ہے۔''

ربیعہ نے کہا:

''وہ اونٹ لنگڑا (Crippled) بھی ہے۔''

اَیاد نے کہا:

''اُس اونٹ کی دُم (Tail) بھی نہیں ہے۔''

اَنمار نے کہا:

''وہ اونٹ اپنے مالک سے بھاگ کر یہاں آیا ہے۔''

اِس گفتگو (Conversation) کے بعد وہ تھوڑا آگے گئے تو ایک شخص اپنا اونٹ ڈھونڈ (Looking for) رہا تھا۔ اونٹ کے مالک نے اِن چاروں سے بھی پُوچھا۔ سب نے اپنے اپنے اندازے کے مطابق اونٹ کی نشانیاں (Features) بتائیں تو اونٹ کے مالک نے اُن نشانیوں کی تصدیق (Confirmation) کی۔ اونٹ کے مالک نے اُن سے پُوچھا کہ میرا اونٹ کہاں دیکھا ہے؟ اُنھوں نے کہا:

''ہم نے تمھارا اونٹ نہیں دیکھا، ہمیں کیا پتا؟''

اونٹ کے مالک نے یقین (Believe) نہ کیا۔ وہ بھی اُفعیٰ جُرہمی کے پاس جانے کے لیے اُن کے ساتھ نجران کو چل پڑا۔ یہ لوگ اُفعیٰ جُرہمی کے پاس پہنچے تو اونٹ کے مالک نے دعویٰ (Claim) کیا: ''اِن لوگوں نے میرا اونٹ دیکھا ہے مگر مجھے بتاتے نہیں کہ وہ کہاں ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُفعٰی نے اُن سے پُوچھا: ''اگر تم لوگوں نے اِس کا اونٹ دیکھا نہیں تو اُس کی نشانیاں کیسے بتا دیں؟''

مُضر: ''میں نے گھاس دیکھی تو وہ ایک طرف سے چَری ہوئی (Grazed) جبکہ دوسری طرف جُوں کی تُوں ((As it is تھی۔ میں نے اندازہ لگا لیا کہ اونٹ کو ایک آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا۔''

ربیعہ: ''میں نے دیکھا کہ اونٹ کے پاؤں کے نشان (Footprint) ایک طرف گہرے (Deep) جبکہ دوسری طرف اُدھورے (Incomplete) ہیں۔ میں اِس نتیجہ پر پہنچا کہ اونٹ لنگڑا ہے۔''

اَیاد: ''میں نے اونٹ کی مینگنیاں (Dung) صحیح سالم (Complete) دیکھیں، ٹُوٹی ہوئی نہیں تھیں۔ اِس کا مطلب کہ اونٹ کی دُم نہیں تھی۔''

اَنمار: ''میں نے دیکھا کہ میدان سرسبز (Green) ہے اور کُھلا بھی۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا (No Restrictions) نہیں، پھر اونٹ نے تھوڑے سے حصّہ سے گھاس کیوں کھائی؟ وہ اِسے اُدھورا (Incomplete) چھوڑ کر بھاگ گیا، اُسے فِکر ہوئی کہ پکڑا نہ جاؤں۔''

اُفعٰی جُرہمی نے یہ باتیں سُن کر اونٹ کے مالِک سے کہا:

''جاؤ بھائی، اِنہوں نے تمہارا اونٹ نہیں دیکھا۔''

اِس کے بعد اُفعٰی جُرہمی نے اُن سے پُوچھا:

''تم لوگ کون ہو اور میرے پاس کیوں آئے ہو؟''

اُنہوں نے بتایا کہ ہم نِزار بن مَعد کے بیٹے، آپ کے پاس جھگڑے کا فیصلہ لینے آئے ہیں۔ اُفعٰی جُرہمی نے حیرت سے کہا:

''اِتنی عقل (Wisdom) اور دانائی (Prudence) کے باوجود مجھ سے فیصلہ لینا، بڑے تعجب (Astonishment) کی بات ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُفعٰی جُرہمی نے اُن کی پُرتکلف (Lavish) دعوت کی۔ رات میں انگور (Grapes) کا مشروب (Drink) پیش کیا گیا۔ کھانے میں بکری کا گوشت بنایا گیا۔ اُفعیٰ نے بہت ہی اہتمام سے اُن کی خدمت کی۔ کھانا کھانے کے بعد مُضر نے کہا:

''میں نے ایسا مشروب (Soft drink) زندگی بھر نہیں پیا، کاش انگور کی بیل (Vine)، جس سے یہ مشروب بنا، کسی قبر (Grave) پر نہ اُگی (Grow) ہوتی''

ربیعہ: ''ایسا لذیذ گوشت (Tasty Mutton) میں نے کبھی نہیں کھایا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ بکری کسی کُتیا (Bitch) کے دُودھ پر نہ پلی (Raised) ہوتی۔ کتے کے گوشت پر چربی (Fats) غالب نہیں ہوتی، یہ گوشت ایسا ہی ہے۔''

اَیاد: ''میں نے ایسا میزبان (Host) نہیں دیکھا۔ کاش اِس کا باپ کوئی غیر نہ ہوتا۔ اِس نے ہمارے لیے کھانا رکھا اور خود ساتھ بیٹھ کر نہیں کھایا، جو کم ظرفی (Low moral values) کی نشانی ہے۔''

اَنمار: ''میں نے ایسی گفتگو جو اُفعیٰ جُرہمی نے کی، اِس سے پہلے نہیں سُنی جو ہمارے لیے اِس قدر فائدہ مند (Beneficial) ہو۔''

اُفعیٰ جُرہمی یہ باتیں سُن کر حیران رہ گیا۔ اُس نے مشروب بنانے والے کو بُلایا اور پُوچھا کہ انگور کہاں سے لیے تھے؟ مشروب بنانے والے نے بتایا:

''میں نے انگور کی بیل (Grapes vine) تمہارے والد کی قبر (Grave) پر اُگائی تھی تاکہ سبزہ (Greenery) رہے۔ یہ بیل بڑھتی رہی تو اِس پر انگور آ گئے۔ میں نے وہیں سے انگور لے کر مشروب بنایا ہے۔''

اب اُفعیٰ جُرہمی کی حیرت (Sruprise) بڑھ گئی۔ چَرواہا (Shepherd) بُلایا گیا اور پُوچھا تو چَرواہا بولا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جس بکری کے گوشت سے کھانا بنایا، جب یہ پیدا ہوئی تو اِس کی ماں (بکری) مر گئی تھی۔ میں نے اِس چھوٹی بکری کو کُتیا (Bitch) کا دُودھ پلانا شروع کر دیا۔''

اب اُفعٰی جُرہمی کی حیرت پریشانی (Worry) میں بدل چکی تھی۔ وہ پریشانی میں اپنی ماں کے پاس گیا اور پُوچھا:

''میرا والد کون ہے؟''

اُس کی ماں نے بتایا:

''میں ایک سردار کی بیوی تھی، جس سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ بے اولاد رہے۔ میں نے کسی اور سے تعلق قائم کیا اور تم پیدا ہوئے۔''

اُفعٰی جُرہمی اِن لوگوں کا وِجدان (Intuition) دیکھ کر حیران تھا۔ اُس نے اِن لوگوں کا دعویٰ (Case) سنا اور فیصلہ کر دیا (سبل الہدیٰ والرشاد: 269/1)۔ یہ اندازہ لگانا مُشکل نہیں کہ رسول اللہ کے باپ دادا حُسن و جَمال (Handsome) کے ساتھ ساتھ بے حد ذہین (Intelligent) اور عقل مند (Wise) بھی تھے۔ مُضر بنی عدنان میں سب سے زیادہ دولت مند (Rich) تھے (سبل الہدیٰ والرشاد: 282/1)۔

مُضر کے اقوال (Sayings) کچھ یوں ہیں:

''بہترین بھلائی (Goodness) وہ ہے جو فوری کی جائے۔''

''اپنے نفس (Body) کو مُشکل حالات کا مقابلہ کرنے والا بناؤ، لالچ (Greed) سے اِس کو بچائے رکھو۔''

''صُلح اور فساد میں اِتنا ہی فاصلہ ہے، جتنا دُودھ دینے والے جانور کے دوبارہ دُودھ دینے میں (Milking again / few hours)''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

17۔ اِلیاس بن مُضَر (Ilyas / Elias):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب سترھویں (17th) پُشت پر اِلیاس سے جاملِتا ہے۔ اِلیاس کے معنی ہیں بہادر، شُجاع (Brave)۔ آپ عرب قبیلوں کے سردار تھے۔ سب لوگ اِلیاس کو عزّت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اِلیاس قربانی کا جانور بیت اللہ لے کر جانے والے پہلے شخص ہیں (الروض الانف: 33/1)۔ اِلیاس نے اپنی قوم کی تربیت کی اور اسماعیل کے دِین میں شامل کی گئی خرابیوں کو دُور کیا (سبل الھدیٰ و الرشاد: 289/1)۔ مقامِ ابراہیم زمانہ کے ساتھ آنے والے طوفان (Storm) کی وجہ سے گم (Lost) ہوگیا، اِلیاس نے تلاش کرکے اِسے واپس اِس کی جگہ پر نصب (Fix) کیا (الشجرة الزکیه: 73)۔ عربوں کے ہاں اِن کا بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ عرب، اِلیاس کو لقمان حکیم کی طرح نہایت دَانا (عقلمند) آدمی سمجھتے اور اِن کی تعظیم (عزّت) کرتے ہیں (سبل الھدیٰ و الرشاد: 289/1)۔

اِن کا ایک قول کچھ یوں ہے:

''جو بھلائی کی بات کرتا ہے، وہ خوشی کی فصل کاٹتا (Reap) ہے۔ جو برائی بوتا (Sow) ہے، وہ شرمندگی (Embarrassment) کی فصل کاٹتا ہے۔''

16۔ مدرکہ بن اِلیاس (Madrakah):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب (Lineage) سولھویں (16th) پُشت پر مدرکہ سے جاملِتا ہے۔ مدرکہ کے معنی ہیں پالینے والا (Achiever)۔ اِن کا اصل نام عَمرو ('Amr) ہے۔ ایک دِن جنگل میں اپنے بھائی عامر ('Amir) کے ساتھ اونٹ چَرا رہے تھے کہ اِنہیں شکار مل گیا۔ وہ اِسے پکانے میں مصروف ہوگئے۔ اچانک ایک خرگوش (Rabbit) چھلانگیں لگاتا ہوا پاس سے گُزرا، جس کی وجہ سے اونٹ بھاگ گئے۔ عَمرو نے اپنے بھائی عامر سے پُوچھا:

''اونٹوں کے پیچھے جاؤ گے یا شکار پکاؤ گے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامر نے شکار پکانے کی حامی (Consent) بھری۔ عَمرو اونٹوں کے پیچھے بھاگے اور انہیں پکڑ کر لے آئے۔ شام کو دونوں بھائی گھر واپس آئے تو اپنے والد کو ساری بات سنائی۔ اِن کے والد نے عَمرو کو کہا:

''انت مدركة'' (تم پالینے والے ہو)

اور عامر سے کہا:

''انت طابخة'' (تم کھانے پکانے والے ہو)

دونوں اِنہی ناموں سے مشہور ہو گئے (تاریخ طبری: 25/2، سیرت ابن ہشام: 76/1)۔

15۔خُزیمہ بن مدرکہ (Khuzaymah):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب پندرہویں (15th) پُشت پر خُزیمہ سے جا ملتا ہے۔ خُزیمہ کھجور کے چھوٹے درخت کو کہتے ہیں جس کے پتوں سے ٹوکریاں (Baskets) بنتی ہیں۔ اِن کی کنیت (Teknonymic) ابو اَسد (Abu Asad) ہے۔ اِن کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت اسلم (Salma bint Aslam) ہے۔ یہ لوگوں پر بہت اِحسان (Favour) کیا کرتے تھے۔ اِن کے اخلاق بہت اعلیٰ تھے۔ آپ دِین ابراہیم پر عمل کرتے تھے (سبل الہدیٰ والرشاد: 287/1)۔ اِن کے ایک بھائی کا نام ہُذیل (Hudhail) ہے۔ خُزیمہ کے پانچ (5) بیٹے ہیں۔

14۔کِنانہ بن خُزیمہ (Kinaanah):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب چودھویں (14th) پُشت پر کِنانہ سے جا ملتا ہے۔ اِن کی کنیت ابونضر (Abu Nadar) ہے۔ اِن کی والدہ کا نام عوانہ بنت سعد ('Awanah bint S'ad) ہے۔ کِنانہ کے معنی ترکش (جس میں تیر رکھے جاتے ہیں۔ Quiver) ہے۔ جس طرح ترکش اپنے اندر تمام تیروں کو چھپا لیتا ہے، اِنہوں نے ساری قوم کو جُودوسخا (Generosity) سے اپنے دامن میں چھپا لیا (فتح الباری: 206/7)۔ اِس لیے یہ کِنانہ کے نام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہوئے۔ رسول اللہ کا خاندان اِنہی کی وجہ سے کنانی کہلایا۔ کنانہ کے عِلم و فضل (Knowledge and skill) کی وجہ سے اہلِ عرب دُور دُور سے اِن سے ملنے آتے تھے۔

کنانہ اہلِ عرب سے کہا کرتے تھے:

''مکّہ میں ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ اُس کا نام ''احمد'' ہوگا۔
وہ اللہ کریم پر ایمان لانے کی دعوت دے گا۔ نیکی، اِحسان (Kindness) اور بُلند اخلاق کی تلقین (Advise) کرے گا۔ اہلِ عرب! تم اُس کی پیروی (Follow) کرنا۔ اِس سے تمہاری عزّت اور قدر (Importance) میں اضافہ ہوگا۔''

ایک روز کنانہ، حطیم (Hatim/Hajar) (بیت اللہ کا وہ حصّہ جس پر چھت (Roof) نہیں اور سفید رنگ کی نیم دائرہ Crescent Shaped دیوار ہے۔) میں سو رہے تھے کہ اُنہوں نے خواب دیکھا۔ اُنہیں خواب میں کہا گیا:

''اِن چار (4) چیزوں میں سے ایک چُن (Choose) لو:
گھوڑے، اونٹ، تعمیرات (Buildings) اور دائمی عزّت (Permanent Respect)''

کنانہ نے عرض کی:

''میرے ربّ! مجھے یہ ساری نعمتیں (Blessings) عطا فرمایئے۔''

اللہ کریم نے اِن کی دُعا کے صدقہ یہ ساری نعمتیں عطا کیں۔

13۔ نَضر بن کنانہ *(Nadar)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب تیرہویں (13th) پُشت پر نَضر سے جا مِلتا ہے۔ نَضر کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں، تابناک (Shining) اور تر و تازہ (Fresh)۔ اِن کا اصل نام قیس (Qays) ہے (سبل الہدیٰ والرشاد: 284/1)۔ اِن کی والدہ کا نام برّہ بنت مُر بن اُد بن طابخہ (Bar-rah bint Mur-r bin Ud bin Tabkhah) ہے۔ رَوشن چہرہ اور حُسن و جمال (Handsomeness) کی وجہ سے نَضر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اِن کے تین (3) بیٹے ہیں۔

12۔ مالِک بن نَضَر (Maalik):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب بارہویں (12th) پُشت پر مالِک سے جاملتا ہے۔ آپ کی کنیت ابو حارث (Abu Harith) اور لقب عکرشہ (Akrashah) ہے۔ آپ کی والدہ کا نام عاتِکہ ('Aatikah) ہے۔ اِن کے دو بیٹے (2) بیٹے ہیں: حارث اور فہر (انساب الاشراف: 45/1)۔ مالِک کے مشہور اقوال (Sayings) یہ ہیں:

"خوبصورت چہرے (Faces) عیبوں (Faults) کو چھپا لیتے ہیں۔ جب اِن کے عیب ظاہر ہو جائیں تو پھر اِن کی صورت پر نہ جاؤ۔"

"بہت سی صورتیں (Faces) حقیقت حال (Reality) سے بالکل اُلٹ (Opposite) ہوتی ہیں۔ وہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے دھوکہ (Deceive) دیتی اور اُن کی برائیاں (Evils) چھپ جاتی ہیں۔ ظاہری صورتوں سے بچو اور حقائق (Facts) تلاش کرو۔ ہر معاملہ کے انجام (End) کے پیچھے نہ پڑو، گناہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔" (انساب الاشراف: 46/1، سبل الہدیٰ و الرشاد: 284/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے بنی کنانہ سے بنی قریش کو چُنا

11۔فہر بن مالِک (Fehar):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب (Lineage) گیارہویں (11th) پُشت پر فِہر سے جا ملتا ہے۔فِہر ہتھیلی (Palm) جتنے پتھر کو کہتے ہیں۔اِن کی کنیت ابو غالب (Abu Ghalib) ہے۔فِہر ضرورت مندوں (Needy) کو تلاش کر کے اِن کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔اسی وجہ سے قریش (Quraysh) کے لقب سے مشہور ہوئے،اِن کی اولاد قریشی (Qurayshi / Qurayshite) کہلائی اور خاندان کو قریش کہا جانے لگا(انساب الاشراف:45/1)۔کچھ تاریخ دانوں کے مطابق اِن کی والدہ نے اِن کا نام قریش رکھا۔اِن کی والدہ کو سمندر کی بڑی مچھلی (Fish) جسے ہم وہیل (Whale) کہتے ہیں، پسند تھی۔وہیل باقی تمام مچھلیوں پر حاوی (Conquer) رہتی ہے، طاقت اور قوت اِس کی خوبیاں (Attributes) ہیں۔اِس مچھلی کی خوبیوں کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے بیٹے کا نام قریش رکھا۔فِہر اپنے زمانہ میں اہل مکّہ کے سردار تھے۔

حسّان بن عبد کلال حمیری (Hassaan bin 'Abd Kulal Himyarite) نے یمن سے آ کر مکّہ پر حملہ (Attack) کِیا۔حسّان کا مقصد وہ پتھر جن سے اللہ کے نبی ابراہیم نے کعبہ کی تعمیر کی تھی، اُن کو یمن لے جانا تھا(محمد رسول اللہ:184/1)۔عرب قبیلوں کے سپہ سالار (Commander In Chief) فِہر بن مالِک تھے۔اِس جنگ میں یمن کی فوج کو شکست ہوئی۔اِس فتح سے پورے عرب میں فِہر کی قوّت، عظمت (Glory) اور شوکت (Splendor)

اللہ کریم نے بنی کنانہ سے بنی قریش کو چُنا(صحیح مسلم:2276/5938، مسند احمد:11801)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی دَھاک (Fame) بیٹھ گئی۔ حسّان تین (3) سال قید رہا۔ فہر کے سات (7) بیٹے ہیں (سبل الہدیٰ والرشاد: 262/1، تاریخ دمشق الکبیر: 62/44)۔

10۔ غالب بن فہر (Ghalib):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب دسویں (10th) پُشت پر غالب سے جا مِلتا ہے۔ غالب کے معنی ہیں غلبہ (Domination) حاصل کرنے والا۔ اِن کی کنیت ابو تیم (Abu Taym) ہے۔ اِن کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت حارث بن تمیم (Layla bint Harith bin Tamim) ہے۔ غالب کے دو بیٹے، جن کے نام تیم (Taym) اور لُوئی ہیں (انساب الاشراف: 46/1)۔

9۔ لُوئی بن غالب (Lu-ey):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب نویں (9th) پُشت پر لُوئی سے جا مِلتا ہے۔ لوئی، لواء یعنی عَلَم یا پرچم (Flag) سے ماخُوذ (Derived) ہے۔ اِن کی کنیت ابو کعب (Abu K'ab) ہے۔ اِن کی والدہ کا نام عاتکہ بنت یخلد بن نضر ('Aatikah bint Yakhlad bin Nadar) ہے۔ یہ بڑے جہاں دیدہ (Seasoned / Widely traveled)، حکمت (Wisdom)، عِلم اور بصیرت (Vision) والے شخص تھے۔ لُوئی کو اللہ کریم نے نرم طبیعت (Kind personality) اور دانائی (Wisdom) کی صفات (Qualities) سے نوازا۔ بچپن میں ہی ایسے جملے (Sentences) آپ کی زبان سے نکلتے جو ضربُ المثل (Proverb) بن جاتے۔ اِن کے سات (7) بیٹے ہیں (انساب الاشراف: 47/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 280/1)۔ اِن کا ایک (1) قول (Saying) یوں ہے:

> "جس نے ہمیشہ نیکی کی، اُس کی نیکی کبھی ختم نہ ہوگی، اُس کا ذِکر مسلسل (Continuos) ہوتا رہے گا۔ لازم یہ ہے کہ جس پر نیکی کی جائے، وہ اُس نیکی کا ذِکر کرے۔ جس سے نیکی کی ہو، وہ چُپ رہے اور اپنی نیکی کا چرچا (Publicize) نہ کرے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8۔کعب بن لُوئی (K'ab):

رسول اللہ کا سلسلہ نسب آٹھویں (8th) پُشت پر کعب سے جا ملتا ہے۔ کعب کے معنی ہیں اونچے ٹخنے (High ankle) اور بُلند قدم رکھنے والا۔ اِسے عزّت کے معنی میں سمجھا جاتا ہے۔ کعب کی کنیت ابو ہصیص *(Abu Hasees)* ہے۔ وہ جمعہ (Friday) کے دِن عبادت (نماز ادا) کیا کرتے تھے۔ اِس عبادت سے پہلے خطبہ (Sermon) بھی ہوتا تھا۔ اُس دَور میں اس دِن (جمعہ) کو یوم العروبہ *(Yaum al 'Arubah)* کہا جاتا تھا (الروض الانف:29/1)۔ (شاید یہ اُس زمانہ کی نمازِ جمعہ (Friday prayer) تھی)۔

کعب نے ہی یوم العروبہ کا نام بدل کر جمعہ رکھا۔ وہ خطبہ دیتے تو اپنی بات کا آغاز "**أَمَّا بَعد**" (لیکن اِس کے بعد۔But after) سے کرتے۔ آنے والے زمانوں میں یہی رواج (Adopted) پا گیا جو آج بھی قائم ہے (الروض الانف:26/1، السیرۃ النبویہ ابن کثیر:167/1)۔ خطبہ میں لوگوں کو ایک خُدا کی عبادت کا دَرس (Lecture) دیتے۔ اِنہیں سمجھاتے کہ اللہ کریم نے ہمیں جو عقل (Wisdom) عنایت (Blessed) کی ہے، اِسے کائنات (Universe) میں غور (Ponder) کرنے کے لیے اِستعمال کرو۔ وہ غریبوں کی مدد کرنے کی ترغیب (Motivation) دیتے تھے۔ لوگوں کو وعدہ اور اِسے پورا کرنے کی اہمیت (Importance) بتاتے۔ کعب لوگوں کو بتایا کرتے کہ اِس کائنات کا آخری نبی اِن کی اولاد میں ہوگا (الروض الانف:26/1، السیرۃ النبویہ ابن کثیر:167/1)۔ وہ کہا کرتے تھے:

"لوگو! اگر تمہیں آخری نبی کا زمانہ (Era) نصیب ہو تو اُس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا۔ اُس نبی کی خوش خبری مُوسیٰ اور عیسیٰ نے دی ہے۔ میری خواہش (Wish) ہے کہ مجھے اُس کا زمانہ ملے اور میں اُس کا ساتھ دینے کے لیے اپنی ساری توانائیاں (Energies) لگا دوں۔ کاش! میں اُس وقت موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور اُس نبی کی مدد کروں جب اُس کا قبیلہ اُس کے خِلاف (Against) ہوگا'' (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 167/1)

رسول اللہ کے باپ دادا (Forefathers) میں کعب کی شخصیت (Personality) بڑی نمایاں (Notable) ہے۔ کعب عرب میں بڑی عزّت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اہلِ عرب نے اپنی تاریخ (History) کا آغاز کعب کے یومِ وفات (Day of death) سے کیا۔ عام الفیل تک عرب اپنے سالوں کا شمار (Count) کعب کے یوم وفات سے ہی کرتے رہے (انساب الاشراف: 47/1، سبل الهدیٰ والرشاد: 276/1)۔ کعب اور رسول اللہ کی آمد کے درمیان پانچ سو ساٹھ (560) سال کا عرصہ ہے (الروض الانف: 26/1، السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 167/1)۔ اِن کے تین (3) بیٹے ہیں۔ اِنہی کے بیٹے عدی *('Adi)* کی اولاد میں عمر بن خطّاب پیدا ہوئے۔

7۔ مُرّہ بن کعب *(Mur-rah)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب ساتویں (7th) پُشت پر مُرّہ سے جا مِلتا ہے۔ مُرّہ طاقت (Mighty) اور تلخ مزاج (Bitter) دونوں کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ اِن کی کنیت ابو یقظہ *(Abu Yaqzah)* ہے۔ اِن کے تین (3) بیٹے ہیں۔ اِن کے بیٹے تیم کی اولاد میں ابوبکر پیدا ہوئے (أسد الغابہ: 20/3)۔

6۔ کلاب بن مُرّہ *(Kalaab)*:

رسول اللہ کا سلسلہ نسب (Lineage) چھٹی (6th) پُشت پر کلاب سے جا مِلتا ہے۔ کلاب کے معنی ہیں کتّے پالنے والا۔ عربی میں کتّے (Dog) کو کلب (Kalb) کہتے ہیں۔ آپ اکثر (Frequently) کُتّے لے کر شِکار (Hunting) پر جایا کرتے تھے۔ اِسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسبت سے آپ کو کلاب کہا جانے لگا (فتح الباری: 205/7، الروض الانف: 28/1)۔ آپ کا نام حکیم (Hakeem) ہے۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق آپ کا نام عُروہ ('Urwah) ہے۔ اِن کی کنیت ابوزَہرہ (Abu Zahrah) ہے۔ یہ رسول اللہ کی والدہ سیّدہ آمِنہ کے بھی تیسرے (3rd) دادا ہیں۔ اِن پر رسول اللہ کے والد عبداللہ اور والدہ سیّدہ آمِنہ کا شجرہ نَسب (Family Tree) ایک ہی ہو جاتا ہے (سیرت ابن اسحاق:94/1)۔ اِن کے متعلق یہ بھی مشہور (Famous) ہے کہ عربی مہینوں کو نام اِنہوں نے دیئے۔ اِنہوں نے ہی سونے سے بنی ہوئی دو (2) تلواریں (Swords) کعبہ کے اندر سجا ئیں(Placed)۔ اِن کے دو (2) بیٹے ہیں، زَہرہ (Zahrah) اور قُصَی (Qusaey) (انساب الاشراف:54/1)۔

5۔ قُصَی بن کلاب (Zayd / Qusaey):

رسول اللہ کا سلسلہ نَسب پانچویں (5th) پُشت پر زید (Zayd) سے جا مِلتا ہے (الروض الانف: 271/1)۔ آپ رسول اللہ سے ایک سو اکہتر (171) سال پہلے 400 عیسوی کے قریب پیدا ہوئے۔ اِن کے چار (4) بیٹے ہیں (سیرت ابن اسحاق:74/1، سیرت ابن ہشام: 105/1)۔

زید ابھی دُودھ پیتے بچے تھے کہ اِن کے والد کلاب وفات پا گئے۔ عرب میں عورتوں کے لیے بھی دوسری یا تیسری شادی کرنا عام (Common) تھا۔ زید کی والدہ فاطِمہ بنت سعد (Fatimah bint S'ad) نے کلاب کی وفات کے بعد بنی عذرا (Bani 'Azra) کے ربیعہ بن حَرام (Rabi'ah bin Haraam) سے شادی کر لی۔ ربیعہ اِن کو لے کر اپنے ملک فلسطین چلے گئے۔ فاطِمہ، زید کو اپنے ساتھ ہی فلسطین لے گئیں جبکہ بڑا بیٹا زَہرہ (Zahrah) مکّہ میں ہی مقیم (Reside) رہا۔ زید شاید ساری زندگی فلسطین میں ہی رہتے لیکن جب اِنہوں نے تیر اندازی (Archery) میں بنی عذرا کے نوجوانوں کو ہرایا (Defeated) تو بنی عذرا کے نوجوانوں نے اِنہیں مارا پیٹا (Beaten up) اور غیر ملکی (Foreigner) ہونے کا طعنہ (Taunt) دیا۔ زید نے شکایت (Complained) کی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ نے زید کو اِن کے باپ دادا کے متعلق ساری تفصیل (Detail) بتائی۔ زید نے مکّہ واپس جانے کی ضد (Insisted) کی۔ حج کے مہینوں میں قافلے مکّہ جایا کرتے تھے۔ زید کی والدہ نے حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ اِنہیں مکّہ بھیج دیا۔ فاطمہ بنت سعد فلسطین میں ہی مقیم رہیں اور مکّہ نہ آئیں۔

مکّہ آنے پر زید کے رِشتہ داروں نے اُنہیں قُصَی (دُور سے آیا ہوا) کہنا شروع کر دیا۔ یوں زید بن کلاب (Zayd bin Kalaab)، قُصَی بن کلاب ہو گئے (انساب الاشراف: 55/1)۔

اُس وقت مکّہ پر بنی خُزاعہ کی حکومت تھی۔ حُلیل بن حُبشیہ خُزاعی (Halil bin Hubshiah Khuza'ite) اُس وقت مکّہ کے سردار اور کعبہ کے متولی (Custodian) تھے۔ قُصَی کی شادی حلیل کی بیٹی حُبّیٰ بنت حُلیل (Hubbaa Bint Halil) سے ہوئی (سیرت ابن ہشام: 117/1)۔ آخری وقت قریب آنے پر حُلیل نے کعبہ کی کلید (چابی۔ Key) اپنی بیٹی حُبّیٰ کے حوالے کر دی (Handed over)۔ اِس طرح حُلیل نے کعبہ کی دیکھ بھال (Take care) اور اِنتظام سے دست بَرداری (Stepping down) کا اعلان کر دیا۔ حُبّیٰ اپنے والد سے کہنے لگی:

> ''نہ تو میں کعبہ کا دروازہ کھول (Open) سکتی اور نہ بند (Close) کر سکتی ہوں۔ میں اِس چابی کا کیا کروں؟ میرے لیے کعبہ کی دیکھ بھال ممکن نہیں۔''

حُلیل اور حُبّیٰ نے فیصلہ کیا کہ کعبہ کی کلید (Key) قُصَی کے حوالے کر دی جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اِس طرح یہ چابی اور کعبہ کا اِنتظام قُصَی کے حوالے ہوا۔ اُس وقت قُصَی کی عمر چالیس (40) سال تھی۔ بنی خُزاعہ طاقت کے سِوا کسی چیز کو نہیں مانتے تھے، اِس لیے بنی قریش اور بنی خُزاعہ میں لڑائی ہوئی۔ قُصَی نے اپنی والدہ کے قبیلہ کی حمایت (Support) بھی حاصل کی۔ ان کے حق (Favour) میں رُومی سلطنت (Byzantine Empire) نے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مداخلت (Interference) کی۔ بنی خُزاعہ کو اِس لڑائی کے نتیجہ میں مکّہ چھوڑنا پڑا اور وہ مکّہ کے اِردگرد (Suburbs) رہنے لگے۔ یہ لڑائی 440 عیسوی میں ہوئی۔ اِس طرح تقریباً (Estimated) چار سو پچاس (450) سال بعد مکّہ کی حکمرانی اور کعبہ کی دیکھ بھال بنی اسماعیل کے پاس واپس آ گئی۔ مکّہ کے سردار اب قُصَی تھے۔ بنی خُزاعہ کے دَور میں قریش مکّہ سے نکل کر مختلف علاقوں میں جا بسے (Settled) تھے۔ قُصَی نے قریش کو، جو اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے (Dispersed) تھے، جمع کِیا اور مکّہ واپس لائے (سبل الهدیٰ و الرشاد: 273/1، الروض الانف: 224/1)۔ قُصَی بھی جمعہ کے دِن اپنی قوم کو جمع کرتے اور وعظ و نصیحت (Sermon / Preaching) کرتے۔ وہ بھی آخری نبی کے آنے کی بِشارت (Tidings) دیا کرتے تھے۔ قُصَی یہ بھی کہا کرتے تھے :

"جب وہ نبی آئے تو بغیر کسی پَس و پیش (Unhesitatingly)
کے اُس نبی کی پیروی (Follow) کرنا۔"

قُصَی ایک بہترین منتظم (Administrator) اور اِنقلابی (Revolutionary) رہنما تھے۔ قُصَی نے مکّہ کو ایک شہر کی شکل دی۔ اُن کے دَور میں مکّہ کو خوشحالی (Prosperity) نصیب ہوئی۔ قُصَی سے پہلے مکّہ کے لوگ خیموں (Tents) میں رہا کرتے تھے۔ قُصَی نے اِجازت (Permission) دی کہ وہ پتھر اور اینٹ کے گھر بنائیں۔ گھر بناتے ہوئے انہوں نے کعبہ کے طواف کے لیے کافی جگہ خالی چھوڑی۔ قُصَی نے ہی ضرورت کے تحت (Need based) درخت کاٹنے کی اِجازت بھی دی۔ اِس سے پہلے مکّہ میں درخت کاٹنا منحوس (Ominous) خیال کِیا جاتا تھا (طبقات ابن سعد: 84/1، سیرت ابن ہشام: 117/1)۔ اِس وقت تک ابراہیم کی بنائی ہوئی بیت اللہ کی عمارت کافی کمزور (Weak) ہو چکی تھی۔ قُصَی نے اِسے گرا کر نئی تعمیر کروائی۔

اِن سب باتوں سے قُصَی کی خُوبیوں (Qualities) اور صلاحیتوں (Abilities) کا اندازہ (Assessment) ہوتا ہے۔ اُنہوں نے مکّہ میں اِنتظامی طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Administratively) پر عہدے (Positions) قائم کیے۔ یہ عہدے درج ذیل ہیں (As Follows):

سِقایہ (Siqayah)

یہ مکّہ میں آنے والے حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمّہ داری (Responsibility) تھی۔ بنی خُزاعہ سے پہلے مکّہ کی حکمرانی (Rule) بنی جُرہم کے پاس تھی۔ بنی خُزاعہ سے جنگ ہار کر بنی جُرہم نے مکّہ چھوڑنے سے پہلے زَم زَم کا چشمہ (Spring) بند کر دیا اور اِس کا نشان (Identity) بھی مٹا دیا۔ زَم زَم کا چشمہ پانی کے لیے دستیاب (Available) نہیں تھا جس وجہ سے پانی کا اِنتظام کافی مُشکل تھا۔ حاجیوں کے لیے پانی بہت دُور سے لانا پڑتا تھا۔ تاریخ دان بلاذری (Al Baladhuri) کے مطابق قُصَی نے مکّہ میں پانی کا کنواں (Well) کُھدوایا۔ اِس سے پہلے مکّہ کے لوگ بارش کا جمع کیا ہوا پانی (Stored rainwater) پیا کرتے تھے (انساب الاشراف: 58/1)۔ یہ قُصَی ہی تھے جنھوں نے حج کے دِنوں میں مِنیٰ اور مُزدَلفہ (مشعر الحرام۔ Mash'ar al Haraam) میں رات کو چراغ (Oil lamps) رَوشن کرنے کی روایت (Tradition) قائم کی (طبقات ابن سعد: 84/1، الروض الانف: 41/2)۔ قُصَی نے ایّامِ حج (Hajj days) کے لیے چمڑے کے تالاب (Leather Water Tank) بنوائے تاکہ حاجیوں کو کعبہ کے صحن (Courtyard) میں ہی پانی دستیاب (Available) ہو۔ پانی کو خوش ذائقہ (Tasty) بنانے کے لیے اِس میں کِشمِش (Raisins) ڈالی جاتی تھی

(طبقات ابن سعد: 84/1، الروض الانف: 41/2)۔

رِفادہ (Rifaadah)

قُصَی نے مکّہ کے لوگوں کو سمجھایا کہ کعبہ کی زیارت (Pilgrimage - Visit for holy reasons) کے لیے حاجی نہ جانے کہاں کہاں سے آتے ہیں، اُن کی میزبانی ہمارا فرض ہے (طبقات ابن سعد: 84/1)۔ اُنھوں نے مکّہ میں رِفادہ کے نام سے شہری ٹیکس عائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Impose) کیا۔ اِس ٹیکس کا مقصد (Purpose) مکّہ میں عمرہ اور حج کے لیے آنے والوں کے کھانے اور دوسری سہولیات (Facilities) کے اِنتظامات (Arrangements) تھے (تاریخ طبری: 19/2)۔

حجابہ (Hijaabah)

کعبہ کے کُلید بَردار (Keeper of keys) کا عہدہ تھا۔ کوئی کعبہ کے اندر جانا چاہتا تو اُسے کُلید بَردار سے اِجازت (Permission) لینا ضروری تھی۔ کعبہ کے متعلق باقی ذمّہ داریاں بھی کُلید بَردار کے پاس تھیں۔

لِواء (Liwaa)

یہ عہدہ عَلَم بَرداری (Flag holding) کا تھا۔ عَلَم بَردار (Flag holder) کی عرب میں ہمیشہ سے بہت اہمیت رہی ہے۔

اِمارۃ (Emaarah)

یہ لشکر (Army) کی قیادت (Command) کا منصب (Designation) تھا۔ یوں کہیے کہ فوجی طاقت (Military power) اِس عہدہ دار (Designated) کے پاس تھی۔

نَدوہ (Nadwah)

قُصَی نے مکّہ میں ایک مجلس (Assembly) قائم کی، جس کا نام دارالنّدوہ (Dar un Nadwah) رکھا۔ اِس مجلس کو غور و فکر (Think carefully) اور مسائل (Problems) کے حل (Solution) کے لیے بنایا گیا تھا (سیرت ابن ہشام: 133/1، الروض الانف: 35/2)۔

اِس مجلس میں شرکت (Participation) کے لیے کم از کم عمر چالیس (40) سال ہونا ضروری تھی۔ اِس میں شرکت کرنے والے لوگ نہایت عقلمند ہوا کرتے تھے۔ اِنہیں **مَلاء** (سردار) کہا جاتا تھا۔ یہیں مقدمات (Cases) کے فیصلے ہوتے اور شادی بیاہ کے مسائل بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل کئے جاتے تھے (سیرت ابن ہشام: 133/1، الروض الانف: 35/2)۔ (اِسے سمجھنے کے لیے پنچایت / جرگہ بھی کہا جاسکتا ہے)۔

تمام عہدے قُصَی کے پاس ہی تھے۔ لوگ اُن کو بڑی عزّت اور قدر کی نگاہ (Well respected) سے دیکھتے تھے۔ قُصَی کے سب سے بڑے بیٹے کا نام عبدالدّار ('Abd ad Daar) ہے۔ قُصَی بوڑھے ہوگئے تو تمام عہدے عبدالدّار کو منتقل (Transfer) ہوگئے۔ بعد میں یہ عہدے عبدالدّار کی اولاد کے پاس آ گئے (سیرت ابن ہشام: 129/1)۔ قُصَی کو مکّہ میں حجون (Hajun) میں دفن کیا گیا (الکامل لابن الاثیر: 556/1)۔

قُصَی کے چند اَقوال یہ ہیں:

- جس کی اِصلاح (Rectification) عزّت وتکریم (Honour and respect) سے نہیں ہوتی، ذِلّت ورُسوائی (Insult and disgrace) اُس کی اِصلاح کردیتی ہے۔
- جس نے کسی بُری چیز کو اچھا سمجھا، وہ اُسی بُرائی کے حوالہ کردیا گیا۔
- جس نے اپنے حق سے زیادہ طلب کیا، وہ محرُومی (Deprivation) کا حق دار (Deserves) ہے۔
- حاسِد (Jealous) چھُپا ہوا دشمن ہے۔

4۔ عبدِ مَناف بن قُصَی *(Abd Manaaf)*:

رسول اللہ کا سلسلۂ نسب چوتھی (4th) پُشت پر عبدِ مَناف سے جا مِلتا ہے۔ عبدِ مَناف کا اصل نام مُغیرہ *(Mughirah)* ہے۔ مُغیرہ کے معنی ہیں حملہ کرنے والا (Attacker / Raider)۔ اِن کے حُسن و جَمال (Handsomeness) کی وجہ سے اِنہیں قمر البطحا *(Qamar Al Bat-ha)* یعنی وادیٔ بطحا کا چاند (Moon of *Bat-ha* valley) کہا جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا(تاریخ طبری: 14/2، سبل الہدیٰ و الرشاد: 271/1)۔ عبدِ مَناف نے خارجہ معاملات (Foreign Relations) پر توجّہ دی۔ اِنہوں نے شام، فلسطین اور رُومی سلطنت (Byzantine Empire) کے علاوہ اِردگرد کے علاقوں سے سفارتی تعلقات (Diplomatic relations) قائم کئے اور تجارت کے لیے نئی راہیں (Options) کھولیں۔

عبدِ مَناف کے چار (4) بیٹے ہیں (سیرت ابن اسحاق: 74/1):

1۔ نَوفل	1- *Nawfal*
2۔ ہاشم	2- *Haashim*
3۔ عبدِ شَمس	3- *Abd Shams*
4۔ مُطّلِب	4- *Mut-talib*

عبدِ مَناف کے بیٹے اہلیت (Ability) میں اپنے چچا عبدالدّار کے بیٹوں سے بہتر تھے۔ اِس وجہ سے عبدِ مَناف کے بیٹوں نے اِنتظامی عہدے (Administrative Positions) اپنے لیے لینا چاہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ عبدِ مَناف اور عبدالدّار کے خاندان کی لڑائی میں قریش تقسیم (Divide) ہوگئے۔ بنی عبدِ مَناف کی حمایت میں پانچ (5) قبیلے تھے:

1۔ بنی اَسد	1- *Bani Asad*
2۔ بنی عُزّیٰ	2- *Bani 'Uzzaa*
3۔ بنی زَہرہ بن کلاب	3- *Bani Zahrah bin Kalaab*
4۔ بنی تیم بن مُرّہ	4- *Bani Taym bin Mur-rah*
5۔ بنی حارث بن فِہر	5- *Bani Harith bin Fehar*

بنی عبدِ مَناف اور اِن کے حلیفوں (Allies) نے قسم اُٹھائی (Swore upon) کہ یہ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ ایک دوسرے سے اِظہارِ یکجہتی (Solidarity)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے حرمِ کعبہ میں خوشبو سے بھرے پیالہ میں انگلیاں ڈبو کر کعبہ کی دیوار پر لگائیں اور عہد (Commitment) کِیا۔ خوشبو سے بھرا پیالہ، رسول اللہ کی پھوپھی (Paternal aunt) اُمّ حکیم بیضا بنت عبد المُطّلِب لے کر آئیں (الروض الانف: 40/1)۔ یہ پانچ (5) قبیلے اِس وجہ سے مطیبین (خوشبو والے۔ Scented ones) کہلائے۔

بنی عبد الدّار کی حمایت میں چار (4) قبیلے تھے:

1۔	بنی مخزوم	1- *Bani Makhzum*
2۔	بنی سہم	2- *Bani Seham*
3۔	بنی جمح	3- *Bani Jamah*
4۔	بنی عدی بن کعب	4- *Bani 'Adi bin K'ab*

بنی عبد الدّار اور اِن کے حلیفوں (Allies) نے بھی قسم اُٹھائی کہ یہ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اِنہوں نے خون (BLood) سے بھرے پیالہ میں انگلیاں ڈبوئیں (Dipped) اور چاٹ (Licked) لیں۔ اِن قبیلوں کو ''لعقتہ الدّم'' (خون چاٹنے والے۔ Confederates) کہا گیا۔ اِنہیں احلاف *(Ahlaaf)* بھی کہا جاتا ہے۔ لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی اور بات آپس میں طے ہوگئی۔ فیصلہ کِیا گیا کہ سِقایہ اور رِفادہ کے عہدے بنی ہاشم کو مِلیں گے۔ حجابہ، لِواء اور نَدوہ کے عہدے بنی عبد الدّار کے پاس رہیں گے۔ اِمارہ کا عہدہ بنی عبدِ شمس کو دیا جائے گا (سیرت ابن ہشام: 140/1، الروض الانف: 42/1)۔

یہاں ایک تاریخی حقیقت (Historic fact) کا اِظہار (Express) کرنا بھی ضروری ہے۔ سِقایہ اور رِفادہ کی ذمّہ داریاں ہاشم کو مِلیں۔ ہاشم کے بعد مُطّلِب اور ان کے بعد یہ عہدے عبد المُطّلِب کو مِلے۔ عبد المُطّلِب کے بعد یہ ذمّہ داری ابی طالب بن عبد المُطّلِب (535-619,85) *(Abi Talib bin 'Abdul Mut-talib)* کو ملی۔ ابی طالب نے اپنی زندگی میں ہی یہ ذمّہ داری اپنے بھائی عبّاس بن عبد المُطّلِب (568-653,86)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

('Abbas bin 'Abdul Mut-talib) کے حوالہ کر دی۔

دوسری طرف، اِمارہ عبدِ شمس سے اُس کے بیٹے اُمیّہ (Umayyah) (اُس کی اولاد بنی اُمیّہ کہلائی) کو ملی۔ اُمیّہ کے بعد حَرب (Harb) اور حَرب کے بعد ابو سُفیان بن حَرب (Abu Sufian bin Harb) کو ملی۔ ابو سُفیان کا نام صخر بن حَرب (Sakhar bin Harb) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزوہ اُحد (Ghazwah Uhad-625) اور غزوہ خندق (Ghazwah Khandaq-626) میں ابو سُفیان قریش مکّہ کا سپہ سالار تھا۔ ابو سُفیان، مکّہ میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے غزوہ بدر (Ghazwah Badar - 624) میں شریک نہیں ہوا۔ اِسی قبیلہ سے عُتبہ بن ربیعہ بن عبدِ شمس (567-624,57) ('Utbah bin Rabi'ah bin 'Abd Shams) غزوہ بدر میں قریش کا سپہ سالار تھا۔

رسول اللہ کے زمانہ میں قریش اور اُس کی شاخیں (Sub Tribes) کچھ یوں ہیں:

1۔ بنی حارث	8۔ بنی مخزوم
2۔ بنی محارب	9۔ بنی تیم
3۔ بنی غالب	10۔ بنی کلاب
4۔ بنی جمح	11۔ بنی زَہرہ
5۔ بنی سہم	12۔ بنی اَسد
6۔ بنی عامر	13۔ بنی ہاشم
7۔ بنی عدی	14۔ بنی اُمیّہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے بنی قریش سے بنی ہاشم کو چُنا

جبریل ایک دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

''میں نے زمین کے مشارق (East) اور مغارب (West) کو کھنگالا (Searched) ہے، (رسول اللہ) میں نے آپ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ کسی باپ کے بیٹے مجھے بنی ہاشم سے اعلیٰ نظر (Superior) نہیں آئے۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 185/1، تاریخ طبری: 237/6)

3۔ ہاشم بن عبدِ مَناف *(Haashim)* :

ہاشم رسول اللہ کے پردادا (Great grandfather) ہیں۔ ہاشم کے معنی ہیں روٹیاں چُورہ (ٹکڑے) کرنے والا (الکامل فی التاریخ: 618/1)۔ اِن کا اصل نام عَمر والعُلٰی *('Amr ul 'Ulaa)* ہے (سبل الہدیٰ و الرشاد: 268/1)۔ ہاشم بڑے وَجیہہ (Handsome)، بہادر اور دانشمند (Prudent) تھے۔ اِن کی کنیت ابونَضلہ *(Abu Nadlah)* ہے (الکامل لابن الاثیر: 553/1)۔ ہاشم اپنی سخاوت (Generosity) کے لیے بہت شہرت رکھتے تھے۔ وہ ایک کامیاب تاجر (Trader) تھے۔ ہاشم اپنا مالِ تجارت اکثر فلسطین لے کر جایا کرتے تھے۔ بہت دولت مند اور اپنی قوم میں عزّت دار جانے جاتے تھے۔ ہاشم غریب پرور (Humanitarian)، رحم دِل (Kindhearted) اور دردمند (Compassionate) شخصیت کے مالِک تھے۔ ہاشم پیدا ہوئے تو ان کا جُڑواں بھائی (Twin brother) عبدِ شَمس *('Abd Shams)* بھی پیدا ہوا۔ ہاشم کی ایک انگلی (Finger) عبدِ شَمس کے پہلو

اللہ کریم نے بنی قریش سے بنی ہاشم کو چُنا (صحیح مسلم: 2278/5938، مسند احمد: 11801)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Side) سے جُڑی ہوئی تھی، جسے کاٹ کر الگ کیا گیا (الکامل فی التاریخ: 619/1)۔

ہاشم کا چہرہ بہت رَوشن اور آپ بہت جاذبِ نظر (Attractive) تھے۔ جو کوئی ہاشم سے ملتا، بہت متاثر (Impress) ہوتا۔ آپ مسافروں کے ذمّہ واجبات (Liabilities) اپنی جیب (Pocket) سے ادا کر دیا کرتے تھے۔ اِس زمانہ میں یہ بہت بڑی سخاوت (Generosity) تھی۔ (آج کل کی طرح بینک یا رقم بھجوانے کا کوئی طریقہ نہیں ہوا کرتا تھا)۔ دیارِ غیر (Foreign land) میں ایسی مدد ملنا بہت بڑی بات تھی۔ ہاشم بھائیوں میں سب سے بڑے نہیں تھے لیکن اپنے قبیلہ کے سردار ہوئے۔ عرب میں قبیلہ کا سردار ہونے کا کوئی نظام نہیں تھا۔

ہاشم میں اِن کے دادا قُصَی کی بہت ساری خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ نہ صرف حاجیوں کے لیے کھانے کا اِنتظام کرتے بلکہ مکّہ کے غریبوں کے لیے اِن کا دسترخوان (Dining table) ہمیشہ بچھا رہتا تھا۔ اِنہیں اپنے لوگوں کی بہت فِکر رہتی۔ مکّہ سے تجارتی قافلے سال میں ایک (1) بار ہی دوسرے ملکوں کو جایا کرتے تھے۔ ہاشم نے اِس بات کا اِنتظام کیا کہ تجارتی قافلے مکّہ سے سال میں دو (2) بار دوسرے ملکوں کو جایا کریں (سیرت ابن ہشام: 136/1)۔ قرآن مجید کی سورہ قریش (*Surah Al Quraysh*) میں دونوں سفروں (Travel) کا ذِکر کیا گیا ہے۔ ہاشم نے گرمیوں (Summer) میں شام کی طرف جبکہ سردیوں (Winters) میں تجارتی قافلہ یمن کی طرف بھیجنا شروع کیا (طبقات ابن سعد: 88/1، بلوغ الارب: 281/1)۔ ہاشم نے اچھی سفارت کاری (Diplomacy) کرتے ہوئے شہنشاہِ رُوم سے اِس بات کی اِجازت لی کہ قریش کے تجارتی قافلوں سے ٹیکس (Tax) نہ لیا جائے۔ حبشہ (Abyssinia) کے بادشاہ سے بھی ایسی تجارتی رعایت (Trade concession) حاصل کی۔ (آج کے زمانہ میں ہم اِسے Most favoured nation status کہتے ہیں)۔ اُنہوں نے دوسرے ملکوں سے بھی تجارتی معاہدے (Trade treaties) کئے (طبقات ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعد: 93/1، الکامل فی التاریخ: 618/1)۔ اِس کے بعد تجارتی قافلے انگورہ (انقرہ۔ Ankara) ترکی (Turkey) تک جانے لگے (طبقات ابن سعد: 75/1)۔ اِس وجہ سے مکّہ میں خوش حالی آئی۔ عرب میں راستے غیر محفوظ (Insecure) تھے جس کی وجہ سے تجارتی قافلے لُٹ (Robbed) جانے کا خطرہ رہتا۔ ہاشم نے بذاتِ خود (Personally) پورے عرب کے دَورے (Tours) کئے۔ قبیلوں سے معاہدے (Treaties) کئے کہ وہ قریش کے قافلوں کی حفاظت کریں گے جس کے بدلہ میں (In return) قریش اِن قبیلوں کے پاس خود جا کر اور تجارتی خرید وفروخت (Buy and sell) کریں گے۔ اِن معاہدوں کی وجہ سے قریش کی تجارت (Trade) محفوظ (Secure) ہوگئی۔

ایک بار مکّہ میں سخت قحط (Drought) پڑا، نوبت فاقوں (Starvation) تک پہنچ گئی۔ لوگوں کو کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں مِلتا تھا۔ ہاشم مکّہ سے شام گئے، وہاں سے خشک روٹیاں اور اناج (Grain) خرید کر لائے۔ مکّہ واپس آئے تو حج کے دِن تھے، مکّہ والوں کے علاوہ پورے عرب سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ روٹیاں بنتیں، اونٹ ذبح (Slaughter) ہوتے اور لوگوں کے لیے دسترخوان بچھے رہتے۔ دعوتِ عام (Open for all) ہوتی کہ سب اپنی بھُوک (Hunger) مِٹائیں۔ اونٹ کے گوشت کا شوربہ (Gravy) بنایا جاتا اور اِس میں روٹیاں چُورہ (Pieces) کر کے ڈالی جاتیں۔ اسی وجہ سے آپ کو ہاشم کہا جانے لگا (طبقات ابن سعد: 75/1)۔ ہاشم کی وجہ سے ہی رسول اللہ، رسولِ ہاشمی *(Rasool e Hashmi)* کہلائے۔ ہاشم کو اپنے لوگوں کی خِدمات کی وجہ سے ''ابوالبطحا'' *(Abul Bat-ha)* اور ''سیّدالبطحا'' *(Sayyed al Bat-ha)* کہا جاتا ہے۔ بطحا، وادی مکّہ کا ہی نام ہے۔

ہاشم مِنیٰ، مُزدَلفہ *(Muzdalfah)* اور عرفات میں ثُرید *(Sureed)*، سَتوؤں (Barley husk) اور کھجوروں سے حاجیوں کی ضیافت (Feast) کیا کرتے تھے (سبل الھدیٰ و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرشاد: 270/1)۔

ہاشم نے یثرب (مدینہ منورہ) میں بنی خزرج (Bani Khazraj) کے خاندان بنی نجار (Bani Najjaar) کی خاتون تاجر سلمٰی بنت عمرو (Salma bint 'Amr) سے شادی کی۔ سیّدہ سلمٰی نے شادی کرتے وقت یہ شرط (Condition) رکھی کہ وہ آزادی سے اپنا کاروبار بھی کرتی رہیں گی اور یثرب (Yathrab) نہیں چھوڑیں گی۔ ہاشم نے اِن کی شرط قبول کر لی (سبل الہدیٰ والرشاد: 262/1)۔ سلمٰی سنجیدہ (Serious)، تجربہ کار (Experienced) اور باتدبیر (Prudent) خاتون تھیں۔ اِن کے ہاں 472 عیسوی میں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ یہ شیبہ (Shaybah) ہیں۔

ہاشم کی اولاد یہ ہے:

1۔ شیبہ بن ہاشم	1. *Shaybah bin Haashim*
2۔ اَسد بن ہاشم	2. *Asad bin Haashim*
3۔ شفاء بنت ہاشم	3. *Shifa bint Haashim*
4۔ رُقیّہ بنت ہاشم	4. *Ruqayyah bint Haashim*
5۔ حَیّہ بنت ہاشم	5. *Hayyah bint Haashim*
6۔ ضائفہ بنت ہاشم	6. *Daefah bint Haashim*
7۔ خالدہ بنت ہاشم	7. *Khalidah bint Haashim*
8۔ جنّہ بنت ہاشم	8. *Jannah bint Haashim*

ہاشم کے تین بھائی ہیں جن کے نام عبدِ شمس، مُطّلِب (Mut-talib) اور نَوفل (Nawfal) ہیں۔ عبدِ شمس اپنے کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ تر یمن اور ملک شام میں رہا کرتے جبکہ نوفل تجارت کے لیے زیادہ وقت عراق میں گزارا کرتے تھے۔ ہاشم کی وفات کے بعد اِن کے بھائی مُطّلِب بن عبدِ مَناف (Mut-talib bin 'Abd Manaf) قبیلہ کے سردار بنے۔ ہاشم نے بتیس (32) سال کی عمر میں غزہ (Gaza) فلسطین میں وفات پائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہیں دفن (Bury) ہوئے (الکامل فی التاریخ: 619/1)۔

2۔عبدالمُطّلِب بن ہاشم ('Abdul Mut-talib):

عبدالمُطّلِب رسول اللہ کے دادا (Grandfather) ہیں۔ اِن کا اصل نام شَیبہ (Shaybah) ہے۔ جب پیدا ہوئے تو اِن کے سر پر چند سفید بال تھے، اِسی نسبت (Reason) سے اِن کا نام شَیبہ (بوڑھا۔Old man) رکھا گیا (طبقات ابن سعد: 78/1، الروض الانف: 23/1)۔ اِن کی ولادت (Birth) یثرب (مدینہ منورہ) میں ہوئی۔

عبدِ مَناف کی اولاد (Descendants) میں ہاشم نے سب سے پہلے وفات پائی۔ ہاشم کی (شیبہ) عبدالمُطّلِب (472-579, 108) ('Abdul Mut-talib) کے علاوہ بھی اولاد تھی لیکن بعد میں صرف عبدالمُطّلِب کی نسل ہی باقی رہی (المعارف لابن قتیبہ: 33)۔ اِسی لیے یہ قبیلہ بعد میں بھی بنی ہاشم ہی کہلایا۔

ہاشم کی وفات کے بعد شَیبہ اور ان کی والدہ سلمٰی یثرب میں ہی رہنے لگے (انساب الاشراف: 71/1)۔ اِس دوران آٹھ (8) سال کا عرصہ (Duration) گزر گیا۔ یثرب میں رہنے والے بنی حارث بن عبدِ مَناف (Bani Harith bin 'Abd Manaaf) سے تعلق رکھنے والے شاعر حسّان بن ثابت (555-674,120) (Hassaan bin Thabit) کے والد ثابت بن مُنذر (Thabit bin Mundher) نے دیکھا کہ نہایت خوبصورت اور جاذبِ نظر (Attractive) بچہ تیر اندازی کر رہا ہے۔ اِس کا تیر نشانہ (Target) پر جا کر لگے تو فخر یہ کہتا ہے:

"میں ہاشم کا بیٹا ہوں، بطحا (مکّہ) کے سردار کا بیٹا۔" (سبل الہدیٰ و الرشاد: 262/1)

مکّہ جا کر ثابت بن مُنذر اپنے دوست ہاشم کے بھائی مُطّلِب سے ملے، ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات اُنہیں بتائی اور ساتھ ہی کہا:

"یہ مناسب نہیں کہ تمہارے ہوتے ہوئے ہاشم کا بیٹا غریب الوطنی (Foreign land) میں زندگی گزارے، اُسے جا کر اپنے وطن (Land) لاؤ تا کہ وہ اپنے باپ دادا کی زمین اور خاندان میں پلے بڑھے (Grow up)۔"

مُطّلِب نے جواباً کہا:

"میں ابھی یثرب جا کر اپنے بھتیجے (Nephew) شَیبہ کو لے کر آتا ہوں۔"

شَیبہ کو مکّہ لانا آسان کام نہیں تھا۔ سیّدہ سلمیٰ ایک کامیاب تاجر، سمجھدار اور خوددار (Self respected) خاتون تھیں۔ اِن کا تعلق یثرب کے بڑے قبیلہ بنی نجار سے ہے۔ سلمیٰ کی اپنے بیٹے سے محبت، نانا (Maternal grandfather) کا خاندان، شَیبہ کی یثرب میں پرورش (Brought up) اور اِس شہر سے لگاؤ (Attachment) اِنہیں مکّہ لانے میں رُکاوٹ (Hinderance) تھے۔ مُطّلِب کی درخواست (Request) پر کہ وہ شَیبہ کو مکّہ لے جانا چاہتے ہیں، سیّدہ سلمیٰ نے اِنکار کر دیا۔ مُطّلِب تین (3) دِن یثرب میں رُکے رہے۔ آخر کار اُنہوں نے اپنی بھابی (Sister-in-law) کو قائل (Convince) کر لیا کہ شَیبہ جہاں بھی رہے آپ ہی کا بیٹا ہوگا۔ سلمیٰ نے خود تو مکّہ جانے سے معذرت (Excuse) کر لی لیکن بیٹے کے مستقبل (Future) کی خاطر شَیبہ کو مُطّلِب کے ساتھ مکّہ بھیج دیا۔ مُطّلِب مکّہ میں داخل (Enter) ہوئے تو شَیبہ اُن کے ساتھ اونٹنی پر سوار (Riding) تھے، مُطّلِب جدھر سے گزرتے، لوگ پُوچھتے:

"یہ کون ہے جو تمہارے ساتھ اونٹنی پر سوار ہے؟"

مُطّلِب جواب دیتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ میرا عبد (غُلام۔Slave) ہے یعنی عبدالمُطّلِب۔''

مُطّلِب اپنے گھر گئے تو بیوی کے پُوچھنے پر بھی یہی جواب دیا۔شَیبہ کو نہلا دُھلا کر نئے کپڑے پہنائے گئے۔مُطّلِب اِن کو لے کر باہر آئے اور اعلان کیا:

''یہ شَیبہ ہے، میرے بھائی ہاشم کا بیٹا'' (طبقات ابن سعد: 82/1)

عبدالمُطّلِب (مُطّلِب کا غُلام) ایسا مشہور ہوا کہ شَیبہ اِسی میں گم ہو گیا۔تاریخ اِنہیں عبدالمُطّلِب کے نام سے ہی جانتی ہے (انساب الاشراف: 72/2، سبل الھدیٰ والرشاد: 263/1)۔

ہاشم کی وفات کے بعد اِن کی ذمّہ داری (ہاشم کے چھوٹے بھائی) مُطّلِب نبھاتے رہے۔عبدالمُطّلِب جوان ہوئے تو اُنہوں نے ہاشم کی جائیداد (Property) اور تمام مناصب (Positions) اپنے بھتیجے عبدالمُطّلِب کے حوالے (Handover) کر دیئے۔

وقت گُزرنے کے بعد بنی جُرہم سیّدہ ہاجرہ سے کیئے گئے زَم زَم کی ملکیت کے حوالہ سے اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے (محمد رسول اللہ: 108/1)۔اُنہوں نے زَم زَم کے چشمہ پر قبضہ (Possession) کر لیا۔مکّہ پر چار سو پچاس (450) سال تک بنی جُرہم کی حکومت رہی۔مکّہ آنے والے حاجیوں پر بنی جُرہم کا ظُلم (Opperssion) اور زیادتیاں (Abuses) بہت بڑھ گئیں تو اللہ کریم نے اُن سے حکومت چھیننے (Taking power back) کے اِنتظامات کر دیئے۔عبدالمُطّلِب سے پانچ سو (500) سال پہلے بنی جُرہم، بنی اسماعیل اور بنی خُزاعہ میں لڑائی ہوئی۔اُس وقت بنی جُرہم کا سردار عَمرو بن حارث جُرہمی (*'Amr bin Harith Jurhumite*) تھا۔بنی جُرہم کو اپنی شکست (Defeat) یقینی (Certain) نظر آئی تو اُنہوں نے کعبہ میں موجود نوادرات (Precious things) چشمہ زَم زَم میں پھینک دیئے۔کعبہ میں موجود سونے سے بنے ہوئے دو (2) ہرن (Deer)، قیمتی تلواریں (Swords)، زرہ (Iron Armour) اور دیگر قیمتی سامان بھی زَم زَم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھینک کر چشمہ مٹّی سے بند کر دیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ فاتح (Conquerer) قبیلے اِس چشمہ اور نوادرات (Valuables / Antiques) سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ شاید اُنہوں نے خزانہ (Treasure) یہ سوچ کر دفن کیا ہو کہ ہم کچھ عرصہ بعد حکومت واپس حاصل کر لیں گے۔ بنی خزاعہ اِس سے پہلے مکّہ سے دُور پہاڑوں پر آباد تھے۔ اُنہیں زَم زَم کے چشمہ کا عِلم نہیں تھا۔ مکّہ پر حکومت قائم ہونے کے باوجود اُنہوں نے چشمہ ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی۔ اِس عرصہ میں مکّہ میں رہنے والوں کی چالیس (40) نسلیں گزریں اور مکّہ کے لوگوں کے ذہنوں سے زَم زَم کی یاد ہی مِٹ گئی (سبل الہدیٰ والرشاد: 167/1)۔

عبدالمُطّلِب ایک رات حطیم (Part of *K'abah* which is not covered) میں سو رہے تھے کہ خواب (Dream) میں کسی نے چشمہ زَم زَم ڈھونڈنے کو کہا۔ وہ ایسا خواب تین (3) رات (مسلسل۔ Continuous) دیکھتے رہے۔ چوتھی رات بھی اُنہوں نے ایسا ہی خواب دیکھا۔ عبدالمُطّلِب اپنا خواب یوں سُناتے ہیں:

"میں نے خواب میں پُوچھا:

زَم زَم کیا ہے؟"

مجھے ہدایت (Directed) دی گئی:

"زَم زَم تمہارے دادا (اسماعیل) کی میراث (Inheritance) ہے۔ یہ پانی کا چشمہ ہے۔ اِس کا پانی نہ تو ختم ہوتا ہے اور نہ ہی اِس کی مرمّت (Repair) کی جاتی ہے۔ اللہ کے گھر کا حج کرنے والے اِس سے پانی پیتے ہیں۔ یہ چشمہ کعبہ کے اندر گوبر (Dung) اور (قربانی کے جانوروں کے) خون کے درمیان جگہ میں واقع (Situated)، جہاں کالا کوّا (Black crow) اپنی چونچیں (Beak) مار رہا ہے۔ چیونٹیوں (Ants) کی بستی (Dwelling / Abode) کے بالکل قریب۔" (طبقات ابن سعد: 1/ 99، سبل الہدیٰ والرشاد: 168/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِسی خواب میں عبدالمُطّلِب سے کہا گیا:

"یہ پانی تمہارے اور تمہاری اولاد کے پینے کے لیے ہے۔" (طبقات ابن سعد: 1/ 100، سبل الہدیٰ والرشاد: 188/1)

اگلی صُبح عبدالمُطّلِب اپنے بیٹے حارث (Harith) کو ساتھ لے کر کعبہ پہنچے۔ اُس وقت تک عبدالمُطّلِب کا ایک ہی بیٹا تھا۔ کعبہ کے صحن میں جہاں جانوروں کی قربانی کی جاتی، اِس کے قریب ہی ایک کوّا چونچ (Beak) سے مٹّی میں کھُدائی (Digging) کر رہا تھا۔ اِس کے پاس چیونٹیوں کا بِل بھی نظر آ گیا، کھُدائی کرنے کے لیے کُدال (Pickaxe) اِن کے پاس تھی۔ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ لوگوں نے عبدالمُطّلِب کا مذاق اُڑایا (Made fun of)۔ مکّہ کے لوگ اِس بات کے مخالف (Opponent) تھے کہ بیت اللہ کی زمین کی کھُدائی کی جائے۔ انہیں یہ سب کرنا بیت اللہ کی بے حرمتی (Dishonour) لگتا تھا۔ عبدالمُطّلِب نے کسی کی پرواہ نہ کی (Did not care) اور اپنے بیٹے کے ساتھ کھُدائی شروع کر دی۔ عبدالمُطّلِب کھُدائی کرتے اور حارث مٹّی اُٹھا اُٹھا کر پھینکتے تھے۔ نرم مٹّی ختم ہوتے ہی یہ کام اور بھی مُشکل نظر آنے لگا۔ ایسے لگتا تھا کہ یہ کوشش بے معنی (Useless effort) ہے۔ عبدالمُطّلِب نے قریش کے قبیلوں کے مقابلہ میں افراد کی کمی محسوس کی۔ اُن کو احساس (Realized) ہوا کہ اُن کا ایک ہی بیٹا ہے۔ عبدالمُطّلِب نے چشمہ زَم زَم کی کھُدائی (Digging) کے دوران دُعا مانگی:

"یا اللہ! مجھے دس (10) بیٹے عطا فرما، وہ میری زندگی میں جوان ہوجائیں تو میں اُن میں سے ایک (1) بیٹا تیری راہ میں قربان کروں گا۔"

(طبقات ابن سعد: 101/1، سیرت ابن اسحاق: 32/1)

کھُدائی کافی گہرائی (Depth) تک ہوچکی تو پانی کی وجہ سے زمین کی سطح (Surface) گیلی (Wet) نظر آئی۔ عبدالمُطّلِب نے خوشی سے نعرہ لگایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہی ہے اسماعیل کا کنواں"

قریش کے باقی قبیلے کامیابی (Success) قریب دیکھتے ہوئے مطالبہ (Demand) کرنے لگے:

"پانی کا کنواں ہم سب کے باپ کا ہے، اِس میں ہمیں حصّہ (Share) دیا جائے۔"

عبدالمُطّلِب نے صاف اِنکار کر دیا۔اُنہوں نے کہا:

"یہ اللہ کا مجھ پر اِنعام (Blessing) ہے۔ میں کسی اور کو اِس میں شریک (Partner) نہیں کروں گا۔"

جھگڑا زیادہ بڑھا تو طے پایا (Decided) کہ کسی سے فیصلہ کروالیا جائے۔لڑائی سے بچنے کا واحد راستہ (Only option) یہی تھا۔ بنی سعد بن ہزیم *(Bani S'ad bin Hazeem)* کی کاہنہ (Soothsayer) کو حَکم (Arbitrator) مان لیا گیا۔وہ ملکِ شام کی سرحد کے قریب رہتی تھی۔ اُس تک پہنچنے کے لیے ایک لمبا اور صبر آزما سفر (Requiring perseverance) تھا۔ عبدالمُطّلِب اور قریش کے باقی قبیلوں کے نمائندے (Representatives) اِس سفر پر نکل پڑے۔ اِس قافلہ میں چالیس (40) لوگ شامل تھے، بیس (20) لوگ عبدالمُطّلِب کی طرف سے اور بیس (20) لوگ دوسرے فریق (Party) کے ساتھ۔ راستہ میں عبدالمُطّلِب اور اُن کے ساتھیوں کا پانی کا ذخیرہ (Reserves) ختم ہوگیا۔ پیاس نے تنگ کِیا تو دوسرے فریق سے پانی مانگا، اُنہوں نے پانی دینے سے انکار کردیا۔ سفر جاری رہا۔ یہ بڑی پریشان کُن (Tense) صورتِ حال (Situation) تھی۔ پیاس کی شدّت (Severity) موسم کی وجہ سے بہت زیادہ تھی۔ کچھ دیر بعد دوسرے فریق کا پانی کا ذخیرہ بھی ختم ہو گیا۔ پانی کے بغیر صحرا (Desert) میں زندگی کی اُمید نہ ہونے کے برابر تھی، وہیں قیام (Stay) کرلیا گیا۔ اگلی صُبح جب سفر (Travel) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے اونٹوں کو اُٹھایا گیا تو عجیب ماجرا (Adventure) ہوا۔ عبدالمُطّلِب کے اونٹ کے پاؤں کے نیچے سے پانی کا چشمہ اُبل (Appeared) پڑا۔ سب حیران تھے کہ صحرا میں پانی کا چشمہ؟ عبدالمُطّلِب اور اُن کے ساتھیوں نے اپنی پیاس بجھائی۔ باقی راستہ طے کرنے کے لیے اپنے مشکیزے (Containers) بھر لیے۔ عبدالمُطّلِب نے دوسرے فریق کو بھی پانی پینے اور ذخیرہ کرنے کی اِجازت دی۔ پانی پینے اور ذخیرہ کر لینے کے بعد دوسرے فریق نے کہا:

> ''عبدالمُطّلِب! اب آگے جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر اللہ تمھیں اِس صحرا (Desert) میں پانی کا چشمہ عطا کرسکتا ہے تو زَم زَم پر ہمارا دعویٰ (Claim) درست نہیں۔ ہم اپنا دعویٰ واپس لیتے ہیں۔'' (طبقات ابن سعد: 101/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 188/1)

تمام لوگ یہاں سے مکّہ واپس آ گئے۔ عبدالمُطّلِب نے واپس آ کر چشمہ زَم زَم کی کھدائی دوبارہ شروع کر دی۔ چشمہ ظاہر ہو گیا تو ایک نئے جھگڑے نے سر اُٹھا لیا۔ اب لڑائی کی وجہ اِس چشمہ سے مِلنے والے نوادرات (Precious elements)، تلواریں اور سونے سے بنے ہرن تھے۔ فیصلہ ہوا کہ فریقین (Parties) کے درمیان فال (Casting of lots) نکالی جائے۔ فال میں جو فیصلہ ہو، وہ سب کو منظور (Acceptable) ہو گا۔

کعبہ کے فال نکالنے والے (Caster of lots) کو یہ ذمّہ داری دی گئی۔ تیروں (Arrows) پر کعبہ، عبدالمُطّلِب اور قریش لکھ دیا گیا۔ زرد (Yellow) رنگ کے دو (2) تیر کعبہ کے لیے، سیاہ (Black) رنگ کے دو (2) تیر عبدالمُطّلِب کے لیے اور سفید (White) رنگ کے دو (2) تیر قریش کے لیے تھے۔ کعبہ کے لیے فال نکالی گئی تو فال سونے کے ہرنوں پر نکلی۔ سونے سے بنے ہوئے ہرن کعبہ کی ملکیت (Property) ہو گئے۔ باقی قوم کے لیے فال نکالی گئی تو تیر خالی نکلے۔ عبدالمُطّلِب کے لیے فال نکالی گئی تو نوادرات پر نکلی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالمُطّلِب نے سونے سے بنے ہوئے ہرن پگھلا (Melt) کر اِس سے کعبہ کا دروازہ بنوایا (طبقات ابن سعد: 83/1، سیرت ابن اسحاق: 27/1)۔ یہ پہلا موقع (Instance) تھا کہ کعبہ کا دروازہ سونے سے بنایا گیا۔ عبدالمُطّلِب نے زَم زَم کا پانی سب کے لیے وقف (Free for all) کر دیا (سیرت ابن ہشام: 143/1، سیرت ابن اسحاق، 77/1)۔

عبدالمُطّلِب کا چہرہ بڑا روشن (Bright) اور نورانی (Glowing) تھا۔ آپ کے چہرے سے خیر اور برکت نمایاں تھی (Visible)۔ اِن کے جسم سے خوشبو (Fragrance) آیا کرتی تھی (المواہب للدنیہ: 62/1)۔ عبدالمُطّلِب دراز قد (Tall) اور خوبصورت رنگ وروپ کے مالِک تھے۔ کوئی بادشاہ مِلتا تو اِن کی مسحور کن شخصیت (Charismatic personality) کی وجہ سے بہت عزّت و احترام سے پیش آتا۔ عبدالمُطّلِب تمام عمر قریش کے سردار کی حیثیت (Status) سے ہی جانے جاتے رہے (طبقات ابن سعد: 65/1)۔ آپ لڑکیوں کو زندہ دفن (Burying alive) کرنے والوں کو سختی سے روکتے۔ (عرب کی تہذیب میں بیان کیا جاچُکا ہے کہ ایسا قریش کے قبیلوں کے علاوہ دوسرے قبیلوں میں کِیا جاتا تھا۔ (محمد رسول اللہ: 53/1)) آپ چور (Thief) کے ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ عبدالمُطّلِب ایک رعب دار شخصیت کے مالِک تھے۔ عرب کے بڑے بڑے سردار اُن کے سامنے باادب (Respectful) رہا کرتے تھے۔ آپ نے ہی یمن سے واپس آ کر سفید بالوں کو رنگ (Colour) کرنے کا طریقہ سکھایا (طبقات ابن سعد: 69/1، انساب الاشراف: 73/1)۔

عبدالمُطّلِب کی عادت (Habit) تھی کہ وہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ سارا مہینہ عبادت اور تنہائی میں گزارتے۔ عبدالمُطّلِب پہلے شخص تھے جو مکّہ سے پانچ (5) کلومیٹر دُور غارِ حرا (Cave Hira) میں جا کر عبادت کرنے لگے۔ عبدالمُطّلِب بھی حنیف (ایک خُدا کی عبادت کرنے والے) تھے۔ عبدالمُطّلِب مکّہ میں رہنے والے اُن چند لوگوں میں سے تھے جو شراب کو حرام (Forbidden) سمجھتے تھے (سبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہدیٰ و الرشاد: 267/1)۔ عبدالمُطّلِب بہت سخی (Generous) تھے۔ اُن کی دُعا رَد (Reject) نہیں ہوتی تھی۔ قریش کو قحط سالی (Drought) کا خطرہ ہوتا تو عبدالمُطّلِب کے وسیلہ (Affinity) سے بارش کی دُعا مانگا کرتے، اللہ کریم بارش عنایت فرماتا (المواہب اللدنیہ: 61)۔

عبدالمُطّلِب نے پانچ (5) شادیاں کیں۔ اللہ کریم نے عبدالمُطّلِب کی دُعا قبول کرتے ہوئے انہیں تیرہ (13) بیٹے عطا کئے (طبقات ابن سعد: 113/1)۔

عبدالمُطّلِب کے بیٹے یہ ہیں:

1۔ حارِث بن عبدالمُطّلِب	1. *Harith bin 'Abdul Mut-talib*
2۔ قُثوم بن عبدالمُطّلِب	2. *Kathum bin 'Abdul Mut-talib*
3۔ زُبیر بن عبدالمُطّلِب	3. *Zubayr bin 'Abdul Mut-talib*
4۔ ابی طالب بن عبدالمُطّلِب	4. *Abi Talib bin 'Abdul Mut-talib*
5۔ مُصعب بن عبدالمُطّلِب	5. *Mus'ab bin 'Abdul Mut-talib*
6۔ ابولہب بن عبدالمُطّلِب	6. *Abu Lahab bin 'Abdul Mut-talib*
7۔ ضَرار بن عبدالمُطّلِب	7. *Dar-raar bin 'Abdul Mut-talib*
8۔ غیداق بن عبدالمُطّلِب	8. *Ghaydaaq bin 'Abdul Mut-talib*
9۔ حَجل بن عبدالمُطّلِب	9. *Hajal bin 'Abdul Mut-talib*
10۔ عبداللہ بن عبدالمُطّلِب	10. *'Abdullah bin 'Abdul Mut-talib*
11۔ عبّاس بن عبدالمُطّلِب	11. *'Abbas bin 'Abdul Mut-talib*
12۔ حمزہ بن عبدالمُطّلِب	12. *Hamzah bin 'Abdul Mut-talib*
13۔ مُقوِّم بن عبدالمُطّلِب	13. *Muqawim bin 'Abdul Mut-talib*

عبدالمُطّلِب کی بیٹیاں یہ ہیں:

1۔ اُمّ حکیم بیضا بنت عبدالمُطّلِب	1. *Umm Hakim Bayda bint 'Abdul Mut-talib*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ عاتِکہ بنت عبدالمُطّلِب	2. 'Aatikah bint 'Abdul Mut-talib
3۔ اُمیمہ بنت عبدالمُطّلِب	3. Umaymah bint 'Abdul Mut-talib
4۔ اروٰی بنت عبدالمُطّلِب	4. Arwaa bint 'Abdul Mut-talib
5۔ برّہ بنت عبدالمُطّلِب	5. Bar-rah bint 'Abdul Mut-talib
6۔ صفیہ بنت عبدالمُطّلِب	6. Safiyyah bint 'Abdul Mut-talib

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کا زمانہ اب قریب ہے

یہ 565 عیسوی کا زمانہ ہے۔ عبدالمُطّلِب کی دُعا قبول ہوئی، اللہ کریم نے اُنہیں دس (10) بیٹے عطا کیے جو اُن کی زندگی میں ہی جوان ہو گئے۔ (عبّاس، حمزہ (Hamzah) اور مقوِّم (Muqawim) اِس واقعہ کے بعد پیدا ہوئے۔) عبدالمُطّلِب نے اللہ کریم سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کے لیے اپنے بیٹوں کو بُلایا اور اُنہیں اِس بارے میں بتایا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت (Birth) سے چند سال پہلے کا واقعہ ہے۔ تمام بیٹوں نے سعادت مندی (Obedience) کے ساتھ اپنے والد کا وعدہ پورا کرنے کا یقین دِلایا کہ جس بیٹے کے نام بھی قرعہ (Ballot) نکلا، وہ قربانی کے لیے تیار (Ready) ہوگا۔ کعبہ کے فال نکالنے والے (Caster of lots) کو اِس کام کے لیے فال نکالنے کا کہا گیا۔ ہر تیر پر ایک بیٹے کا نام لکھا گیا۔ فال نکالی گئی تو فال (اِس وقت تک کے) سب سے چھوٹے بیٹے عبداللہ بن عبدالمُطّلِب *('Abdullah bin 'Abdul Mut-talib)* (546-570, 25) کے نام نکلی۔ اِس وقت عبداللہ کی عمر بیس (20) سال تھی۔ عالمِ شباب (Youth) اور مردانہ وجاہت (Handsomeness) اپنے عروج (At its peak) پر تھی۔ عبداللہ کمال سعادت مندی سے ہوش وحواس (In senses) میں مطمئن رہے۔ کیسے ممکن ہے کہ اِس نازک لمحہ پر شیطان نے اُنہیں بہکایا (Trap) نہ ہو لیکن اپنے دادا اسماعیل کی طرح عبداللہ تیّار تھے۔ عبدالمُطّلِب نے عبداللہ کی قربانی کے لیے چھری منگوائی (سیرت ابن اسحاق: 32/1)۔ بیٹے کی قربانی کے بارے میں عِلم ہوا تو گھر کی ساری خواتین سمجھانے اور روکنے کی کوشش کرنے لگیں۔ عبدالمُطّلِب کی بیویاں، اُن کی بیٹیاں اور بہوئیں (Daughters-in-law) سب موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ سب کے چہرے اُترے (Long face) ہوئے تھے۔ بیٹا یا بھائی قربان کرنا آسان کب ہے۔ دوسرے قبیلوں کے سردار بھی آ گئے۔ عبداللہ کے ماموں زاد (Maternal cousin) مُغیرہ بن عبداللہ بن عُمر و مخزومی *(Mughirah bin 'Abdullah bin 'Amr Makhzumite)* نے کہا:

> ''خُدا کی قسم! جب تک بچاؤ کی ساری تدبیریں (Possibilities) ناکام (Exhaust) نہ ہو جائیں، تم عبداللہ کو قربان نہیں کر سکتے۔ اِسے بچانے کے لیے ہمیں اپنا سارا مال بھی قربان کرنا پڑا تو ہم کر دیں گے۔'' (سیرت ابن اسحاق: 34/1)

کافی کوشش کے بعد عبدالمُطّلِب اِس بات پر راضی (Agree) ہوئے کہ حَجر *(Hajar)* کی کاہنہ (Soothsayer) سے رہنمائی (Guidance) حاصل کی جائے جس کا نام قطبہ *(Qatbah)* ہے۔ قطبہ پورے عرب میں اپنی ذہانت (Intelligence) اور عِلم کے لیے مشہور (Famous) تھی۔ حجر مکّہ سے دو سو چھتیس (236) کلومیٹر شمال مشرق (Northeast) اور یثرب سے دوسو اِکیاسی (281) کلومیٹر دُور جنوب مغرب (Soutwest) میں واقع ایک قصبہ (Town) ہے۔ اونٹ کی مسافت (Travel) تقریباً چھ (6) دِن کی ہے۔ سب لوگ مل کر اِس مقصد کے لیے حَجر روانہ ہوئے (سیرت ابن اسحاق: 36/1)۔ سارا راستہ پریشانی (Tension) میں گُزرا۔ مسافروں کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے اِن میں جان ہی نہیں ہے۔ کوئی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔ کسی کو بھی یقین نہیں تھا کہ اِس قربانی کا کوئی بدل (Alternate) ہو سکتا ہے۔ بس، معمولی سی (Meagre) اُمید تھی جس کے سہارے وہ حَجر کی طرف رواں (Traveling) تھے۔ حَجر کا سفر پہلے کبھی اِتنا لمبا اور مُشکل نہ تھا جتنا اب محسوس (Feel) ہو رہا تھا۔ دِن نکلتا تو رات نہیں آتی تھی، رات آنے کے بعد ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔ حجر پہنچ کر پتا چلتا ہے کہ قطبہ چار سو پچاس (450) کلومیٹر دُور شمال (North) خیبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Khayber) میں رہتی ہے۔ ایک اور صبر آزما سفر سامنے تھا، کوئی چارہ (Option) بھی نہیں تھا۔ یوں تقریباً بیس (20) دِن کے تھکا (Tiring) دینے والے سفر کے بعد قافلہ اپنی منزل (Destination) پر پہنچا۔ سب لوگ خیبر پہنچے اور کاہنہ سے مل کر معاملہ کی سنگینی (Severity) کا اِظہار کیا۔ کاہنہ نے ساری بات سننے کے بعد کہا:

"مجھے ایک دِن کی مہلت (Time) دو۔ میں تمہیں اِس کا حل (Solution) کل بتاؤں گی۔"

اگلے دِن سب دوبارہ اِس کاہنہ کے پاس تھے۔ اُس نے پُوچھا:

"تم لوگوں میں ایک جان کی دیت (جان کا بدلہ۔ Blood money) کتنی ہے؟"

جواب دیا گیا:

"ایک جان کی دیت دس (10) اونٹ ہے۔"

قطبہ کہنے لگی:

"تم لوگ مکّہ واپس جاؤ، عبداللہ اور دس (10) اونٹوں کی قربانی کے درمیان فال نکالو۔ اگر فال عبداللہ کے نام ہی نکلے تو دس (10) اونٹ مزید (More) جمع (Add) کر کے دوبارہ فال نکالو، ایسا اُس وقت تک کرتے رہنا جب تک فال اونٹوں کے نام نہ نکلے۔ فال اونٹوں کے نام نکلے تو سمجھ لینا تمہارا خُدا اِس قربانی کے بدلہ پر راضی (Pleased) ہوگیا ہے۔" (سیرت ابن اسحاق: 36/1)

سارا قافلہ اِس کے بعد مکّہ واپس آ گیا۔ واپسی پر ماحول (Mood) کچھ بہتر تھا۔ اُنہیں اُمید ضرور تھی کہ عبداللہ کی بجائے اونٹوں کی قربانی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔ مکّہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچ کر ایک بار پھر کعبہ کے فال نکالنے والے کو فال نکالنے کا کہا گیا۔ اِس بار کم و بیش (Almost) سارا شہر فال نکالتے وقت کعبہ میں موجود تھا۔ بات ہی اِتنی بڑی تھی۔ قریش کا سردار اپنے بیٹے کی قربانی کرنے کو تیّار تھا۔

فال عبداللہ اور دس (10) اونٹوں کے درمیان نکالی گئی۔

یہ کیا؟

"فال عبداللہ کے نام نکلی۔"

اب اونٹوں کی تعداد بیس (20) کر دی گئی۔

"فال اب بھی اونٹوں کی بجائے عبداللہ کے نام ہی نکلی"

ہر بار دس (10) اونٹ بڑھائے جاتے رہے، یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد سو (100) ہو گئی۔ یعنی ایک جان کی قیمت دس (10) جانوں کے برابر۔ عبداللہ اور سو (100) اونٹوں کے درمیان فال نکالی گئی۔

"فال اب عبداللہ کی بجائے سو (100) اونٹوں کی قربانی پر نکلی۔"

سارے شہر نے سکون کا سانس لیا۔ مکّہ میں جیسے خزانہ (Treasure) نکل آیا ہو۔ سب لوگ خوش ہو گئے۔ عبدالمُطّلِب کی تسلّی (Satisfaction) نہیں ہوئی، کہنے لگے:

"تین (3) بار فال نکالو۔ اگر تینوں بار فال اونٹوں کی قربانی کے حق میں نکلی تو میں اِس بات پر عمل کروں گا۔"

سارے مجمع (Gathering) پر مایوسی (Despair) چھا گئی۔ خوشیاں منانے والے خاموش ہو گئے، اِنہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ اب رکاوٹ (Hinderance) کیا ہے۔ قریش کے سردار عبدالمُطّلِب کے سامنے کسی کو بولنے کی جرأت (Dare) نہیں۔ سب لوگ دُعا مانگ رہے تھے کہ فال اونٹوں کی قربانی کے حق (Favour) میں ہی نکلے۔ تین (3) بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلسل (In a row) اونٹوں کی قربانی کے لیے فال نکلنا آسان نہیں تھا۔ کعبہ کے فال نکالنے والے نے ایک بار پھر فال نکالی۔

''فال سو (100) اونٹوں کی قربانی کے حق میں ہی نکلی۔''

اب سارے لوگوں کی سانسیں رُکی ہوئی تھیں۔ ایسا سماں (Scene) تھا کہ جسم کاٹو تو لہو نہ نکلے۔ سب لوگ خاموش اور دِل سے دُعا مانگ رہے تھے:

''اونٹوں کی قربانی ہی قبول ہو جائے۔''

فال نکالی گئی تو تیسری (3rd) بار بھی فال سو (100) اونٹوں کے حق میں ہی نکلی۔ (طبقات ابن سعد: 88/1، سیرت ابن ہشام: 151/1، سیرت ابن اسحاق: 37/1)

مکّہ میں جشن (Celebration) کا سماں تھا۔ سب لوگ اپنے اپنے انداز میں شُکر ادا کر رہے تھے۔ عورتیں خوش تھیں کہ اِتنا پیارا جوان بیٹا قربانی سے بچ گیا۔ مرد اِس لیے خوش تھے کہ بنی ہاشم اِسی عزّت کے لائق (Deserve) تھے۔ اُس وقت سے ایک جان کی دیت سو (100) اونٹ ہوگئی (طبقات ابن سعد: 88/1، سیرت ابن ہشام: 151/1، الروض الانف: 86/2)۔ انسانی جان کی قیمت (Value) میں دس (10) گُنا (Times) اضافہ عبداللہ کے صدقہ ہوا۔ سو (100) اونٹ قربان کیے گئے اور لوگوں کو دعوتِ عام (Open invitation) دی گئی۔ عبدالمُطّلِب نے حکم دیا کہ کسی کو روکا نہ جائے۔ دوست، دُشمن، اپنا، پرایا (Everyone) سب کھانا کھائیں۔ آپ کے حکم کے مطابق جو جتنا چاہے گوشت (Meat) ساتھ بھی لے جائے۔ یہاں تک کہ جانور آئیں تو اُنہیں بھی پیٹ بھر کر گوشت کھانے کا موقع دیا جائے۔ اِس واقعہ کی وجہ سے عبداللہ پورے عرب میں مشہور ہو گئے۔ رسول اللہ نے کہا:

''میں دو ذبیح (اللہ کی راہ میں قربان کیے جانے والوں) کی اولاد ہوں یعنی اسماعیل اور عبداللہ۔'' (سبل الهدیٰ والرشاد: 248/1، السیرۃ الحلبیہ: 55/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ نہایت خوبصورت تھے۔ شرافت (Nobility) اور پاکیزگی (Purity) آپ کے چہرہ پر نمایاں (Visible) تھی۔ آپ مکّہ کی ہر دلعزیز (Loved by everyone) شخصیت تھے۔ تمام بھائی اور والد آپ سے محبّت کرتے تھے۔ آپ گھر کی خواتین کی آنکھوں کا تارا (Blue eyed) تھے۔ آپ کے چہرہ پر روشنی (Light)، تازگی (Freshness) اور نُور برستا تھا۔ عبداللہ اپنے زمانہ کے یوسف (Joseph) تھے۔ عبداللہ بہت حیادار (Modest) تھے۔ آپ کی نظریں ہمیشہ نیچی رہتیں۔ آپ کی طبیعت میں تواضع (Humility) بہت تھا۔ عبداللہ شادی کی عمر کو پہنچے تو عبدالمُطّلِب کو اپنے بیٹے کے لیے ایسی لڑکی کی تلاش تھی جو حسب ونسب (Lineage) کے ساتھ ساتھ عِفّت (Purity) اور پارسائی (Chastity) میں بھی یکتا (One and only) ہو۔

عبداللہ تجارت کے لیے قافلوں کے ساتھ دوسرے ملکوں میں جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ تجارتی قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گئے، عبداللہ کو دیکھ کر شام کے یہودی (Jews) پہچان (Recognise) گئے کہ یہ آخری نبی کے والد ہیں۔ اُنہوں نے کئی بار کوشش کی کہ عبداللہ کو قتل کردیں۔ اللہ کریم کی حفاظت میں عبداللہ ہر بار یہودیوں سے محفوظ رہے۔ ایک دِن عبداللہ ملکِ شام کے جنگلوں میں شکار (Hunting) کے لیے گئے۔ یہودیوں نے عبداللہ کو اکیلا دیکھ کر قتل کرنے کا اِرادہ کیا۔ بنی زَہرہ کے سردار وَہب بن عبدِ مَناف *(Wahb bin 'Abd Manaaf)* بھی آس پاس تھے، اُنہوں نے دیکھا کہ ایک مخلوق (Creature) جو شکل وصورت (Appearance) میں انسانوں سے مختلف ہے، عبداللہ کی حفاظت کے لیے آئی اور یہودیوں کو مار بھگایا۔ وَہب بن عبدِ مَناف نے دیکھا تو اُنہیں عبداللہ بن عبدالمُطّلِب سے محبّت اور عقیدت (Love and respect) ہوگئی۔ اُنہوں نے چند دوستوں کے ذریعے عبدالمطّلب کو اپنی بیٹی آمنہ کے لیے عبداللہ سے نِکاح کا پیغام بھجوایا۔ رِشتہ طے ہونے سے پہلے ہی وَہب وفات پاگئے (مدارج النبوۃ: 28/2)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہی دِنوں عبدالمُطّلِب ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ یمن گئے۔ تاجروں کے درمیان بیٹھے ہوئے عبدالمُطّلِب کی آواز سُن کر محفل (Gathering) میں بیٹھا ایک یمنی بوڑھا کہنے لگا:

''کیا میں آپ کو چھو (Touch) سکتا ہوں؟''

عبدالمُطّلِب اِس سوال پر حیران ہوئے لیکن اُس کی عمر (Age) دیکھ کر اِجازت دے دی۔ وہ بوڑھا شخص اِلہامی کتابوں کا عالم (Scholar) تھا۔ اُس کی بینائی (Eyesight) بہت کمزور ہو چکی تھی، وہ سہارا لیتا ہوا عبدالمُطّلِب کے پاس آیا، آپ کے چہرے کو ہاتھ لگایا (Touched) اور پھر ناک (Nose) کو اچھی طرح ٹٹولنے (Feeling / Groping) لگا۔ عبدالمُطّلِب حیران تھے کہ یہ بزرگ (Old man) آخر چاہتا کیا ہے؟ بزرگ کی طرف دیکھا تو اُس کے چہرہ پر خوشی پھیلی ہوئی تھی۔ ایسے لگا جیسے اُس شخص کو مَن کی مراد (Heart's desire) مل گئی ہو، وہ بولا:

> ''سردار! آپ کو مبارک ہو۔ میں آنے والے وقت میں نبوّت (Prophethood) اور بادشاہت (Kingship)، دونوں آپ کے خاندان میں دیکھ رہا ہوں لیکن اِن میں سے ایک آپ کو بنی زُہرہ کے ذریعہ سے ملے گی۔'' (طبقات ابن سعد: 103/1، سیرۃ النبویہ ابن کثیر: 179/1، الروض الانف: 274/1)

عبدالمُطّلِب تو پہلے ہی عبداللہ کا گھر بسانے کی تیاریوں میں تھے۔ یمن سے واپس آئے تو اِسی مقصد سے یثرب جانے کا اِرادہ کیا۔ بنی زُہرہ، قُصَی کے بڑے بھائی زُہرہ کی اولاد ہے۔ قبیلہ ہم پلّہ (Equivalent) اور اُن کی خواہش (Wish) بھی عبدالمُطّلِب تک پہنچ چکی تھی۔ وَہب بن عبدِ مَناف کی بیٹی سیّدہ آمِنہ اپنی والدہ سے اِکلوتی (The only) اولاد ہیں (شرف المصطفیٰ: 340/1)۔ وَہب بن عبدِ مَناف کی وفات کے بعد سیّدہ آمِنہ کے چچا وُہیب بن عبدِ مَناف (Wohayb bin 'Abd Manaaf) اُن کے وَلی (Guardian)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ عرب میں شادی کے لیے لڑکی کے وَلی کی رضامندی ضروری ہے (محمد رسول اللہ: 55/1)۔ عبدالمُطّلِب نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لیے سیّدہ آمِنہ کا رِشتہ مانگا۔

وُہیب کی اپنی بیٹی ہالہ (Haalah) بھی شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔ عرب میں زیادہ شادیاں کرنا عام (Common) تھا۔ دولہا اور دلہن کی عمر میں فرق (Difference) بھی اُن کے لیے کوئی معنی (Meaningless) نہیں رکھتا تھا (محمد رسول اللہ: 55/1)۔ سیّدہ آمِنہ بنت وَہب *(Aaminah bint Wahb)* کی شادی عبداللہ سے اور اُن کی چچازاد بہن (Paternal cousin) ہالہ *(Haalah)* کی شادی عبدالمُطّلِب سے طے (Agree) پا گئی (طبقات ابن سعد: 103/1 ، سیرۃ النبویہ ابن کثیر: 180/1)۔ (شاید یمنی بوڑھے کی بادشاہت اور نبوّت والی بات عبدالمُطّلِب کے ذہن میں موجود ہو۔) عبدالمُطّلِب دونوں رشتے طے کرنے کے بعد مکّہ واپس آ گئے۔

شادی کے دِن قریب آئے، بارات مکّہ سے یثرب جانا تھی۔ عبداللہ دولہا (Groom) بن گئے۔ وہ تو پہلے ہی بہت خوبصورت اور حیا والے تھے، اب اُن کا چہرہ کوئی اور ہی منظر پیش کر رہا تھا۔ وَرقہ بن نَوفل *(Warqah bin Nawfal)*(d:610) مکّہ میں رہنے والے چند مسیحیوں (عیسائیوں) میں سے تھے۔ وَرقہ اِلہامی کتابوں کے عالم تھے۔ وہ آخری نبی کے آنے کا اِنتظار کیا کرتے اور لوگوں کو بھی اِس کے متعلق بتایا کرتے کہ آخری نبی کا زمانہ اب قریب ہے۔ وَرقہ کی بہن قُتَیلہ بنت نَوفل *(Qutaylah bint Nawfal)* بھی اِنجیل (Bible) کی عالمہ (Scholar) تھی۔ آخری نبی کا زمانہ قریب ہونا اُس کے علم میں بھی تھا۔ قُتَیلہ اپنے گھر کے باہر کھڑی عبداللہ کی بارات دیکھ رہی تھی۔ اُس نے عبداللہ کو اپنی طرف بلایا اور کہا:

> ”تم مجھ سے شادی کر لو، میں اُتنے (ایک سو۔100) اونٹ قربان کروں گی جتنے عبدالمُطّلِب نے تمہارے لیے قربان کئے تھے۔“ (سیرت ابن ہشام:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

156/1، الروض الانف: 275/1)

عبداللہ نے قُتیلہ سے کہا:

”میرے والد فیصلہ کر چکے اور میں شادی کے لیے ہی یثرب جا رہا ہوں۔“ (سیرت ابن اسحاق: 42/1)

یثرب پہنچ کر عبدالمُطّلِب کا نِکاح سیّدہ ہالہ سے اور عبداللہ کا نِکاح سیّدہ آمِنہ سے کر دیا گیا۔ یہ شادیاں 570 عیسوی میں ہوئیں۔ اُس زمانہ اور خاندان کی روایت (Custom) کے مطابق یہ لوگ تین (3) دِن اپنے سسرال (In-laws)، یثرب میں ہی رُکے (طبقات ابن سعد: 155/1)۔ اِس کے بعد دونوں اپنی اپنی دُلہن (Bride) کے ساتھ مکّہ آ گئے۔ اب یہ گھر خوشیاں دیکھ بھی رہا تھا اور بانٹ (Distribute) بھی۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد عبداللہ کی قُتیلہ بنت نوفل سے دوبارہ مُلاقات ہوئی۔ اِس بار عبداللہ نے قُتیلہ کو شادی کی پیشکش (Offer) کی لیکن قُتیلہ نے انکار کر دیا۔ عبداللہ کے لیے قُتیلہ کا اِنکار حیرانی کا باعث (Surprising) تھا۔ عبداللہ نے اِنکار کی وجہ (Reason) پُوچھی تو قُتیلہ نے کہا:

”جس دِن میں نے تمہیں شادی کی پیشکش (Offer) کی تھی، اُس دِن تمہارے ماتھے (Forehead) پر چمک (Shine)، چہرے پر نُور (Light) اور کشِش (Attraction) تھی جو اَب باقی نہیں ہے۔ میری خواہش تو اُس خوش نصیبی (Blessing) کے لیے تھی۔“ (طبقات ابن سعد: 96/1، سیرت ابن اسحاق: 94/1)

شادی سے کچھ مہینے بعد عبداللہ تجارتی سفر پر فلسطین چلے گئے۔ ملکِ شام سے واپسی پر بُصریٰ (*Busra / Bosra /* Bostra) سے دَومتہ الجندل (*Doma tal Jandal*)، تیما (*Teema*) اور خیبر سے ہوتے ہوئے یثرب پہنچے۔ یثرب پہنچ کر عبداللہ بیمار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ آپ اپنی دادی سلمٰی بنت عَمرو کے خاندان بنی نجار کے پاس علاج اور آرام کے لیے رُک گئے، باقی قافلہ مکّہ لوٹ آیا(Arrived back)۔ قافلہ والوں نے عبدالمُطّلِب کو عبداللہ کی بیماری کے متعلق بتایا۔ عبدالمُطّلِب نے بڑے بیٹے حارث کو یثرب بھیجا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو مکّہ لے آئیں۔ یثرب پہنچ کر اُنہیں پتا چلا کہ عبداللہ اِس جہان فانی (Temporary world) سے کُوچ (Died) کر چکے ہیں۔ عبداللہ نے پچیس (25) سال کی عمر میں وفات پائی (طبقات ابن سعد: 118/1، المواہب اللدنیۃ: 75/1)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق عبداللہ کی عمر اُٹھارہ (18) سال تھی (شرح الزرقانی علی المواہب: 204/1)۔ عبداللہ کو نابغہ *(Naabghah)* کے گھر میں دفن کر دیا گیا۔ نابغہ، بنی عدی بن نجار *(Bani 'Adi bin Najjar)* کے فرد ہیں۔ عبداللہ کے مالِ تجارت یا اُس تجارتی سفر سے کتنا منافع (Profit) ہوا، اِس بارے میں تاریخ خاموش (Silent) ہے۔

عبداللہ کی وفات کی خبر سیّدہ آمِنہ کے لیے قیامت سے کم نہ تھی۔ ابھی تو اُن کی شادی کو چند مہینے ہی گزرے تھے۔ اُن کے لیے زندگی ابھی تو شروع ہوئی تھی۔ اُنہوں نے کتنے خواب دیکھے تھے لیکن قُدرت (Divine) کو کچھ اور ہی منظور (Willing) تھا۔ سیّدہ آمِنہ کے لیے اب زندگی آسان نہیں تھی۔ سیّدہ آمِنہ جوانی میں ہی بیوہ (Widow) ہو گئیں۔

سیّدہ آمِنہ شاعری پر عبور (Command) رکھتی ہیں جو اِس زمانہ میں سب سے اہم علم سمجھا جاتا ہے۔ سیّدہ آمِنہ نے عبداللہ کی وفات پر مرثیہ (Elegy) لکھا، جو یوں ہے:

"بطحا (مکّہ) کی آغوش (Lap) ہاشم کے صاحبزادے (Son)
سے خالی ہو گئی۔

وہ سسکیوں اور آہوں (Cries and wails) کے درمیان ایک
قبر میں آسودۂ خواب (Was put to eternal sleep) ہو گئے

اُنہیں موت نے آواز دی اور اُنہوں نے اُس آواز پر لبیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Present) کہا

اب موت نے لوگوں میں اِبن ہاشم جیسا کوئی انسان نہیں چھوڑا
وہ شام کیسی غمزدہ (Gloomy) تھی جب اُنہیں اُٹھا کر لے
جایا جارہا تھا
اگر موت نے ان کا جسم ختم کر دیا تو کیا ہوا؟
اُن کے کِردار کے نقُوش (Impressions) نہیں مِٹائے
جاسکتے (Deleted)
وہ بڑے عقل مند اور رحم دِل (Kindhearted) تھے (طبقات ابن سعد:
100/1، المواہب للدنذنیہ: 75/1)۔"

آدم علیہ السلام سے چلنے والی امانت (Blessing) عبداللہ سے ہوتی ہوئی سیّدہ آمنہ کے سپرد (Handed over) ہوچکی تھی۔ اگر سیّدہ آمنہ کے لیے زندگی میں کوئی اُمید یا کشش (Attraction) باقی تھی تو یہی امانت جس کا ظہور (Appearance) ابھی ہونا تھا (المستدرک للحاکم: 4191، طبقات ابن سعد: 99/1)۔ عبداللہ کی وراثت (Inheritance) میں صرف پانچ (5) اونٹ، بکریوں کا ریوڑ (Herd)، ایک (1) تلوار (Sword) اور ایک کنیز تھی جس کا نام بَرَکہ بنت ثعلبہ *(Barakah bint Th'alabah)* ہے (طبقات ابن سعد: 100/1، الاصابہ: 358/8)۔

سیّدہ آمنہ نے ایک رات خواب دیکھا، جس میں اُنہیں ہدایت کی گئی:
"تمہارے گھر بیٹا پیدا ہوگا، اُس کا نام احمد *(Ahmad)* رکھنا۔"

(الروض الانف: 280/1، دلائل النبوہ ابونُعیم: 136/1، سیرت ابن ہشام: 158/1)

ایک روایت کے مطابق سیّدہ آمنہ کو خواب میں بتایا گیا:
"آپ اِس اُمّت کے سردار کی والدہ ہیں۔" (طبقات ابن سعد: 117/1،
سیرت ابن ہشام: 158/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچھلے کچھ سال مکّہ کے لیے بہت مُشکل رہے۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی (Extreme drought) ہے۔ درختوں پر پھل نہیں اور ہر طرف خشکی ہے۔ زندگی مشکلات (Dificulties) سے بھری ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ گھر کس چیز سے بنایا گیا ہے؟

کعبہ دُنیا میں ہمیشہ سے ہی مرکزی(Central) اہمیت کا حامل رہا ہے۔ دُنیا بھر سے لوگ اِس گھر کا حج کرنے آیا کرتے تھے۔ ملّہ سے ایک ہزار پینتیس (1,035) کلومیٹر دُور جنوب (South) میں یمن کا شہر صنعاء (San'aa) واقع ہے۔ یہاں شاہِ حبشہ (Abyssinian Ruler) کلیب (King Kaleb) کی حکومت تھی۔ اَبرہہ (d:571) (Abrahah) شاہ حبشہ کی طرف سے لشکر کا سردار (Chief commander) تھا۔ اَبرہہ ایک سخت مزاج (Hardliner) اور جنگ جُو (Warrior) شخص تھا۔ اُس نے بغاوت (Revolt) کر کے گورنر (Governor) کو قتل کر دیا، جس کا نام اَریاط (Aryaat) تھا۔ اُس کے بعد اَبرہہ یمن کا گورنر بن گیا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ 543 عیسوی میں یمن کے گورنر اَریاط اور لشکر کے سربراہ اَبرہہ کے درمیان اِقتدار کی جنگ (Power Struggle) شروع ہوگئی۔ اَریاط نے مشورہ دیا (Proposed) کہ بجائے اِس کے کہ ہم اپنے اپنے حمایتیوں (Supporters) کے ساتھ جنگ کریں، جس میں بہت سے لوگ مارے جائیں، ہم ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ ہم میں سے جو فاتح (Winner) ہوگا، وہ حکومت سنبھال لے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اَریاط اور اَبرہہ کی آپس میں دُوبدُو (One on one) لڑائی ہوئی تو اَریاط کے وار (Attack) سے اَبرہہ کی آنکھ، ناک اور ہونٹ کٹ گئے۔ ہونٹ کٹنے کی وجہ سے اَبرہہ کو اَبرہہ اشرم (ہونٹ کٹا۔ Scarface) کہا جاتا تھا۔ اَبرہہ نے اِس لڑائی سے پہلے ایک سازِش (Conspiracy) تیّار کی۔ اُس نے اپنے غلام عتودہ ('Atudah) سے کہا کہ جب اَریاط مجھ سے لڑائی میں مصروف (Engage) ہو تو موقع (Opportunity) ملنے پر تم اُسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیچھے سے وار کر کے قتل کر دینا۔ میں تمہیں اِس کے بدلہ میں اِنعام دوں گا۔ اَبرہہ کے غلام عتُودہ نے اَریاط کو پیچھے سے وار کر کے قتل کر دیا۔ اِس طرح اَبرہہ یمن کی حکومت پر قابض ہو گیا (Became ruler) (سیرت ابن ہشام: 41/1)۔

شاہ حبشہ کے عِلم (Knowledge) میں یہ بات آئی تو وہ سخت ناراض (Upset) ہوا اور قَسم اُٹھائی:

''میں یمن کی مَٹی کو اپنے پاؤں سے روندوں (Trample) گا اور اَبرہہ کی پیشانی کے بال کاٹ کر اُسے رُسوا (Disgrace) کروں گا۔''

اَبرہہ کے عِلم میں بادشاہ کی قَسم اُٹھانے اور ناراض ہونے کا معاملہ آیا تو اُس نے چالاکی (Cleverness) سے اپنے بال اور یمن کی مَٹی ایک تھیلے (Bag) میں بھر کر شاہِ حبشہ کو بھجوائی۔ اِس کے ساتھ ایک خط (Letter) بھی بھیجا:

''بادشاہ سلامت! اَریاط آپ کا غلام تھا اور میں بھی آپ کا وفادار (Faithful) غلام ہوں، آپ کے مفادات (Interests) اور حکمرانی (Government) کی حفاظت کرنے والا ہوں، آپ کا تابع فرمان (Obedient) ہوں۔ میرے اور اَریاط کے درمیان اِختلاف (Conflict) تھا، جس میں وہ مارا گیا۔ مجھے آپ کی قَسم کا عِلم ہوا ہے، میں نے یمن کی مَٹی آپ کی خدمت میں بھیجی ہے اور اپنے بال بھی۔ آپ میرے بال اِس مَٹی میں مِلا کر اپنے پاؤں تلے روند (Tread down) کر اپنی قَسم پُوری کر لیں۔ میں ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا۔'' (سیرت ابن ہشام: 42/1)

نجاشی نے حالات کو مدِّنظر (Considering) رکھتے ہوئے اَبرہہ کو یمن کا گورنر تسلیم (Acknowledge) کر لیا۔ اَبرہہ ایک کامیاب اور عوام دوست حکمران ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Proved) ہوا۔ اس نے سباعین ڈیم *(Saba'een Dam)* کی مرمت (Repair) کا کام کیا اور عوام کے لیے اُن کی فلاح (Welfare) کے منصوبے شروع کیے۔

حج کے موسم میں لوگ یمن سے مکّہ کی طرف جانے لگے تو اَبرہہ نے پُوچھا:

"یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟"

اُسے بتایا گیا:

"مکّہ میں بیت اللہ (اللہ کا گھر) کا حج کرنے"

اَبرہہ نے پُوچھا:

"وہ گھر کس چیز سے بنایا گیا ہے؟"

لوگوں نے کہا:

"پتھر سے بنایا گیا ہے۔"

اَبرہہ نے کہا:

"مسیح (عیسیٰ بن مریم۔ Jesus - The Christ) کی قسم! میں بیت اللہ سے اچھا گھر تعمیر کروں گا۔" (طبقات ابن سعد: 110/1، سیرت ابن ہشام: 43/1)

اَبرہہ نے شاہِ حبشہ کو خوش کرنے کے لیے صنعاء میں ایک خوبصورت کلیسا (Church) تعمیر کروایا۔ اَبرہہ نے اُس کی تعمیر کے لیے ملکہ سبا (Queen of Sheba) کے محل (Palace) کو گرا کر اُس کی اینٹیں (Bricks) استعمال کیں۔ اِس کلیسا کا نام قلیس (Ecclesia) رکھا گیا۔ اَبرہہ نے کلیسا میں دُنیا کے بہترین پتھر لگوائے جو سرخ (Red)، زرد (Yellow)، سفید (White) اور کالے (Black) رنگ کے تھے۔ کلیسا (Church) میں سونے اور چاندی کی صلیب (Cross) لگائی، ہاتھی دانت (Ivory) اور عمدہ آبنوسی (Ebony) لکڑی (Wood) کا اِستعمال کیا۔ یہ اُس زمانہ کی سب سے قیمتی (Expensive)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نایاب (Precious) چیزیں تھیں جو دُنیا کے مختلف حصّوں (Parts) میں پائی جاتی تھیں (الروض الانف: 136/1)۔ کلیسا بہت خوبصورت اور واقعی (In reality) دیکھنے سے تعلق (Worth seeing) رکھتا تھا۔ رُوم کے شہنشاہ نے اِس کلیسا کے لیے اِسکندریہ (Alexandria) سے ایک اطالوی (Italian) پادری (Clergyman) بھجوایا۔ اس پادری کا نام گرگینش (Gregnish) تھا۔ اَبرہہ نے شاہ حبشہ کو پیغام بھیجا:

> ''میں نے ایک عالی شان (Glorious) کلیسا بنوایا ہے جسے بادشاہ سلامت قبول کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اِس سے خوبصورت کلیسا پہلے کسی نے نہیں بنوایا ہوگا۔ بادشاہ سلامت! میں اُس وقت تک چین (At peace) سے نہیں بیٹھوں گا، جب تک مکّہ جانے والوں کو اِس کلیسا کی طرف موڑ (Turn towards) نہ لوں۔ میں اُس گھر (کعبہ) کو تباہ (Destroy) کردوں گا۔ جب وہ گھر ہی باقی نہیں رہے گا تو اُس کا طواف اور حج کیسے باقی رہے گا؟''

اَبرہہ کی اِس خواہش کی ایک وجہ اِقتصادی (Financial) اور تجارتی سرگرمیاں (Commercial activities) تھیں۔ اُسے علم تھا کہ حج کی وجہ سے عرب کی تجارتی اہمیت اور اقتصادی طاقت (Financial power) قائم ہے۔ عرب کے لوگوں کو دُنیا میں مرکزی حیثیت (Central position) حاصل ہے۔ اِس وجہ سے وہ ساری دُنیا میں عزّت پاتے ہیں۔ کعبہ کو ختم کرنے اور یمن کو حج کا مرکز (Centre) بنانے کی خواہش نئی نہیں تھی۔ اِس سے کئی سو سال پہلے حسّان بن عبدِکلال حمیری چاہتا تھا کہ وہ کعبہ کے پتھر اُٹھا کر یمن لے جائے اور حج کے لیے کعبہ یمن میں بنائے۔ حسّان اس اِرادہ سے مکّہ پر حملہ آور ہوا تو نخلہ *(Nakhlah)* کے مقام پر اُس کا سامنا عرب قبیلوں سے ہوا۔ عرب قبیلوں کی قیادت (Command) فہر بن مالِک بن نضر (رسول اللہ سے گیارھویں (11th) پشت پہلے) کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔یمن کی فوج کو شکست (Defeat) ہوئی۔حسّان کو قیدی (Prisoner) بنالیا گیا۔ وہ تین (3) سال قید رہنے کے بعد فِدیہ (Ransom) دے کر رہا (Set free) ہوا۔حسّان مکّہ سے یمن واپس جاتے ہوئے راستہ ہی میں دَم توڑ (Died) گیا۔

اَبرہہ اپنی پوری کوشش کے باوجود نہ تو کعبہ کی مرکزی حیثیت ختم کرسکا، نہ ہی لوگوں کو مجبور (Compel) کرسکا کہ وہ صنعاء کے کلیسا کا حج کریں۔اپنی خواہش کی تکمیل (Completion) کے لیے اُس نے کعبہ کو تباہ کرنے کا اِرادہ کرلیا۔اَبرہہ کعبہ کو گرانے (Raze) کی بات سرعام (Publicly) کِیا کرتا تھا۔اس کے اِرادے (Intentions) کسی سے ڈَھکے چھُپے (Hidden) نہیں تھے۔

عرب کے تمام قبیلوں میں اَبرہہ کی کعبہ کو گرانے کی خواہش کے متعلق بڑا غم وغصّہ (Anger) پایا جاتا تھا۔عرب کے رہنے والوں کے لیے کعبہ سے زیادہ مقدّس (Sacred) اور کچھ نہیں تھا۔بنی کِنانہ (Bani Kinaanah) کا ایک شخص صنعاء کے کلیسا میں راہب (Priest) کے حُلیہ (Attire) میں گیا۔رات میں کلیسا بند کردیا جاتا تھا۔اُس عرب نے مِنّت سماجت (Pleading) شروع کردی کہ میں سینکڑوں میل (Hundreds of miles) دُور سے اِس گرجا گھر (Church) میں عبادت (Pray) کرنے آیا ہوں، مجھے رات یہاں عبادت کے لیے رُکنے (Stay) کی اِجازت دی جائے،اُسے اِجازت دے دی گئی۔رات میں وہ شخص وہاں گندگی اور غلاظت (Dirt & filth) پھیلا کر خود حفاظت سے واپس آ گیا۔

اَبرہہ کو اِس بات کا عِلم ہوا تو وہ غصّہ سے پاگل (Mad with anger) ہوگیا۔اُس نے کعبہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کِیا اور فوج کو تیاری کا حکم دیا۔اِس جنگ میں شاہِ حبشہ نجاشی، نہ خود شریک (Participated) ہوا نہ ہی اَبرہہ کو فوجی امداد (Support) بھیجی۔مکّہ پر حملہ کرنے والے فوجیوں کی تعداد کم وبیش (Almost) ساٹھ ہزار (60,000) تھی۔اُس فوج میں تیرہ (13) ہاتھی بھی شامل تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبرہہ کے ہاتھیوں کی وجہ سے وہ راستہ (Route) جس سے اَبرہہ کی فوج صنعاء سے مکّہ پہنچی، عرب اُسے "صراط الفیل" (Sirat al Feel۔ ہاتھی والوں کا راستہ) کہتے تھے۔ اُس راستہ میں آنے والے چشموں (Water springs) کو "عین الفیل" ('Ain ul Feel۔ ہاتھی والوں کے چشمے) اور جس سمت (Direction) سے اَبرہہ وادی محسّر (Mohassir) (مکّہ) میں داخل ہوا، اُسے "باب الفیل" (Bab al Feel۔ ہاتھی والوں کا دروازہ) کہتے تھے۔ اِسی نسبت (Reference) سے اِس سال کو عام الفیل ('Aam al Feel۔ ہاتھی والوں کا سال) کہا جانے لگا۔ عرب بعد میں اپنے سالوں کا شمار اِسی واقعہ سے کرنے لگے۔

یمن سے مکّہ جاتے ہوئے راستے میں کچھ قبیلوں نے اَبرہہ کی فوج سے مزاحمت (Resistance) کی لیکن شکست (Defeat) سے دوچار ہوئے۔ ایک سردار ذُونفر (Dhu Nafr) نے اَبرہہ کو روکنے کی کوشش کی لیکن اِسے شکست ہوئی۔ ایسی ہی ایک لڑائی بنی خثعم (Bani Khuth'am) کے علاقہ میں لڑی گئی جس کے بعد بنی خثعم کے سردار نُفیل بن حبیب (Nufayl Bin Habib) کو گرفتار (Arrest) کرلیا گیا۔ نُفیل عرب کے تمام راستوں (Routes) کا ماہر (Expert) تھا۔ نُفیل کی جان بخشی (Pardon) کی شرط یہ رکھی گئی کہ وہ مکّہ تک راستہ کی رہنمائی (Guide) کرے گا۔

طائف کے لوگ لات (Laat) کو خُدا کی بیٹی کہتے اور اُس کی عبادت کرتے تھے۔ لات کا بہت بڑا بُت طائف (Ta'if) میں موجود ایک ٹیلہ (Mound) پر نصب (Placed) تھا۔ بنی ثقیف (Bani Thaqif) اِس ٹیلہ کا طواف (Circumambulation) کرتے تھے (کتاب الاصنام:16)۔ اَبرہہ کی فوج طائف پہنچی تو طائف کے لوگوں نے اِس خیال سے کہ لات کا عبادت خانہ غلطی سے (By mistake) کعبہ سمجھ کر تباہ نہ کردے، بنی ثقیف نے مسعود بن مُحتب ثقفی (Mas'ud bin Muhtab Thaqfite) کی قیادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Leadership) میں طائف سے باہر آکر رہنمائی (Guidance) کی کہ مکّہ ابھی دُور ہے۔ اَبرہہ کو پیشکش (Offer) کی کہ وہ رہنمائی کے لیے اپنا ایک آدمی اَبرہہ کے ساتھ بھیجنے کو تیار ہیں جو اِنہیں آسانی سے کعبہ تک لے جائے گا۔ اَبرہہ نے نُفیل کی موجودگی (Presence) کے باوجود یہ پیشکش (Offer) قبول (Accept) کرلی۔ بنی ثقیف نے ابورَغال *(Abu Raghal)* نامی شخص کو اَبرہہ کے ساتھ بھیج دیا۔ اَبرہہ کا لشکر ابھی مکّہ سے تین (3) کلومیٹر دُور مغمّس *(Mughammas)* کے مقام پر پہنچا تھا کہ طائف سے شامل ہونے والا ابورَغال مر گیا۔ اُسے وہیں دفن کردیا گیا۔ بعد میں عرب قبیلے ابورَغال کی قبر کو سنگسار (Stoning) کرنے لگے (سبل الهدیٰ والرشاد: 217/1)۔ ایسا کئی صدیوں تک ہوتا رہا۔ عرب بنی ثقیف کو طعنہ (Taunt) دیتے رہے کہ اُنہوں نے لات کا عبادت خانہ (Place to worship) بچانے کے لیے بیت اللہ پر حملہ کرنے والوں کا ساتھ دیا (Assisted)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھی والے

یہ فروری 571 عیسوی کے آخری دِنوں کی بات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش (Birth) سے پچپن (55) دِن پہلے (طبقات ابن سعد: 49/1)۔ اَبر ہہ کی فوج نے وادیٔ مغمّس میں قیام (Stay) کیا۔ اَبر ہہ نے اپنا گھڑسوار دستہ (Cavalry unit) اَسود بن مقصود *(Aswad bin Maqsood)* کی قیادت میں بھیجا کہ جاؤ، مکّہ سے لُوٹ (Looting) مار کر کے لاؤ۔ اَبر ہہ کی فوج کا دَستہ (Unit) مکّہ سے بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے آیا۔ اُس لُوٹے ہوئے سامان میں عبدالمُطّلِب کے دوسو (200) اونٹ بھی شامل تھے (سبل الہدیٰ والرشاد: 217/1)۔

اَبر ہہ نے حِناطہ حمیری *(Hinaatah Himyarite)* کو بھیجا اور عرب قبیلوں کو اپنے پاس بُلایا۔ عرب سرداروں نے مشاورت (Consultation) کی اور عبدالمُطّلِب کی سربراہی (Leadership) میں ایک وفد (Delegation) اَبر ہہ سے ملنے کے لیے بھیجا۔ اَبر ہہ سیاہ فام (Black) حبشی اور حَبشہ کی زبان (Language) بولتا تھا۔ اَبر ہہ کے شاہی خیمہ (Royal tent) میں تخت (Throne) سجا ہوا تھا۔ زمین پر قالین (Carpet) بچھے ہوئے، ٹھنڈے اور میٹھے مشروب (Drinks) سے صُراحیاں (Containers) بھری ہوئی تھیں۔

عبدالمُطّلِب دراز قد (Tall)، نہایت وَجیہہ (Handsome)، بہادر، خوبصورت اور دُور اندیش (Far Sighted) انسان تھے۔ رعب (Dignity) اور نُور اُن کے چہرے پر نمایاں (Visible) تھا۔ عبدالمُطّلِب اَبر ہہ کے پاس پہنچے تو اَبر ہہ قریش کے سردار کو دیکھتے ہی مرعوب (Impress) ہو گیا۔ اَبر ہہ اپنے تخت (Throne) سے اُترا، عبدالمُطّلِب سے

ہاتھی والے (القرآن۔ الفیل۔ 1:105)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ ملایا اور اُن کے ساتھ قالین (Carpet) پر بیٹھ گیا (سبل الہدیٰ والرشاد: 218/1)۔ اَبرہہ نے ایک ترجمان (interpreter) کے ذریعہ (Through) سے عبدالمُطّلِب سے گفتگو کی۔

اَبرہہ: (عبدالمُطّلِب سے) ''تم کیا چاہتے ہو؟''

عبدالمُطّلِب: ''میرے اونٹ مجھے واپس کردو۔ جب جنگ ہوئی ہی نہیں تو لوٹ مار کیسی؟''

مکّہ میں موجود کعبہ کی وجہ سے عرب کے لوگ ساری دنیا میں ہی عزّت پاتے ہیں۔ اَبرہہ کے لیے عبدالمُطّلِب کا جواب غیر متوقع (Unexpected) تھا۔

اَبرہہ (حیران ہوکر): ''عرب کا سردار اور بس اپنے اونٹوں کی فِکر (Worry)؟ میں نے تمہارے بارے میں جو سُنا، وہ جھوٹ تھا؟ میں تو اِس خیال میں تھا کہ تم مجھ سے کعبہ کے متعلق بات کروگے۔''

عبدالمُطّلِب: ''میں اونٹوں کا مالِک ہوں، اِس لیے مجھے اونٹوں کی فِکر (Worried) ہے۔ کعبہ کا مالِک کوئی اور ہے۔''

اَبرہہ: ''تمہیں کعبہ کی فِکر نہیں؟''

عبدالمُطّلِب: ''یہ گھر اللہ کا ہے۔ وہ اپنے گھر کی حفاظت خود کرے گا۔''

اَبرہہ: ''تم لوگ میرے راستہ میں نہ آؤ۔ میں تم لوگوں سے جنگ نہیں کرنا چاہتا۔ میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی عبادت گاہ کعبہ کو تباہ کرنے آیا ہوں، میں اِسے تباہ کرکے واپس چلا جاؤں گا۔''

عبدالمطّلب: ''پھر تم جانو اور اِس گھر کا مالک جانے۔ اُس نے آج تک اِس گھر پر کسی کو مسلّط (Dominate) نہیں ہونے دیا۔''

اَبرہہ (نہایت غصّہ کرتے ہوئے): ''اِس گھر کا مالک اِسے مجھ سے نہیں بچا سکے گا۔ میں اِس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادُوں گا۔ میں نے صنعا میں ایک خوبصورت کلیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنوایا، مکّہ والوں نے میرے کلیسا (Church) کی بے حرمتی (Desecration) کی ہے، اِس لیے میں کعبہ کو مسمار (Raze) کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا۔ تم لوگوں کو نقصان (Hurt) نہیں پہنچاؤں گا، اگر تم لوگوں نے میرے ساتھ جنگ کی تو تم میں سے بھی کوئی زندہ نہیں بچے گا۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 218/1)

اِس گفتگو کے بعد عبدالمُطّلِب اَبرہہ کی فوج سے اپنے اونٹ لے کر مکّہ واپس آ گئے۔ اُنہوں نے واپس آ کر لوگوں کو جمع کِیا اور کہا:

''میں اِن (ہاتھی والوں) پر اللہ کا عذاب (Anguish) دیکھ رہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی نقصان اُٹھائیں، سب لوگ مکّہ سے نکل جائیں اور پہاڑوں میں پناہ لے لیں۔ اپنا مال و اسباب (Valuables) بھی ساتھ لے جائیں۔''

عبدالمُطّلِب نے کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ لیا، بیت اللہ گئے اور بیت اللہ کا دروازہ (Door) پکڑ کر کہنے لگے:

> ''یا اللہ! بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے، تُو بھی اپنے گھر کو بچا۔ ایسا نہ ہو کہ کل صلیب (Cross) والوں کی تدبیر (Move)، ہماری تدبیر پر غالب آ جائے۔ اگر تُو کعبہ کو اِن پر چھوڑنا چاہتا ہے، تو جو تیرا حکم۔ میں تیرے سوا اُن کے مقابلہ میں کسی سے اُمید نہیں رکھتا۔ ہمارے ربّ! اِن سے اپنے حَرَم کی حفاظت فرما۔ اِس گھر کا دشمن تیرا دشمن ہے، اپنی بستی کو تباہ ہونے سے بچا۔''

اِس کے بعد عبدالمُطّلِب بھی اپنے اہل و عیال (Family) کے ساتھ پہاڑوں میں جبل ثبیر *(Mount Thabeer)* پر چلے گئے (سبل الہدیٰ والرشاد: 219/1)۔

نُفَیل کو اَبرہہ کی فوج کے ساتھ رہتے ہوئے کافی دِن گزر چُکے تھے۔ اِس دوران وہ کئی باتیں سیکھ (Learn) چُکا تھا جن میں سے ایک ہاتھی کے مہابت (ہاتھی کو چلانے والا۔ Keeper) اُنَیس *(Unays)* کی ہاتھی کو ہدایات (Instructions) تھیں۔ اگلی صُبح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبرہہ نے اپنی فوج ترتیب دی (Deployed the force) اور کعبہ پر حملہ کے لیے تیّار ہوا۔ فوج وادی مُحسِّر (Mohassir valley) میں جمع ہوگئی۔ سب سے بڑا ہاتھی ''محمود'' (Mahmmoth)، فوج کے آگے تھا۔ اُنَیس محمود پر سوار آگے بڑھنے کی ہِدایت کے اِنتظار (Wait) میں تھا۔ نُفَیل نے دیکھا کہ اُنَیس منہ موڑے (Face turned) اَبرہہ کے حکم کے اِنتظار میں ہے تو اُس نے محمود ہاتھی کو ہِدایت (Instruction) دی:

''محمود! بیٹھ جاؤ یا جِدھر سے آئے ہو، اُدھر واپس لوٹ جاؤ (Go back)، آگے خُدا کا مقدس (Sacred) شہر مکّہ ہے۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 219/1)

محمود ہاتھی نُفَیل کی ہِدایت کے بعد بیٹھ گیا۔ اُنَیس نے بڑی کوشش کی لیکن ہاتھی آگے بڑھنے کو تیّار نہ ہوا۔ ہاتھی کے سر میں بار بار تبرزین (Tabarzin۔ لوہے کی سلاخ) ماری گئی لیکن بے سُود (But to no avail)۔ نیزہ (Spear) ٹیڑھا (Angled) کرکے ہاتھی کے پیٹ (Belly) میں بھی چَرکہ (زخم۔ Cut) لگایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہاتھی کو یمن (جنوب۔ South) کی جانب موڑا گیا تو وہ چلنے لگا۔ جب اُس کا منہ شام یعنی (شمال۔ North) کی طرف کِیا گیا تو بھی محمود ہاتھی چلنے کو تیار تھا۔ جیسے ہی اُس کا منہ مکّہ کی طرف موڑا جاتا، وہ زمین پر بیٹھ جاتا اور ایک قدم بھی آگے بڑھنے کو تیّار نہ ہوتا (سبل الہدیٰ و الرشاد: 219/1)۔ اِس صورتِ حال (Situation) کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے نُفَیل وہاں سے کِھسک (Slipped) کر دُور پہاڑ پر چلا گیا اور یہ سب کچھ ایک پہاڑی پر کھڑا دیکھتا رہا۔

محمود ہاتھی کا مکّہ کی طرف قدم نہ بڑھانا ایک واضح اِشارہ (Clear sign) تھا کہ مکّہ پر کعبہ کو مسمار (Raze) کرنے کی نیّت (Intention) سے حملہ نہ کِیا جائے لیکن اَبرہہ کی کعبہ کو تباہ کرنے کی ضِد (Stubbornness) آڑے آئی۔ اچانک مغرب (West) کی طرف سے آسمان گہرا (Dark) ہونے لگا۔ لاتعداد چھوٹے چھوٹے پرندے (Birds) اُڑتے ہوئے اِس فوج کی طرف آنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے (In few

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(moments) اندھیرا چھا گیا۔ پرندے تعداد (Number) میں اِس قدر زیادہ تھے کہ روشنی ختم ہوگئی۔ یہ ابابیل (Martin) پرندوں کا غول (ٹولی۔ Flock) تھا جس نے آسمان کو ڈھانپ (Cover) لیا۔ ہر پرندہ تین (3) کنکریاں (Small stones) اپنے ساتھ لیے ہوئے آیا۔ ایک (1) کنکری چونچ (Beak) میں جبکہ دو (2) کنکریاں پاؤں میں تھیں۔ کنکریاں بہت چھوٹی تھیں، چنے (Chickpeas) کے خشک دانے کے برابر۔ پرندے اَبرہہ کی فوج کے اوپر سے گزرتے ہوئے کنکریاں پھینک رہے تھے۔ یہ کنکریاں بڑی مہلک (Lethal) ثابت ہوئیں۔ چھوٹی سی کنکری لوہے کے خود (Iron Helmet) کو چیرتے ہوئے (Ripping) فوجی کے جسم کو بھی چیر (Rip) دیتی تھی (سبل الهدی والرشاد: 220/1)۔ قرآن مجید یوں منظر کشی کرتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۝ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (القرآن۔ الفیل۔105)

کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے ربّ نے اُس لشکر کا کیا حشر (Obliterate) کر دیا جو ہاتھی لے کر کعبہ کو تباہ کرنے کے لیے مکّہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ کیا آپ کے ربّ نے اُن کے منصوبے (Plan) کو مٹی میں نہیں ملا دیا؟ (Gushed them to pieces)؟ (بے شک آپ کے ربّ نے) اُن پر اَن گنت ابابیل (Uncountable Martin) پرندوں کے غول (Flock) بھیجے جنھوں نے اُن پر نوکیلے (Sharp edged) پتھر (Baked Clay) برسائے۔ اُن نوکیلے پتھروں نے اُس فوج کو اِس طرح پیس (Crush) کر رکھ دیا جیسے چبایا (Chewed) ہوا بھوسا (Straw)، جسے جانور نے جُگالی (Eaten up by cattle) کر کے جھاگ (Foam) بنا دیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ چنے کے دانے کے برابر کنکری جو کچھ ہی بلندی (Height) سے گرتی، وہ لوہے کو چیرتے ہوئے اِنسانی جِسم کے آرپار گُزر جاتی تھی۔ اِتنی چھوٹی کنکری کا ہاتھی جیسے جانور کے جِسم کو کاٹتے ہوئے گُزر جانا کوئی معمولی (Ordinary) بات نہیں۔ اِس کنکری کو طاقت اللہ کریم کے حکم سے ملی تھی۔ جب اللہ کا حکم ہو تو معمولی سی مخلوق بھی معجزہ (Miracle) دِکھا سکتی ہے۔ یہ واقعہ مُزدَلفہ اور مِنیٰ کے درمیان وادیٔ مُحسّر (Mohassar) کے مقام پر پیش آیا (تاریخ طبری: 550/1، سیرت ابن ہشام: 43/1)۔

ساری فوج اِن پرندوں کی زد (Affected) میں نہ آئی لیکن ایک عجیب افراتفری (Disorder) پھیل گئی۔ اَبرہہ کی فوج کے جو لوگ بچ گئے، وہ شدید خوف زدہ (Frightened) تھے۔ جو سپاہی پرندوں سے بچے، اُن کے جسموں میں عجیب وغریب بیماریاں (Diseases) پھیل گئیں۔ فوج نے اِس بات میں عافیت (Safety / Betterment) جانی کہ واپس یمن جایا جائے۔ اَبرہہ کے فوجیوں کو راستہ معلوم نہیں اور اب نُفیل بن حبیب بھی اُن کے ساتھ نہیں تھا۔ کچھ فوجی یمن کا راستہ ڈھونڈتے (Finding) ہوئے ہی مر گئے۔ اَبرہہ کے جِسم سے گوشت گل (Rotten) کر گرنے لگا۔ اُس کی انگلیوں کے حصے ٹوٹے اور گر گئے۔ اَبرہہ واپس صنعاء پہنچا تو وہ مرغی کے چوزے (Chick) کی مانند (Resembling) تھا۔ اُس کا سینہ (Chest) پھٹا اور بدبُودار پیپ (Rotting smell Pus) اُس کے جِسم (Body) سے نکلنے لگی۔ وہ اِسی حال میں مر گیا۔ اَبرہہ کے بعد اُس کا بیٹا یکسوم (Yaksoom) یمن کا گورنر بنا (سبل الہدیٰ والرشاد: 222/1)۔

وادیٔ مُغمّس میں کنکریوں سے محفوظ رہنے والے تین (3) ہی تھے۔ نُفیل، جو موقع ملنے پر فوج کو چھوڑ کر پہاڑ پر چلا گیا۔ محمود ہاتھی، جس نے آگے بڑھنے سے اِنکار کر دیا۔ اُنَیس، جو محمود ہاتھی کا مَہابت تھا۔ عرب کے لوگ بُت پرست ہونے کے باوجود مسیحیوں کے مقابلہ میں محفوظ رہے۔ اِس واقعہ کے بعد دنیا میں عرب کے لوگوں کی عزّت اور وقار بڑھ گیا (سبل الہدیٰ والرشاد: 222/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے آپ کو یتیم پایا اور اپنی آغوش میں لے لیا

صُبح صادِق (Dawn) کاوقت ہے

پیر (Monday) کادِن (مسند احمد:3886، المستدرک للحاکم: 4179)

صُبح کی ٹھنڈک ابھی باقی ہے

ہر چیز تازہ دَم (Fresh) ہے

پرندے چہچہا (Chirping) رہے ہیں

روشنی اندھیرے (Darkness) کو مِٹا رہی ہے

سُورج اپنی چمک سے دُنیا کو رَوشن (Lit) کرنے کے لیے تیار ہے

کائنات (Universe) ایک نئے دِن کی اِبتدا کرنے کو ہے

عرب میں بہار (Spring) کا موسم ہے

کلیاں (Buds) پھُول بن رہی ہیں

ہر طرف سبزہ (Greenery) ہے

ہر چیز کِھلی کِھلی (In blossom) ہے،

ہر شے خُوبصورتی اور تازگی (Freshness) کا اِحساس دے رہی ہے۔

بہار کا پہلا مہینہ ربیع الاوّل *(Rabi al Awal)* اپنے گیارہ (11) دِن گزار چُکا ہے۔ یہ بارہویں (12) دِن کی صُبح ہے (سیرت ابن ہشام: 158/1، الوفا: 87، تاریخ طبری :156)۔ ایک (1) عام الفیل (مسند احمد: 10467، سیرت ابن ہشام:128، سیرت ابن اسحاق:99)۔ اپریل کی بائیس (22) تاریخ اور سال 571 عیسوی۔

ہم نے آپ کو یتیم (Orphan) پایا اور اپنی آغوش (Care) میں لے لیا (القرآن۔ الضحیٰ۔ 8:93)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کعبہ کو تباہ کرنے کے ارادہ سے آنے والی ہاتھیوں کی فوج کے انجام کو پچپن (55) دِن گزر چکے ہیں۔ (المستدرک للحاکم: 4183) ایرانی بادشاہ نوشیرواں (512-579,68) (Nowsherwan / Anushirvan) کی بادشاہت کا چالیسواں (40) سال ہے (تاریخ ابن خلدون: 407)۔

شِفاء بنت عَوف (Shifa bint 'Awf) اور فاطمہ بنت عبداللہ (Fatimah bint 'Abdullah) سیّدہ آمنہ کے پاس موجود ہیں۔ بنی ہاشم کا سارا خاندان (Family) دُعا مانگ رہا ہے۔ سب اِس خُوش خبری کے اِنتظار میں ہیں کہ سیّدہ آمنہ کے گھر اولاد ہوگی۔

''عبداللہ کی اولاد''

وہ عبداللہ جو سب کا پیارا تھا۔

وہ عبداللہ جو اپنے زمانے کا یوسف تھا۔

وہ عبداللہ جس کی خاطر عبدالمُطّلِب نے سو (100) اونٹ قربان کئے۔

وہ عبداللہ جو جوانی میں سب کو چھوڑ کر اپنے ربّ کے پاس چلا گیا۔ (المستدرک للحاکم: 4191)

عبدالمُطّلِب ہر سانس (Breath) کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور دُعا مانگ رہے ہیں۔

اتنی دُعائیں تو عبدالمُطّلِب نے اپنی کسی اولاد کے لیے نہیں مانگی تھیں۔

عبداللہ کی والدہ فاطمہ بنت عَمرو (d:576) (Fatimah bint 'Amr) کی دُعائیں سانسوں کے ساتھ چل رہی ہیں۔

آمِنہ کے گھر بیٹا پیدا ہو تو سمجھیں گی عبداللہ مل گیا۔

ہر طرف خُوشبو (Fragrance) پھیلی

اِس قدر روشنی پھیلی کہ دُور دُور تک دیکھا گیا (مسند احمد: 10466، سبل الھدیٰ والرشاد: 342/1،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت ابن ہشام: 156/1)۔

ہر طرف یہی آوازیں ہیں:

مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو،

سیّدہ آمنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔

بنی ہاشم کو جتنی خوشی اِس بیٹے کے پیدا ہونے کی ہے، اِس کا اندازہ (Assessment) لگانا مُشکل ہے۔ سب کی دُعا تھی کہ عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہو، اللہ کریم نے اُن کی دُعائیں قبول (Accepted) کر لی ہیں۔

رسول اللہ کے چچا ابولہب (Abu Lahab) (549-624,74) کی کنیز ثُویبہ (Thuwaybah)(d:629) بھی اِدھر ہی ہے، بھاگی بھاگی آئی اور سب سے کہہ رہی ہے:

''مبارک ہو، سیّدہ آمنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ عبداللہ کا بیٹا پیدا ہوا ہے۔''

اپنی کنیز کی آواز سُن کر ابولہب نے بھتیجا (Nephew) پیدا ہونے کی خوشی میں ثُویبہ کو آزاد کر دیا ہے (صحیح بخاری: 5101، سیرت ابن ہشام: 160/1، انساب الاشراف: 93/1)۔ غُلامی سے آزادی ملنا، عرب میں زندگی ملنے سے بڑی خبر ہے۔ ثُویبہ کی خوشی بیان سے باہر ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ کا کمال (Excellence) دیکھیں دُنیا میں آتے ہی غُلاموں کو آزادی نصیب ہونے لگی۔ ثُویبہ کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ کیسا یتیم پیدا ہوا ہے جو بے بس لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت بن کر آیا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ (القرآن۔ الضحیٰ۔ 6:93)

ہم نے آپ کو یتیم (Orphan) پایا اور اپنی آغوش (محبّت) میں لے لیا

رسول اللہ پیدا ہوئے تو کسریٰ بادشاہ (Persian King) کے محل کی چودہ (14) بُرجیاں (Minarets) گر گئیں۔ ایران کے سب سے بڑے آتش کدہ (Fire temple) میں ایک ہزار (1,000) سال سے رَوشن آگ بُجھ گئی (سیرت ابن اسحاق: 141/1، السیرۃ النبویہ ابن کثیر:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(228/1)۔بحیرہ سادہ (Saadah sea) یکا یک (Suddenly) خشک ہو گیا۔(سادہ کا علاقہ رَے (Ray) اور ہمدان (Hamdaan) کے درمیان واقع (Situated) ہے۔) کچھ تاریخ دانوں کے مطابق اِس جگہ کا نام ساوہ (Saawah) ہے۔

جس زمانہ میں رسول اللہ پیدا ہوئے، اُس وقت مکّہ شہر کی آبادی تقریباً (Estimated) دس ہزار (10,000) ہے۔ اِس تعداد میں غلام اور اُن قبیلوں کے افراد بھی شامل ہیں جو دوسرے شہروں سے آ کر یہاں رہتے ہیں۔ اِس شہر کا نظام (Local bodies) دس (10) خاندان مل کر چلاتے ہیں۔ کوئی مرکزی حکومت نہیں ہے۔ رسول اللہ کے خاندان بنی ہاشم کے پاس مذہبی طاقت (Religious power) ہے، کعبہ کے متوّلی (Custodians of K'abah) بھی یہی ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلانے اور حج کے اِنتظامات بھی اِنہی کے پاس ہیں۔ فوجی طاقت (Military power) بنی اُمیّہ (Bani Umayyah) کے پاس ہے۔ یہ دونوں مکّہ کے ممتاز (Prominent) قبیلے، مگر اِن کے آپس میں تعلقات (Relationship) اچھے نہیں ہیں۔

کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نو (9) ربیع الاوّل، کچھ کے مطابق بارہ (12) ربیع الاوّل اور کچھ کے مطابق آپ سترہ (17) ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ سب کو جیسے عبداللہ کا نعم البدل (Replacement) مل گیا ہے۔ عبدالمُطّلِب کو اپنی سو (100) سالہ زندگی میں اِتنی خوشی نہیں ملی جتنی اِس خبر نے دی ہے۔ عبدالمُطّلِب کو ایسے لگ رہا ہے جیسے جوانی واپس لوٹ آئی (Returned) ہے۔ پوتے (Grandson) کو گود (Lap) میں لیا، ماتھا چوما اور اپنے سینہ سے لگایا۔ اِس قدر خوبصورت بچہ، یقیناً یہ بڑے نصیب والا (Blessed) ہوگا۔ عبدالمطلّب کے نو (9) بیٹے اِس وقت جوان اور دو بہت چھوٹی عمر میں ہیں۔ عبداللہ وفات پا چکے ہیں۔ عبدالمُطّلِب اپنے تین (3) سال کے بیٹے عبّاس کو اپنا پوتا (Grandson) دِکھاتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ دیکھو اپنا بھائی، کتنا پیارا ہے۔"

عبدالمُطّلِب خُدا کے حضور سجدہ شکر (Thankful) بجا لائے اور کعبہ کا طواف کیا ہے۔

رسول اللہ کی پیدائش (Birth)، والدین (Parents)، ہجرت (Migration) کی ساری تفصیل (Detail) آپ سے پہلے آنے والی آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ رسول اللہ کے والدین کا نام اور آپ کے یتیم پیدا ہونے کا ذِکر بھی اِن کتابوں میں (Mentioned) پایا جاتا ہے۔ رسول اللہ سے پہلے آنے والے نبی آپ کے دُنیا میں آنے کی مختلف نشانیاں (Signs) بتاتے رہے ہیں۔

ایک یہودی جس کا نام یوسف *(Yusuf)* ہے، مکّہ میں پہاڑی پر چڑھ کر زور زور سے کہہ رہا ہے:

"قومِ قریش! کیا تمہارے ہاں آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟

لوگوں نے کہا:

"ہمیں معلوم نہیں"

یوسف بتا رہا ہے:

"قریش میں جو بچہ آج پیدا ہوا ہے، وہ اللہ کا آخری نبی ہے۔ اللہ کریم نے مُوسیٰ کو آخری نبی کے پیدا ہونے کا وقت بتایا تھا۔ مُوسیٰ نے جس ستارہ (Star) کے بارے میں بتایا تھا آج رات وہ طلُوع (Rise) ہوا ہے۔" (المستدرک للحاکم: 4177، السیرۃ النبویہ احمد بن زینی: 48/1)

حسّان بن ثابت نے ایک سو بیس (120) سال کی عمر پائی۔ اِس میں سے ساٹھ (60) سال رسول اللہ پر ایمان لانے سے پہلے اور ساٹھ (60) سال ایمان لانے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد، وہ یثرب میں رہا کرتے تھے۔ حسّان کا بیان ہے:

''میری عمر سات (7) سال تھی کہ میں نے سُنا کہ یثرب میں ایک یہودی عالم نے اعلان کیا کہ آج آخری نبی پیدا ہوا ہے۔ بنی اِسرائیل (Sons of Isaac)! نبوّت (Prophethood) تمہارے گھر سے رخصت (Depart) ہوگئی۔'' (سیرت ابن ہشام: 159/1)

ملکِ شام سے تعلق رکھنے والا ایک راہب (Clergyman) مکّہ کے قریب مرّ الظہران (Mar-r uz Zuhran) میں رہتا ہے۔ اُس کا نام عیص (ʻEes) ہے۔ وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ کائنات کا آخری نبی مکّہ میں پیدا ہوگا اور اُس کے پیدا ہونے کا زمانہ یہی ہے۔

وہ یہ بھی کہتا ہے:

''سارا عرب اُس نبی کے راستے پر چلنے لگے گا۔ وہ عجم (Other than Arab) کا بھی مالِک ہوجائے گا۔ تم میں سے جو بھی اُس کا زمانہ (Era) پائے اُس کی پیروی (Follow) کرے۔ جو اُس کی پیروی کرے گا، وہ کامیاب ہوجائے گا۔ جو شخص اُس کی مخالفت کرے گا وہ ناکام ہوگا۔''

عیص لوگوں سے پُوچھتا رہتا ہے کہ کیا مکّہ میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ اگر جواب ''ہاں'' میں ہو تو وہ تحقیق (Investigate) کرکے بتاتا ہے کہ وہ بچہ (آخری نبی) ابھی پیدا ہوا یا نہیں جس کا اُسے اِنتظار ہے۔

رسول اللہ کی وِلادت (Birth) کے بعد عبدالمُطّلِب عیص (راہب) کے پاس آئے اور پوچھ رہے ہیں:

''کیا وہ بچہ پیدا ہوگیا ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہب کہہ رہا ہے:

''ہاں! وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ستارہ جو اُس کے پیدا ہونے کی علامت (Symbol) ہے، آج رات طلوع (Rise) ہوا ہے۔ اُس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اُس بچے کو اِس وقت درد (Pain) ہو رہا ہے جو تین (3) دِن تک رہے گا۔ اِس کے بعد اُس بچے کا درد ختم ہو جائے گا۔ جو کچھ میں نے تمہیں اُس بچے کے متعلق بتایا ہے اِس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ اِس لیے کہ لوگ اُس بچے سے حسد (Jealousy) اور اُس کی مخالفت کریں گے۔'' (سیرت حلبیہ: 226/1، سبل الہدیٰ و الرشاد: 340/1)

راہب عیص کی بات درست ہے، رسول اللہ اِس وقت بیمار ہیں۔ آپ تین (3) دِن بیمار رہے ہیں۔

پیدا ہونے کے ساتویں (7th) دِن عبدالمُطّلِب نے رسول اللہ کے سر کے بال اُتروائے اور بالوں کے وزن (Weight) کے برابر سونا (Gold) صدقہ کِیا ہے۔ عبدالمُطّلِب نے قریش کو ضیافت (دعوت۔ Feast) دی ہے۔ عبدالمُطّلِب کی خوشی اُن کے چہرہ سے عیاں (ظاہر۔ Evident) ہے۔ عبدالمُطّلِب سب سے مبارکبادوصول کر رہے ہیں۔ آنے والے مہمانوں نے پُوچھا ہے:

''بنی ہاشم کے سردار نے اپنے پوتے (Grandson) کا نام کیا رکھا ہے؟

''محمد (Muhammad / Mohammad)''

عبدالمُطّلِب نے کہا:

''میرے پوتے کا نام محمد ہے۔''

قریشی سردار بولے:

''یہ تو آپ کے خاندان کے ناموں سے مختلف ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عبدالمُطّلِب کہہ رہے ہیں:

”مجھے یقین ہے کہ میرا پوتا بڑی عزّت پائے گا اور دُنیا جہاں میں اس کی تعریف کی جائے گی، اِس لیے میں نے اِس کا نام محمد (تعریف کیا جانے والا۔ The praised one) رکھا ہے۔“ (سبل الہدیٰ والرشاد: 360/1، دلائل النبوہ للبیہقی: 113/1)

قرآن مجید میں رسول اللہ کے دونوں (2) ناموں کا ذِکر کیا گیا ہے:

1۔ محمد (آل عمران۔144:3) 1- *Muhammad*

2۔ أحمد (الصف۔ 61 : 6) 2- *Ahmad*

رسول اللہ کا نام ”محمد“ قرآن مجید میں چار (4) مرتبہ (Times) آیا ہے (آل عمران۔144:3، الاحزاب۔40:33، محمد۔2:47، الفتح۔29:48)۔ رسول اللہ کا نام ”احمد“ قرآن مجید میں ایک (1) مرتبہ لیا گیا ہے (الصف۔6:61)۔ رسول اللہ کی حدیث ہے:

”میرے پانچ (5) نام ہیں۔ محمد، احمد، ماحی *(Maahi)*، حاشِر *(Haashir)* اور عاقِب *('Aaqib)*۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (صحیح بخاری: 3532)

رسول اللہ کے والد کا نام عبداللہ بن عبدالمطّلِب

'Abdullah bin 'Abdul Mut-talib

رسول اللہ کی والدہ کا نام آمِنہ بنت وَہب

Aaminah bint Wahb

رسول اللہ کے دادا کا نام عبدالمُطّلِب بن ہاشم

'Abdul Mut-talib bin Haashim

رسول اللہ کی دادی کا نام فاطِمہ بنت عَمرو

Fathimah bint 'Amr

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کے نانا کا نام وَہب بن عبدِ مَناف

Wahb bin 'Abd Manaaf

رسول اللہ کی نانی کا نام بَرہ بنت عبد العُزّیٰ

Bar-rah bint 'Abdul 'Uzzaa

رسول اللہ نے بعد کے زمانہ میں کہا:

''میں ابراہیم کی دُعا، عیسیٰ کی خُوش خبری اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو اُنہوں نے میری پیدائش (Birth) کے موقع پر دیکھا۔'' (صحیح ابن حبان: 6404)

رسول اللہ کی تعریف میں حسّان بن ثابت کے خوبصورت اشعار (Verses) یوں ہیں:

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ

وَ اَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

کسی آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین (Beautiful) نہیں دیکھا۔ کسی ماں کا بیٹا، آپ جیسے حُسن و جمال (Handsomeness) کا مالک نہیں ہے۔ آپ کو اللہ کریم نے بغیر کسی عیب (کمی۔ Fault) کے پیدا کیا۔ گویا کہ آپ کو اللہ کریم نے آپ کی مرضی (Will) کے مطابق بنایا ہے۔

جس سال رسول اللہ پیدا ہوئے، اِس سال مکّہ میں قحط سالی (Extreme drought) ختم ہوگئی ہے۔ ہر طرف ہریالی (Greenery) ہے۔ درختوں پر اِس سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھل بھی خوب آئے ہیں۔ مکّہ میں خوشحالی (Prosperity) آ گئی ہے۔

رسول اللہ کے پیدا ہونے سے چھ (6) دِن پہلے عبدالمُطّلِب کے گھر سیّدہ ہالہ سے بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اِن کی اور رسول اللہ کی ساری زندگی بہت دوستی رہی۔ ثوبیہ (کنیز) نے اِنہیں بھی دُودھ پلایا اور رسول اللہ کو بھی (الروض الانف: 59/3)۔ چچا ہونے کے علاوہ یہ رسول اللہ کے رضاعی بھائی (Foster Brother) بھی ہیں (أسد الغابہ: 50/2)۔ رسول اللہ اور اِن کے چچا کے اِبتدائی سال (Early years) بنی سعد *(Bani S'ad)* میں گزرے ہیں۔ دونوں خالہ زاد بھائی (Maternal cousins) بھی ہیں۔ سب سے بڑا رشتہ بعد کے سالوں میں بنا جب یہ نبی اور اُمّتی (Follower) میں بدلا۔ اِن سے بہت سال بعد کسی نے پُوچھا:

''آپ اور رسول اللہ میں سے بڑا کون ہے؟''

اِنہوں نے کہا:

''بڑے تو رسول اللہ ہی ہیں، بس میں چھ (6) دِن پہلے پیدا ہوا۔'' (سنن ترمذی: 3619)

عبدالمُطّلِب کے اِس بیٹے کا نام حمزہ بن عبدالمُطّلِب (571-625,57) *(Hamzah bin 'Abdul Mut-talib)* رکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُو خُدا سے پُوچھ وہ کون تھے

مکّہ کے رئیس (Rich) اور شُرفا (Elite) اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لیے معاوضہ (Payment / Consideration) پر دائیہ (Wet Nurses) رکھتے ہیں۔ وہ اپنے بیٹوں کو اِن خواتین کے حوالے (Handover) کر دیتے ہیں جو انہیں اپنے گاؤں لے جاتی ہیں۔ بیٹیوں کی صورت میں دائیہ کو اپنے ہی گھر میں رکھا جاتا ہے۔ (عرب میں یہ روایت آج بھی قائم ہے۔) دیہات کی آب و ہوا (Climate) اِن بچوں کے لیے فائدہ مند (Beneficial) اور وہیں اِن بچوں کو خالِص (Pure) عربی زبان سیکھنے کا موقع (Opportunity) بھی مل جاتا ہے (محمد رسول اللہ: 54/1)۔ اِس کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ مکّہ کی آب و ہوا میں نوزائیدہ (Newborn) بچے اکثر مرجاتے ہیں۔ دائیہ (Wet nurse) کے اِنتظار میں جتنے دِن گُزرتے ہیں، اُن دِنوں میں عمومی (Generally) طور پر کنیزیں بچوں کو دُودھ (Feed) پلاتی ہیں۔

جس طرح عرب کے رئیس اپنے بچوں کے لیے دائیہ ڈھونڈتے ہیں، اِسی طرح دیہات کی خواتین (دائیاں) بھی سال بھر مکّہ آتی رہتی ہیں کہ کوئی بچہ مل جائے تو انہیں پیسوں (Money) کی صورت میں خوش حالی (Wealth) ملے۔ بنی ہوازن *(Bani Hawazin)* کی شاخ (Branch) بنی سعد *(Bani S'ad)* کی دس (10) عورتیں اِسی غرض (Reason) سے اپریل 571 عیسوی کے آخری دِنوں میں مکّہ آئی ہیں۔ اِس قبیلہ کی عورتیں رضاعت (Nursling) کے لیے اچھی شہرت (Fame) رکھتی ہیں۔ حلیمہ بنت ابوذوہیب *(Halimah bint Abu Dhuhayb)* (d:630) انہی عورتوں میں سے ایک ہیں (الصدیقہ

یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں، یہ مقامِ چون و چرا نہیں تُو خُدا سے پوچھ وہ کون تھے، تیری بکریاں جو چَرا گئے (نامعلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصحیحة: 3172)۔ اِن عورتوں کا تعلق مکّہ کی جنوب مشرقی (Southeastern) وادی بنی سعد (طائف کے قریب) سے ہے۔ بنی سعد حُدیبیہ (Hudaibiah) کے آس پاس اور طائف کے نواح (قریب) تک آباد ہے۔ حُدیبیہ مکّہ سے سولہ (16) کلومیٹر دُور واقع ہے۔ (آج کل اِسے شمیسیہ (Shamaysiah) کہا جاتا ہے)

بنی سعد بن بکر (Bani S'ad bin Bakar) کی زندگی اِنتہائی سادہ (Simple) ہے۔ بچے سارا دِن چراگاہوں (Pastures) میں بھیڑ بکریوں کے ریوڑ (Herd) کی نگہبانی (Look after) اور آپس میں کھیل کُود میں گزارتے ہیں۔ عورتیں کھانا پکانے کے لیے لکڑیاں اکٹھی کرتی اور خاندان کے باقی افراد کی دیکھ بھال (Take care) کرتی ہیں۔ فارغ وقت دھاگہ کاتنے (Weaving) میں صَرف (Utilise) کرتی ہیں۔ یہ لوگ کھجور اور دُودھ پر گزارہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات انہیں سبزیاں اور گوشت بھی کھانے کو مل جاتا ہے۔ میلوں (Fair) میں یا مکّہ جیسے بڑے شہروں میں جا کر وہ میٹھا گوشت (Sweat meat) بھی کھاتے ہیں۔ حلیمہ سعدیہ کے گاؤں کا نام شحطہ (Shahtah) ہے۔ یہ ایک پہاڑی گاؤں ہے جو مکّہ سے ایک سو پچاس (150) کلومیٹر دُور ہے۔ پہاڑی کے دامن (Valley) میں ایک باغ ہے۔ حلیمہ سعدیہ کے گھر کے قریب ایک کنواں ہے۔ (غالباً رسول اللہ اِس کنویں سے پانی پیتے ہوں گے)۔

حلیمہ سعدیہ کی گود میں بیٹا عبداللہ ('Abdullah) ہے جو دُودھ نہ ملنے کی وجہ سے ساری رات روتا رہتا ہے۔ دونوں میاں بیوی اِس وجہ سے سو نہیں پاتے۔ حلیمہ سعدیہ کا دُودھ اِن کے بیٹے کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ اِن کی اونٹنی اتنا دُودھ نہیں دیتی کہ گھر کے افراد اپنی بھوک (Hunger) مٹا سکیں۔ خشک سالی (Drought) اپنے عروج پر (At its peak) ہے۔ حلیمہ کہتی ہیں:

”ہمارے علاقہ سے زیادہ خشک سالی شاید خُدا کی زمین پر کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔“

بنی سعد کی عورتیں عام الفیل (ہاتھی والوں کا سال) یعنی 571 عیسوی میں مکّہ آئیں تو اُن گھرانوں (Families) میں بھی گئیں جہاں وہ پہلے یہ خدمت انجام (Served) دے چکی ہیں۔ حلیمہ کے عبدالمُطّلِب کے گھرانے میں جانے سے پہلے، ایک دائیہ حمزہ کو دُودھ پلانے کے لیے لے جا چکی ہے۔ حلیمہ سعدیہ، بنی عبدالمُطّلِب کے گھرانے میں آئیں تو پتا چلا کہ عبدالمُطّلِب کے گھر پوتا ہوا ہے۔ حلیمہ سوچنے لگیں یتیم (Orphan) کو لے کر جاؤں گی تو شاید دنیاوی اعتبار (Materially) سے اچھی خدمت (Consideration) نہ ملے۔ حلیمہ سیّدہ آمنہ کے بیٹے کو اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہتیں، اِس لیے کہ باپ دُنیا سے رخصت (Left) ہو چکا اور ماں غریب (Poor)، ایسی اُجرت (Payment) نہیں ملے گی جیسی باپ اپنے بیٹے کی خوشی میں دیتا ہے (سیرت ابن اسحاق:43/1، سیرت ابن ہشام:168/1، انساب الاشراف:94/1)۔ حلیمہ تو پہلے ہی خشک سالی (بارش نہ ہونا۔Drought) کے شکار گاؤں سے آئی ہیں۔ اُن کا خچر (Mule) سب سے کمزور ہے جس کی وجہ سے وہ ساری عورتوں سے پیچھے رہ جاتی ہیں۔ باقی لوگ سارا راستہ اِس وجہ سے تنگی (Disturbance) محسوس کرتے رہے لیکن ایک ہی گاؤں سے ہونے کی وجہ سے ساتھ لائے ہیں۔

کمزور خچر، لاغر (Lean) اونٹنی اور کم دُودھ، حلیمہ کے لیے تو کچھ بھی آسان نہیں ہے، آسُودگی (خوش حالی۔Prosperity) بس ایک خواہش (Wish) ہی ہے۔ حلیمہ سعدیہ دوسرے گھروں میں گئیں کہ بچہ لے سکیں، لیکن حلیمہ کی صحت (Health) اور کمزور حالت (Weak structure) دیکھ کر کوئی ماں اپنا بچہ اُنہیں دینے کے لیے تیّار نہیں ہوئی۔ حلیمہ کو کیا پتا کہ کمزور حالت ہی اِس کی خوش نصیبی (Good luck) ہے۔ حلیمہ مایوسی (Despair) کے عالم (State) میں پریشان (Upset)، اپنے شوہر (Husband) سے کہتی ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''خُدا کی قسم! میں خالی ہاتھ گاؤں واپس نہیں جاؤں گی۔''

حلیمہ کے شوہر نے مشورہ دیا ہے:

''پھر ہم عبداللہ بن عبدالمُطّلِب کے بیٹے کو ہی لے آتے ہیں۔''

(الطبقات الکبریٰ: 69/1)

حلیمہ سعدیہ اور ان کا شوہر حارث بن عبدالعُزّیٰ (Harith bin 'Abdul 'Uzzaa) سیّدہ آمِنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اِن کی مُلاقات بچے کے دادا (Grandfather) سے ہوئی ہے۔ عبدالمُطّلِب نے دائیہ سے پُوچھا ہے:

''تمہارا نام کیا ہے؟''

جواب ملا:

''حلیمہ سعدیہ''

عبدالمُطّلِب کہہ رہے ہیں:

''واہ واہ، حلیمہ (نرم) بھی اور سعدیہ (خوش قسمت) بھی۔ یہ دونوں خوبیاں (Attributes) ایک جگہ، کمال (Excellent) ہے (السیرۃ النبویہ احمد بن زینی: 55/1)۔''

سیّدہ آمِنہ اپنے بیٹے کو حلیمہ کے پاس لائی ہیں۔ پیارا بیٹا اِس وقت سبز (Green) رنگ کی چادر (Sheet) میں لپٹا سو رہا ہے۔ حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے:

''میں نے بچہ گود میں لیا اور منہ سے چادر ہٹائی تو میں اُس کی خوبصورتی پر فدا ہوگئی (Love at first sight)۔ اِتنا پیارا بچہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرا جی چاہتا تھا کہ میں اِسے دیکھتی ہی جاؤں۔''

میں نے بچے کے ماتھے (Forehead) پر بوسہ (Kissed) دیا (السیرۃ النبویہ احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذہبی: 56/1):

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشقِ بے ثبات
تُو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

اِس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر آٹھ (8) دِن ہے۔ سیّدہ آمنہ نے بیٹے کو حلیمہ کے حوالے کرتے ہوئے کہا ہے:

''میں اپنے بچے کو اُس شر (Evil) سے جو پہاڑوں پر واقع ہو، اللہ ذوالجلال کی پناہ (Protection) میں دیتی ہوں، یہاں تک کہ میں اِسے اونٹ پر سوار دیکھوں۔ میں دیکھ لوں کہ یہ غُلاموں اور غریبوں کے ساتھ اِحسان (Kindness) کرنے والا ہو۔'' (طبقات ابن سعد: 112/1، الطبقات الکبریٰ: 90/1)

بچہ گود لینے کے بعد حلیمہ سعدیہ کی تین (3) راتیں مکّہ میں خیمہ (Tent) میں گُزری ہیں کیونکہ سارے قافلہ کے ساتھ ہی گاؤں واپس جانا ہے۔ حلیمہ سعدیہ بتاتی ہیں:

''میں نے قریشی (Qurayshite) بچے کو دُودھ پلایا تو اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی (Extraordinary change) دیکھی۔ کمزوری (Weakness) کی وجہ سے میرے بیٹے کے لیے ہی دُودھ کافی نہیں ہوتا تھا، اب دونوں بچوں نے اپنی بھوک کے مطابق دُودھ پیا۔ میرے لیے یہ ایک خوشگوار حیرت (Pleasant surprise) تھی۔ حارث دُودھ دوہنے (Milking) گئے تو اونٹنی نے بھی خوب دُودھ دیا۔ وہی اونٹنی جس کا دُودھ خشک تھا، ایک لمحہ (Moment) میں بدل گئی۔ میں نے اور حارث نے دُودھ پی کر

مجھے آپ سے عشق ہوگیا ہے۔ میں سمجھ نہیں پا رہا کہ آپ حُسن (Beauty) کی کائنات (Universe) ہیں یا کائنات کا حُسن۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے (اعظم چشتی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بھُوک اور پیاس بُجھائی۔ ایک مدّت کے بعد ہمارا پیٹ بھرا اور ہم سکون (Peaceful) کی نیند سوئے۔ (سیرت ابن ہشام: 163/1)۔ اب ہمیں اندازہ (Assess) ہونا شروع ہوگیا کہ ہم ایک غیر معمولی بچہ لے کر آئے ہیں۔"

حارث کہہ رہے ہیں:

"حلیمہ! خُدا کی قسم ہم بہت ہی بابرکت بچہ (Blessed child) لائے ہیں۔"

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں:

"واپسی کا سفر بالکل ہی مختلف تھا۔ میرا کمزور خچر جو مکّہ جاتے ہوئے سب سے پیچھے تھا، اب کوئی دوسری سواری اِس کے برابر نہیں تھی۔ سب حیران تھے کہ ماجرا (Reason) کیا ہے؟ سب لوگ مجھ سے پُوچھ رہے تھے:

"حلیمہ! کیا تم نے خچر نیا خریدا ہے؟ مکّہ جاتے ہوئے تو اِس کے لیے چلنا مُشکل تھا۔ اب اِسے پکڑنا مُشکل ہے۔" (سیرت ابن ہشام: 163/1)

رسول اللہ کے آنے سے حلیمہ کے گھر میں جیسے بہار (Spring) آ گئی ہے۔ حلیمہ سعدیہ کے تین (3) بچے ہیں۔ ایک (1) بیٹا عبداللہ اور دو (2) بیٹیاں حُذافہ *(Hudhafa)* (یا جذامہ) اور اُنیسہ *(Unaysah)*۔ حُذافہ کا لقب شیما *(Sheema)* ہے، وہ شیما کے نام سے ہی مشہور رہوئی۔ شیما عمر میں رسول اللہ سے چھ (6) سال بڑی ہے۔ یہ رسول اللہ کے رضاعی بہن بھائی (Foster siblings) ہیں۔ ابوسُفیان بن حارث بن عبدالمُطّلِب *(Abu Sufyan bin Harith bin 'Abdul Mut-talib)* نے بھی حلیمہ سعدیہ کا دُودھ پیا۔ ابوسُفیان بن حارث رسول اللہ کے چچا کا بیٹا ہونے کے علاوہ حلیمہ سعدیہ کی نسبت سے رسول اللہ کا رضاعی بھائی بھی ہے (طبقات ابن سعد: 92/1، سبل الہدیٰ و الرشاد: 375/1)۔ (مشہور قریشی سردار ابوسُفیان کا نام ابوسُفیان بن حرب اور تعلق بنی اُمیّہ سے ہے۔ یہاں رسول اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چچا زاد بھائی کا ذِکر ہو رہا ہے)۔ اِسی طرح رسول اللہ کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش (586-625,41) ('Abdullah bin Jahsh) بھی ثویبہ (کنیز) کا دُودھ پینے سے رسول اللہ کے رضائی بھائی ہیں۔ رسول اللہ کی پھوپھی برّہ بنت عبدالمطّلب کا بیٹا ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد (d:625) (Abu Salmah 'Abdullah bin 'Abdul Asad) بھی رسول اللہ کا رضاعی بھائی ہے۔ عرب میں رضائی بھائی (Foster brother) کی حیثیت (Status) حقیقی بھائی (Real brother) کی طرح ہوتی ہے (محمد رسول اللہ: 54/1)۔

وِلادت (Birth) کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ کی والدہ سیّدہ آمنہ نے آپ کو دُودھ پلایا (طبقات ابن سعد: 126/1)۔ پھر یہ شرف (Honour) ثویبہ (اُمّ ایمن) کو حاصل ہوا، اِس وقت ثویبہ کی گود میں بیٹا ہے جس کا نام مسروح (Masrooh) ہے (صحیح بخاری: 5101، مسند احمد: 6952)۔ رسول اللہ سے پہلے ثویبہ نے آپ کے چچا حمزہ بن عبدالمُطّلِب اور رسول اللہ کے بعد آپ کے پھوپھی زاد بھائی ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالا سد کو دُودھ پلایا (انساب الاشراف: 94/1، السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 223/1)۔ اِس کے علاوہ جن خواتین (Female) کو رسول اللہ کو دُودھ پلانے کا شرف حاصل ہوا، اُن کے نام بَرَکہ بنت ثعلبہ (اُمّ ایمن۔ Umm Ayman) اور حلیمہ سعدیہ ہیں۔ اُمّ ایمن کا تعلق حبشہ (Abyssinia) سے ہے (صحیح مسلم: 4603)۔ عرب کی تہذیب سمجھنے کے لیے بتانا ضروری ہے کہ رسول اللہ کی ولادت کے وقت بَرَکہ (اُمّ ایمن) کی عمر دس (10) سال اور وہ رسول اللہ کو دُودھ پلانے کا شرف (Honour) حاصل کرتی ہیں۔ اِس سے یہ بات واضح (Clear) ہوتی ہے کہ عرب میں آج کے مقابلہ (Comparison) میں بہت چھوٹی عمر میں شادی کا رواج (Custom) تھا (محمد رسول اللہ: 55/1)۔ چھوٹی عمر میں شادی عرب میں عجیب (Odd) نہیں سمجھی جاتی (الروض الانف: 59/3)۔

رسول اللہ کو دُودھ پلانے کی سعادت (Blessing) سب سے لمبے عرصہ کے لیے حلیمہ سعدیہ کو ملی۔ یہ مدت تقریباً (Estimated) دو (2) سال ہے۔ اِسی لیے عموماً حلیمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعدیہ کا نام ہی رسول اللہ کی رضاعی ماں کے طور پر لیا جاتا ہے (سنن ابی داؤد:5144)۔ حافظ ابوبکر ابن عربی (d:1148)*(Hafiz Abubakar Ibn 'Arabi)* کے مطابق رسول اللہ کو جس عورت نے بھی دُودھ پلایا، وہ ایمان کی دولت سے سرفراز (Blessed) ہوئی۔ یہ بات قابلِ فہم (Understandable) بھی ہے۔

حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے:

''محمد کی برکت (Blessing) سے خشک سالی (Drought) میں بھی میری بھیڑ بکریاں خوب دُودھ دیتی تھیں۔ سارے گاؤں کے جانور (Animal) خشک سالی کا شکار جبکہ میرے جانور روز بروز (With every passing day) بہتر ہوتے جارہے تھے۔ تمام لوگ اپنے چرواہوں (Shepherds) کو ہدایت (Instruct) کرتے کہ اُسی چراگاہ (Pasture) میں جاؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں جاتی ہیں۔ بھلا وہ کہاں جانتے کہ فرق (Difference) چراگاہ کا نہیں، فرق تو وہ خوش نصیبی (Blessing) ہے جو میرے حصّہ میں آئی۔'' (سیرت ابن ہشام: 164/1)

حلیمہ سعدیہ گُزرے ہوئے دِنوں کو یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں:

''میں محمد کا بہت خیال (Care) رکھتی تھی۔ اُسے کہیں دُور نہیں جانے دیتی تھی۔ ایک روز میرا دھیان (Attention) نہ رہا اور شیما اپنے رضاعی بھائی کو تپتی (Hot) دوپہر میں بکریوں کے ریوڑ (Herd) کے پاس لے گئی۔ میں تلاش (Search) میں نکلی اور شیما تک پہنچ گئی۔ محمد کو ساتھ دیکھا تو میں شیما کو ڈانٹنے لگی:

''اِس قدر تپش (Heat) میں تم چھوٹے سے بچے کو ساتھ لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِتنی دُور آ گئی ہو، اگر یہ بیمار ہو گیا تو؟''

شیما نے جواب دیا:

''امّاں جان! تپش کیسی؟ بادل (Cloud) کا ٹکڑا میرے بھائی پر مستقل (Permanent) سایہ (Shade) کئے ہوئے ہے۔ ہم جہاں جاتے ہیں یہ ہمارے ساتھ جاتا ہے۔''

سال میں ایک دو (1,2) بار دائیاں بچوں کو اُن کے ماں باپ سے ملوانے مکّہ لے جاتی ہیں۔ اِن کا مقصد (Purpose) والدین کا اطمینان (Satisfaction) اور بدلہ (In return) میں بھیڑ بکریاں اور دوسرے فائدے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ حلیمہ جب بھی رسول اللہ کو مکّہ لے کر گئیں، آپ مکّہ کی آب و ہوا میں بیمار ہو گئے (سیرت ابن ہشام: 164/1)۔

رسول اللہ کو حلیمہ سعدیہ کے پاس رہتے ہوئے دو (2) سال کا عرصہ (Period) گُزر چُکا ہے۔ پچھلے دو (2) سال میں ہر آنے والا دِن حلیمہ کے لیے گُزرے دِن سے بہتر رہا ہے۔ حلیمہ سعدیہ بیان کرتی ہیں:

''محمد جتنا عرصہ میرے پاس رہا، کبھی بستر گندہ کیا نہ ہی کبھی اُس کے کپڑے خراب ہوئے۔ وقت مقررہ (Fixed time) پر جسمانی ضرورتیں (Body needs) پوری کرتا رہا۔ اُس کی پاکیزگی (Purity) بہت اعلیٰ تھی۔ سارا گاؤں ہی محمد کا دیوانہ (In love) تھا۔ اگر کسی کو جسمانی تکلیف (Pain) ہوتی تو وہ محمد کی ہتھیلی (Palm) تکلیف والی جگہ پر لگاتا، اللہ کے حکم سے فوراً شِفا (Healing) پاتا۔ انسان ہی نہیں، جانور بھی اِس رحمت (Blessing) سے محروم (Deprived) نہ رہے (السیرۃ النبویہ احمد بن زینی: 63/1)۔ اگر کوئی جانور بیمار (Sick) ہو جاتا تو اُسے محمد کے پاس لاتے، اُس کا ہاتھ جانور پر پھیرتے تو وہ جانور تندرست ہو جاتا۔ سارے گاؤں کو علم ہو چُکا تھا کہ قریشی بچہ غیر معمولی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔محمد کا چہرہ بہت رَوشن (Glowing) تھا۔ اُس کی موجودگی رنگ و نور کی برسات (Loads of) تھی۔

ایک دِن میں محمد کو گود میں لیے بیٹھی تھی کہ بکریوں کا ریوڑ (Herd) گزرا۔ ایک بکری ریوڑ سے علیحدہ ہوئی، قریب آئی، محمد کے ماتھے پر بوسہ دیا (Kissed) اور واپس بکریوں میں شامل ہوگئی۔" (السیرۃ النبویہ احمد بن زینی:631/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری بکریاں جو چَرا گئے

رضاعت (Nursling) کی مدّت (Duration) عموماً دو (2) سال ہوتی ہے۔

حلیمہ سعدیہ بتاتی ہیں:

''محمد کی عمر دو (2) سال ہوئی تو میں اپنے شوہر کے ساتھ مکّہ گئی تا کہ بچہ ماں کے حوالے کیا جائے۔ سیّدہ آمِنہ اور عبدالمُطّلِب نے میری توقع (Expectation) سے بڑھ کر میری خدمت کی۔ ہم نے محمد کو اُس کی والدہ کے پاس چھوڑ کر واپس اپنے گاؤں آنا تھا۔ اِس سے پہلے بھی ہم نے جتنے بچوں کو رضاعت کے لیے اپنے پاس رکھا، دو (2) سال بعد اُن کے والدین کے حوالے کیا لیکن اِس بار ہماری کیفیت (Feelings) مختلف تھی۔ میں دِل ہی دِل میں چاہ رہی تھی کہ کسی طرح محمد ہمارے ساتھ پھر سے ہمارے گاؤں آ جائے۔ میرا دِل بچے کے ساتھ دھڑک (Beating) رہا تھا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ محمد مجھ سے دُور رہے۔ اتفاقاً (Incidently) اُن دِنوں مکّہ میں طاعون (Plague) (ایک ایسی بیماری جس سے انسان مر جاتا ہے) کی وبا (Epidemic) پھیلی (Spread) ہوئی تھی۔ ہم دونوں میاں بیوی نے اِس وبا کو بُنیاد (Base) بنا کر سیّدہ آمِنہ سے درخواست (Request) کی کہ وبا خطرناک (Dangerous) ہو سکتی ہے، اِس لیے محمد کو ہمارے ساتھ ہی بھیج دیں۔ اِس طرح محمد اِس بیماری سے محفوظ (Safe) رہے گا۔ بار بار اِصرار (Insist) کرنے پر سیّدہ آمِنہ محمد کو ہمارے ساتھ بھیجنے پر راضی (Agree) ہو گئیں۔ ہم ایک بار پھر محمد کو اپنے گاؤں

حلیمہ یہ باتیں کرنے کا مقام نہیں، نہ تم پر یہ راز کھلا ہے کہ وہ (محمد) اللہ کے رسول ہیں جو تیری بکریوں کو چَراتے رہے (اعظم چشتی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے آئے۔“ (سیرت ابن ہشام: 162/1، سیرت ابن اسحاق: 100/1)

ہم محمد کو لے کر اپنے گاؤں واپس جا رہے ہیں۔ سارا راستہ محمد کو پیار کرتے اور باربار چومتے گزرا ہے۔ ہمیں وقت گزرنے کا اِحساس (Feeling) ہی نہیں ہوا اور ہم پلک جھپکتے (Blink of an eye) ہی اپنے گاؤں پہنچ گئے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ پیارا اور برکت والا (Blessed) بچہ پھر سے ہمارے پاس ہے۔ شیما کی خوشی کی حد نہیں ہے کبھی کھلاتی، کبھی پلاتی، لوریاں (Fairy tale) سناتی، گیت گا گا کر دِل بہلاتی ہے۔

ایک دِن محمد نے مجھ سے کہا:

”امّاں! میرے بہن بھائی کہاں جاتے ہیں، میں اِنہیں سارا دِن نہیں دیکھتا؟“

میں نے جواب دیا:

”وہ بکریاں چَرانے جاتے ہیں۔“

محمد نے اُن کے ساتھ جانے کی خواہش (Desire) ظاہر کی۔ میں نے اُسے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اِجازت دے دی۔ محمد اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ بکریاں چَرانے کے لیے جانے لگا۔ (باقی نبیوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بکریاں چَرائیں۔ (صحیح مسلم: 2050/5349))

یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں ، یہ مقامِ چُون و چَرا نہیں
تو خُدا سے پُوچھ وہ کون تھے ، تیری بکریاں جو چَرا گئے

شیما بیان کرتی ہیں:

حلیمہ یہ باتیں کرنے کا مقام نہیں، نہ تم پر یہ راز کھلا ہے کہ وہ (محمد) اللہ کے رسول ہیں جو تیری بکریوں کو چَراتے رہے (اعظم چشتی)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''محمد بکریوں کا ریوڑ چراتے تو بکریاں اِدھر اُدھر نہیں جاتی تھیں بلکہ کمال محبّت سے اُن کے اِرد گرد ہی رہتیں۔''

رسول اللہ کا بچپن سادہ اور دوسرے بچوں جیسا ہے۔ آپ اپنے ہم عمر بچوں سے زیادہ صحت مند (Healthy) ہیں۔ شیما ایک یادگار (Memorable) واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

''ایک دِن کھیلتے ہوئے رسول اللہ نے میرے کندھے (Shoulder) پر اِس زور سے کاٹا کہ نشان (Impression) ساری زندگی موجود رہا۔ غزوہ ہوازن (Ghazwah Hawazin, 630) کے دوران مسلمان فوج نے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا، میں بھی اُن میں موجود تھی۔ رسول اللہ کے سامنے قیدی پیش کیے گئے تو میں نے قریشی بھائی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ میں بہت خوش ہوئی، مجھے بچپن (Childhood) کی سب باتیں یاد آنے لگیں۔ رسول اللہ سے میری مُلاقات چھپّن (56) سال بعد ہو رہی تھی۔ میں نے رسول اللہ کو یاد دِلایا کہ میں حلیمہ سعدیہ کی بیٹی حُذافہ ہوں اور کندھے پر نشان دکھایا تو رسول اللہ نے بھی مجھے پہچان لِیا۔ میں رسول اللہ پر ایمان لے آئی۔ اُنہوں نے بہن ہونے کی وجہ سے مجھے آزاد کردیا اور میرے ساتھ حُسن سُلوک بھی کِیا۔ ایک کنیز، بکریوں کا ریوڑ اور تین (3) غلام مجھے دیئے۔ اِس کے علاوہ رسول اللہ نے میری نسبت (Relation) سے بنی ہوازن کے چھ ہزار (6,000) قیدی بھی رہا کردیئے۔'' (دلائل النبوہ للبیہقی: 199/5)

حلیمہ، رسول اللہ کو ذُوالمجاز (Dhul Majaz) کے بازار میں لے کر آئی ہیں۔ ایک یہودی قیافہ شناس (Fortune-teller) نے آپ کو دیکھ کر کہا ہے:

''یہودیو! دوڑو، اس بچے کو پکڑو، یہ بڑا ہو کر تمہیں جڑ (Root) سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُکھاڑ دے گا۔"

بازار میں شور (Noise) کی وجہ سے کسی کو اُس یہودی کی آواز سنائی نہیں دی۔ اِس سے پہلے کہ لوگ اُس کی آواز پر اِکٹھے ہوں، حلیمہ نے رسول اللہ کو چھپا لیا اور فوراً گھر واپس لے آئی ہیں۔ وہ جس مقصد کے لیے بازار گئی تھیں، اُس کی پرواہ نہیں کی۔ یہودیوں کا گزر حلیمہ سعدیہ کے گاؤں سے ہوا ہے تو اُن کی نظر رسول اللہ پر پڑی ہے۔ اُنہیں رسول اللہ میں آخری نبی کی نشانیاں نظر آئی ہیں۔ اِلہامی کتابوں کے مطابق اُنہیں علم ہے کہ اِس بچے کو یتیم ہونا چاہیئے۔ اُنہوں نے حلیمہ سے پُوچھا ہے:

"اِس بچے کا باپ کدھر ہے؟"

حلیمہ نے خطرہ (Danger) محسوس کرتے ہوئے اپنے شوہر کی طرف اِشارہ (Pointing) کیا اور کہا ہے:

"یہ اِس کا باپ ہے اور میں ماں ہوں۔"

یہودی کہہ رہے ہیں:

"اگر یہ بچہ یتیم ہوتا تو ہم اِسے قتل کر دیتے۔" (طبقات ابن سعد: 130/1)

حلیمہ سعدیہ بتاتی ہیں:

"محمد کے دوبارہ ہمارے گاؤں آنے کے کچھ سال بعد ایک عجیب و غریب (Strange) واقعہ پیش آیا۔ محمد اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ سفید لِباس پہنے ہوئے نورانی صورت والے (Luminous) دو (2) انسان وہاں آئے۔ وہ محمد کو اُٹھا کر پہاڑی کی طرف لے گئے۔ اُنہوں نے محمد کا سینہ چاک (Incised open) کر دیا۔ (In today's term, They performed open Heart Surgery)۔ یہ دیکھ کر عبداللہ گھبرا (Scared) کر دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے بتایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اماں! دو (2) آدمی قریشی بھائی کو اُٹھا کر لے گئے اور اُنہوں نے اُس کا سینہ کاٹ دیا ہے۔“

میری تو جان ہی نکل گئی، میں دوڑتی ہوئی محمد کے پاس پہنچی، دیکھا تو وہ ٹھیک ٹھاک کھڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ گویا کہ نورانی صورت والے جِدھر گئے ہیں محمد اُدھر ہی دیکھ رہا ہے۔ میں اور حارث دونوں پریشان ہوئے۔ میں نے محمد سے پُوچھا تو اُس نے کہا:

”سفید کپڑے پہنے ہوئے دو (2) آدمی میرے پاس آئے۔ وہ مجھے اُٹھا کر یہاں لائے، میرا سینہ چاک (Cut) کیا اور میرے سینہ سے کوئی چیز نکال کر باہر پھینک دی۔ میرا دِل نکالا، ایک طشت (برتن۔ Tray) میں رکھ کر اُسے پانی سے دھویا اور واپس میرے سینے میں رکھ دیا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا جس سے میرا سینہ جُڑ (Connected) گیا۔ پھر وہ دونوں آسمانوں کی طرف اُڑ (Flew) گئے۔ اِس سارے عمل (Procedure) میں مجھے ذرّہ برابر بھی تکلیف (Pain) نہیں ہوئی۔“ (صحیح مسلم: 162/413، مسند احمد: 10470، سیرت ابن ہشام: 165/1، المستدرک للحاکم: 4230)

اِس واقعہ کو شقِ صدر (سینہ چاک ہونا۔ Incised open) کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ کی زندگی میں شقِ صدر کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ ایسا ہی واقعہ معراج النّبی (M'airaj un Nabi) کے وقت بھی پیش آیا (محمد رسول اللہ: 586/1)۔

حلیمہ سعدیہ اِس صورتِ حال کے بارے میں بتاتی ہیں:

”میں نے محمد کی قمیص (Shirt) کا دامن اُٹھا کر دیکھا تو زخم (Cut) کا کوئی نشان (Scar) نہیں تھا۔ میری جان میں جان آئی، میں نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خُدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اُسے گلے لگایا اور ٹھنڈک حاصل کی۔ میں محمد کو بار بار چُومتی اور اُس کا چہرہ تکتی رہی۔ سو بار خُدا کا شکر ادا کرتی رہی۔ مجھے کچھ سُوجھ (سمجھ۔Comprehend) نہیں رہا تھا۔ میں اور حارث محمد کو گھر لے آئے۔ ہم پریشان اور گہری سوچ (Deep thinking) میں ڈوبے ہوئے تھے۔ پہلے ہم یہودیوں کی وجہ سے ڈر رہے تھے اور اب یہ واقعہ ہو گیا۔ ہمیں محمد کی زندگی اور سلامتی (Security) کی فکر (Concern) ہوئی۔ میں نے حارث سے کہا:

"کہیں ہمارے قریشی بیٹے کو کوئی نقصان نہ پہنچے، بہتر یہی ہے کہ ہم اِسے اِس کی والدہ کے پاس واپس چھوڑ آئیں۔"

میں اور حارث محمد کو لے کر مکّہ گئے۔ سیّدہ آمنہ سے مُلاقات کی اور اُنہیں کہا:

"ہم آپ کا بیٹا آپ کے پاس واپس چھوڑنا چاہتے ہیں۔"

میں نے شقِ صدر (سینہ چاک ہونا۔Incision of chest) کا واقعہ بیان کِیا اور کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ محمد کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ سیّدہ آمنہ نے کہا:

"اگر تمہارا خیال ہے کہ میرے بچے پر کوئی آسیب ہے (جن بھوت کا سایہ۔Influence of invisible) تو ایسا ہرگز ممکن نہیں۔ شیطان میرے بیٹے کے قریب بھی نہیں آسکتا۔ یہ تو بہت ہی رحمت اور برکت والا بچہ ہے۔" (سیرت ابن ہشام: 165/1)

سیّدہ آمنہ نے حلیمہ سعدیہ کو وہ واقعات (Incidents) بتائے جو سیّدہ آمنہ نے حمل (Pregnancy) کے دوران دیکھے۔ اُنہوں نے رسول اللہ کی پیدائش کے وقت ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے غیر معمولی (Extraordinary) واقعات کا بھی ذِکر کیا۔ سیّدہ آمنہ بتاتی ہیں:

> ''جب محمد پیدا ہوا تو ہر طرف خُوشبو پھیل گئی۔ میں نے دیکھا کہ آسمان کے ستارے (Stars) بارش کی طرح مجھ پر برسنے والے اور محمد کو دیکھنا چاہتے ہیں۔'' (سیرت ابن اسحاق: 141/1، سیرت ابن ہشام: 165/1، طبقات ابن سعد: 122/1)

کچھ تاریخ دانوں کے مطابق حلیمہ، رسول اللہ کو لے کر مکّہ آئیں کہ اُنہیں والدہ کے حوالے (Handover) کریں تو مکّہ میں رسول اللہ گم (Lost) ہو گئے۔ حلیمہ بہت پریشان ہوئیں اور اُنہیں ڈھونڈنے لگیں۔ آپ درختوں کے گرے ہوئے پتوں (Fallen leaves) سے کھیلتے ہوئے جلد ہی مل گئے (سیرت ابن ہشام: 106/1)۔

حلیمہ سعدیہ، رسول اللہ کو سیّدہ آمنہ کے حوالہ کر کے واپس اپنے گاؤں آ گئی ہیں۔ اب حلیمہ کے پاس رسول اللہ کی خوبصورت یادیں (Memories) ہیں۔ رسول اللہ اپنی والدہ کے ساتھ مکّہ میں رہنے لگے ہیں۔

شقِ صدر کا واقعہ رسول اللہ کے حلیمہ سعدیہ کے گاؤں دوبارہ آنے کے کچھ سال بعد کا ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق شق صدر کے وقت رسول اللہ کی عمر چار (4) یا پانچ (5) سال تھی۔ بعض کے مطابق اِس وقت رسول اللہ کی عمر دو (2) سال چھ (6) مہینے تھی۔ اِبن سعد کے مطابق رسول اللہ کی عمر اِس واقعہ کے وقت پانچ (5) سال تھی (طبقات ابن سعد: 130/1)۔ اِس طرح رسول اللہ تقریباً پانچ (5) سال حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پیار کا پھول ابھی کِھلا ہی تھا

عرب میں دوسرا (2nd)، تیسرا (3rd) نِکاح عام (Common) ہے (محمد رسول اللہ: 55/1)۔ بہت کم عورتیں ہیں جو دوسرا یا تیسرا نِکاح نہیں کرتیں۔ سیّدہ آمِنہ نے عبداللہ کی وفات کے بعد دوسرا نِکاح نہیں کیا۔ یہ 577 عیسوی کا زمانہ ہے۔ سیّدہ آمِنہ کو اب اپنے بیوہ (Widow) ہونے کا غم نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ اب اپنی والدہ کے پاس آ گئے ہیں۔ سیّدہ آمِنہ کی زندگی اپنے بیٹے کے گرد (Around) گھومتی ہے۔ اب اِنہیں دِن رات لمبے نہیں لگتے۔ بیٹا نظر آتا ہے تو سب پریشانیاں (Worries) بھول جاتی ہیں۔ پیارا سا بیٹا گھر میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ اپنے دادا، دادی، چچاؤں، پھوپھیوں (Paternal aunts)، سب سے پیار سمیٹ رہا ہے۔ اپنے ہم عمر (Age fellows) بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ رسول اللہ کے چچا حمزہ، آپ کے ہم عمر ہیں۔ اِن بچوں میں بی بی ہالہ سے عبدالمُطّلِب کی ایک بیٹی صفیہ بنت عبدالمُطّلِب (573-640,68) *(Safiyyah bint 'Adbul Mut-talib)* بھی ہیں جو رسول اللہ سے دو (2) سال چھوٹی ہیں۔ عبّاس بن عبدالمُطّلِب بھی اِن بچوں میں ہی نظر آتے ہیں۔ حارث بن عبدالمُطّلِب *(Harith bin 'Abdul Mut-talib)* کا بیٹا ابوسفیان اور رسول اللہ کے چچازاد بھائی طالب اِبن ابی طالب *(Talib ibn Abi Talib)* بھی اِنہی بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ بنی تیم *(Bani Taym)* کا عبدالکعبہ بن عثمان *('Abdul K'abah bin Uthman)*(573-634,62) بھی رسول اللہ کے ساتھ کھیلنے والے بچوں میں شامل ہے۔ کبھی یہ بچے اپنے گھر میں کھیلتے ہیں اور کبھی بیت اللہ کے صحن میں۔ سیّدہ آمِنہ کی زندگی خوشیوں اور محبّت سے بھرپور (Full of) ہے۔ پیارا بیٹا، اچھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عادتیں (Habits) اور ماں سے محبت، سیّدہ آمِنہ کے گھر میں بہار تو آنی ہی ہے۔ رسول اللہ کی والدہ اِن کے لیے کھانا بناتی ہیں۔ رسول اللہ کے لیے سُوکھا گوشت (قدید۔ Dry meat) بھی بناتی ہیں (بعد کے زمانہ میں رسول اللہ اِسے یاد (Recall) کِیا کرتے تھے)۔ ایک سال خوشی خوشی پلک جھپکتے (In the blink of an eye) گُزر گیا ہے۔

رسول اللہ کی عمر اب چھ (6) سال ہے۔ سیّدہ آمِنہ اپنے والدین (Parents) کے شہر یثرب (مدینہ منورہ) جا رہی ہیں۔ رسول اللہ ساتھ ہیں اور اِن کی حبشی کنیز بَرَکہ (*Barakah*۔ اُم ایمن) بھی۔ یثرب عبدالمُطّلِب کا بھی ننھیال (والدہ کے ماں باپ، بہن بھائی) ہے۔

یثرب، رسول اللہ کے لیے خوشی اور کھیل کُود کے علاوہ بھی اپنے اندر بہت کچھ رکھتا ہے۔ یثرب کے لوگ چمڑے کی جیکٹ (Leather jacket)، جُوتے اور بچھونے کے گدّے (Sleeping Mattress) بناتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے کپڑا بنانے کے لیے کھڈیاں (Handlooms) بھی اپنے گھروں میں لگا رکھی ہیں۔ لوہے اور تانبے (Copper) کے برتن (Pots) بھی بنتے ہیں۔ یہاں رہنے والے یہودی چاندی اور سونے سے زیورات (Jewelry) بناتے ہیں اور برتن بھی۔ یثرب میں رسول اللہ نے نفاست (Delicacy)، باریکی (Fine) اور ہنرمندی (Craftsmanship) سے کام ہوتے دیکھا ہے۔ کھجوروں کے باغ اور اِنہیں پانی دینے کے لیے کنوئیں (Well) یثرب میں موجود ہیں۔

مکّہ میں پانی ایک نایاب (Rare) شے ہے جبکہ یثرب میں رسول اللہ کو پانی کے تالاب (Pond) نظر آئے ہیں۔ یہیں رسول اللہ نے پہلی دفعہ پانی میں اپنا عکس (Reflection) دیکھا ہے۔ رسول اللہ نے یثرب میں ہی پانی میں تیرنا (Swimming) سیکھا ہے۔ رسول اللہ کی بچوں سے خوب دوستی (Freindship) ہے۔ ایک بچی کا نام اُنیسہ (*Unaysah*) ہے، وہ بھی اِن بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے۔ یثرب میں بچے ایک مینار (Tower) کی چوٹی (Top) پر بیٹھنے والے پرندوں (Birds) کو وہاں سے اُڑا کر خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ یہ اِن بچوں کی تفریح (Fun) ہے۔ یہ سب کچھ انسانی فطرت (Human nature) اور بچپن کے عین مطابق (According) ہے (طبقات ابن سعد: 133/1)۔ یہاں کھجوروں کے علاوہ سنگترہ (Tangerine)، اَمرود (Guava)، سیب اور انگور عام ملتے ہیں۔ یہاں سبزیاں (Vegetables) بھی وافر تعداد (In abundance) میں ملتی ہیں۔ گندم (Wheat) اور جَو (Barley) کا آٹا پیسنے کے لیے چکیاں (Grinders) بھی ہیں جنہیں اونٹوں کے ساتھ چلایا جاتا ہے۔ تیل نکالنے کے لیے کولہو (Expellers) اور چکی (Grinder) بھی موجود ہیں۔

یثرب میں رہتے ہوئے رسول اللہ والدہ کے ساتھ اپنے والد عبداللہ کی قبر (Grave) پر بھی جاتے ہیں۔ عبداللہ یثرب کے ایک گھر کے اندر دفن ہیں (الطبقات الکبریٰ: 93/1)۔ یثرب میں ایک مہینہ رہنے کے بعد سیّدہ آمنہ نے مکّہ واپس جانے کا اِرادہ کیا ہے۔ یثرب میں مچھر (Mosquito) پائے جاتے ہیں جس وجہ سے یہاں آنے والوں کو بخار (Fever) ہو جاتا ہے۔ یثرب سے واپسی پر بھی یہ قافلہ (Caravan) بی بی آمنہ، رسول اللہ، کنیز بَرَکہ اور دو اونٹنیوں پر ہی مشتمل (Consist of) ہے۔ ایک اونٹنی پر سیّدہ آمنہ اور دوسری پر رسول اللہ کے ساتھ اُمّ ایمن سوار ہیں۔ قافلہ یثرب سے دو سو بائیس (222) کلومیٹر دُور اَبواء (*Abwaa*) کے مقام پر پہنچا ہے۔ یہاں سے مکّہ ابھی دو سو چونسٹھ (264) کلومیٹر دُور ہے۔ ابواء کا علاقہ بارہ (12) کلومیٹر لمبا اور تین (3) کلومیٹر چوڑا ہے۔ اِس کے شمال (North) میں ایک پہاڑ اور جنوب (South) میں پانچ سو (500) میٹر تک سیاہ (Black) ٹیلے ہیں۔ سیّدہ آمنہ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ یہ لوگ اَبواء میں رُک گئے ہیں۔ سیّدہ آمنہ کو سردی محسوس ہو رہی (Feeling cold) اور اِن کا جسم کانپ (Shivering) رہا ہے۔ سیّدہ آمنہ کو بخار ہو گیا ہے۔ بخار تیز ہو رہا ہے جس وجہ سے سیّدہ آمنہ کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔ بَرَکہ، سیّدہ آمنہ کی خدمت کر رہی ہیں۔ بیٹا اپنی والدہ کو اِس حال میں دیکھ کر پریشان ہے۔ ابواء میں موجود حکیم (Physicians) سیّدہ آمنہ کا علاج کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں لیکن سیّدہ آمنہ کی طبیعت سنبھل (Stable) نہیں رہی۔ پریشانی زیادہ ہے۔ آپ کی جان بچانے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ سیّدہ آمنہ اِسی بخار میں اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں (طبقات ابن سعد: 116/1، انساب الاشراف: 103/1، طبقات الکبریٰ: 93/1)۔ ابھی ماں کے پیار کا پھول کِھلا بھی نہیں تھا کہ مُرجھا (Faded) گیا ہے۔ سیّدہ آمنہ کو اَبواء کے مقام پر دفن کردیا گیا ہے۔ اَبواء میں داخل ہوتے ہی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر سیّدہ آمنہ کی قبر ہے جو دُور سے نظر آجاتی ہے۔ اِس قبر کے چاروں (4) طرف پتھر رکھے ہوئے ہیں۔

قُدرت (Divine power) آنے والے وقت کے لیے رسول اللہ کی تربیت (Training) کا اہتمام (Arrangement) کررہی ہے۔ قُدرت کو یہی منظور ہے کہ کائنات کا سردار بہترین خوبیوں کا مالِک اور ہمّت (Strength) کا پہاڑ ہو۔ مُشکل ترین حالات میں بھی اپنے ربّ کا شکرگزار (Thankful) بندہ ہو۔ آج ہم رسول اللہ کی زندگی کے حالات اِس تناظر (Context) میں دیکھتے ہیں کہ آپ نبیوں کے سردار اور اللہ کے محبوب ہیں۔ ہم آپ کی کامیابیوں (Success) اور عظیم (Great) شخصیت کو دیکھتے ہیں۔ یہ اِحساس (Feeling) کہ چھ (6) سال کا بچہ، ماں اور باپ دونوں نہیں، اُس زمانہ کا سفر اور مشکلات، یہ سب سوچنا (Imagine) بھی آسان نہیں ہے۔

والد آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے (المستدرک للحاکم: 4191)۔ ماں، جس کا پیار ابھی ملا ہی تھا کہ وہ بھی ساتھ چھوڑ گئی ہیں۔ رسول اللہ کو اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہوئے ابھی ایک سال ہی گُزرا ہے۔ گھر سے کئی دِن دُور، اَنجان راستہ (Unfamiliar route)، اگر کوئی واقف کار (Acquaintance) ہے تو بَرَکہ، وہ بَرَکہ جو اِن کی کنیز ہے۔ بَرَکہ کی عمر اِس وقت سولہ (16) سال ہے۔ اِسے بھی زندگی کی مشکلات کا اندازہ نہیں ہے۔ بَرَکہ پر تو خود غم کا پہاڑ ٹُوٹ پڑا ہے۔ اِس قدر خیال (Care) اور اِحساس رکھنے والی شفیق (Kind) مالکن کہاں ملے گی۔ اب بَرَکہ کی محبّت اور وفاداری (Loyalty) کا اِمتحان (Test) ہے۔ بَرَکہ کے سامنے اپنے آقا (Master) کا کم سِن (Minor) بیٹا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیارِ غیر (Foreign land) میں اتنی بڑی مصیبت (Trouble) آن پڑی ہے۔ بَرَکہ نے تو ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔ بَرَکہ کبھی سیّدہ آمنہ کو دیکھتی ہیں جو پُرسکون (Peacefully) اپنے مالِک کے پاس حاضر ہونے کے لیے آرام کر رہی ہیں، کبھی اِس خوبصورت بچے کو جس نے ابھی زندگی گزارنی ہے۔ بَرَکہ نے ہمّت دِکھاتے ہوئے بڑی دلیری (Courage) سے حالات کو سنبھالا (Handled) ہے۔ بَرَکہ اِس صورتِ حال کو یوں بیان کرتی ہیں:

> ''رسول اللہ کے لیے یہ وقت بہت مُشکل اور صبر آزما (Requiring perseverance) تھا۔ وہ اپنی والدہ کی وفات پر روئے، خوب روئے، بار بار روئے۔ اپنی والدہ اور اُن کی محبّت کو یاد کر کے روتے رہے، اپنی والدہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر روتے رہے۔ سیّدہ آمنہ کو دفن کرنے کے بعد ہم مکّہ کی طرف چلنے لگے تو رسول اللہ واپس دَوڑے، میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے دَوڑی۔ میں آوازیں دے رہی تھی:
>
> ''محمد، محمد، محمد۔ رُکو بیٹا، رُک جاؤ''
>
> ''رسول اللہ اپنی والدہ کی قبر کے پاس جا کر رُک گئے۔ ایک بار پھر رونے لگے۔ میں بے بس تھی۔ رسول اللہ کو دیکھ کر میں بھی روئی اور خوب روئی۔ میرے خُدا میں کیا کروں؟ میرا دِل سنبھلے تو اِس پیارے سے بیٹے کو دِلاسہ (Console) دُوں۔ میں اور محمد دیر تک سیّدہ آمنہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر روتے رہے۔

دِل دِلاسوں پہ مان جاتا ہے
لیکن آنکھوں کی ضِد نہیں جاتی

آخر کار خاموش ہوئے تو میں نے محمد کو ساتھ لے کر ایک دفعہ پھر مکّہ کا سفر شروع کیا۔ ہم دونوں خاموش (Silent) تھے، نہ جانے کب تک

میں خود کو جتنا بھی سمجھاؤں اپنے پیاروں کی محبت کا دُکھ نہیں جاتا۔ آنسو رُکتے ہی نہیں ہیں۔ (نا معلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاموش اپنے اپنے غم میں ڈُوبے رہے۔''

بَرَکہ کے لیے بھی یہ لمحے بہت مُشکل ہیں۔ ایک طرف مالکن کی دیارِ غیر میں وفات تو دوسری طرف چھ (6) سال کم سِن (Minor) بچہ جس نے اپنے والد کو دیکھا بھی نہیں ہے۔ اِس کم عمری (Young age) میں بَرَکہ کے لیے یہ سب کچھ اِتنا مُشکل ہے کہ بیان سے باہر۔ اب بھی ایک اونٹنی پر رسول اللہ اور بَرَکہ سوار ہیں، دوسری اونٹنی ساتھ ساتھ ہے۔ بَرَکہ کے نزدیک رسول اللہ کی حفاظت اور خیال (Care) کسی بھی چیز سے زیادہ اہم ہے۔ اونٹنی پر سوار ہوئے تو بھی رسول اللہ اپنی والدہ کے لیے رو رہے ہیں۔ بَرَکہ بھیگی آنکھوں (Wet eyes) کے ساتھ رسول اللہ کو سینے سے لگا کر تسلی (Consolation) دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ اِس سے مُشکل لمحات بَرَکہ نے پہلے کبھی نہیں دیکھے (طبقات ابن سعد: 134/1)۔

بَرَکہ نے رسول اللہ کو سینے سے لگایا تو اُس کی آنکھوں میں آنسوؤں (Tears) کی برسات ہے۔ بَرَکہ اور رسول اللہ ایک دوسرے کا سہارا (Support) بنے ہیں۔ بَرَکہ نے رسول اللہ کو ماں کی طرح سنبھالا (Took care of) ہے۔ اِنہیں لے کر کئی دِنوں کا سفر طے کر کے واپس مکّہ پہنچی ہے۔ دونوں گھر واپس آ گئے ہیں لیکن سیّدہ آمِنہ کے بغیر۔

بعد کے زمانہ میں رسول اللہ جب کسی مہم (Expedition) کے سلسلہ میں ابواء سے گُزرتے، اپنی والدہ کی قبر پر رُکتے اور وہاں ڈھیروں آنسو بہایا (Shed tears) کرتے تھے (المستدرک للحاکم: 4192)۔ ماں بھی کبھی کسی کو بھُولتی (Disremember) ہے؟ والدہ کی محبّت رسول اللہ کو تمام عمر (Life) یاد رہی۔ رسول اللہ اپنی والدہ کی قبر پر گئے تو بے اِختیار رونے لگے۔ ساتھیوں نے کہا کہ آپ تو رونے سے منع کرتے ہیں تو رسول اللہ نے کہا:

''مجھے اپنی والدہ کی مامتا (Motherhood) یاد آ گئی اور میں رونے لگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یتیم اور مکّہ کا سردار

مکّہ پہنچنے پر عبدالمُطّلِب نے دیکھا کہ بَرکہ پوتے کو لے کر آئی ہے، سیّدہ آمِنہ ساتھ نہیں آئیں تو کسی سے کچھ پُوچھنے کی ضرورت (Need) نہیں، زندگی کا تجربہ (Experience) اِنہیں ساری داستان (Story) سنا رہا ہے۔ ابھی تو عبدالمُطّلِب کو اپنے بیٹے عبداللہ کی جُدائی (Loss) کا غم نہیں بھولا کہ بہو (Daughter-in-law) بھی راہیٔ ملک عدم ہوگئی (Left for eternal life) ہے۔ اب پوتے کا کیا ہوگا؟ باپ کی کمی تو کوئی پوری کر نہیں سکا، ماں کہاں سے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آنسو نہیں رُکتے، آنسو نہ رُکیں تو پوتے کو تسلی (Consolation) کیسے دیں؟ پیارے اور معصوم (Innocent) پوتے کے لیے اِتنے امتحان کیوں؟ والدہ کی وفات نے رسول اللہ پر جُدائی اور غم (Grief) کا اِحساس چھوڑا ہے۔ آپ خاموشی سے اکیلے (Alone) بیٹھے رہتے اور کھیل کود میں اب کم ہی حصّہ (Participate) لیتے ہیں۔

یہ بھی مشاہدہ (Observation) ہے کہ یتیم بچے (Orphan) دوسرے بچوں کی نسبت (Comparatively) ذہنی (Mentally) طور پر جلدی سمجھدار ہوجاتے ہیں۔ اِس کی وجہ اِن کے مُشکل حالات ہوتے ہیں، جو والدین کے نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں دیکھنا پڑتے ہیں۔ یتیم بچے جذباتی طور (Emotionally) پر بھی مضبوط (Strong) ہوتے ہیں۔ اگر کوئی پیار کا اِظہار (Express) نہ بھی کرے تو ان کے چہرے پر ناگواری (Unpleasant expression) نہیں آتی۔ قُدرت تو رسول اللہ کی صورت میں ایک اعلیٰ کردار (Role model) کی تربیت (Training) کر رہی ہے۔ ابھی سے آنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُشکل مرحلوں (Stages) کی تیاری (Preparation) کی جا رہی ہے۔

رسول اللہ اب اپنے دادا کے ساتھ رہتے ہیں۔ عبدالمُطّلِب نے خصوصی ہدایت (Special instruction) دی ہے کہ میرے پوتے کی زندگی میں کوئی کمی نہ ہو۔ بَرَکہ نے عبدالمُطّلِب کے گھر رہتے ہوئے رسول اللہ کی خوب خدمت کرتی ہے۔ بَرَکہ ہی رسول اللہ کو نہلاتی دھلاتی ہیں۔ انہیں کپڑے پہناتی اور ان کی ضروریات (Needs) کا خیال رکھتی ہیں (صحیح مسلم: 1771/4603)۔

رسول اللہ بَرَکہ سے ماں کی طرح محبّت کرتے ہیں۔ رسول اللہ کہا کرتے تھے:

''بَرَکہ (امّ ایمن) میری ماں ہے۔''

رسول اللہ نے بعد کے زمانہ میں کسی کو طعنہ (Taunt) دیتے ہوئے سُنا، ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا:

''کالی ماں کے بیٹے''

رسول اللہ نے یہ سُن کر ناراض ہوتے ہوئے کہا:

''پیمانہ چھلک گیا، پیمانہ چھلک گیا (Enough is enough)۔ کسی سفید رنگ (White) والی ماں کے بیٹے کو کسی کالے رنگ (Coloured) والی ماں کے بیٹے پر برتری (Superiority) نہیں سوائے تقویٰ (اللہ کریم سے ڈرنے Piety) کے۔ میں (محمد) سفید رنگ والی ماں کا بیٹا ہوں اور مجھے کالے رنگ والی ماں نے پالا (Foster) ہے۔ میں اِن دونوں کا بیٹا ہوں (خاتم النبیین: 117/1)۔''

بَرَکہ (امّ ایمن) کا بیان ہے:

''عام بچے جب سو کر اُٹھتے ہیں تو اُن کے بال بکھرے، آنکھیں چپکی اور چہرہ مُرجھایا (Withered) ہوا ہوتا ہے۔ رسول اللہ جب سو کر اٹھتے تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چہرہ ہشاش بشاش (Fresh) ہوتا، بال بھی سنورے (Combed) ہوا کرتے تھے۔" (البدایہ و النہایہ: 262/2)

امّ ایمن روایت (Report) کرتی ہیں:

"رسول اللہ نے بچپن میں کبھی عام بچوں کی طرح بھوک کی شکایت (Complaint) نہیں کی۔" (السیرۃ النبویہ احمد بن زینی: 242/1)

عبدالمُطّلِب دارالندّوہ (مجلس۔Assembly) جاتے ہوئے رسول اللہ کو اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ رسول اللہ اپنے دادا کی کرسی (Chair) پر بیٹھ جاتے ہیں جہاں سرداروں کو بیٹھنے کی جرأت (Dare) نہیں ہوتی۔ عبدالمُطّلِب نے کبھی اِس بات کا بُرا نہیں منایا۔ ایک دفعہ رسول اللہ اپنے دادا کی کرسی پر بیٹھنے کے لیے آگے بڑھے تو اِن کے چچا نے انہیں روکا۔ عبدالمُطّلِب اپنے بیٹے سے ناراض (Displeased) ہوئے اور پوتے کو محبّت سے اپنی کرسی پر بٹھایا (طبقات ابن سعد: 116/1، سیرت ابن ہشام: 168/1)۔ یقیناً (Certainly) رسول اللہ اِس قدر اچھا برتاؤ (Behaviour) رکھتے ہیں کہ کسی نے کبھی مجلس میں اِن (8 سالہ بچہ) کی موجودگی (Presence) پر اعتراض (Object) نہیں کیا۔ روایت ہے کہ عبدالمُطّلِب نے خشک سالی (Drought) کے دوران ایک دِن اپنے پوتے کے نام کے وسیلہ (Affinity) سے بارش کی دُعا مانگی تو اللہ کریم نے بارش عطا کی (صحیح بخاری: 1008، سیرت ابن ہشام: 174/1، الروض الانف: 179/1)۔

رسول اللہ کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ کی آنکھیں دُکھ (Pain) رہی ہیں۔ اِس وقت رسول اللہ کی عمر سات (7) سال ہے۔ مکّہ کے طبیب (Physicians) اِس بیماری کو ٹھیک نہیں کر سکے۔ عبدالمُطّلِب اِنہیں مکّہ سے اکیس (21) کلومیٹر دُور عُکاظ *('Ukaaz)* لے کر آئے ہیں۔ یہاں کے طبیب کے علاج نے بہت اثر دِکھایا (Effective) جس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلیف ختم ہوگئی ہے۔رسول اللہ اِس بات کو بعد میں بھی یاد کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ اپنے بچپن (Childhood) سے ہی بڑے ذہین (Intelligent) ہیں۔اگر اِن کے خاندان کی کوئی چیز گم (Misplace) ہوجائے تو وہ رسول اللہ سے کہتے ہیں کہ اِسے تلاش (Search) کریں۔رسول اللہ ہمیشہ کامیاب (Successful) لوٹتے ہیں۔عبدالمُطّلِب سے کسی چرواہے (Shepherd) نے آکر کہا ہے:

"میرا اونٹ گم ہوگیا ہے اور مجھ سے ڈھونڈا نہیں جارہا، آپ محمد سے کہیں کہ میری مدد کرے۔"

دادا کے کہنے پر رسول اللہ اونٹ ڈھونڈنے (Searching) نکل پڑے ہیں۔ اِس دوران شام ہوگئی اور اندھیرا (Dark) چھا گیا ہے۔عبدالمُطّلِب پریشان (Worried) ہیں کہ میرا پوتا پہاڑوں میں اکیلا (Alone) ہے۔اللہ کریم سے دُعا مانگ رہے ہیں:

"میرا پوتا خیریت (Safe) سے واپس آجائے۔"

رسول اللہ کو آنے میں دیر (Late) ہوگئی تو پریشانی میں عبدالمُطّلِب کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دُعا مانگ رہے ہیں:

"مالک! میرا کم سِن (Minor) محمد واپس دے کر مجھ بوڑھے (Old man) پر اِحسان (Kindness) کر اور اپنے رحم (Mercy) سے مجھے سکون (Peace) عطا فرما۔"

رسول اللہ واپس آئے تو اونٹ اِن کے ساتھ ہے۔عبدالمُطّلِب آپ کو محبّت سے گلے (Hug) لگا کر کہہ رہے ہیں:

"میرے بیٹے! میں تمھیں کیا بتاؤں کہ میں تمہارے لیے کس قدر پریشان تھا۔ میں کسی کے لیے کبھی اِتنا پریشان نہیں ہوا۔خُدا کی قسم! اب میں تمھیں کسی کام کے لیے اکیلا نہیں بھیجوں گا، نہ تم مجھ سے کبھی جُدا (Separate)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونا۔‘‘(المستدرک للحاکم:4184)

عبدالمُطّلِب نے قسم اُٹھائی ہے:

’’آئندہ محمد کو کبھی اکیلا باہر نہیں بھیجوں گا۔‘‘

کچھ دیر میری آنکھ سے اوجھل رہے ہو تم
وہ وقت میری عمر میں شامل نہیں رہا

دادا جان اِن سے محبّت کرتے اور خیال بھی خوب رکھتے ہیں۔عبدالمُطّلِب رسول اللہ کے بغیر کھانا نہیں کھاتے(طبقات ابن سعد:118/1) ۔عبدالمُطّلِب نے اُمّ ایمن کو تاکید (Emphasis) کی ہے:

’’برکہ!میرے بیٹے محمد کی پرورش میں کوتاہی (Negligence) نہ کرنا،اہل کتاب کا خیال ہے کہ میرا یہ بیٹا اِس اُمّت (Ummah) کا نبی ہوگا۔‘‘(طبقات ابن سعد:118/1،الطبقات الکبریٰ: 95/1)

رسول اللہ نے ساری زندگی دادا کی محبّت یاد رکھی۔آپ محبّت سے اپنا تعارف (Introduction) خود کو اِبن عبدالمُطّلِب *(Son of 'Abdul Mut-talib)* کہہ کر کروایا کرتے تھے(صحیح بخاری:4316,4315،طبقات ابن سعد:151/2)۔

بنی مُدلج *(Bani Mudlij)* کے قیافہ شناس(Fortune-tellers) اپنے کام میں مہارت (Expertise) رکھتے ہیں، اُنہوں نے رسول اللہ کے قدموں کے نشان (Footprints) دیکھ کر عبدالمُطّلِب سے کہا ہے:

’’اپنے بیٹے محمد کی خوب حفاظت (Protection) کرنا، یہ بہت برکتوں والا (Blessed) بچہ ہے۔مقامِ ابراہیم پر موجود قدموں کے نشان سے سب سے

میری زندگی تم سے ہے۔تمہارے بغیر گزرے ہوئے لمحے ایسے ہی ہیں جیسے زندگی نہ ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زیادہ مشابہت (Resemblance) اِس بچے کے قدموں کی ہے۔"

رسول اللہ کا کہنا ہے:

"اللہ کے نبی ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ (میں سب سے زیادہ اُن سے مشابہت رکھتا ہوں") (صحیح بخاری 5913، فتح الباری: 461/6)

عبدالمُطّلِب کا آخری وقت قریب ہے۔ اُنہوں نے ابی طالب کو بُلایا ہے۔ رسول اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دے کر کہہ رہے ہیں:

"محمد کے ساتھ محبّت سے پیش آنا، اِس کا خوب خیال رکھنا۔ زندگی بھر اِس کی سرپرستی (Guardianship) کرنا، ہر دُکھ، تکلیف اور خطرہ سے اِسے بچانا۔" (البدایہ والنہایہ: 262/2، سیرت ابن اسحاق: 116/1، الطبقات الکبریٰ: 95/1)

ابی طالب نے رسول اللہ کو محبّت سے گلے لگایا اور اپنے والد سے وعدہ (Promise) کِیا ہے کہ ایسا ہی ہوگا جیسا آپ نے کہا ہے۔ ابی طالب نے آخری سانسوں تک اپنا وعدہ نبھایا۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق عبدالمُطّلِب کی وفات کے بعد رسول اللہ کی پرورش (Brought up) اِن کے چچا زبیر بن عبدالمُطّلِب *(Zubayr bin 'Abdul Mut-talib)* نے کی۔ زبیر کی وفات کے بعد رسول اللہ اپنے چچا ابی طالب کے ساتھ رہنے لگے (انساب الاشراف: 72/1)۔

عبدالمُطّلِب نے اپنی بیٹیوں کو بُلایا، لیٹے لیٹے اِنہیں گلے لگایا اور اِن کے ماتھے چُومے (Kissed thier foreheads) ہیں۔ مکّہ کی شان (Dignity)، بنی ہاشم کا سردار، یتیموں کا باپ، عبدالمُطّلِب اپنے مالِک سے جاملا ہے۔ رسول اللہ ایک بار پھر یتیم ہو گئے ہیں۔ عبدالمُطّلِب نے ایک سو آٹھ (108) سال کی عمر میں 579 عیسوی میں وفات پائی ہے۔ آپ کو حجون *(Hajun)* میں قُصَی کے پہلو میں (Next to) دفن کِیا گیا ہے۔ آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات پر مکّہ کے بازار کئی دِن سے بند ہیں۔ مکّہ میں سوگ (Mourning) کا عالم ایسے ہے جیسے اِن کا باپ دُنیا سے رخصت ہوا ہے۔

رسول اللہ دو (2) سال اپنے دادا کے ساتھ رہے ہیں۔ عبدالمُطّلِب کی وفات نے رسول اللہ کی ذات پر گہرا اثر (Impression) چھوڑا ہے۔ آپ اپنے دادا جان کے جنازہ (Funeral) کے ساتھ چلتے ہوئے رو رہے ہیں (طبقات ابن سعد: 119/1)۔

دُکھ یہ ہے میرا یوسف و یعقوب کے خالق
وہ لوگ بھی بچھڑے ، جو بچھڑنے کے نہیں تھے

عبدالمُطّلِب کے بعد زبیر بن عبدالمُطّلِب *(Zubayr bin 'Abdul Mut-talib)* بنی ہاشم کے سردار بنے ہیں۔ زبیر کی وفات کے بعد ابی طالب بنی ہاشم کے سردار بنے۔

کائنات بنانے والے! ایسے ایسے لوگ بھی دُنیا سے چلے گئے جن کی بہت ضرورت تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ کی طرح پیار کرنے والا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر اب آٹھ (8) سال ہے۔ آپ کے والد، والدہ اور دادا جان وفات پا چکے ہیں۔ یہ 579 عیسوی کا زمانہ ہے۔ عبدالمُطّلِب نے رسول اللہ کو ابی طالب کے حوالے کیا اور اِن کی دیکھ بھال (Take care) کا حکم دیا ہے۔ ابی طالب رسول اللہ کے والد عبداللہ کے حقیقی بھائی (Full / Real brother) ہیں۔ ابی طالب کا نام عبد مَناف بن عبدالمُطّلِب *('Abd Manaaf bin 'Abdul Mut-talib)* ہے۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق آپ کا نام عِمران *(Imran)* ہے۔ بھائیوں میں سب سے بڑے نہیں، مالی اعتبار (Financially) سے بھی کمزور (Weak) ہیں۔ آپ تنگدستی (Low income) کے باوجود سخی (Generous) ہیں۔ غریبوں کی مدد کرتے اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ابی طالب ایک اچھے شاعر (Poet) ہیں۔ رسول اللہ کی تعریف میں آپ نے بہت شاعری کی۔ رسول اللہ کو اپنے بیٹوں سے زیادہ عزیز (Dear) رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے کے لیے رسول اللہ کا انتظار (Wait) کرتے ہیں۔ گھر آتے ہی سب سے پہلے رسول اللہ کے بارے میں پُوچھتے (Inquire) ہیں۔ ابی طالب کے پاس آ جانے کے بعد رسول اللہ کو یتیمی (Orphanage) کا غم (Grief) بھولنے لگا ہے۔ ابی طالب مختلف موضوعات (Topics) پر رسول اللہ سے گفتگو (Discussion) کرتے ہیں۔ ابی طالب رسول اللہ کی ذہانت (Intelligence) سے بہت متاثر (Impress) ہیں۔

ابی طالب اور اِن کی بیوی یعنی رسول اللہ کی چچی (Aunt-in-law) فاطمہ بنت اَسد *(Fatimah bint Asad)*(555-626,72) پوری کوشش کرتی ہیں کہ رسول اللہ کو ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کمی محسوس نہ ہو۔ ابی طالب کو اپنا گھر چلانے کے لیے پیسے اکثر اُدھار (Loan) لینا پڑتے ہیں لیکن وہ رسول اللہ کی دیکھ بھال میں کوئی کمی نہیں آنے دیتے۔ ابی طالب کے بچے رسول اللہ کے بغیر کھائیں تو کھانا کم پڑ جاتا ہے اور بچے دسترخوان (Dining table) سے بھوکے ہی اُٹھتے ہیں۔ اگر رسول اللہ اُن کے ساتھ کھائیں تو کھانا کم نہیں پڑتا۔ اسی لیے ابی طالب اپنے بچوں کو سمجھاتے ہیں کہ میرے بیٹے محمد کو آ جانے دو، کھانا پھر کھائیں گے۔ چچی فاطمہ بنت اَسد خاص طور پر (Specially) رسول اللہ کے لیے کھانا بچا (Save) کر رکھتی ہیں کہ آپ بھوکے نہ رہیں۔ (طبقات ابن سعد: 80/8، الاصابہ نساء: 731,51) یہاں یہ بات بھی قابل ذِکر ہے کہ مکّہ میں اِس زمانہ میں کوئی سکول نہیں ہے۔ اِسی وجہ سے رسول اللہ (آج کل کی طرح) سکول نہیں جاتے۔ صرف رسول اللہ ہی نہیں، اِس زمانہ میں آج کی طرح کا تعلیمی نظام (Education system) ہے ہی نہیں۔ ہنر (Skill)، عقل (Wisdom)، دانش (Prudence) بزرگوں (Elders) سے سیکھی جاتی ہے۔ اِس زمانہ میں بزرگوں کے پاس بھی بچوں کی تعلیم اور تربیت (Coaching) کے لیے خوب وقت ہوتا ہے۔ لوگ بہت توجّہ (Concern) کے ساتھ بچوں کو اخلاق اور ہنر سکھاتے ہیں۔ (آج کے زمانہ میں رسول اللہ کے سکول نہ جانے پر اعتراض (Objection) کرنے والے عرب کی تہذیب (Civilization) اور تاریخ سے ناواقف (Do not know) ہیں (محمد رسول اللہ: 60/1)۔ رسول اللہ کی فِکری تربیت (Thoughts) کسی سکول، مدرسہ، کالج یا یونیورسٹی سے نہیں ہوئی۔ اللہ کے رسول کسی بھی دنیاوی اُستاد (Teacher) کے شاگرد (Pupil) نہیں ہیں۔ اللہ کریم کی ہدایت سے رسول اللہ زندگی گزارنے کا مکمل نظام (System) دے کر گئے ہیں۔)

ابی طالب کی محبّت کی ایک وجہ رسول اللہ کی سچائی (Truthfulness) اور ایمانداری (Honesty) ہے۔ ابی طالب بیان کرتے ہیں:

''محمد نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی غیر مہذب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Uncivilized)بات کی۔"

ابی طالب ایک مخصوص گدّے (Mattress / Pillow) پر بیٹھتے ہیں۔ ایک دِن رسول اللہ یہ گدّا اُٹھا کر لے آئے اور اِس پر آرام (Rest) کر رہے ہیں۔ ابی طالب آئے تو گدّا اپنی جگہ پر نہ دیکھ کر پُوچھ رہے ہیں:

"میرا گدّا کہاں ہے؟"

اِنہیں بتایا گیا ہے کہ محمد اِس پر آرام کر رہے ہیں۔ ابی طالب مسکراتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

"کوئی بات نہیں، اُسے آرام کرنے دو۔"

رسول اللہ کا مشاہدہ (Observation) بہت کمال (Excellent) ہے، بہت جلد سیکھ (Learn) جاتے ہیں۔ ذہانت اور گفتگو بھی کمال ہے۔ جو بھی رسول اللہ سے دس بارہ (10-12) سال کی عمر میں مِلتا ہے، حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ رسول اللہ نے ابی طالب کے ساتھ رہ کر دیکھا ہے کہ اِن کے مالی حالات (Financial conditions) اچھے نہیں، اِس لیے چچا کا ساتھ دینے کا فیصلہ کِیا ہے۔ رسول اللہ نے اُجرت (Payment) پر بھیڑ بکریاں چرانا شروع کر دی ہیں (صحیح بخاری : 2262، السلسلة الصحيحة:104، صحیح مسلم: 2050/5349)۔ مکّہ کے آس پاس بکریوں کا ریوڑ لے کر جاتے ہیں۔ سخت موسم اور دشوار علاقہ (Hard area) میں رسول اللہ اپنی بھُوک پیاس تپتی دوپہر میں بکریوں کے دُودھ سے بجھاتے ہیں۔ اگر کبھی دُودھ موجود (Available) نہ ہو تو جنگلی جڑی بُوٹیاں (Wild weeds) بھی کھا لیتے ہیں (صحیح بخاری: 5453، صحیح مسلم: 2050/5349)۔ اُجرت (Consideration) میں رسول اللہ کو دُودھ مِلتا ہے جو آپ گھر لے آتے ہیں۔ کبھی کبھار (At times) دَرہم (Currency) بھی ملتے ہیں۔ بعد کے زمانہ میں رسول اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پُوچھا گیا:

''اللہ کے رسول! کیا آپ بھیڑ بکریاں چَراتے رہے ہیں؟''

رسول اللہ نے جواب دیا:

''ہاں! ہر نبی نے بھیڑ بکریاں چَرائیں، میں نے بھی چَرائی ہیں۔''

(السلسلة الصحيحة: 104، صحيح مسلم: 2050/5349)

مکّہ میں کسی سردار نے ضیافت (Feast) کا اہتمام کِیا ہے۔ سب کے لیے دعوتِ عام (Open invitation) ہے۔ اِس زمانہ میں دعوت میں شراب (Wine) اور ناچ (Dance) گانا عام ہے۔ رسول اللہ کبھی کسی دعوت میں شریک نہیں ہوئے۔ آپ کے دِل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اِس دعوت میں شرکت (Participate) کریں۔ رسول اللہ نے اپنے ایک دوست سے (جو بکریاں چَراتا ہے) کہا ہے:

''آج تم اپنی اور میری بکریاں چَراؤ تاکہ میں اِس دعوت میں جاسکوں، بدلہ (In return) میں کسی اور دِن میں تمہاری بکریاں چَرادوں گا۔''

اُس دوست نے رسول اللہ کی بکریاں چَرانے کی حامی (Consent) بھر لی ہے۔ یہ گرمیوں کا سخت موسم ہے۔ اِس زمانہ میں دعوت کا اہتمام (Arrangement) دِن میں ہی کِیا جاتا ہے۔ رسول اللہ دعوت میں جانے کے لیے چراگاہ (Pasture) سے نکلے ہیں۔ آپ گرمی کی تپش (Heat) سے بچنے کے لیے سایہ میں آرام کرنے لگے ہیں تاکہ گرمی کم ہونے پر دعوت میں جاسکیں۔ رسول اللہ سایہ (Shade) میں لیٹے تو نیند آ گئی (Slept)، آنکھ کھلی تو سُورج ڈوب (Sun is setting) رہا ہے۔ دعوت کا وقت گُزر چُکا ہے، رسول اللہ وہاں نہیں جاسکے اور چراگاہ میں واپس آ گئے۔ (اللہ کریم نے اپنے رسول کو بے معنی (Useless) اور فضول معاملات (Unwarranted) سے محفوظ رکھا)۔ (السيرة النبويه: 101/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس زمانہ میں رسول اللہ ''اَرک'' (Ark) کا پھل کھاتے ہیں۔ اَرک ایک کانٹے دار (Thorny) پودا ہے جس کا پھل سخت گرمی میں فائدہ دیتا ہے۔ رسول اللہ بتایا کرتے تھے:

''میں سخت گرمی میں ایک قریشی سردار عبداللہ بن جُدعان *('Abdullah bin Jud'an)* کے بنائے ہوئے پیالہ (Pot) کے سایہ (Shade) میں بیٹھ جایا کرتا تھا۔''

یہ پیالہ عبداللہ بن جُدعان نے مسافروں (Travellers) کی خوراک کے لیے بنوایا ہے۔ پیالہ اتنا بڑا ہے کہ مسافر اپنے اونٹ پر بیٹھے بیٹھے اِس سے کھانا لیتے ہیں (الروض الانف: 92/1)۔ میلہ (Fair) لگتا ہے تو رسول اللہ عُکاظ جاتے ہیں، وہاں آپ کو دوسرے قبیلوں سے ملنے کا موقع مِلتا ہے۔ عُکاظ میں خرید و فروخت (Buying & selling)، کُشتی اور دنگل (Wrestling) ہوتے ہیں۔ نجومی (Fortune-teller) بھی یہاں موجود رہتے ہیں۔ عُکاظ آ کر ایک بات پر رسول اللہ کی توجّہ (Attention) ہوئی کہ عرب میں شاعری (Poetry) کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ شاعروں کو بہت عزّت دی جاتی ہے۔ عُکاظ کی منڈی (Market place) میں مشاعرے (Poetry symposium) ہوتے ہیں۔ اچھا کلام سنانے والے کو اِنعام (Prize) اور داد (Appreciation) ملتی ہے۔ رسول اللہ کا شعری (Poetic) ذوق (Taste) بھی بُلند ہے۔ ابوسُفیان بن حارث (رسول اللہ کا چچا زاد بھائی) بھی شاعری کا اچھا ذوق رکھتا ہے، اِس لیے دونوں میں اچھی دوستی ہے۔ سیّدہ عائشہ *(Sayyedah 'Aa-ayshah)* (605-678,74) کے مطابق رسول اللہ اُمراء القیس *('Umra ul Qays)* کا کلام (Poetry) پسند کرتے تھے۔

مکّہ میں بارش ہر سال نہیں ہوتی۔ کچھ سالوں بعد مکّہ میں قحط (Drought) پڑنا معمول کی بات (Routine) ہے۔ جب کبھی یہ قحط لمبا عرصہ رہے تو نوبت (Fallout) فاقوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Starvation) تک پہنچ جاتی ہے۔رسول اللہ کے بچپن میں مکّہ میں سخت قحط پڑا۔جہلمہ بن عرفطہ *(Jehlamah bin 'Arfatah)* سے روایت ہے کہ قریش کے لوگ ابی طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے:

''آپ جانتے ہیں کہ قحط کِس قدر شدید ہے (Acute/Severe drought)، زندگی بچانا مُشکل ہوتا جارہا ہے۔آپ چلیں اور ہمارے ساتھ مل کر بارش کی دُعا مانگیں۔ابی طالب بارش کی دُعا مانگنے کے لیے کعبہ آئے تو رسول اللہ اُن کے ساتھ تھے۔رسول اللہ کے علاوہ وہاں اور بچے بھی موجود تھے۔آسمان بالکل صاف (Clear) تھا۔بادلوں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ابی طالب نے اپنے بھتیجے محمد کی پیٹھ (Back) دیوارِ کعبہ کے ساتھ لگائی۔بچے نے معصوم صورت (Innocent face) کے ساتھ اپنی انگلی (Finger) سے آسمان کی طرف اِشارہ کیا، انگلی کا اِشارہ ہوتے ہی لمحوں (Moments) میں کالے بادل آئے اور خُوب برسے (Torrential rain)۔اِتنی بارش ہوئی کہ سارا مکّہ بارش سے جل تھل ہو گیا (Flooded / inunadated)۔'' (صحیح بخاری: 1008، 933، السیرۃ النبویہ: 88/1، المواہب اللدنیہ: 118/1)

مکّہ میں قیافہ شناس (Fortune-teller) آتے ہیں۔لوگ اپنے بچوں کو اُن کے پاس لے کر جاتے ہیں۔قیافہ شناس اپنے عِلم سے بچوں کے مستقبل (Future) کے متعلق بتاتے ہیں۔بنی اَزد *(Bani Azd)* کا ایک قیافہ شناس مکّہ آیا ہے۔ابی طالب رسول اللہ کو لے کر اُس کے پاس آئے اور اُس سے اپنے بھتیجے کے متعلق پُوچھا ہے۔قیافہ شناس نے رسول اللہ کو ایک نظر دیکھا اور دوسرے بچوں میں مصروف (Busy) ہوگیا ہے۔ وہ فارغ (Free) ہوکر پُوچھ رہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نے ابھی یہاں ایک بچہ دیکھا تھا، وہ کہاں ہے اُسے میرے پاس لاؤ۔''

ابی طالب نے اُس قیافہ شناس کی بے تابی (Being so keen) دیکھ کر رسول اللہ کو چھپا دیا ہے۔ قیافہ شناس اِصرار (Insist) کرتا رہا لیکن ابی طالب رسول اللہ کو سامنے نہیں لائے۔ قیافہ شناس کہہ رہا ہے:

''وہ بچہ میرے پاس لاؤ۔ خُدا کی قسم! اُس کی شان بہت بُلند ہوگی، وہ بچہ غیر معمولی (Extraordinary) ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 180/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ رہ گُزر بھی تیرے اِنتظار میں تھی

ابی طالب نے تجارت کی غرض (Intention) سے ملک شام (Syria) جانے کا اِرادہ کِیا ہے۔عرب تاجر شام کے علاقہ بُصریٰ (Bostra / *Bosra*) میں تجارت کے لیے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پچھلے چار (4) سال سے اپنے چچا ابی طالب کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ رسول اللہ اپنے چچا سے اِس قدر مانوس (Attached) ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہ کھانا کھاتے، نہ کہیں جاتے ہیں۔ یہ 583 عیسوی کا زمانہ ہے۔ابی طالب نے اپنے بھتیجے (Nephew) کو ملک شام کے سفر کا بتایا تو رسول اللہ اپنے چچا کے گلے لگ کر ساتھ جانے کے لیے ضد (Insisting) کر رہے ہیں۔ابی طالب تو دِل سے چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ساتھ ہوں لیکن اِن کی چھوٹی عمر کی وجہ سے اِنہیں ساتھ نہیں لے جا رہے۔مُشکل اور لمبا سفر، گھر سے دُوری، دوسرا ملک، ابی طالب کے ذہن (Mind) میں بہت سی باتیں ہیں۔رسول اللہ کا شوق دیکھ کر چچا مان (Agreed) گئے ہیں (السیرۃ الحلبیہ: 171/1، سیرت ابن ہشام، 160/1)۔ اِن دِنوں شام کوئی سلطنت (Country) نہیں بلکہ سلطنتِ روم (Byzantine Empire) کا ایک صوبہ (Province / state) ہے۔(اُس دور کے شام میں آج کے ملک شام، اُردن (Jordan)، فلسطین، اسرائیل اور لبنان شامل تھے۔)شام کے کچھ علاقے ایران کے ماتحت (Under control) ہیں۔بُصریٰ (شام) رُومی اور حیرہ (*Hayrah*) (عراق) کے علاقے ایرانی سلطنت (Persian empire) کے زیرِ اثر (Ruled by) ہیں۔

اِس وقت رسول اللہ کی عمر بارہ (12) سال دو (2) مہینے اور دس (10) دِن ہے (السیرۃ الحلبیہ: 171/1)۔ سفر شروع ہوتا ہے۔اِس سفر میں رسول اللہ کے چچا زبیر بن عبدالمُطّلِب بھی ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اِس قافلہ میں بائیس (22) افراد شامل ہیں۔ رسول اللہ کے لیے بہت کچھ نیا ہے، مختلف قبیلوں کے لوگ ملے ہیں، راستہ اور سفر نیا ہے۔ رسول اللہ بڑے تجسس (Curiosity) سے دیکھ (Observe) اور سیکھ (Learn) رہے ہیں۔ اِنہیں لوگوں کے ساتھ ملنے اور وقت گزارنے کا موقع بھی مل رہا ہے۔ سفر کی آسانیوں اور مشکلات کا بھی اندازہ ہو رہا ہے۔ مختلف رنگ اور نوع (Type) کے انسان ملے ہیں۔ لوگوں کو تجارت کرتے ہوئے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو مکّہ میں نہیں دیکھیں۔ بہت سے ملکوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ مختلف زبانیں بولتے اور لباس بھی مختلف انداز (Style) کا پہنے ہوئے ہیں۔

سفر کرتے کرتے یہ قافلہ یثرب (*Yathrab*)، تیاء (*Teema*) اور دومتہ الجندل (*Doma tul Jandal*) سے ہوتا ہوا شام کے شہر بُصریٰ پہنچا ہے جو دمشق (Damascus) سے عمان (Jordan) کے راستہ میں واقع ہے۔ بُصریٰ "حُوران" (*Huraan*) کا مرکزی شہر ہے۔ تورات میں اس شہر کا نام "باشان" (Bashan) بتایا گیا ہے (The Bible: King James - 21:33)۔ مکّہ سے بُصریٰ تک کا فاصلہ (Distance) دو ہزار (2,000) کلومیٹر ہے۔ یہ سفر پچاس (50) دِن جاری رہا۔ عرب سے آنے والے تاجر بُصریٰ شہر کے باہر ہی رُکا (Stay) کرتے ہیں۔ (شاید آج کے زمانہ کے مطابق یہاں کوئی ڈھابہ یا ٹرک ہوٹل تھا)۔ عرب سے آنے والے تاجر یہاں تھکن (Tiredness) اُتارتے ہیں۔ رات یہیں رُکتے اور اپنے کاروبار کی تیاری (Preparation) کرتے ہیں۔ ملک شام میں تجارتی سرگرمیوں (Trade activities) سے پہلے یہ آخری پڑاؤ (Stay) ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا درخت ہے جس کی ٹھنڈی چھاؤں (Shade) آنے والوں کو اپنی آغوش (Lap) میں لے لیتی ہے۔ (یہ درخت آج بھی سرسبز (Green) ہے۔ یہ درخت موجودہ ملک اُردن (Jordan) میں واقع ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند لمحوں کے لیے ٹھہرے تھے تم جس پیڑ کے نیچے
سُنا ہے آج تک اُس پیڑ کا سایہ مہکتا ہے

اِس پڑاؤ (Camping site) کے قریب ہی ایک مسیحی (عیسائی) راہب (Clergyman) بھی رہتا ہے۔ یہ جگہ (Monastery) صدیوں سے مسیحی (عیسائی) راہبوں کے پاس ہے۔ایک راہب وفات پا تا ہے تو اُس کی جگہ کوئی دوسرا یہاں آ کر رہنے لگتا ہے۔مسیحی راہبوں کے یہاں رہنے کی بُنیادی وجہ (Basic reason) یہ ہے کہ اُن کے علم کے مطابق اِس کائنات کے آخری نبی کو یہاں سے گُزرنا ہے۔

یہاں رہنے والا راہب آنے جانے والے قافلوں کو دیکھتا رہتا اور آخری نبی کا اِنتظار کرتا ہے۔ اِس زمانہ میں یہاں رہنے والے نسطوری (Nestorian) راہب کا نام جرجیس (Jarjees) لیکن وہ بحیریٰ (*Bahira*) کے نام سے مشہور (Known) ہے۔بحیریٰ سریانی زبان (Syriac language) کا لفظ ہے۔بحیریٰ کے معنی ہیں بے حد دانشمند (Sagacious)،علم والا (Knowledgeable) (نظرۃ جدیدۃ فی السیرۃ: 16)۔بحیریٰ ایک مدت سے یہاں رہائش پذیر (Settled) ہے۔اُس نے بے شمار عرب قافلے یہاں سے گُزرتے اور ٹھہرتے دیکھے ہیں۔اُسے یقین ہے کہ آخری نبی کے آنے کا زمانہ قریب ہے،شاید وہ اپنی زندگی میں اُن سے مل سکے۔اِس بار عرب تاجروں کا جو قافلہ بُصریٰ آیا ہے،وہ پہلے تمام قافلوں سے مختلف (Different) ہے۔بحیریٰ نے کچھ غیر معمولی (Extraordinary) چیزیں دیکھی ہیں۔اُس کا خیال اُسے مجبور (Compel) کر رہا ہے کہ وہ ڈھونڈے کہ ایسا کیوں ہے؟بحیریٰ نے عرب تاجروں سے کہا ہے:

”میں آپ لوگوں کو کھانے کی ضیافت (Invited them to a meal) دینا چاہتا ہوں۔آپ سب لوگ میرے مہمان (Guest) ہیں، یہ بھی

آپ کا درخت کے سایہ میں رکنا اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سایہ دار (Shade) بنا گیا ہے (نا معلوم)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درخواست (Request) ہے کہ آپ کے قافلہ میں شامل تمام لوگ آئیں۔"

بحیریٰ اِس سے پہلے کسی عرب تاجر سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔عرب تاجر تو مسافر ہیں، اِنہیں اچھا لگا اور دعوت قبول کرلی ہے۔ یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ ہم تو یہاں پہلے بھی کئی بار آچکے لیکن راہب نے کبھی ہمیں دعوت پر نہیں بُلایا۔آج ایسی کیا بات ہے؟ عرب تاجر کھانا کھانے کے لیے بحیریٰ راہب کے پاس ہیں (سیرت ابن ہشام: 161/1)۔بحیریٰ نے سب لوگوں سے فرداً فرداً (Individually) مُلاقات کی ہے۔بحیریٰ جو ڈھونڈ رہا ہے (He studied their faces) وہ اِسے نظر نہیں آیا۔جن لوگوں سے اب تک وہ مِل چُکا اِن میں کچھ غیر معمولی نہیں ہے۔اِسے حیرت (Surprise) ہے کہ ایک دِن پہلے جو اِس نے دیکھا تھا، وہ آج کیوں نہیں ہے؟ اِسے یقین ہے کہ اِس کی آنکھیں دھوکہ (Deceit) نہیں کھا رہیں۔اِسے یہاں رہتے ہوئے ایک زمانہ گزر گیا ہے، اُس نے اِس سے پہلے کبھی ایسی غیر معمولی بات نہیں دیکھی، جو کل عرب قافلہ کے آتے ہوئے دیکھی ہے۔آخر وہ کون ہے جو مجھے ابھی تک نظر نہیں آیا؟ بحیریٰ سوچ میں گم ہے۔اُس نے عرب تاجروں سے پُوچھا ہے:

"کیا تمہارے قافلہ میں شامل سب لوگ یہاں آ گئے ہیں؟"

عرب تاجر بتا رہے ہیں:

"ایک بچہ بھی ہمارے ساتھ ہے جو یہاں نہیں آیا۔ہم اُسے اپنے سامان (Belongings) کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔"

بحیریٰ نے خواہش (Desire) ظاہر کی ہے:

"اُس بچے کو بھی میری دعوت میں لے آئیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ کے قافلہ میں شامل سب لوگ میرے مہمان بنیں۔"

ہوا کچھ یوں کہ جب تاجروں کا قافلہ اِس پڑاؤ (Camping site) کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھ رہا تھا تو بحیریٰ نے دیکھا کہ بادل (Cloud) کا ایک ٹکڑا اِن لوگوں پر سایہ (Shade) کئے ہوئے ہے۔ جیسے جیسے یہ قافلہ آگے بڑھ رہا ہے، بادل کا ٹکڑا بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر بحیریٰ کی توجّہ (Attention) اِن لوگوں کی طرف ہوئی۔ یہ قافلہ قریب آیا تو بادل کا ٹکڑا بھی قریب آ گیا۔ بحیریٰ نے غور سے دیکھا تو اُسے بادل کا ٹکڑا پورے قافلہ پر نہیں بلکہ ایک دو (1,2) لوگوں پر ہی سایہ کئے ہوئے نظر آیا۔ قافلہ رُکا تو بادل بھی رُک گیا ہے۔ (سیرت ابن ہشام: 181/1، المستدرک للحاکم: 4229)

بحیریٰ اپنے آپ سے سوال کرنے لگا۔ ''کہیں یہ وہی ہستی (Personality) تو نہیں ہے جس کا مجھے انتظار ہے؟''

قافلہ درخت کے سایہ میں رُکا تو درخت کی شاخیں (Branches) بھی جھک (Bent) گئی ہیں (المستدرک للحاکم: 4229)۔ بادل کا ٹکڑا اور درخت کی جھکی ہوئی شاخیں، چھاؤں اور بھی ٹھنڈی ہوگئی ہے۔ بحیریٰ نے سوچ لیا کہ وہ اِس قافلہ کے تمام لوگوں سے ملے گا۔ اِلہامی کتابوں (Divine revelations) میں بتائی گئی نشانیوں (Scriptures) کو اِس قافلہ کے لوگوں میں تلاش (Search) کرے گا۔ بحیریٰ دعوت میں آئے ہوئے تمام لوگوں سے مل چُکا ہے، اُسے ایک چہرہ بھی ایسا نہیں ملا جس کی بحیریٰ کو تلاش ہے۔ بحیریٰ کی درخواست پر اب بچہ بھی یہاں آ گیا ہے۔

یہ کیا؟ بحیریٰ کی حیرانی اور خوشی (Excitement) بیان سے باہر ہے۔ وہ جس کی تلاش میں ہے، یہ تو ہو بہو (Exactly same) وہی چہرہ ہے۔ خوب صورت شکل، کُشادہ پیشانی (Broad forehead)، پیاری آنکھیں، چہرہ پر سنجیدگی (Composure) اور نُور (Glow)، چہرہ ایسا ہے جِسے تکتے رہنے (Keep on looking at) کو دِل چاہتا ہے۔ معصومیت (Innocense) چہرے سے ظاہر ہے۔

بحیریٰ کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اِسی لیے تو اِس نے دعوت کا اہتمام (Organise)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ بحیریٰ کے لیے باقی لوگ اب شاید وہاں موجود ہی نہیں۔ نہ اِسے عرب کے تاجروں میں کوئی اور خوبصورت نظر آرہا ہے نہ شناسا (Known) ، نہ کوئی بڑا تاجر، نہ ہی کوئی بارعب (Impressive) ۔ اِسے تو زندگی بھر کی محنت (Hardwork) وصول ہوتی نظر آرہی ہے۔ بحیریٰ راہب اپنی خوش قسمتی پر نازاں (Proud of) ہے۔ اِس سے پہلے کئی راہب اِس ہستی کا اِنتظار کرتے کرتے دُنیا سے چلے گئے۔ بحیریٰ کی ساری توجّہ اس بچے کی طرف ہے۔ بحیریٰ نے رسول اللہ کو اپنے پاس بٹھالیا ہے۔ ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا ہے:

"بیٹا! تمہیں لات وعُزّیٰ کی قسم! میں جو کچھ تم سے پُوچھوں (Inquire) سچ بتانا۔" (دلائل النبوۃ لابی نُعیم: 169/1، دلائل النبوہ للبیہقی: 35/2)

بحیریٰ جانتا ہے کہ عرب کے لوگ لات وعُزّیٰ کو خُدا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ بحیریٰ سے کہہ رہے ہیں:

"مجھے لات اور عُزّیٰ کی قسم نہ دیجیے۔ اللہ کی قسم! مجھے جتنی نفرت (Hatred) بُتوں سے ہے، کسی اور چیز سے نہیں۔"

رسول اللہ کے جواب نے بحیریٰ کو سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ یہ کوئی عام بچہ نہیں۔ بحیریٰ کہہ رہا ہے:

"اچھا بیٹا! تمہیں خدا کی قسم، میرے سوالوں کے جواب سچ سچ دینا۔" (سیرت ابن ہشام: 181/1)

رسول اللہ نے کہا ہے:

"جی آپ پُوچھیں، میں صحیح صحیح جواب دوں گا۔"

بحیریٰ، رسول اللہ سے اِن کی زندگی، عادات (Habits)، مصروفیات (Activities)، نیند (Sleep)، خواب (Dreams)، شوق (Hobby) وغیرہ کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پُوچھ رہا ہے۔وہ سوالوں میں کائنات (Universe) اور خُدا کے بارے میں بھی پُوچھ رہا ہے۔سوالوں کے جواب اِس کی اُمید (Expectation) سے بڑھ کر ہیں۔ وہ رسول اللہ کی ذہانت (Intelligence) اور سنجیدگی (Seriousness) سے بہت متاثر (Impress) ہوا ہے۔ بحیرئ اِس خوبصورت شخصیت میں کھو (Lost) گیا ہے جو ابھی اپنے بچپن (Childhood) میں ہے۔

بحیرئ کے خیال میں جب ساری نشانیاں پوری ہوگئیں تو اس نے رسول اللہ سے کہا ہے:

''میں تمہارے کندھے (Shoulders) اور گردن (Neck) دیکھنا چاہتا ہوں۔''

بحیرئ نے جب رسول اللہ کے کندھوں کے درمیان نبوّت کی نشانی (An oval shaped protruding just below his shoulders blades) بھی دیکھ لی تو ابی طالب سے پُوچھا ہے:

''اِس بچے سے آپ کا کیا رِشتہ (Relation) ہے؟''

ابی طالب کہہ رہے ہیں:

''یہ میرا بیٹا ہے۔''

بحیرئ کی تسلّی (Satisfaction) نہیں ہوئی۔ اِس کا علم اور الہامی کتابیں تو کچھ اور بتاتی ہیں۔ اِس نے ابی طالب سے کہا ہے:

''میرا علم تو مجھے کچھ اور بتاتا ہے۔''

ابی طالب: ''تمہارا علم تمہیں کیا بتاتا ہے؟''

بحیرئ: ''اِس بچے کو یتیم (جس کے والد وفات پا چکے ہوں۔Orphan) ہونا چاہئے۔''

ابی طالب: ''تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہ میرا بھتیجا ہے۔میرا بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات پا چکا ہے۔"

بحیرٰی: "تمہارے بھائی کی وفات کب ہوئی؟"

ابی طالب نے بتایا ہے:

"میرا بھائی اپنے بیٹے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔" (المستدرک للحاکم: 4191)

بحیرٰی کی آنکھوں کی چمک (Glow) بتا رہی ہے کہ جس ہستی کے اِنتظار میں وہ یہاں رہتا ہے، یہ وہی ہستی ہے۔ بحیرٰی، رسول اللہ کا ماتھا چوم (Kissed) کر ابی طالب سے کہہ رہا ہے:

"میں نے جو خوبیاں (Qualities) آپ کے بھتیجے میں دیکھی ہیں، وہ اِس کائنات (Universe) کے آخری نبی (The last prophet) کی نشانیاں ہیں۔ میں نے بادل کو اِس کے سر پر سایہ کرتے اور ساتھ چلتے دیکھا ہے۔ اِس کا چہرہ وہی ہے جو اِلہامی کتابوں اور نبیوں نے بیان (Describe) کیا ہے۔ میرا مشورہ (Advice) ہے کہ آپ اِسے جلد سے جلد (As soon as possible) مکّہ واپس لے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہودی اِسے پہچان (Recognise) لیں اور نقصان پہنچائیں۔ اگر اُنہوں نے وہ دیکھ لیا جو میں دیکھ رہا ہوں تو وہ اِسے ضرور نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔" (الروض الانف: 143/2، سنن ترمذی: 3620)

ابی طالب نے بحیرٰی سے مل کر جان لیا ہے:

یہ رہ گزر بھی تیرے اِنتظار میں تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری مَتاع ومَنال تم سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد عبداللہ کو شام میں یہودیوں نے پہچان کر کہ یہ آخری نبی کے والد ہیں، جان سے مارنے کی کوشش (Attempt) کی تھی۔ (محمد رسول اللہ: 174/1) اِس لیے بحیریٰ راہب کا رسول اللہ کے بارے میں یہودیوں کی طرف سے نقصان پہنچانے کا ڈر (Fear) بے وجہ (Without reason) نہیں ہے۔ ابی طالب سے باتیں کرتے کرتے بحیریٰ کی نظر رُوم (دمشق) سے آنے والے لوگوں پر پڑی ہے۔ اُس نے اِن لوگوں سے پُوچھا ہے:

''تم لوگ کس لیے یہاں آئے ہو؟''

اُنھوں نے جواب دیا ہے:

''ہم اُس نبی کی تلاش (Search) میں نکلے ہیں جس کی خبر تورات اور اِنجیل میں دی گئی ہے۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ اِس مہینہ سفر کے لیے نکلا ہے، ہم نے اُس کی تلاش میں ہر طرف لوگ بھیجے ہیں۔ اگر وہ ہمیں مل جائے تو ہم اُسے قتل کر دیں گے۔'' (المستدرک للحاکم: 4229)

بحیریٰ نے اِن سے پُوچھا ہے:

''کیا تم میں کوئی زیادہ باخبر (Well informed) آدمی نہیں ہے؟''

اُنھوں نے جواب دیا ہے:

ہے جاری ساری یہ فیض تیرا، برس رہا ہے وہ ابرِ رحمت ہوئے ہو تا تم تمھی تو آتا، میری متاع ومنال تم سے (اعجاز احمد)

میری مَتاع ومَنال تم سے (میری دولت اور میرا کُل اثاثہ (Asset) رسول اللہ ہیں) (صحیح بخاری: 6196)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہمیں ساری اطلاع (Information) ہے۔''

بحیریٰ اِن رُومیوں سے کہہ رہا ہے:

''خُدا کے بندو! اگر خُدا کسی کام کا اِرادہ (Intent) کر لے تو کیا دُنیا کی کوئی طاقت (Power) اُسے روک سکتی ہے؟''

وہ بولے:

''ہرگز نہیں۔''

بحیریٰ اُنہیں کہہ رہا ہے:

''پھر کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔ خُدا اپنے نبی کی حفاظت (Security) کرے گا اور تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔''

بحیریٰ کے سمجھانے سے وہ لوگ اپنے اِرادہ سے باز آ گئے اور بحیریٰ کے پاس ہی ٹھہر (Stay) گئے ہیں (سنن ترمذی:3620) ۔ بحیریٰ راہب کو اِنہی لوگوں سے پتہ چلا ہے کہ یہودی آخری نبی کی تلاش میں سات (7) مختلف راستوں پر اِنہیں ڈھونڈنے (Searching) نکلے ہوئے ہیں (دلائل النبوۃ ابونعیم: 170/1) ۔

قرآن مجید یہودیوں کے رسول اللہ کو پہچاننے (Recognise) کے متعلق بتاتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (القرآن۔ البقرہ۔146:2)

جنہیں ہم نے کتاب (تورات) دی، وہ (یقیناً آخری نبی کو یوں) پہچانتے ہیں (کہ یہ سچّے نبی ہیں)، جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (پھر بھی) اُن کا ایک گروہ جان بوجھ (Intentionally) کر حق کو چھپاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Conceals the truth)اور میرے نبی پر ایمان نہیں لاتا۔

بحیری راہب نے خشک روٹی (Dry bread) اور زیتون کا تیل (Olive oil)رسول اللہ کو پیش کیا ہے(سنن ترمذی:3620)۔ رسول اللہ نے بحیری سے یہ دونوں چیزیں لے لیں۔ بحیری راہب اِس کے بعد اپنی قیام گاہ(Residence) کی طرف جاتے ہوئے بار بار کہہ رہا ہے:

''میرا اندازہ درست تھا۔ آج میرے مَن کی مُراد (My heart's desire) پوری ہوگئی۔ میں تو اِسی اِنتظار میں تھا۔ مجھے میری زندگی کا حاصل (Gain) مل گیا۔''(الروض الانف: 143/2)

ابی طالب تو ہمیشہ سے ہی اپنے بھتیجے پر جان نثار کرتے ہیں۔ اِنہوں نے رسول اللہ کو باپ کی طرح چاہا، پالا اور سرپرستی کی ہے۔ اِن کے لیے بھتیجا بیٹوں سے زیادہ اہم ہے۔ اِن کے اپنے بچے بھوکے (Hungry)سو سکتے ہیں لیکن رسول اللہ کے لیے یہ برداشت (Bear) نہیں کرتے۔ مکّہ کا عزت دار انسان، بنی ہاشم کا سردار، اپنے علاقے کا سخی (Generous) اپنی جان سے زیادہ رسول اللہ کی حفاظت کو اہم سمجھتا ہے۔ ابی طالب مکّہ سے سامانِ تجارت(Trading goods) لے کر شام اِس لیے آئے ہیں کہ اچھا منافع (Profit)حاصل ہوگا۔ آسودگی (Wealth) آئے گی اور زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔ گھر چلانے کے لیے پیسے اُدھار (Loan) نہیں لینا پڑیں گے۔ طالب اِبن ابی طالب *(Talib ibn Abi Talib)* (571-624,54)اور عقیل اِبن ابی طالب(581-670,90) *('Aqil ibn Abi Talib)* کا مستقبل (Future) اچھا ہو جائے گا۔ ابی طالب نے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں سوچا کہ ملک شام آنے کا مقصد کیا ہے۔ اِنہوں نے دو ہزار (2,000)کلومیٹر کا سفر اونٹوں پر کس لیے طے کیا ہے؟ مہینوں کی مسافت (Travel) کس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ہے؟ اِنہیں تو بس اپنے بھتیجے کی حفاظت کی فکر ہے۔ مالی اور دُنیاوی فائدہ (Benefit) نظر انداز (Ignore) کر کے اپنا مال اَونے پَونے داموں (At throw away price) بیچ رہے ہیں۔ مکّہ سے ساتھ آئے ہوئے تاجر پریشان ہیں کہ ایک عقلمند اور تجربہ کار (Experienced) تاجر سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی اپنا سامان بغیر نفع (Profit) کے بیچ رہا ہے۔ اب تو منافع ملنے میں کوئی وقت بھی نہیں لگے گا۔ اِسے اب شام سے سامان خرید کر مکّہ لے جانے میں بھی کوئی دلچسپی (Interest) نہیں ہے۔ شام سے وہ چیزیں جو مکّہ میں منافع (Profit) دیتی ہیں، ابھی خریدنا باقی ہیں۔ ابی طالب نے یہیں سے مکّہ واپس جانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ واپسی کے لیے پچاس (50) دِن کا سفر اکیلے کرنا مُشکل ہے اور غیر محفوظ (Unsafe) بھی۔ آخر ابی طالب کو ہوا کیا ہے؟ وہ کیا جانیں ابی طالب تو اِس کائنات کا سب سے بڑا منافع کما رہے ہیں۔ ابی طالب یہیں سے رسول اللہ کے ساتھ مکّہ واپس لوٹ آئے ہیں (سنن ترمذی:3620، سیرت اِبن اسحاق:122/1)۔

حسابِ عمر کا اِتنا سا گوشوارہ ہے
تمھیں نکال کے دیکھا تو سب خسارہ ہے

تاریخ اِس بارے میں خاموش ہے کہ رسول اللہ کے چچا زبیر بن عبدالمُطّلِب اِن کے ساتھ مکّہ واپس آئے یا باقی تاجروں کے ساتھ ملک شام میں ہی رُکے۔

رسول اللہ سفرِ شام سے واپس آچکے ہیں۔ اِس زمانہ میں رسول اللہ کا شام جانا اور بہت سے تجربات (Experiences) سے گُزر کر واپس آنا، بہت اہم ہے۔ رسول اللہ اپنے ہم عمر لڑکوں سے زیادہ بااعتماد (Confident) ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی پہلے جیسی ہی ہے۔ رسول اللہ کو بکریاں چَراتے ہوئے بارہ (12) سال گُزر چکے ہیں اور شام سے واپس آئے ہوئے آٹھ (8) سال۔ یہ 591 عیسوی کا زمانہ ہے۔ اب رسول اللہ کی عمر بیس

زندگی کا حساب کتاب کیا تو تم ہی سب سے اہم نکلے (امجد اسلام امجد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(20) سال ہے۔ آپ کائنات، اِس کے مالک، اِس کے نظام اور معاشرتی معاملات (Social system) پر غور کرتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ اب تجارت بھی کرنے لگے ہیں۔ رسول اللہ کے والد، دادا، پردادا، سب نے اِسی عمر میں تجارتی سرگرمیاں (Trade activities) شروع کیں۔ آپ سامانِ تجارت دُور دُور علاقوں میں لے کر جاتے ہیں۔ رسول اللہ سفر سے واپس آتے ہی کاروبار کا مکمل حساب دیتے ہیں۔ کچھ ہی عرصہ میں لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی ہے:

''محمد کو تجارت کے لیے بھیج کر بے فکر (Relax) ہو جاؤ۔ اِس جیسا ایماندار (Honest) اور ذمّہ دار (Responsible) انسان ملنا مُشکل ہے۔ یہ سمجھدار (Prudent) ہے اور قابل اعتبار (Trustworthy) بھی''

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے:

اگر رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت کے بعد لوگ آپ کو سچا اور ایماندار کہتے تو یہ صرف عقیدت (Respect) ہوتی، رسول اللہ تو عین جوانی میں ''امین'' (Trustworthy) اور ''صادق'' (Truthful) کہلائے۔ اَمانت اور سچائی اگر کسی شخصیت میں یکجا (Combined) ہے تو وہ رسول اللہ کی ذات ہے۔ اعلان نبوّت تو چالیس (40) سال کی عمر میں کِیا، آپ کے کِردار کی اعلیٰ صفات (Qualities) تو ہمیشہ سے ہی لوگوں کے سامنے ہیں۔

رسول اللہ کا مال تجارت اِس لیے جلدی اور اچھے دام (Price) پر بِک جاتا ہے کہ لوگوں کو اِس تاجر کی زبان (Commitment) اور مال پر یقین ہے۔ رسول اللہ مالِ تجارت بیچ کر تقریباً (Estimated) پندرہ سو (1,500) سے دو ہزار (2,000) طلائی سکّے (Gold coins) لاتے ہیں۔ اِس زمانہ میں سونا (Gold)، عرب اور باقی دنیا میں نایاب (Precious / priceless) ہے۔ پانچ (5) گرام (تقریباً آدھا تولہ) سونا، غریب آدمی کی زندگی سنوارنے (Improve) کے لیے کافی ہے۔ پانچ گرام کا ایک سکّہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس زمانہ میں کسی کے لیے بہت بڑی دولت (Wealth) ہے۔ ایسے میں ایک نسبتاً غریب آدمی کے پاس ہزاروں سکّے ہوں اور وہ واپس آ کر پوری ایمانداری سے جمع کروادے، یہ معمولی (Ordinary) بات نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ دولت لے کر دوسرے ملک یا علاقہ میں چلا جائے تو زندگی عیش (Luxury) سے گزار سکتا ہے۔ اِس زمانہ میں کسی کو ڈھونڈنا (Locate) ممکن نہیں ہے۔

رسول اللہ، قیس بن سائب (Qays bin Saa-ib) کے ساتھ مل کر تجارت کرتے ہیں۔ مالِ تجارت جتنی دُور (Far) جائے، منافع اتنا ہی زیادہ مِلتا ہے۔ دُور دراز (Far flung areas) کے سفر پر بہت کم قافلے جاتے ہیں۔ قیس بن سائب اپنا مالِ تجارت رسول اللہ کو دے کر دُور دُور علاقوں میں بھیجتا ہے۔

رسول اللہ کی ایمانداری (Honesty) کا عالم یہ ہے کہ قیس بن سائب کو ہمیشہ اُس کی توقع (Expectation) سے زیادہ رقم ملتی ہے۔ رسول اللہ نے قیس بن سائب سے مل کر تجارت کرنا چھوڑی تو قیس نے رسول اللہ سے کہا:

> ''خدا کی قسم! اِس کے بعد مجھے تم جیسا دیانتدار اور شریف (Noble) شراکت دار (Partner) نہیں ملے گا۔''

اِس کے علاوہ یہاں ایک اور بات بتانا بھی ضروری ہے کہ رسول اللہ جب مالِ تجارت لے کر جائیں تو بہت سے دوسرے تاجر بھی اپنا سامان اُن کے ہاتھ بھیج دیتے ہیں۔ وہ اِس منافع میں سے حصّہ یا اُجرت (Consideration) دینے کی پیش کش (Offer) بھی کرتے ہیں۔ قیس کا بیان ہے:

> ''محمد نے میرے مال کی تجارت کرتے ہوئے کسی اور کا مال بیچا تو اُس تاجر سے منافع لیا نہ اِس کام کی اُجرت (Fee) حالانکہ یہ محمد کا حق (Right) تھا''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل (780-858,76) *(Imam Ahmad bin Hanbal)* کا بیان ہے:

"رسول اللہ جب سفر سے واپس آتے تو اپنے دوستوں سے ملتے۔ اُن کی خیریت (Well-being) دریافت (Inquire) کرتے۔ اگر محسوس کرتے کہ کسی دوست کی مالی حالت (Financial condition) اچھی نہیں تو اپنے منافع میں سے اُس کی مدد کرتے۔"

رسول اللہ غریب اور بوڑھے لوگوں کا بوجھ (Load) اُٹھاتے اور اُن کی مالی مدد (Financial help) کرتے ہیں۔ اگرچہ رسول اللہ دولت مند (Rich) نہیں لیکن سخاوت (Generosity) میں اِن سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔

حسین اِبن علی (628-680-55) *(Husayn bin 'Ali)* بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ اپنی آمدنی (Income) کو تین (3) حصّوں (Parts) میں تقسیم کرتے تھے۔ ایک حصّہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے، دوسرا اپنے گھر والوں کو دیتے اور تیسرا اپنی ذات کے لیے رکھتے تھے۔ رسول اللہ اپنے حصّہ میں سے ضرورت مندوں (Needy) میں تقسیم کرتے تھے۔ رسول اللہ مال جمع نہیں کیا کرتے تھے نہ ہی کچھ چھپا کر رکھتے تھے۔"

کچھ روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ غلّہ (Grain) بیچنے اور خریدنے کا کام کرتے رہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے چچا ابی طالب کی کپڑے (Cloth) کی دکان پر بھی جایا کرتے اور اُن کا ہاتھ بٹاتے (Help) رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گُناہ والی لڑائیاں

عرب سال کے چار (4) مہینوں کا احترام (Respect) کرتے ہیں۔ اُنہیں ''حرام مہینے'' یا ''محترم مہینے'' کہا جاتا ہے (صحیح بخاری:7447,5550)۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (القرآن۔التوبہ 9:36)

جب سے اللہ نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں (Created)، اللہ کے ہاں (Decree) اُسی دِن سے مہینوں کی تعداد بارہ (12) ہے۔ اِن میں سے چار (4) مہینے حُرمت والے (Sacred) ہیں۔ یہی دِینِ حق (True Ordainment) ہے۔ پس اِن مہینوں میں ردّوبدل (Change) اور اِن کی بے حُرمتی (Disrespect) کر کے اپنے آپ پر ظُلم (Wrong) نہ کرو۔ مُشرِکوں کے ساتھ پوری طرح متّحد (United) ہو کر لڑو جس طرح وہ تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں (ڈرنے والوں۔ God fearing) کے ساتھ ہے۔

عرب میں لڑائی عام ہے۔ اِس کی بُنیادی وجہ (Basic reason) یہ ہے کہ یہاں نہ تو کوئی مرکزی حکومت (Central government) ہے، نہ ہی کوئی عدالتی نظام (Court system)۔ ہر قبیلہ اپنے اندر خود ایک عدالت (Court) اور قبیلہ کا سردار قاضی (جج۔ Judge) ہے۔

گُناہ والی لڑائیاں (القرآن۔التوبہ 9:36)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب میں حرام مہینوں میں لڑائی کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ سال کے تین (3) مہینے یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم کعبہ کے حج اور مکّہ آنے جانے کے لیے مخصوص (Dedicated) ہیں۔ رجب کا مہینہ عمرہ ادا کرنے کے لیے مخصوص ہے۔ عرب اپنے ہتھیار (Weapons) اِن مہینوں میں رکھ دیتے ہیں۔ تمام تجارتی سرگرمیاں (Activities) اور حج جیسی عبادت اِنہی مہینوں میں ادا ہوتی ہیں۔ عرب اِن مہینوں کا اِس لیے بھی احترام کرتے ہیں کہ اِن کی معیشت (Economy) اِس پر کھڑی ہے۔ اِس کے باوجود اگر اِن مہینوں میں کوئی لڑائی ہو جائے تو اُسے "حَربِ فِجار" *(Harb e Fijar)* یعنی گناہ والی لڑائی (Sacrilegious war) کہا جاتا ہے۔

حَربِ فِجار نامی لڑائیوں کی تعداد چار (4) ہے (سیرت ابن ہشام:184/1، مروج الذہب:290/2):

1۔ فِجار بلر بن معشر — 1- *Fijar Balar Bin M'ashar*

2۔ فِجار القرد (بندر مارنے کی وجہ سے) — 2- *Fijar al Qarad*

3۔ فِجار المراۃ (ایک عورت کو سرِ بازار رُسوا کرنے کی وجہ سے) — 3- *Fijar al Mirah*

4۔ فِجار البراض (براض کی قتل و غارت کی وجہ سے) — 4- *Fijar al Baraad*

ایسی ہر لڑائی میں ایک فریق (Party) بنی کنانہ رہے۔ ان میں سے آخری لڑائی **فجار البراض** میں رسول اللہ بھی شریک ہوئے ہیں (مروج الذہب: 290/2)۔ ہوا کچھ یوں:

عراق کے شہر کوفہ *(Koofah)* سے پانچ (5) کلومیٹر دُور جنوب مغرب (Southwest) میں حیرہ *(Hayrah)* نامی ایک شہر واقع ہے۔ (آج کل اِسے نجف *(Najaf)* کہتے ہیں جہاں علی اِبن ابی طالب دفن ہیں۔) روایت ہے کہ تُبّع شاہ یمن (*Tubb'a*-King of Yemen) اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے گزرا تو راستہ بھول گیا، اُس کے حیران پریشان ہونے کی وجہ سے اِس شہر کو "حیرہ" *(Hayrah)* کہا جانے لگا۔ (تُبّع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ (محمد رسول اللہ: 709/1))۔ حیرہ عراق کا دارالحکومت (Capital) ہے۔ حیرہ میں نعمان بن مُنذر *(N'uman bin Mundhir)* کی حکومت ہے۔

نعمان بن مُنذر، شاہِ حیرہ ہر سال اپنا تجارتی مال یمن سے عُکاظ کی منڈی میں بھیجتا ہے۔ حیرہ سے جانے والا تجارتی قافلہ مکّہ میں خوشبو (Fragrance) اور دوسرا سامان لے کر جاتا ہے (حیات محمد: 129)۔ یہ قافلہ عُکاظ کی منڈی سے چمڑا (Leather)، رسّے (Ropes) اور ریشمی کپڑا (Silky fabric) خرید کر حیرہ لاتا ہے۔ اِس کام کے لیے نعمان مکّہ کے کسی سردار سے حفاظتی پناہ (Protection) لیا کرتا ہے۔ اِس سال اِس کے ملک میں مکّہ سے آئے ہوئے دو تجارتی قافلے موجود ہیں۔ نعمان نے بنی کِنانہ کے براض بن قیس النّمری *(Baraad bin Qays Namrite)* سے پناہ کے لیے کہا ہے۔ بَراض نے جواب دیا ہے:

''میں بنی کِنانہ کی طرف سے اِس قافلہ کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔''

یہ سُن کر نعمان بن مُنذر نے کہا ہے:

''مجھے تو مکّہ اور گردونواح (Suburbs) کے تمام قبیلوں سے پناہ چاہیئے۔''

بنی ہوازن کا رئیس (Chief)، عُروۃ بن عُتبہ بن جعفر *('Urwah bin 'Utbah bin J'afar)* بھی یہیں موجود ہے۔ بہت زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے **الرّحال** *(Ar Rehaal)* کے لقب سے مشہور ہے۔ یہ اکثر بادشاہوں کے درباروں میں جاتا رہتا ہے۔ عروہ، نعمان سے کہہ رہا ہے:

''ایک مردُود (Rejected / Accursed) کتّا (بَراض) کیا پناہ دے گا۔ میں تمہارے قافلہ کو تمام عرب قبیلوں سے اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براض بن قیس کو عُروہ کی بات بہت بُری لگی اور اِسے اپنی بےعزتی (Insult) محسوس ہوئی لیکن وہ خاموش ہے۔شاہِ حیرہ نعمان بن مُنذر نے اپنا تجارتی قافلہ عُروہ رحال کے حوالہ کر دیا ہے۔عُروہ اِس قافلہ کے ساتھ مکّہ روانہ ہو گیا ہے۔عُروہ مطمئن (Satisfied) ہے، اُسے کسی سے خطرہ (Danger) نہیں کیونکہ وہ اپنی قوم کے علاقہ سے گُزر رہا ہے۔ براض اپنی بےعزتی کا بدلہ لینے کے لیے اِس قافلہ کے پیچھے پیچھے ہے،عُروہ رحال کو خیمہ میں اکیلا دیکھ کر اُسے قتل کرنے کا اِرادہ کرلیا ہے۔فال نکالنے کے لیے براض نے تیر پکڑے ہیں کہ جان سکے کہ وہ عُروہ کو قتل کر پائے گا یا نہیں۔عُروہ نے براض کو تیروں سے فال نکالتے دیکھ کر پُوچھا ہے:

''تم کیا کر رہے ہو؟''

براض بولا:

''میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے تمہارے قتل کی اِجازت ملتی ہے یا نہیں؟''

عُروہ نے کہا ہے:

''مجھے قتل کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔''

یہ سُنتے ہی براض نے حملہ کرکے عُروہ کو قتل کر دیا ہے (الروض الانف: 147/2)۔عُروہ رحال کو قتل کرنے کے بعد براض نے شاہِ حیرہ کے قافلہ پر قبضہ کرلیا ہے۔وہ اِس قافلہ کو لے کر مکّہ جانے کی بجائے چھ سو اکیس (621) کلومیٹر شمال (North) میں خیبر (Khayber) چلا گیا ہے۔اُس نے سارا مال خیبر میں بیچ دیا ہے۔جب پتا چلا کہ عُروہ کو بَراض نے قتل کیا ہے تو بَراض کے تعاقب (Chase) میں بنی ہوازن کے مَساور بن مالِک (Masawer bin Malik) اور اَسد بن جوین غنوی (Asad bin Jaween Ghinwite) بھی خیبر پہنچ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ یہ دونوں براض کو نہیں پہچانتے (Recongnise)۔ خیبر پہنچے تو اِن کی ملاقات بَراض ہی سے ہوئی ہے۔ اِنہوں نے بَراض سے ہی بَراض کے متعلق پُوچھا ہے۔ بَراض نے اِن سے آنے کا مقصد (Objective) پُوچھا تو اِنہوں نے کہا ہے:

"ہمارا تعلق بنی قیس *(Bani Qays)* سے اور ہم براض سے عُروہ
کے قتل کا بدلہ لینے آئے ہیں۔"

بَراض اِنہیں بتا رہا ہے:

"بَراض یہاں آیا تھا لیکن خیبر میں اِسے کسی نے پناہ نہیں دی تو وہ یہاں سے کچھ دُور علاقہ میں جا کر چھُپ (Hide) گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمھیں اُس تک پہنچا سکتا ہوں۔ تم میں سے جو زیادہ بہادر ہے وہ میرے ساتھ آ جائے اور دوسرا اپنے اونٹوں کی حفاظت کرے۔"

مساور بن مالِک، بَراض کے ساتھ چل پڑا ہے۔ براض ایک کھنڈر (Abandoned building) کے پاس جا کر مساور سے کہہ رہا ہے:

"تم یہیں رُکو، میں اندر دیکھ کر آتا ہوں۔"

واپس آ کر بَراض سمجھا رہا ہے:

"تم اِس کھنڈر کے اندر جاؤ گے تو دیکھنا بَراض دائیں (Right)
ہاتھ والے کمرے میں سو رہا ہے، تم اُسے سوتے میں ہی قتل کر دینا۔"

اِس کے بعد بَراض مساور سے کہہ رہا ہے:

"بَراض بہت بہادر اور طاقت ور ہے، تمہاری تلوار بہت تیز (Sharp) ہونی چاہیئے اور تمہارا وار (Attack) بھی۔ یہ نہ ہو کہ وہ تمھیں ہی قتل کر دے۔ مجھے دِکھاؤ میں دیکھوں تمہاری تلوار تیز ہے یا نہیں۔"

مساور نے بے خیالی (Unknowingly) میں تلوار بَراض کو دی تو بَراض نے اُسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلوار سے مساور کو قتل کر دیا ہے۔ اِس کے بعد اُس نے تلوار کھنڈر کی دیوار کے پیچھے چھُپا دی ہے۔ بَراض نے واپس جا کر اَسد بن جوین سے کہا ہے:

"تمہارا ساتھی تو بہت بُزدل (Coward) نکلا۔ میں اُسے بَراض کے پاس لے کر گیا ہوں۔ جس کمرے میں براض سو رہا ہے وہ اُس کے باہر کھڑا، نہ ہلتا جلتا ہے نہ آگے بڑھتا ہے۔"

اَسد کہہ رہا ہے:

"کاش میرے اونٹوں کو دیکھنے والا (Guard) کوئی ہو تو میں خود وہاں جا کر حساب چُکا (Settle the score) دوں۔"

براض نے کہا ہے:

"تم اونٹوں کی فکر نہ کرو، یہ میری ذمّہ داری ہیں۔ اگر تمہارے اونٹ کوئی لے گیا تو میں تاوان (Compensation) ادا کرنے کو تیّار ہوں۔ تم اپنے سردار کے قتل کا بدلہ ضرور لو۔"

اَسد بن جوین بھی بَراض کی باتوں میں آ گیا ہے۔ کھنڈر کے پاس پہنچ کر بَراض نے اَسد کو اِنتظار کرنے کا کہا ہے۔ بَراض نے دیوار کے پیچھے چھپائی تلوار سے اَسد کو بھی قتل کر دیا ہے۔ اِس کے بعد براض خیبر سے مکّہ کی طرف چل پڑا ہے۔ راستہ میں اِس کی مُلاقات قریش کے قبیلہ بنی اَسد بن خُزیمہ *(Bani Asad bin Khuzaymah)* کے بِشر بن ابی خارِم *(Bisher bin Abi Kharim)* سے ہوئی ہے۔ بَراض نے اسے دس (10) اونٹ اُجرت (Wages) دے کر کہا ہے:

"عُکاظ *('Ukaaz)* کی منڈی میں جا کر حَرب بن اُمیّہ *(Harb bin Umayyah)* اور میری قوم کو بتاؤ کہ میں نے بنی ہوازن کے عُروہ رحّال کو قتل کر دیا ہے۔ تم لوگ بنی قیس (بنی ہوازن) کے اِنتقام (Revenge)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بچنے کا اِنتظام کرلو۔'' (طبقات ابن سعد: 144/1، الروض الالف: 149/2)

براض کے قتل وغارت کی خبر قریش کو اُس وقت ملی ہے جب وہ عکاظ کی منڈی میں اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ یہ قتل حرام مہینوں میں ہوئے ہیں۔ بنی ہوازن نے قصاص (قتل کا بدلہ) میں براض کو قتل کرنے کا مطالبہ (Demand) کِیا ہے۔ براض قبیلہ بنی کِنانہ کا سردار ہے، اُنہوں نے یہ بات ماننے سے اِنکار کردیا ہے۔ عُروہ بھی اپنے قبیلہ کا سردار تھا، وہ کیسے اُس کا قتل بھول (Let it go) جائیں۔ بنی ہوازن نے اِس مسئلہ (Problem) میں قریش سے مدد مانگی کیونکہ وہ آپس میں حلیف (Allies) ہیں۔ بنی ہوازن حق پر ہیں، اب قریش کے دس (10) قبیلے اور بنی ہوازن ایک طرف جبکہ بنی کِنانہ دوسری طرف ہیں۔ اس جنگ میں کئی بار لڑائی ہوئی۔ یہ لڑائیاں چار (4) سال تک ہوتی رہیں۔

- پہلے (1st) سال لڑائی شمطہ (Shamtah) کے مقام پر ہوئی۔
- دوسرے (2nd) سال لڑائی عبلا ('Abla) کے مقام پر لڑی گئی۔
- تیسرے (3rd) سال مقابلہ شرب (Sharb) کے مقام پر ہوا۔
- چوتھے (4th) سال لڑائی حریرہ (Harirah) کے مقام پر ہوئی۔

پانچویں (5th) سال عُکاظ کے میدان میں فوجیں آمنے سامنے ہیں۔ لڑائی شروع ہونے کے قریب ہے کہ عُتبہ بن ربیعہ ('Utbah bin Rabi'ah) اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور بُلند آواز میں سب کو متوجّہ (Attentive) کر کے کہہ رہا ہے:

''مُضر کے بیٹو! تم لوگ ایک دوسرے کا خون کیوں بہانا چاہتے ہو؟ کیوں ایک دوسرے کی موت کی خواہش (Desire) رکھتے ہو؟''

بنی کِنانہ کی طرف سے آواز آئی ہے:

''تم ہمیں کس چیز کی طرف بلاتے ہو؟''

عُتبہ: ''صُلح (Peace) کی طرف''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی کنانہ: ''اِس کی عملی صورت (Modalities) کیا ہوگی؟''

عُتبہ: ''تمہارے جتنے لوگ اب تک اِس لڑائی میں مرے ہیں، ہم اُن کی دیت (Blood Money) دینے کو تیّار ہیں۔ ہم اپنے لوگوں کا خون بہا (Blood money) تمہیں معاف(Waive) کرتے ہیں۔ ہم جب تک تمہیں خون بہا ادا نہ کریں، ہم اپنے بچے تمہارے پاس گروی (Security) رکھنے کو تیّار ہیں۔''

بنی کنانہ: ''اِس بات کی ضمانت (Guarantee) کون دے گا؟''

عُتبہ: ''میں خود ضامن (Guarantor) ہوں۔''

بنی کنانہ: ''تم کون ہو؟''

عُتبہ: ''میں عُتبہ ہوں۔ ربیعہ کا بیٹا''

اِس بات پر صلح (Peace pact) ہوگئی ہے۔قریش اور بنی ہوازن نے اپنے چالیس (40) آدمی بطور یرغمال(Hostages) بنی کنانہ کے حوالے کردیئے ہیں۔ اِن لوگوں میں حکیم بن حزام(557-647,118) *(Hakim bin Hizam)* جیسی شخصیت بھی شامل ہے۔ (حکیم بن حزام بنی اَسد سے اور سیّدہ خدیجہ کے بھتیجے (Nephew) ہیں)۔ چالیس (40) آدمی بنی کنانہ کے قبضہ (Possession) میں آ گئے تو اُنہوں نے بھی اپنے مقتولوں کی دیت (Blood money) معاف (Waive) کردی ہے۔ یوں خون ریزی (Bloodshed) کا سلسلہ پانچ (5) سال بعد ختم ہوگیا ہے (الروض الانف: 321/1)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس جنگ میں یوں حصّہ (Participate) لیا کہ آپ اپنے چچاؤں کو تیر (Arrows) پکڑاتے تھے۔ رسول اللہ نے اپنے چچاؤں کی حفاظت کا کام بھی کیا (سیرت ابن ہشام: 186/1، طبقات ابن سعد: 128/1)۔ رسول اللہ نے اِس سلسلہ کی چوتھی (4th) اور پانچویں (5th) لڑائی میں حصّہ لیا۔ چوتھی (4th) لڑائی کے وقت رسول اللہ کی عمر بیس (20) سال تھی۔ (سیرت ابن ہشام: 186/1، السیرۃ النبویہ للمہدی: 129)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظلوم کے ساتھ اللہ کے لیے

عرب تاجر ہیں اور تجارت اِن کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ تجارت کرنے والے بغیر کسی خوف (Fear) کے مکّہ نہیں آسکتے، اُنہیں لُوٹے جانے کا ڈر رہتا ہے۔ دُور سے آئے ہوئے کسی شخص کے ساتھ مکّہ میں ظُلم ہو تو کوئی اُس کی مدد (Help) کرنے کے لیے تیّار نہیں ہوتا۔ اُسے مدد کے لیے واپس اپنے قبیلہ والوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اپنا حق لینے کا واحد ذریعہ طاقت (Power) ہے۔ وہ اپنے قبیلہ کو لے کر حملہ (Attack) کرتا ہے۔ دُور سے آنے کی وجہ سے اُن کے پاس مالی اسباب (Financial resources) اور افرادی قوت (Manpower) بھی محدود (Limited) ہوتی ہے۔ اِس پر رقم (Funds) بھی بہت خرچ ہوتی ہے۔ مقابلہ میں اُنہیں مکّہ کے قبیلوں کا سامنا (Face) کرنا پڑتا ہے جو آپس میں متحد (Unite) ہو جاتے ہیں۔ حق لینا ناممکن ہے۔ آخری حربِ فجار کے چار (4) مہینے بعد ایک اہم واقعہ رونما (Incident happened) ہوا ہے۔

واقعہ یوں ہے:

یمن کے علاقہ زبید *(Zabeed)* کے رہنے والے بنی زبید کہلاتے ہیں۔ بنی زبید کا ایک تاجر تجارتی سامان لے کر مکّہ آیا ہے۔ عاص بن وائل سہمی *('Aas bin Wa-il Sehmite)* نے مال لینے کے بعد قیمت (Payment) دینے سے اِنکار (Refuse) کر دیا ہے۔ مکّہ میں بنی زبید کا کوئی حلیف (Ally) قبیلہ نہیں ہے۔ اِس تاجر نے بنی عبدالدّار، بنی جمح اور بنی عدی سے مدد مانگی ہے، اِن قبیلوں نے بنی زبید کے مسافر کی مدد کرنے سے اِنکار کر دیا ہے۔ بنی زبید کے تاجر نے اِس معاملہ کا کوئی حل نہیں دیکھا تو وہ کوہِ ابو قُبیس پر کھڑے ہو کر

مظلوم کے ساتھ اللہ کے لیے (صحیح بخاری: 1239، 1496، 2444)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیخ چیخ کر فریاد کر رہا ہے (Crying out for help):

''میرے ساتھ نا اِنصافی (Injustice) ہوئی ہے۔ عاص بن وائل نے مجھے لُوٹ لیا ہے۔ یمن کا مسافر مکّہ میں آ کر لُٹ گیا ہے (Robbed)۔کوئی قبیلہ میرا حق دِلوانے (Justice) کے لیے تیّار نہیں ہے۔ خدارا (For God sake) میری مدد کرو۔''

اِس مسافر کی باتیں رسول اللہ کے چچا زبیر بن عبدالمُطّلِب بھی سُن رہے ہیں۔ زبیر کے کہنے پر بنی ہاشم، بنی زَہرہ، بنی اَسد سمیت کچھ سردار عبداللہ بن جُدعان کے گھر جمع ہیں (سیرت ابن ہشام: 133/1)۔ مکّہ میں سب سے بڑا گھر عبداللہ بن جُدعان کا ہی ہے۔ بنی تیم سے تعلق رکھنے والا عبداللہ بن جُدعان قریش کا ایک بڑا سردار ہے۔ عبداللہ بن جُدعان بہت بوڑھا لیکن بااثر (Influential) ہے۔ اُس کے پاس بہت مال و دولت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُسے خزانہ (Treasure) کسی غار (Cave) سے ملا تھا۔ اِس مجلس (Meeting) میں طے کیا گیا ہے:

- ہم ظالم (Opressor) کے خلاف مظلوم (Opressed) کی مدد کریں گے۔
- ہم عرب سے بدامنی (Unrest) دُور کریں گے۔
- ہم مسافروں کی حفاظت کریں گے۔
- ہم غریبوں کی مدد کریں گے (الروض الانف: 242/1)۔

تمام لوگ جو اِس معاہدہ کے لیے موجود ہیں وہ کعبہ میں آئے، حجرِ اسود پر پانی ڈالا اور اِس سے گرنے والے پانی کو پیا ہے۔ اِس کے بعد دایاں (Right) ہاتھ اُٹھا کر حلف (Oath) لیا اور قسم اُٹھائی ہے:

''ہم اُس وقت تک مظلوم کا ساتھ دیں گے جب تک سمندر کا پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشک نہ ہو جائے۔ جب تک حرا اور ثبیر کے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہیں، ہم مظلوم کو اُس کا حق دِلا کر رہیں گے۔'' (الروض الانف: 242/1)۔

اِس معاہدہ کے بعد یہ لوگ عاص بن وائل کے گھر آئے ہیں۔ عاص کو مجبور کیا ہے کہ وہ بنی زبید کے تاجر کا سامان واپس کرے۔ ایسا ہی ہوا۔ اِس معاہدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شریک ہوئے ہیں۔ (آج کے زمانہ میں ہم اِسے سول سوسائٹی (Civil society) کا کردار (Role) کہہ سکتے ہیں۔) اِس معاہدہ سے بہت پہلے، بنی جُرہم کے کچھ افراد نے ایسا ہی معاہدہ کیا تھا جسے ''**حِلف الفضول**'' (Hilf al Fudul) کہا جاتا ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ معاہدہ کرنے والے تمام افراد کا نام فضل تھا۔ فضول، فضل کی جمع (Plural) ہے۔ اِن لوگوں کے نام ہیں:

1۔ فضل بن حارث — 1- *Fadal bin Harith*

2۔ فضل بن وداعہ — 2- *Fadal bin Wada'ah*

3۔ فضل بن فضالہ (الروض الانف: 45/2) — 3- *Fadal bin Fadaalah*

وقت گزرنے کے ساتھ لوگ اِس معاہدہ پر قائم نہ رہے۔ پہلے معاہدہ کی یاد میں موجودہ معاہدہ کو بھی ''حِلف الفضول'' کا نام دیا گیا ہے۔ رسول اللہ اِس معاہدہ کا ذِکر یوں کیا کرتے تھے:

> ''جتنی خوشی مجھے اِس (حلف الفضول) معاہدہ سے ہوئی، اگر کوئی مجھے اِس کے بدلہ میں سرخ اونٹ دیتا تو بھی مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ آج بھی کوئی شخص مجھے ایسے معاہدہ کے لیے بُلائے تو میں اِس دعوت کو قبول کروں گا۔'' (مسند احمد: 10661، الروض الانف: 242/1)

رسول اللہ سے زیادہ اَمن پسند (Peace lover) کون ہے؟ رسول اللہ نے جس معاہدہ حِلف الفضول میں شرکت (Participate) کی وہ بڑا موثر (Effective) ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ اِس معاہدہ کی وجہ سے بدلہ اور انتقام (Revenge) لینے کی لڑائیاں تقریباً (Almost) ختم ہو گئیں۔

حج کے لیے آنے والے بنی خثعم *(Bani Khuth'am)* کے یمنی تاجر کی نہایت خوبصورت بیٹی کو مکّہ کے طاقت ور (Powerful) سردار نُبیّہ بن حجاج *(Nubayyah bin Hajjaaj)* نے اغوا (Abduct) کرلیا ہے۔ یمنی حاجی پریشان اور بے بس ہے۔ غیر ملک (Foreign land)، جان نہ پہچان، کرے تو کیا کرے؟ یہاں کون مدد کرے گا؟ یمنی کو مشورہ دیا گیا ہے کہ حِلف الفضول والوں سے رابطہ (Contact) کرے۔ حِلف الفضول والوں نے بات سنتے ہی اِبن حجاج کے گھر کا محاصرہ (Siege) کرلیا ہے۔ اِس پر دباؤ (Pressure) ڈالا کہ وہ مہمان لڑکی کو فوراً اس کے والدین کے حوالے کردے۔ نُبیّہ نے صورتِ حال دیکھی تو منّت سماجت (Request) شروع کردی ہے۔ اُسے حِلف الفضول والوں کے سامنے جھکنا (Surrender) ہی پڑا ہے۔ لڑکی کو اُس کے والدین کے حوالہ کردیا گیا ہے(الروض الانف: 243/1)۔

بنی اَزد کے ایک تاجر نے مکّہ میں اُبی بن خلف *(Ubayy bin Khalf)* کو اپنا مال بیچا ہے۔ اُبی بن خلف اِسے مطلوبہ رقم دینے سے اِنکاری ہے (Refused)۔ یہ سب عرب کی روایات (Traditions) کے خِلاف ہو رہا ہے۔ حِلف الفضول والوں نے بنی اَزد کے تاجر سے کہا ہے:

> ”اُبی بن خلف کے پاس جاؤ، اُسے کہو کہ حِلف الفضول والے کہتے ہیں کہ رقم ادا کردو، اگر وہ ایسا نہ کرے تو ہمارے پاس واپس آجانا“

تاجر کو رقم آسانی سے مل گئی ہے۔

بنی زبیر کا ایک تاجر یمن سے تجارت کے لیے مکّہ آیا ہے۔ عَمرو بن ہشام بن مغیرہ (*('Amr bin Hishaam bin Mughirah)*572-624,53) نے مکّہ کے لوگوں کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روک دیا ہے کہ اِس تاجر سے سامان کوئی نہ خریدے۔ عَمرو، ایک بڑا سردار اور مکّہ میں بہت اثر و رسوخ (Influence) رکھتا ہے۔ اس کا تعلق بنی مخزوم (Bani Makhzum) سے ہے۔ عَمرو، خود کو ابو الحکم (Abul Hakam۔ حکمت اور دانائی کا باپ) کہلاتا ہے۔ عَمرو بن ہشام اِتنا سمجھدار ہے کہ چالیس (40) سال کی عمر سے پہلے ہی مکّہ کی مجلس (دارالندوہ) کا رُکن (Member) ہے۔ تاریخ اِسے ابوجہل (Abu Jahl) کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ابوجہل کا رُعب (Awe) اِس قدر زیادہ ہے کہ کوئی اِسے ناراض کرنے کو تیّار نہیں ہے۔ کچھ دِن مکّہ میں رُکنے کے بعد بنی ازد کا تاجر پریشان ہے۔ اُس مسافر کے لیے ایک لمبا عرصہ اِس اُمید (Hope) پر رُکنا ممکن نہیں کہ اِس کا مال اچھی قیمت پر بِک (Sale) جائے گا۔ اِس کے پاس مکّہ میں رہنے کے اسباب (Resources) بھی ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ اِس کا مال تو بہت اچھا ہے لیکن کوئی خریدنے کو تیّار نہیں۔ ابوجہل یہی تو چاہتا ہے۔ اُس نے تاجر کو پریشان دیکھا تو مال خریدنے کی حامی (Consent) بھری ہے۔ ابوجہل نے اِس مال کی قیمت بہت ہی کم لگائی ہے۔

بنی زبیر کے تاجر کو کسی نے رسول اللہ کے بارے میں بتایا ہے۔ اُس تاجر نے آ کر رسول اللہ کو اپنی رُوداد (Story) سنائی ہے۔ رسول اللہ نے یمنی تاجر سے اونٹ اُس کی منہ مانگی (Desired) قیمت پر خرید لیے ہیں۔ تاجر بہت خوش ہے۔ رسول اللہ نے خریدے ہوئے دو (2) اونٹ اُس قیمت پر بیچ دیئے ہیں جس میں تین (3) اونٹ خریدے تھے۔ رسول اللہ نے تیسرا (3) اونٹ بیچ کر رقم غریبوں میں بانٹ (Distribute) دی ہے۔ رسول اللہ نے اِس کے بعد ابوجہل کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ کسی کا حق نہیں رکھنا چاہئے نہ کسی کے ساتھ زیادتی کرنی چاہئے (نظرۃ جدیدہ فی سیرت رسول 41)۔ اِس وقت تک ابوجہل کی رسول اللہ سے دشمنی نہیں تھی لیکن اِس واقعہ کے بعد دونوں کے تعلقات اچھے نہیں رہے۔ ابوجہل کے خیال میں رسول اللہ کی وجہ سے اُس کے لیے بہت زیادہ منافع کمانے کا اچھا موقع (Chance) ضائع ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب تاجر

مکّہ میں زمین نرم نہیں، یہاں پتھر کے پہاڑ ہیں۔ اِس زمین میں کھیتی باڑی (Cultivation) نہیں ہوتی، پانی کی کمی دوسری وجہ ہے۔ مکّہ میں صنعتیں (Industries) بھی نہیں ہیں۔ یہاں کے لوگ تجارت میں مہارت (Expertise) رکھتے ہیں۔ مکّہ کی معیشت (Economy) تجارت پر ہی قائم ہے۔ یہ لوگ اونٹوں پر سامان لاد (Load) کر لے جاتے اور جدھر جتنا مال بک سکے، بیچ دیتے ہیں۔ واپسی پر ایسی چیزیں خرید لیتے ہیں جو مکّہ میں بیچی جاسکتی ہوں۔ اِس کے علاوہ حج ایسی عبادت ہے جو مکّہ والوں کے لیے نفع (Profit) کا باعث ہے۔ حج بھی مکّہ کی معیشت (Economic) کی مدد کرتا ہے۔ مکّہ میں اپنا چمڑے (Leather) کا کاروبار ہے۔ اِس کی بڑی وجہ بیت اللہ میں کی جانے والی قربانی ہے۔ مکّہ میں ضرورت کے مطابق لوہار (Blacksmith)، ترکھان (Carpenter)، موچی (Cobbler)، نائی (Barber) موجود ہیں۔ اونٹوں کے لیے نکیل (Bridle - Nose String)، ڈوریاں (Strings)، کجاوے (Saddle) بنانے والے بھی موجود ہیں۔ اونٹوں اور بھیڑوں کی ہڈیوں (Bones) سے خواتین کے لیے زیورات (Jewelry) بھی بنائے جاتے ہیں۔ بھیڑوں (Lamb) کی اُون (Wool)، بالوں سے دھاگہ (Thread) اور موٹا کپڑا بنایا جاتا ہے۔ اِنہی کپڑوں سے خیمے بنائے جاتے ہیں۔ مکّہ سے کھالیں (Hide)، چربی (Fats)، گھی (Cooking oil) اور کھجوریں (Dates) دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ مکّہ کے لوگ شام، حبشہ، یمن کی بندرگاہوں (Seaport) سے سامان خرید کر لاتے اور عرب میں بیچتے ہیں۔ مکّہ میں دوسرے ملکوں سے سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ درآمد (Import) کھانے پینے کی اشیاء (Food items) ، خشک میوہ جات (Dry fruits)، خُوشبو، کپڑے اور آرائشی سامان (Decorative / Ornaments) کی ہوتی ہے۔ اچھی قسم (Fine quality) کا کپڑا دوسرے ملکوں سے ہی مکّہ میں آتا ہے۔

مکّہ ایک بڑی تجارتی منڈی ہے۔ اِس منڈی کی بہت اہمیت ہے اور وجہ ایک ہی ہے، بیت اللہ اور اِس کا حج۔ رسول اللہ کا خاندان بھی تجارت سے مُنسلک (Attached) ہے۔ رسول اللہ اب تک لوگوں میں اپنے کردار (Character) اور محنت سے اچھا مقام بنا چکے ہیں۔ تجارت اِن دِنوں بہت ہی مُشکل ہے۔ لمبا سفر اور سہولتوں (Facilities) کا نام و نشان تک نہیں۔ راستے محفوظ نہیں، لُوٹے جانے کا خطرہ اپنے وطن واپس آنے تک رہتا ہے۔ اپنے سامان کے لیے حفاظتی دستوں (Security guards) کا اِنتظام ضروری ہے۔ راستہ میں کھانے پینے کا خرچ، بیماری کی صورت میں علاج (Treatment)، گرمی اور تپش (Heat) اِس کام کو اور بھی مُشکل بنا دیتے ہیں۔ لمبے راستوں میں اونٹ کا مر جانا کسی مصیبت سے کم نہیں۔ دوسرے ملکوں کے ٹیکس (Tax) اور کسٹم ڈیوٹیاں (Custom Duties) مصیبت ہیں۔ دوسرے ملک پہنچنے سے پہلے یہ عِلم نہیں ہوتا کہ ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹیاں بدل گئی ہیں یا نہیں۔ سفر کے غیر متوقع (Unexpected) اخراجات (Expenses) اِن دنوں تجارت کو اور بھی مُشکل بنا دیتے ہیں۔ اِن تجارتی قافلوں کا منافع سو فیصد (100%) ہوتا ہے۔ مکّہ سے قافلوں کے جانے کا موسم بھی سال میں صرف دو (2) مرتبہ ہے۔ تجارت ہر وقت ممکن نہیں۔ اِس کاروبار میں کم سرمایہ (Low capital) سے تجارت ممکن نہیں ہے۔ کم سرمایہ والے تاجر اپنا مال قافلہ کے حوالہ (Handover) کرتے ہیں جس کی وجہ سے اُنہیں اپنے منافع سے حصّہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زبیر بن عبدالمُطّلِب کے ساتھ شراکت داری (Partnership) میں تجارت کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے چچا عبّاس کے ساتھ بھی یمن کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجارتی سفر کِیا۔ عبّاس خُوشبو (عطر۔ Perfume) خرید کر لاتے اور حج کے دِنوں میں بیچتے ہیں۔ رسول اللہ نے عبدالکعبہ کے ساتھ بھی تجارت کے لیے سفر کئے ہیں۔ عبدالکعبہ کپڑے کے تاجر ہیں۔ رسول اللہ نے مکّہ اور دوسرے ملکوں میں تاجروں سے اچھے تعلقات (Relations) بنالیے ہیں۔ اِس کی وجہ آپ کا اخلاق (High moral values)، دیانت داری (Honesty) اور کاروباری اُصولوں کی پاسداری (Practice) ہے۔ رسول اللہ پچھلے پانچ (5) سالوں میں مختلف لوگوں کے لیے بھی تجارتی ذمّہ داریاں ادا کرتے رہے ہیں۔

قیس بن سائب مخزومی بیان کرتا ہے:

"اعلانِ نبوّت سے پہلے محمد کے مجھ سے تجارتی تعلقات تھے۔ میں نے محمد کو اپنی زندگی کا بہترین تجارتی شراکت دار (Business partner) پایا۔ میں ہر بار محمد پر اعتبار (Trust) کرتے ہوئے اُسے کوئی نہ کوئی تجارتی ذمّہ داری دیتا رہا اور مجھے کبھی مایوسی (Disappointment) نہ ہوئی۔ جب تک مکمل حساب کتاب (Settling the accounts) اور سوالوں کے جواب میرے اطمینان (Satisfaction) پر نہ ہوتے، محمد اپنے گھر نہ جاتا۔ کاروباری معاملات میں محمد کا کبھی کسی سے جھگڑا نہیں ہوا (سنن ابی داؤد: 4836، مسند احمد: 425/3)۔

جب کبھی میں تجارت کے لیے مکّہ سے باہر گیا اور محمد نے مجھے کوئی تجارتی ذمّہ داری سونپی (Assigned) تو اُس کا روّیہ (Attitude) باقی تاجروں سے مختلف (Different) رہا۔ واپسی پر باقی تاجر مجھ سے اپنے مال، تجارت اور منافع کے متعلق (Regarding) سوال کرتے جبکہ محمد میری صحت اور طبیعت کے بارے میں پُوچھتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ تجارتی سفر پر ملکِ شام، حبشہ، یمن اور بحرین جاتے رہے ہیں (تاریخ طبری: 1129/1، مسند احمد: 206/4)۔ اب تک رسول اللہ بین الاقوامی تجارت (International trading) کا تجربہ (Experience) بھی حاصل کر چکے ہیں۔ رسول اللہ نے وعدہ (Promise) کر کے اِسے پورا کرنے کی اہمیت اپنے کردار (Actions) سے سمجھائی (Exhibited) ہے۔ ایک دِن رسول اللہ کو عبداللہ بن ابی الحمساء (’Abdullah bin Abil Hamsa) نے ایک جگہ اِنتظار کرنے کا کہا اور چلا گیا ہے۔ رسول اللہ اِس گلی کے کنارہ پر عبداللہ کا اِنتظار کرتے رہے۔ عبداللہ وہاں سے جانے کے بعد بھول (Forgot) گیا کہ رسول اللہ اِس کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ عبداللہ کو کئی گھنٹوں (Hours) بعد یاد آیا ہے کہ میں نے تو محمد سے وعدہ کیا تھا۔ وہ بھاگا بھاگا واپس آیا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رسول اللہ اِس کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ اُس نے بھول جانے پر معافی مانگی (Apologized)، رسول اللہ مسکرا دیئے (Smiled) ہیں (سنن ابی داؤد: 4996)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر اب پچیس (25) سال ہے۔ رسول اللہ نے چونکہ چھوٹی عمر میں ہی روزی کمانا (Earning) اور تجارت میں حصّہ لینا شروع کر دیا تھا، اِس لیے اب اِنہیں کاروبار (Business) کا کافی تجربہ (Experience) حاصل ہو چُکا ہے۔ پہلے پہل رسول اللہ تجارتی قافلوں کے ساتھ جایا کرتے تھے، اب خود بھی قافلہ لے کر جاتے ہیں۔

اب گرمیوں کا موسم ہے۔ اِس موسم میں تجارتی قافلے ملکِ شام جاتے ہیں۔ اِس قافلہ میں بہت سے تاجر اپنا یا کسی دوسرے کا سامان لے کر جاتے ہیں۔ جو تاجر خود نہیں جا سکتا وہ اپنا سامان کسی اور کے ہاتھ بھیج دیتا ہے، گویا کہ یہ بڑا تجارتی کارواں (Trade caravan) ہوتا ہے۔ مکّہ میں رہنے والی خاتون خدیجہ بنت خویلد (555-619,65) (Khadijah bint Khuwaylid) تاجر ہیں۔ اِن کا تعلق بنی اَسد (Bani Asad) سے ہے۔ دلچسپ (Interesting) بات یہ ہے کہ سیّدہ خدیجہ نے کبھی نہ تو بُتوں کی عبادت کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی کبھی اِن کو خُدا مانا ہے۔ وہ بہت دولت مند اور سمجھدار (Prudent) خاتون ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کے والد خویلد بن اَسد (Khuwaylid bin Asad) مکّہ کے امیر تاجروں میں سے تھے۔ اُن کا کاروبار بڑا وسیع (Vast) تھا۔ وہ نہایت اچھی شہرت کے مالِک تھے۔ اُن کی وفات کے بعد کاروبار کی دیکھ بھال (Take care) سیّدہ خدیجہ نے سنبھالی ہے۔ مکّہ کے تمام تاجر مل کر جتنی تجارت کرتے ہیں، اکیلے سیّدہ خدیجہ کا سامانِ تجارت اُن سب کے برابر ہوتا ہے (دلائل النبوۃ ابو نعیم: 172/1)۔ اِتنا مال تجارت بہت زیادہ تجربہ اور کاروباری مہارت (Business acumen) کے بغیر کسی کے ہاتھ دوسرے ملک بھیجنا بہت بڑا فیصلہ ہے۔ مالی نقصان کے علاوہ کاروباری ساکھ (Business Repute) کے نقصان (Loss) کا خطرہ بھی موجود ہے۔ ہر کسی کی خواہش ہے کہ وہ سیّدہ خدیجہ کا سامانِ تجارت لے کر جائے تاکہ اُسے بھی اچھا منافع حاصل ہو۔ اِس قافلہ کو لے کر جانا مکّہ والوں کے لیے ایک اعزاز (Honour) ہے۔ یہ لوگوں میں کاروباری مہارت کا معیار (Standard) سمجھا جاتا ہے۔ سیّدہ خدیجہ یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ (Well thought) کر کرتی ہیں کہ اُن کا مال کون لے کر جائے۔

ابی طالب نے رسول اللہ سے کہا ہے:

”بیٹا! تم میرے مالی حالات کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو،
حالیہ قحط (Drought) نے تنگ دستی (Economic crisis) بڑھا دی ہے۔
میرے پاس سرمایہ (Investment) نہیں ہے کہ میں کاروبار میں لگا سکوں۔
تمہاری قوم کا تجارتی قافلہ شام جا رہا ہے۔ خدیجہ اپنا سامان لوگوں کے ہاتھ ملک
شام بھجواتی ہے، اگر تم اِس مقصد (Objective) سے جا کر اُسے ملو تو یقیناً وہ تمہیں
باقی لوگوں پر فوقیت (Preference) دے گی۔ اگرچہ میں تمہیں ملک شام بھیجنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرتا ہوں، کہیں تمہیں وہاں کوئی نقصان نہ پہنچے مگر موجودہ حالات میں مجھے اِس کے سوا اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔"

رسول اللہ کی خودداری (Self-respect) نے گوارہ (Accept) نہیں کیا کہ وہ کسی کے پاس سوال لے کر جائیں۔ رسول اللہ نے چچا سے کہا ہے:

"شاید وہ خود ہی مجھ سے رابطہ (Contact) کرلیں۔"

ابی طالب کہہ رہے ہیں:

"مجھے اندیشہ (Doubt) ہے کہ وہ کسی اور کو اِس کام کے لیے مقرّر (Appoint) کردے گی۔"

رسول اللہ جواب میں خاموش ہیں۔ ابی طالب سیّدہ خدیجہ کے پاس اِسی مقصد سے آئے ہیں۔ ابی طالب کہہ رہے ہیں:

"میرا بھتیجا محمد بھی تجارت کے لیے دوسرے ملکوں کا سفر کرتا ہے۔ وہ کئی دوسرے تاجروں کا سامان تجارت کے لیے مختلف ملکوں میں لے جاچکا ہے۔ وہ بہت محنتی (Hardworking) اور ایماندار (Honest) ہے۔ تم بھی اپنا سامانِ تجارت اُس کے ہاتھ بھیجو۔"

سیّدہ خدیجہ کہہ رہی ہیں:

"میں محمد کے اخلاق (Morality) اور خُوبیوں (Attributes) سے اچھی طرح واقف ہوں، میں اپنا سامان اُس کے ہاتھ ضرور بھیجوں گی۔ آخر کسے اچھے کاروباری شراکت دار (Business partner) کی ضرورت نہیں ہوتی؟ آپ محمد کو میرے پاس بھجوایئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی طالب نے سیّدہ خدیجہ سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل (Detail) رسول اللہ کو بتائی ہے۔ رسول اللہ ملنے گئے تو سیّدہ خدیجہ انہیں بتا رہی ہیں:

''میں یہ ذمّہ داری تمہارے سپرد (Handover) کرنے کو تیّار ہوں۔ اس کی وجہ تمہاری سمجھداری (Prudence) اور ایمانداری ہے۔ میں نے تمہارے اچھے اخلاق (Manners) کے بارے میں سُن رکھا ہے۔ اگر تم یہ ذمّہ داری قبول کرو تو اِس کام کے عوض (In return) جو معاوضہ (Compensation) میں دوسروں کو دیتی ہوں، اُس سے دوگنا (Two times) معاوضہ تمہیں دُوں گی۔ میں تمہاری خدمت کے لیے ایک غلام بھی ساتھ بھیج دُوں گی۔'' (دلائل النبوۃ ابونعیم: 172/1)

اِس کے بعد رسول اللہ نے سیّدہ خدیجہ سے اِس ذمّہ داری (Responsibility) کی تفصیلات (Details) طے کی ہیں۔ رسول اللہ نے گھر واپس آ کر چچا کو ساری بات بتائی تو ابی طالب مسکراتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''یہ رزق (Opportunity) اللہ کریم نے خاص تمہارے لیے اپنی بارگاہ سے بھیجا ہے۔'' (طبقات ابن سعد: 129/1، دلائل النبوۃ ابونعیم: 172/1)

اِبن سیّد الناس *(Ibn Sayyed un Naas)* کی روایت کے مطابق شام کے تجارتی سفر سے پہلے سیّدہ خدیجہ نے رسول اللہ کے ہاتھ اپنا تجارتی سامان دو (2) مرتبہ جرش بھیجا اور ہر دفعہ معاوضہ (Compensation) میں ایک (1) اونٹ دیا۔ شاید اِن دونوں (Both) تجارتی سفروں کے بعد سیّدہ خدیجہ اِس بات کے لیے تیّار ہوئی ہوں کہ شام کا تجارتی قافلہ آپ کی ذمّہ داری میں دِیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس درخت کے نیچے بیٹھنے والا نبی ہے

تجارتی قافلہ شام لے جانے کی تیاری ہونے لگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی تیاری کی ہے۔ سیّدہ خدیجہ کا ایک رِشتہ دار خُزیمہ بن حکیم سُلمی (Khuzaymah Bin Hakim Sulmite) بھی اِس قافلہ کے ساتھ جا رہا ہے۔ سیّدہ خدیجہ نے اپنا غلام مَیسرہ (Maysarah) رسول اللہ کے ساتھ بھیجتے ہوئے اُسے ہدایت دی ہے:

''نہ تو محمد کی نافرمانی (Disobedience) کرنا اور نہ ہی اُس کی رائے (Decision) سے اِختلاف (Disagree) کرنا۔'' (شرف المصطفیٰ: 408/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 158/2)

یہ 596 عیسوی کی گرمیوں کا موسم ہے۔ قافلہ سولہ (16) ذی الحجّہ کو مکّہ سے روانہ ہوا ہے (طبقات ابن سعد: 130/1، خاتم النبیین: 141/1)۔ رسول اللہ کے لیے اِتنے بڑے پیمانہ (Large scale) پر تجارت کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ اِس قافلہ میں مکّہ سے پکی کھجوریں، کیکر نما درخت قرظ (Qarz) کی چھال (Tree bark) (جو چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے)، اونٹ اور دوسرے جانوروں کے بال، چمڑا اور گھی شامل ہیں۔ اِس کے علاوہ طائف کا انگور سے بنایا گیا منقیٰ (Species of raisins) بھی شامل ہے (تاریخ مکّہ مکرمہ: 437/1، تاریخ طبری: 125/2)۔

اِس سفر پر جانے کا تجربہ (Experience) اور مشاہدہ (Observation) رسول اللہ کے لیے پہلے سفرِ شام سے مختلف ہے، ایک بچہ اب جوان ہے۔ چچا کی سرپرستی (Guardianship) کی بجائے خود لوگوں کا سرپرست (Guardian) ہے۔ پچیس (25) سال کا نوجوان اِس تجارتی کارواں کا سربراہ (Head) ہے۔ اب اِس کا ہر فیصلہ فائدہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔میسرہ کے مطابق رسول اللہ کی ذمّہ داری میں تمام غلام (ملازم۔ Employees) اور مزدور (Labour) بہت خوش ہیں۔اُنہیں اِتنے اَخلاق اور محبّت سے پیش آنے والا رہنما (Leader) پہلی دفعہ ملا ہے۔کئی ہفتوں کے مُشکل سفر کے بعد قافلہ ملکِ شام کے شہر بُصریٰ (*Busra / Bosra* / Bostra) پہنچا ہے۔

رسول اللہ تیرہ (13) سال بعد دوبارہ بُصریٰ کی قیام گاہ (Service Area) پر موجود ہیں۔وہی سایہ دار درخت، وہی گرجا گھر (Church)، وہی ماحول اور ویسے ہی تاجر موجود ہیں۔سب لوگ یہاں رُکے اور آرام کیا ہے۔میسرہ راستہ میں رسول اللہ کی خدمت کرتا رہا ہے۔کئی ایسی باتیں دیکھ چکا ہے جو اِس سے پہلے کسی سفر میں نہیں دیکھیں۔میسرہ سمجھدار (Intelligent) ہے، خاموشی سے مشاہدہ (Observe) کر رہا ہے۔

میسرہ، سیّدہ کے سامانِ تجارت کے ساتھ اکثر ملکِ شام آتا ہے اِس لیے اِسے یہاں کے لوگ جانتے ہیں۔میسرہ کی مُلاقات خانقاہ (Monastery) کے راہب (Clergyman) سے ہوئی ہے۔اب یہاں رہنے والے راہب کا نام نسطورا یا نسطوریس (Nastorius) ہے۔بحیریٰ راہب کے بارے میں تاریخ خاموش ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بحیریٰ یہاں سے کسی اور جگہ چلا گیا یا وفات پا گیا۔نسطورا راہب نے دیکھا کہ آنے والے قافلے میں کوئی غیر معمولی شخصیت ہے۔وہ میسرہ سے ملا اور پُوچھا ہے:

"میسرہ! تمہارے ساتھ یہ نوجوان (Young man) کون ہے؟"

میسرہ نے کہا ہے:

"قریش کا نوجوان محمد ہے۔کعبہ کے متولّی (Custodian) بنی ہاشم سے تعلق ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسطورا نے رسول اللہ کے بارے میں جاننے میں دلچسپی (Interest) لیتے ہوئے پُوچھا ہے:

''تم نے اِس نوجوان میں کیا خوبیاں (Qualities) دیکھی ہیں؟''

میسرہ نے جواب دیا ہے:

''ایماندار، پاکیزہ، نَرم (Soft) مزاج، خوش اخلاق (Well mannered)، وعدہ کا پکا، سوچ بچار (Contemplation) میں گم جیسے کائنات پرغور کررہا ہو، کمزوروں پرمہربان (Kind)، غُلاموں پرنرمی کرنے والا۔''

نسطورا نے پُوچھا ہے:

''اِس کی آنکھیں کیسی ہیں؟''

میسرہ نے اِن سوالوں سے گھبراہٹ (Panic) محسوس کی اور جواب دیا ہے:

''آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی، سفید حصّہ میں سُرخ ڈورے (Red lines)، پلکیں (Eyelashes) سیاہ اور باریک جو آنکھوں کو اور بھی خوبصورت بنا دیتی ہیں۔''

رسول اللہ اُس درخت کے نیچے بیٹھے ہیں جہاں لوگ نہیں بیٹھتے۔ (شاید اِس درخت کے بارے میں کچھ ایسا مشہور ہو جس وجہ سے لوگ اِس درخت کے سایہ میں نہ بیٹھتے ہوں) نسطورا راہب نے اِس بات کو محسوس (Notice) کیا ہے۔ یہی بات نسطورا کی حیرانی کا باعث ہے۔ نسطورا کے لیے یہ بات غیر معمولی ہے۔ یہ درخت قیام گاہ سے تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ نسطورا نے اِس سے پہلے کسی کو اِس درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ دیکھ کر نسطورا کہہ رہا ہے:

''اِس درخت کے نیچے بیٹھنے والا، اللہ کا نبی ہی ہو سکتا ہے۔ اُس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ اِس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھ سکتا۔''

نسطورا اُٹھ کر رسول اللہ کے قریب آ گیا ہے۔ رسول اللہ کا ماتھا چُوم کر کہا ہے:

''میں آپ پر ایمان لاتا اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی نبی ہیں
جس کا ذکر تورات اور اِنجیل میں پایا جاتا ہے۔ آپ ہی ہیں جس کی بشارت
(Tidings) اللہ کے نبی عیسیٰ نے دی تھی۔''

میسرہ یہ سب دیکھ رہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سفر میں پیش آنے والے واقعات سے متاثر (Impress) ہے، اب اِس کی حیرت بلندیوں پر ہے۔ میسرہ نے نسطورا کی بات اچھی طرح ذہن نشین (Memorize) کر لی ہے کہ محمد اللہ کے نبی ہیں۔ اِس نے شام آتے ہوئے راستہ بھر دیکھا کہ رسول اللہ کی ذات پر بادل (Cloud) سایہ (Shade) کئے ہوئے ہے تا کہ دھوپ اِنہیں تنگ نہ کرے (طبقات ابن سعد: 130/1، دلائل النبوۃ ابونعیم: 172/1)۔

بصریٰ میں تجارت کرتے ہوئے رسول اللہ کا کسی تاجر سے اِختلاف (Disagreement) ہو گیا ہے۔ اُس تاجر نے رسول اللہ سے کہا ہے:

''آپ لات وعُزّیٰ کی قسم اُٹھائیں تو میں آپ کی بات مان لُوں گا۔''

رسول اللہ نے جواب دیا ہے:

''میں نے کبھی اُن کی قسم نہیں اُٹھائی، اُن کے پاس سے کبھی گزروں
تو میں اپنا منہ دوسری طرف پھیر (Turn) لیتا ہوں۔''

آپ کی بات سُن کر وہ تاجر میسرہ کو علیحدہ (Separate) لے جا کر کہنے لگا:

''خدا کی قسم! یہ نبی ہیں۔ اِن کی خوبیاں ہمارے علما (Scholars)
ہماری کتابوں سے بیان کرتے رہتے ہیں۔'' (طبقات ابن سعد: 149/1، دلائل النبوۃ ابونعیم: 172/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ نے مکّہ سے لایا ہوا سامانِ تجارت بیچ دیا ہے۔ سامان جلد اور دوگنا (Double) قیمت پر بِک گیا ہے (طبقات ابن سعد: 130/1، دلائل النبوۃ ابونعیم: 172/1)۔ اِس سے جو رقم وصول ہوئی اُس سے مکّہ میں بکنے والا سامان خریدا ہے۔ شام سے خریدے جانے والے مال میں گندم (Wheat)، آٹا (Flour)، زیتون کا تیل (Olive oil)، ریشم (Silk)، کتان، (ایک عمدہ اور باریک کپڑا)، زعفران (Saffron)، تانبے (Copper) کے برتن اور ہاتھی دانت (Ivory) کی بنی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کی فرمائش (Requirement) کی چیزیں بھی خریدیں اور واپسی کی تیاری کی ہے۔ واپسی کا سفر خیریت سے گزرا ہے۔ قافلہ مکّہ سے کچھ پہلے مرّ الظہران (Mar-r uz Zahran) پہنچا تو رسول اللہ نے میسرہ سے کہا ہے:

"تم آگے آگے جاؤ اور خدیجہ کو کامیاب تجارتی سفر کی خبر سناؤ۔"

رسول اللہ اِتنے بڑے تجارتی قافلہ کے پہلے تجربہ (Experience) میں کامیاب لوٹے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ انتظار میں ہیں۔ سیّدہ خدیجہ قافلہ کو مکّہ میں داخل ہوتا ہوا دیکھ رہی ہیں۔ سیّدہ نے بھی دیکھا ہے کہ بادل رسول اللہ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔

رسول اللہ نے اپنے گھر جانے کی بجائے تجارت کا حساب کتاب نمٹانا (Settling the accounts) ضروری (Mandatory) سمجھا ہے۔ سیّدہ خدیجہ کی توقع (Expectation) اور سابقہ روایات (Previous trends) سے دوگنا (Two times) منافع حاصل ہوا ہے۔ سیّدہ کی خوشی کی اِنتہا نہیں ہے۔ سیّدہ نے بھی رسول اللہ کو طے کیے گئے (Agreed) دوگنا (2) منافع سے زیادہ حصّہ دیا ہے۔ شام سے تجارت کے لیے لائی جانے والی چیزوں سے بھی خوب منافع حاصل ہوا ہے (طبقات ابن سعد: 130/1، المنظم: 314/2، أسد الغابہ: 261/5، سیرت ابن اسحاق: 129/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میسرہ نے سیّدہ خدیجہ کو سفر میں پیش آنے والے واقعات بتائے ہیں۔ رسول اللہ کی کاروباری مہارت (Business acumen)، خوش معاملگی (Good dealing)، لوگوں سے حُسنِ سُلوک(Kind treatment)اور انسانی اَقدار (Human values) کے بارے میں تفصیل سے بتایا ہے۔ میسرہ نے نسطورا راہب سے مُلاقات اور اس کا رسول اللہ کے نبی ہونے کے بارے میں بیان بھی سیّدہ کو بتایا ہے(طبقات ابن سعد: 130/1)۔

سیّدہ خدیجہ، میسرہ سے نسطورا کی باتیں سننے کے بعد اپنے چچازاد بھائی وَرقہ بن نَوفل (d:610) *(Warqah bin Nawfal)* کے پاس آئی ہیں۔ وَرقہ بن نَوفل اِلہامی کتابوں کے عالم (Scholar) ہیں۔ سیّدہ خدیجہ نے نسطورا کی باتیں وَرقہ کو بتائی ہیں۔ وَرقہ باتیں سُن کر کہہ رہے ہیں:

> ''خدیجہ! جو کچھ تم نے بیان کِیا، اگر سچ ہے تو یقیناً محمد اِس امّت کے نبی ہیں۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ اِس امّت میں وہ نبی آنے والا ہے جس کا انتظار ہو رہا ہے۔ بے شک، یہ اِسی کا زمانہ ہے۔'' (مجمع الزوائد: 256/8، سیرت ابن ہشام: 191/1)

سیّدہ خدیجہ سوچنے لگی ہیں:

> ''اگر اِتنی خوبیوں والا کاروباری شراکت دار (Business partner) میرا شریکِ حیات (Life partner) بھی ہو تو اور کیا چاہیئے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب گھر بسایا جائے

سیّدہ خدیجہ کا تعلق مکّہ میں رہنے والے عزّت دار (Honourable) گھرانے سے ہے، جہاں حسب ونسب (Family & Bloodline) بھی ہے، طہارت (Purification) اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ دولت (Wealth) بھی۔ سیّدہ خدیجہ مکّہ میں ''طاہرہ'' *(Tahirah)* اور ''طیّبہ'' *(Tayyabah)* کے لقب (Epithet) سے جانی جاتی ہیں (فتح الباری: 168/7، أسد الغابہ: 80/7)۔ آپ کا نسب نامہ (Lineage) یوں ہے:

خدیجہ

1۔	بنت خویلد	1- *Bint Khuwaylid*
2۔	بن اَسد	2- *Bin Asad*
3۔	بن عبدالعزّیٰ	3- *Bin 'Abdul 'Uzzaa*
4۔	بن قُصَی	4- *Bin Qusaey*

(أسد الغابہ: 80/7، طبقات ابن سعد: 14/8)

سیّدہ قریشی ہیں اور اِن کا تعلق بنی اَسد *(Bani Asad)* سے ہے۔ آپ بھی قُصَی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا نسب نامہ چار (4) پُشت (Generation) پہلے رسول اللہ ﷺ سے جاملتا ہے۔ سیّدہ خدیجہ واقعہ فیل سے پندرہ (15) سال پہلے 556 عیسوی میں پیدا ہوئیں (طبقات ابن سعد: 14/8)۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصمّ (جُندب) *(Fatimah bint Za'idah bin Al Asamm (Jundab))* ہے (أسد الغابہ: 260/5، سیرت ابن ہشام: 187/1)۔ سیّدہ خدیجہ کی عمر اِس وقت چالیس (40) سال ہے (سیرت ابن ہشام: 148/1، طبقات ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعد:29/8)۔ سیّدہ کا پہلا نِکاح بنی تمیم میں ابو ہالہ بن نباش تمیمی (Abu Haalah bin Nabaash Tamimite) سے ہوا۔ اُن سے سیّدہ کا ایک بیٹا ہے (طبقات ابن سعد: 98/1، أسد الغابہ: 80/7)۔ ابو ہالہ کی وفات کے بعد سیّدہ نے عتیق بن عائد مخزومی ('Atiq bin 'Aa-id Makhzumite) سے دوسرا نِکاح کیا۔ اِن سے سیّدہ کی ایک بیٹی ہے۔ عتیق بن عائد بھی وفات پا گئے (فتح الباری: 168/7، أسد الغابہ: 80/7)۔ رسول اللہ کے نِکاح میں آنے سے پہلے سیّدہ خدیجہ کی دو شادیوں سے پیدا ہونے والے بیٹے اور بیٹی دونوں کا نام ہند (Hind) ہے۔ سیّدہ نے اِس کے بعد اپنی ساری توجّہ (Attention) کاروباری معاملات (Business matters) پر رکھی، بہت سے قریشی سرداروں نے نِکاح کے لیے پیغام (Proposal) بھجوائے، لیکن آپ اِنکار (Refuse) کرتی رہیں (طبقات ابن سعد: 105/1)۔

رسول اللہ نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ ایک دِن رسول اللہ اپنے چچا ابی طالب کے پاس بیٹھے ہیں۔ آپ چچا سے کہہ رہے ہیں:

"میں آپ کی بیٹی فخیتہ (Fakhitah) (576-661,86) کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

چچا نے رسول اللہ سے کہا ہے:

"میں فخیتہ کی شادی اپنے والد کے سسرال (In-laws) بنی مخزوم میں کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اُن کے اِحسان (Kindness) کا بدلہ چُکا سکوں، جو انہوں نے میری والدہ کی شادی میرے والد سے کر کے ہم پر کِیا۔ بیٹا! سخی (Generous) کو سخاوت (Generosity) کو ثانی (Return) چاہیئے۔" (طبقات ابن سعد: 116/8)

فخیتہ بنت ابی طالب کی شادی ہُبیرہ بن عَمرو مخزومی (Hubayrah bin 'Amr Makhzumite) سے ہوئی۔ فخیتہ اُمّ ہانی (Umm Hani) کے نام سے مشہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Known) ہیں۔

رسول اللہ جوان (Young)، خوبصورت، طاقت ور (Strong)، شریف (Noble) اور پاکباز (Pure) ہیں۔ آپ اگرچہ امیر نہیں مگر سخی (Generous) ہیں۔ دُنیا میں کسی کے شاگرد (Pupil) نہیں مگر ذہین (Intelligent) اور عقلمند (Wise) ہیں۔ رسول اللہ کی آنکھیں موٹی موٹی اور اِن میں سرخ رنگ کے ڈورے (Red lines) ہیں۔ آپ کا رنگ سفیدی مائل (Fair complexion)، دانت نہایت متناسب (Proportionate) اور چمکدار سفید (Bright white) ہیں۔ پیشانی (Forehead) چوڑی، مِلتی ہوئی اَبرو (Eyebrows)، ناک سیدھی اور متوازن (Balanced) ہے۔ سینہ چوڑا (Broad chest) اور پیٹ (Belly) سیدھا ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلیاں (Palms) دبی اور پچکی (Squeezed) ہوئی نہیں ہیں۔ پاؤں کے تلوے (Sole of the foot) اِتنے بھرپور اور ہموار (Smooth) ہیں کہ زمین پر پاؤں کے نشان (Footprints) ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ٹانگیں موٹی نہیں ہیں۔ رسول اللہ کی آواز بڑی میٹھی (Melodious) اور دِل میں اُتر جانے والی ہے۔ رسول اللہ اِتنی آہستگی (Slow) اور نرمی (Softly) سے بات کرتے ہیں کہ الفاظ (Words) گنے (Count) جاسکتے ہیں۔ رسول اللہ کے بال نہ تو گھنگھریالے (Curly) ہیں نہ ہی بالکل سیدھے۔ بال سنورے (Combed) ہوتے ہیں جو کانوں کی لو (Lobes of ears) اور شانوں (Shoulders) کے درمیان (Middle) تک پہنچتے ہیں (سنن ابی داؤد:4206,4183، سنن ترمذی:3635)۔ داڑھی (Beard) مکمل اور بھرپور (Full) ہے۔ لِباس سادہ (Simple) مگر صاف ستھرا (Neat and clean) ہوتا ہے۔ رسول اللہ خوشبو (Fragrance) لگانا پسند کرتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوں یا کھڑے، سب سے نمایاں (Prominent) ہوتے ہیں۔ رسول اللہ تیز (Briskly) چلتے ہیں، جیسے کسی ڈھلوان (Slope) سے اُتر رہے ہوں (المستدرک للحاکم:4194)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دستِ قُدرت نے ایسا بنایا ، حُسنِ تخلیق کو رشک آیا
اُس کا پایا کسی نے نہ پایا ، وہ خُدا کی رِضا بن کے آیا

اِن ظاہری (Apparent) خوبیوں کے ساتھ ساتھ با کمال اخلاق والا (High ethical values)، سچّا (Truthful)، محترم (Respected)، با اُصول (Principled)، با اعتماد (Confident) اور کمال اعتبار والا (Trustworthy) انسان، وعدہ کرے تو اُسے پورا کرے۔ سیّدہ خدیجہ کی رسول اللہ سے زندگی بھر کا رِشتہ (Bond) رکھنے کی خواہش فِطری (Natural) ہے۔ رسول اللہ سے کاروباری شراکت (Business partnership) نے سیّدہ خدیجہ کے ذہن (Mind) میں ایک نہایت اچھے انسان کے لیے جگہ بنادی ہے۔

رسول اللہ کو ملکِ شام کے تجارتی سفر سے واپس آئے ہوئے تین (3) مہینے گُزر چُکے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کبھی کبھار رسول اللہ کو موسمی پھل (Seasonal fruit) اور دوسرے تحائف (Gifts) بھیجتی ہیں۔ سیّدہ خدیجہ اپنی بھابی (Sister-in-law) عوام بن خویلد *('Awam bin Khuwaylid)* کی بیوی، صفیہ سے ملنے آئی ہیں۔ سیّدہ صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی اور عمر میں اِن سے چھوٹی ہیں۔ سیّدہ خدیجہ اِن سے رسول اللہ کے بارے میں باتیں کر رہی ہیں۔ سیّدہ صفیہ سے مل کر جو باتیں اِن کے عِلم میں آئیں اُن سے سیّدہ خدیجہ کے دِل میں رسول اللہ کا احترام مزید بڑھ گیا ہے۔ سیّدہ سوچتی تو ہیں لیکن خود سے نِکاح کا پیغام بھیجنے کی ہمّت (Courage) نہیں رکھتیں۔ ایک دِن اپنی قریبی دوست (Close friend) نُفیسہ بنت اُمیّہ *(Nufaisah bint Umayyah)* سے اپنی خواہش (Desire) کا اِظہار کیا ہے۔ نُفیسہ نے حامی بھری (Promise) کہ میں اِس سلسلہ میں محمد سے بات کرتی ہوں۔ کچھ دِن بعد نُفیسہ، رسول اللہ سے ملنے کے لیے آئی ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوا نُفیسہ سے سنتے ہیں:

رسول اللہ کی تخلیق اس کائنات میں سب سے اعلیٰ ہے۔ انہوں نے جو مقام پایا وہ کسی اور کے نصیب میں نہیں ہے۔ رسول اللہ تو اللہ کریم کی رضا (مرضی) ہیں (محمد علی ظھوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے محمد سے کہا:

’’آپ جوان ہیں، ایک اعلیٰ خاندان سے ہیں، معاشرہ میں عزّت اور بُلند مقام ہے، آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ آپ کے لیے کسی اچھے اور عزّت دار خاندان میں شادی کرنا بہت آسان ہے۔ آپ کے بھیجے ہوئے پیغام (Proposal) کو کوئی بھی اِنکار نہیں کرے گا۔‘‘

محمد نے جواب دیا:

’’میرے پاس ایک علیحدہ خاندان کی کفالت (Maintenance) کے ذرائع (Resources) نہیں ہیں۔‘‘

میں نے کہا:

’’اگر ایک خوبصورت، دولت مند اور اچھے خاندان سے تعلق رکھنے والی شریکِ حیات (Life partner) مل جائے تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟‘‘

محمد نے مجھ سے پُوچھا:

’’آپ کس کے بارے میں بات کر رہی ہیں؟‘‘

میں نے کہا:

’’خدیجہ بنت خویلد‘‘

محمد نے کہا:

’’یہ کیسے ممکن ہے؟ خدیجہ نے بڑے بڑے امیر سرداروں کے رِشتہ (Proposal) کو اِنکار کر دیا ہے، وہ مجھ سے شادی کیوں کریں گی۔‘‘

میں نے محمد سے کہا:

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

”یہ بات آپ مجھ پر چھوڑ دیں“

رسول اللہ نے اِن باتوں سے یقیناً اندازہ (Guess) کرلیا ہوگا کہ نُفیسہ، سیّدہ خدیجہ کی رِضامندی (Consent) کے ساتھ ہی اِن کے پاس آئی ہیں۔ نُفیسہ خوش خوش واپس گئیں اور اپنی دوست کو ساری بات بتائی ہے (طبقات ابن سعد: 131/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 164/2)۔ کچھ دِن بعد سیّدہ خدیجہ نے رسول اللہ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی ہے۔ رسول اللہ اُن کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ سیّدہ اور رسول اللہ کے درمیان گفتگو ہوئی ہے۔ نُفیسہ کے ذریعہ سیّدہ پہلے ہی جان چکی ہیں کہ رسول اللہ اِس رِشتہ سے اِنکار نہیں کریں گے۔ سیّدہ نے رسول اللہ سے کہا ہے:

> ”میرے چچازاد! میں اِس لیے تم سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہوں کہ رِشتہ میں تم میرے قریبی ہو، اپنی قوم میں تمہاری شان بُلند ہے، تم سچّے اور ایمان دار انسان ہو۔ میں نے معاملات (Dealing) میں تم جیسا اچھا انسان نہیں دیکھا۔“ (سیرت ابن اسحاق: 129/1)

سیّدہ نے ادب و احترام سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو رسول اللہ نے یہ رِشتہ خوشی سے قبول کرلیا ہے۔ سیّدہ نے اِس کے بعد رسول اللہ سے کہا ہے:

> ”اب آپ اپنے چچا کو ہمارے گھر بھیجیں جو میرے چچا سے آپ کے لیے میرا رِشتہ مانگیں۔“

سیّدہ خدیجہ کے والد خویلد بن اَسد (d:585) *(Khuwaylid bin Asad)* ”حربِ فِجار“ (Sacrilegious Wars) سے پہلے ہی وفات پا چکے ہیں (الروض الانف: 325/1، تاریخ طبری: 36/2)۔ عَمرو بن اَسد *('Amr bin Asad)* سیّدہ خدیجہ کے چچا اور ولی (Guardian) ہیں (طبقات ابن سعد: 131/1)۔ اگلے دِن ابی طالب عَمرو بن اَسد سے ملے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ کے لیے سیّدہ خدیجہ کے رِشتہ کی بات کی ہے۔ رِشتہ بخوشی طے پا گیا اور شادی کی تاریخ مقرر (Fix) کر دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری زندگی آپ کا ساتھ دُوں گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام چچا اور دوسرے قریشی سرداروں کے ساتھ نِکاح کے لیے سیّدہ خدیجہ کے گھر آئے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ سے رسول اللہ کا نِکاح صفر کے مہینہ کے آخری دِنوں میں چھبیس (26) عام الفیل میں ہوا ہے (سبل الہدی والرشاد: 165/2، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 55)۔ نِکاح کے وقت رسول اللہ کی عمر پچیس (25) سال دو (2) مہینے تیرہ (13) دِن ہے۔ سیّدہ خدیجہ سے نِکاح کے لیے ابی طالب، رسول اللہ کے وکیل (Representative) ہیں۔ روایت (Custom) کے مطابق سیّدہ خدیجہ کے ولی کی اِجازت سے ابی طالب نے اِس موقع پر خطبۂ نِکاح (Wedding sermon) پڑھا ہے:

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

جس نے ہمیں ابراہیم کی اولاد (Descendants) سے

اسماعیل کی کھیتی (Heirs) سے

مَعد کی نسل (Lineage) سے

مُضر کے اصل (Family) سے پیدا کیا۔

ہمیں ایسا گھر دیا جس کا حج کیا جاتا ہے

ایک ایسا حرم بخشا جہاں اَمن (Peace) ہے

اُس ربّ نے ہمیں اپنے گھر، بیت اللہ کا پاسبان (Custodian) بنایا

ہمیں لوگوں کا حکمران (Ruler) مقرر کیا

اللہ کی تعریف کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ کا موازنہ (Comparison) دنیا کے بڑے سے بڑے انسان سے کیا جائے تو یقیناً محمد کا پلڑا بھاری (Balance in his favour) ہوگا۔

اگر میرا بھتیجا مالدار (Rich) نہیں تو کیا ہوا،

مال ایک ڈھلنے والا سایہ (Waning shadow) اور بدل جانے والی (Changing) چیز ہے۔

محمد، جس کی رِشتہ داری (Relationship) کو تم سب لوگ خُوب جانتے ہو،

اِس نے خدیجہ بنت خویلد کا رِشتہ مانگا ہے۔

اللہ کی قسم! مستقبل (Future) میں محمد کی شان بڑی بُلند ہوگی

اِس کی قدر و منزلت (Stature) بہت زیادہ ہوگی۔'' (تاریخ الطبری: 14/2، سبل الھدیٰ و الرشاد: 165/2)

ابی طالب کے بعد سیّدہ خدیجہ کی طرف سے اِن کے چچازاد بھائی وَرقہ بن نوفل کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں:

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

جس نے ہمیں عزّتوں (Honour) اور اِنعامات (Blessings) سے نوازا ہے

جس کا ذِکر (ابی طالب) آپ نے کیا ہے

ہمیں اللہ کریم نے برتری (Preference) دی، جس کا ذِکر آپ نے کیا ہے

ہم سارے عرب کے سردار (Leader) اور اِن کو راستہ دکھانے والے ہیں

ہمارے قبیلہ کا کوئی فرد اِن باتوں سے اِنکار (Deny) نہیں کرتا

کوئی شخص بھی آپ کی فضیلت (Supremacy) کا اِنکار نہیں کرتا

ہم آپ کے خاندان سے تعلق جوڑنے کا بہت شوق رکھتے ہیں

خاندانِ قریش! گواہ رہنا (Be a witness) ، میں نے خدیجہ بنت خویلد کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِکاح محمد بن عبداللہ سے کر دیا ہے۔" (السیرۃ الحلبیہ: 227/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 165/2)

ابی طالب کی خواہش پر سیّدہ خدیجہ کے چچا عَمرو بن اَسد نے بھی اِس نِکاح کا اعلان کِیا ہے (سبل الہدیٰ والرشاد: 165/2)۔

رسول اللہ کا یہ پہلا (1st) نِکاح ہے۔ روایت اور ثقافت (Customs and culture) کے مطابق، رسول اللہ کے سر کے اوپر سے خشک کھجوریں اور مصری کی ڈلیاں (Sweets) پھینکی جا رہی ہیں۔ تقریب (Event) میں شامل لوگ اِن کی طرف لپکے اور اُنہیں کھانے لگے ہیں۔ روایت کے مطابق خوشی کے اِظہار (To express happiness) کے لیے تالیاں پیٹی (Clapping) اور مبارکبادیں دی جا رہی ہیں۔ اِس تقریب میں دولہا (Groom) اور دلہن (Bride) کے بہت سے عزیز اور رِشتہ دار شریک ہوئے ہیں۔ قریش مکّہ کے تقریباً تمام سردار شریک ہیں۔ مکّہ میں رہنے والے لوگوں کے خیال (Opinion) میں یہ ایک اعلیٰ رِشتہ ہے۔ سیّدہ خدیجہ عزّت دار (Respectable) اور اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور رسول اللہ مکّہ کے معزز ترین (The most respected) خاندان کے فرد ہیں جو اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے بھی اپنا ایک مقام (Standing) رکھتے ہیں (طبقات ابن سعد: 84/1)۔ رسول اللہ نے نِکاح کے موقع پر اپنی کنیز بَرکہ کو آزاد کر دیا ہے (صحیح مسلم: 1771/4603)۔ بَرکہ، رسول اللہ سے اِس قدر محبّت کرتی ہیں کہ آزادی کے بعد بھی رسول اللہ کے گھر ہی رہیں۔

شادی کا مہر (Groom's gift to bride on wedding) پانچ سو (500) دِرہم ہے۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق مہر بیس (20) اونٹ ہے (سیرت ابن ہشام: 190/1، البدایہ والنہایہ: 273/2)۔ سیّدہ خدیجہ کی جانب سے دَف (*Daff*- 'Arabian drum - Musical instrument) کا اِنتظام کِیا گیا، جسے چھوٹی بچیاں (Girls) بجا رہی ہیں (السیرۃ الحلبیہ: 202/1)۔ سیّدہ نے عروسی لِباس (Bridal dress) پہنا ہوا ہے (تاریخ یعقوبی: 14/2، سبل الہدیٰ و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرشاد: 164/2)۔ نِکاح کے بعد سیّدہ خدیجہ نے رسول اللہ کو چاندی (یا سونے) کے دو (2) اوقیہ دیئے اور کہا ہے:

''آپ ایک عمدہ پوشاک (Dress) خرید کر مجھے ہدیہ (Gift) کیجیے۔ چند مینڈھے (Few Lamb) خرید لیں اور ضرورت کی چیزیں بھی۔''

رسول اللہ نے ایسا ہی کیا ہے (المعجم الکبیر للطبرانی: 209/2، السیرۃ الحلبیہ: 227/1)۔ (ایک اوقیہ 122.74 گرام وزن (Weight) کو کہتے ہیں)۔ اِس زمانہ کی روایت (Custom) کے مطابق دولہا اپنے گھر دلہن لے جانے کے بعد ایک دعوت (Feast) کا اہتمام (Arrange) کرتا ہے۔ (آج کل ہم اِسے ولیمہ (Walima / Reception) کہتے ہیں۔) رسول اللہ نے شادی کی خوشی میں اپنے دوستوں، عزیزوں اور رِشتہ داروں کے لیے کھانے کا اہتمام کیا ہے، اِس میں تقریباً دوسو (200) مہمان (Guests) شریک ہیں۔ دو (2) اونٹ ذبح کر کے کھانا بنایا گیا ہے (السیرۃ الحلبیہ: 227/1)۔

کچھ دِن سیّدہ خدیجہ کے ساتھ ابی طالب کے گھر رہنے کے بعد رسول اللہ نے سیّدہ خدیجہ کے گھر میں رہائش (Residence) اِختیار کر لی ہے (اخبار مکّہ للازرقی: 199/2)۔

رسول اللہ کی شادی کے کچھ عرصہ بعد حلیمہ سعدیہ مکّہ آئیں اور رسول اللہ سے ملی ہیں۔ سیّدہ خدیجہ نے حلیمہ سعدیہ کی بہت خدمت کی اور اُنہیں جاتے ہوئے چالیس (40) بکریاں اور اونٹ دیئے ہیں۔ حلیمہ سعدیہ اپنے رضاعی بیٹے (Foster son) کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اُس سُلوک سے بھی جو اُن کی بہو (Daughter-in-law) نے اُن کے ساتھ کیا ہے (طبقات اِبن سعد: 113/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 363/1، انساب الاشراف: 95/1)۔

اِس شادی سے رسول اللہ کی زندگی میں خوشگوار (Pleasant) تبدیلی آئی ہے۔ سیّدہ خدیجہ تو پہلے ہی رسول اللہ کے حُسنِ اَخلاق (Moral values) اور اچھی عادات (Neat habits) سے متاثر (Impress) ہیں، اب اِنہوں نے زندگی رسول اللہ کی محبّت میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وقف (Dedicate) کردی ہے۔سیّدہ خدیجہ نے عہد کیا ہے کہ وہ ساری زندگی رسول اللہ کا ساتھ دیں گی۔ مُشکل آئے یا آسانی، وہ رسول اللہ کو اکیلا نہیں چھوڑیں گی۔آپ اپنی آخری سانس(Last breath) تک اِس عہد پر قائم رہیں۔سیّدہ نے اپنا مال، جان اور دِل رسول اللہ پر قربان کردیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ سب اعلانِ نبوّت سے پندرہ (15) سال پہلے کے حالات وواقعات ہیں۔ رسول اللہ، اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی اِتنا ہی اعلیٰ کردار اور کمالات اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

سیّدہ خدیجہ سے شادی کے بعد رسول اللہ مالی اعتبار (Financially) سے بھی خوش حال (Prosperous) ہوگئے ہیں۔آپ نے تجارت جاری رکھی اور مال تجارت لے کر مختلف ملکوں میں جاتے ہیں۔رسول اللہ جہاں بھی جاتے ہیں لوگ آپ کے اَخلاق اور کاروباری لین دین (Business dealing) سے بہت متاثر (Impress) ہوتے ہیں۔ رسول اللہ پچھلے کئی سال سے تجارت کرتے ہیں۔اِس دوران وہ بہت سے تجارتی قافلوں کو لے کر دوسرے شہروں میں گئے اور کئی قافلوں کے ساتھ اپنا سامان بھیجا ہے۔رسول اللہ نے جن لوگوں کے ساتھ تجارت کی اُن میں قیس بن سائب مخزومی، عبداللہ بن ابی الحمسا، ابوسُفیان بن حرب، عبدالکعبہ بن عثمان، عمر بن خطّاب، طلحہ بن عُبید اللہ، زُبیر بن عوام اور عثمان بن عفّان کے نام نمایاں ہیں۔

ابوسُفیان بن حرب تجارت کی غرض سے شام جارہے ہیں۔رسول اللہ نے اُن کے ہاتھ اپنا مالِ تجارت بھیجا ہے۔وہ دو (2) مہینے بعد شام کے سفر سے واپس آئے اور پھر مالِ تجارت لے کر یمن چلے گئے جہاں سے پانچ (5) مہینے بعد واپس آئے ہیں۔لوگوں کے عِلم میں آیا تو وہ ابوسُفیان کے پاس گئے اور اپنے مالِ تجارت اور منافع کے بارے میں پُوچھا ہے۔رسول اللہ بھی ابوسُفیان سے ملنے گئے ہیں۔آپ نے ابوسُفیان سے سلام دُعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اُن کے سفر، قیام (Stay) اور صحت (Health) کے بارے میں پُوچھا ہے۔ اُنہیں کامیاب تجارتی سفروں پر مبارک باد دی اور اپنے گھر واپس آ گئے ہیں۔ ابوسُفیان نے حیرانی سے اپنی بیوی ہندہ بنت عُتبہ *(Hindah bint 'Utbah)* سے کہا ہے:

''مجھے محمد بہت اچھا لگتا ہے۔ قریش کے تمام لوگوں نے مجھ سے اپنے مال اور منافع کے بارے میں پُوچھا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ محمد نے صرف میری خیریت (Well being) پُوچھی، اپنے مال اور منافع کی بات ہی نہیں کی۔''

ابوسُفیان کعبہ آئے تو اُن کی مُلاقات رسول اللہ سے ہوئی ہے۔ اُنہوں نے رسول اللہ سے کہا ہے:

''ابوالقاسم! تمہارے مالِ تجارت میں کافی نفع ہوا ہے، اب تمہارا سرمایہ (Investment) بڑھ گیا ہے، کسی کو بھیج کر اپنا مال اور منافع منگوا لو۔ میں تم سے اپنا حصّہ (Share) بھی نہیں لوں گا۔''

رسول اللہ، ابوسُفیان سے کہہ رہے ہیں:

''میں اپنا منافع اور رقم صرف اُس صورت میں لوں گا جب آپ اپنا حصّہ، جیسا باقی لوگوں سے وصول (Receive) کرتے ہیں، مجھ سے بھی لیں گے۔''

رسول اللہ نے ابوسُفیان کا حصّہ اُنہیں دے کر اپنی رقم اور منافع منگوا لیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آپ مجھے سارے جہاں سے عزیز ہیں

سیّدہ خدیجہ کا بھتیجا حکیم بن حزام حِباشہ (Hibashah) کی منڈی میں موجود ہے۔ حکیم غلام خریدنے کے لیے حِباشہ آیا ہے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے حکیم کو ایک غلام نظر آیا، جو باقی غُلاموں سے مختلف (Different) ہے۔ کھڑے ہونے کا انداز (Style)، بات کرنے کا سلیقہ (Compousure)، آنکھوں میں حیا (Respect)۔ حکیم نے سوچا ہے کہ یہ غلام ضرور خریدے گا۔ آخر کار غلام چار سو (400) دِرہم میں خرید لیا ہے۔ قیمت بتا رہی ہے کہ غلام عمدہ ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے:

اِس غلام کی عمر آٹھ (8) سال تھی تو یہ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے نانا (Maternal grandfather) کے گھر گیا (الروض الانف: 290/2)۔ گھر کے باہر کھیل رہا تھا، باقی بچے گھروں کو واپس چلے گئے تو یہ اکیلا (Alone) گھر سے باہر رہ گیا۔ بنی قَین (Bani Qain) کا قافلہ اِدھر سے گزرا، اُنہوں نے اکیلا بچہ دیکھا تو اِسے اغوا (Abduct) کر لیا اور غلام بنا کر بیچ دیا۔ یہ واقعہ 589 عیسوی میں ہوا۔ اِس زمانہ میں آزاد (Free) اور معصوم (Innocent) انسان کو طاقت کے زور پر غلام بنا لینا پایا جاتا تھا۔

غلام کے گھر والوں پر یہ خبر قیامت بن کر گُزری ہے۔ اُنہیں کچھ معلوم نہیں کہ اُن کا بیٹا کہاں ہے، اغوا (Kidnap) کرنے والے کس سَمت (Direction) گئے ہیں؟ غلام کے والد اپنے بیٹے کے غم میں دِن رات روتے رہتے ہیں۔ صُبح ہوتی ہے تو بیٹے کے ملنے کی اُمید لیے تلاش میں نکلتے ہیں۔ سارا دِن جگہ جگہ تلاش کرتے ہیں، شام میں گھر لوٹ آتے ہیں۔ ساری رات بے چینی (Disturbance) میں گُزرتی ہے، اِنتظار کرتے ہیں کہ کب صُبح

آپ مجھے سارے جہاں سے عزیز ہیں (جامع ترمذی:3815)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتو تلاش کے لیے نکلیں۔ اسی طرح سالوں گزر گئے ہیں، بیٹے کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل سکا۔ کئی سال گزر جانے کے بعد بھی وہ اپنے بیٹے کی جُدائی (Separation) کو بھلا نہیں سکے۔ بیٹے کے غم میں کئی کئی دِن کھانا نہیں کھاتے۔ بیٹے کو یاد کرتے ہوئے شاعری کرتے ہیں:

میں تمھاری جدائی میں روتا ہوں
یہ بھی نہیں جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا ہوا
کیا تم زندہ ہو؟
کیا تم کبھی گھر واپس لوٹو گے؟
کیا موت تمھیں اپنے ساتھ لے گئی؟
خُدا کی قسم! مجھے اُمید ہے
تم ایک دِن مجھے ضرور ملو گے
کیا تم کسی میدان میں ہو؟
یا تمھیں کوئی پہاڑ کھا گیا؟
کاش، مجھے یقین ہو کہ
تم لوٹ آؤ گے
میں زندہ ہوں تو صرف اِس اُمید پر
سُورج نکلتا ہے (Sunrises) تو تمھاری زندگی کی اُمید لے کر
دِن ڈھلتا (Sunset) ہے تو تمھاری یادیں (Memories) دے کر
ہوا چلتی ہے تو تمھاری یادیں خاک کے ساتھ لاتی ہے
میرا غم اور دُکھ کب کم ہو گا؟
کیا تم مجھے کبھی ملو گے؟ (أسد الغابة: 350/2، سیرت ابن ہشام: 247/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام کے والد کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہے، بیٹے کی تلاش۔ بیٹا بچپن (Childhood) میں اغوا کر لیا گیا، سکون آئے بھی تو کیسے؟

غلام خوش قسمت (Lucky) ہے کہ حکیم بن حزام نے اِسے خرید لیا ہے۔ غلام پسند آیا تو حکیم نے اپنی پھوپھی جان کو تحفہ (Gift) میں دے دیا ہے۔ اب غلام سیّدہ خدیجہ کی ملکیت ہے۔ یہ 596 عیسوی کا زمانہ ہے۔ غلام کی عمر اب پندرہ (15) سال ہے۔ سیّدہ نے نِکاح پر یہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ میں دے دیا ہے (المستدرک للحاکم: 213/3، أسد الغابة: 350/2)۔ غلام ہے بھی اِس قابل کہ اِسے تحفہ میں رسول اللہ کو دیا جائے۔ رسول اللہ نے غلام کو دیکھتے ہی کہا ہے:

"اللہ کی قسم! اِس کے چہرہ سے شرافت (Nobility) ٹپکتی ہے، عقل اور ذہانت (Intelligence) کے آثار (نشانیاں۔ Signs) بھی نمایاں (Visible) ہیں۔"

سیّدہ بولیں:

"سُنا ہے یہ بہت ناز و نَعم میں پلا (پیار۔ Pampered) اور کسی اچھے گھرانے سے ہے۔"

رسول اللہ غلام کو پیار سے پُوچھ رہے ہیں:

"بیٹا تمہارا نسب کیا ہے؟"

غلام بتا رہا ہے:

"میرے والد کا نام حارثہ *(Haritha)*، دادا کا نام شرحبیل *(Sharhabeel)* اور پردادا (Great grandfather) کا نام کعب *(K'ab)* ہے۔ میرا تعلق قبیلہ بنی عضرہ *('Udrah)* سے ہے۔ میری والدہ ثعلبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Th'albah) کی بیٹی اور قبیلہ طے (Tay) سے تعلق رکھتی ہے۔"

رسول اللہ نے سیّدہ خدیجہ سے پُوچھا ہے:

"کیا اب یہ غلام میرا ہے؟"

سیّدہ کہہ رہی ہیں:

"جی ہاں"

رسول اللہ نے غلام سے کہا ہے:

"بیٹا! تم آزاد (Free) ہو۔ اب تمہیں غُلامی کی مصیبت برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔"

مجھ کو اپنا بنا کے چھوڑ دیا
کیا اَسیری ہے، کیا رہائی ہے

اللہ کا رسول تو آیا ہی انسان کو انسان کی غُلامی سے آزاد کرانے ہے۔ پیدا ہوئے تو ابولہب کی کنیز ثُویبہ آزاد ہوئی، شادی ہوئی تو بَرَکہ کو آزادی مل گئی، اب آزادی کی نعمت (Blessing) اِس غلام کے حصّہ میں آئی ہے۔ غلام نے اپنی خوشی سے رسول اللہ کی خدمت کو آزاد زندگی پر ترجیح (Preference) دی ہے۔ رسول اللہ کی خدمت میں کئی سال گُزر گئے ہیں۔ غلام ہر گُزرتے لمحہ کے ساتھ اپنے مالِک کی محبّت میں گرفتار ہوتا چلا گیا ہے۔ دس (10) سال بعد بنی کلب (Bani Kalb) کا ایک قافلہ 606 عیسوی میں حج کے لیے مکّہ آیا تو اُن کی نظر غلام پر پڑی ہے۔ اِس زمانہ میں قبیلہ کے تمام لوگ ایک ہی جگہ پر رہتے ہیں، اِس لیے ایک جیسے چہرے (Faces) اور جسم (Structure) بہت جلد پہچانے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے غلام کو دیکھتے ہی پہچان لیا ہے۔ غلام سے والدین کے متعلق پُوچھا تو اُن کا شک

میں تو آپ کی محبّت میں ڈُوب چکا ہوں، میرے لیے تو آپ ہی سب کچھ ہیں۔ مجھے آپ کی غلامی، آزادی سے بڑھ کر ہے۔ (نا معلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Doubt)یقین میں بدل گیا ہے۔

بنی کلب کے لوگ حج سے واپس اپنے گاؤں پہنچے تو اُنہوں نے غلام کے والد کو خوشی کی خبر سنائی کہ اُس کا بیٹا زندہ اور مکّہ میں بنی ہاشم کے گھرانے میں غلام ہے۔غلام نے اپنے قبیلہ والوں کے ہاتھ اپنے والدین کو ایک نظم (Poem) کی صورت میں پیغام بھیجا ہے:

میں بہت دُور ہوں
لیکن خدا کے گھر کے قریب
وہاں
جہاں، دُنیا حج کرنے آتی ہے
میرا غم
جس نے سب کو پریشان رکھا
اب سکون (Peace) میں بدل جائے کہ
میں بہترین خاندان میں رہتا ہوں
تمام باپ اور بیٹے کریم(Kind) ہیں
مَعد کے خاندان میں ہوں (أسد الغابة: 350/2، الروض الانف: 291/2)

پیغام سنتے ہی غلام کے والد خوشی سے رو (Crying) رہے ہیں۔ باپ بیٹے کی جُدائی کو سترہ (17) سال گزر چکے ہیں۔مال و اَسباب (Resources) اِکٹھا کیا اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر بیٹے کا فدیہ (Ransom) ادا کرنے کے لیے مکّہ روانہ ہو گئے ہیں تا کہ بیٹے کو آزادی (Freedom) دِلوائی جا سکے۔ سارا راستہ بیٹے کو ملنے اور ساتھ واپس لانے کی سوچوں (Thoughts) میں گزرا ہے۔ راستہ بھر بے قرار (Disturb) رہے کہ کب بیٹے سے مُلاقات ہو گی؟ کب ہم اُسے اپنے گھر واپس لے کر آئیں گے؟ اُس کا مالِک کیسا ہو گا؟ کیا وہ ہمارے بیٹے کو آزاد (Free) کرنے کے لیے تیّار ہو جائے گا؟ وہ کتنا فِدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Ransom) مانگے گا؟ وہ کوئی ایسی شرط (Condition) تو نہیں رکھ دے گا، جسے ہم پورا نہ کر سکیں؟ ہمارا بیٹا غُلامی میں نہ جانے کیسی زندگی گزار رہا ہوگا؟ پچھلے سترہ (17) سال میں نہ جانے کتنی مصیبتیں اُٹھائی ہوں گی۔ ہمارا بیٹا پیدا تو آزاد ہوا تھا، پھر غُلامی (Slavery) اُس کے نصیب میں کیوں؟ سارا راستہ دِل میں طرح طرح کے خیال آتے رہے۔ مکّہ پہنچ کر رسول اللہ کا پُوچھا ہے۔ رسول اللہ سے کعبہ میں ہی مُلاقات ہوگئی ہے۔ غلام کے والد اور چچا نے اپنا تعارف (Introduction) کروایا اور رسول اللہ سے کہا ہے:

"عبدالمُطّلِب کے فرزند (Son) اور ہاشم کے بیٹے! ہم آپ کے پاس اِس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ ہمارا بیٹا آپ کا غلام ہے، ہم بڑی اُمید لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔"

رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

"تم لوگ کیا چاہتے ہو؟"

غلام کے والد کہہ رہے ہیں:

"ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے بیٹے کو آزاد کر دیں۔ ہم اِس کا فِدیہ (Ransom) ادا کرنے کو تیار ہیں۔ بس آپ اِسے آزاد کرنے کا وعدہ کر لیں اور بتائیں کہ ہمیں کتنا فِدیہ ادا کرنا ہے؟"

رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

"کیا اِس کے علاوہ بھی تمہاری کوئی خواہش (Wish) ہے؟"

غلام کے والد نے کہا ہے:

"جی نہیں، ہم آپ سے اِحسان (Favour) کی اُمید رکھتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ محبّت سے کہہ رہے ہیں:

''اگر تم اپنا بیٹا ساتھ لے جانا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض (Objection) نہیں ہے۔ میں اُسے بغیر فِدیہ لیے تمہیں دینے کو تیار ہوں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو خوشی سے چلا جائے اور اگر وہ میرے پاس رہنا چاہے تو تم ضد (Insist) نہ کرنا۔'' (أسد الغابة: 350/2)

غلام کے والد اور اُس کے بھائی کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہے۔ اِس سے بڑا اِحسان اور آسانی (Ease) کیا ہوسکتی ہے کہ بیٹے کا مالِک بغیر کسی فِدیہ کے اُسے آزاد کرنے کو تیار ہے۔ ہمارا بیٹا ہمارے پاس ہوگا۔ بھلا کوئی اپنے ماں باپ، خاندان اور قبیلہ کو چھوڑ کر کسی غیر جگہ، کسی اور خاندان میں رہنے کا فیصلہ کیسے کرسکتا ہے؟ کیا کوئی غُلامی کو آزادی پر ترجیح (Preference) دے سکتا ہے؟ رسول اللہ سے کہنے لگے:

''ہمیں آپ کی بات منظور (Acceptable) ہے۔ آپ نے ہم پر بہت اِحسان کیا ہے، ہم اِتنی آسانی کی اُمید نہیں رکھتے تھے۔''

غلام کے والد اور چچا رسول اللہ کے ساتھ اُن کے گھر آ گئے ہیں۔ بیٹے کو دیکھتے ہی اُن کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ بیٹے کو گلے لگا کر کافی دیر سے رو رہے ہیں۔ اُنہیں یقین نہیں آرہا کہ بیٹا اُن کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ بار بار بیٹے کو دیکھتے اور چُومتے ہیں۔ یہ جذباتی (Emotional) مُلاقات دیر سے جاری ہے۔ رسول اللہ بھی یہیں موجود ہیں۔ رسول اللہ نے غلام سے کہا ہے:

''بیٹا! تمہیں پورا اِختیار (Right / choice) ہے کہ تم چاہو تو اپنے والد کے ساتھ چلے جاؤ اور اِن کے ساتھ رہو، اگر چاہو تو تم میرے ساتھ رہو۔''

غلام کے والد اور چچا بہت مطمئن (Satisfied) ہیں۔ اُنہیں خوشی ہے کہ بیٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مالِک نے جو بات اُنہیں بیٹے کی غیر موجودگی (Absence) میں کہی تھی، وہ اِس پر قائم (Committed) ہے۔ غلام کی موجودگی میں بھی رسول اللہ نے وہی بات دُہرائی (Repeated) ہے۔ اِنہیں یقین ہے کہ بیٹا کوئی لمحہ (Moment) ضائع کیے بغیر اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے کا فیصلہ کرے گا۔ فطری (Naturally) اور ظاہری طور (Apparently) پر یہی ہونا چاہیے، لیکن ایسا ہوا نہیں۔

غلام کہہ رہا ہے:

"مجھے والد اور چچا بہت عزیز (Dear) ہیں۔ میں اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کو بہت یاد کرتا (Miss) ہوں لیکن میں اِبن عبداللہ (محمد) کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، یہ مجھے سارے جہاں سے عزیز (The dearest of all) ہیں۔"

غلام کے والد اور چچا کے لیے یہ جواب غیر متوقّع (Unexpected) ہے، اِنہیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا۔ وہ اپنے بیٹے سے پُوچھ رہے ہیں:

"بیٹا! کیا تم غُلامی کو آزادی پر ترجیح (Preference) دیتے ہو؟ کیا تم اپنے والدین اور خاندان کو چھوڑ کر غیروں میں رہنا چاہتے ہو؟ آخر ایسا کیا ہے جو تم یہ فیصلہ کر رہے ہو؟"

غلام اِنہیں بتا رہا ہے:

"اپنے مالِک کی عادتوں، ظرف اور حُسنِ سُلوک کو دیکھ کر میں دُنیا میں کسی اور کو اِن پر ترجیح (Preference) نہیں دے سکتا، مجھے ابی القاسم (محمد) کی غُلامی دنیا کی تمام نعمتوں (Blessings) اور آزادی سے کہیں زیادہ افضل (Preferred) ہے۔ میں اِنہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔" (طبقات ابن سعد: 40/3، الروض الانف: 292/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی عمر اِس وقت پینتیس (35) سال اور غلام کی پچیس (25) سال ہے۔ غلام کو رسول اللہ کے ساتھ رہتے ہوئے اِس وقت تک دس (10) سال گزر چکے ہیں۔ وہ رسول اللہ کی زندگی کے ہر پہلو (Aspect) سے واقف ہے۔ سیّدہ خدیجہ کا حُسن سُلوک بھی اِس کے سامنے ہے۔ یہ غلام مکّہ میں رہنے والے دوسرے غُلاموں کے حالات سے بھی واقف ہے، اِسے تو اپنی غُلامی، خوش نصیبی (Good luck) لگتی ہے۔ اِس غلام کا باپ اور چچا سمجھنے سے قاصر (Unable to comprehend) ہیں۔ یہ کیسا تعلق ہے کہ بیٹا اپنے والدین، بہن بھائی اور عزیز رِشتہ دار قربان کرنے کو تیّار ہے۔ اِس کے لیے دیارِ غیر (Foreign land) اپنے گھر سے زیادہ اہم ہے۔ اِنہیں سمجھ نہیں آرہا کہ اِس صورتِ حال میں کیا کریں۔ وہ رسول اللہ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ اُن کا بیٹا اگر اپنے مالِک کے پاس رہنا چاہے گا تو وہ اُسے واپس لے جانے کی ضِد نہیں کریں گے۔ اِنہوں نے رسول اللہ سے واپس جانے کی اِجازت (Permission) مانگی اور اپنے گاؤں روانہ ہوئے ہیں۔ اِنہیں اس بات کا اطمینان (Satisfaction) ہے کہ اِن کا بیٹا مکّہ کے معزز ترین (The most respected) گھرانہ میں رہتا ہے۔ اِس قدر خوش ہے کہ دُنیا کی ہر نعمت قربان کرنے کو تیار ہے۔ یہ واقعہ اعلان نبوّت سے پانچ (5) سال پہلے کا ہے۔

اِدھر غلام کے والد اور چچا گئے، اُدھر رسول اللہ غلام کو لے کر کعبہ میں آئے ہیں۔ اِس غلام کی قسمت کا ستارہ بلندیوں پر ہے۔ اِسے وہ عزّت (Honour) ملنے جا رہی ہے جو کائنات میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ رسول اللہ نے اعلان کیا ہے:

”زید میرا منہ بولا بیٹا (Adopted son) ہے۔“ (صحیح بخاری:4000)

جی ہاں یہ خوش قسمت غلام زید بن حارثہ (581-629,49) *(Zayd bin Haritha)* ہیں۔ سترہ (17) سال پہلے آزادی سے غُلامی جیسی مصیبت میں گھِرنے والا زید بن حارثہ، اب اللہ کے آخری نبی کا منہ بولا بیٹا ہے۔ عرب میں کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لینا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عجیب (Strange) نہیں لیکن ایک عزّت دار قبیلہ میں غلام کو منہ بولا بیٹا بنا لینا، ایسا کبھی نہیں ہوا۔ آقا اور غلام میں بٹے ہوئے (Divided) عرب معاشرہ میں ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ مکّہ کے سردار کہہ رہے ہیں کیا غلام ہمارے برابر ہیں؟ کیا اب غلام ہمارے بیٹوں کی جگہ لیں گے؟ سب حیران اور پریشان ہیں کہ آخر محمد بن عبداللہ چاہتا کیا ہے؟

زید بن حارثہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کائنات کے آخری رسول کا منہ بولا بیٹا ہوگا۔ کائنات میں کسی کو غُلامی نے اِتنا بڑا مرتبہ (Status) نہیں دیا، جتنا زید کو ملا۔ اِس زمانہ میں یہ عام ہے کہ بیٹا (Adopted son) اپنے نام کے ساتھ منہ بولے باپ کا نام لگاتا ہے، ایسا عزّت کے لیے کیا جاتا ہے (صحیح بخاری: 4782,4000)۔ زید بن حارثہ نے اِس کے بعد اپنا نام زید بن محمد *(Zayd bin Muhammad)* استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ایسا کئی سال تک ہوتا رہا جب تک قرآن مجید میں اِس طرح نام استعمال کرنے سے روک (Forbidden) نہیں دیا گیا (القرآن، الاحزاب 5:33، سنن نسائی: 3226)۔ اِس کے بعد زید پھر سے زید بن حارثہ کہلائے (صحیح بخاری: 4782، تاریخ دمشق الکبیر: 243/21، طبقات ابن سعد: 40/3)۔

بعد کے زمانہ میں زید کے بھائی جبلہ بن حارثہ *(Jablah bin Haritha)* بھی زید کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے رسول اللہ کے پاس آئے۔ رسول اللہ نے جبلہ کو بھی اِس شرط پر اجازت دے دی کہ میں فیصلہ زید کی مرضی (Will) پر چھوڑتا ہوں۔ جبلہ نے زید سے بات کی تو اُن کا جواب کچھ یوں تھا:

''اللہ کی قسم! مجھے ابو القاسم سے زیادہ عزیز کوئی نہیں۔ میں ساری زندگی اِن کے پاس رہوں گا۔'' (جامع ترمذی: 3815)

رسول اللہ کے صحابہ میں سے زید بن حارثہ واحد (Only) صحابی ہیں جن کا نام لے کر قرآن مجید میں ذِکر (Mention) کیا گیا ہے (القرآن۔ الاحزاب 37:33)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اعلیٰ گھرانہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیّدہ خدیجہ خوش گوار (Happy) زندگی گزار رہے ہیں۔ 598 عیسوی کے اِبتدائی مہینوں (محرم یا صفر) میں اِن کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اِس کا نام قاسم بن محمد (598-599,2) *(Qasim bin Muhammad)* رکھا گیا۔ قاسم کی وجہ سے ہی رسول اللہ کی کنیت (Teknonymic) ''ابی القاسم'' *(Abil Qasim)* یا ''ابو القاسم'' *(Abul Qasim)* ہوئی۔ قاسم دو (2) سال کی عمر میں وفات پا گئے (الروض الانف: 246/1، فتح الباری: 172/7)۔

598 عیسوی کے آخری مہینوں (ذی القعدہ یا ذی الحجہ) میں رسول اللہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی۔ اِن کا نام زینب بنت محمد (598-629,31) *(Zaynab bint Muhammad)* رکھا گیا۔ سیّدہ زینب کی شادی کم عمری میں ہی کر دی گئی۔ اِس زمانہ میں چھوٹی عمر میں شادی عام ہے (محمد رسول اللہ: 55/1)۔ سیّدہ زینب کی شادی اِن کی خالہ، ہالہ بنت خویلد *(Haalah bint Khuwaylid)* کے بیٹے ابو العاص بن ربیع (d:634) *(Abul 'Aas bin Rab'i)* سے ہوئی (الطبقات الکبریٰ: 25/8)۔ شادی کے موقع پر سیّدہ خدیجہ نے یمنی عقیق (Onyx) سے بنا ہوا ہار (Necklace) سیّدہ زینب کو تحفہ میں دیا۔ آپ کی شادی اعلانِ نبوّت (Announctment of prophethood) سے پہلے ہو چکی تھی۔ ابو العاص اور سیّدہ زینب کا تعلق ہمیشہ ہی بہت اچھا رہا۔ رسول اللہ نے نبوّت کا اعلان کِیا تو سیّدہ زینب آپ پر ایمان لے آئیں۔ سیّدہ زینب کی عمر اُس وقت گیارہ (11) سال تھی۔ ابو العاص اُس وقت ایمان نہیں لائے۔ قریش نے مسلمانوں پر ظُلم وسِتم شروع کِیا تو اُنھوں نے ابو العاص پر دباؤ (Pressure) ڈالا کہ وہ سیّدہ زینب کو طلاق (Divorce) دے دیں۔ قریش نے یہ پیشکش (Offer) بھی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ابوالعاص جہاں چاہیں، وہ اُن کی شادی کروانے کو تیّار ہیں۔ ابوالعاص نے ایسا کرنے سے نہ صرف اِنکار کردیا بلکہ اُن کا رویّہ (Treatment) سیّدہ زینب سے پہلے کی طرح بہت اچھا رہا۔ رسول اللہ ہمیشہ ابوالعاص کے طرزِ عمل (Behaviour) کی تعریف کرتے رہے (مجمع الزوائد:214/9)۔ سیّدہ زینب نے 629 عیسوی میں اکتیس (31) سال کی عمر میں وفات پائی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 1854/4)۔ سیّدہ زینب کی ایک بیٹی امامہ بنت ابوالعاص ('Umamah bint Abul 'Aas) اور بیٹا علی بن ابوالعاص ('Ali bin Abul 'Aas) ہیں

(صحیح بخاری:5996,516، شرح الزرقانی للمواہب اللدنیہ: 321/4)۔

601 عیسوی میں اللہ کریم نے رسول اللہ کو ایک اور بیٹی عطا فرمائی۔ اُن کا نام رُقیّہ بنت محمد (601-624,24) (Ruqayyah bint Muhammad) رکھا گیا۔ اعلانِ نبوّت سے پہلے سیّدہ رُقیّہ کا نِکاح عُتبہ بن ابولہب ('Utbah bin Abu Lahab) سے ہوا لیکن رخصتی نہیں ہوئی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 1839/4)۔ سیّدہ رُقیّہ اعلان نبوّت کے اِبتدائی دِنوں (Early days) میں ہی ایمان لے آئیں۔ ابولہب اور اُس کی بیوی اَروہ بنت حَرب (اُمّ جمیل) (Arwah bint Harb - Umm Jamil) نے اعلانِ نبوّت کے بعد رسول اللہ کی دشمنی میں اپنے بیٹے عُتبہ کو کہا کہ محمد کی بیٹی کو طلاق دے دو۔ عُتبہ بن ابولہب نے شرط (Condition) رکھی ہے کہ اُس کی شادی اَبان بن سعید بن عاص (Aban bin Saeed bin 'Aas) (مکّہ کا ایک بڑا سردار) کی بیٹی یا بہن سے کروادی جائے تو وہ سیّدہ رقیّہ کو طلاق دینے کو تیّار ہے۔ عُتبہ نے رسول اللہ کی بیٹی کو طلاق دے دی اور اَبان بن سعید کی بیٹی سے شادی کرلی (الطبقات الکبریٰ:29/8)۔ سیّدہ رقیّہ نے چوبیس (24) سال کی عمر میں وفات پائی۔

603 عیسوی میں سیّدہ خدیجہ سے رسول اللہ کی تیسری (3) بیٹی پیدا ہوئی۔ اُن کا نام اُمّ کلثوم بنت محمد (603-630,28) (Umm Kulthum bint Muhammad) رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ اعلان نبوّت سے قبل اُمّ کلثوم کا نِکاح عُتیبہ بن ابولہب ('Utaybah bin Abu Lahab) سے کِیا گیا۔ یہ نِکاح اور سیّدہ رُقیّہ کا نِکاح ابولہب کی درخواست (Request) پر ہوا۔ اعلان نبوّت سے پہلے، ابولہب رسول اللہ سے بہت پیار کرتا تھا۔ دشمنی تو اُس وقت شروع ہوئی جب رسول اللہ نے اللہ کے ایک ہونے اور تمام انسانوں کے برابر ہونے کا اعلان کِیا۔ (انساب الاشراف: 92/1) ابولہب اور اُس کی بیوی اُمّ جمیل کے کہنے پر عُتیبہ نے بھی سیّدہ اُمّ کلثوم کو طلاق دے دی۔ عُتبہ نے رُقیّہ اور عُتیبہ نے اُمّ کلثوم کو ایک ہی وقت میں طلاق دی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 1840/4)۔ ایسا ابولہب اور اُس کے خاندان نے رسول اللہ کو تکلیف (Hurt) دینے کے لیے کِیا۔ دیکھا جائے تو ماں باپ کے لیے ایک ہی وقت میں دو (2) بیٹیوں کی طلاق کتنی تکلیف کا باعث (Reason) بنتی ہے۔ سیّدہ اُمّ کلثوم نے اٹھائیس (28) سال کی عمر میں وفات پائی۔

رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت کے تقریباً تین (3) سال بعد 613 عیسوی میں سیّدہ خدیجہ سے اللہ کریم نے رسول اللہ کو ایک اور بیٹا عطا کِیا (المواہب للدنیہ: 344/4)۔ رسول اللہ نے اُس کا نام عبداللہ بن محمد (613-614,2) ('Abdullah bin Muhammad) رکھا۔ انہیں طاہر (Tahir) اور طیّب (Tayyeb) کے لقب (Epithet) سے پکارا جاتا تھا (الروض الانف: 156/2)۔ عبداللہ بن محمد چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے۔ قریش مکّہ نے اِس بات پر خوشی منائی (Celebrated)۔ عبداللہ بن محمد کی وفات پر بنی سہم (Bani Seham) کے سردار عاص بن وائل ('Aas bin Waa-il) نے کعبہ کے احاطہ (Premises) میں لوگوں کی موجودگی (Presence) میں کہا:

"اِبن عبداللہ (محمد) کی نسل منقطع (ختم) (Discontinue) ہوگئی، وہ اَبتر (بے نام ونشاں۔ Issueless) ہوگیا۔" (شرح الزرقانی علی المواہب للدنیہ: 344/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم نے عاص بن وائل کو سورہ کوثر (Surah Al Kauther) کی صورت میں جواب دیا:

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ (القرآن۔ الکوثر۔108)

پیارے رسول! بیشک، ہم نے آپ کو (ہر قسم کی نعمت۔ Blessing) کثرت (In abundance) سے عطا (Bestowed upon) کی ہے، آپ اپنے ربّ کی نماز پڑھیں (Offer)، قربانی (Sacrifice) دیں۔ بے شک آپ کا دُشمن ہی گمنام (Unknown) و بےنشان (Issueless) ہوگا (المواہب للدنیہ:344/4)۔

اعلانِ نبوّت کے پانچویں (5th) سال، 605 عیسوی میں سیّدہ خدیجہ کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام فاطمہ بنت محمد (Fatimah bint Muhammad) (605-632,28) رکھا گیا۔ آپ رسول اللہ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں۔ آپ اپنی والدہ کے بہت قریب تھیں۔ اِن کے بچپن میں رسول اللہ اِنہیں گود (Lap) میں اُٹھاتے اور لوریاں (Tale) بھی سناتے رہے۔

سیّدہ خدیجہ کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ کی تربیت کی ذمّہ داری رسول اللہ کی چچی فاطمہ بنت اَسد نے نبھائی۔ آپ بچپن سے ہی خاموش طبع (Habitually silent) ہیں۔ رسول اللہ سیّدہ فاطمہ سے اپنی محبّت کا اِظہار یوں کرتے ہیں:

"فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے، جس نے فاطمہ کو ناراض کیا، اُس نے مجھے ناراض کیا۔" (صحیح بخاری:3767)

سیّدہ فاطمہ کی چال (Walk) ہوبہو (Exactly) رسول اللہ جیسی ہے (صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری:6285)۔ رسول اللہ نے کہا:

''مجھے اللہ کریم نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی اِبن ابی طالب (661-599,63) ('Ali Ibn Abi Talib) سے کردوں۔'' (طبقات الکبریٰ: 16/8)

سیّدہ کو یہ عزّت (Honour) حاصل ہے کہ آپ دُنیا اور آخرت میں مومن عورتوں کی سردار ہیں۔ (صحیح بخاری:6285) اِسی نسبت سے آپ کو ''سیّدۃ النساء'' (Sayyedah tun Nisa) اور ''سیّدۃ النساء العالمین'' (Sayyedah tun Nisa al 'Aalmeen) کہا جاتا ہے۔ زَہرہ (Zahrah) اور بتول (Batool) بھی آپ ہی کو کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ کے وِصال (Death - Visaal) پر آپ کی اولاد میں سے صرف سیّدہ فاطمہ ہی حیات (Alive) تھیں۔ رسول اللہ کے گھرانے (Family) سے آپ کے وصال کے بعد سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ نے اٹھائیس (28) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سیّدہ خدیجہ سے رسول اللہ کے چھ (6) بچے پیدا ہوئے۔ بعد کے زمانہ میں سیّدہ ماریہ قبطیہ (Sayyedah Mariah Qibtiyah) (d:637) سے رسول اللہ کا بیٹا ابراہیم بن محمد (630-632,2) (Ibrahim bin Muhammad) پیدا ہوا۔

رسول اللہ کے گھر میں زید بن حارثہ بھی رہتے ہیں۔ زید، رسول اللہ کی محبّت میں اپنے والد کے ساتھ جانے سے اِنکار کر چکے ہیں (محمد رسول اللہ:302/1)۔ ایسا زید نے رسول اللہ کے حُسنِ سُلوک کی وجہ سے کیا ہے۔ رسول اللہ بچپن میں اپنے چچا ابی طالب کے گھر رہ چکے ہیں۔ رسول اللہ کے عِلم میں ہے کہ چچا مالی طور پر کمزور لیکن بہت زیادہ سخاوت (Generosity) کرتے ہیں۔ اب رسول اللہ کے مالی حالات بہت بہتر ہو چکے ہیں۔ رسول اللہ نے اپنے چچا عبّاس سے مشورہ (Consultation) کیا ہے:

''چچا ابی طالب کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں، ہم اِن سے ایک ایک بیٹا اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس لے آئیں۔"

عبّاس کو یہ بات پسند آئی ہے۔ دونوں مل کر ابی طالب کے پاس گئے اور اُن کی اِجازت (Permission) سے عبّاس نے جعفر *(J'afar)* اور رسول اللہ نے علی کو اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کِیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے علی کو باپ کی طرح پالا (سیرت ابن ہشام: 247/1)۔ عبداللہ بن محمد کی وفات ہوئی تو اِن کی جگہ رسول اللہ کے گھر میں علی ابن ابی طالب نے لے لی ہے۔ یہ سعادت (Blessing) علی اور زید کو ملی ہے کہ وہ رسول اللہ کے گھر میں رہتے اور وہیں سے تربیت (Training) حاصل کر رہے ہیں۔ رسول اللہ کی کنیز بَرکہ کی شادی عُبید بن یزید *('Ubayd bin Yazid)* سے ہوئی، وہ یثرب میں رہتی ہیں۔ اُن کا ایک بیٹا ایمن بن عُبید *(Ayman bin 'Ubayd)* (612-630,19) ہے۔ اِن کے شوہر کا انتقال (Death) ہوا تو مکّہ واپس آ گئیں اور اپنے شوق (Wish) سے رسول اللہ کے گھر رہنے لگی ہیں۔ رسول اللہ نے بَرکہ کا نِکاح زید بن حارثہ سے کر دیا ہے (صحیح مسلم: 1771/4603)۔ بَرکہ ایک بار پھر رسول اللہ کی خدمت میں ہیں اور آپ کے گھر کا فرد (Member) بھی۔ اِن تمام لوگوں کے ملنے سے ایک اعلیٰ گھرانہ (Great family) وُجود میں آیا ہے۔ تاریخ اِن سب لوگوں کی عظمت (Glory) کی گواہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اِس کا فیصلہ منظور ہے

اللہ کے نبی ابراہیم سے لے کر آج تک کعبہ (بیت اللہ) لوگوں کی توجّہ (Attention) کا مرکز ہے۔ اِس گھر کا حج کم وبیش (Almost) ہمیشہ ہی ہوتا رہا ہے۔ قریش کعبہ کی عمارت کو چمڑے اور اُونی (Woolen) کپڑے سے بنے ہوئے غلاف سے ڈھانپ (Enveloped) (Cover) کر رکھتے ہیں۔ اِن کو آپس میں جوڑ کر پردوں (Curtain) کی شکل دی جاتی ہے۔ حجرِ اَسود اور رُکن شامی *(Rukn Shami)* والی دیوار کے درمیان بیت اللہ کی عمارت کے اندر جانے کا راستہ ہے۔ یہ راستہ کھولنے یا بند کرنے کے لیے کوئی دروازہ (Door) نہیں، اِس لیے کوئی بھی بیت اللہ کے اندر جا سکتا ہے۔ اِس دیوار کے سامنے والی (Opposite) دیوار میں بھی ایک دروازہ ہے جو بیت اللہ سے باہر جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قریش کعبہ میں خوشبو کے لیے انگیٹھیاں (Burners) رکھتے ہیں جن میں خوشبودار (Perfumed) لکڑی جلائی جاتی ہے۔ خوشبو (Fragrance) کے لیے عود (Agar Wood) جلائی جاتی ہے۔ انگیٹھی سُلگاتے (Ignite) وقت اَنگارہ (Spark) کعبہ پر ڈالے گئے پردے (غلاف) پر جا گرا جس سے کعبہ کے غلاف کو آگ لگ گئی اور اِس کی دیواریں آگ کی وجہ سے پھٹ (Cracks) گئی ہیں۔ کعبہ کی عمارت پتھروں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر بغیر کسی گارے (Mud) یا سیمنٹ (Cement) کے بنائی گئی تھی (فتح الباری: 184/7)۔ کعبہ کی عمارت کو آگ سے نقصان پہنچا ہے (اخبار مکۃ الازرقی: 164/1)۔ یہ 606 عیسوی کا واقعہ ہے۔

کعبہ وادی مکّہ میں پہاڑوں کے درمیان نشیبی (Low-lying) جگہ پر تعمیر کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔عمارت کی چھت (Roof) نہ ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی کعبہ کے اندر بھی جمع ہو جاتا ہے۔ بارش کا پانی کعبہ کے اندر اور مطاف (جہاں طواف کیا جاتا ہے۔ *Mataaf*) دونوں جگہوں پر ایک ہی سطح (level) پر موجود ہوتا ہے۔کسی زمانہ میں عامر الجارد (*'Amir Al Jaarad*) نامی عرب سردار نے سیلاب (Flood) کا پانی روکنے کے لیے کعبہ کے صحن (Courtyard) کے اِردگرد دیوار بنادی تھی۔اس سال بارشیں زیادہ ہوئی ہیں، بارش کا پانی کعبہ اور اس کے اِردگرد جمع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کعبہ کی دیواروں میں دراڑیں (Cracks) آگئی ہیں۔کعبہ کے کچھ کونے (Corners) ٹوٹ گئے ہیں۔ اِس سال جرف (*Jarf*) کے علاقہ (Area) سے آنے والے سیلاب (Flood) نے عمارت کو نقصان پہنچایا ہے، ڈر ہے کہ عمارت کسی بھی وقت گر (Collapse) سکتی ہے۔ دیواروں کی مضبوطی (Strength) بہت کم ہے۔ مکّہ کے لوگ اکٹھے ہوئے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس عمارت کو گرا (Demolish) کر نئے سرے سے تعمیر کی جائے (سبل الہدیٰ والرشاد: 228/2)۔

نئی تعمیر سے پہلے کعبہ کی دیواروں کی لمبائی (Length) کچھ یوں ہے:

1۔ حجر اَسود سے رُکن عراقی تک (وہ کونہ جو عراق کی طرف ہے) تئیس (23) ہاتھ

اِسی دیوار میں کعبہ کا دروازہ موجود ہے جسے مُلتزِم (*Multazim*) کہتے ہیں

2۔ رُکن عراقی سے رُکن شامی تک (وہ کونہ جو شام کی طرف ہے) بائیس (22) ہاتھ

3۔ رُکن شامی سے رُکن یمانی تک (وہ کونہ جو یمن کی طرف ہے) اکتیس (31) ہاتھ

4۔ رکن یمانی سے حجر اَسود تک بیس (20) ہاتھ

اِن دیواروں کی بلندی (Height) نو (9) ہاتھ ہے

عبداللہ بن عبدالمُطلِب کے ماموں، ابووَہب بن عَمرو بن عائد مخزومی (*Abu Wahb bin 'Amr bin 'Aa-id Makhzumite*) نے باقی سرداروں کی موجودگی میں طے کیا کہ کعبہ کی حُرمت (Sanctity) یہ تقاضا (Demand) کرتی ہے کہ اِس کی تعمیر صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلال کمائی (Legitimate income) سے ہی کی جائے۔ اِس کے لیے سب سے حلف (Oath) لیا گیا ہے:

''کسی بھی ایسے کام سے کمائی ہوئی (Earned) دولت کعبہ کی تعمیر میں اِستعمال نہیں ہوگی جو حرام یا ممنوع (Prohibited) ہو۔ نہ تو کسی سے لُوٹا ہوا مال استعمال ہوگا، نہ جُوئے (Gambling) میں جیتی ہوئی رقم۔''

(سیرت ابن إسحاق: 151/1، طبقات ابن سعد: 145/1، سیرت ابن ہشام: 194/1)۔

کعبہ میں موجود تمام بُت اُٹھالیے گئے ہیں۔ اِنہیں احتیاط کے ساتھ (Carefully) سنبھال کر رکھ (Secure) لیا گیا ہے۔ نئی تعمیر کا فیصلہ کر لینے کے بعد مُشکل مرحلہ (Stage) یہ ہے کہ کعبہ کی عمارت کو گرائے (Dismantle) کون؟ اِس کام کے لیے کوئی تیّار نہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جو بھی اِس عمارت کو گرائے گا، اُس پر آفت (Misfortune) آجائے گی حالانکہ ایسا کسی بے حرمتی (Desecration) یا بُری نیت (Bad intention) سے نہیں کِیا جارہا۔ ولید بن مُغیرہ (527-622,96) (Walid bin Mughirah) مخزومی نے ہمّت (Dared) دکھائی۔ اُس نے کُدال (Pickaxe) پکڑی اور کعبہ کی دیوار توڑنا شروع کردی ہے۔ ولید نے یہ کہتے ہوئے کدال بیت اللہ کی دیوار پر ماری ہے:

''یا اللہ! تُو مجھے معاف (Forgive me) کرنا، میرا اِرادہ صرف خیر (Betterment) ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 212، الروض الانف: 261/2)

سب لوگ اگلی صُبح کا اِنتظار کرتے ہوئے ڈر (Worried) رہے ہیں کہ ولید پر کوئی مصیبت نہ آجائے۔ ولید پر کوئی مصیبت نہیں ٹُوٹی تو اگلی صُبح سب لوگ اِس کام میں شامل ہوگئے ہیں۔ کعبہ کی دیواریں مکمل طور پر گرادی گئیں اور نئی تعمیر کے لیے جگہ ہموار (Level)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردی گئی ہے۔ کعبہ کی بُنیادوں کے سبز رنگ (Green colour) کے پتھر نظر آنے لگے ہیں۔ کعبہ کی بُنیادوں (Foundation) کو توڑنے کی کوشش کی گئی تو زلزلہ (Earthquake) آگیا ہے۔ اِسے اللہ کی ناراضگی (Anger) کی علامت (Symbol) سمجھ کر بُنیادوں کو نہ چھیڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کعبہ کی تعمیر اللہ کے نبی ابراہیم کی تعمیر کردہ بُنیادوں پر ہی کی جارہی ہے۔ (سیرت ابن اسحاق: 152/1، سیرت ابن ہشام: 195/1)

اِنہی دنوں جدّہ کی بندرگاہ (Port) شعیبہ *(Sha'ibah)* پر ایک یونانی (Greek) بحری جہاز (Ship) ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے۔ بحری جہاز یمن میں واقع ایک کلیسا (Church) کی تعمیر کے لیے مصر سے سامان لے کر جارہا تھا۔ مکّہ والوں کو اِس بات کا پتا چلا تو ولید بن مُغیرہ کو ہی جہاز کی لکڑی خریدنے کے لیے بھیجا گیا ہے (طبقات ابن سعد: 145/1)۔ ولید لکڑی لانے کے علاوہ ایک رُومی کاریگر (Artisan) بھی اپنے ساتھ لے آیا ہے۔ اِس رُومی کاریگر کا نام باقوم *(Baakum)* ہے۔ باقوم کعبہ کی تعمیر کی نگرانی (Supervision) کے لیے موجود ہے (سیرت ابن ہشام: 193/1، الروض الانف: 259/2)۔ ہر قبیلہ کے ذمّہ کعبہ کی تعمیر کا کوئی نہ کوئی کام ہے۔ حجرِ اَسود سے رُکنِ عراقی والی دیوار کی تعمیر بنی عبدِ مَناف اور بنی زَہرہ کے حصّہ میں آئی ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کا خاندان بنی ہاشم، بنی عبدِ مَناف کا حصّہ ہے)۔ رُکنِ عراقی سے رُکنِ شامی والی دیوار بنی سہم اور بنی جمح تعمیر کررہے ہیں۔ رُکنِ شامی سے رُکنِ یمانی (حجر یا حطیم والی) کعبہ کی دیوار بنی عبد الدّار، بنی اسد اور بنی عدی کی ذمّہ داری ہے۔ رُکنِ یمانی سے حجرِ اَسود تک کی دیوار بنی مخزوم اور بنی تیم بنا رہے ہیں۔ اِن دِنوں مکّہ میں عمارت کی تعمیر بہت سادہ (Simple) انداز میں کی جاتی ہے۔ مٹّی اور پانی سے گارا (Mud) بنا کر پتھروں کو آپس میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ پتھر بڑے ہیں اور بھاری (Heavy) بھی۔ دو لوگ ایک پتھر اُٹھا کر لاتے اور دیوارِ کعبہ کی تعمیر کے لیے رکھ دیتے ہیں۔ اِسی طرح دیوار بنتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا رہی ہے۔ رسول اللہ اپنے چچا عبّاس کے ساتھ مل کر پتھر لا کر اپنے حصّہ کی دیوار میں نصب (Fix) کر رہے ہیں۔ اِس وقت رسول اللہ کی عمر پینتیس (35) سال ہے (المواہب اللدنیہ: 581/1، البدایہ والنہایہ: 324/2۔ السیرۃ النبویہ للذہبی: 77)۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کعبہ کی دیواروں کی بلندی (Height) پہلی تعمیر سے زیادہ ہوگی۔ کعبہ کی دیوار میں دروازہ زمین کی سطح (Level) سے بُلند (High) رکھا جائے گا تاکہ کعبہ کے اندر آنے جانے والوں کو کلید بردار (دروازہ کی چابی رکھنے والا۔ Keeper of the keys) سے اِجازت لینا ضروری ہو۔ اِس سے کُلید بردار کی اہمیت میں اضافہ ہوگا اور دوسری جگہوں سے بیت اللہ آنے والوں کے لیے کعبہ کے اندر جانا ایک اعزاز (Honour) ہوگا۔ دروازہ زمین کی سطح سے بُلند ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی بھی کعبہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا۔

دیواریں اونچی ہوگئیں اور حجر اَسود کو اِس کی جگہ پر نصب کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ تمام قبیلے جو کعبہ کی تعمیر میں حصّہ لے رہے ہیں، اِن کی خواہش ہے کہ یہ سعادت (Blessed Honour) اِن کے حصّہ میں آئے۔ یہ کوئی آسان فیصلہ نہیں ہے۔ کوئی ایک قبیلہ بھی اِس حق (Right) سے پیچھے ہٹنے کو تیّار نہیں۔ اِس وجہ سے کعبہ کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے۔ پہلے پہل یہ باتیں بحث (Arguments) میں بدلیں، آخرکار یہ جھگڑا بن گیا ہے۔ کوئی قبیلہ بھی اِس سعادت سے محروم (Deprived) نہیں رہنا چاہتا (سیرت ابن ہشام: 197/1)۔ ہر کوئی اِسے زندگی اور موت کا مسئلہ (Matter of life and death) بنائے بیٹھا ہے۔ اِختلاف (Disagreement) بس جنگ (War) میں بدلنے کو ہے۔ سب نے خون کے پیالہ میں اپنی انگلیاں ڈبو (Dip) کر چاٹ (Licked) لی ہیں کہ ہم اپنی جان دے دیں گے لیکن اِس حق سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ عرب میں حلف (Oath) لینے کا یہ طریقہ عام ہے۔ اِس سارے معاملہ (Matter) کو چار (4) دِن گزر گئے ہیں اور ابھی بھی کوئی فیصلہ ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ پانچویں دِن لڑائی چھڑنے کو ہے۔ ابو اُمیّہ بن مُغیرہ مخزومی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Abu Umayyah bin Mughirah Makhzumite) نے سب قبیلوں کو جمع کیا ہے۔ ابواُمیّہ (اُمّ المومنین اُمّ سلمہ (Umm Salmah) کے والد اور) قریش کے سب سے عمر رسیدہ (The oldest) شخص ہیں (أسد الغابۃ: 453/5، الاصابہ:404/8) ۔ اِن کی رائے (Proposal) ہے کہ لڑائی سے کعبہ کی بے حرمتی (Desecration) ہو گی۔ کعبہ میں قتل و غارت (Bloodshed) ہوئی تو مناسب (Fair) نہیں ہوگا، ہمیں مل بیٹھ کر کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔ کافی دیر کی گفتگو اور بحث (Debate) کے بعد یہ طے (Agree) پایا ہے:

> ''کل صُبح جو شخص سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہو گا، ہم اُسے اپنا حَکَم (فیصلہ کرنے والا۔ Arbitrator) مان لیں گے۔ وہ جو فیصلہ کرے گا، ہم سب اُس کے پابند (Committed to comply) ہوں گے۔ کوئی شخص یہاں (کعبہ) سے باہر نہیں جائے گا اور کعبہ سے باہر موجود کسی کو اِس فیصلہ کے متعلق نہیں بتایا جائے گا۔ یہ فیصلہ خُدا پر چھوڑ دیا جائے۔'' (سیرت ابنِ اسحاق: 154/1، سیرت ابنِ ہشام: 197/1)

سب لوگ اِس فیصلہ پر راضی (Agree) ہیں۔ اب اِنتظار ہو رہا ہے کہ رات ہو اور پھر اگلی صُبح پتا چلے کہ وہ کون ہے جو ہمیں اِس مُشکل سے نکالے گا۔ اِس بات کا کعبہ کے اندر موجود لوگوں کے علاوہ کسی کو علم نہیں کہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ ہر کوئی یہ خواہش رکھتا ہے کہ صُبح سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہونے والا شخص اُس کے قبیلہ سے ہو۔ اِس طرح حجرِ اَسود کو نصب کرنے کی سعادت اُس قبیلہ کو حاصل ہو جائے گی اور وہ قبیلہ عرب میں معزّز (Honourable) ہو جائے گا۔ اِس کے لیے تمام لوگ دُعا مانگ رہے ہیں۔

اگلی صُبح ایک خوبصورت ہاشمی جس کی عمر پینتیس (35) سال ہے، باب بنی شَیبہ (Baab bani Shaybah) (باب السّلام۔ Baab us Salam) سے کعبہ میں داخل ہوا ہے (سیرت ابن اسحاق:151/1، دلائل النبوہ للبیہقی:58/2) ۔ اُسے دیکھتے ہی سب کے چہروں پر خوشی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیل گئی اور سب کہہ رہے ہیں:

هٰذَا الْاَمِیْنُ رَضِیْنَا بِهٖ حَكَمًا هٰذَا مُحَمَّدٌ (سیرت ابن ہشام: 197/1)

یہ امین (امانت دار) ہے۔ ہم سب اِس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ یہ محمد ہے۔

رسول اللہ طے شدہ فیصلہ سے بے خبر ہیں۔ وہ تو اپنی عادت (Routine) کے مطابق کعبہ میں عبادت کے لیے آئے ہیں۔ اللہ کریم نے اپنے گھر کے لیے فیصلہ کرنے والا خود چُن (Select) کر بھیجا ہے۔ لوگ اِس بات پر خوش ہیں کہ کعبہ میں صُبح سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص اَمانت دار (Trustworthy)، صلح جو (Peace lover)، سمجھدار (Prudent) اور اعلیٰ خاندان سے ہے۔ یہ انسان سب کے لیے قابل قبول (Acceptable) ہے۔ اِنہیں یقین ہے کہ فیصلہ ایسا ہوگا جو حق (Just) پر ہو اور دُور رس نتائج (Far reaching results) کا حامل (Carrying) بھی۔

اب سارے لوگ رسول اللہ کے اِردگرد جمع ہیں۔ اِنہیں بتا رہے ہیں کہ قبیلے آپس میں کیوں جھگڑا کر رہے ہیں، سب لوگ سنگِ اَسود کو کعبہ کی دیوار میں نصب (Fix) کرنے کی سعادت (Honour) حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن کسی حل (Solution) پر پہنچنے میں ناکام ہیں۔ رسول اللہ نے بات سُن کر کہا کہ اِس مسئلہ کو آسانی سے حل (Solve) کِیا جاسکتا ہے۔ سب قبیلے حیران ہیں کہ اِس مسئلہ کا پُرامن (Peaceful) اور آسان حل کیا ہوسکتا ہے؟ یہاں تو کوئی بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں، ہر کوئی مرنے مارنے (Bloodshed) پر اُترا ہے۔ سب کی نظریں اب رسول اللہ پر ہیں۔

رسول اللہ نے اپنی چادر زمین پر بچھائی اور اِس پر حجرِ اَسود رکھ دیا ہے۔ لوگ حیرانی سے دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہونے جا رہا ہے۔ رسول اللہ نے تمام قبیلوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرداروں کو کہا ہے کہ وہ اِس چادر کو پکڑ لیں۔ کچھ سرداروں نے چادر کونوں (Corners) سے پکڑی جبکہ باقی سرداروں نے چادر کو مختلف جگہوں سے پکڑ لیا ہے۔ یوں کہئے کہ یہاں موجود کوئی بھی قبیلہ ایسا نہیں جس کا سردار چادر پکڑنے سے محروم (Deprived) رہا ہو۔ سب نے چادر پکڑ کر حجرِ اَسود کو اُٹھایا ہے۔ اِن میں دوسرے سرداروں کے علاوہ عُتبہ بن ربیعہ، زمعہ بن اَسود بن مطّلب *(Zam'ah bin Aswad bin Mut-talib)*، ابوحذیفہ بن مُغیرہ *(Abu Hudhayfah bin Mughirah)* اور قیس بن عدی *(Qays bin 'Adi)* شامل ہیں۔ حجرِ اَسود کو چادر کے ساتھ اُٹھا کر وہاں لے جایا گیا جہاں اِسے نصب (Fix) کیا جانا ہے۔ رسول اللہ نے حجرِ اَسود چادر سے اُٹھا کر اپنے ہاتھ سے کعبہ کی دیوار میں نصب کر دیا ہے(طبقات ابن سعد: 146/1، سیرت ابن ہشام: 1/-197)۔ حجرِ اسود مطاف (The place for circumambulation) کے فرش (Floor) سے ڈیڑھ (1.5) ہاتھ یعنی ساڑھے چار (4.5) فٹ بلندی پر نصب (Fix) کیا گیا ہے۔ ایسا خوبصورت حل (Solution) دینے پر مکّہ میں رسول اللہ کا مقام (Stature) مزید بُلند ہو گیا ہے۔ سب لوگ خوش ہیں کہ اِنہیں حجرِ اَسود نصب کرنے کی سعادت (Honour) مل گئی ہے(مسند احمد: 425/3، سیرت ابن ہشام: 197/1)۔ اِس طرح رسول اللہ نے عرب کو خُونی (Bloody) لڑائی سے بچالیا ہے۔ پانچ دِن بعد کعبہ کی تعمیر دوبارہ شروع ہوگئی ہے۔

یہ بات پہلے ہی طے کی گئی تھی کہ کعبہ کی تعمیر میں صرف حلال کمائی (Income) لگائی جائے گی۔ قریش کے پاس کعبہ کی تعمیر مکمل ہونے سے پہلے پیسے (Funds) کم پڑ گئے ہیں۔ اِس لیے اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ جنوب (South) کی جانب (Side) کعبہ کی عمارت چھ (6) ہاتھ کم کر دی جائے۔ یہ ٹکڑا حجر *(Hajar)* یا حطیم *(Hateem)* کہلاتا ہے۔ اِس نیم دائرہ (Semicircle) دیوار کے دونوں سِروں (Ends) پر راستہ موجود ہے۔ یہ کعبہ کی عمارت کا حصّہ ہے۔ (اِس میں اللہ کریم کی یہ حکمت (Blessing) نظر آتی ہے کہ عام لوگ بھی اِس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کعبہ کے اندر جا سکیں اور عبادت کر سکیں)۔

جب کعبہ کی دیواریں پندرہ (15) ہاتھ بُلند ہو گئیں تو دیواروں (عمارت) کے اندر چھ (6) ستون (Pillar) کھڑے کر کے اِس پر چھت (Roof) ڈال دی گئی ہے۔ کعبہ اپنی اِس تعمیر کے بعد چوکور (Quadrangle) شکل میں مکمل ہو گیا ہے۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد کعبہ میں بُت واپس رکھ دیئے گئے ہیں۔ ابراہیم، اسماعیل، عیسیٰ اور سیّدہ مریم (Sayyedah Maryam - Mary) کی تصویریں بھی دوبارہ سے دیواروں پر بنادی گئی ہیں۔ اِس تعمیر سے پہلے کعبہ کے دو(2) دروازے تھے، ایک اندر داخل ہونے کے لیے اور دوسرا باہر نکلنے کے لیے۔ نئی تعمیر کرتے ہوئے ایک ہی دروازہ رکھا گیا ہے(سبل الهدیٰ و الرشاد: 172/2)۔

معمولی نوعیت (Ordinary type) کا معاہدہ (Agreement) یا قَسم اُٹھانی ہو تو لوگ حطیم میں جاتے ہیں۔ کعبہ کی عمارت کے اندر جانے کے لیے ہفتے میں دو (2) دِن مخصوص (Dedicated) ہیں، پیر (Monday) اور جمعرات (Thursday)۔ کعبہ کے اندر جا کر قَسم اُٹھانے سے لوگ گھبراتے ہیں۔ اِنتہائی اہم اور مکمل یقین کی صورت میں ہی لوگ کعبہ کے اندر جا کر قَسم اُٹھاتے ہیں۔ یہ بات مشہور ہے کہ کعبہ کے اندر جا کر جھوٹی قَسم اُٹھانے والے بے نشان اور بے مراد رہتے ہیں۔ اِن کے گھر اُجڑ (Destroy) جاتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ روایت کرتی ہیں کہ فتح مکّہ کے بعد رسول اللہ نے کہا:

> ”عائشہ! تم نے دیکھا کہ سرمایہ (Money) کم ہو گیا تو اِنہوں نے حِجر (حطیم) کا حصّہ کعبہ سے باہر نکال دیا، اگر تمہاری قوم نئی نئی دِین میں داخل نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کی عمارت کو گرا کر اِس کے مشرقی (East) اور مغربی (West) سمت (Direction) میں زمین کے برابر دروازے رکھتا۔ حِجر کو کعبہ میں شامل کر دیتا۔“ (صحیح بخاری: 1584، صحیح مسلم: 1333/3242)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قریش کا دِل رکھنے کی خاطر کعبہ کی عمارت کو ابراہیم کی بنائی ہوئی بُنیادی شکل (Basic shape) میں تعمیر نہ کرنا رسول اللہ کی رواداری (Tolerance) اور حُسن اخلاق کی اعلیٰ مثال ہے۔ کعبہ کے لفظی معنی مکعب (Cube) ہیں۔ ابراہیم نے کعبہ کی تعمیر کی تو یہ مکعب نما (Cubic shaped) عمارت تھی۔ عربی زبان میں چھ (6) پہلوؤں (Sides) والی شکل کو مکعب یا کعبہ کہتے ہیں۔ کعبہ کے اِردگرد مسجد کو ''مسجد الحرام'' (*Masjid al Haraam*) کہا جاتا ہے۔ کعبہ کا ذِکر قرآن مجید میں مختلف ناموں سے مِلتا ہے۔

1۔ **البیت / بیتی** (القرآن۔البقرہ 125:2)　　1- *Al Bait / Baity*

2۔ **بیتک المحرم** (القرآن۔المائدہ 97:5)　　2- *Baitek Al Muharram*

3۔ **کعبۃ بیت الحرام** (القرآن۔ابراہیم 37:14)　　3- *K'abah Bait al Haraam*

4۔ **بیت العتیق** (القرآن۔الحج 29:22)　　4- *Bait al Atiq*

آج کل کعبہ کی دیواروں کی لمبائی کچھ یوں ہے:

1۔ حجرِ اسود سے رُکن عراقی تک (وہ کونہ جو عراق کی طرف ہے)　　11.52 میٹر

اِسی دیوار میں کعبہ کا دروازہ موجود ہے جسے مُلتزِم (Multazim) کہتے ہیں

2۔ رُکن عراقی سے رُکن شامی تک (وہ کونہ جو شام کی طرف ہے)　　11.28 میٹر

3۔ رُکن شامی سے رُکن یمانی تک (وہ کونہ جو یمن کی طرف ہے)　　12.11 میٹر

4۔ رکن یمانی سے حجرِ اسود تک　　12.84 میٹر

آج کل کعبہ کی بلندی چودہ (14) میٹر ہے۔ نیم دائرہ (Semicircular) دیوار اور کعبہ کی کالے پتھروں (Black stones) سے بنی عمارت کے درمیان کی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔ یہ دیوار جنوب مغرب (Southwest) میں واقع اور کعبہ کا ہی حصّہ ہے۔ اِسی لیے طواف اِس کے باہر سے ہی کیا جاتا ہے۔ حطیم کی نیم دائرہ (Semicircle) دیوار کی اونچائی 1.32 میٹر ہے۔ حطیم میں داخل ہونے والے راستوں کی چوڑائی (Width) ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف 2.23 میٹر اور دوسری طرف 2.24 میٹر ہے۔ زمین سے حجر اَسود کی بلندی 1.1 میٹر ہے۔ کعبہ کا دروازہ (مُلتزِم) زمین سے 2.25 میٹر اونچا اور 1.9 میٹر چوڑا ہے۔ دروازہ کا اوپر والا حصّہ زمین سے 5.35 میٹر اونچا ہے (سیرت النبی اٹلیس:506)۔

کعبہ کے اندر تین (3) ستون (Pillar) ہیں۔ دروازہ شمال مشرقی (Northeastern) دیوار میں حجر اَسود والے کونہ کے قریب نصب (Fix) ہے۔ 1036 ہجری یعنی 1627 عیسوی میں کعبہ کی چھت کے اوپر بارش کا پانی نکالنے کے لیے سونے (Gold) سے بنا ہوا پرنالہ (Rainwater spout) نصب کِیا گیا۔ اِسے میزابِ رحمت *(Meezab e Rahmat)* کہا جاتا ہے۔ کعبہ کا دروازہ 1361 ہجری یعنی 1942 عیسوی میں چاندی (Silver) سے بنا کر لگایا گیا۔ اِسے ابراہیم بدر *(Ibrahim Badar)* نے بنایا۔ 1399 ہجری یعنی 1979 عیسوی میں یہ دروازہ سونے (Gold) سے بنایا گیا۔ سونے سے بنا ہوا دروازہ ابراہیم بدر کے بیٹے احمد بن ابراہیم بدر *(Ahmad bin Ibrahim Badar)* نے بنایا۔ کعبہ کی عمارت کے اندر جانے کے لیے لکڑی کی بنی ہوئی سیڑھی (Stairs) دروازہ کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ کعبہ کی دیواروں کے نیچے چاروں طرف ایک بڑھی ہوئی چوکی (Base) ہے۔ اِس کی اونچائی دس (10) انچ اور چوڑائی تقریباً بارہ (12) انچ ہے۔ اِسے ''شاذوران'' *(Shazoran)* کہتے ہیں۔ دُنیا میں کہیں بھی نماز ادا کی جائے، رُخ (منہ۔ Direction) کعبہ کی طرف ہی کِیا جاتا ہے (القرآن۔البقرہ2:150-144)۔ کعبہ کی طرف رُخ کرنے کو قبلہ (Direction) کہا جاتا ہے۔ یہودیوں کا قبلہ بیت المقدس، یروشلم ہے۔ عیسائی عبادت کرتے ہوئے اپنا رُخ مشرق (East) کی جانب کرتے ہیں، اِسے (Ad Orientem) کہا جاتا ہے۔

شروع میں کعبہ پر قباطی (سفید کپڑا۔ White fabric) غلاف (Cover) چڑھایا جانے لگا۔ یہ کپڑا مصر (Egypt) میں تیار ہوتا تھا۔ اِس کے بعد دھاری دار (Striped) یمنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چادروں کا غلاف چڑھایا جانے لگا(سیرت ابن ہشام:199/1)۔کعبہ کوریشمی کپڑا دیباج(Debaaj) کا غلاف سب سے پہلے حجاج بن یوسف (661-714,54) *(Hajjaaj Bin Yusuf)* نے چڑھایا۔

کعبہ پر غلاف سال میں ایک (1)بار چڑھایا جاتا اور پرانا غلاف وہیں رہنے دیا جاتا تھا۔نصر *(Nasar)* نے ایک سوساٹھ (160) ہجری میں پرانے غلاف اُتروا کر نیا غلاف چڑھایا۔ اِس وقت سے ایسا ہی کِیا جاتا ہے۔ مامون عبداللہ بن ہارون الرشید (786-833,48) *(Mamoon 'Abdullah bin Harun ur Rashid)* نے سال میں تین (3) بار کعبہ کا غلاف تبدیل کرنا شروع کِیا۔ ذی الحجّہ کی آٹھ (8) تاریخ کوسرخ (Red)رنگ کا،رجب کی پہلی (1) تاریخ کوقباطی (سفید)اورانتیس (29) رمضان کو سرخ رنگ کا غلاف کعبہ پر چڑھایا جاتا تھا۔نصر نے بعد میں کعبہ پر سبز (Green) رنگ کا غلاف چڑھایا۔نصر اور مامون نے آپس میں طے کِیا کہ کعبہ کے غلاف کا رنگ باربار تبدیل نہیں کرنا چاہئے۔اُنہوں نے کالے رنگ کا کِسوِیٰ *(Kiswa)* کعبہ پر چڑھایا اور آج تک کعبہ کے غلاف کارنگ کالا ہی ہے۔

کعبہ کا غلاف جسے کِسوِیٰ کہتے ہیں، یہ کالے رنگ کے ریشم (Silk) اور سونے سے تیّار کِیا جاتا ہے۔غلاف ہرسال حج کے موقع پرتبدیل(Change) کِیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سارے صنم مسمار کر

بُت پرستی (Idol worship) کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اللہ کے نبی ہر زمانہ میں لوگوں کو ہدایت دیتے رہے اور ایک خدا کی عبادت کرنے کی تلقین (Stressed upon) کرتے رہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ سیدھا راستہ چھوڑ کر شرک اور بُت پرستی اپناتے رہے۔ اللہ کے نبی آدم علیہ السلام کی وفات پر آدم کو غسل اور کفن فرشتوں نے دیا اور اُن کا جنازہ بھی فرشتوں نے پڑھایا۔ شیث (Seth / Shees) اور اُن کی اولاد نے اُنہیں ایک غار میں دفن کر دیا۔ (طبقات ابن سعد:41/1)۔ اللہ کے نبی شیث کی اولاد اپنے دادا کی قبر پر جا کر اُنہیں یاد کرتی تھی۔ قابیل (Cain) کے بیٹے ہنوک بن قابیل (Hanook bin Cain) نے اپنے بھائیوں سے کہا:

> ''شیث کی اولاد کے پاس آدم کی قبر ہے جہاں وہ اپنے دادا کی یاد میں جاتے ہیں جبکہ ہمارے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔''

ہنوک نے اپنے خاندان کے لیے لکڑی سے ایک بُت تراشا (Carved) تا کہ وہ آدم کی یاد میں اُس بُت کے پاس جا سکیں۔ اِس طرح ہنوک نے پہلا بُت بنایا۔

اُس زمانہ میں انسانی عمر سینکڑوں (Hundreds) سال ہوا کرتی تھی۔ وَدّ (Wadd)، سواع (Sua'a)، یغوث (Yaghus)، یعوق (Ya'ooq) اور نسر (Nasr) بہت نیک لوگ تھے جو باری باری (One by one) ایک (1) مہینے کے اندر وفات پا گئے۔ اُن نیک لوگوں کی وفات سے اُن کی قوم بہت غمگین (Sad) تھی۔ قابیل کے ایک بیٹے نے اُن لوگوں سے کہا:

سارے صنم مسمار کر، بس اِک خُدا سے پیار کر رکھ کر نبی کو سامنے، آرائشِ کردار کر (مظفر وارثی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم لوگ اپنے پیاروں کے چلے جانے سے بہت غمزدہ (Sad) ہو، کیوں نہ میں تمھیں اُن کی تصویریں (Photographs) بنادوں جنہیں دیکھ کرتم خوش ہوجاؤ۔''

اُس نے اُن پانچ (5) لوگوں کی تصویریں بنا دیں اور انہیں جگہ جگہ رکھ دیا (Placed)۔لوگ لکڑی پر بنی ہوئی تصویروں کے پاس جاتے اور اپنے رِشتہ داروں کو یاد کرتے تھے۔ ایسا کئی نسلوں (Generations) تک ہوتا رہا۔لوگ اپنے بزرگوں اور رِشتہ داروں کوعزّت اور محبّت سے یاد کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے اُن کی عبادت کرنا شروع کردی۔ یہ قوم قابیل کی اولاد تھی۔ اللہ کریم نے اپنے نبی ادریس (Idris / Idrees / Enoch) کو اُس قوم کی طرف بھیجا۔ادریس نے اُن لوگوں کو سمجھایا:

''تم اِن تصویروں (بتوں) کی عبادت نہ کرو، ایسا کرنا شرک ہے۔''

اُس قوم نے ادریس کی بات نہ مانی۔ اللہ کے نبی نُوح کے آنے تک لوگ بُتوں کی عبادت کے عادی (Used to) ہوچکے تھے۔ اِس بات کا ہرگز مطلب (Meanings) یہ نہیں کہ سب لوگ ہی بُت پرست تھے۔ اُس زمانہ میں بھی لوگ اللہ کے دِین پر عمل کرتے تھے۔ نُوح ایک سو بیس (120) سال تک لوگوں کو اللہ کے دِین کی طرف بلاتے رہے۔ نُوح کی عمر چھ سو (600) سال ہوئی تو اللہ کریم نے اُنہیں بتایا کہ اب تمہاری قوم میں سے مزید کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا۔ اِس لیے تم ایمان لانے والوں کو ایک کشتی میں سوار کرلو (القرآن۔ ہود 11:36-37)۔ اللہ کا دِین ماننے والے کشتی میں سوار ہوگئے تو بارش اور سیلاب (Genesis flood) نے اُن کی قوم کو آلیا۔ اُس پانی نے ساری زمین کو اپنی لپیٹ (Covered) میں لے لیا۔ اُس سیلاب میں لکڑی کے تختوں (Boards) پر بنی تصویریں پانی میں بہہ گئیں۔ پانی کی لہریں (Waves) اُنہیں اِدھر اُدھر لے جاتی رہیں۔ پانی اترا تو لکڑی کے یہ تختے جدّہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سعودی عرب) کے قریب ساحل (Seashore) پر رُک گئے اور صدیوں (Centuries) تک وہیں پڑے رہے۔ زمانے کی تبدیلیوں میں یہ تصویروں والے لکڑی کے تختے ریت اور مٹی کے اندر دب گئے (Got buried)۔ (نُوح نے نوسو پچاس (950) سال عمر پائی)

صدیاں گُزرنے کے بعد انسانی نسل اور آبادی بڑھتی گئی۔ اللہ کے نبی ابراہیم نے بھی لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھانے کا کام بہترین صورت میں انجام دیا۔ ابراہیم نے اللہ کریم کے حکم پر اپنی اولاد کو ایک ایسی جگہ بسایا جہاں کوئی کھیتی باڑی (Cultivation) نہیں ہوتی تھی۔ ابراہیم نے اسماعیل کے ساتھ مل کر اللہ کریم کی عبادت کے لیے مکّہ میں ایک گھر بنایا جسے ہم بیت اللہ یا کعبہ کہتے ہیں۔ وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی قوم پھیلتی گئی اور مکّہ سے دُور علاقوں میں بھی جا بسی (Settled)۔ مکّہ سے جاتے ہوئے لوگ محبّت کے اِظہار میں کعبہ کے پتھر گھروں کی برکت (Blessing) کے لیے اپنے ساتھ لے گئے۔ اپنے شہروں اور گھروں میں مکّہ سے لائے ہوئے اِن پتھروں کا طواف ایسے ہی کرنے لگے، جیسے وہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے کعبہ سے لائے ہوئے پتھروں کی عبادت ایسے ہی شروع کر دی جیسے بُتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ توحید (Oneness) کے ماننے والے شرک کرنے لگے اور اللہ کے دِین کو بھول (Forgot) گئے۔ بنی اسماعیل میں سب سے پہلے بُت پرستی کرنے والے کا نام ہذیل بن مدرکہ *(Hadhil bin Madrakah)* تھا (سیرت ابن ہشام: 78/1)۔

کئی زمانے گُزرنے کے بعد مکّہ میں بنی جُرہم کی حکومت قائم ہو گئی۔ بنی خُزاعہ کے عَمرو بن لُحیّ *('Amr bin Luhayy Khuza'ite)* نے بنی اسماعیل کے ساتھ مل کر بنی جُرہم سے مکّہ کی حکومت چھین کر اُنہیں مکّہ سے نکال دیا۔ اِس کے بعد عَمرو بن لُحیّ کعبہ کا متولی (Custodian) بن گیا۔ کچھ عرصہ گُزرنے کے بعد عَمرو کو ایک بیماری (Disease) نے آلیا۔ اُسے مشورہ (Advice) دیا گیا کہ ملک شام میں بلقاء *(Balqa)* کے مقام پر موجود گرم پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے چشمہ سے نہائے (Take a shower) تو اُسے اِس بیماری سے نجات (Riddance) مل سکتی ہے۔ عَمرو ملک شام گیا اور اُس چشمہ سے غسل کے بعد تندرست (Healthy) ہو گیا۔

عَمرو نے وہاں لوگوں کو بُتوں کی عبادت کرتے دیکھا جو اُس کے لیے بالکل نیا تجربہ (Experience) تھا۔ عَمرو نے پُوچھا:

"یہ کیا ہے اور تم لوگ کیا کر رہے ہو؟"

اُسے بتایا گیا:

"یہ ہمارے خُدا ہیں اور ہم اِن کی عبادت کرتے ہیں۔ ہم اِن کے ذریعہ سے بارش مانگتے اور اپنے دشمنوں پر فتح (Victory) حاصل کرتے ہیں۔"

عَمرو بن لُحیّ کو یہ سب بہت اچھا اور آسان لگا۔ اُس نے پُوچھا:

"کیا مجھے بھی کچھ بُت مل سکتے ہیں؟"

جواب میں عَمرو کو بُت دے دیئے گئے، جنہیں وہ بڑے احترام کے ساتھ مکّہ لے آیا اور کعبہ میں مختلف جگہوں پر رکھ دیئے۔ یوں ایک خُدا کی عبادت کے لیے بنائے جانے والے گھر بیت اللہ میں بُتوں کی عبادت شروع ہوگئی (سیرت ابن ہشام: 77/1)۔ وقت گُزرنے کے ساتھ مکّہ میں بھی شرک اور بُت پرستی نے جگہ بنالی۔ عَمرو بن لُحیّ کا اثر و رسُوخ (Influence) بڑھتا گیا اور وہ عرب میں سب سے زیادہ معتبر (Respected) بن گیا (Trusted)۔ وہ جو کہتا، اُسے دِین سمجھا جاتا تھا۔ اُس نے اپنی زندگی بُت پرستی پھیلانے میں لگادی۔ اُسے کوئی نئی شکل (Shape) والا بُت مِلتا تو وہ اُٹھا کر کعبہ میں لے آتا۔ عَمرو بن لُحیّ کے پاس ایک جن بھی تھا جس کا نام ابوثمامہ *(Abu Thamamah)* تھا۔ ابوثمامہ (جنّ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عَمرو کو اُن لکڑی کے تختوں پر بنی تصویروں (بتوں) کے بارے میں بتایا جو ہنوک نے بنائی تھیں۔ اُس جگہ کی نشاندہی (Marking) کی اور کہا:

"یہ بُت تمہارے لیے عزّت، سکون اور حکومت (Rule) لائیں گے۔ اُنہیں مٹّی سے نکال لاؤ۔ یہ بُت ہر مُشکل اور بُرے وقت میں تمہاری مدد کریں گے۔"

عَمرو مٹّی اور ریت میں کھُدائی کر کے اُن بُتوں کو ڈھونڈ لایا اور اُنہیں لا کر کعبہ میں رکھ دیا۔ اُس سال حج کے موقع پر عَمرو نے لوگوں سے کہا:

"یہ بُت تمہارے خُدا ہیں، اِن کی عبادت کرو۔ یہ تمہیں مُشکل وقت سے بچائیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ دشمن کے خلاف جنگ میں تمہارا ساتھ دیں گے۔"

اِس کے بعد عرب میں بُت پرستی عام ہوگئی۔ ہر قبیلہ کا اپنا خُدا تھا۔ مکّہ کے تقریباً ہر گھر میں بُت موجود تھے۔ تمام لوگ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اپنے بُتوں کو سلام کرتے، چھُوتے (Touch)، اُن سے اپنی حفاظت (Protection) اور کامیابی کی دُعا مانگتے۔ گھر واپس آتے ہی وہ اپنے بُتوں کے سامنے حاضر ہوتے اور اُنہیں سلام کرتے۔ سفر کے دوران (During) جب کہیں رات گزارنے کے لیے رکتے تو چار (4) پتھر ڈھونڈتے، اُن میں سے بہترین (The best) پتھر کو خُدا بنا لیتے اور باقی تین (3) پتھروں کو کھانا بنانے کے لیے چولہے (Stove) کے طور پر استعمال کرتے۔

ایسے لوگ جو بُتوں کی عبادت نہیں کرتے، ایک خُدا پر یقین رکھتے، اُن کے گھروں میں بُت موجود نہیں تھے، اُنہیں عرب میں حنیف *(Hanif / Haneef)* کہا جاتا تھا۔ اِسلام آنے سے پہلے کے زمانہ میں پائے جانے والے بُتوں کے متعلق معلومات (Information) دلچسپی (Interest) کے لیے یہاں لکھی جا رہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ منات (Manaat):

عرب میں سب سے پرانا بُت منات تھا۔ اِس بُت کی شکل عورت (Female) جیسی تھی۔ یہ بحیرہ احمر (Red sea) کے ساحل (Seashore) پر قدید (Qudayd) کے مقام پر نصب (Fixed) تھا۔ منات عرب کے تین بڑے خداؤں میں سے ایک تھا۔ سورہ النجم میں اِن تینوں (لات، منات اور عزّیٰ) کا ذکر کیا گیا ہے (القرآن۔ النجم۔ 53:19)۔ وہ لوگ خُدا کی بیٹی کے طور پر منات کی عبادت کرتے تھے۔ بنی ازد (Bani Azd) اور بنی غسّان (Bani Ghussaan) منات کا حج بھی کیا کرتے تھے۔ منات کی حاضری کے بغیر اُن کا حج مکمل نہیں ہوتا تھا۔ بنی اَوس (Bani Aws) اور بنی خزرج (Bani Khazraj) حج اور عمرہ کا احرام (حج اور عمرہ کے لیے مخصوص (Special) لباس) منات کے پاس آ کر کھولا کرتے تھے۔ منات کے بُت کے سامنے قربانی کرنا عام تھا۔

2۔ لات (Laat):

طائف کے رہنے والے بنی ثقیف اِس بُت کی عبادت کرتے تھے۔ یہ بُت بھی ایک عورت کی شکل کا تھا اِس لیے اِس کی عبادت کرنے والے اِسے بھی خُدا کی بیٹی تصوّر (Imagine) کرتے تھے۔ یہ بُت طائف میں ایک چوکور (Quadrangle) ٹیلہ (Mound) پر نصب (Fix) اور اِس کے اوپر ایک مکان بنا ہوا تھا۔ طائف کے لوگ لات کے ٹیلہ کا طواف بھی کرتے تھے۔ اِس ٹیلے کے قریب ایک شخص ستّو (Barley husk) کا مشروب (Drink) بنا کر پلایا کرتا تھا۔ اِس شخص کے مرنے کے بعد بُت بنا کر اُس کی بھی عبادت شروع کردی گئی۔ اِس کا نام "الات" (Alaat) رکھا گیا۔ قریش بھی لات کو خُدا مانتے اور رات سونے سے پہلے اِس کی عبادت کیا کرتے تھے۔

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَوٰةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ (القرآن۔ النجم۔ 53: 22-19)

کیا تم نے کبھی لات و عزیٰ اور اُس تیسرے (بت۔ Diety) منات کو دیکھا ہے؟ (کیا تم نے کبھی اِس بے بُنیاد دعویٰ (Baseless claim) پر غور کیا ہے کہ اللہ کی اولاد (Descendants) ہے، وہ تو بے نیاز ہے۔ یہ کیسی سوچ ہے کہ) تمہارے بیٹے ہیں اور ربّ کی بیٹیاں؟ یہ تو بڑی ہی بے تکی (Odd) اور سفّاکانہ (Unfair / cruel) تقسیم ہے۔

3۔ عُزّیٰ ('Uzzaa):

عرب میں تیسرا (3) بڑا بُت عُزّیٰ تھا۔ اِس کی شکل بھی عورت جیسی تھی۔ اُن کے عقیدہ کے مطابق عُزّیٰ خُدا کی تین (3) بیٹیوں میں سے ایک تھی۔ مکّہ سے چند کلومیٹر دُور وادی نخلہ *(Nakhlah)* میں ببول (Acacia) کے ایک درخت کے نیچے یہ بُت نصب تھا۔ بعد میں عَمرو بن لُحیّ نے عُزّیٰ کا بُت بنوا کر بیت اللہ میں رکھوا دیا۔ عرب کے لوگ حلف (Oath) لینے کے لیے لات اور عُزّیٰ کی قَسم اُٹھایا کرتے تھے۔ جنگ میں بھی وہ اِن دونوں بُتوں کے نعرے لگایا کرتے تھے۔

ابوعبیدہ سعید بن عاص *(Abu 'Ubaydah Sa'id bin 'Aas)* بنی اُمیّہ کا ایک بڑا سردار تھا۔ اپنی زندگی کے آخری دِنوں میں بیمار ہو گیا۔ ابوعبیدہ کے رعب کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس رنگ کی پگڑی (عمامہ) ابوعبیدہ پہنتا تھا، مکّہ میں کوئی اور اُس رنگ کی پگڑی نہیں پہن سکتا تھا۔ قرآن مجید میں عُزّیٰ کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو وہ غصّے (Anger) میں تھا اور پریشان (Disturb) بھی۔ ابولہب اُس کی عیادت (بیمار پُرسی) کرنے گیا تو ابوعبیدہ رو رہا تھا۔ ابولہب نے پُوچھا:

”قریش کے سردار کو کس بات نے رُلا دیا ہے؟ کیا موت کا ڈر ہے؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابو عبیدہ نے کہا:

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے مرنے کے بعد عُزّیٰ کی عبادت نہیں کی جائے گی"

ابو لہب کہنے لگا:

"خدا کی قسم! لوگ عُزّیٰ کی عبادت تمہاری وجہ سے نہیں کرتے۔ تمہارے مرنے کے بعد بھی عُزّیٰ کی عبادت جاری رہے گی۔ تم اِس بات کی فِکر نہ کرو۔"

ابو عبیدہ نے ابولہب کا جواب سنا تو خوشی سے مسکرانے لگا اور بولا:

"مجھے سکون ہے کہ میرے بعد عُزّیٰ پر جان نثار کرنے والا اور اِس کا خیال رکھنے والا موجود ہے۔"

عُزّیٰ کے بُت کے آس پاس بہت سارے درخت تھے۔ رسول اللہ نے فتح مکّہ کے بعد خالد بن ولید *(Khalid bin Walid)* (592-642,50) کو اُن درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ تین (3) درخت کاٹنے کے بعد ایک بدشکل (Ugly faced) عورت نظر آئی جو اپنے خُدا ہونے کا دعویٰ کر رہی تھی۔ خالد نے اُسے توبہ (Renounce) کرنے کے لیے کہا لیکن وہ اپنے دعویٰ پر قائم رہی۔ خالد نے رسول اللہ کی ہدایت (Instruction) پر اُس کو قتل کر دیا (البدایہ والنہایہ: 362/4)۔

4۔ ہُبَل *(Hubal)*:

قریش کے سب سے بڑے دیوتا (god) کا نام ہُبَل تھا۔ عرب فال (Casting of lots) نکالنے کے لیے اُسی بُت کے پاس جایا کرتے تھے۔ ہُبَل کو نصب کرنے والے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام خُزیمہ بن مدرکہ (Khuzaymah bin Madrakah) تھا۔ اِس لیے اُس بُت کو ہُبَل خُزیمہ (Hubal Khuzaymah) بھی کہا جاتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق اِس بُت کا اصل نام ''بعل'' (B'al) تھا جو ملک شام کا سب سے بڑا دیوتا تھا۔ بعد میں بعل بگڑ کر ہُبَل بن گیا۔ یہ سرخ پتھر (عقیق۔Ruby) سے تراشا (Crafted) گیا انسانی شکل وصورت کا بُت تھا۔ اس بُت کا دایاں (Right) بازو ٹُوٹا (Broken) ہوا تھا جسے قریش نے سونے (Gold) سے بنوا کر لگا دیا۔ عرب کوئی بھی اہم کام کرنے سے پہلے ہُبَل کے سامنے فال (Casting of lots) نکالا کرتے تھے۔ اس بُت کے پاس سات (7) تیر موجود تھے۔ اگر فال میں وہ تیر نکلتا جس پر ''**نعم**'' (N'am) یعنی ''ہاں'' لکھا ہوتا تو عرب وہ کام کرتے تھے۔ اگر وہ تیر نکلتا جس پر ''**لا**'' (La) یعنی ''نہیں'' لکھا ہوتا تو اُس کام سے رُک جاتے تھے۔ ایک تیر پر ''**صریح**'' (Sareeh) لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر ''**مطصق**۔'' (Matsaq) اگر کسی بچے کے باپ کے بارے میں شک ہوتا تو اِن دو تیروں سے فال نکالی جاتی تھی۔ اگر **صریح** (Sareeh) لکھا ہوا تیر فال میں نکل آتا تو اُس کے باپ کی نسبت سے تمام شک (Doubt) دُور ہو جاتے۔ **مطصق** (Matsaq) لکھے ہوئے تیر کی صورت میں اس کا نسب (Lineage) حرام (Illegitimate) سمجھا جاتا تھا۔ باقی تین (3) تیروں کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ عرب جنگ میں ''ہُبَل کی جے'' کا نعرہ لگایا کرتے تھے کیونکہ یہ اُن کے عقیدہ کے مطابق قوت (Force) اور طاقت (Power) کا خُدا تھا۔

5۔ وُدّ / وَدّ (Wudd / Wadd):

یہ قبیلہ بنی کلب کا بُت تھا جو دومتہ الجندل (Doma tul Jandal) میں نصب تھا۔ وَدّ اور وُدّ ایک ہی بُت کے نام ہیں۔ غزوہ خندق (احزاب ,Ghazwah Ahzaab) (627) میں مارے جانے والے عَمرو بن عبدوُدّ ('Amr bin 'Abd Wudd) کا نام اسی بُت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اِس بُت کے ماننے والے کہتے تھے کہ ہم عورتوں کے محتاج نہیں کیونکہ ہمارے پاس وُدّ جیسا عظیم خُدا ہے۔ خالد بن ولید وُدّ کا بُت گرانے گئے تو دیکھا کہ یہ ایک انسان کی شکل کا بُت تھا جس کا قدو قامت (جسم) انسانوں سے بڑا تھا۔ اُس نے عرب کے انداز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اُس کی کمر کے ساتھ ایک تلوار لٹک رہی تھی اور کندھے پر کمان۔ ایک ہاتھ میں تیر تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں تیر رکھنے والا ترکش (Quiver) جس میں بہت سارے تیر تھے۔

6۔ اِساف *(Isaf)* اور نائلہ *(Na-ilah)* :

اِساف بُت کی شکل ایک انسان جیسی تھی۔ لوگ اِس بُت کا طواف کرتے تھے۔ اِس بُت کے سامنے قربانی کی جاتی تھی۔ روایت کے مطابق اِساف ایک مرد (Male) تھا اور اُس کا تعلق بنی جُرہم سے تھا۔ اُس کا پورا نام اساف بن یعلیٰ *(Isaf bin Y'ala)* تھا۔ نائلہ ایک عورت (Female) تھی اور اُس کا پورا نام نائلہ بنت زید *(Na-ilah bint Zayd)* تھا۔ نائلہ کا تعلق بھی قبیلہ بنی جُرہم سے تھا۔ یہ دونوں یمن کے رہنے والے تھے۔ قافلہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے مکّہ آئے، دونوں کعبہ میں داخل ہوئے تو وہاں اور کوئی موجود نہیں تھا۔ موقع پا کر اُنہوں نے کعبہ کے اندر زنا (Adultery) کیا۔ اللہ کریم نے ان دونوں کو نشانِ عبرت (Symbol of wrath) بنا دیا۔ دوسرے لوگ کعبہ کے اندر آئے تو دونوں کے جسم پتھر کے بن چکے تھے۔ لوگوں نے اُٹھا کر اُنہیں باہر پھینک دیا۔ کچھ عرصہ بعد عَمرو بن لُحَیّ اِن دونوں پتھر کے جسموں کو کعبہ میں لے آیا اور اِن کی عبادت شروع ہو گئی۔ لوگوں نے اِن کے بُت صفا اور مروہ پہاڑوں پر رکھ دیئے (فتح الباری: 549/6)۔

عرب میں اُس زمانہ میں اِن کے علاوہ سُواع، یغوث، یعوق، نسر، فلس، سعد *(S'ad)*، ذوالخلصہ *(Dhul Khalsah)*، ذوالشریٰ *(Dhul Sharaa)*، ذوالکفین *(Dhul Kiffayn)* یعبوب *(Y'abub)* اور بجر *(Bajar)* کے بُتوں کی بھی عبادت کی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ بنی کنانہ چاند کی عبادت بھی کرتے تھے۔ قبیلے ایک دوسرے سے خُدا بدل (Exchange) بھی لیا کرتے تھے۔ اگر کوئی بُت ٹوٹ جاتا تو لوگ کہتے:

''ہائے میرا خدا مر گیا، ہائے میرا خدا مر گیا۔ اب میں کیا کروں؟''

اُس زمانہ میں صرف بُت ہی مقدس (Sacred) نہیں تھے، جانور بھی اِس مرتبہ (Designation) پر فائز تھے۔ دس (10) بچے دینے والی اونٹنی بڑا اونچا مقام (High status) رکھتی تھی۔ اُس پر کوئی سواری نہیں کرتا تھا۔ اُس کا دُودھ بُتوں کے رکھوالے ہی استعمال کر سکتے تھے۔ ایسی اونٹنی جہاں چاہے پھر سکتی اور چارہ (Fodder) کھا سکتی تھی۔ ایسی اونٹنی کو ''بحیرہ'' *(Baheerah)* کہا جاتا تھا۔ ایسی اونٹنیاں بھی تھیں جو بُتوں کے نام پر آزاد (Free) چھوڑ دی جاتی تھیں۔ اُنہیں صائبہ *(Saa-ibah)* کہا جاتا تھا۔ ایسے ہی اونٹوں کو صائب *(Saa-ib)* کہتے تھے۔ ایسے اونٹ جن کے بچے جوان ہو جاتے اُنہیں بھی بُتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اُنہیں ''حام'' *(Ham)* کہا جاتا تھا۔

بھیڑیں بھی اِس نظام میں عزّت پاتی تھیں۔ ایسی بھیڑ جو سات (7) دفعہ دو (2) مادہ (Female) اور آٹھویں (8) مرتبہ نر (Male) بچہ دے تو وہ مقدس ہو جاتی تھی۔ اُسے ''وجیلہ'' *(Wajilah)* کہا جاتا اور اُس کا دُودھ صرف مرد (Male) ہی پی سکتے تھے۔ انوکھی (Unique) شکل والے درخت بھی اُس زمانہ میں خُدا کا درجہ رکھتے تھے۔

غلّہ (Grain) پیدا کرنے والے ایک قبیلہ نے لکڑی اور پتھر کا بُت بنانے کی بجائے آٹے (Flour) کا بہت بڑا بُت بنا لیا اور اُس کی عبادت کرنے لگے۔ ایک سال قحط (Drought) پڑا تو اِسی خُدا کو کاٹ کاٹ کر کھا گئے۔

اِن حقائق (Realities) کی موجودگی اور حالات میں اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توحید (Oneness) کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ سینکڑوں خداؤں کی عبادت کرنے والوں کو ایک خُدا پر یقین کیسے آتا۔ اُن کے لیے بُتوں کے علاوہ خُدا کی کوئی اور صورت ممکن ہی نہیں تھی۔ اُنہیں یہ بھی سمجھ نہیں آتی تھی کہ ہر معاملہ (Matter) میں ایک ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُدا کیسے کام آسکتا ہے؟ زندگی بھی اُسی سے، موت بھی اُسی سے، اولاد بھی اُسی خدا سے اور رزق بھی۔ بارش کے لیے بھی وہی خدا اور دشمن سے فتح (Victory) کے لیے بھی اُسی خُدا سے مدد مانگیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ایک خُدا اِتنے کام اکیلا کیسے کر سکتا ہے؟

(بُتوں کے متعلق تمام معلومات ہشام اِبن کلبی (Hishaam ibn Kalbite) کی تحریر ''کتاب الاصنام'' (*Kitab al Asnaam* - The book of Idols) سے لی گئی ہیں)۔

رسول اللہ کے زمانہ میں عرب میں رہنے والے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو توحید کے قائل (Believer) ہیں لیکن اِنہیں بھی اللہ اور بندے کے آپس میں تعلق کا اِظہار (Express) کرنے کے لیے رہنمائی (Guidance) چاہیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھئے اپنے ربّ کے نام سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر اب چالیس (40) سال ہے۔ یہ 610 عیسوی کا زمانہ ہے۔ رسول اللہ مکّہ میں ایماندار اور سچّے انسان کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اِنہیں صادِق (Saadiq - truthful) اور امین (Ameen - Trustworthy) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مکّہ کے رہنے والے تمام لوگ اپنے اِس بیٹے پر (Pride) فخر کرتے ہیں۔ ہر کوئی رسول اللہ سے ملنا اور تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ مکّہ کے لوگ آپ کی دانائی (Wisdom) کے قائل (Convinced) ہیں۔ آپ کے عربی زبان پر عبور (Command) اور خیالات سے متاثر (Impress) ہیں۔ رسول اللہ کے اخلاق سب سے اعلیٰ ہیں۔ تیراندازی (Archery) میں بھی رسول اللہ کا کوئی ثانی نہیں ہے (Second to none)۔ حسب ونسب (Lineage) بھی اعلیٰ ہے۔ تجارت میں اپنا ایک نام رکھتے ہیں۔ اَمن اور صُلح (Peace) کے پیامبر (Messenger) ہیں۔ لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ غریبوں کی مدد اور کمزوروں کا ساتھ دیتے ہیں۔ عرب کا بڑے سے بڑا سردار رسول اللہ کی صلاحیتوں (Credentials) کا اعتراف (Acknowledge) کرتا ہے۔ رسول اللہ سے زیادہ محبتیں سمیٹنے والا کوئی نہیں ہے۔

رسول اللہ کا اندازِ گفتگو دِل میں اُتر جانے والا ہے۔ اعلیٰ اخلاق رسول اللہ کی ذات کی پہچان (Identity) ہیں۔ ہمسایوں (Neighbours) کا خیال رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں رکھتا۔ رسول اللہ کی زبان سے سچ کے علاوہ کچھ نکلتا ہی نہیں۔ آپ سب سے بڑھ کر نیکی اور سخاوت (Generosity) کرنے والے ہیں۔ وعدہ کی پاسداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Keeping the promise) کسی نے سیکھنی ہو تو محمد بن عبداللہ سے سیکھے۔ رسول اللہ کمزور اور بوڑھے لوگوں کا سامان اُٹھاتے اور اُنہیں اُن کی منزل (Destination) تک پہنچا کر آتے ہیں۔ بیماروں کی عیادت بھی کرتے ہیں (Visiting the sick) اور مالی مدد (Financial support) بھی۔ مہمان نوازی (Hospitality) میں رسول اللہ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ مصیبت (Difficult times) میں کوئی دوسرا مدد کے لیے آئے یا نہ آئے، رسول اللہ موجود ہوتے ہیں۔ رسول اللہ مُشرِکانہ رسموں (Polytheist rituals) اور جاہلانہ طور (Ignorant) طریقوں سے بچے (Away) رہے ہیں۔ رسول اللہ ہمیشہ سے ہی توحید (Oneness) کے قائل رہے ہیں۔ چالیس (40) سال کی مدّت (Duration) تک انسان کی ہر اچھی بری عادت سامنے آجاتی ہے۔ اِس میں وہ زمانہ بھی شامل ہے جب شعور (Sense) نہیں ہوتا، وہ زمانہ بھی موجود ہے جب صحیح اور غلط کا فرق (Difference) مُشکل ہوتا ہے۔ وہ زمانہ بھی اِس مدّت (Duration) میں شامل ہے جب انسان جوانی کی طاقت میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا (One does not care about anyone)۔ نئی نئی سوچ (Thoughts) اور خیالات (Views) انسان کو مختلف رنگوں اور سمتوں (Directions) میں بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ کا رسول ہر عمر میں مثالی کردار (Examplary charecter) کا حامل رہا ہے۔ کردار کی ایسی عظمت (Glory) چالیس (40) سال تک قائم رکھنا محمد بن عبداللہ ہی کا کمال (Excellence) ہے۔

رسول اللہ نے اعلان کیا ہے:

> ”میں تم میں اجنبی (Stranger) نہیں ہوں کہ تمہیں میرے متعلق معلوم نہ ہو کہ میرا کردار اور عمل کیسا ہے۔ میں نے ایک عمر تمہارے درمیان گزاری ہے۔ میری زندگی تمہیں کس بات کی گواہی دیتی ہے؟“

اللہ کریم نے رسول اللہ کا کردار چالیس (40) سال تک لوگوں کو دِکھایا اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بتایا کہ بہترین انسان زندگی کیسے گزارتا ہے(القرآن۔ یونس۔16:10)۔ رسول اللہ مکّہ کی گھاٹیوں (Gorges / Passes) اور وادیوں (Vallies) میں اکیلے نکل جاتے ہیں۔ گھنٹوں اللہ کریم کی کائنات کے بارے میں غور وفکر (Meditation) اور اللہ کریم کا ذِکر کرتے رہتے ہیں۔ آپ دینِ ابراہیم کے مطابق عبادت کرتے ہیں (سیرت ابن ہشام: 234/1)۔ رسول اللہ خُدا کے ایک ہونے پر یقین رکھتے ہیں اور کبھی بُتوں کے قریب بھی نہیں گئے۔ پچھلے تین (3) سال سے رسول اللہ نے غور وفکر کے لیے تنہائی (Isolation) تلاش کرنا شروع کردی ہے۔ رسول اللہ مکّہ سے پانچ (5) کلومیٹر دُور مشرق (East) میں واقع (Situated) ایک اونچے پہاڑ کی غار (Cave) میں چلے جاتے اور غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک خیمہ نما غار ہے۔ اس غار کا نام ''غارِ حرا'' (Ghaar Hira - Cave Hira) اور اِس پہاڑ کو ''جبلِ حرا'' (Jabal Hira) اور ''جبلِ نور'' (Jabal Noor - Mount. of Light) کہا جاتا ہے۔ اِس غار سے بیت اللہ نظر آتا ہے۔

غار پہاڑ کی چوٹی سے ستّر (70) میٹر نیچے مغرب (West) کی طرف ہے۔ غار، پہاڑ کے اندر نہیں، بلکہ اس کے پہلو (Side) میں ایک خیمہ کی طرح اور ذرا باہر کو ہٹ کر ہے۔ غار تک جانے کے لیے سترہ سو پچاس (1750) قدم (Steps) چلنے پڑتے ہیں۔ غار کی لمبائی چار (4) میٹر، چوڑائی ایک اعشاریہ چھ (1.6) میٹر اور اونچائی آگے کی طرف آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ غار کا رُخ (Direction) ایسا ہے کہ دِن میں سُورج کی روشنی براہِ راست (Direct) غار میں داخل نہیں ہوتی۔ جبلِ نور (حرا پہاڑ) اپنے دامن میں پھیلاؤ (Breadth) رکھتا ہے۔ سارا پہاڑ ہی سخت پتھر (Rock) کا ہے۔ اُس پہاڑ کی اونچائی (Height) چھ سو بیالیس (642) میٹر ہے۔ یہ مکّہ سے طائف جانے والی سڑک سے دو سو (200) میٹر دُور ہے۔ پہاڑ کے دامن میں پانچ سو (500) میٹر تک راستہ ہموار (Level) اور اس سے آگے چڑھائی (Slope) شروع ہو جاتی ہے۔ اِس کی چوٹی (Peak) نوکیلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Pointed) ہے۔ پہاڑ کے اوپر چڑھنے کا راستہ مشرق کی سمت سے (Towards the east) گھومتا ہوا (Revolve around) اوپر جاتا ہے۔ جبل حرا اور جبل ثبیر (Jabl Thabeer) ایک دوسرے کے سامنے واقع ہیں۔ جبلِ حرا، جبلِ ثبیر سے زیادہ بُلند ہے۔

رسول اللہ خشک کھجوریں، ستو (Barley husk)، پانی اور دُودھ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ رسول اللہ کئی دِن اور راتیں اِسی غار میں گزارتے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء ختم ہوں تو اپنے گھر آتے اور ضروری سامان لے کر غارِ حرا میں واپس چلے جاتے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کبھی کبھار (At times) خود اور کبھی کسی کے ہاتھ رسول اللہ کو کھانے کا سامان (Eatables) غارِ حرا میں بھجوا دیتی ہیں (صحیح بخاری: 3۔ صحیح مسلم: 160/403)۔ یہ، وہ خوش قسمت مقام ہے، جہاں رسول اللہ اپنے مقصد کی تلاش میں آتے ہیں۔ رسول اللہ تو اپنے لڑکپن (Boyhood) میں جب بکریاں چَرایا کرتے، تب بھی کائنات اور اِس کی وسعتوں (Vastness) پر غور کیا کرتے تھے۔ اب اِن سوالوں کے جواب ملنے کا وقت قریب ہے۔

رسول اللہ سوتے ہوئے خواب میں جو دیکھتے ہیں، وہ دِن میں اِن کے سامنے وقوع پذیر ہوجاتا ہے (Is brought to reality)(صحیح بخاری: 3)۔ اِن سچّے خوابوں نے رسول اللہ کو کائنات کی حقیقتوں (Realities) کو مزید قریب سے دیکھنے کا موقع دیا ہے۔ یہ سلسلہ چھ (6) مہینے تک چلتا رہا (زاد المعاد: 84/1)۔ رسول اللہ رمضان کا مہینہ غارِ حرا میں ہی گزارتے ہیں۔ اِس سال بھی ایسا ہی ہے۔ پیر (Monday) اکیس (21) رمضان المبارک چالیس (40) فیل (10 اگست 610 عیسوی) کو رسول اللہ غارِ حرا میں موجود ہیں۔ آپ نے ایک آواز سُنی ہے۔ (صحیح مسلم: 1162/2750، مسند احمد: 3886، السیرۃ النبویہ للمہدی: 164/1)۔ آواز سُن کر رسول اللہ غار میں اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں۔ اِنہیں اپنے سوا کوئی اور نظر نہیں آیا۔

یہ آواز ایک فرِشتہ (Angel) کی ہے جو اللہ کریم کا پیغام لے کر آیا ہے۔ فرِشتہ سبز (Green) رنگ کے ریشم (Silk) پر سنہری (Golden) حروف (Letters) سے لکھی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان کی عبارت (Text) لایا ہے۔ اِس نے رسول اللہ سے کہا ہے (سیرت ابن ہشام: 236/1، سیرت ابن اسحاق: 180/1، اشعۃ اللمعات، تفہیم القرآن: 96، المستدرک للحاکم: 2874):

"اقرا" "پڑھئے" (Iqra - Pleas read)

رسول اللہ نے جواب دیا ہے:

مَاأَنَا بِقَارِئٍ (Ma Ana Baqaari)

"میں پڑھنے والا نہیں ہوں" (I am not a reader)

اِس کے بعد فرِشتہ نے رسول اللہ کو پکڑ کر سینے سے لگایا (Hugged)، اپنی طرف دبایا اور چھوڑ دیا ہے۔ فرِشتہ پھر کہہ رہا ہے:

"پڑھئے" (Please read)

رسول اللہ نے دوبارہ کہا ہے:

"میں پڑھنے والا نہیں ہوں"

فرِشتہ نے ایک بار پھر رسول اللہ کو اپنے سینہ سے لگا کر پہلے کی نسبت (Comparatively) زیادہ زور سے اپنی طرف دبا کر کہا ہے:

"پڑھئے۔ اپنے ربّ کے نام سے"

رسول اللہ نے اِس بار پُوچھا ہے:

"کیا پڑھوں؟" (What to read?)

فرِشتہ کہہ رہا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (القرآن۔ العلق۔ 96:1-5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ربّ کے پاک نام کے ساتھ پڑھنے کا آغاز (Start) کریں
جس نے (سب کو) پیدا (Created) کیا ہے۔ اُس نے انسان کو جمے
ہوئے خون (Clot of congealed blood) سے بنایا ہے۔ آپ پڑھنے
کا آغاز (Begin) کریں، آپ کا ربّ تو بڑا ہی کریم (The most
generous) ہے، جس نے قلم (Pen) کے ذریعہ انسان کو لکھنا سکھایا۔ (پھر
انسان نے اِس علم کو دوسروں تک پہنچایا)۔ (آپ کے ربّ نے) وہ کچھ
سکھایا جو انسان نہیں جانتا تھا۔

رسول اللہ نے فرشتہ کے ساتھ اِن آیات (Verses) کی تلاوت (Recite) کی ہے (صحیح بخاری: 3)۔ یہ سورہ العلق (قرآن مجید کی ترتیب (Order to recite) میں چھیانویں (96th) سورہ) کی پہلی پانچ (5) آیات (Verses) ہیں۔ یہ پہلا پیغام ہے جو اللہ کریم نے اپنے آخری نبی کی طرف بھیجا ہے۔ یوں اللہ کریم نے محمد رسول اللہ پر آخری اِلہامی کتاب (Last divine revelation) (قرآنِ مجید) نازل (Reveal) کرنا شروع کردی ہے۔ پہلی وحی کے نزول (Revelation) کے وقت رسول اللہ کی عمر قمری حساب (Lunar calendar) سے چالیس (40) سال چھ (6) مہینے اور نو (9) دِن جبکہ شمسی حساب (Solar calendar) سے اُنتالیس (39) سال تین (3) مہینے اور سترہ (17) دِن ہے (السیرۃ النبویہ للمہدی: 164/1، المستدرک للحاکم: 4213)۔ یوں رسول اللہ پر قرآن مجید کا نزول (Revelation) شروع ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنے لیے کوئی خوف محسوس نہ کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دِل کو وحی (Revelation) کے لیے تیّار کیا جا رہا تھا، اِس کے باوجود اللہ کے کلام کی ہیبت (Fright) اپنی جگہ موجود ہے۔ رسول اللہ غارِ حرا سے نکل کر اپنے گھر آ گئے ہیں۔

سیّدہ خدیجہ بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ گھر پہنچے تو آپ کا رنگ زرد (Pale) تھا۔ آپ بہت تھکے ہوئے (Tired) نظر آ رہے تھے۔ رسول اللہ دیوار کا سہارا (Support) لے کر چھوٹے چھوٹے قدموں (Steps) سے میری طرف آئے۔ میں نے رسول اللہ کو اِس حال میں دیکھا تو آگے بڑھ کر ہاتھ پکڑ لیا اور پُوچھا:

آپ کے ساتھ کیا واقعہ (Incident) ہوا ہے، آپ اتنے تھکے ہوئے کیوں ہیں؟''

رسول اللہ کہنے لگے:

''زَمِّلُوْنِیْ، زَمِّلُوْنِیْ *(Zammiluni, Zammiluni)*

مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ (Cover me, Cover me)''

میں نے رسول اللہ کے جسم پر چادر اوڑھا دی (Covered him)۔ رسول اللہ کی طبیعت اللہ کے کلام کی وجہ سے بے قرار (Restless) تھی۔ رسول اللہ کا دِل زور زور سے دھڑک رہا تھا (Throbbing) (صحیح بخاری:3)۔ فِرشتہ کو غارِ حرا میں دیکھنا اور اللہ کریم کا پیغام

آپ اپنے لیے کوئی خوف محسوس نہ کریں (صحیح بخاری:3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وصول (Receive) کرنا، آسان نہیں تھا۔ رسول اللہ نے کچھ دیر بعد سکون (Peace) محسوس کیا تو پورا واقعہ مجھے سنایا اور کہا:

''غار میں مجھے کوئی نظر آیا۔ جب وہ چلا گیا تو میری ٹانگیں کانپ رہی تھیں (Legs trembling)، میرے لیے کھڑا ہونا مُشکل تھا۔ میں زمین پر بیٹھ گیا اور کچھ دیر بعد کھڑا ہوا۔ میں غار سے باہر آیا اور گھر کی طرف چل پڑا۔ میرے کندھوں (Shoulders) میں تب بھی تکلیف (Pain) تھی۔ میں نے گھر کا آدھا راستہ طے (Cover) کیا تھا کہ مجھے آواز سنائی دی:

''محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل (Jibreel / Gabriel) ہوں۔''

یہ آواز آسمان سے آرہی تھی۔ میں نے اوپر دیکھا تو ایک شخص جس کے رخسار (Cheeks) اِنسانوں کی طرح تھے، آسمان کی وسعتوں (Vastness) میں کھڑا ہے۔ میں کچھ دیر کھڑا اُسے دیکھتا رہا، مجھ میں چلنے کی ہمت (Strength) نہیں تھی۔ میں نے جب بھی نظر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا، وہ موجود تھا۔ میں نے جس طرف (Direction) بھی دیکھا، مجھے وہ نظر آیا۔ میری تھکن (Fatigue) اور بڑھ گئی۔ میں بہت مُشکل سے گھر پہنچا، میں اپنے لیے خوف (Fear) محسوس کرتا ہوں۔'' (صحیح بخاری:3، مسند احمد:8434)

میں نے رسول اللہ کی بات سُن کر کہا:

''آپ اپنے لیے کوئی خوف محسوس نہ کریں،
اللہ کریم آپ کو کبھی رُسوا (Let down) نہیں کرے گا،
آپ رِشتہ داروں کے ساتھ بہترین سُلوک کرتے ہیں،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کمزور لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں،

غریبوں اور محتاجوں (Needy) کی مالی مدد کرتے ہیں،

مسافروں کی مہمان نوازی (Hospitality) کرتے ہیں،

کسی پر مصیبت (Difficult times) آجائے تو اُس کا ساتھ دیتے ہیں،

اپنی روزی (Living) ایمان داری (Honesty) سے کماتے ہیں،

لوگوں کو سیدھا راستہ دِکھاتے ہیں،

یتیموں (Orphans) کو سہارا (Support) دیتے ہیں،

سچ بولتے ہیں،

اور دھوکہ بازی (Fraud) سے لوگوں کی اَمانتوں پر قبضہ نہیں کرتے۔

جس انسان میں یہ خوبیاں (Qualities) ہوں، اللہ کریم اُسے بے آبرو (Disgrace) نہیں کرتا۔ اللہ کریم اُس کی عزّت وآبرو (Honour and respect) کی خود حفاظت کرتا ہے، آپ بالکل نہ گھبرائیں (Do not worry)۔" (صحیح بخاری:3)

سیّدہ خدیجہ کو رسول اللہ کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے پندرہ (15) سال ہو چکے ہیں۔ وہ رسول اللہ کی ذات کے ہر گوشے (Side) سے واقف ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کا کوئی پہلو (Aspect) بھی سیّدہ سے چھپا (Hidden) ہوا نہیں ہے۔

سیّدہ خدیجہ کے قبیلہ بنی اَسد میں ایک بڑے عالم (Scholar) ہیں جنہیں اِلہامی کتابوں پر عبور (Command) حاصل ہے۔ یہ مسیحیت قبول کر چکے ہیں۔ (اِسلام سے پہلے آخری اِلہامی دِین عیسائیت ہی تھا)۔ یہ عبرانی (Hebrew) زبان لکھ اور پڑھ لیتے ہیں۔ اِنہوں نے اِنجیل (Bible) کا ترجمہ (Translation) بھی عربی زبان میں کیا ہے (صحیح بخاری:3)۔ ان کا نام وَرقہ بن نَوفل بن اَسد *(Warqah bin Nawfal bin Asad)* (d:610) ہے۔ وَرقہ رِشتہ میں رسول اللہ کے چچا ہیں۔ وَرقہ اِس وقت تک بہت بوڑھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں اور نابینا (Blind) بھی۔ مکّہ میں اِس وقت الہامی کتابوں (Holy scriptures) کا وَرقہ بن نَوفل سے زیادہ عِلم رکھنے والا کوئی اور موجود نہیں۔ یہ لوگوں سے کہا کرتے ہیں:

''آخری نبی کے دُنیا میں آنے کا وقت بہت قریب ہے۔''

سیّدہ خدیجہ، رسول اللہ کو وَرقہ بن نَوفل کے پاس لے کر آئی ہیں۔ سیّدہ، وَرقہ سے کہہ رہی ہیں:

''بھائی جان! اپنے بھتیجے (Nephew) محمد کی بات سُنیئے۔''

وَرقہ بن نَوفل نے رسول اللہ سے پُوچھا ہے:

''بھتیجے! مجھے بتاؤ، تم نے کیا دیکھا ہے؟''

رسول اللہ نے غارِ حرا میں پیش آنے والا واقعہ اور اپنی کیفیت (Feelings) وَرقہ بن نَوفل کو بتائی ہے۔ وَرقہ نے ساری بات توجّہ (Attention) کے ساتھ سُننے کے بعد کہا ہے:

''یہ تو وہی ناموس (فرِشتہ۔ Angel) ہے جسے اللہ نے اپنے نبی مُوسیٰ کے پاس بھیجا تھا۔ خُدا کی قَسم! جس کے قبضہ میں وَرقہ کی جان ہے، تم اِس اُمّت (Ummah) کے نبی ہو۔ کاش! میں اِس وقت جوان (Young) ہوتا، میں تمہاری مدد کرتا۔ تمہاری قوم تمہیں جھوٹا کہے گی، تم پر ظُلم کرے گی۔ کاش! میں تمہاری مدد کرنے کے لیے اُس وقت تک زندہ رہوں جب تمہاری قوم تمہیں مکّہ سے نکال دے گی۔'' (صحیح بخاری: 3)

رسول اللہ، وَرقہ بن نَوفل سے پُوچھ رہے ہیں:

''کیا میری قوم مجھے میرے وطن (مکّہ) سے نکال دے گی؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرقہ کہہ رہے ہیں:

''ہاں میرے بھتیجے! جب بھی کوئی انسان اِس طرح کا پیغام لایا جیسا تم لائے ہو تو اُس سے دشمنی کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا جب تمہاری قوم تم سے دشمنی کرے گی تو میں تمہاری مدد کروں گا۔'' (صحیح بخاری:3)

وَرقہ نے پیار سے رسول اللہ کا ماتھا چُوما ہے۔ وَرقہ کی باتیں سُن کر رسول اللہ کو سکون آ گیا ہے۔ رسول اللہ، سیّدہ کو لے کر واپس گھر آ گئے ہیں۔ وَرقہ بن نوفل، اِس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی وفات پا گئے۔

رسول اللہ نے بعد میں وَرقہ بن نَوفل کے بارے میں کہا:

''میں نے وَرقہ بن نَوفل کو جنّت کے باغوں میں دیکھا ہے۔''

(صحیح جامع الصغیر:7197، المستدرک للحاکم:4211)

ایک روایت کے مطابق سیّدہ خدیجہ نے رسول اللہ سے کہا:

''وَرقہ بن نَوفل آپ پر ایمان لائے تھے۔ اُس وقت تک آپ نے لوگوں کو علانیہ دعوت (Preaching Openly) دینا شروع نہیں کی تھی۔''

رسول اللہ نے کہا:

''میں نے خواب میں وَرقہ کو اِس حال میں دیکھا کہ اُن کے اوپر ایک سفید چادر ہے۔ یہ لباس جہنمیوں (Infernal) کا نہیں ہے۔'' (البدایہ والنہایہ 9/3:، مسند احمد:10453)

اللہ کے نبی ابراہیم اور اسماعیل نے کعبہ کی تعمیر (Construction) کرتے ہوئے دُعا مانگی جسے اللہ کریم نے قبول (Honour) کیا:

وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (القرآن۔ البقرہ 2 : 129- 127)

(یہ بھی یاد کرو (Recall)) جب ابراہیم اور اسماعیل اِس گھر (بیت اللہ) کی بُنیادیں (Foundation) اُٹھا رہے (Raise) تھے (تو اُن کے ہونٹوں (Lips) پر یہ دُعا تھی)۔ ہمارے ربّ! ہماری یہ خدمت (Service) قبول فرما، بے شک تُو ہی سننے اور جاننے والا ہے۔ ہمارے ربّ! ہمیں اپنے حضور گردن جھکانے (Bow) والا بنا اور ہماری اولاد (Descendants) سے بھی ایک ایسی اُمّت پیدا فرما جو تیری فرمانبردار (Obedient) ہو۔ ہمیں عبادت کے طور طریقے (Ways of worship) سکھا اور ہم پر نظرِ رحمت (Mercy) فرما۔ بے شک تُو بہت ہی قبول کرنے (Much relenting) والا بڑا ہی مہربان ہے۔ اے ہمارے ربّ! اِن میں ایک رسول اِنہی میں سے بھیج جو انہیں تیری آیتیں پڑھ کر (Recite) سنائے۔ اِنہیں تیری کتاب، اِس میں پوشیدہ (Hidden) علم و حکمت (Knowledge and wisdom) سکھائے، اور اِن (کے ظاہر و باطن۔ Inside-out) کو پاک (Purify) کردے۔ بے شک تو ہی غالب (Mighty) حکمت (Wisdom) والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے

غارِ حرا شہر سے کافی دُور ہے۔ اِس غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا عبد المُطّلِب بھی رمضان میں عبادت کے لیے رُکا کرتے تھے۔ رات کی تنہائی (Loneliness) میں غار میں اکیلا رہنا ہی ایک مُشکل کام ہے۔ اگر دِل اور دماغ اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوں تو دِن اور رات کا فرق مِٹ جاتا ہے۔ رسول اللہ تو بعض اوقات پورا مہینہ اِس غار میں گزار دیتے ہیں۔ یہ غار اِس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں کوئی شور (Noise)، لوگوں کا آنا جانا (Passer-by) یا کسی اور طرف دھیان (Attention) دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ نے اِس غار کو عبادت اور کائنات کے بارے میں سوچ و بچار (Contemplation) کے لیے پسند کیا ہے۔

رسول اللہ نے اپنی بیوی اور بچوں کی محبّت اللہ کی راہ میں قربان کی ہے۔ رسول اللہ غارِ حرا سے اپنے گھر واپس آتے ہیں تو رسول اللہ کی بیٹیاں اپنے بابا سے لپٹ (Hug) جاتی ہیں۔ رسول اللہ اِنہیں پیار کرتے، اِنہیں گود میں اُٹھاتے، اِن کے ساتھ کھیلتے اور باتیں کرتے ہیں۔ علی اور زید بھی رسول اللہ کی توجّہ (Attention) حاصل کرتے ہیں۔ رسول اللہ اِن بچوں کی تربیت (Bringing up) کرتے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کو یہ لمحات (Moments) اپنی زندگی سے زیادہ قیمتی (Precious) لگتے ہیں۔

وہ ایک پَل ہی سہی جس میں تُو میسر ہے
اُس ایک پَل سے زیادہ تو زندگی بھی نہیں

وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے (القرآن۔ النجم۔ 3:53)

آپ کی موجودگی زندگی میں بہار لے آتی ہے۔ آپ کے بغیر زندگی کا کیا مزہ (عرفان ستار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ جن دِنوں اپنے گھر ہوں مکّہ میں اِن دِنوں جیسے بہار (Spring) آجاتی ہے۔ رسول اللہ بیماروں کی تیمارداری (Visiting the sick) کرتے، اپنے دوستوں اور رِشتہ داروں سے ملتے ہیں۔ زندگی کے سارے معاملات (Affairs) میں حصّہ لیتے اور لوگوں کے حقوق (Rights) پورے کرتے ہیں۔ زندگی کے تمام فرائض (Obligations) پورے کرتے ہوئے رسول اللہ نے دُنیا میں اپنے آنے کا مقصد (Purpose) کبھی نہیں بھلایا اور اِس پر سب سے زیادہ توجّہ (Attention) دی ہے۔ اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی آثار (Signs) نظر آرہے تھے کہ رسول اللہ ایک غیر معمولی (Extraordinary) شخصیت ہیں۔ رسول اللہ بتاتے ہیں:

''میں مکّہ میں ایک پتھر کو جانتاہوں جو وحی نازل (Revelation) ہونے سے پہلے بھی مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا۔'' (صحیح مسلم: 2277/5939)

علی ابن ابی طالب بیان کرتے ہیں:

''میں رسول اللہ کے ساتھ تھا، ہم مکّہ کے مضافات (Suburbs) میں گئے تو میں نے دیکھا کہ جو پتھر یا درخت راستہ میں آتا، وہ رسول اللہ سے کہتا:

''اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی (Peace) ہو۔'' (سنن ترمذی: 3626)

اللہ کریم کی جانب سے وحی نازل ہونا جہاں بڑے اعزاز (Honour) کی بات ہے وہیں اِس کلام (Revelation) کا اثر دِل پر ہونا اور برداشت (Bear) کرنا آسان نہیں ہے۔ خالق (Creator) کا مخلوق سے کلام اور اِس پیغام کو آگے پہنچانا بڑا ہی مُشکل کام ہے۔ اللہ کریم کے کلام کی ہیبت (Fright) اور اِس کے اثر کے متعلق اللہ کریم کا ارشاد ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

(القرآن۔ الحشر۔21:59)

اگر ہم اِس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ نرم ہو کر (Humbled) اللہ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے (Breaking asunder out of fear of Allah) ہو جاتا۔ ہم لوگوں کے سامنے یہ مثالیں (Parables) بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر (Ponder upon) کریں۔

وحی نازل ہونے کی صورت میں رسول اللہ ساکت (Standstill) ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی سر یُوں ہلاتے ہیں جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اِس دوران رسول اللہ کا چہرہ پسینے سے بھیگ (Sweating Profusely) جاتا ہے۔ پسینے کے قطرے (Drops) چہرے پر موتیوں (Pearls) کی طرح نظر آتے ہیں۔ ایک دِن رسول اللہ منبر (Rostrum) پر کھڑے ہیں کہ وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ وحی نازل ہو رہی ہے، رسول اللہ ساکت کھڑے ہیں۔ ایک دِن رسول اللہ کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ہڈی والے گوشت کی بوٹی (Meat piece with bone) تھی کہ وحی نازل ہونا شروع ہوگئی، جب تک وحی مکمل نہ ہوگئی گوشت کا وہ ٹکڑا رسول اللہ کے ہاتھ ہی میں رہا۔ کبھی کبھار وحی نازل ہونے کے دوران رسول اللہ کا چہرہ سرخ (Red) ہو جاتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو رسول اللہ وحی کے نزول کے دوران لیٹ جاتے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ

(القرآن۔ الشوریٰ۔51:42)

کسی انسان میں یہ تاب وتواں (Ability to withstand) نہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ اُس سے (دُنیا میں براہِ راست۔Direct) کلام کرے مگر یہ کہ وہ اپنا کلام (Revelation) یا تو دِل میں ڈال دیتا ہے یا بندہ سے (دیدار کے بغیر) صرف پس پردہ (Behind a veil) کلام کرتا ہے یا پھر وہ فرِشتہ بھیجتا ہے جو اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہتا ہے، وحی کرتا ہے۔ بے شک اللہ کریم عِلم و حکمت والا (Knowledge and wisdom) ہے۔

وحی اللہ کریم کا اپنے نبیوں اور رسولوں، (پیغمبروں۔Prophets) کو ہدایت (Instructions)، حکم یا پیغام دینے کا نام ہے۔ وحی نازل ہونے کی مختلف صورتیں (Forms) ہیں:

1۔ وحی نازل ہونے کی پہلی (1st) صورت یہ ہے:

رسول اللہ سوتے ہوئے جو خواب دیکھتے ہیں، دِن میں وہی آپ کے سامنے رونما (Taking place) ہوتا ہے (صحیح بخاری:3)۔

2۔ وحی کی دوسری (2nd) صورت یہ ہے:

فرِشتہ دکھائی نہیں دیتا لیکن رسول اللہ کے دِل میں کوئی بات ڈال دی جاتی ہے۔ رسول اللہ نے کہا:

''جبریل نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کوئی شخص اُس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک وہ اپنا رِزق (Rizq) مکمل نہ کرلے۔ اِس لیے اللہ کریم سے ڈرتے رہا کرو اور خوبصورت طریقہ سے رِزق مانگو'' (السلسلۃ الصحیحۃ: 2866)

3۔ وحی کی تیسری (3rd) صورت یہ ہے:

جبریل انسانی شکل (Human Form) میں رسول اللہ کے پاس اللہ کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں کبھی کبھی صحابہ کرام بھی جبریل کو دیکھ لیتے ہیں (تاریخ طبرانی: 260/1، صحیح بخاری: 3215، صحیح مسلم: 2333/6059)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔　وحی کی چوتھی (4th) صورت یہ ہے:

گھنٹی کی طرح (Reverberation of a bell) وحی کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ کبھی کبھار ایسی آواز سنائی دیتی ہے جیسے شہد کی مکھی (Honeybee) کے بھنبھنانے (Buzzing) کی آواز ہو (صحیح مسلم:2333/6058)۔ وحی کی یہ صورت بہت مُشکل ہوتی ہے۔ سخت سردی کے موسم میں بھی رسول اللہ کی پیشانی (Forehead) پر پسینہ (Perspiration) آجاتا ہے (صحیح بخاری:3215، صحیح مسلم:6058,2333)۔ رسول اللہ اگر اونٹنی پر سوار ہوں تو اونٹنی بھی یہ بوجھ (Load) برداشت نہیں کر پاتی اور گھٹنوں کے بل (On the knees) بیٹھ جاتی ہے (المستدرک للحاکم:3865)۔ اونٹنی کی آنکھوں میں آنسو (Tears) آجاتے اور سر ہلنے لگتا ہے۔ قصویٰ *(Qaswaa)* نامی اونٹنی واحد (Only) سواری ہے جس پر رسول اللہ بیٹھے ہوں اور اُسی حال میں وحی نازل ہوئی ہو (شرف المصطفیٰ:309/3)۔ ایک دِن رسول اللہ اِس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کی ٹانگ (Thigh) زید بن ثابت (610-660,51) *(Zayd bin Thabit)* کی ٹانگ پر تھی۔ وحی نازل ہوئی تو زید کی ٹانگ پر اِس قدر بوجھ (Weight) پڑا کہ ایسے لگا جیسے ان کی ٹانگ ٹُوٹ (Fracture) گئی ہو (صحیح بخاری:2832)۔

5۔　وحی کی پانچویں (5th) صورت یہ ہے:

جبریل اپنی اصل شکل وصورت میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ اِس صورت میں کوئی اور جبریل کو نہیں دیکھ سکتا۔

6۔　وحی کی چھٹی (6th) صورت یہ ہے:

اللہ کریم اپنا پیغام یا حکم براہِ راست (Directly) رسول اللہ کو پہنچاتا ہے جیسے شبِ معراج (Night of ascension) نماز کی فرضیت (Obligation) کا حکم ہوا (صحیح مسلم :162/411، زاد المعاد:80/1)۔ اللہ کریم نے شبِ معراج رسول اللہ سے براہ راست کلام کیا۔

7۔　وحی کی ساتویں (7th) صورت یہ ہے:

اللہ کریم اپنا دیدار (Sight) بھی کروائے اور ہم کلام بھی ہو، جیسا کہ شبِ معراج رسول اللہ کو اللہ کریم کا دیدار نصیب ہوا اور اللہ کریم سے گفتگو بھی ہوئی (صحیح بخاری: 3887۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم: 162/411)۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نے شبِ معراج اللہ کریم کا دیدار نہیں کیا بلکہ جبریل کو دیکھا۔

اللہ کے رسول اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے وہ تو اللہ کریم کے حکم کی تعمیل (Follow) کرتے ہیں۔ رسول اللہ کے بارے میں قرآن گواہی دیتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (القرآن۔النجم53:4-3)

وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے، وہی کہتے ہیں جو (اللہ کی طرف سے) اُن کی طرف وحی (Reveal) کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چادر اوڑھنے والے، اُٹھئے اور خبردار کیجئے

اللہ کے رسول ﷺ دُنیاوی اعتبار سے کسی درسگاہ (Institution) میں سیکھنے نہیں گئے۔ رسول اللہ وحی کے نزول (Revelation) سے پہلے پڑھنا لکھنا (Read and write) نہیں جانتے۔ اِسے عربی میں اُمّی (Ummi) کہتے ہیں۔ رسول اللہ اُمّی (Not knowing how to read and write) کیوں ہیں، اللہ کریم اِس کی وضاحت (Clarification) یوں دیتا ہے:

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (القرآن۔ العنکبوت۔48:29)

(باقی رہا یہ کہ اِس بات کا کیا ثبوت (Evidence) ہے کہ قرآن رسول اللہ کی اپنی تخلیق (Creation) نہیں ہے تو تم میں سے ہر شخص جانتا (Know) ہے کہ محمد) اِس قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے۔ نہ ہی (محمد) اپنے دائیں ہاتھ (Right hand) سے لکھتے (بلکہ اُمّی) تھے۔ (اگر محمد، اللہ کریم کی طرف سے وحی آنے سے پہلے لکھ پڑھ سکتے) تو نہ ماننے والے (Votaries of Falsehood) یقیناً (Certainly) (آپ پر) شک (Doubt) کرتے۔

اللہ کریم، رسول اللہ کے علم کے بارے میں فخریہ (With pride) بیان کرتا ہے کہ میرا رسول میری وحی (قرآن مجید) سے پہلے کسی سے تعلیم (Education) حاصل نہیں

چادر اوڑھنے والے، اُٹھئے اور خبردار کیجئے (القرآن۔ المدثر۔74:3-2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہا۔ اِس کے عِلم کا ماخذ (Source) میں، یعنی اللہ کریم ہوں۔ کیا کوئی استاد (Teacher) اللہ کریم جیسا ہو سکتا ہے؟

سیّدہ خدیجہ اور وَرقہ بن نَوفل کی باتیں رسول اللہ کے لیے اطمینان کا باعث (Reason of peace) ہیں۔ رسول اللہ کی طبیعت کو چین آ گیا ہے۔ رسول اللہ اب اللہ کریم کے کلام کے اثر سے سکون میں ہیں۔ اِس کلام کی خوبصورتی اور ٹھنڈک رسول اللہ اپنے دِل اور دماغ میں محسوس کر رہے ہیں۔ اب آپ کو اِنتظار ہے کہ اللہ کریم کا پیغام دوبارہ کب آئے گا۔ کئی دِن گزر گئے ہیں اور کئی راتیں بھی، اللہ کریم کا پیغام نہیں آیا۔ اس پیغام کی کشِش (Attraction) رسول اللہ کو بے چین (Anxious) کرنے لگی ہے۔ کیا وہ فرِشتہ دوبارہ اللہ کریم کا پیغام لائے گا؟ اگر مزید (More) پیغام آنے ہیں تو کب آئیں گے؟

رسول اللہ اِنتظار میں ہیں۔ پہلی کے بعد دوسری وحی کے درمیان کئی دِنوں کا وقت گزر چُکا ہے۔ اِس مدّت کو "فترۃ الوحی" (Fitrah tul Wahy) Discontinuation of revelation)۔ وہ مدّت (Duration) جس میں وحی نازل نہیں ہوئی) کہتے ہیں۔ اِس مدّت کے بارے میں مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ کچھ تاریخ دان اِس مدّت کو تین (3) دن، کچھ تین (3) ہفتے جبکہ کچھ تین (3) سال کہتے ہیں۔ عبداللہ بن عبّاس ('Abdullah bin 'Abbas) (619-687,68) کے مطابق یہ مدّت چالیس (40) دِن ہے (فتح الباری:37/1)۔ اِس مدّت میں رسول اللہ فِکرمند (Worried) رہے کہ اللہ کا پیغام کیوں نہیں آ رہا۔ اللہ کریم کو اپنے بندے کی بے چینی (Anxiety) پر پیار آ گیا ہے (المستدرک للحاکم: 4214)۔ جابر بن عبداللہ انصاری (607-697,91) (Jabir bin 'Abdullah Ansarite)، رسول اللہ سے روایت (Quote) کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کہا:

"میں غارِ حرا سے واپسی پر وادی (Valley) سے گزر رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سُنی۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو وہی فرِشتہ نظر آیا جو میرے پاس غار میں آیا تھا۔ وہ فرِشتہ زمین اور آسمان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان کُرسی (Chair) پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس فرِشتہ کو دیکھ کر مرعوب (Impress) ہوگیا۔ میں گھر لوٹ آیا اور خدیجہ سے کہا:

''مجھے چادر اوڑھا دو (Please cover me) ۔ "

میں چادر اوڑھ (Cover) کر لیٹا تو اللہ کریم نے یہ آیات نازل فرمائیں:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ۝ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (القرآن۔ المدثر۔ 74:1-7، المستدرک للحاکم: 2893)

چادر اوڑھ کر (Enveloped) لیٹنے والے (محبوب)! اُٹھ کھڑے (Arise) ہوں، (اِنہیں) خبردار (Warn) کرنے کی تیاری کریں اور اپنے ربّ کی کبریائی (Praise) بیان (Magnify) کریں۔ اپنے کپڑے (ہمیشہ کی طرح) پاک رکھیں (Neat and clean) اور بُت پرستی کی ناپاکی (Uncleanness) سے (اِسی طرح) دُور رہیں (جیسے پہلے رہتے ہیں)۔ اپنی کوشش کو زیادہ خیال کر کے منقطع (Discontinue) نہ کریں۔ اپنے ربّ کی رِضا کے لیے (To please) (نہ ماننے والوں کی دی ہوئی تکلیف پر) صبر (Presevere) کریں (تفسیر ابن کثیر: 1934/1، مسند احمد: 8812)۔

اِن آیات میں پائی جانے والی محبّت پر غور کریں۔ اللہ کریم کو اپنے بندے کی بے چینی (Restlessness) کی کتنی فِکر ہے (Concerned)، چادر اوڑھ کر لیٹنا میرے ربّ کو اِتنا پسند آیا ہے کہ اِسی انداز سے مخاطب (بلایا۔ Salutation) کیا ہے۔

یہ آیات ذی القعدہ کے ابتدائی دِنوں (Early days) میں نازل ہوئی ہیں۔ اِن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیات میں رسول اللہ کو اللہ کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی ذمّہ داری دی گئی ہے۔ رسول اللہ کی نبوّت (Prophethood) کا اِظہار (Announcement) تو غارِ حرا میں وحی کے نزول سے ہو گیا تھا، رسالت کا اعلان اللہ کریم نے سورہ المدّثر (Surah Al Muddasir) سے کر دیا ہے۔ اِس کے بعد تسلسل (Continuity) کے ساتھ وحی نازل ہوتی رہی (صحیح بخاری: 4922، مسند احمد: 8612)۔ نبی پر اللہ کریم کی وحی نازل ہوتی اور وہ لوگوں کی ہدایت کا کام کرتے رہے جبکہ رسول، اِس کے ساتھ ساتھ نئی شریعت (Jurisprudence) (دین)، شریعت میں تبدیلی یا نئے احکام (Orders) لے کر آتے رہے ہیں۔ رسول اللہ پر نبوّت اور رسالت، دونوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ رسول اللہ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو خبردار (Warn) کریں اور اللہ کریم کا پیغام اُن تک پہنچائیں۔ اب وہ مُشکل مرحلہ (Stage) شروع ہونے جا رہا ہے جس میں مصیبتیں اور تکلیفیں ہوں گی۔ اب نظریات (Ideologies) اور روایات (Traditions) کے متعلق باتیں ہوں گی۔ اب اللہ کے ایک ہونے کا اعلان کِیا جائے گا جس سے مخالفت (Opposition) کا سامنا (Face) ہو گا۔ اب لوگوں کو معاشرتی نظام (Social system) ہلتا ہوا محسوس ہو گا کیونکہ اِس سے اُن کے مفادات (Interests) وابستہ (Linked) ہیں۔

رسول اللہ نے ہمّت باندھی (Got emboldened) اور اللہ کے حکم سے اِرادہ کِیا ہے کہ یہ پیغام سب تک پہنچایا جائے۔ کسی قِسم کی مخالفت (Opposition) یا ظُلم وسِتم (Torture) رسول اللہ کے اِرادہ اور عمل کو کمزور نہ کر سکا۔ اِن آیات کے نازل ہونے کے کچھ دِن بعد رسول اللہ بیمار ہو گئے ہیں اور رات کی عبادت بھی نہیں کر سکے۔ رسول اللہ کا چچا ابولہب آپ کے ساتھ والے گھر میں رہتا ہے (Next door neighbour)۔ ابولہب کی بیوی اُمّ جمیل نے رسول اللہ کو طعنہ دیا (Taunt) ہے:

”محمد! میرے خیال میں تمہارے شیطان (Devil) نے تمہیں چھوڑ دیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ دو، تین (2-3) راتوں سے تمہارے قریب ہی نہیں آیا۔“(صحیح بخاری: 4950، صحیح مسلم: 1797/4657)

اُمّ جمیل کی اِس بات سے رسول اللہ کو دُکھ پہنچا ہے۔ اللہ کریم کو اپنے بندے کا دِل دُکھتا (Disheartened) ہوا محسوس ہوا تو جبریل کو پیغام (Message) دے کر رسول اللہ کے پاس بھیجا ہے:

وَ الضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ۝ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (القرآن۔ الضحیٰ۔ 93)

دِن کی قسم! (جب وہ روشنی بکھیرتا (Bright Forenoon) ہے) اور رات کی قسم! جب وہ پُرسکون (Peaceful) ہو جاتی ہے۔ آپ کے ربّ نے نہ آپ سے تعلق توڑا (Forsaken)، نہ ناراض (Displeased) ہوا ہے۔ یہ بات یقینی (Definite / Certain) ہے کہ ہر آنے والی گھڑی (Every coming moment) آپ کے لیے پہلی گھڑی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ یہ بھی طے شدہ بات (Decided) ہے کہ آپ کا ربّ جلد ہی آپ کو اِتنا دے گا (So amply) کہ آپ راضی (Pleased) ہو جائیں گے۔ غور کریں، آپ کے ربّ نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا تو (اپنی رحمت کے دامن میں) پناہ (Shelter) دی۔ (آپ کے ربّ نے آپ کو) اپنی محبّت میں سرشار پایا تو منزلِ محبّت تک پہنچایا (Directed)۔ (آپ کو) ضرورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مند پایا تو (ہر طرح سے) غنی (Enriched) کر دیا۔ (آپ اللہ کے حکم کی تبلیغ کرتے رہیں، آپ کی تبلیغ اور کوشش کا نتیجہ (Result) یہ ہوگا کہ) کوئی کسی یتیم کو دَبا (Suppress) اور دُھتکار (Abhor) نہیں سکے گا۔ آپ یتیموں کو لوگوں کی سختی (Harshness) سے بچاتے رہیں۔ نہ ہی کوئی سوال کرنے والے ضرورت مند کو بُرا بھلا (Chide) کہہ سکے گا۔ آپ اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذِکر (Proclaim the bounty of your Lord) اور اِنہیں عام کرتے رہیں۔

اللہ کریم نے اپنے رسول کو بڑے پیارے انداز میں دِلاسہ (Console) اور دِل کو سکون دیا ہے (المستدرک للحاکم: 4214)۔ سورہ الضحیٰ رسول اللہ سے اللہ کریم کی محبّت اور بات کرنے کا انداز دِکھاتی ہے۔ اللہ کریم کو اپنے رسول کی فِکر ہر لمحہ رہتی ہے، یہاں تک کہ تنگ کرنے والوں کو جواب بھی اِس کائنات کا مالِک خود دے رہا ہے۔ قرآن مجید تو ہمیں رسول اللہ کے ادب (Respect) اور اِن سے محبّت کا حکم دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے مسلمان

اللہ کے نبی ابراہیم اور اسماعیل نے جس نعمت (Blessing) کی خواہش کی تھی اللہ کریم نے وہ نعمت اسماعیل کی اولاد میں آخری نبی کی شکل میں اِنسانیت (Humanity) کو عطا کی۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (القرآن۔ الجمعہ 2:62)

وہ اللہ ہی ہے جس نے ایک اُمّی قوم (Those who do not know how to read and write) میں اِنہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اِن کو اللہ کی آیات (Verses) سُناتا، انہیں پاک کرتا (Purifies) اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے (Imparts)، اگرچہ وہ لوگ اِس سے پہلے کھُلم کھلا گمراہی (Utter error) میں تھے۔

اعلانِ نبوّت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت (Honour) کسی اور کو نہیں بلکہ اپنا دِل، جان، مال و دولت اور محبّت نثار (Strew) کرنے والی سیّدہ خدیجہ کو ملی ہے (جوامع السیرۃ لابن حزم:45)۔ ایمان لاتے وقت سیّدہ خدیجہ کی عمر پچپن (55) سال ہے۔ اِس بات پر تمام مسلمان اور تاریخ دان متفق (In complete agreement) ہیں کہ سیّدہ خدیجہ سے پہلے کوئی مرد یا عورت رسول اللہ پر ایمان نہیں لایا۔ رسول اللہ کے کردار کی عظمت (Glory) سیّدہ کے سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دُنیا داری اور معاملات آپ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ رِشتہ داروں کے ساتھ رسول اللہ کا سلوک، کمزوروں کی مدد، لوگوں کے درمیان طرزِ عمل (Conduct) اور تنہائی (Private life) سیّدہ کے سامنے ہے۔ خدیجہ بنت خویلد رسول اللہ پر نہ صرف ایمان لائیں بلکہ رسالت کی ذمّہ داریاں نبھانے (Execute) میں رسول اللہ کی مدد کرتیں اور مُشکل لمحات (Difficult moments) میں حوصلہ (Spirits) بھی بڑھاتی ہیں۔ اللہ کریم نے سیّدہ خدیجہ کے ذریعہ ہی رسول اللہ کا بوجھ ہلکا کیا ہے۔ جب مکّہ کے لوگ رسول اللہ کو جھٹلاتے (Negate) اور تلخ کلامی (Bitter talk) کرتے ہیں تو گھر آنے پر سیّدہ ایسی گفتگو کرتی ہیں کہ ساری پریشانیاں (Worries) اور غم دُور ہو جاتے ہیں۔ ایسی محبّت کرنے والی شریکِ حیات (Life partner) ہی رسول اللہ کا حوصلہ بڑھا سکتی ہے۔

سیّدہ خدیجہ کے رسول اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے اور حوصلہ بڑھانے کا صِلہ (Reward) اللہ کریم نے یوں دیا کہ جبریل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا:

"اللہ کے رسول! اپنے ربّ کی طرف سے اور میری طرف سے سیّدہ خدیجہ کو سلام پہنچایئے۔ وہ آپ کے لیے کھانے پینے کا کچھ سامان (Food) لے کر آ رہی ہیں، اُنہیں خوش خبری (Good news) دیں کہ اللہ کریم نے اُن کے لیے جنّت (Paradise / Heaven) میں موتیوں (Pearls) سے محل (Palace) بنایا ہے جس میں نہ شور (Noise) ہوگا اور نہ کوئی کوفت (Inconvenience)۔" (صحیح بخاری:3820)

رسول اللہ نے جب سیّدہ خدیجہ کو اللہ کریم کا پیغام پہنچایا تو سیّدہ نے کہا:

"اللہ کریم سلام ہے اور ساری سلامتی اُسی سے ہے۔ جبریل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر سلام ہو، اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ آپ پر اللہ کریم کی نعمتیں (Bounties)
اور برکتیں (Blessings) نازل ہوں۔"

علی ابن ابی طالب رسول اللہ کے ساتھ اِن کے گھر پر رہتے ہیں۔ علی کی تربیت رسول اللہ کے گھر پر ہوئی ہے۔ رسول اللہ کی چچی فاطمہ بنت اَسد بیان (States) کرتی ہیں:

"جب ہمارے گھر چوتھا (4) بیٹا پیدا ہوا تو محمد نے اُس کا نام علی
رکھا۔ محمد نے علی کے منہ میں اپنی زبان دی جسے علی چُوستا رہا۔"

ایک دِن رسول اللہ اور سیّدہ خدیجہ کو نماز ادا کرتے دیکھ کر علی حیران ہیں۔ اِنہیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ علی نے پُوچھا ہے:

"آپ لوگ ابھی کیا کر رہے تھے؟"

رسول اللہ نے علی کو بتایا ہے:

"اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یہ اللہ کا دِین ہے۔ میں تمہیں
اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کی عبادت
کرو اور بُتوں سے پرے رہو۔"

علی کہہ رہے ہیں:

"یہ بات میں نے اِس سے پہلے نہیں سُنی۔ میں اِس بارے میں
اپنے والد سے مشورہ (Consult) کروں گا۔"

رسول اللہ نے کہا ہے:

"علی! اگر تم ایمان نہیں لانا چاہتے تو کم از کم (Atleast) اِس راز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Secret) کو کسی اور پر ظاہر (Reveal) مت کرنا''

علی نے رات سوچ بچار (Thinking over it) میں گزاری ہے۔ اللہ کریم نے علی کو صحیح اور غلط (Right and wrong) کا شعور (Sense) عطا فرمایا۔ صبح علی، رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لے آئے ہیں (فتح الباری: 91/1، سیرت ابن اسحاق: 181/1)۔ علی نے رسول اللہ کے حکم کے مطابق اِس بات کو سب سے چھپایا (Hide) ہوا ہے۔ علی ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ علی، رسول اللہ پر ایمان لائے تو ان کی عمر دس (10) سال ہے (فتح الباری: 91/1، سیرت ابن ہشام: 245/1، الاصابہ: 464/4)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق علی کی عمر آٹھ (8) سال سے گیارہ (11) سال کے درمیان ہے۔ بعد کے دِنوں میں رسول اللہ اور علی نماز ادا کر رہے تھے کہ ابی طالب کا اُدھر سے گزر ہوا۔ ابی طالب نے ان دونوں کو عبادت کرتے دیکھا تو علی سے پُوچھا:

''بیٹا! یہ کون سا دِین ہے جسے تم نے اِختیار (Opt) کِیا ہے؟''

علی نے جواب دیا:

''ابّا جان! میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لایا ہوں۔ جو دِین محمد رسول اللہ لے کر آئے ہیں، میں اِس کی تصدیق (Affirmation) کرتا ہوں۔''

ابی طالب نے کہا:

''بیٹا! محمد نے تمہیں نیکی کی طرف بلایا ہے، اُس کا ساتھ نہ چھوڑنا اور مضبوطی (Firmly) سے اُس کے ساتھ کھڑے رہنا۔'' (سیرت ابن اسحاق: 191/1)

عبدالکعبہ *('Abdul K'aba)*، رسول اللہ کے بچپن سے ہی اِن کے دوست ہیں۔ ایک دوسرے کے پاس آنا جانا، صلاح مشورے (Advice and discussion) روزانہ کی عادت (Habit) ہے۔ کئی تجارتی سفر عبدالکعبہ نے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں۔ اِن کی عادات اور خیالات رسول اللہ کے بہت قریب ہیں۔ عبدالکعبہ بھی حنیف (ایک خدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرنے والے) ہیں (سیرت ابن اسحاق: 183/1)۔ عبدالکعبہ نے رسول اللہ کی چالیس (40) سال کی زندگی بہت قریب سے دیکھی (Observe) ہے۔ اعلانِ نبوّت سے پہلے ہی رسول اللہ کی خُوبیوں (Qualities) کے معترف (Convinced of) ہیں۔ اِنہیں اپنے دوست (Friend) سے بہتر کوئی شخص نظر ہی نہیں آتا۔ یہ رسول اللہ کی کسی بات کو نہیں ٹالتے۔ عبدالکعبہ مکّہ کے امیر تاجروں میں سے ایک ہیں، نہایت سخی (Generous) اور لوگوں پر اِحسان (Kindness) کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت سے کچھ عرصہ پہلے عبدالکعبہ نے ایک خواب دیکھا:

''ایک چاند مکّہ میں اُترا اور اِس کی روشنی تمام گھروں میں پھیل گئی ہے۔ اِس چاند کا ٹکڑا مکّہ کے ہر گھر میں گرا، پھر سارے ٹکڑے اِکٹھے ہوئے اور مکمل چاند (Full moon) بن گیا۔ چاند مکمل ہو کر عبدالکعبہ کی گود میں آ گیا ہے۔''

عبدالکعبہ خود بھی خوابوں کی تعبیر (Interpretation) بتانے کے ماہر ہیں۔ اِنہوں نے اہلِ کتاب کے کسی عالم سے اِس خواب کی تعبیر پُوچھی تو اُس نے کہا ہے:

''وہ نبی جس کی آمد کا اِنتظار ہے، اُس کے ظاہر (Appear) ہونے کا زمانہ بہت قریب ہے۔ جب وہ نبی ظاہر ہوگا (Pronounce) تو تم اُس کی پیروی (Follow) کرو گے، اُس کی پیروی کرنے میں تم سارے جہان سے زیادہ خوش قسمت (Blessed) ہو جاؤ گے۔'' (الروض الانف: 140/2)

عبدالکعبہ نے رسول اللہ کے ساتھ وقت گزار کر بہت سی ایسی چیزیں دیکھی ہیں کہ اِنہیں رسول اللہ کے عالی مقام (Greatly esteemed) ہونے کا یقین ہے۔ شاید قُدرت (Divinity) نے اِنہیں رسول اللہ کی دوستی اور مدد کے لیے چُن (Chosen) لیا ہے۔ وَرقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن نوفل اور دوسرے صاحبانِ علم (Scholars) نے آخری نبی کے بارے میں بہت سی پیش گوئیاں (Predictions) کی ہیں جو باقی لوگوں کے علاوہ عبدالکعبہ کے علم (Knowledge) میں بھی ہیں۔

عبدالکعبہ، حکیم بن حزام کے پاس بیٹھے ہیں کہ حکیم کی کنیز اِن کے پاس آئی اور کہنے لگی:

''آپ کی پھوپھی خدیجہ آج یہ خیال کر رہی ہیں کہ اُن کے شوہر محمد اللہ کے نبی ہیں، ایسے ہی جیسے موسیٰ اللہ کے نبی تھے۔''

عبدالکعبہ نے سُنا تو وہاں سے نکل کر سیدھے رسول اللہ کے پاس آ گئے ہیں۔ آپ سے اِس بارے میں پُوچھا ہے۔ رسول اللہ نے جبریل کے آنے، وحی کے بارے میں انہیں بتایا اور ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ عبدالکعبہ نے کہا ہے:

''میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ نے سچ کہا، آپ سچّے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 150/3)

رسول اللہ نے عبدالکعبہ بن عثمان کا نام بدل کر عبداللہ بن عثمان *('Abdullah bin 'Uthman)* رکھ دیا ہے۔ آپ کی کنیت (Teknonymic) ابو بکر *(Abubakar)* ہے۔ ابو بکر کا لقب *(Laqab* - Epithet) عتیق *('Atiq)* ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق یہ لقب انہیں رسول اللہ نے دیا (سنن ترمذی: 3679، الروض الانف: 140/2)۔ تاریخ آپ کو ابو بکر بن ابو قحافہ *(Abubakar bin Abu Quhafah)*(573-634,62) اور ابو بکر صدیق *(Abubakar Siddique)* بتاتی ہے۔ رسول اللہ نے انہیں جہنم کی آگ (Hellfire) سے آزادی کی خوشخبری دی۔ ابو بکر ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ ایمان لاتے وقت ابو بکر کی عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڑتیس (38) سال ہے۔

ابوبکر کے ایمان لانے کے بارے میں رسول اللہ نے کہا:

''میں نے جس کسی کو بھی اِسلام قبول کرنے کی دعوت دی، وہ غور و فکر کرنے لگا (Started thinking) سوائے (Except) ابوبکر کے۔ نہ وہ جھجکا (Hesitant)، نہ اُس نے کوئی بات (Argument) کی۔'' (سیرت ابن اسحاق: 183/1)

یہاں یہ بات قابلِ ذِکر ہے کہ ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل سات (7/10) لوگ ابوبکر کی دعوت پر ایمان لائے (سیرت ابن ہشام: 250/1)۔ اِبتدا (In early years) میں رسول اللہ پر ایمان لانے والے لوگوں میں زیادہ تعداد (Number) نوجوانوں (Youth) کی ہے۔ سیّدہ خدیجہ کے بعد ایمان لانے والا کون ہے؟ تاریخ دان اِس بارے میں مختلف رائے (Opinion) رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ طے ہے کہ بچوں میں علی اِبن ابی طالب اور جوان مردوں (Male) میں ابوبکر سب سے پہلے ایمان لائے (البدایہ والنہایہ: 27/3)۔

علی اور زید بن حارثہ کو بچپن میں رسول اللہ کا گھر نصیب ہوا ہے۔ زید کی عمر اِس وقت تیس (30) سال ہے۔ اِنہیں رسول اللہ کی خدمت میں پندرہ (15) سال گُزر چُکے ہیں۔ زید تو دِل سے اپنے آقا پر جان نثار کرتے ہیں۔ اعلانِ نبوّت سے پہلے ہی رسول اللہ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ اور علی کو رسول اللہ پر ایمان لاتے دیکھا تو اِنہوں نے بھی گواہی دی ہے:

> ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے سچّے رسول ہیں۔'' (المستدرک للحاکم: 213/3، سیرت ابن ہشام: 247/1)

رسول اللہ کی بیٹیاں اور اُمّ ایمن بھی رسول اللہ پر ایمان لے آئی ہیں۔ اُمّ ایمن کی عمر اِس وقت پچاس (50) سال ہے۔ رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں وہ تمام لوگ شامل ہو گئے ہیں جو آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں رہتے ہیں (سیرت ابن اسحاق: 130/1،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلائل النبوہ للبیہقی: 69/2)۔

غُلاموں میں بلال بن رباح (580-640,61) (Bilal bin Rabah) سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ بلال ایمان لائے تو اِن کی عمر تینتیس (33) سال ہے۔ اِس وقت بلال، عبداللہ بن جُدعان کے غلام ہیں۔ تاریخ بلال کو بلال حبشی (Bilal Habshi) کے نام سے جانتی ہے۔

سعد بن ابی وقاص (S'ad bin Abi Waqqas) بھی اِسلام کے اِبتدائی دِنوں میں ایمان لے آئے ہیں۔ اِس وقت سعد کی عمر سترہ (17) سال ہے (أسد الغابہ: 307/2)۔ سعد کا پورا نام سعد بن مالِک بن اوہیب بن عبدِ مَناف (S'ad bin Malik bin Uhayb bin 'Abd Manaf) ہے۔ اِن کا تعلق بنی زَہرہ سے ہے۔ رسول اللہ کی والدہ سیّدہ آمنہ، سعد کے والد کی چچازاد بہن (Cousin) ہیں۔ سعد کا سلسلہ نسب پانچویں (5) پُشت پہلے کلاب بن مُرّہ پر رسول اللہ سے جاملتا ہے۔ سعد بن ابی وقاص بھی ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ سعد ابوبکر کی دعوت پر ایمان لائے ہیں۔ سعد اپنے آپ کو ''ثُلثۃ الِاسلام'' (Third to announce Islam) یعنی تیسرا مسلمان کہتے ہیں (صحیح بخاری: 3727)۔ ہجرت مدینہ کے بعد قریش کے ساتھ لڑائی میں پہلا تیر چلانے کا اعزاز سعد بن ابی وقاص کو حاصل ہے۔ جنگ اُحد میں رسول اللہ نے اپنے ترکش (Quiver) کے سارے تیر سعد کے سامنے بکھیر (Spread) دیئے۔ سعد بن ابی وقاص وہ خوش نصیب ہیں جنھیں جنگ اُحد میں تیر اندازی (Archery) کرتے دیکھ کر رسول اللہ نے کہا:

''میرے ماں باپ سعد پر قربان''

رسول اللہ سعد بن ابی وقاص کے متعلق کہا کرتے تھے:

''سعد میرے ماموں ہیں، ہے کوئی میرے ماموں جیسا؟'' (سنن ترمذی: 3752)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مسعود (594-653,60) ('Abdullah bin Mas'ud)روایت کرتے ہیں:

''سب سے پہلے اپنا ایمان (اِسلام) ظاہر (اعلان۔ Announce) کرنے والے سات (7) لوگوں کے نام یہ ہیں (مسند احمد:404/1، المستدرک للحاکم: 5487، صحیح ابن حبان:7083):

1۔ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — 1- *Muhammad bin 'Abdullah* صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2۔ ابوبکر بن عثمان (ابوبکر صدیق) — 2- *Abubaker bin 'Uthman* (Abubakar Siddique)

3۔ عمّار بن یاسر — 3- *'Ammar bin Yasir*

4۔ سُمیّہ بنت خبّاط — 4- *Sumayyah bint Khabbat*

5۔ صہیب بن سنّان رُومی — 5- *Suhayb bin Sinnan* - The Roman

6۔ بلال بن رباح — 6- *Bilal bin Rabah*

7۔ مِقداد بن عبداللہ تمیمی — 7- *Miqdad bin 'Abdullah Tamimite*

یہاں یہ وضاحت (Clarification) ضروری ہے کہ اوپر دیئے گئے نام رسول اللہ پر پہلے ''ایمان لانے کا اعلان'' (Announcment) کرنے والوں کے ہیں، اِسی لیے اِن میں سیّدہ خدیجہ، رسول اللہ کی بیٹیاں، اُمّ ایمن اور علی ابن ابی طالب کا نام شامل نہیں ہے۔ اِن لوگوں نے اپنے ایمان کا اعلان بعد کے سالوں میں کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبردار کیجئے اپنے قریبی رِشتہ داروں کو

اب 613 عیسوی کا زمانہ ہے۔ تین سال کا عرصہ خاموش تبلیغ میں گزرا ہے (سیرت ابن اسحاق: 187/1، سیرت ابن ہشام: 262/1)۔ اِس دوران کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں۔ اللہ کریم نے حکم دیا ہے:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (القرآن۔ الشعراء۔ 214:26)

آپ خبردار کیجئے اپنے قریبی رِشتہ داروں (Nearest kinsmen) کو

اِس حکم کی پیروی (Compliance) ضروری ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔ صدیوں سے لوگ بُتوں کی عبادت میں مصروف ہیں۔ اُن کے لیے اپنے باپ دادا کا دِین ہی سب کچھ ہے۔ وہ اِس کے علاوہ کچھ اور سوچنے سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ رسول اللہ اپنے گھر میں رہنے لگے اور اپنے آپ کو اِس عظیم کام کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ آپ تقریباً ایک (1) مہینہ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے۔ رسول اللہ کے گھر میں رہنے سے آپ کی پھوپھیاں (Aunts) فِکرمند (Worried) ہیں۔ اُنہیں ڈر ہے کہ رسول اللہ بیمار ہیں، رسول اللہ کی عیادت (Visiting the sick) کے لیے آپ کے گھر آئی ہیں۔ رسول اللہ نے جب اِنہیں اللہ کا حکم بتایا تو اِنہوں نے آپ کو تجویز (Proposal) دی ہے:

”تم عبدالمُطّلِب کی اولاد کو بلاؤ اور یہ پیغام اُن تک پہنچاؤ، ابولہب کو نہ بلانا وہ تمہاری بات نہیں مانے گا۔“ (سبل الہدیٰ والرشاد: 322/2)

ابولہب کا نام عبدالعُزّٰی (*Abdul Uzza*) ہے۔ حُسن و جمال اور چمکتے ہوئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چہرے (Glowing face) کی وجہ سے اُس کی کنیت ابولَہب (حُسن کا باپ) ہے۔ ابولَہب اپنی والدہ کی واحد (Only one) اولاد اور اپنے بہن بھائیوں سے بالکل مختلف ہے۔ اپنی دولت اور خوش حالی (Prosperity) کی وجہ سے اپنے رِشتہ داروں سے بہت کم مِلتا ہے۔ نہایت ذہین اور سمجھدار ہے۔ اِسی وجہ سے چالیس (40) سال کی عمر سے پہلے ہی اِسے مکّہ کی مجلس (Assembly) کا رُکن بنادیا گیا تھا۔

رسول اللہ نے رِشتہ داروں کو اپنے گھر بُلایا ہے۔ کھانے پینے کا اِنتظام علی اِبن ابی طالب کے ذمّہ (Responsibility) ہے۔ کھانے میں بکری کی ران (Lamb leg / Hind shank) اور پینے کے لیے دُودھ رکھا گیا ہے۔ کھانا سیّدہ خدیجہ نے تیّار کیا ہے۔ مہمانوں کی تعداد چالیس (40)، اِن کا تعلق بنی ہاشم اور بنی عبدِ مَناف سے ہے (طبقات ابن سعد:187/1، سیرت ابن ہشام: 174/1)۔ سب لوگ آکر بیٹھ گئے اور آپس میں ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔ ماحول (Mood) بہت خوشگوار (Pleasant) ہے۔ اِس دوران سب نے کھانا بھی کھالیا ہے۔ رسول اللہ نے کھانے کے بعد اِن لوگوں کو اللہ کے ایک ہونے کا پیغام پہنچایا ہے لیکن کوئی بھی اِس طرف مائل (Attract) نہیں ہوا۔ ابولَہب کہہ رہا ہے:

> ''ہم تمہارے قریبی رِشتہ دار ہیں اور تمہیں روکنے کا حق (Right to stop) رکھتے ہیں۔ ہمارا قبیلہ پورے عرب پر قُدرت (طاقت) نہیں رکھتا۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے قبیلے کے لیے تم سے بڑا شَر (فساد) لے کر آیا ہو۔ ہم تمہاری بات سُننے کو تیّار ہیں مگر باپ دادا کا دِین چھوڑنے کی بات نہ کرو، تم ہمارے خداؤں کا اِنکار کرتے ہو، ایسی باتوں سے تم ہمارے خداؤں کے غَضب (Anger) کو دعوت دے رہے ہو۔'' (انساب الاشراف:134/1)

رسول اللہ کے پیغام کے جواب میں ابی طالب کہہ رہے ہیں:

> ''بیٹا! میں دِینِ عبد المُطّلِب (ایک خُدا کی عبادت) پر ہی رہنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں مگر تمہیں جس دعوت کا حکم ملا ہے اِسے لوگوں تک پہنچاتے رہو۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔"

رسول اللہ کے اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی ایک خُدا کی عبادت کرنے والے لوگ عرب میں موجود ہیں۔ خود رسول اللہ اعلان نبوّت سے پہلے بھی خُدا کے ایک ہونے پر یقین رکھتے تھے اور کبھی بتّوں کے پاس بھی نہیں گئے۔

ابولہب نے جواب سُنا تو ابی طالب سے کہہ رہا ہے:

"یہ غلط ہے، اِس سے پہلے کہ دوسرے لوگ اِسے روکیں، تم محمد کو نئے دِین کی تبلیغ (Preaching) سے روکو۔ تم نے لوگوں کی مخالفت (Opposition) مُول لی تو مارے جاؤ گے۔ اگر اِس وقت تم نے محمد کو لوگوں کے حوالے کر دیا تو ذلیل وخوار (Disgrace) ہو جاؤ گے۔"

ابی طالب اِس کے جواب میں کہہ رہے ہیں:

"خُدا کی قسم! جب تک میں زندہ ہوں، محمد کی حفاظت کرتا رہوں گا۔"

یہاں موجود رسول اللہ کے باقی رِشتہ داروں نے بھی اچھے انداز میں بات کی ہے۔ رسول اللہ کی پھوپھی صَفیہ نے ابولہب سے کہا ہے:

"بھائی! کیا تمہیں اپنے بھتیجے کی رُسوائی (Disgrace) اچھی لگے گی؟ خُدا کی قسم! اہلِ علم (Scholars) ہمیشہ اِس بات کی خبر دیتے آئے ہیں کہ عبدالمُطّلِب کی اولاد میں ایک نبی آئے گا، وہ نبی محمد ہی ہے۔"

ابولہب کہنے لگا:

"یہ عورتوں کی بے بُنیاد (Baseless) باتوں میں سے ہے۔ یہ باتیں بے کار (Useless) اور تمہاری خواہش (Wish) سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ قریش کے سارے قبیلے جب تمہارے خِلاف (Against) ہوں گے تو تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو میری بات کا اندازہ ہوگا۔ ہماری تعداد عرب کے لوگوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔" (انساب الاشراف: 135/1، سبیل الہدیٰ والرشاد: 323/2)

ابولہب یہ کہہ کر غصّہ سے لال پیلا (Full of anger) ہوتا ہوا یہاں سے چلا گیا ہے۔

علی کی عمر اِس وقت تیرہ (13) سال ہے اور اِنہیں رسول اللہ پر ایمان لائے ہوئے تین (3) سال گزر چکے، سب لوگوں کی موجودگی میں کہہ رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! اگرچہ یہاں سب سے چھوٹا ہوں لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا۔"

یہ سُن کر لوگوں نے اِس بات کا مذاق اُڑایا ہے۔ (البدایہ والنہایہ: 38/3)

"دِین کی دعوت دینے والا دیکھو اور دعوت قبول کرنے والا دیکھو"

اُنہیں کیا معلوم کہ آنے والے وقت میں کائنات اِن دونوں کی عظمت (Magnificence) کے گُن گائے گی (Praise)۔ اِن کا پیغام کائنات کے ہر کونے (Corner) میں پھیل جائے گا۔

سب لوگ اِس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اللہ کریم کا حکم آیا ہے:

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (القرآن۔ الحجر۔ 94:15)

آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اِس (دین) کی کُھلم کھلا (Openly) تبلیغ کریں اور مُشرِکوں (Polytheist) سے منہ پھیر (Pay no heed) لیں۔

کچھ دِن بعد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اپنی قوم کے لوگوں کو بھی اللہ کے دِین کی دعوت دی جائے۔ عرب کا دَستور (Custom) ہے کہ اِن پر کوئی آفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Calamity) آجائے تو ''یاصباحا ، یاصباحا'' (Ya Sabaaha) (لوگو صبح کی پکار سنو) کہتے ہیں۔ اِس آواز کو سُن کر لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ کوہِ صفا پر موجود ''یاصباحا، یا صباحا'' کہہ رہے ہیں (صحیح بخاری:4971، 4801)۔ لوگ صفا پہاڑ کے سامنے جمع ہو رہے ہیں۔ اِس مجمع (Gathering) میں ابولہب اور قریش کے کئی دوسرے سردار بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی خود نہیں پہنچ سکا تو اُس نے اپنا نمائندہ (Representative) بھیج دیا ہے۔ کافی لوگ جمع ہو چکے تو رسول اللہ اپنے ہاتھ سے اِشارہ (Pointing) کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اِس پہاڑ کے پیچھے سے دشمن کی فوج تم پر حملہ کرنے کے لیے آ رہی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟''

لوگوں نے کہا ہے:

''یقیناً ہم آپ کی بات مان لیں گے، آپ نے تو کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں'' (صحیح بخاری:4770)

رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

''میں تمھیں اللہ کا پیغام پہنچاتا ہوں کہ بُت پرستی چھوڑ دو اور ایک خُدا کی عبادت کرو جس نے مجھے رسول بنا کر تم میں بھیجا ہے۔ تم لوگ اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچا لو۔'' (انساب الاشراف:136/1)

یہاں موجود لوگوں نے رسول اللہ کی دعوتِ ایمان کے جواب میں فوری طور پر کوئی ردِّعمل (Reaction) ظاہر نہیں کِیا ہے سوائے ابولہب کے۔ ابولہب نے کہا ہے:

''تَبًّا لَكَ اَمَا جَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا''

''تمھارا سارا دِن غارت (Ruin) ہو، ٹوٹ جائے تمھارا یہ ہاتھ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جس سے اِشارہ (Pointed) کر کے تم نے ہمیں ڈرایا ہے۔کیا اِس لیے تم نے ہمیں یہاں اِکٹھا کیا ہے؟ کیا ایسی بے معنی باتوں (Useless) کے لیے تم نے ہمیں یہاں بُلا کر ہمارا وقت ضائع کیا ہے؟'' (طبقات ابن سعد: 200/1)

رسول اللہ کو ابولہب کی اِس حرکت پر دُکھ پہنچا لیکن آپ نے صبر کیا ہے۔ رسول اللہ جواب میں خاموش ہیں۔ اِس کے بعد لوگ یہاں سے چلے گئے ہیں۔ ابولہب کا رسول اللہ کو یوں کہنا اور ہاتھ ٹُوٹ جانے کی بات کرنا اِس قدر بُرا لگا ہے کہ اللہ کریم نے جواب خود دیا ہے۔ جبریل حاضر ہوئے اور اللہ کا پیغام لائے ہیں:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ۔ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ۔ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ (القرآن۔ اللھب۔ 111، صحیح بخاری: 4971)

ابولہب کے ہاتھ ٹُوٹ جائیں گے اور وہ ہلاک (Ruined) ہو جائے گا۔ اِس کی دولت اور کمائی (جس پر اِسے بڑا ناز (Pride) ہے) اِسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ تم دیکھو گے کہ جلد ہی یہ (جہنم کی) شعلوں والی آگ (Flaming fire) میں داخل ہوگا جس کے شعلے تباہ کن ہوں گے۔ اِس کی بیوی (جو اِس کے ساتھ رسول اللہ کے خِلاف سازشوں (Conspiracies) میں شریک) اور لکڑیاں اُٹھا اُٹھا کر لاتی ہے، وہ بھی جکڑی جائے گی۔ اِس کی بیوی کی گردن میں مضبوط مونج کی رسّی (Rope of palm fibre) ہوگی۔

اللہ کریم نے اِنتہائی غضب (Fury) اور ناراضگی کا اِظہار (Express) کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹُوٹ جائیں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابولہب کے بیٹے عُتیبہ نے شائستگی (Decency) کی تمام حدیں (Crossing all limits) پار کرتے ہوئے رسول اللہ کے بارے میں اِنتہائی نامناسب (Indecent) اور گستاخانہ (Insolent) کلمات کہے ہیں۔ اُس نے رسول اللہ کا کُرتہ (Eastern shirt) پھاڑ دیا (Torn) اور رسول اللہ کے چہرہ پر تھوکنے (Spit) کی کوشش کی ہے۔ رسول اللہ اُس کے تھوک سے محفوظ رہے ہیں۔ رسول اللہ کو عُتیبہ کی اِس حرکت پر بہت تکلیف ہوئی، آپ نے اللہ کریم سے عرض کی ہے:

''یااللہ ! عُتیبہ پر اپنے کتّوں میں سے ایک کتّا مُسلّط (Assign) کردے''

عُتیبہ اپنے والد ابولہب کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام جارہا ہے۔ راستہ میں اُردن (Jordan) کے علاقہ زرقا *(Zarqa)* کے مقام پر پڑاؤ (Camp) کِیا ہے۔ ابولہب اچھی طرح جانتا ہے کہ محمد بن عبداللہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ابولہب نے قافلہ والوں سے کہا ہے:

''میرے بیٹے کی حفاظت (Protection) کرنا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں محمد کا کہا پورا نہ ہوجائے۔ میں جانتا ہوں محمد کی دُعا ردّ (Reject) نہیں ہوتی۔'' (المستدرک للحاکم:539/2، انساب الاشراف:139/1)

عُتیبہ کے چاروں طرف (All directions) قافلہ والوں کا سامان رکھ کر، حفاظتی دیوار (Protective wall) بنا کر عُتیبہ کو سُلا دیا گیا ہے۔ رات کو ایک درندہ (Beast) آیا جس نے عُتیبہ کی تِکّا بوٹی کردی (Torn to bits)۔ حیرت انگیز طور (Surprisingly) پر اُس نے نہ عُتیبہ کا خون پیا اور نہ ہی گوشت کھانا پسند کِیا ہے۔ اِس طرح عُتیبہ اپنے انجام (End) کو پہنچ گیا ہے (دلائل النبوۃ:338/2)۔

یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ قرآن مجید تقریباً تیئس (23) سالوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات اور ضرورت کے مطابق (Need based) نازل ہوتا رہا۔ اِس سے پہلے کی آسمانی کتابیں ایک ہی بار میں مکمل نازل ہوتی رہیں۔ قرآن مجید میں کئی جگہوں پر اللہ کریم نے اُس بات کا جواب خود دیا جو لوگوں نے رسول اللہ سے کہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھاٹے کا سودا تو تم نے کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انقلاب (Revolution) لائے ہیں۔ اِن کی لائی ہوئی ہدایت اور سچائی کے جواب میں مکّہ کے سرداروں کے پاس کوئی دلیل (Logic) نہیں ہے۔ مکّہ کے لوگ اگر کوئی سوال کرتے ہیں تو رسول اللہ اُس کا جواب دیتے ہیں۔ اگر وہ کوئی اعتراض (Objection) کرتے ہیں تو رسول اللہ اُن لوگوں کو لاجواب (Speechless) کر دیتے ہیں۔ نہ تو اُن کے پاس رسول اللہ کے سوالوں کے جواب ہیں اور نہ ہی ایسے سوال جن کے جواب رسول اللہ کے پاس نہ ہوں۔

قریش مکّہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کا مقابلہ عقل، علم اور اِحسان (Kindness) سے نہیں کر سکتے تو اُنہیں ایک راستہ نظر آیا کہ رسول اللہ پر ایمان لانے والوں پر ظلم و ستم کیا جائے۔ رسول اللہ کا قبیلہ مکّہ میں اثر و رسوخ (Influence) رکھتا ہے۔ بنی ہاشم کا سردار ابی طالب رسول اللہ پر جان چھڑکتا (Love wholeheartedly) ہے۔ قریش کو رسول اللہ کی نسبت (Comparatively) وہ غلام آسان ہدف (Easy target) نظر آتے ہیں جو رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ ''عرب کی تہذیب'' میں بیان کیا جا چکا ہے کہ عرب میں تین (3) چیزیں بدبختی (Misery) خیال کی جاتی ہیں:

1۔ غلام ہونا

2۔ سیاہ فام (Black) ہونا

3۔ اَجنبی (Stranger) یا کمزور ہونا

عبداللہ بن جُدعان کے غلام میں یہ تینوں موجود ہیں۔ یہ غلام اپنے آقا کی بھیڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکریاں چَراتا ہے۔ اِس غلام تک اِسلام کی دعوت پہنچی تو فوراً ایمان لے آیا ہے۔ اِس نے اپنا ایمان کسی پر ظاہر (Reveal) نہیں کیا۔ غلام جانتا ہے کہ رسول اللہ پر ایمان لانے کے بعد اِس کے ساتھ کیا سُلوک (Treatment) ہوگا۔ ایک دِن کعبہ کا طواف کرنے گیا تو وہاں موجود بُتوں کو دیکھ کر بے خیالی (Unintentionally) میں زبان سے نکلا ہے:

''وہ ناکام اور نقصان میں ہے جو تمہاری عبادت کرتا ہے۔''

غلام کے منہ سے نکلے یہ الفاظ لوگوں کے کان میں پڑ گئے، اُنہوں نے عبداللہ بن جُدعان سے شکایت کی ہے۔ عبداللہ نے غلام سے پُوچھا تو اُس نے سچ سچ بتا دیا کہ وہ رسول اللہ پر ایمان لے آیا ہے۔ عبداللہ نے غلام سے کہا ہے:

''نیا دِین چھوڑ کر واپس اپنے دِین پر آ جاؤ۔''

غلام نے اِس بات سے اِنکار کر دیا ہے۔ مکّہ کا ایک سردار اُمیّہ بن خلف *(Umayyah bin Khalf)* غُلاموں پر ظُلم کرنے کے معاملہ (Regarding) میں بدنام (Notorious) ہے۔ عبداللہ بن جُدعان نے غلام کو اُمیّہ بن خلف کے حوالے (Handover) کر دیا ہے کہ وہ اِس کی عقل ٹھکانے لگائے (Set his mind right) اور اِسے سبق سکھائے (Teach him a Lesson)۔ یہ پہلا غلام ہے جو رسول اللہ پر ایمان لایا ہے۔ اُمیّہ بن خلف، رسول اللہ کی دُشمنی میں پاگل (Crazy) ہے۔ اِسے یہ کب منظور (Acceptable) ہے کہ اِس کا غلام محمد بن عبداللہ کے دِین پر ہو۔ اِس کا غلام اور اپنی مرضی (Choice) کا دِین اپنائے، یہ کیسے ممکن ہے۔ اِس کے عِلم میں جب یہ بات آئی کہ غلام نے کئی خداؤں سے منہ موڑ کر ایک خُدا کی بندگی (Worship) اِختیار (Opt) کر لی تو اُمیّہ کا خون کھولنے لگا ہے۔ اُمیّہ تو غلام کی سانسوں کو بھی اپنی ملکیت / (Property ownership) سمجھتا ہے۔ اُمیّہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اِس غلام کو نشانِ عبرت (Symbol of wrath) بنا دیا جائے، اِسے ایسی سزا دی جائے جو اِس کی برداشت (Endurance) سے باہر ہو۔ یہ نیا دِین چھوڑ کر ہمارے دِین پر واپس آ جائے ورنہ اِس کے لیے زندگی مصیبت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بنا دی جائے۔ ایسی مثال (Example) قائم ہو جائے کہ کوئی غلام یا کنیز محمد پر ایمان لانے کا خیال بھی دِل میں نہ لائے۔

اُمیّہ بن خلف نے غلام کے گلے (Neck) میں رسّی (Rope) باندھ کر لڑکوں کے ہاتھ میں دے دی ہے (انساب الاشراف: 185/1)۔ ایک انسان کے ساتھ جانوروں جیسا سُلوک کیا جا رہا ہے۔ یہ لڑکے غلام کو مکّہ کی گلیوں (Streets) میں گھسیٹ (Drag) رہے ہیں۔ پہاڑوں اور وادیوں میں بھگا رہے ہیں۔ غلام اِس دوران گر پڑا ہے۔ یہ لڑکے غلام کو اِس حالت (Condition) میں بھی کھینچ رہے ہیں۔ اِن لڑکوں کو غلام کی حالت پر رحم (Mercy) آ رہا ہے نہ ہی کوئی اِس کی مدد کے لیے سامنے آ رہا ہے (مسند احمد: 319/5)۔ عرب میں کسی قبیلہ کے معاملات (Affairs) میں دخل اندازی (Interference) جنگ شروع کرنے والی بات ہے۔ غلام کی ویسے بھی کوئی حیثیت (Value) نہیں ہے۔ ایک غلام کی خاطر کوئی جنگ کیوں کرے گا؟ غلام کی گردن پر زخم (Wound) آ گئے ہیں۔ خون بہہ رہا (Bleeding) اور سانس رُک رہی ہے، لوگوں کی موجودگی میں اعلان کیا جا رہا ہے:

> ''اِس غلام نے نیا دِین اپنا لیا ہے، اِس کی یہی سزا ہے۔ اگر کوئی اور نیا دِین اپنائے گا تو اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی سُلوک کیا جائے گا۔''

یثرب کے رہنے والے حسّان بن ثابت (554-674,120) (Hassaan bin Thabit) بیان کرتے ہیں:

> ''میں اِسلام قبول کرنے سے پہلے حج کے لیے مکّہ گیا تو میں نے دیکھا کہ جوان لڑکے ایک حبشی غلام کے گلے میں رسی (Rope) ڈالے اِسے کھینچ (Drag) رہے ہیں۔''

وہ حبشی غلام کہہ رہا تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اَحَدٌ (وہ یکتا (One) ہے) اَحَدٌ (وہ یکتا ہے)، میں لات و عُزّیٰ، ہُبَل اور نائلہ (Na-ilah) کی خدائی (Divinity) کا اِنکار کرتا ہوں۔''

(سبل الہدیٰ والرشاد: 172/3)

اُمیّہ بن خلف اِس سزا (Punishment) کو کافی نہیں سمجھتا۔ گرمیوں کی تپتی دوپہر میں جب مکّہ کی زمین تانبے (Copper) کی طرح گرم (Red hot) ہوگئی ہے، اُس نے پتھریلی زمین پر غلام کو لٹا دیا ہے۔ اِس پر بھی تسلی نہیں ہوئی، اُمیّہ نے ایک بھاری پتھر غلام کے سینہ (Chest) پر رکھ دیا ہے۔ اب یہ مصیبت کئی گُنا (Manifolds) ہوگئی ہے نیچے جلتی زمین، درجہ حرارت (Termperature) تقریباً 50 ڈگری سینٹی گریڈ، اوپر گرم اور بھاری (Heavy) پتھر، سانس لینا بھی مُشکل (Difficult) ہے۔ یوں کہیے کہ جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا ہے۔ اُمیّہ نے یہ ظُلم کرنے سے پہلے غلام کو گھنٹوں بھوکا اور پیاسا رکھا ہے (انساب الاشراف: 211/1)۔ اُمیّہ غلام سے مطالبہ (Demand) کر رہا ہے:

''محمد کا دِین چھوڑ کر لات وعُزّیٰ کی عبادت کرو ورنہ یہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے (You will succumb to death)۔'' (سیرت ابن ہشام: 392/1)

غلام نیم بے ہوشی میں جواب دیتا ہے:

''اَحَدٌ (وہ یکتا ہے) اَحَدٌ (وہ یکتا ہے)، میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ میں لات اور عُزّیٰ کے خُدا ہونے کا اِنکار کرتا ہوں۔'' (سیرت ابن ہشام: 318/1)

غلام کا جواب سُن کر اُمیّہ بن خلف اور ظالم ہوگیا ہے۔ اُمیّہ بہت موٹا اور وزنی ہے۔ غلام کی گردن پر اُمیّہ نے اپنی ٹانگ رکھ دی ہے تاکہ اُس کی سانس ہی بند ہو جائے۔ غلام بے ہوش (Unconscious) ہوگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام پر اُمیّہ بن خلف کا ظُلم جاری ہے کہ رسول اللہ اِدھر سے گُزرے ہیں۔ غلام نیم بے ہوشی میں ''اَحَدٌ، اَحَدٌ'' پکار رہا ہے (انساب الاشراف: 185/1)۔ اِسے دیکھ کر رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

''تم جس **وحدہٗ لاشریک** ربّ کا نعرہ (Slogan) لگا رہے ہو،
وہی تمھیں اِس عذاب سے نجات (Salvation) دے گا۔''

عَمرو بن عاص (585-664,89) *('Amr bin 'Aas)* بیان کرتے ہیں:

''ایک دِن میں غلام کے پاس سے گُزرا تو گرم کنکریوں (Hot pebbles) پر لِٹا کر اُس پر تشدّد (Torture) کیا جا رہا تھا۔ کنکریاں اِتنی گرم تھیں کہ گوشت کا ٹکڑا (Meat piece) اِن پر رکھا جاتا تو حرارت (Heat) سے پک (Cook) جاتا۔ اِس سب کے باوجود غلام کی زبان پر جاری تھا'' میں لات وعزّیٰ کو نہیں مانتا، میں اُن کے خُدا ہونے کا اِنکار کرتا ہوں۔ یہ سُن کر اُمیّہ آپے سے باہر (Out of control) ہو گیا اور اُس نے غلام کو بُری طرح مارا پیٹا۔'' (سیرت ابن ہشام: 318/1)

کچھ دِن بعد ظُلم کا سلسلہ (Series) یونہی جاری ہے، اُمیّہ نے اپنے غلام کو سُلگتی ہوئی (Burning hot) زمین پر لٹایا ہوا ہے، سینہ پر گرم اور بھاری پتھر، غلام کے لیے سانس لینا بھی مُشکل ہے۔ ابو بکر کا یہاں سے گُزر ہوا، غلام کو اِس حال میں دیکھ کر دُکھی (Grieved) ہیں۔ غلام تپتی ریتلی زمین پر بے سُدھ (Unconscious) پڑا ہے۔ پتہ نہیں زندہ بھی ہے یا نہیں۔ آج تو اُمیّہ نے ظُلم کرنے کی حد (Crossed the limit) کر دی ہے۔ ابو بکر، اُمیّہ سے کہہ رہے ہیں:

''اِس مسکین (Poor) کے بارے میں تمھیں اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟
کب تک اِس بے بس (Helpless) پر ظُلم کرتے رہو گے؟''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اُمیّہ نے طنزیہ انداز (Taunting tone) میں جواب دیا ہے:

''ابوبکر! تم نے اِسے خراب (Spoil) کیا ہے۔ تم ہی نے اِسے بے دِین کیا ہے۔ اگر تمہیں اِس پر ترس (Mercy) آتا ہے تو اِسے چھڑا کیوں نہیں لیتے؟''

ایک لمحہ کی تاخیر (Delay) کے بغیر ابوبکر نے کہا ہے:

''میں اِسے خریدنے کو تیّار ہوں، تم قیمت بتاؤ۔''

اُمیّہ کہہ رہا ہے:

''اگر یہ مر چُکا ہے تو؟''

ابوبکر: ''تب بھی خریدوں گا۔''

اُمیّہ: ''میں تیّار ہوں، یہ تو ویسے بھی اب میرے کسی کام کا نہیں رہا۔ اگر مر چُکا ہے تو سو (100) اور اگر زندہ ہوا تو دو سو (200) دِرہم لُوں گا۔ اِس کے علاوہ بدلہ (Exchange) میں غلام بھی لُوں گا۔''

ابوبکر: ''مجھے منظور (Agreed) ہے۔''

اُمیّہ غلام کے قریب گیا اور اُس سے پُوچھا ہے:

''تُو زندہ ہے یا مر گیا؟''

آواز آئی:

''اَحَدٌ، اَحَدٌ''

اُمیّہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وہ خوش ہے کہ نیم مُردہ (Half dead) غلام کے دو سو (200) دِرہم مل جائیں گے۔ ابوبکر نے رقم ادا کی اور غلام کو اپنے ساتھ لے کر جانے لگے تو اُمیّہ کہہ رہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ابو بکر، میں تو تمہیں عقلمند (Prudent) تاجر سمجھتا تھا۔ تم نے سو (100) دِرہم کا غلام دوسو (200) میں خرید لیا۔" (فتح الباری: 246/4)

ابو بکر نے جواب دیا ہے:

"اُمیّہ! گھاٹے کا سودا (Loss preposition) تو تم نے کیا ہے۔ میں تو اِسے ایک ہزار (1000) دِرہم میں بھی خرید لیتا۔"

ابو بکر نے اپنا حبشی غلام قِسطاس (Qistaas) اُمیّہ بن خَلف کو دے کر بے بس غلام کو اِسی لمحہ (Moment) آزاد (Free) کردیا ہے۔ غلام کو ظالم مالِک سے نجات (Freedom) مل گئی اور غُلامی سے بھی۔ ابو بکر اِس کمزور غلام کو لے کر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے ہیں:

"اللہ کے پیارے رسول! آپ کے خوبصورت چہرہ کا صدقہ میں نے اِسے آزاد کردیا ہے۔"

تاریخ اِس غلام کو بلال حبشی (580-640,61) *(Bilal Habshi)* اور مؤذنِ رسول *(Muadhan Rasool)* کے نام سے جانتی ہے۔ بلال کا پورا نام بلال بن رباح *(Bilal bin Rabah)* ہے۔

سعید بن مُسیّب (642-715,74) *(Sa'id bin Musayyib)* روایت کرتے ہیں:

"ابو بکر نے بلال حبشی کے بدلہ میں اپنا غلام قِسطاس اُمیّہ بن خَلف کو دے دیا۔ قِسطاس، ابو بکر کے کاروبار کا نگران (Incharge)، بڑا ذہین اور کام سنبھالنے والا تھا۔ قِسطاس کی قیمت کئی ہزار دِرہم تھی۔"

ابو بکر نے ایک جوان، سمجھدار (Sensible) اور قیمتی غلام دے کر کمزور بلال کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے لیا اور فوراً آزادی بھی دے دی ہے۔ مُشرکین مکّہ کو پتا چلا تو سب حیران ہیں۔ اُن کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی، سمجھ بھی کیسے آئے۔ اِسے سمجھنے کے لیے ایمان اور قربانی ضروری ہے۔ قریش مکّہ میں سے ایک سمجھ دار شخص نے کہا ہے:

> ”یقیناً بلال نے ابوبکر پر کوئی اِحسان کیا ہوگا۔ ابوبکر نے اُس اِحسان کا بدلہ چُکانے (Pay back) کے لیے اِتنی بڑی قیمت ادا کر کے اُسے آزاد کر دیا ہے۔“ (تفسیر مظہری: القرآن۔الیل۔92:20-19)

اللہ کریم نے اپنے بندے کے جذبہ (Passion) کی توہین (Insult) کیے جانے کا جواب یوں دیا ہے:

> وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى (القرآن۔الیل۔92:20-19)

> وہ جو کچھ دوسروں کے لیے دیتا ہے تو اِس لیے نہیں کہ اُس پر کسی کا اِحسان ہے، جس کا بدلہ (Return) وہ اُتارنا چاہتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے ربّ کی رِضا (To please) کے لیے یہ کام کرتا ہے۔

رسول اللہ نے بلال کی قربانیوں (Sacrifices) کا صِلہ (Reward) اِنہیں اپنا مؤذن (The one who proclaims the call to the prayer) مقرّر (Appoint) کر کے دیا ہے۔ وہی بلال جسے کل تک مکّہ کے بازاروں میں رُسوا (Insulted) کیا جاتا تھا، آج عزّت کی بلندیوں (Height) پر ہے۔ اللہ کریم اور اُس کا رسول اِس بات کی گواہی (Witness) دے رہے ہیں۔

تم ہو یوسف کے قبیلے سے، تمھیں کیا معلوم
حبش سے آئے ہوئے شخص کی کیا قیمت ہے

عشق اور ایمان کی قیمت ہر کوئی نہیں جان سکتا۔ جنھیں ایمان آسانی سے نصیب ہوا ہو، وہ کیا جانیں (نا معلوم)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بلال کو دی جانے والی عزّت سے مکّہ اور اُس کے اِرد گرد کے لوگوں پر اِسلام میں برابری (Equality) کی حقیقت (Reality) واضح ہو رہی ہے۔ عرب کی روایات کے برعکس (Against)، بلال حبشی کی ساری بدبختی اُن کی خوش بختی (Good luck) میں بدل گئی ہے۔ مکّہ میں رہنے والے غلام اور کنیزیں اِسلام کی طرف مائل (Attract) ہو رہے ہیں۔ اِنہیں دِین اِسلام غُلامی سے آزادی کا راستہ (Path) نظر آنے لگا ہے۔ (مدینہ منوّرہ ہجرت کے بعد بلال بیت المال *(Bait al maal)* کے انچارج (Incharge) بنے۔ آج کل کے زمانہ کے مطابق وزیر خزانہ (Finance Minister)) (طبقات ابن سعد 234/3)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

پہلے پہل (During early days) جو لوگ ایمان لائے ہیں، اُن کی قربانیوں (Sacrifice) کو سلام۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اِس دَور میں اپنے دِین اور ایمان کی آزادی ممکن نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب (Means) ہے کہ سانس لینا بھی مُشکل کر دیا جائے گا۔ قریش مکّہ تو اِس ہدایت کو ہی فساد (Discord) سمجھتے ہیں۔ اِن کے نزدیک باپ دادا کے دِین کے خِلاف بات کرنا، اعلانِ جنگ کرنے کے برابر ہے۔ اُن کے لیے بُت پرستی ہی دِین ہے، اِس کے علاوہ کسی اور دِین یا ایمان کی گنجائش (Possibilty) ہی نہیں۔ شروع کے دِنوں میں اِسلام لانے والے زیادہ تر غریب (Poor) اور پِسے (Suppressed) ہوئے لوگ ہیں۔ اِن کے پاس تو اپنی مرضی (Choice) سے سونے جاگنے کی آزادی نہیں، دِین اپنانے کی آزادی اِن کے آقاؤں (Masters) کے لیے گالی (Revile) سے کم نہیں ہے۔ اِس کے باوجود لوگ سچ (Truth) کو پہچانتے ہوئے رسول اللہ پر ایمان لا رہے ہیں۔

مکّہ میں سُمیّہ بنت خبّاط (550-615,66) *(Sumayyah bint Khabbaat)* نام کی ایک عورت رہتی ہے۔ وہ ابوحُذیفہ بن مُغیرہ *(Abu Hudhayfah bin Mughirah)* کی کنیز ہے۔ یہ ایک دائیہ (Midwife) ہے جو مکّہ کی تمام عورتوں کی خدمت (Serve) کرتی ہے۔ اپنے ہنر (Skill) میں اچھی ہونے کے علاوہ خوش مزاج (Pleasant / Jovial) بھی ہے۔ مکّہ کے سرداروں کی بیویاں اور بیٹیاں اِس سے خوش ہیں۔ یہ نہ صرف بچے کی پیدائش (Delivery) کے وقت بلکہ اِس سارے عرصہ کے دوران عورتوں کو اچھے مشورے (Advices) دیتی رہتی ہے۔ کنیز ہونے کے باوجود اِس کی حیثیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Standing) مکّہ میں موجود غُلاموں سے بہتر ہے۔ سُمیّہ دِینِ اِسلام میں ہدایت دیکھ کر رسول اللہ پر ایمان لے آئی ہے۔ سُمیّہ کے مالِک ابو حذیفہ نے اُسے حکم دیا ہے:

''تم ہمارے دِین پر واپس آجاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔''

سُمیّہ نے اِسلام چھوڑنے (Renounce) سے اِنکار کر دیا ہے۔ ابو حذیفہ نے اِسلام قبول کرنے کی سزا کے طور پر اِسے ابو جہل کے حوالے کر دیا ہے۔ ابو جہل کا تعلق بنی مخزوم سے ہے جو اپنے آپ کو بنی ہاشم کے برابر کا قبیلہ سمجھتا اور ہر حال میں اِن کی برابری کرتا ہے۔ رسول اللہ کے اعلان نبوّت نے انہیں شدید پریشان کیا ہے۔ اِنہیں سمجھ نہیں آرہا کہ وہ بنی ہاشم کو ملنے والی عظمت (Glory) کا مقابلہ کیسے کریں؟

اب کیا ہے، ابو جہل تو جیسے پاگل ہی ہو گیا ہے۔ ابو جہل نے سوچ لیا ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ اور اُن کے ماننے والوں (Followers) پر ظُلم کی اِنتہا کر دے گا۔ اُس نے سُمیّہ کو بلا کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا ہے۔ اِس کا صرف ایک ہی مطالبہ (Demand) ہے:

''محمد کے دِین کو چھوڑ دو''

ایمان کی روشنی دیکھ لینے کے بعد سُمیّہ دِینِ اِسلام چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ مار کھاتی رہتی ہے لیکن حق کی راہ (Right path) نہیں چھوڑتی۔ ابو بکر کے علم میں یہ بات آئی تو آپ ابو جہل کے پاس آئے ہیں۔ ابو بکر کہہ رہے ہیں:

''سُمیّہ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔''

اُس نے صاف صاف اِنکار کر دیا ہے۔

ابو بکر نے قیمت بڑھائی (Increase) ہے۔

ابو جہل کسی طرح ماننے کو تیار نہیں ہے۔

ابو بکر قیمت بڑھاتے بڑھاتے سو (100) دَرہم تک آ گئے ہیں۔ اِس زمانہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو (100) دِرہم، ایک بڑی رقم (Hefty amount) ہے۔ اِتنے پیسوں میں کئی غلام یا کنیزیں خریدی جاسکتی ہیں۔ ابوجہل نہیں مانا اور سُمیّہ کو بیچنے سے اِنکار کردیا ہے۔

قریش کی عورتوں کے علم میں آیا ہے کہ ابوجہل سُمیّہ پر ظُلم کرتا اور اُسے کوڑے (Lashes) مارتا ہے تو وہ ابوجہل کے پاس آئیں اور اُسے کہہ رہی ہیں:

''سُمیّہ کو نہ مارو، یہ مُشکل وقت میں ہمارے کام آتی ہے۔ اِحسان کا بدلہ کیا ایسے دیا جاتا ہے؟ اِس کو مارنا چھوڑ دو۔''

ابوجہل نے اِن کی بات ماننے سے بھی انکار کردیا ہے۔ اُس نے سُمیّہ کو اِس قدر مارا ہے کہ وہ بڑی دیر سے بے ہوش (Unconscious) پڑی ہے۔ ابوبکر کے علم میں آیا تو وہ ابوجہل کے پاس دوبارہ آئے ہیں۔ ابوجہل سے کہہ رہے ہیں:

''میں تمہیں ایک سو پچاس (150) دِرہم دیتا ہوں، تم سُمیّہ کو آزاد کردو۔''

اُس نے اب بھی اِنکار ہی کیا ہے۔ ابوجہل تو بس یہ چاہتا ہے کہ سُمیّہ دِینِ اِسلام سے اِنکار کردے، ورنہ اِس کے ساتھ ایسا سُلوک کیا جائے کہ کوئی دوسرا اِسلام لانے کی جرأت (Dare) نہ کرے۔

ابوبکر نے ابوجہل سے کہا ہے:

''میں تمہیں دِرہم بھی دوں گا اور ''اِبل کافیہ'' *(Ibal Kafiah)* بھی دوں گا۔ تم سُمیّہ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔''

اِبل کافیہ ایسے اونٹ کو کہتے ہیں جو کسی مقتول (Murdered) کے خون کے بدلہ میں دیا جاتا ہے۔ یہ بہت قیمتی اونٹ ہوتا ہے اور وصول (Recieve) کرنے والے خاندان کے لیے اِسے عزّت کا نشان (Symbol of honour) سمجھا جاتا ہے۔ ابوجہل کسی قیمت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُمیّہ کو بیچنے یا آزاد کرنے پر تیار نہیں۔ اُس کا ظُلم سُمیّہ پر جاری ہے، سُمیّہ کو مارنا ابوجہل کا معمول (Routine) ہے۔ ابوجہل اپنے سارے ظُلم اور تشدّد (Torture) کے باوجود اپنی کنیز کو دِین اِسلام سے ہٹانے میں ناکام ہے۔ اُس نے محسوس (Feel) کِیا ہے کہ سُمیّہ اپنا دِین نہیں چھوڑے گی تو مایوسی (Despair) میں ایک بڑا قدم اُٹھانے کا فیصلہ کِیا ہے۔ وہ سُمیّہ کو کعبہ کے باہر لے آیا ہے۔ بھرے بازار (Publicly) میں سُمیّہ سے کہا ہے کہ اِسلام چھوڑنے کا اعلان کرو۔ سُمیّہ نے ایک بار پھر اِنکار کر دیا ہے۔ ابوجہل نے نیزہ سُمیّہ کو اِس زور سے مارا ہے کہ وہ جان سے چلی گئی ہے۔ جان تو ہار دی لیکن ایک کنیز بنی مخزوم کے رئیس سے جیت گئی ہے۔ جس حَرم میں چیونٹی (Ant) مارنے کی اِجازت نہیں، وہاں ابوجہل نے ایک جیتی جاگتی عورت کو قتل کر دیا ہے۔

اُفق پر ڈوبنے والا ستارہ
کئی اِمکان روشن کر گیا ہے

سُمیّہ اِسلام کی پہلی شہید خاتون (Female) ہے (اسد الغابۃ: 292/5)۔ سُمیّہ کا شوہر یاسر اور بیٹا عمّار بھی کفار کے ظُلم و ستم کا نشانہ بنائے جاتے ہیں (محمد رسول اللہ: 398/1)۔ سُمیّہ کے قتل کے بعد سرداروں نے مشورہ (Consultation) کر کے اعلان (Announcement) کروا دیا ہے:

"مکّہ میں کسی غلام یا کنیز کو ابوبکر کے ہاتھ بیچنے پر پابندی (Sanction) ہے۔" (سبل الہدیٰ والرشاد 155/3)

اُن کا مقصد یہ ہے کہ آزادی کے شوق میں لوگ رسول اللہ پر ایمان نہ لائیں لیکن اُن کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔

بظاہر ہار جانے والا ہزاروں لوگوں کو جیت جانے کی اُمید دے گیا ہے (نامعلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بن خطّاب (584-644,61) (Umar bin Khat-taab) ابھی ایمان نہیں لائے اور اِسلام کے مخالف ہیں۔ اِن کی کنیز لبینہ (Labeenah)، رسول اللہ پر ایمان لے آئی ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق کنیز کا نام لُطیفہ (Lutayfah) ہے۔ لبینہ ابوبکر کے غلام عامر بن فُہیرہ (585-625,41) ('Aamir bin Fuhayrah) کی بہن ہے۔ عمر نے اپنی کنیز کے رسول اللہ پر ایمان لانے کے متعلق سُنا تو کوڑا (Lashes) لے کر اِسے مارنا پیٹنا شروع کر دیا ہے۔ عمر نے اپنی کنیز کو اِس قدر مارا ہے کہ مار مار کر خود تھک (Fatigued) گئے ہیں۔ اپنی کنیز سے کہا ہے:

''تمھیں مار مار کر تھک گیا ہوں، اب میں کچھ دیر آرام کرلوں پھر دوبارہ تمھیں ماروں گا۔''

ایک دِن عمر بن خطّاب کنیز کو مار رہے ہیں تو اِس نے کہا ہے:

''عمر! اگر تم ایمان نہ لائے تو میرا ربّ تمھیں بھی ایسا ہی عذاب دے گا۔'' (سیرت ابن ہشام: 319/1)

ابوبکر مکّہ کے امیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ عمر کے پاس آئے اور کنیز کو خرید کر آزاد کر دیا ہے تاکہ وہ اپنی مرضی سے اِسلام کے راستے پر اپنی زندگی گزار سکے۔

مکّہ میں غزیہ (Ghaziah) نام کی ایک عورت رہتی ہے۔ اِس کا پورا نام غزیہ بنت جابر بن حکیم (Ghaziah bint Jabir bin Hakim) اور وہ ایک بدوی (Bedouin woman) عورت ہے۔ عرب کے کسی صحرا (Desert) سے آ کر مکّہ میں آباد (Settle) ہوئی ہے۔ بدوی عورتیں مَردوں کی طرح دلیر (بہادر) ہوتی ہیں۔ (محمد رسول اللہ: 55/1) ایک تو بدوی ہونے کی وجہ سے غزیہ دلیر، دوسرے یہ کہ غلام نہیں ہے۔ اسے اِسلام کے سچّا دِین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا یقین جلد ہو گیا اور ایمان لے آئی ہے۔ اِسے قریش کے لوگوں سے کوئی ڈر خوف (Fear) نہیں۔ اب یہ مکّہ میں کھلے عام (Openly) اِسلام کی دعوت دینے لگی ہے۔ مکّہ کے لوگوں کو یہ کیسے منظور ہو، اگر کنیز ہوتی تو جان سے جاتی۔

مکّہ والوں نے غزیہ کو اغوا (Kidnap) کیا، رسّیوں (Ropes) سے باندھا اور مکّہ سے باہر جانے والے قافلہ میں کجاوہ (Saddle) کے بغیر اونٹ کی ننگی (Bare) پیٹھ پر بٹھا کر روانہ کر دیا ہے۔ انہوں نے غزیہ کے لیے یہ سفر اِنتہائی مُشکل بنانے کے لیے ایسا کیا ہے۔ غزیہ کو بھیجنے سے پہلے اُنہوں نے اِسے شہد (Honey) کھِلایا، تیز دھوپ میں کھڑا رکھا اور پانی نہیں دیا تا کہ اِسے پیاس کی شدّت محسوس ہو۔ غزیہ اِس قدر تکلیف میں ہے کہ اِس کی آنکھوں اور کانوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ مکّہ والوں نے قافلہ والوں سے کہا ہے:

> ”اِس عورت کو کھانا دینا نہ ہی پینے کے لیے پانی، جب یہ بھُوک پیاس سے مرجائے تو صحرا میں پھینک دینا، اِسے درندے (Wild animals) کھا جائیں گے۔ اِس کا اونٹ بھی تم لوگ لے جانا۔“

غزیہ اپنی کہانی یوں سناتی ہے:

> ”بلا کی گرمی (Terribly hot weather) تھی۔ مجھے نہ تو کوئی پانی دیتا تھا، نہ ہی کھانا۔ سب لوگ میرے سامنے پانی پیتے اور کھانا کھاتے تھے، مجھے موت نظر آنے لگی۔ تین (3) دِن اور راتیں سفر میں گزریں۔ میرے لیے رات گزارنا مُشکل تھی۔ قافلہ والوں میں سے جو مجھے دیکھتا، اُسے یقین ہو جاتا کہ یہ عورت صُبح تک زندہ نہیں بچے گی۔ چوتھی (4th) رات آئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں ٹھنڈا پانی پی رہی ہوں اور میرے ہونٹ پانی سے بھیگ (Wet) گئے ہیں۔ میں نے پانی پینا شروع کیا یہاں تک کہ میری پیاس بُجھ گئی۔ صُبح ہوئی تو میں تازہ دَم (Fresh) تھی۔ قافلہ والے اِس خیال سے میرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قریب آئے کہ اب تک تو میں مر چکی ہوں گی۔ اُن کو حیرت ہوئی کہ میں زندہ بھی تھی اور تروتازہ (Fresh) بھی۔ میں نے اُنہیں اپنا خواب سنایا جس میں مجھے پانی پلایا گیا۔ میرے لیے یہ خواب سے زیادہ حقیقت (Reality) تھا۔ صحرا میں پانی کا ملنا قافلہ والوں کی عقل سمجھ سے باہر تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ میں ابھی بھی اونٹ کے ساتھ بندھی (Tied) ہوں۔ پانی کے مشکیزے (Containers) مجھ سے بہت دُور ہیں، پھر مجھے پانی کیسے مل گیا؟ میں نے اُنہیں مکّہ والوں کا خود سے کِیا جانے والا سُلوک اور اِس کی تفصیل (Detail) بتائی۔ قافلہ والے میری داستان (Story) سُن کر بہت شرمندہ (Ashamed of) ہوئے۔ اُنہوں نے میرے ہاتھ پاؤں کھول کر مجھے اونٹ پر سوار کرایا، کھانے پینے کا سامان دیا اور مجھے آزاد کردیا۔'' (أسد الغابہ: 215/5)

زُنیرہ رُومیہ (Zunayrah - The Roman) نام کی ایک کنیز اِسلام لے آئی ہے۔ اِس کے مُشرک مالِک کا تعلق بنی مخزوم سے ہے۔ اِس کے مالِک کی زندگی تو گُزرتی ہی اِسلام اور پیغمبرِ اِسلام کی دشمنی میں ہے۔ مالِک نے اِس قدر مارا کہ زنیرہ کی بینائی (Eyesight) ختم ہوگئی ہے۔ زنیرہ کے دِل کی آنکھ اللہ کے نور سے رَوشن ہوچکی ہے اِسے بینائی جانے کی کچھ فِکر (Worry) نہ ہوئی۔ ابوبکر نے زنیرہ کو خرید کر آزاد کردیا (سبل الہدیٰ و الرشاد: 361/2)۔

ایک دِن ابوجہل کا زنیرہ سے آمنا سامنا (Came across) ہوا ہے۔ ابوجہل نے اِسے طنزیہ (Taunting tone) لہجہ میں کہا ہے:

''دیکھا! ہمارے خداؤں لات اور عُزّیٰ نے دِین چھوڑنے پر تمہیں اندھا (Blind) کردیا ہے۔ کہاں ہے تمہارا خُدا جو تمہیں اِس مصیبت (Affliction) سے بچائے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زُنیرہ نے جرأت (Courage) اور یقین کے ساتھ جواب دیا ہے:

''ہرگز نہیں (Not at all)۔ لات وعُزّیٰ نہ تو فائدہ (Benefit) پہنچا سکتے ہیں، نہ کوئی نقصان (Loss)۔ فیصلے تو آسمانوں اور زمین کا مالِک کرتا ہے۔ میرا ربّ ہر چیز پر قُدرت (طاقت) رکھتا ہے، وہ چاہے تو میری بینائی لوٹا (Return) دے۔''

اللہ کریم کو اپنی بندی کے یقین پر پیار آیا ہے۔ صُبح سو کر اُٹھی تو بینائی واپس آ چکی ہے (أسد الغابہ: 292/5، سیرت ابن ہشام: 392/1)۔ قریش یہ دیکھ کر کہہ رہے ہیں:

''یہ سب محمد کے جادُو کا اثر ہے۔'' (أسد الغابہ: 292/5)

نہدیہ (Nahdiah) نام کی ایک کنیز اپنی بیٹی کے ساتھ رسول اللہ پر ایمان لے آئی ہے۔ یہ دونوں ولید بن مُغیرہ (Walid bin Mughirah)(527,622,96) کی کنیزیں ہیں۔ ولید نے اِنہیں بنی عبدالدّار کی ایک عورت کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اِن کی مالکن اِنہیں طرح طرح کی اذیتیں دیتی اور کہتی ہے:

''میں کبھی تمھیں ستانے اور اذیتیں (Torture) دینے سے باز نہیں آؤں گی۔ جس نے تم لوگوں کو بے دِین کیا ہے، وہ تمھیں خرید کر آزاد کر دے۔''

ایک دِن یہ دونوں کنیزیں اپنی مالکن کے لیے آٹا پیسنے (Grinding) جا رہی ہیں کہ راستہ ہی میں ابوبکر نے اِنہیں خرید کر آزاد کر دیا ہے (سیرت ابن ہشام: 318/1)۔

اُمِّ عُبیس (Umm 'Ubays) بنی زَہرہ کے ایک خاندان میں اَسود بن عبدِ یغوث (Aswad bin 'Abd Yaghus) کی کنیز ہیں۔ اَسود ان پر ہر وقت ظُلم کرتا ہے۔ اِنہیں اِس قدر مارا جاتا ہے کہ اِن کے لیے اُٹھنا بیٹھنا ممکن نہیں رہتا۔ اُمِّ عُبیس کا جُرم (Crime) اِسلام قبول کرنا ہے۔ اُمِّ عُبیس کو بھی ابوبکر نے خرید کر آزاد کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلال حبشی کی والدہ کا نام حمامہ (Hamamah) ہے۔ یہ سارا خاندان ہی غلام ہے۔ حمامہ، رسول اللہ پر ایمان لے آئی ہیں۔ حمامہ کا مالک بھی ظالم ہے۔ اِن کا مالک اِن کو ہر طرح کی اذیتیں (Torture) دیتا اور اِسلام چھوڑنے کے لیے اِن پر دباؤ (Pressure) ڈالتا رہتا ہے۔ یہ نیک عورت اپنے بیٹے کی طرح اِسلام پر قائم ہیں۔ ابوبکر نے انہیں بھی خرید کر آزاد کر دیا ہے (سبل الھدیٰ و الرشاد:361/2)۔ غلام اور کنیزیں اِسلام لاتے رہے اور ابوبکر اپنی حیثیت (Capacity) کے مطابق اِنہیں خرید کر آزاد کرتے رہے۔

ابوجہل غریب اور بے بس لوگوں کو رسول اللہ پر ایمان لاتے دیکھ کر بڑے تکبّر (Arrogance) سے کہتا ہے:

> ''تم اِن غُلاموں اور لونڈیوں (Slave girls) کو دیکھ کر حیران نہیں ہوتے کہ یہ کِس طرح محمد کی پیروی (Follow) کرتے ہیں۔ یہ اِتنا بھی نہیں سوچتے کہ محمد کے دِین میں کوئی بھلائی (Goodness) ہوتی تو کیا یہ اَن پڑھ، جاہل (Uneducated and ignorant) غلام اور کنیزیں اِسے قبول کرنے میں ہم سے آگے ہوتے؟ کیا ہم آگے بڑھ کر اِس دِین کو اِن سے پہلے قبول نہ کر لیتے؟'' (الروض الانف: 221/3)

اِسلام لانے والے تمام لوگوں کے ساتھ اِسی طرح کا سُلوک کِیا جا رہا ہے۔ کسی سے اُس کی بیوی چھین لی گئی ہے تو کسی عورت سے اُس کا بچہ۔ کئی ماں باپ اپنے بچوں سے محروم (Deprived) کر دیئے گئے ہیں۔ وہی لوگ جو پہلے اپنے قبیلہ والوں کے لیے بہت اچھے اور عزّت والے تھے، ایمان لاتے ہی اُن کی زندگیاں عذاب بنا دی گئی ہیں۔ ایسے ہی کئی لوگ مارے (Killed) بھی گئے ہیں۔ رسول اللہ پر ایمان لانے والوں نے سخت ترین ظُلم سہتے (Bear) ہوئے بھی اِسلام سے منہ نہیں موڑا۔ وہ اِس بات پر مطمئن (Saitisfied) ہیں کہ اللہ نے اِنہیں ایمان کی دولت (Wealth) عطا کی ہے۔ ایمان لانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں پر ظُلم وستم کچھ دِن نہیں بلکہ کئی سال (ہجرت مدینہ منورہ) تک جاری رہا۔ قریش مکّہ کی ساری کوششیں ضائع (In vain) ہوئیں اور اِسلام دِن بدن پھیلتا رہا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ شروع کے سالوں میں اپنے غُلاموں، کنیزوں اور رِشتہ داروں پر ظُلم کرنے والے بعد کے دنوں میں خود بھی ایمان لے آئے۔ یہی ایمان اور ایمان لانے والوں کی فتح (Victory) ہے۔

یہ شہادتِ گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایمان لانا اتنا آسان نہیں، جاں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حق کی راہ میں تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ (علامہ محمد اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے

خُباب بن اَرت (587-659,73) *(Khubaab bin Art-t)* آزاد ماں باپ کے گھر پیدا ہوئے۔ اُنہیں کسی نے اغوا کرلیا اور غُلاموں کی منڈی (Market) میں بیچ دیا۔ اِس کے بعد خُباب ایک غلام ہیں۔ اِن کا پورا نام خُباب بن اَرت بن جندلہ بن سعد *(Khubaab bin Art-t bin Jandlah bin S'ad)* ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خُباب بن اَرت کو پسند کرتے اور اِن کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں۔ اِسلام کی سچائی بہت جلد خُباب کے سامنے عیاں (ظاہر۔Evident) ہوگئی اور یہ ایمان لے آئے ہیں۔ یہ لوہے کے کام کے کاریگر (Blacksmith) ہیں۔ اِنہیں تلواریں (Swords)، نیزے (Spears)، تیر (Arrows) اور ڈھالیں (Shields) بنانے میں مَہارت (Skill) حاصل ہے۔ خُباب کو جلتے ہوئے اَنگاروں (Burning charcoal) پر لِٹایا جاتا ہے۔ اِس کے ساتھ ایک آدمی خُباب کے سینہ پر پاؤں رکھ کر کھڑا رہتا ہے، یہاں تک کہ اِن کے جسم کی چربی (Fats) سے یہ آگ بُجھ (Extinguish) جاتی ہے۔ اِس طرح خُباب کے جسم کو بار بار جلایا (Burn) جاتا ہے (الروض الانف: 122/2، أسد الغابة: 103/2)۔ اِن کی مالکن کا نام اُمّ اَنمار *(Umm Anmaar)* ہے۔ اِن کی مالکن کو خُباب کے رسول اللہ پر ایمان لانے کی خبر ملی تو اُس کے غصّہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

اُمّ اَنمار نے لوہے کا ٹکڑا (Iron piece) جلتی ہوئی بھٹی (Furnace) میں رکھ دیا ہے۔ لوہا گرم ہوکر اَنگارہ (Burning charcoal) بن گیا تو اُس نے وہ ٹکڑا اُٹھا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُباب کے سر پر رکھ دیا ہے۔ خُباب شدید تکلیف میں ہیں۔ اُمِّ انمار، خُباب سے مطالبہ (Demand) کر رہی ہے کہ نیا دِین چھوڑ دو ورنہ یونہی جلا جلا کر جان سے مار دوں گی۔ ایک دِن خُباب نے رسول اللہ سے عرض کی ہے:

اللہ کے رسول! میری مالکن مجھ پر بہت ظُلم کرتی ہے۔ وہ جلتا ہوا انگارہ میرے سر پر رکھ دیتی ہے۔ اللہ کے پیارے رسول! میرے لیے دُعا مانگیں۔"

رسول اللہ دُعا مانگ رہے ہیں:

"یا اللہ! اِس آزمائش (Testing time) میں خُباب کی مدد فرما"

رسول اللہ کی دُعا کے بعد اُس ظالم عورت کے سر میں دَرد (Pain) اُٹھا ہے۔ دَرد کی شدّت اِس قدر ہے کہ اِسے کسی طور چین (Peace) نہیں آ رہا۔ اُسے طبیبوں (Physicians) نے کہا ہے کہ تم خود کو سنگینیں (لوہے کی گرم سلاخیں۔ Burning hot iron) لگواؤ تو تمہیں آرام ملے گا۔ خُباب لوہے کا ٹکڑا آگ میں رکھ کر گرم کر رہے ہیں، جب لوہے کا ٹکڑا انگارہ (Burning charcoal) بن گیا تو اِسے اپنی مالکن کے سر پر رکھ دیا ہے۔ اُن کی مالکن کو درد میں کچھ کمی محسوس ہوئی ہے (أسد الغابة: 103/2)۔

خُباب اپنا ایک واقعہ (Incident) یوں سُناتے ہیں:

"میں لوہار (Blacksmith) کا کام کرتا اور تلواریں بنایا کرتا تھا۔ مکّہ کے سردار عاص بن وائل نے مجھ سے تلواریں خریدیں۔ یہ وہی عاص بن وائل ہے جس نے بنی زبید کے ایک تاجر سے اونٹ خرید کر اُسے رقم دینے سے اِنکار کر دیا تھا (محمد رسول اللہ: 265/1)۔ تلواروں کی قیمت عاص کے ذمّہ قرض (Due) تھی۔ میں عاص سے اپنی رقم مانگنے گیا تو اُس نے کہا:

"خُدا کی قسم! میں اُس وقت تک تمہاری رقم ادا نہیں کروں گا جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک تم محمد کا اِنکار نہیں کرتے۔"

میں نے غلام ہونے کے باوجود بڑی جرأت سے جواب دیا:

"خُدا کی قسم! میں اللہ کے رسول کا اِنکار ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ تُو مر جائے اور قیامت کے دِن تجھے قبر سے زندہ اُٹھایا جائے۔"

(صحیح بخاری: 2091، صحیح مسلم: 2795/7062)

عاص بن وائل نے میرا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا:

"تم نے جس نبی کا دِین قبول کِیا ہے، کیا اُس نے نہیں کہا کہ مرنے کے بعد تمہیں سونا، چاندی، کپڑے اور غلام مِلیں گے؟ اچھا! جب میں مر کر دوبارہ زندہ اُٹھوں گا، مجھے بھی مال اور اولاد مِلے گی تو میں تمہارا قرض اُتار دُوں گا۔" (صحیح مسلم: 2795/7062)

اِس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا (القرآن۔ مریم۔ 19:80-77)

کیا تُو نے اُسے دیکھا ہے جس نے ہماری آیتوں کا اِنکار (Rejected) کِیا اور (بڑے غرور سے) کہا: مجھے دولت اور اولاد دی جائے گی۔ کیا اُس نے عالمِ غیب (Unseen) کو دیکھ لیا ہے یا رحمٰن سے کوئی وعدہ (Commitment) لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں، ہم اُس کا یہ دعویٰ لکھ لیں گے اور اُسے لمبا عذاب (Proclaim his chastisement) دیں گے۔ جس دنیاوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال و دولت کی وجہ سے وہ دعویٰ کر رہا ہے، اُس کے وارث (Heirs) ہم ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا (Alone) آئے گا۔ اُس کا مال اور اولاد اُس کے ساتھ نہیں ہوں گے۔

خباب پر طرح طرح کے ظُلم کیے جاتے ہیں۔ اِن کے سر کے بال نوچے (Pulled) جاتے، گردن مروڑی (Twist) جاتی اور اِنہیں تپتے ہوئے پتھروں پر لِٹایا جاتا ہے۔ خُباب بن ارت مدینہ منوّرہ ہجرت (Migrate) کرنے تک ظُلم و سِتم (Torture) سہتے رہے (Bore)۔ ہجرت کے بعد ہی اِن کو اِس مصیبت سے نجات مِلی۔ خُباب بعد کے زمانہ میں کہا کرتے تھے:

"میں نے ظُلم و سِتم سے بچنے کے لیے نہیں صرف اللہ کے رسول کے لیے ہجرت کی۔" (أسد الغابۃ: 106/2)

ہنسی ہنسی میں اُڑائی ہیں تلخیاں کتنی
اِنہیں شمار جو کرتے تو مر گئے ہوتے

عمّار بن یاسر *('Ammaar bin Yasir)*(570-657,88) بھی اِن لوگوں میں شامل ہیں جن کے لیے زندہ رہنا مُشکل بنا دیا گیا ہے۔ عمّار اور اِن کے والد یاسر بن عامر *(Yasir bin 'Aamir)* دونوں ہی ظُلم کا نشانہ بنتے ہیں۔ یاسر بن عامر اپنے دو (2) بھائیوں حارث *(Harith)* اور مالک *(Maalik)* کے ساتھ اپنے چوتھے (4th) بھائی کی تلاش میں مکّہ آئے۔ حارث اور مالک تو واپس اپنے گاؤں لوٹ (Return) گئے لیکن یاسر مکّہ میں ہی رُک گئے۔ یاسر بعد میں ابوحذیفہ *(Abu Hudhaifah)* کے حلیف (Ally) بن گئے۔ یاسر بن عامر تو ظُلم و سِتم سہتے ہوئے اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں (Martyr) (انساب الاشراف 182/1، الاصابۃ 500/6)۔ یاسر اِسلام کے دوسرے شہید (Martyred) ہیں، پہلی شہید عمّار کی

مقصد بڑا ہو تو راستے کی دشواریاں بھولنی پڑتی ہیں ورنہ منزل پر پہنچا نہیں جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ سُمیّہ ہیں۔ یوں عمّار بن یاسر کے دونوں والدین قریش مکّہ کے ظُلم سے شہید ہوئے ہیں۔ اِس کے علاوہ اِن کا بھائی عبداللہ بن یاسر ('Abdullah bin Yasir) بھی ایمان لانے کے جرم میں تیر مار کر شہید کر دیا گیا ہے۔ عمّار کو بھی آگ کے ساتھ سزا دی جاتی ہے۔ عمّار اِن بے بس لوگوں میں سے ایک ہیں جنہیں پناہ (Protection) دینے کے لیے کوئی قبیلہ موجود نہیں ہے۔ عمّار پر اِس قدر ظُلم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہوش وحواس (Conscious) ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی زبان سے ایسے الفاظ نکلتے جو نہ کسی اور کو سمجھ آتے نہ خود عمّار کو (انساب الاشراف: 180/1)۔

ایک دفعہ اللہ کے رسول گزرے تو آپ دیکھتے ہیں کہ عمّار کے جسم کو لوہا گرم کر کے جلایا جا رہا ہے۔ رسول اللہ نے پیار سے عمّار کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

''اے آگ! جس طرح تُو اللہ کے نبی ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی تھی، اِسی طرح عمّار کے لیے بھی ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔''

اِس دُعا کے بعد آگ یا کوئی اَنگارہ (Burning charcoal) عمّار بن یاسر کو نقصان نہ پہنچا سکا (طبقات ابن سعد 248/3)۔

بعد کے زمانہ میں عمّار نے قمیص (Shirt) اُٹھا کر اپنی پیٹھ (Back) دِکھائی تو جگہ جگہ سے اِن کی جلد (Skin) جلی (Burnt) ہوئی تھی۔

دِین اِسلام اِنہی لوگوں کی قربانیوں سے ہم تک پہنچا ہے، یہ لوگ رسول اللہ کے دست و بازو (Support) بنے تو کسی نے اپنی آزادی گنوائی (Lost) اور غُلامی کی تکلیفیں برداشت کیں۔ کوئی غُلامی میں تپتی ریت پر لٹایا گیا، کسی کو کوڑے (Lashes) مارے گئے تو کسی کو بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ کسی کے جسم کو آگ سے جلایا گیا تو کسی کے سامنے اُس کے ماں باپ کو قتل کر دیا گیا۔ سب لوگ اپنی جان اور خوشیاں قربان کرتے رہے لیکن دِین اِسلام سے پیچھے نہ ہٹے۔

یہ شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُشکل وقت کے ساتھی

اب تک جتنا وقت گزرا، مُشکلات (Difficulties) کا دَور ہے۔ قریش کو ابھی تک بہت کم لوگوں کے اِسلام لانے کا علم ہے، سب مسلمانوں کا نہیں۔ ابھی تک اِسلام کی دعوت علانیہ (Openly) نہیں دی جاتی۔ مسلمان دارِ اَرقم *(Daar e Arqam)* میں اِکٹھے ہوتے اور چھپ (Hide) کر عبادت کرتے ہیں۔ دارِ اَرقم ایک گھر ہے جو

بن ابو اَرقم (597-675,79) *(Arqam bin Abu Arqam)* نے اِس کام کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے رکھا ہے۔ اَرقم بن ابو اَرقم کا پورا نام عبدِ مَناف بن اَسد بن عبداللہ مخزومی *('Abd Manaaf bin Asad bin 'Abdullah Makhzumite)* ہے۔

اَرقم کی عمر اِس وقت سولہ (16) سال ہے۔ دارِ اَرقم، صفا پہاڑی کے پاس ہے جو زیادہ آمد و رفت (Traffic) والا علاقہ (Area) ہے۔ مکّہ میں رہنے والے تمام لوگ یہاں سے گزرتے ہیں۔ یہ عام سی بات ہے، اِسی لیے کسی کو علم نہیں ہوسکا کہ مسلمان دارِ اَرقم میں ملتے اور عبادت کرتے ہیں۔ قریش کے خیال میں مسلمانوں کو ملنے کے لیے کسی اہم قریشی کے گھر کی ضرورت ہے اور وہ اُنہی گھروں کی نگرانی (Surveillance) کرتے ہیں۔ دارِ اَرقم کی طرف اُن کا دھیان (Attention) نہیں جاتا۔

اگر مکّہ کا کوئی بااثر فرد یا رئیس (Influential / rich) رسول اللہ پر ایمان لے آئے تو قریش اُسے کہتے ہیں:

> "تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر ایک نیا دِین اپنا لیا ہے، کیا تم اپنے باپ دادا سے زیادہ عقل مند (Wise) ہو؟ اگر تم باز نہ آئے تو ہم یہ اعلان کرا دیں گے کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ تمہیں معاشرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Society) میں ذلیل (Dishonour) اور رُسوا (Disgrace) کردیں گے۔"

اگر کوئی تاجر اِسلام قبول کرلے تو اُسے دَھمکاتے (Threaten) ہیں:

"ہم تم سے مکمل طور پر تعلق (Relation) توڑلیں گے۔ نہ ہم میں سے کوئی تمہارے ساتھ تجارت کرے گا، نہ ہی باہر سے آنے والے کسی تاجر کو تمہارے ساتھ کاروبار (Business) کرنے دیں گے۔ یہاں تک کہ تمہارا دیوالیہ نکل (You will be bankrupt) جائے گا اور تم کوڑی کوڑی کے محتاج (Pauper) ہوجاؤ گے۔" (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 130/1)

رسول اللہ کو اعلانِ نبوّت (Announcment of prophethood) کئے ہوئے تین (3) سال گزر چکے ہیں۔ اب علانیہ (Publicly) دعوت کا حکم مل چُکا ہے۔ ابوبکر کپڑے (Cloth) کی تجارت کرتے ہیں۔ ابوبکر مکّہ کے اُن لوگوں میں شمار (Count) کئے جاتے ہیں جو اِسلام سے پہلے بھی ضرورت مندوں (Needy) کی مدد کرتے تھے۔ ایمان لانے سے پہلے بھی ابوبکر نے کبھی بُتوں کی عبادت نہیں کی۔ ایمان لانے پر ابوبکر کی مخالفت بھی ایسے ہی کی جارہی ہے۔ ابوبکر بھی قریش کے ظُلم سے محفوظ نہیں ہیں۔ ابوبکر کعبہ میں آئے ہیں، یہ اِن کا روز کا معمول (Routine) ہے۔ قریش تو جیسے موقع کی تلاش (In search of chance) میں تھے۔ سب کے سب ابوبکر پر ٹُوٹ (Attacked) پڑے ہیں۔ قریش جانتے ہیں کہ ابوبکر اِسلام کی تبلیغ میں سب سے آگے ہیں، اِس لیے اِن پر قریش کو کچھ زیادہ ہی غصّہ ہے۔ اُنہوں نے ابوبکر کو زمین پر گرادیا اور مار پیٹ (Beating) رہے ہیں۔ اِتنے میں عُتبہ بن ربیعہ *('Uthbah bin (567-624,58) Rabi'ah)* بھی کعبہ میں آگیا ہے۔ عُتبہ بہت موٹے اور وزنی جسم (Heavyweight) کا مالِک ہے۔ اِس نے آتے ہیں اپنے بھاری بھرکم (Heavyweight) جوتے جن پر دو (2) پیوند (Patches) لگے ہوئے ہیں، اُتار کر ابوبکر کے چہرہ (Face) پر مارنا شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے ہیں۔ ابوبکر کا چہرہ خون میں لَت پَت (Soaked in blood) ہے۔ عُتبہ، ابوبکر کے پیٹ (Belly) پر چھلانگیں (Jumping) لگا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ قریش آج ابوبکر کو جان سے مار دیں گے۔ ابوبکر کے قبیلہ بنی تیم کے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ دَوڑتے ہوئے کعبہ پہنچے ہیں۔ اُن کے آنے سے پہلے قریش اِتنا مار چکے ہیں کہ ابوبکر کے زندہ بچنے کے آثار (Chances) نظر نہیں آ رہے۔ بنی تیم ابوبکر کو ایک چادر (Sheet) میں لپیٹ (Wrap) کر لے گئے ہیں۔ گھر پہنچ کر اِن کی حالت (Condition) دیکھی تو خیال ہوا کہ شاید (May be) یہ زندہ نہ بچیں، کعبہ میں واپس آ کر اعلان کیا ہے:

''اگر ابوبکر زندہ نہ بچا تو خدا کی قسم! ہم عُتبہ کو قتل کر دیں گے۔'' (ومطلعہ2297)

ابوبکر بے ہوش ہیں اور کسی آواز کا جواب نہیں دے رہے، پریشانی زیادہ ہے۔ ابوبکر کے زندہ بچنے کی اُمید کم ہے۔ سارا دِن یونہی گُزر گیا۔ سُورج غروب ہونے کو ہے تو ہوش میں آتے ہی ابوبکر پُوچھ رہے ہیں:

''مجھے بتاؤ رسول اللہ کس حال میں ہیں؟ وہ ٹھیک ہیں نا؟''

یہ سُن کر اُن کے قبیلہ کے لوگوں نے ابوبکر کو بُرا بھلا (Curse) کہنا شروع کر دیا کہ اِس حال میں بھی ابوبکر کو اپنی جان سے زیادہ محمد کی فِکر (Concern) ہے، وہ اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ ابوبکر جب بھی بول پاتے، یہی الفاظ دہراتے (Repeat) ہیں۔ ابوبکر کو ڈر (Fear) ہے کہ کہیں قریش نے رسول اللہ کو بھی مارا پیٹا نہ ہو۔ ابوبکر کی والدہ ابھی تک ایمان نہیں لائیں۔ وہ عمر بن خطّاب کی بہن اُمّ جمیل (*Umm Jamil*) کے پاس گئیں اور رسول اللہ کی خیریت (Well being) دریافت کی ہے۔ اُمّ جمیل نے اِنہیں بتایا کہ رسول اللہ خیریت (Safe) سے دارِ اَرقم میں موجود ہیں۔ ابوبکر کی والدہ نے گھر واپس آ کر بتایا ہے:

''محمد دارِ ارقم میں خیریت سے ہے، اب تم کچھ کھا پی لو تا کہ تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبیعت بہتر ہو جائے۔"

ابوبکر کو کھانے پینے کے لیے دیا تو وہ کہہ رہے ہیں:

"میں اُس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں گا جب تک رسول اللہ کو دیکھ نہ لوں۔"

ماں نے بیٹے کی ضِد (Commitment) دیکھی تو ابوبکر اور اُمّ جمیل کو ساتھ لے کر رسول اللہ کے پاس دارِ اَرقم جا رہی ہیں۔ رسول اللہ ابوبکر کو دیکھتے ہی اِن پر جھک (Bent upon) گئے ہیں۔ یہاں موجود دوسرے مسلمان بھی اِردگرد جمع ہیں۔ ابوبکر کی حالت دیکھ کر رسول اللہ بڑی تکلیف (Disturb) میں ہیں۔ ابوبکر نے رسول اللہ سے کہا ہے:

"اللہ کے رسول! مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی سوائے اِن ضربوں (Bruises) کے جو عُتبہ بن ربیعہ کے میرے چہرے پر جُوتے مارنے کی وجہ سے ہیں۔"

رسول اللہ نے ابوبکر کے لیے دُعا مانگی ہے۔ ابوبکر رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! میری ماں اُمّ الخیر (Umm al Khair) بھی یہیں موجود ہیں، اِن کے لیے دُعا مانگیں کہ اللہ کریم اِنہیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔" (سبل الہدیٰ والرشاد: 329/2)

ابوبکر کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر (Salma bint Sakhar) (d:633) ہے۔ رسول اللہ نے دُعا مانگی اور ابوبکر کی والدہ کو ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ بیٹے کی رسول اللہ سے محبّت اور جاں نثاری (Love wholeheartedly) دیکھ کر آپ اِسی وقت ایمان لے آئی ہیں (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 105)۔

بنی اُمیّہ کا ایک نوجوان تاجر شام سے واپس مکّہ آ رہا ہے۔ قافلہ صحرا میں رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزارنے کے لیے رُکا ہے۔ رات میں ایک آواز سُن کر اِس تاجر کی آنکھ کھلی، آواز کچھ یوں تھی:

''سونے والو! جاگو، مکّہ میں احمد کا ظہور (Appearance) ہو گیا ہے۔''

تاجر کچھ سمجھ نہ سکا۔ نہ تو ظہور ہونے کا مطلب (Meaning) سمجھ آیا اور نہ ہی یہ سمجھ میں آیا کہ احمد کون ہے۔ راستہ میں اِس تاجر کی مُلاقات بنی تیم کے طلحہ (Talha) سے ہوئی ہے۔ طلحہ بھی تجارتی سفر پر شام سے واپس آ رہے ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ (Talha bin 'Ubaidullah) (594-657,65) نے اِس تاجر کو بتایا ہے:

''مجھ سے بُصریٰ میں ایک مسیحی (عیسائی) راہب نے پُوچھا کہ کیا مکّہ میں احمد کا ظہور ہو گیا ہے؟''

میں نے راہب سے پُوچھا:

''احمد کون؟''

راہب نے جواب دیا:

''عبدالمُطّلِب کے بیٹے، عبداللہ کا بیٹا۔ اِسی مہینہ میں اُسے ظاہر ہونا ہے، وہ آخری نبی ہے۔''

اِس تاجر نے بھی صحرا میں سُنی ہوئی آواز اور احمد کے بارے میں طلحہ کو بتایا ہے۔ دونوں نے فیصلہ (Decide) کِیا ہے کہ مکّہ پہنچ کر ابوبکر سے ملیں اور اُن سے اِس بارے میں پُوچھیں گے۔

ابوبکر اِن دونوں کی بات سُن کر اِنہیں رسول اللہ کے پاس لے آئے ہیں۔ اِن دونوں (Both) نے رسول اللہ کو اپنا، اپنا واقعہ (Incident) سُنایا ہے۔ رسول اللہ نے اللہ کریم کا دِین اِنہیں بتایا، دونوں ایمان لے آئے ہیں۔ اِس تاجر کی نانی (Maternal

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمّ حکیم بیضا بنت عبدالمُطّلِب (Umm Hakim Bayda bint grandmother) 'Abdul Mut-talib) ہیں۔قبیلہ، بنی اُمیّہ اور والد کا نام عفّان ('Affaan)، اِن کا نام عثمان بن عفّان ('Uthman bin 'Affaan)(565-655,91) ہے۔ تاریخ انہیں عثمان غنی ('Uthman Ghani) کے نام سے یاد کرتی ہے (أسد الغابة:275/4)۔طلحہ بن عبیداللہ بھی رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔طلحہ کی عمر اِس وقت اُنیس (19) سال ہے۔طلحہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔

عثمان بن عفّان مسلمان ہوئے تو اِن کے چچا حکم بن ابوالعاص (Hakam bin Abul 'Aas) نے اِن کو کچے چمڑے (Leather) میں لپیٹ (Wrap) کر رسّی سے باندھ کر تپتی دھوپ میں پھینک دیا ہے۔کچے چمڑے کی بدبو (Odour)، سُوکھنے (Drying) کی وجہ سے اِس کا سُکڑنا (Contraction) اور عرب کی دوپہر، چمڑے میں باندھ کر زمین پر پھینکنے کے بعد عثمان کے چچا نے آگ جلا کر اِن کے قریب رکھ دی ہے تا کہ دھوئیں (Smoke) کی وجہ سے عثمان کا دَم گھُٹنے (Suffocation) لگے۔چچا کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ پرانے دِین پر واپس آ جاؤ۔کیا اِس تکلیف کا اندازہ لگانا مُشکل ہے؟ عُثمان، بنی اُمیّہ سے ایمان لانے والے پہلے شخص (Person) ہیں۔اِس وقت عثمان کی عمر چونتیس (34) سال ہے (عثمان بن عفّان للصلابی:19، طبقات ابن سعد:55/3)۔عثمان ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔

خالد بن سعید بن عاص بھی اِسلام کے اِبتدائی دِنوں (Early days) میں ایمان لے آئے ہیں۔خالد، بنی اُمیّہ کے سردار سعید بن عاص (Khalid bin Sa'id) (d:634) bin 'Aas کے بیٹے ہیں۔اپنے ایمان لانے کی داستان یوں سناتے ہیں:

''ایک رات میں نے خواب دیکھا:

میرے والد سعید بن عاص، مجھے آگ کے گڑھے (Pit) میں دھکا (Push) دے رہے ہیں۔میں گرنے کے قریب ہوں کہ کسی نے مجھے کمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Waist) سے پکڑا اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچالیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے بچانے والے محمد تھے۔"

خواب نے مجھ پر بُرا اثر چھوڑا جو میرے چہرہ سے بھی ظاہر (Visible) ہو رہا تھا۔ میں خوف میں مبتلا تھا۔ ابوبکر خوابوں کی تعبیر (Interpretation) کا عِلم رکھتے ہیں۔ میں ابوبکر کے پاس گیا اور انہیں اپنا خواب سنایا۔ خواب سُننے کے بعد ابوبکر بولے:

"محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اِن پر ایمان لے آؤ اور آگ کے عذاب سے بچ جاؤ۔ یہ خواب تم پر اللہ کریم کا اِحسان ہے۔"

میں ابوبکر کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایمان لے آیا۔ رسول اللہ کو میرے ایمان لانے کی بہت خوشی ہوئی (المستدرک للحاکم: 243/3، طبقات ابن سعد: 94/4)۔ میں نے ایمان لانا اپنے والد سے چھپائے رکھا اور مکّہ سے دُور چلا گیا۔ کچھ دِن بعد میرے والد نے مجھے ڈھونڈ (Located) نکالا، میرے بھائی مجھے پکڑ کر واپس لے آئے۔ پہلے تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا (Scolded)، جب دیکھا کہ اِس ڈانٹ سے کچھ بدلنے والا نہیں تو ایک ڈنڈا منگوایا اور زور زور سے مجھے مارنے لگے۔ اِس کے بعد میرے والد نے کہا:

"تم محمد کی پیروی (Follow) کرتے ہو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ اپنی قوم کے خِلاف (Against) چل رہا ہے۔ ہمارے خُداؤں (بُتوں) کے متعلق کہتا ہے کہ یہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ ہی نقصان، ہمارے باپ دادا کو گمراہ (Mislead) کہتا ہے۔"

میں نے جواب دیا:

"خُدا کی قسم! محمد بالکل سچ کہتے ہیں۔ اُن کی باتوں پر مجھے مکمل (Complete) یقین ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا جواب سُن کر میرے والد کا غصّہ (Anger) اِنتہا کو پہنچا اور انہوں نے کہا:

"اگر تم نے یہ دِین نہ چھوڑا تو میں تمہارا کھانا پینا بند کر دوں گا۔ تم ایڑیاں رگڑ رگڑ (to be in agony) کر اور سِسک سِسک (Sobbing) کر مر جاؤ گے۔ دفع ہو جاؤ (Get lost) یہاں سے، تمہارے لیے اِس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔"

میں بڑی ہمّت (Courage) اور صبر (Patience) سے مار کھاتا اور دھمکیاں (Threats) سُنتا رہا۔ آخر کار میں نے اپنے والد سے کہا:

"ابّا جان! اگر آپ میرا کھانا پینا بند کر دیں گے تو اللہ مجھے ایسا رزق عطا کر دے گا جس پر میں زندگی گزار لوں گا۔"

یہ کہہ کر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر ساری زندگی اُن کی خدمت میں رہا۔" (الروض الانف: 255/2)

عاص بن وائل ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ اُس نے قسم اُٹھائی:

"اگر میں اِس بیماری سے صحت مند (Healthy) ہو گیا تو مکّہ میں محمد کے خُدا کی عبادت نہیں ہونے دُوں گا۔"

عاص بن وائل بہت بااثر (Influential) اور سخت سردار ہے۔ خالد بن سعید تک یہ بات پہنچی تو اِنہوں نے دُعا کی:

"یا اللہ! میرا دادا (عاص بن وائل) صحت یاب (Healthy) نہ ہونے پائے اور اِس بیماری میں مر جائے۔"

خالد بن سعید کو پہلے کاتبِ وحی (First scribe of the revelation) ہونے کا اعزاز (Honour) حاصل ہے۔ خالد بن سعید کی لکھائی (Handwriting) بہت خوب صورت ہے۔ اِنہوں نے رسول اللہ پر نازل ہونے والی وحی ہرن کی کھال (Gazelle

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(skin) پر لکھنا شروع کی ہے۔ رسول اللہ خالد بن سعید کی بڑی عزّت کرتے ہیں۔

سعد بن ابی وقاص (S'ad bin Abi Waqqas) (595-674,80) اِسلام لائے تو اِنہیں بھی تکلیفیں دی گئیں۔ سعد کی عمر اِس وقت سترہ (17) سال ہے۔ اِنہیں تکلیف دینے والے غیر (Others) نہیں اِن کے اپنے ہیں۔ جب کوئی طریقہ (Tactics) کامیاب نہ ہوا تو اِن کی والدہ نے اِنہیں بُلایا اور کہا ہے:

> ''اگر تم نے نیا دِین نہ چھوڑا تو میں کچھ کھاؤں گی نہ پیئوں گی، سخت دُھوپ (Sunlight) میں پڑی رہوں گی اور اِسی حالت میں جان دے دوں گی۔ تم سارے زمانہ (Society) میں ذلیل و رُسوا (Disgraced) ہو جاؤ گے کہ نیا دِین نہ چھوڑنے (کی ضد) کی وجہ سے سعد نے اپنی ماں کو مار دیا ہے۔''

سعد کے لیے یہ بڑا سخت امتحان ہے۔ ماں کی محبّت ایک طرف اور سچّا دِین دوسری طرف، بڑی مُشکل میں جان آ گئی ہے۔ ماں اپنی ضِد پر قائم ہے اور بیٹا اپنے دِین پر۔ دِن گُزرتے جا رہے ہیں، ماں کی حالت کمزور سے کمزور تر ہوتی جا رہی ہے۔ ماں کی جان جاتی نظر آ رہی ہے، ماں کی بات مانیں تو ایمان جاتا ہے۔ سارا قبیلہ طعنے (Taunting) دے رہا ہے۔ اِنہیں فیصلہ کرنا ہے کہ ایمان گنوا کر ماں کو بچائیں یا ماں گنوا کر ایمان۔

اللہ کریم کے حضور دُعا مانگی، اللہ کریم سے مدد مانگی ہے۔ ماں کے پاس جا رہے ہیں، ماں آخری سانسوں پر ہے۔ سارا راستہ پریشانی میں گُزرا ہے۔ گھر پہنچ کر دیکھا تو ماں کی حالت غیر ہے، ماں سے کہہ رہے ہیں:

> ''میری ماں! میں تجھ سے محبّت کرتا ہوں، میری سانسیں بھی تیرے لیے ہیں۔ میں اپنا سب کچھ تجھ پر قربان کرنے کو تیّار ہوں لیکن ایمان نہیں چھوڑ سکتا۔ ایک جان کیا، ہزاروں جانیں بھی ہوں تو اپنے ایمان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربان کردوں گا۔ میری ماں ضد چھوڑ دے، میں دِین چھوڑنے والا نہیں۔'' (أسد الغابہ: 309/2)

ایک طرف حالت نزع (Last moments) اور دوسری طرف ایمان۔ سب رِشتہ دار سعد کو مجبور (Compel) کر رہے ہیں۔ یہ وقت زندگی کے نازک ترین لمحوں (Critical moments) میں سے ایک ہے۔ کریں تو کیا کریں؟

پھس گئی جان شکنجے اندر، جیسوں بیلن وِچ گنّا
رو پکارے، رہو محمد، اَج رہو تے منّا

رسول اللہ کا غلام ایمان پر قائم ہے۔ ماں نے دیکھا کہ بیٹا اپنا دِین نہیں چھوڑے گا، تو ضِد چھوڑ دی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ اللہ کریم نے سعد بن ابی وقاص کی تائید (Endorsement) اِس طرح کی ہے:

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (القرآن۔ لقمان۔ 15:31)

اگر تمہارے ماں باپ اِس بات پر زور (Press you) دیں کہ تم شرک کرو تو ایسا نہ کرنا۔ کائنات میں کوئی شے اللہ کی شریک نہیں ہے۔ دُنیا میں اپنے والدین کے ساتھ نیک سُلوک کرو اور اُن سے شفقت (Kindness) سے پیش آؤ۔ اُس راہ پر (Path) چلتے رہو جو تمہیں اللہ کی طرف لے جاتی ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔

یہ وقت تمام مسلمانوں کے لیے بہت ہی مُشکل ہے۔ جہاں وہ اپنے اپنے خاندان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قبیلہ کی دشمنی ذاتی طور پر برداشت کر رہے ہیں، وہیں مجموعی طور (Collectively) پر بھی زندگی آسان نہیں ہے۔ سعد بن ابی وقاص اِن دِنوں کے حالات یوں بتاتے ہیں:

''ہم مسلمانوں میں اِتنی قوت (Power) نہیں تھی کہ کعبہ میں اِکٹھے (Gathering) ہوسکیں۔ ہم کسی ایک مسلمان کے گھر جمع ہو کر عبادت کرتے تھے۔ عبادت کے بعد کسی دوسری جگہ کا فیصلہ کیا جاتا تاکہ قریش یہ نہ جان سکیں کہ ہم کہاں جمع ہوں گے۔ اگر قریش کو علم ہوتا کہ ہم کہاں جمع ہوں گے تو وہ حملہ کرنے پہنچ جاتے، اِس سے ہماری زندگیوں کو خطرہ (Danger) تھا۔ ہم مکّہ سے باہر پہاڑی درّوں (Mountain pass۔ گھاٹیوں) میں جا کر بھی عبادت کرتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام: 263,246/1، البدایہ والنہایہ: 33/3)

ایک دِن ہم عبادت کرنے کے لیے درّہ ابو دوب (Abu Dob pass) میں جمع ہوئے۔ وضو (Ablution) کرنے کے بعد ابھی نماز ادا کرنے کی تیاری تھی کہ قریش کے کچھ لوگ جن میں ابوسُفیان اور اخنس بن شُریق (Akhnas bin Shurayq) نمایاں (Notable) تھے، وہاں پہنچے اور ہم سے جھگڑا کرنے لگے۔ قریش نے گھٹیا زبان (Foul language) اور مکّوں کا استعمال شروع کردیا۔ ہم اپنا دِفاع (Defence) کرنے پر مجبور تھے۔ مجھے اپنے قریب ہی اونٹ کی بڑی سی ہڈی (Bone) پڑی نظر آئی، میں نے اپنی حفاظت کے لیے اِسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جب جھگڑا بڑھا تو میں نے وہ ہڈی ایک شخص کے سر پر زور سے دے ماری۔ اُس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ اپنے سر سے بہتا خون (Bleeding) دیکھ کر وہ شخص وہاں سے بھاگ نکلا۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے اِسلام کی راہ میں ایک دشمن کا خون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین پر گرایا۔‘‘

بنی عبدالدّ ار کا بہت ہی خوبصورت نوجوان بڑے ناز و نعم (Pampered) میں پلا ہے۔ یہ نوجوان اعلیٰ اور قیمتی (Expensive) کپڑے پہنتا ہے۔ مکّہ میں سب سے اچھی اور قیمتی خوشبو (Fragrance) استعمال کرتا ہے۔ لوگ اِس کے لِباس (Dress) کی تعریف کرتے اور اِس جیسا لِباس پہننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اِس کی والدہ صُبح اِس کے جاگنے (Wake up) سے پہلے اِس کی پسند کا حلوہ (Sweet dish) بنا کر اِس کے سرہانے (Bedside) رکھتی ہیں۔ اِس نوجوان کی صُبح ہی خوشی، لاڈ پیار اور نعمتوں (Luxuries) کی فراوانی (Abundance) سے ہوتی ہے۔

اِس نوجوان کو رسول اللہ کی تعلیمات (Teachings) کا پتہ چلا تو آپ پر ایمان لے آیا ہے۔ ایمان لانے کا اعلان اِس نوجوان کی زندگی میں کیسی تبدیلی (Change) لائے گا اِس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔ خبر ملتے ہی نوجوان کے گھر والوں نے اِسے قید (Prison) میں ڈال دیا ہے۔ اب شہزادوں (Prince) جیسی زندگی گزارنے والا نوجوان ایک قیدی ہے۔ اِس پر طرح طرح کی سختیاں کی جا رہی ہیں لیکن کوئی بھی سختی اِسے سیدھی راہ سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اِس نوجوان کی داستان سعد بن ابی وقاص سے سنتے ہیں:

’’آسائشوں (Comforts) اور آسانیوں میں پلنے والا نوجوان خوش حالی (Prosperity) میں اپنے والدین کے ساتھ آرام کی زندگی گزار رہا تھا۔ اُس نے اِسلام قبول کیا جس کی سزا میں اُسے دردناک (Painful) عذاب دیا جانے لگا۔ ظُلم سہتے سہتے حالت یہ ہوگئی کہ اُس کے جسم سے کھال (Skin) اِس طرح اُکھڑ گئی جس طرح سانپ (Snake) اپنی کینچلی (Skin) بدلتا ہے۔ اِس کے باوجود اُس نوجوان نے مڑ کر پیچھے نہیں دیکھا بلکہ ثابت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قدمی (Persistently) کے ساتھ ایمان پر قائم رہا۔" (أسد الغابہ:135/4)

اِس خوبصورت نوجوان کا نام مُصعب بن عُمیر (Mus'ab bin 'Umayr) (594-623,31) ہے۔ مُصعب اُنیس (19) سال کی عمر میں رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں۔

مسلمان سُورج نکلنے (Sunrise) سے پہلے اور شام میں اندھیرا گہرا ہونے کے بعد ہی اپنے گھروں سے نکلتے ہیں۔ اس دور میں مسلمانوں میں صرف ایک شخصیت ایسی ہے جو کسی بھی قسم کے خوف (Fear) کے بغیر اپنے گھر سے باہر آتی ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں کوئی تکلیف بھی خوف زدہ (Scared) نہیں کر سکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی کیا خبر لائے ہو؟

قبیلہ بنی غِفّار قریش کے تجارتی راستہ میں آباد (Settled) ہے۔ تجارتی گزرگاہ (Route) ہونے کی وجہ سے اِس قبیلہ کے لوگ موقع (Chance) ملنے پر کارواں لُوٹ لیتے ہیں لیکن تمام لوگ ایسا نہیں کرتے۔ جُندب بن جُنادہ (d:652) *(Jundab bin Junaadah)*، قافلوں کو لُوٹنے میں شامل نہیں ہوتے، وہ اِن لوگوں میں سے ہیں جو ایک خُدا کی عبادت کرتے اور دِینِ حق کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جُندب بُت پرستی اور شرک سے بچے ہوئے ہیں۔ دِینِ اِسلام کی خبر اِن کے گاؤں تک بھی پہنچی ہے۔ جُندب نے اپنے بھائی اُنَیس بن جُنادہ *(Unays bin Junaadah)* کو مکّہ بھیجا کہ وہ پتا کریں کہ کس شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کِیا اور اُس کا دِین کیا ہے۔ اُنَیس مکّہ آئے اور ضروری معلومات لے کر واپس چلے گئے۔ جُندب نے پُوچھا ہے:

''بھائی کیا خبر لائے ہو؟''

اُنَیس اُنہیں بتا رہا ہے:

''میں نے مکّہ میں بھلی صورت (Good-looking) والا ایک آدمی دیکھا ہے جو نیکی کرنے کا حکم دیتا اور بُرائی سے روکتا ہے۔ وہ اچھے اخلاق (Deeds / Values) اپنانے کی ہدایت کرتا ہے۔ اُس کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے اُسے انسانوں کی رہنمائی (Guidance) کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

جُندب نے اُنَیس سے پُوچھا ہے:

بھائی کیا خبر لائے ہو؟ (صحیح بخاری:3522)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''لوگ اُس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''

اُنَیس : ''لوگ اُسے شاعر (Poet) ، کاہن (Soothsayer) ،جادوگر اور مجنون (Insane) کہتے ہیں۔ بخُدا اُس کا چہرہ بتاتا ہے کہ وہ سچّا اور لوگ جھوٹے ہیں۔''

جُندب : ''میں اُسے کیسے پہچانوں؟(Recognise)''

اُنَیس : ''بھائی! وہ کوئی خاص قِسم کا لِباس پہنے ہوئے نہیں تھے۔ اُس کا لباس، انداز، گفتگو، حُلیہ (Attire)، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا سب مکّہ میں رہنے والوں جیسا ہے۔ اُن کی وضع قطع (Appearance) اور رہن سہن (Lifestyle) سب ویسا ہی ہے جیسے وہ اُنہی میں سے ہو۔''

ساری باتیں سُننے کے بعد جُندب اپنے بھائی سے کہہ رہے ہیں:

''میں خود مکّہ جاتا ہوں۔ تم میرے کاروبار اور بیوی بچوں کا خیال رکھنا(Take care)۔''

اُنَیس نے حامی (Consent) بھرتے ہوئے کہا ہے:

''بھائی! مکّہ میں احتیاط (Careful) سے رہنا۔ مکّہ میں نئے دِین کی مخالفت(Opposition) بہت زیادہ ہے۔ اُس کی حمایت(Support) کرنا یا اُس کے دِین پر ایمان لانا، اپنی موت کو دعوت (Invitation) دینا ہے۔ قریش برداشت نہیں کرتے کہ اُس کا دِین پھیلے(Spread)۔''

باقی داستان(Story) جُندب سے سُنتے ہیں:

''میں اپنے لیے کھانے کا سامان اور عصا (چھڑی۔ Stick) ہاتھ میں لے کر پیدل(On foot) ہی مکّہ چلا آیا۔ جس کی تلاش میں آیا تھا نہ تو اُس کا نام جانتا اور نہ ہی اس کو شکل (Face) سے پہچانتا (Recognise) تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنے بھائی کی بات مانی (Follow) اور احتیاط (Careful) کرتا رہا۔
میں نے مکّہ آنے کا مقصد کسی پر ظاہر نہیں (Reveal) کِیا۔ میں سارا دِن کعبہ میں ہی موجود رہا۔ رات ہوئی تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا:

''تم مسافر (Traveler) ہو، آؤ میں تمہیں اپنے ساتھ لے چلوں،
رات آرام سے گُزر جائے گی۔''

اچھے لوگ مسافروں کے کھانے اور رہنے کا اِنتظام کر دیا کرتے تھے۔ جس شہر میں کوئی دوست یا عزیز نہ ہو وہاں مسافروں کے لیے یہی واحد راستہ (Only option) تھا۔ میں اُس شخص کے ساتھ چلا گیا۔ رات اُس کے گھر ٹھہرا (Stayed) اور اگلی صُبح کعبہ میں آ گیا۔ سارا دِن گُزر گیا۔ نہ میں نے کسی سے نبی کے بارے میں پُوچھا، نہ ہی مجھے کوئی ایسی خبر (News) ملی کہ وہ کون اور کہاں رہتے ہیں۔ دوسری شام بھی وہی سخی (Generous) مجھے اپنے گھر لے گیا۔ کھانا کھلایا اور رات گزارنے کا اِنتظام کِیا۔ دونوں راتوں میں ہمارے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔ تیسری صُبح میں پھر کعبہ میں تھا۔ اُس شام اِس بھلے آدمی نے گھر لے جاتے ہوئے مجھ سے پُوچھا:

''مسافر! تم یہاں کیسے آئے ہو؟''

میں نے اُس بھلے آدمی سے کہا:

''میرے ساتھ وعدہ (Promise) کرو کہ میرا راز تم کسی پر ظاہر (Reveal) نہیں کرو گے۔''

اُس نے مجھے رازداری (Secrecy) کا یقین (Surety) دِلایا تو میں نے مکّہ آنے کا مقصد بتایا۔ میری بات سُننے کے بعد اُس بھلے آدمی (Gentleman) نے کہا:

''میرا نام علی اِبن ابی طالب ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے چچازاد بھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Paternal cousin) اور اللہ کے سچے رسول ہیں۔کل صبح میں تمہیں اُن کے پاس لے جاؤں گا۔"

میری پریشانی (Worry) ختم ہونے کو تھی، میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ساری رات مجھے صبح ہونے کا بے چینی (Anxiously) سے اِنتظار رہا۔ اللہ کریم نے مجھے اُس سے ملوانے کا اِنتظام کر دیا، جس کی خاطر میں مسافر ہوا۔ ساری رات اِسی خوشی اور آنے والے دِن کے بارے میں سوچتے گزری۔ مجھے رات بہت لمبی محسوس ہوئی، صبح ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ صبح ہوئی تو علی میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

"مکّہ کے لوگ ایمان لانے والوں کے بہت خِلاف ہیں۔تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، میں تمہیں رسول اللہ کے پاس لے کر چلتا ہوں۔ اگر میں نے کوئی خطرہ (Danger) محسوس کیا تو رُک کر ایسے جھکوں (Bend) گا جیسے میں اپنے جوتے کے تسمے (Laces) ٹھیک کر رہا ہوں، تم اِس صورت میں اِدھر اُدھر ہو جانا۔ اگر کوئی خطرہ نہ ہوا تو اطمینان (Peacefully) سے میرے پیچھے آتے رہنا۔"

میں علی کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، راستہ میں کوئی مُشکل (Difficulty) پیش نہ آئی۔ ہم ایک گھر میں داخل (Enter) ہوئے تو وہاں وہ شخصیت موجود تھی، جس کی تلاش مجھے مکّہ لائی۔ میں نے اُنہیں سلام کرتے ہوئے کہا: "**السلام علیک ورحمۃ اللہ**"

اُنہوں نے جواب میں کہا: "**وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**"

یہاں یہ بات قابل ذِکر (Worth mentioning) ہے کہ جُندب پہلے شخص تھے جنہوں نے آ کر یوں سلام کیا۔

اُنہوں نے مجھے اِسلام کے بارے میں بتایا۔ رسول اللہ کی باتیں میرے دِل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اُتر گئیں اور میں ایمان لے آیا۔ سارا دِن میں رسول اللہ کی خدمت میں بیٹھا اُن کا چہرہ (Face) دیکھتا اور اُن کی میٹھی آواز (Melodious voice) سُنتا رہا۔

اُن کی محفل میں نصیرؔ اُن کے تبسم کی قسم
دیکھتے رہ گئے ہم ہاتھ سے جانا دِل کا

وہ گھر جس میں رسول اللہ سے میری مُلاقات (Meeting) ہوئی، دارِ اَرقم تھا۔

شام ہوئی تو وہاں موجود ایک بھلے (Decent) انسان نے رسول اللہ سے کہا:

''اللہ کے رسول! آپ اپنے ساتھیوں سمیت (Including) آج رات کا کھانا میرے گھر پر کھایئے۔''

رسول اللہ ساتھیوں سمیت جن میں، مَیں بھی شامل تھا، اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ گھر ابوبکر بن ابو قحافہ کا تھا۔ اُس دِن میں نے زندگی میں پہلی بار طائف کے زَبیب (خشک میوہ۔*Zabeeb* - Dry Fruit) کھائے۔

رسول اللہ نے مجھے ہدایت کی:

''ابھی تم مکّہ میں اپنے ایمان لانے کا ذِکر کسی سے مت کرنا۔ اپنے گاؤں کے لوگوں کو ایمان لانے کی دعوت دو۔ جب تمہیں ہماری فتح (Victory) کی خبر مِلے تو ہمارے پاس چلے آنا۔''

میں نے جوش (Excitement) سے کہا:

''اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، میں مُشرِکوں کے سامنے جا کر اپنے ایمان لانے کا اعلان (Announcement) ضرور کروں گا۔''

اُن کی مسکراہٹ ہی میری زندگی کا حاصل ہے۔ پھر کیا ہوا کسے معلوم، محبّت بڑھتی گئی بڑھتی گئی (پیر نصیر الدین نصیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کعبہ میں آیا اور بُلند (Loud) آواز میں اعلان کرنے لگا:

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''

میرا یہ کہنا تھا کہ ہر سمت (Direction) سے لوگ مجھ پر ٹُوٹ پڑے (Attacked) اور مجھے مارنے پیٹنے لگے۔ جس کے ہاتھ جو آیا، اُس نے مارنے میں کمی نہ کی۔ مجھے اندازہ (Idea) ہی نہیں تھا کہ مکّہ میں رسول اللہ پر ایمان لانے کا اعلان اِتنا مُشکل کام ہے۔ مجھے اِحساس ہوا کہ رسول اللہ مجھے ایسا کرنے سے کیوں منع کر رہے تھے۔ اِتنے میں عبّاس بن عبدالمُطّلِب *('Abbaas bin Abdul Mut-talib)* (568-652,85) آئے، مجھے دیکھا اور قریش سے کہا:

''کم بختو! کیوں اپنے دشمن (Enemy) بنے ہو؟ تم جانتے نہیں یہ بنی غِفّار *(Bani Ghiffaar)* کا آدمی ہے۔ تمہارے تجارتی قافلے (Trade caravan) اِس کے گاؤں سے ہو کر گُزرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری: 3861,3522)

مکّہ والوں کے لیے اُن کی تجارت کے راستے بہت اہم ہیں۔ وہ تجارتی راستہ میں آنے والے کسی قبیلہ سے دشمنی (Animosity) نہیں رکھتے کیونکہ اُن کی گُزر بسر (Living) ہی تجارت پر ہے۔ یوں مجھے اُن لوگوں سے نجات (Salvation) ملی۔ میں اپنے گاؤں واپس آ گیا، میرا بھائی اور میری والدہ بھی ایمان لے آئے۔ میں نے اپنے گاؤں کے لوگوں کو اِسلام کی دعوت دی۔ آدھا گاؤں اُسی وقت ایمان لے آیا۔ گاؤں کے باقی لوگ تب اِسلام لائے جب رسول اللہ نے مدینہ منورہ ہجرت کی۔''

بنی غِفّار اُن قبیلوں میں سے ایک ہے جو بہت پہلے اِسلام لے آئے۔ رسول اللہ نے کہا:

''جن لوگوں پر نیلا آسمان (Blue Sky) سایہ (Cover) کیے اور جنھیں مٹّی والی زمین (Earth) نے اُٹھایا ہوا ہے، اِن میں سب سے زیادہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سچّا (Truthful) ابوذر (d:652) *(Abu Dhar)* ہے۔'' (سنن ترمذی: 3801)

تاریخ جُندب بن جُنادہ کو ''ابوذر غِفّاری'' *(Abu Dhar Ghiffaarite)* (d:652) کے نام سے جانتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین سوال

قریش اِس بات پر حیران (Surprise) ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی اُستاد کے شاگرد (Pupil) نہیں۔ وہ تو وحی کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے پھر یہ کلام کہاں سے لاتے ہیں۔ اگر قریش وحی کا اللہ کریم کی طرف سے نازل (Reveal) ہونا مان (Accept) لیں تو اُن کا نظام اور معاشرہ (Scoiety) بدل جائے گا۔ اِنہوں نے الزام لگایا ہے کہ محمد، عامر بن حضری (*'Aamir bin Hadrami*) کے رومی غلام جس کا نام ''جبر'' (*Jabar*) ہے، کے پاس جاتے ہیں جو تورات اور انجیل پڑھ لیتا ہے۔ وہی عجمی غلام محمد کو سب کچھ سکھاتا (Teach) ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق اِس غلام کا نام عائش (*'Aa-esh*)، یعیش (*Ya-'eesh*)، یسار (*Ysaar*)، یلعان (*Yal'aan*) ہے۔ اِس الزام (Blame) کا جواب اللہ کریم نے یوں دیا ہے:

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِيْنٌ (القرآن۔ النحل:10316)

ہم جانتے ہیں کہ آپ کے مخالف (Opponents) آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ کو ایک اِنسان پڑھاتا اور سکھاتا ہے۔ اِن کا اِشارہ (Pointing) جس (غلام) کی طرف ہے وہ عجمی (Foreigner) ہے جبکہ قرآن توضیح (Comprehensive) عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ اِن کا رسول اللہ پر لگایا جانے والا اِلزام جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔

قریش مکّہ کی ہر سازش (Conspiracy) اور منصوبہ (Plan) اب تک ناکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اُنہوں نے ہر حربہ (Tool) آزمالیا ہے۔ مسلمانوں پر کئے جانے والے ظُلم وستم کے باوجود رسول اللہ پر یقین کرنے والوں کی تعداد بڑھ (Increase) رہی ہے۔ ایمان لانے کے بعد کوئی اِس دِین کو چھوڑنے کے لیے تیّار نہیں ہوتا۔ اگر یہ سلسلہ اِسی طرح چلتا رہا تو رسول اللہ کا دِین ایک دِن پورے عرب پر غالب (Overpower) آ جائے گا۔ قریش کے سردار سر جوڑ کر بیٹھے ہیں کہ اِس مسئلہ کو کیسے حل کیا جائے؟ محمد کے دِین کو یہاں روکنا بہت ضروری ہے۔

نضر بن حارث بن علقمہ *(Nadar bin Harith bin 'Alqamah)* (d:624)

ایک طبیب (Physician) اور تجربہ کار (Experienced) انسان ہے۔ بہت سے ملکوں میں گھوم (Visit) چکا، اُس نے ایک تجویز (Proposal) دی ہے۔ اُس نے کہا ہے:

> ''ہم ایک وفد (Delegation) یثرب بھیجیں۔ ہم یثرب کے لوگوں سے ایک نبی کے بارے میں سنتے رہتے ہیں۔ ہمارے علم میں ہے کہ وہاں یہودی بھی رہتے ہیں جن کے پاس اِلہامی کتاب تورات موجود ہے۔ اُنہیں آنے والے نبی کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔ ہم ایک وفد یثرب بھیجیں اور اُن سے پُوچھیں کہ محمد کے سچّا نبی ہونے کا پتا کیسے چلے؟ ہوسکتا ہے کہ وہ ہماری کچھ مدد کرسکیں اور ہمیں اِس پریشانی سے نجات مل جائے۔''

نضر بن حارث اور عُقبہ بن ابو مُعیط *('Uqbah bin Abu Mu'ayt)* (d:624)

کو اِس کام کے لیے چُنا (Select) گیا ہے۔ وہ یثرب جا کر یہودی علماء سے ملیں اور تورات میں بتائی گئیں آخری نبی کی نشانیاں پُوچھیں (Identification mark / signs)۔ سخت موسم میں کئی دِنوں کی مسافت (Travel) کے بعد دونوں سردار یثرب پہنچے اور یہودی عالموں (Scholars) کے سامنے موجود ہیں۔

> ''ہم اِتنا طویل (Long) اور مُشکل سفر کرنے کے بعد آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اِس لیے آئے ہیں کہ نبوّت کے دعویدار (Claimant) کے بارے میں آپ سے رہنمائی (Guidance) لیں۔"

یہودی علمانے رسول اللہ کے بارے میں ساری باتیں سُنیں اور اِن دونوں سرداروں سے رسول اللہ کے بارے میں بہت سے سوال پُوچھے ہیں۔ تمام معلومات لینے کے بعد یہودی علما کہہ رہے ہیں:

"ہم تمہیں تین (3) سوال بتاتے ہیں، تم جا کر اُس سے پُوچھو۔ اگر وہ اِن سوالوں کے جواب صحیح صحیح (Correct) دے تو وہ سچّا نبی ہے۔ اگر وہ اِن سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو سمجھ لینا وہ دھوکے باز (Fraud) اور لالچی (Greedy) انسان ہے، پھر تم جیسے چاہو اُس سے نمٹ لینا (Handle him)۔"

نَضر اور عُقبہ اپنے مقصد میں کامیاب (Succesful) ہیں۔ خوشی خوشی یثرب سے واپس لَوٹے اور سب سے اپنی عقل (Intelligence) اور دانش مندی (Prudence) کی داد (Appreciation) حاصل کر رہے ہیں۔ مکّہ واپس پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو یہودی علما کے سوالات بتائے ہیں۔ قریش مکّہ جمع ہو کر رسول اللہ کے پاس آئے اور سوال اِن کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔

پہلا (1st) سوال: "وہ نوجوان کون تھے جنھوں نے گُزرے زمانہ (Past times) میں ظالم (Tyrant) بادشاہ کے خوف سے اپنا وطن (Country) چھوڑا تاکہ بادشاہ اُنہیں کُفر (Infidelty) پر مجبور نہ کر دے"

دوسرا (2nd) سوال: "وہ سیاحت (Tourism) کرنے والا شخص کون تھا جو زمین کے مشرق (East) اور مغرب (West) کے کناروں (End) تک گیا؟"

تیسرا سوال: "رُوح (وحی ۔ Revelation) کی حقیقت کیا ہے؟" (القرآن۔ المومن۔ 40:15،

(القرآن۔ الشوریٰ۔ 52:42)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی دُنیا دار ہوتا تو اُسی وقت اپنے پاس سے گھڑ (Fabricate) کر جواب دے دیتا۔ رسول اللہ تو اللہ کریم کی مرضی (Permission) کے بغیر بولتے ہی نہیں، وہ تو وہی کہتے ہیں جو اللہ کریم اِن پر وحی نازل فرماتا ہے (القرآن۔ النجم 53:4-3)۔ رسول اللہ نے اُن کے سوال سنے اور کہا ہے کہ وہ اِن سوالوں کے جواب کل بتادیں گے۔

سب لوگ اِس اِنتظار (Wait) میں ہیں کہ کل کیا ہوگا؟ قریش کا خیال ہے کہ محمد کے پاس اِن سوالوں کے جواب نہیں ہوں گے، مسلمان اِس یقین (Belief) کے ساتھ ہیں کہ محمد اللہ کے سچّے رسول ہیں اور اِن سوالوں کے جواب دے دیں گے۔ دِن گُزرا، رات گُزری، رسول اللہ کو اپنے ربّ کی طرف سے وحی کا اِنتظار ہے۔ اگلا دن، پھر اگلی رات، قریشی سردار تو سر چڑھنے (Downcast) لگے، آتے جاتے مسلمانوں کو طعنہ (Taunt) دیتے ہیں:

''کہاں ہے تمہارے محمد کا ربّ؟ کہاں گیا وہ فرشتہ جو خُدا کا پیغام لے کر محمد کے پاس آتا ہے؟ ہم نہ کہتے تھے کہ محمد نبی نہیں۔ شُکر ہے ہم نے اِس کا دِین نہیں اپنایا۔''

مسلمان اِس اِنتظار میں ہیں کہ اللہ کا پیغام آئے گا۔ یہودی علما کے بتائے ہوئے سوال ایسے ہیں کہ مکّہ میں رہنے والوں نے اِن واقعات کے متعلق کبھی سُنا بھی نہیں ہے۔ اِن کے علم میں نہ یہ واقعات ہیں اور نہ ہی وحی (رُوح) کا معاملہ۔

دِن پر دِن گُزرتے جا رہے ہیں اور رسول اللہ کو وحی کا اِنتظار ہے۔ آپ کا حوصلہ ہے کہ اِس نازک صورتِ حال (Critical situation) میں بھی اَوسان خطا نہیں ہوئے (Remained Calm)، اپنے مالِک پر یقین میں کمی نہیں آئی۔ نَضر بن حارث اور عُقبہ بن ابومُعیط کی خوشی کی حد نہیں ہے۔ وہ ہر کسی سے کہہ رہے ہیں:

''ہم نہ کہتے تھے کہ محمد نبی نہیں۔ ہمیں پہلے ہی یثرب جا کر یہودی علما سے پُوچھ لینا چاہئے تھا۔ اب تک اِس دِین کا خاتمہ (End) بھی ہو چُکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھوتا۔ محمد سچّا ہے تو ہمارے سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ اِس کا خُدا اِس پر
وحی کیوں نہیں بھیجتا؟ اِسے ہمارے سوالوں کے جواب کیوں نہیں بتاتا؟"

نَضر بن حارث اپنی ذہانت (Intelligence) پر نازاں (Feeling proud) ہے۔ یثرب جاکر یہودی علما سے مِلنے کی تجویز (Idea) نَضر نے ہی دی تھی۔ قریش کے سردار نَضر کی ذہانت کے قائل (Convince) ہو گئے ہیں۔ اُس کے خیال میں اُس نے قریش کو نئے دِین سے جان چھڑانے (Get rid of) کا بہت اچھا حل (Solution) دے دیا ہے۔

رسول اللہ کو وحی کا اِنتظار ہے اور قریش صبر (Patience) کرنے کو تیّار نہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ بہت مُشکل اور صبر آزما (Testing) وقت ہے۔ یہ وقت اُن کا امتحان (Test) ہے۔ قریش میں بہت سے لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہیں:

"اگر محمد سب باتیں اپنے پاس سے بناتا ہو تو اب کیا وجہ ہے کہ
جواب نہیں دے رہا۔ یہ تو بہت مُشکل وقت ہے، اِن سوالوں کے جواب
دینے کے لیے اِسے کس بات کا اِنتظار ہے؟ کیا واقعی (Really) محمد پر وحی
نازل ہوتی ہے جس کا اسے اِنتظار ہے؟"

جبریل حاضر ہوتے ہیں، رسول اللہ کو سلام (Greetings) کرتے ہیں، اللہ کریم کا سلام پہنچاتے ہیں، اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں:

اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ اذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ
يَّهۡدِيَنِ رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا (القرآن۔الکہف۔24:18)

مگر یہ کہ (جب بھی کسی کام کا اِرادہ (Intention) کریں تو) اِن
شاءاللہ (By the will of Allah) ضرور کہیں۔ اگر بھُول (Forget) جائیں
تو اپنے ربّ کو یاد کریں یعنی اِن شاءاللہ کہہ لیں اور یوں کہیں: مجھے اُمید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Hope) ہے کہ میرا ربّ مجھے اُس صُورت (Fact) تک پہنچا دے گا جو اِس سے بھی زیادہ صحیح اور ہدایت (Rectitude than this) کے قریب ہوگی۔

اِس کے بعد جبریل نے رسول اللہ کو اللہ کریم کی طرف سے تینوں (All three) سوالوں کے جواب بتا دیئے ہیں۔ رسول اللہ نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے۔ سب لوگ جمع ہیں۔ قریش سوچ رہے ہیں: ''کیا محمد کو سوالوں کے جواب مل گئے ہیں؟''

مسلمان مطمئن ہیں: ''اللہ کی مدد (Support) آ گئی ہے، ہمیں اِسی کا اِنتظار تھا۔ بے شک! تمام تعریفیں (Praises) اللہ ہی کے لیے ہیں۔''

رسول اللہ تشریف لائے اور سوالوں کا جواب بتا رہے ہیں:

''کیا آپ کو پتہ چلا کہ غار (اصحابِ کہف۔ Companions of the cave) اور ''رقیم والے'' (Inscription) (نوجوان) ہماری قُدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب اور حیرت انگیز نشانی (Wondrous Signs) ہیں۔ جب (اِن کی مخالفت حد سے زیادہ بڑھ گئی تو) اِن جوانوں نے غار میں پناہ لی اور دُعا مانگی: یا اللہ ہمیں اپنی رحمت عطا کر اور ہمارے لیے موجودہ حالات میں ہدایت کے اسباب (Resources) پیدا فرما، تو ہم نے سالہا سال کے لیے غار میں اُن پر گہری نیند طاری (Lulled them to sleep for years) کر دی۔ وہ غار میں اِس طرح رہے کہ باہر کی دُنیا سے اُن کا کوئی رابطہ (Connection) یا تعلق (Relation) نہیں تھا۔ پھر ہم نے اُن کو جگایا (Wake up) تا کہ ہم دیکھیں کہ دونوں میں سے کون سا گروہ (Group) وہاں ٹھہرنے (Stay) کی مدّت (Duration) کو زیادہ صحیح طریقے سے بیان کرتا ہے۔ ہم آپ کو اُن کی بالکل سچی سیدھی داستان (Story) سُناتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لے آئے۔ہم نے اُن کی ہدایت میں برکت (Blessing) دی اور اُن کی ڈھارس بندھائی۔(Kept thier spirits up)۔جب وہ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہمارا ربّ تو زمین و آسمان کا پالنے والا(To raise) ہے،ہم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ (اگر ایسا کیا) تو ہم ایک (بے بُنیاد۔Baseless) اور خلافِ حق(Contrary to the reality)بات کہیں گے۔" (القرآن۔الکہف۔9-14:18)

غار میں پناہ لینے والے اصحابِ کہف کے بارے میں اِس کائنات کے مالِک نے بتایا ہے:

"(اے انسان) تم سمجھو(Fancy) گے کہ وہ بیدار (جاگ رہے) ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ ہم انہیں دائیں، بائیں (Right, left) کروٹ(We caused them to change their sides)دِلاتے رہتے ہیں۔اُن کا کتّا اُن کے دروازے پر پاؤں (Forelegs) پھیلائے (Stretch) بیٹھا ہے۔ اگر تم اُنہیں دیکھ لو تو تمہارا دِل اُن کے رعب (Awe)اور دبدبہ (Terror) سے بھر جائے گا۔ تم وہاں سے پیٹھ پھیر (Turnabout) کر بھاگ جاؤ گے۔

ہم نے (اصحابِ کہف کو) جگایا(Woke up) تو وہ آپس میں باتیں کرنے لگے۔اُن میں سے ایک نے پُوچھا: ہم یہاں (غار میں) کِتنا عرصہ(How long) ٹھہرے ہیں؟ وہ بولے: ہم ایک دِن یا اِس کا کچھ حصّہ یہاں ٹھہرے ہوں گے۔پھر بولے: ہمارا ربّ بہتر جانتا ہے کہ ہم کتنا عرصہ یہاں رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کہنے لگے) اب کسی کو یہ سکے (Coins) دے کر شہر کی طرف بھیجو تا کہ وہ کھانے پینے کا کچھ سامان لے کر آئے۔ جو بھی شہر جائے، وہ لوگوں کے ساتھ نرمی (Politeness) سے پیش آئے تا کہ کسی کو خبر نہ ہو کہ ہم یہاں غار میں چھپے ہیں۔" (القرآن۔ الکہف۔ 18:19-16)

پھر اللہ کریم نے اپنے رسول کو بتایا ہے:

"لوگ غار میں رہنے والوں کی تعداد (Number) کے بارے میں جھگڑا (Discuss) کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اُن کی تعداد تین (3) تھی، کچھ پانچ (5) اور کچھ سات (7) کہتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ میرا رب اُن کی تعداد کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔" (القرآن۔ الکہف۔ 22:18)

اللہ کریم نے نوجوانوں کے اُس غار میں رہنے کی مدّت (Duration) کے بارے میں بھی بتایا:

"اصحابِ کہف تین سو نو (309) سال اپنے غار میں (سوتے) رہے۔" (القرآن۔ الکہف۔ 25:18)

رسول اللہ اُس سے زیادہ بیان کر رہے ہیں جتنا سوال کیا گیا ہے۔ یہودیوں کے لیے بھی یہ معلومات (Information) نئی ہیں۔ مسلمانوں کے چہرے کھلنے (Blossom) لگ گئے اور قریش پریشان ہیں۔ قریش مکّہ کو اپنی شکست (Defeat) نظر آ رہی ہے۔

اصحابِ کہف کا یہ واقعہ 251 عیسوی میں اُس وقت کے یونان کے شہر ایفیسس (Ephesus) میں ہوا۔ آج کل یہ علاقہ ترکی کے شہر سلکوک (Selcuk) میں واقع ہے۔ اُس وقت یہاں ڈی سی اُس (Decius) کی حکومت تھی جو مسیحیت (عیسائیت) کے خلاف اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو دیوتاؤں (gods) کی عبادت کرنے پر مجبور (Compel) کرتا تھا۔ بادشاہ نے اصحابِ کہف (5،3 یا 7 لوگوں) کو مہلت (Deadline) دی کہ وہ دیوتاؤں پر ایمان لے آئیں۔ یہ لوگ بادشاہ سے بچنے کے لیے مہلت ختم ہونے سے پہلے ایک غار میں چھپ گئے۔ اِن کے ساتھ قطمیر (Qitmir) نام کا کتّا تھا جو غار کے منہ پر حفاظت (Security) کے لیے بیٹھ گیا۔ غار سے نکلنے کے بعد یہ لوگ شہر گئے تو اِن کے پاس تین سو (300) سال پرانے سِکّے (Coins) تھے جس کی وجہ سے لوگوں کو اِن کے بارے میں علم ہوا۔

دوسرے سوال کے جواب میں رسول اللہ بتارہے ہیں:

”بے شک ہم نے اُسے (ذوالقرنین (Dhul Qarnain / Cyrus) کو) زمین میں اِقتدار (Power in the land) بخشا اور ہر قسم کے وسائل اور اَسباب (Resources) عطا کئے تھے۔ (چنانچہ (Thus) اُس نے تیاری (Preparation) کی) اور ایک راہ پر چل نکلا، یہاں تک کہ جب وہ مغربی جانب (West) پہنچا تو اُس نے محسوس کیا کہ سُورج (Sun) ایک گدلے چشمے (Blackish Muddy Water) (غالباً بحیرہ اسود۔ Black sea) میں غروب (Sets) ہو رہا ہے۔ وہاں اُس نے ایک (اِنکار کرنے والی) قوم پائی۔ ذوالقرنین نے اُس قوم پر فتح حاصل کی۔ ہم نے کہا: ذوالقرنین! یا تو (اِن کے حق بات کا اِنکار کرنے کی وجہ سے) اِنہیں عذاب (Punish) دو یا پھر ان کے ساتھ بھلا سُلوک (Good treatment) کرو۔ عرض کی: جس نے اِنکار کیا (اور ایمان نہ لایا) اُسے تو ہم عذاب (Chastise) دیں گے پھر وہ اپنے ربّ کے حضور پیش کیا جائے گا تو وہ اِنہیں ہولناک (Horrifying) عذاب دے گا کیونکہ اِنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے کا اِنکار کیا۔ (اِس کے برعکس (Opposite)) جو ایمان لایا اور اچھے اعمال کئے تو اُس کے لیے اچھی جزا (Reward) ہے۔ ہم اُسے اپنی طرف سے ایسا حکم دیں گے جس میں اُس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیے سہولت (آسانی) ہوگی۔ (اِس کے بعد) وہ آگے بڑھا، یہاں تک کہ جب وہ مشرق (East) کی جانب (بلخ۔ Balkh) پہنچا تو اُس نے دیکھا کہ سُورج ایک ایسی قوم پر طلُوع (Rise) ہو رہا ہے جس کے آگے ہم نے سُورج سے بچاؤ کے لیے کوئی آڑ (Shield) نہیں بنائی۔ صورتِ حال بالکل ایسی ہی تھی اور جو کچھ اُس کے پاس تھا وہ سب ہمارے عِلم میں تھا۔ پھر اُس نے وسائل (Resources) جمع کئے اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان (کاکیشیا۔ Kakashi) پہنچا تو وہاں ایک قوم کو پایا جن کی بات (زبان) اُس کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ (اُنھوں نے ترجمان (Interpreters) کے ذریعہ بتایا) ذوالقرنین! یاجُوج ماجُوج (Gog Magog) بڑے ہی تخریب کار (Terrorist) ہیں (جن کی وجہ سے ہم سخت مصیبت (Trouble) میں مبتلا (Suffering) ہیں)۔ وہ بڑے جنگ جُو (Warrior) ہیں، ہم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے ملک میں آ کر لُوٹ مار (Looting) کرتے ہیں۔ کیا ہم آپ کے لیے اخراجات (Expenses) کا بندوبست (Arrangements) کریں تاکہ آپ ہمارے اور اُن کے درمیان ایک دیوار (Wall) بنا دیں؟ فرمایا: اللہ نے مجھے جو اِقتدار (Power) بخشا ہے، وہ بہت ہی بہتر ہے تم صرف جسمانی قوت (Labou) کے ساتھ میری مدد کرو تو میں تمھارے اور اُن (یاجُوج ماجُوج) کے درمیان ایک دیوار (Rampart) بنادوں گا۔ اب تم یہ کرو کہ لوہے کے پترے (Ingots of iron) لاؤ۔ یہاں تک کہ جب اِنھیں دونوں پہاڑوں کے درمیان چُن (Fix) دیا تو کہا: اب اِن لوہے کے پتروں کو آگ دو، یہاں تک کہ جب اِنہیں پگھلا (Melted) دیا اور وہ آگ بن گیا تو کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ (Molten copper) لاؤ تا کہ میں اِس پر اُنڈیل دوں (Pour)۔ وہ (دیوار) اِتنی مضبوط (اور بلند۔ Tall) ہوگئی کہ یاجُوج ماجُوج کے لیے ممکن (Possible) نہ رہا کہ اِس (دیوار) پر چڑھیں (Climb)۔ نہ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاجوج ماجوج کے لیے اِس دیوار میں سوراخ (Pierce) کرنا ممکن رہا۔ کہا: یہ میرے ربّ کی رحمت (Blessing) ہے، پس جب میرے ربّ کا وعدہ (Promise) آئے گا تو وہ اِسے پاش پاش (Level the rampart with ground) کردے گا اور میرے ربّ کا وعدہ برحق (Truthful) ہے۔'' (القرآن۔ الکہف۔ 18:97-83)

یہودیوں کے بتائے ہوئے دو (2) سوالوں کا جواب اللہ کا رسول دے چکا ہے۔ مکّہ میں موجود یہودی حیران (Shocked) ہیں۔ وہ دِل سے مان (Accept) رہے ہیں کہ محمد، اللہ کے رسول ہیں لیکن زبان سے اِقرار (Confession) کرنے کو تیّار نہیں۔ اب تو قریشی سردار بہت ہی مایوس (Disappointed) ہیں۔ اُنہیں یقین (Certain) ہے کہ محمد کا ربّ اِسے تیسرے سوال کا جواب بھی بتا چُکا ہے۔ رسول اللہ نے رُوح کے متعلق بتایا ہے:

''رُوح (وحی) میرے ربّ کے حکم سے آتی ہے اور تمھیں نہایت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہے (پھر تم اِس کی حقیقت (Reality) کیسے سمجھ (Comprehend) سکتے ہو؟)'' (القرآن۔ الاسراء۔ 17:85)

قریش مکّہ کے ساتھ ساتھ یہودی بھی بڑے بےقرار (Anxious) تھے کہ رسول اللہ اِن سوالوں کا کیا جواب دیتے ہیں۔ رسول اللہ نے جب کہا:

'' رُوح (وحی) کے بارے میں جان لینا لوگوں کی عقل (Capability) سے باہر ہے۔''

تو یہودیوں نے سوال کیا:

''کیا یہ بات عام لوگوں کے بارے میں ہے یا یہودیوں کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں؟''

رسول اللہ نے کہا ہے:

''دونوں کے بارے میں''

یہودی کسی قوم کو بھی اپنے برابر (Equivalent) نہیں سمجھتے، خود کو باقی قوموں سے بہتر اور اعلیٰ (Superior) سمجھتے ہیں۔ اُنہیں خیال (Believe) ہے کہ وہ بہت عِلم رکھتے ہیں۔ یہودی رسول اللہ کا جواب سُن کر ناراض (Unhappy) ہو گئے ہیں۔ قریشی سردار پچھلے پندرہ (15) دِن بہت خوش رہے۔ اُنہیں یقین تھا کہ رسول اللہ اُن کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائیں گے، اُنہیں یہودی علما پر پورا بھروسہ (Trust) تھا۔ اللہ کریم نے جب اپنے رسول کی سچائی ثابت (Prove) کر دی تو سردارانِ قریش کی آنکھوں پر پٹی بندھ (Blindfolded) گئی ہے (سبل الهدیٰ و الرشاد: 115/3)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رُوح سے مراد زندگی (Soul) ہے۔

سوالوں کے جواب سُن کر نہ تو قریش رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں نہ ہی یہودی۔ سوال بھی وہی لائے اور اُنہیں یقین بھی تھا کہ رسول اللہ اِن سوالوں کے جواب نہیں دے پائیں گے۔ رسول اللہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سُن کر وہ حیران ہیں اور پریشان بھی۔ بڑی مشقّت (Effort) اُٹھا کر اُنہوں نے یثرب کا سفر کیا تھا۔ وہ تو اِس اُمید میں تھے کہ نئے دِین کو ختم کر دیں گے۔ وہ تو بہت خوش تھے کہ رسول اللہ اِن کے سوالوں کے جواب نہیں دے پا رہے ہے کہ اللہ کریم کی طرف سے وحی آ گئی۔ اب کیا کریں؟ اللہ کریم کی طرف سے آنے والی وحی نے اُن کی اُمیدوں پر پانی پھیر (Gone in vain) دیا ہے۔

رسول اللہ نے نہ صرف اِن سوالوں کے جواب دیئے بلکہ وہ تفصیل (Detail) بھی بتائی ہے جو کسی اور کے عِلم میں نہیں تھی۔ اِن باتوں سے بہت سے دوسرے لوگ ضرور رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ ایمان تو میرے ربّ کی عطا (Blessing) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ تو وہ کاہن ہے نہ ہی مجنون

حج کا موسم قریب ہے۔ قریش کے سرداروں کو اِس بات کی فکر (Worry) ہے کہ حج کے لیے سارے عرب سے لوگ مکّہ آئیں گے، نئے دِین اور نبی کے بارے میں سُنیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ رسول اللہ کی باتیں سُن کر ایمان لے آئیں گے، یہ اُنہیں کسی طور منظور (Acceptable) نہیں ہے۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ جو لوگ اب تک ایمان لا چکے ہیں، انہیں بھی کسی طرح اُن کے دِین سے پھیر دیں (Compel to renounce)، بھلا اِس دِین کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ (Increase) اُنہیں کیسے منظور ہو۔ اب کیا کریں؟ یہ ایک نئی اُلجھن (Problem) آ گئی ہے۔ ایک طرف اُنہیں فکر ہے کہ حج کے لیے مکّہ آنے والے مہمانوں کے لیے اِنتظام کریں تو دوسری طرف رسول اللہ کی کامیابی اُن کے لیے دردِ سر (Headache) ہے۔

ولید بن مُغیرہ *(Walid bin Mughirah)* (527-22:96) بہت امیر اور بنی مخزوم کا سردار ہے۔ ایک سال بیت اللہ کا غلاف قریش کے سارے قبیلے مل کر بنواتے ہیں اور ایک سال ولید اکیلا (الکامل لابن کثیر: 592/1)۔ اُس کے دس (10) بیٹے ہیں لیکن کاروبار اور تجارت کے لیے ولید اپنے کسی بیٹے کو مکّہ سے باہر نہیں بھیجتا بلکہ اُس کے غلام ہی جاتے ہیں۔ ولید بہت اثر و رسوخ (Influence) والا سردار ہے۔ ولید بن مُغیرہ، ابوجہل کا حقیقی (Real) چچا ہے۔ حج کے دِنوں میں اعلان کروایا کرتا ہے کہ جسے حیس *(Hees)* (کھجور، گھی اور پنیر سے بننے والا کھانا) کی ضرورت (Need) ہو وہ ولید بن مغیرہ کے پاس جائے۔ ولید اُن لوگوں میں سے ایک ہے جو شراب نوشی (Drinking) نہیں کرتے۔ ولید بن مغیرہ حج

نہ تو وہ کاہن ہے نہ ہی مجنون (القرآن۔ الطور۔ 29:52)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دِنوں میں آئے ہوئے لوگوں کو بھی کھانا کھلاتا ہے۔ وہ مکّہ اور آس پاس کے علاقوں میں سخی (Generous) اور مددگار (Helper) کے طور پر مشہور (Popular) ہے۔

ولید ایک ذہین انسان ہے اور عمر میں بڑا بھی۔ قریش کے سردار ولید کی بہت عزّت کرتے ہیں۔ ولید کو "**ریحانۂ قریش**" *(Rehana e Quraysh)* (قریش کا پھول) کہا جاتا ہے۔ قریش کے تمام قبیلے مُشکل معاملات کے حل کے لیے ولید سے ہی رابطہ کرتے ہیں (انساب الاشراف: 150/1)۔ وہ معاشرتی مسائل (Social Problems) کا بہت تجربہ رکھتا ہے۔ سب لوگ ولید بن مُغیرہ کے گھر جمع ہیں۔ حج کے اِنتظامات اور نئے دِین کی مخالفت زیرِ بحث (Under discussion) ہے۔ ولید نے بات یوں شروع کی ہے:

"حج کے دِن قریب ہیں۔ سارے عرب سے لوگ حج کے لیے آئیں گے۔ محمد کے دِین کی خبر اِن تک پہنچ چکی ہوگی۔ اگر وہ اِس بارے میں نہیں جانتے تو مکّہ آ کر اُنہیں ضرور معلوم ہو جائے گا اور وہ اِس بارے میں مزید جاننا (Information) چاہیں گے۔ ہمارے جواب مختلف (Different) ہوئے تو لوگ ہمارا مذاق (Make fun) اُڑائیں گے، ہمیں جھوٹا سمجھیں گے۔ (عرب میں اُس وقت بھی کوئی جھوٹا (Liar) کہلانا پسند نہیں کرتا تھا)۔ اِس لیے ضروری ہے کہ ہم سب مل کر ایسا جواب سوچیں جو ہمیں فائدہ (Advantage) دے اور لوگوں کو محمد سے دُور رکھے۔ آج ہم یہاں اِکٹھے ہیں تو سوچ لیتے ہیں کہ کیا کہا جائے۔"

قریش کے سرداروں میں سے ایک بولا:

"اباشمس! *(Aba Shams)* آپ ہم سب سے زیادہ تجربہ کار (Experienced) ہیں، اِن معاملات (Matters) کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ آپ جو فیصلہ کریں ہم سب اُس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل (Act upon) کریں گے۔''

ولید بن مُغیرہ کہہ رہا ہے:

''تم لوگ اِس بارے میں اپنی رائے دو۔''

سب نے مشورہ (Advice) دینا شروع کر دیا ہے۔ کسی نے کہا ہے:

''ہم کہیں گے کہ محمد کاہن (Soothsayer) ہے۔''

ولید کہہ رہا ہے:

''خُدا کی قسم! محمد کاہن نہیں، ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے، اُن کے کلام میں ایسی سنجیدگی (Seriousness) نہیں ہوتی۔ محمد کے کلام میں چالاکی (Cunningness) ہے نہ ہی کاہنوں جیسی گُنگُناہٹ (Nasal sound)۔ وہ کاہنوں کی طرح اندازوں (Speculation) سے باتیں نہیں بتاتا۔ کاہن تو آئے دِن اپنی باتیں بدلتے (Change) رہتے ہیں، محمد تو ایسا نہیں کرتا۔ اُس کی باتیں تو دِل میں اُترتی (Heart touching) ہیں۔''

دوسرا کہہ رہا ہے:

''ہم کہیں گے کہ محمد مجنون (Insane) ہے۔''

ولید بن مُغیرہ نے اِتفاق (Agree) نہیں کیا:

''محمد مجنون نہیں، ہرگز نہیں۔ اُس میں مجنون والی ایک بھی نشانی نہیں ہے۔ نہ اُس کے جسم کے حصّے کانپتے (Shivering)، نہ ہی اُس کی زبان سے عجیب وغریب (Surprising) باتیں نکلتی ہیں۔ اُس نے تو کبھی غیر سنجیدہ (Non serious) بات کی ہی نہیں۔ نہ وہ بہکی بہکی (Frenzied) اور بے ربط (Incoherent) باتیں کرتا ہے۔ اُس کی باتیں تو عقل (Wisdom) سے بھری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہیں۔کیا مجنون ایسے ہوتے ہیں؟''

قریش بھی عجیب (Strange) ہیں، وہ رسول اللہ کو کاہن بھی کہتے ہیں اور مجنون بھی جبکہ کاہن اور مجنون ایک دوسرے سے بالکل اُلٹ (Opposite) ہیں۔کاہن چالاک (Cunning) اور مجنون دیوانہ (عقل اور ہوش کے بغیر) ہوتا ہے۔ایک طرف وہ خود اعتراف (Admit) کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی باتیں دِل میں اُتر جاتی اور دوسری طرف وہ اِنہیں دیوانہ کہتے ہیں۔اُنہیں یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ وہ رسول اللہ پر کیا الزام (Blame) لگائیں؟ کس طرح لوگوں کو سمجھائیں (Explain) کہ ہم ٹھیک ہیں اور محمد غلط؟

یہاں موجود ایک سردار کہہ رہا ہے:

''تو پھر ہم لوگوں سے کہیں گے کہ محمد شاعر ہے۔''

ولید ناراض ہوتے ہوئے کہہ رہا ہے:

''کیا ہم اہلِ زبان (Well versed) نہیں ہیں؟ شاعری کو ہم سے زیادہ کون جانتا ہے؟ کیا تم میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ محمد کا کلام شاعری کی کس صِنف (Category) میں آتا ہے؟ ایسی بات کریں گے تو ہم لوگوں کو خود پر ہنسنے (Laugh at) کا موقع دیں گے۔''

قریش مکّہ رسول اللہ کو تو سچا (Truthful) مانتے ہیں لیکن اللہ کریم کی طرف سے اُن پر نازل ہونے والے کلام کو سچا نہیں مانتے۔وہ رسول اللہ کو کاہن، مجنون اور شاعر کہتے ہیں۔اللہ کریم کی طرف سے آنے والی وحی کو شاعری (Poetry) کہتے ہیں۔قرآن کریم اِس بارے میں اعلان کر رہا ہے:

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غِسْلِيْنٍ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۝ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (القرآن۔ الحاقۃ 69:43-35)

(اے لوگو!) قسم ہے اُن چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے (Visible) ہو اور اُن کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے (Invisible)۔ تم تک میرا پیغام پہنچانے والا میرا معزّز (Honoured) رسول ہے۔ وہ اپنی طرف سے باتیں نہیں بناتا بلکہ میرا کلام سناتا ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں بلکہ میرے اِرشادات (Sermons) ہیں۔ نہ ہی یہ کسی کاہن کے اندازے (Guess) اور خیالات (Thoughts) ہیں مگر تم یقین (Belief) نہیں رکھتے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اپنی عقل اور بصیرت (Vision) سے اِن چیزوں کو سمجھتے اور میرے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ سارے جہان کے مالک کا کلام ہے۔

سب لوگ اب خاموش (Silent) ہیں۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آرہا کہ آنے والے لوگوں کو کیا کہیں؟ کچھ دیر بعد ایک سردار بولا:

''ہم لوگوں کو بتائیں گے کہ محمد جادوگر ہے۔''

ولید نے اِنہیں ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی ہے:

''کیا جادوگر (Magician) ایسے ہوتے ہیں؟ کبھی محمد کو پھونکیں (Blowing) مارتے دیکھا ہے؟ کیا کبھی اُسے دھاگوں (Strings) کی گرہیں (Knots) بناتے دیکھا ہے؟ کیا کبھی اُس نے ہمیں دھوکہ دیا (Deception) ہے؟ پھر وہ جادوگر کیسے ہوا؟ ہمیں وہ بات نہیں کہنی چاہئے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو خود نظر نہ آئے اور ہمارا مقصد حاصل نہ ہو۔''

ایک سردار کہہ رہا ہے:

''کیا ہم محمد کی تعریفیں (Praises) کریں اور لوگوں سے کہیں کہ اُس سے دُور رہو، اُس سے نہ ملو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟''

ولید نے اِنہیں سمجھایا ہے:

''بات محمد کی تعریفیں کرنے کی نہیں، ہمیں ایسی بات کہنی ہے جو حقیقت کے قریب ہو۔ اگر کوئی محمد سے مِلے تو ہمیں جھوٹا نہ کہے۔''

سب لوگوں نے ولید سے کہا ہے:

''ابا شمس! پھر آپ ہی ہمیں اِس مسئلہ (Issue) کا کوئی حل (Solution) بتائیں۔''

ولید بن مُغیرہ نے رائے (Opinion) دی ہے کہ یوں کہا جائے:

''محمد کی باتیں سُننے والا گم (Lost) ہو کر اُسی کا ہو جاتا ہے۔''

ہمیں چاہیئے کہ ہم مکّہ آنے والے لوگوں سے کہیں:

''محمد ایک ''ساحِر'' (Sorcerer) ہے، جس کے سحر (Enchantment) میں آ کر لوگ اپنے دِین سے پھر (Renounce) جاتے ہیں۔ اُس کی زبان دِل موہ (Wins heart) لیتی ہے۔ جو کوئی محمد کی بات سنتا ہے، اُسی کا ہو جاتا ہے۔ اُس کے کلام کی جڑیں (Roots) مضبوط اور شاخیں پھل دار (Fruitful) ہیں۔ (ولید نے رسول اللہ کے کلام کو کھجور کے درخت کی مثال (Example) سے سمجھایا ہے)۔ محمد کی وجہ سے بھائی، بھائی کے خلاف (Against) ہو گیا ہے، باپ اور بیٹے جُدا (Separate) ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دوست ایک دوسرے کے دشمن (Enemy) ہو گئے ہیں۔ اُس نے
سارے قبیلوں میں پھوٹ (Divide) ڈال دی ہے، اُس سے بچ کر رہنا۔
نہ اُس کے قریب جانا، نہ اُس کی بات سننا، ورنہ تم بھی بے دِین ہو جاؤ
گے۔'' (سبل الھدیٰ والرشاد: 125/3، اسباب نزول القرآن للواحدی: 476)

ولید مزید کہہ رہا ہے:

''ہمارے پاس اِس کے علاوہ (Other than) ایسی کوئی بات نہیں
جو ہم لوگوں کو بتائیں۔ یہ واحد بات ہے جو اِس صورتِ حال میں ہمیں مدد
دے سکتی ہے۔''

اِس ساری گفتگو (Discussion) سے ایسی بات سامنے آ گئی ہے جسے مکّہ آنے والوں کو آسانی سے سمجھایا اور دِکھایا جا سکتا ہے اور اُنہیں رسول اللہ سے دُور رکھا جا سکتا ہے۔ تمام سرداروں کی رائے میں ولید بن مُغیرہ نے بہت اچھی اور قابلِ عمل (Practical) تجویز دی ہے۔ ولید بن مُغیرہ کی بات پر اتفاق (Agreement) ہو گیا اور سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔

رسول اللہ کی مخالفت میں ولید بن مُغیرہ کی اِس کوشش کو اللہ کریم نے یوں بیان کِیا ہے:

ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ۙ وَّ جَعَلۡتُ لَہٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ وَّ بَنِیۡنَ شُہُوۡدًا ۙ وَّ مَہَّدۡتُّ لَہٗ تَمۡہِیۡدًا ۙ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ٭ کَلَّا ؕ اِنَّہٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیۡدًا ؕ (القرآن۔ المدثر۔ 74: 16-11)

اُس شخص سے مجھے ہی نمٹنے دو (To settle) جِسے میں نے تنہا پیدا
کِیا، اُسے لمبا چوڑا (Abundant riches) مال دیا اور حاضر رہنے والے بیٹوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوازا(Blessed) ہے۔اُس کے لیے بہت کچھ مہیّا(Provided) کِیا، (یہ) پھر بھی لالچ(Greed) کرتا ہے کہ اِسے کچھ اور دُوں، ہر گز نہیں(Not at all)۔ بیشک وہ ہماری آیات کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ہے۔

حج کے دِنوں میں مکّہ کے لوگ مختلف ٹولیاں (Groups) بنا کر مکّہ آنے والے راستوں پر بیٹھ گئے ہیں۔ حج کے لیے آنے والوں کو خوش آمدید (Welcome) کہتے اور اُنہیں بتاتے ہیں:

"مکّہ میں ایک شخص نے نیا دِین نکالا ہے۔ وہ ایک ساحر (Enchanter) ہے، جو کوئی اُس کی بات سُنتا ہے، بس اُسی کا ہو جاتا ہے۔ اُس نے لوگوں میں اِتفاق (Unity) اور محبّت ختم کر دی ہے۔ تم لوگ ہمارے مہمان (Guest) ہو، اِس لیے ہم تمہیں آگاہ (Aware) کر رہے ہیں۔ اُس کا نام محمد ہے۔ تم لوگ نہ اُس سے ملنا، نہ ہی اُس کی بات سُننا۔ تم لوگ اُس سے بچ کر رہنا۔"

مکّہ شہر آ جانے کے بعد جو شخص رسول اللہ سے ملنا چاہے یا اُن کے متعلق پُوچھے تو ابوجہل اُنہیں کہتا ہے:

"محمد سے بچ کر رہو۔ یہ شخص زِنا (Adultery) کو حرام (Forbidden) کہتا ہے جو کہ عرب کی پُرانی روایات (Traditions) میں سے ہیں۔ بھلا اِس کے بغیر زندگی کا کیا مزہ۔ تم لوگ محمد سے بچو اور اپنا دِین بھی اُس سے بچاؤ۔ یہاں سے واپس چلے جاؤ، ہم خُدا کے گھر کے رکھوالے (Caretaker) ہیں، تمہارے گناہوں کا بوجھ (Penalty for sins) ہم اُٹھا لیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم ابو جہل کے اِس طرزِ عمل (Bebaviour) کے متعلق فرماتا ہے:

وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (القرآن۔ العنکبوت۔13:29)

(کیا) وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اُٹھائیں گے اور اِن کے ساتھ دوسرے لوگوں کے بوجھ (Burden) بھی (جنہیں اِنہوں نے گمراہ (Mislead) کیا تھا)۔ وہ (سچ کا اِنکار کرنے والے) جو جھوٹ گھڑا (Fabricate) کرتے تھے، قیامت کے دِن (Day of judgement) اِس کے بارے میں اُن سے زبردست پُوچھ گچھ ہوگی کہ اِن کی باتوں میں کیا حقیقت تھی۔

قریش مکّہ کی حاجیوں کو رسول اللہ سے دُور رکھنے کی کوششوں سے ہوا کچھ یوں کہ جس شخص کو کچھ بھی پتا نہیں تھا اُسے بھی نئے دِین اور رسول اللہ کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ مکّہ آنے والے کچھ لوگ اِن باتوں کی تصدیق (Confirmation) کے لیے رسول اللہ کے پاس آئے ہیں۔ رسول اللہ سے مِلتے ہی اِن پر ایمان لے آئے ہیں (تفسیر الطبری: 157/14)۔ کچھ لوگ جو قریش کی باتوں میں آ گئے، حج سے واپسی پر جس شہر یا گاؤں سے گزرتے ہیں رسول اللہ کا ذِکر کرتے (Talking about) ہوئے جاتے ہیں۔ قریش کے سرداروں کے اِس منصوبہ سے رسول اللہ کا پیغام دُور دُور تک پہنچ گیا ہے۔ اب رسول اللہ کا ذِکر عرب کے کونے کونے میں ہو رہا ہے (أسد الغابة: 472/2)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی

قریش کے سردار کئی بار یہ کوشش (Attempt) کر چکے ہیں کہ ابی طالب کو ڈرائیں تا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینِ اِسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ اُنہوں نے یہ کوشش رسول اللہ کے ساتھ براہِ راست (Directly) بھی کی لیکن اُنہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کچھ لو اور کچھ دو (Give and take) کی بُنیاد (Basis) پر اپنی بعض باتیں چھوڑ دیں اور بعض باتیں چھوڑنے پر رسول اللہ کو راضی (Agree) کر لیں۔ قرآن مجید اِس کوشش (Attempt) کو یوں بتاتا ہے:

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (القرآن۔ القلم۔ 8-9:68)

یہ لوگ اِن حربوں (Schemes) پر اِس لیے اُتر آئے ہیں کہ آپ اِن کی مخالفت (Opposition) سے تنگ آ کر مفاہمت (Compromise) پر تیّار ہو جائیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ کچھ لو اور کچھ دو کے تحت آپ اپنے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں اور کچھ یہ نرم پڑ جائیں۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں۔

قریش ایک اچھوتا خیال (Unique idea) لے کر رسول اللہ کے پاس آئے اور کہہ رہے ہیں:

"پیارے بھتیجے! ہمیں تمہارا بہت خیال ہے، تم ہمیں بہت عزیز (Dear) ہو۔ ہم تمہارے لیے ایک ایسی تجویز (Proposal) لائے ہیں جس

اِس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی (القرآن۔ القلم۔ 9:68)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی۔''

رسول اللہ پوچھ رہے ہیں:

''وہ تجویز کیا ہے، بتایئے میں سُننے کو تیار ہوں۔''

وہ بولے:

''ایسا کرو کہ ایک سال کے لیے تم ہمارے خداؤں لات اور عُزّٰی کی عبادت کرو اور ایک سال ہم مل کر تمہارے رحمٰن (Rahman) کی عبادت کریں گے۔''

اِس کا فلسفہ (Philosophy) اُنہوں نے یہ بتایا ہے:

''ایک تو اِس سے ہماری آپس کی نا اتفاقی (Division) ختم ہو جائے گی اور ہم سب پھر سے دوست (Friends) بن جائیں گے، دشمنی مِٹ جائے گی اور مکّہ کا امن وسکون (Peace and harmony) واپس آ جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ یا تو ہم سچّے دِین پر ہیں یا تمہارا دِین سچّا ہے۔ اگر ہمارا دِین سچّا ہے تو لات وعُزّٰی کی عبادت کرنے سے تمہارا فائدہ ہو جائے گا اور ہم سب کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر تمہارا خُدا اچّھا ہے تو جس سال ہم سب مل کر اُس کی عبادت کریں گے، اُس کی مہربانی (Kindness) سے ہم بھی فائدہ اُٹھائیں گے، ہم بھی ہِدایت پر ہوں گے۔ نہ تم محروم (Deprived) رہو گے، نہ ہم۔ اِس میں ہم سب کی کامیابی ہے۔'' (فتح الباری: 937/8، سیرت ابن ہشام: 362/1)

اللہ کریم نے اپنے رسول سے کہا ہے:

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

(القرآن۔ الزمر۔ 64-66:39)

(پیارے رسول!) اِن سے پُوچھیں، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اِس کائنات کے مالک کی اطاعت (Obedience) چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کروں؟ تم بڑے ہی ناسمجھ ہو (جو مجھ سے ایسا مطالبہ (Demand) کرتے یا توقع (Expectation) رکھتے ہو) آپ کا ربّ تو ہمیشہ سے ہی اپنے نبیّوں (Prophets) (اور رسولوں) کے ذریعہ سے (Through) یہ پیغام بھیجتا رہا ہے کہ ایک خُدا کی عبادت کرو اور آپ بھی یہی پیغام لے کر آئے ہیں۔ (اور تو اور) اگر آپ بھی اللہ کا شریک (Partner) ٹھہرائیں گے (جو کہ ناممکن ہے) تو آپ کے اعمال (Good deeds) بھی ضائع (Waste) جائیں گے، جو بہت ہی نقصان والا سودا ((Loss proposal)) ہے۔ اِس لیے اپنے واحد اور لاشریک (Alone) ربّ کی اطاعت کرتے رہیں۔ (پہلے کی طرح) آپ اپنے ربّ کے شکرگزار بندے ہی رہیں (Assume)۔

قریشی سردار چلے گئے اور خیال (Assuming) کر رہے ہیں کہ محمد اِس بات پر مان (Agree) جائے گا، اِس طرح ہمیں نئے دِین سے نجات (Salvation) مل جائے گی۔ جبریل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ کریم کا سلام لائے ہیں اور پیغام بھی:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ• لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ• وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ• وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ• وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ• لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (القرآن۔ الکافرون۔ 109)

آپ کہہ دیجئے: اِنکار کرنے والو! جن بُتوں کی تم عبادت کرتے ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اُن کی عبادت نہیں کرتا، اور نہ ہی تم اُس (اللہ) کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ (آئندہ (In future) بھی) میں اُن کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ ہی تم اُس کی عبادت کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دِین اور میرے لیے میرا دِین۔

اللہ کریم کے اِس پیغام نے قریش پر ایک بار پھر واضح (Clear) کر دیا ہے کہ رسول اللہ اپنے ربّ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اللہ کا دِین لوگوں کی خواہشوں (Desires) سے نہیں بنایا جاتا۔

قبیلہ بنی اَزد شنوہ *(Bani Azd Shinwah)* یمن میں آباد (Settled) ہے۔ اِس قبیلہ کا ایک شخص جادُو ٹونہ (Black Magic) کے علاج (Treatment) کا ماہر (Expert) ہے۔ اِسے آسیب (Evil spirit) اُتارنے (To exorcise) میں مہارت (Expertise) ہے۔ اِس نے سُنا ہے کہ مکّہ میں محمد نامی ایک شخص دیوانہ (Insane) ہے، اُس پر کوئی آسیب ہے۔ اِس شخص نے سوچا ہے:

''کیوں نہ مکّہ جا کر محمد سے مِلوں اور اُس کا علاج کروں، ہو سکتا ہے کہ اُسے میرے ہاتھوں شِفا (Healing) مل جائے۔''

بنی اَزد شنوہ کے اِس شخص نے اِسی مقصد سے مکّہ کا سفر (Travel) کیا ہے۔ رسول اللہ سے مل کر کہہ رہا ہے:

''میں آسیب اُتارنے کا ماہر ہوں۔ میں بہت سے دیوانوں (Insane) کا علاج کر چُکا ہوں۔ کیا آپ کو بھی شِفا کی ضرورت ہے؟''

رسول اللہ اِس شخص کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اُسی کی تعریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے اور اُسی سے مدد مانگتے ہیں۔ جسے اللہ کریم ہدایت دے، اُسے کوئی گمراہ (Mislead) نہیں کرسکتا اور جسے اللہ بھٹکا دے (Astray) اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ تنہا (واحد۔The only one) ہے اور اُس کا کوئی شریک (Partner) نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں۔''

اِس شخص کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا، اِس نے رسول اللہ سے کہا ہے کہ یہ کلمات (Statement) دوبارہ پڑھیں۔ آپ نے یہ کلمات دُہرائے ہیں۔

اب یہ سمجھدار (Sensible) اور جہاں دیدہ (Widely traveled) شخص رسول اللہ کے کلام کی خوبصورتی (Beauty) میں کھو گیا (Lost) ہے۔ ایک بار پھر رسول اللہ سے کہا ہے:

''مجھے یہ کلمات ایک بار پھر سنایئے۔''

رسول اللہ نے تیسری دفعہ یہ کلمات دہرائے (Repeated) تو اِس نے کہا ہے:

''میرا نام ضماد بن ثعلبہ اَزدی *(Damaad bin Th'alabah Azdite)* ہے۔ میں نے بے شمار کاہنوں، جادوگروں، شاعروں اور آسیب زدہ (Under the influence of evil) لوگوں کا کلام سنا ہے۔ میری عمر اِسی کام میں گزری ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایسا اعلیٰ کلام نہیں سنا، جیسا آپ نے سنایا ہے۔ آپ کے کلام میں سمندر (Ocean) جیسی گہرائی (Depth) ہے۔ میں آپ کو شفا (Healing) دینے آیا تھا اور آپ نے مجھے حقیقی شفا دی ہے۔ اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں آپ پر ایمان لاتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچّے رسول ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر:15:93-90، سیرت ابن اسحاق 193/1، الاسراء۔15:93-90)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے لیے گھر بار چھوڑا

اِبتدا (Beginning) سے ہی انسان کو معاشرہ (Society) بنانے کی ضرورت رہی ہے۔ بہن بھائی، عزیز، رِشتہ دار دنیا میں ہمیشہ سے ہی اہم رہے ہیں۔ زندگی کے معاملات (Affairs) نے ہمیں ایک دوسرے سے جوڑ (Connected) رکھا ہے۔ رِشتہ داری اور آپس کا تعلق زندگی کی ضرورت بھی ہے، دُکھ درد اور تکلیف میں سہارا (Support) بھی۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہم نے گھر بھی بسائے اور اپنے لیے ضروریاتِ زندگی (Needs of life) جمع بھی کیں۔ جو بچہ جہاں پیدا ہوتا ہے اُس ماحول (Environment) کو اپنا لیتا ہے۔ اِردگرد کے لوگ اُسے مانوس (Familiar) لگتے ہیں۔ اپنے شہر، آبادی اور گھر سے محبّت ہو جاتی ہے۔ اپنے شہر اور گھر پہنچ کر آدمی خود کو محفوظ (Secure) سمجھتا ہے۔ ایسے میں اگر اپنا گھر بار، دوست، عزیز، رِشتہ دار اور شہر چھوڑنا پڑے تو یہ قیامت سے کم نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ایسا اگر مجبوری میں ہو تو اِسے اور بھی مُشکل بنا دیتا ہے۔ گھر چھوڑنے کا دُکھ کہیں زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔

یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب سفر مُشکل اور غیر محفوظ ہے۔ مسافر کے لیے قبیلہ ساتھ نہ ہونے کی صورت میں غُلامی کا خوف ہر وقت موجود رہتا ہے۔ دُور جانے والے کے لیے صرف دُعا کی جاسکتی ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے دِن نہیں ہفتے (Weeks) اور مہینے (Months) لگتے ہیں۔ دوسرے ملک کے متعلق صرف سُنی سُنائی باتیں (Hearsay) ہوا کرتی ہیں۔ یقین (Certainty) سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیا سچ ہے، کیا

اللہ کے لیے گھر بار چھوڑا (القرآن۔ النحل۔ 41:16)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ، یہ وہاں پہنچ کر پتا چلتا ہے۔ دوسرے ملکوں کی زبان بھی ایک مسئلہ (Problem) ہے۔ (آج کی طرح رابطہ (Contact) رکھنا ممکن نہیں تھا۔) اِن حالات میں کوئی اپنا گھر بار، عزیز رِشتہ دار چھوڑ کر کیوں جائے؟

یہ پانچ (5) نبوی سال کے درمیانی (Middle) مہینوں (رجب، شعبان) کی بات ہے۔ مسلمانوں پر زندگی تنگ (Difficult to survive) کر دی گئی ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ایمان لانے والوں پر قریش مکّہ کا ظُلم (Cruelty) دِن بدن (Day by day) بڑھتا جا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنہیں ہجرت (Migration) کرنے کی اِجازت دے دی ہے۔

حالات کی سختی کا اندازہ کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ مسلمانوں کو صرف آٹھ (8) سالوں میں مکّہ سے تین (3) بار ہجرت کرنا پڑی۔ رسول اللہ نے اپنے جانثاروں سے کہا ہے:

''اب تمہارے لیے مکّہ میں رہنا مُشکل ہوتا جا رہا ہے۔ تم اپنے لیے کوئی اور جگہ تلاش کرو۔ اللہ کی زمین بہت وسیع (Vast) ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس طرح تمہیں ظالموں سے نجات (Salvation) مل جائے گی۔ تم آرام اور سکون سے اپنی زندگی گزار سکو گے۔''

صحابہ نے رسول اللہ سے پُوچھا ہے:

''اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ ہم کہاں جائیں؟''

رسول اللہ نے کہا ہے:

''حبشہ (ایتھوپیا۔ Abyssinia) چلے جاؤ، وہاں کا بادشاہ اِنصاف پسند ہے۔ نہ کسی پر ظُلم کرتا ہے نہ ہی کسی اور کو ظُلم کرنے دیتا ہے۔'' (السلسلة الصحیحة: 2063، سیرت ابن اسحاق: 247/1، سیرت ابن ہشام: 30/1)

حبشہ افریقہ (Africa) کا مشہور (Famous) ملک ہے۔ عرب اور حبشہ، دونوں ملکوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان بحرِ احمر (Red Sea) واقع ہے۔ اسلام سے پہلے بھی عرب کے حبشہ سے اچھے تعلقات (Relations) تھے۔ حبشہ میں بادشاہ کو نجاشی (Negus) کہا جاتا ہے۔ اِس زمانہ میں اصحمہ بن ابجر (As- hamah bin Abjar) (d:632) کی حکومت ہے۔ عربی زبان میں نجاشی کا نام عطیہ (Atiyah') ہے۔ کچھ تاریخ دان نجاشی کا نام دَرماح (Darmah) بیان کرتے ہیں۔ نجاشی ایک رحم دِل (Kind hearted) اور اِنصاف پسند (Just) بادشاہ ہے (الاصابہ347/1)۔ اِس کا مذہب مسیحیت (عیسائیت) ہے۔ رعایا (لوگ) اُس سے بہت خوش ہے۔ رسول اللہ نے حبشہ کی طرف ہجرت (Migrate) کرنے کا حکم اِس لیے دیا ہے کہ مسلمان محفوظ (Secure) ہو جائیں اور اپنی مرضی (Free will) کے مطابق عبادت کر سکیں۔ مسلمان اپنے کردار (Character) اور معاملات سے اسلام کا پیغام حبشہ تک پہنچائیں۔

اِس وقت تک گِنتی کے چند لوگ ہی ایمان لائے ہیں۔ رسول اللہ سے اِن مسلمانوں کی محبّت مثالی (Exemplary) ہے۔ یہ لوگ جب رسول اللہ کو اپنے درمیان دیکھتے ہیں تو اپنی ساری تکلیفیں (Troubles) بھُول (Forget) جاتے ہیں۔ کُل (Total) پچیس تیس (30-25) مسلمانوں میں سے سولہ (16) لوگوں نے حبشہ ہجرت کی ہے۔ رسول اللہ کا حوصلہ (Courage) دیکھیں کہ اپنے ماننے والوں (Followers) میں سے آدھی (Half) تعداد کو مکّہ سے ہجرت کرنے کی اِجازت (Permission) دے دی ہے۔ رسول اللہ کے لیے اپنے لوگوں کی جان کی حفاظت (Protection) اپنی ذات سے زیادہ اہم ہے۔ آپ پر ایمان لانے والوں نے اپنے گھر، کاروبار (Business)، عزیز رِشتہ دار چھوڑنے کے لیے ذرّہ برابر نہیں سوچا اور رسول اللہ کا حکم مانتے ہوئے ہجرت کی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (القرآن۔النحل۔41:16)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جن مظلوم (Opressed) مسلمانوں نے اللہ کے راستہ
(Path) میں ہجرت کی، ہم اِنہیں دُنیا میں (رہنے کے لیے) اچھی جگہ دیں گے
اور آخرت (Life hereafter) کا اجر (Reward) تو بہت ہی بڑا ہے۔
کاش! وہ (نہ ماننے والے) اِس بات کو جانتے۔

ہجرت سمندر کے راستہ کشتیوں (Boats) پر کی گئی ہے۔ ایک مسافر کا کرایہ آدھا (1/2) دِینار *(Dinar)* ہے۔ (7 دینار = 10 دِرہم۔ اِس طرح دو (2) لوگوں کا جدّہ سے اکسوم جانے کا کرایہ ڈیڑھ (1.5) دِرہم بنتا ہے) (المواہب للدنیہ: 240/1، طبقات ابن سعد: 204/1)۔ حبشہ کا شہر اَکسوم (Aksum) مکّہ سے 1,253 کلومیٹر دُور جنوب (South) میں واقع ہے۔ خوش قِسمتی (Luckily) سے عثمان بن عفّان ہجرت کرنے کے لیے شعیبہ *(Sho'aibah)* کی بندرگاہ (Port) پر پہنچے تو تاجروں کی کشتی حبشہ روانہ ہونے کے لیے تیّار ہے۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والے عثمان بن عفّان (عثمان غنی) اور ان کی بیوی سیّدہ رُقیّہ بنت محمد ہیں (المستدرک للحاکم: 4246)۔ اُن کے حبشہ ہجرت کر جانے کے بعد رسول اللہ نے کہا ہے:

”اللہ کے نبی ابراہیم (اور اُن کی بیوی) اور لُوط (اور اُن کی بیوی) کے بعد یہ پہلا جوڑا (Couple) ہے جس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہے۔“ (فتح الباری: 237/7)۔

سیّدہ رُقیّہ کے ساتھ اُمّ ایمن نے بھی حبشہ ہجرت کی ہے۔ حبشہ ہجرت کرنے والوں میں بارہ (12) مرد اور چار (4) عورتیں شامل ہیں۔ اِن سب لوگوں نے مختلف دِنوں میں ٹولیوں (Groups) کی صورت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی ہے۔ مکّہ والوں کو مسلمانوں کے خاموشی (Silently) کے ساتھ نکل جانے کا اِحساس ہوا تو افسوس (Regret) کرنے لگے ہیں کہ یہ لوگ اِن کے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ حبشہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پہلی ہجرت کرنے والوں کے نام یہ ہیں:

1- 'Uthman bin 'Affan ('Uthman Ghani)	1۔ عثمان بن عفّان (عثمان غنی)
2- Abu Salmah 'Abdullah bin 'Abdul Asad	2۔ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد
3- Abu Hudhayfah bin 'Utbah	3۔ ابوحذیفہ بن عُتبہ
4- 'Amir bin Abu Rab'iah	4۔ عامر بن ابوربیعہ
5- 'Abdul Rahman bin 'Awf	5۔ عبدالرحمٰن بن عوف
6- Zubair bin 'Awaam	6۔ زبیر بن عوام
7- Mus'ab bin 'Umayr	7۔ مُصعب بن عمیر
8- 'Uthman bin Maz'un	8۔ عثمان بن مظعون
9- Suhayl bin Baida	9۔ سہیل بن بَیضا
10- Abu Maysarah bin Abu Arham	10۔ ابومیسرہ بن ابوارہم
11- Haatib bin 'Amr	11۔ حاطِب بن عَمرو
12- 'Abdullah bin Mas'ud	12۔ عبداللہ بن مسعود
Females	خواتین
1- Ruqayyah bint Muhammad	1۔ رُقیّہ بنت محمد
2- Umm Salmah Hind	2۔ اُمّ سلمہ ہند
3- Sehlah bint Suhayl	3۔ سہلہ بنت سہیل
4- Laila 'Adwia bint Abu Asma	4۔ لیلٰی عدویہ بنت ابواسماء

حبشہ ہجرت کرنے والے میاں بیوی:

1۔ عثمان بن عفّان — رُقیّہ بنت محمد

2۔ ابوحُذیفہ بن عُتبہ — سہلہ بنت سہیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ اُمّ سلمہ ہند ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد

4۔ عامر بن ابو ربیعہ لیلیٰ عدویہ بنت ابو اسماء

شاہِ حبشہ نجاشی نے ہجرت کر کے حبشہ آنے والے مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ (Treatment) کیا، انہیں خوش آمدید (Welcome) کہا اور رہنے کو جگہ دی ہے۔ مسلمان حبشہ میں آرام اور سکون (Peace) سے رہنے لگے ہیں۔ اب اِن کی زندگی میں آسانیاں (Ease) ہیں۔ وہ اپنی مرضی (Choice) سے عبادت کر سکتے ہیں (مسند احمد: 10540)۔ اِن سب آسانیوں کی موجودگی (Presence) میں اگر اُن کے لیے کوئی دُکھ (Pain) ہے تو اللہ کے رسول سے دُوری۔ اِن کا دِل اب بھی مکّہ میں ہی دھڑکتا (Beats) ہے۔ جس دِین کی خاطر یہ لوگ اپنا سب کچھ چھوڑ کر حبشہ آئے ہیں، اُس دِین کو پہنچانے والا اِن سے دُور ہے۔ مسلمانوں کو حبشہ میں رہتے ہوئے چند مہینے ہی گزرے ہیں کہ ماہِ شوال پانچ (5) نبوی سال میں قریش نے یہ خبر حبشہ پہنچائی کہ مکّہ والے بھی ایمان لے آئے ہیں اور مسلمانوں کی مخالفت ختم ہو گئی ہے۔ حبشہ میں رہنے والوں کے لیے یہ خبر زندگی کا پیغام لائی ہے۔ اِن کی جان میں جان آگئی ہے۔ سب ایک دوسرے کو مبارک باد (Congratulate) دے رہے ہیں۔ سب بہت خوش ہیں کہ اپنے وطن واپس جائیں گے۔ اپنا شہر، اپنے لوگ، اِن سب سے بڑھ کر رسول اللہ اِن کے درمیان ہوں گے۔ حبشہ ہجرت کرنے والوں کی بڑی تعداد یہ خبر ملنے پر واپس روانہ ہو گئی ہے۔ مکّہ پہنچنے پر اِن کی خوشی ختم ہو گئی ہے کیونکہ یہ خبر افواہ (Rumour) ثابت ہوئی جو قریشِ مکّہ نے مسلمانوں کو دھوکہ (Cheat) دے کر واپس مکّہ لانے کے لیے پھیلائی (Spread) تھی۔ واپس آنے والے مسلمان کسی نہ کسی سردار سے پناہ لینے کے بعد ہی مکّہ میں داخل (Enter) ہوئے ہیں۔ (سیرت ابن ہشام: 364/1، طبقات ابن سعد: 205/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیری اِک نظر پہ نثار ہم

یہ 615 عیسوی سال کے آخری مہینوں کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد اب اڑتیس (38) ہے۔ اِسلام کی تبلیغ محتاط انداز (Carefully) میں جاری ہے۔ رسول اللہ کو اپنے مقصد (Mission) میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کی مناسب (Reasonable) تعداد اَرقم بن ابو اَرقم کے گھر (دارِ ارقم) پر جمع ہو کر عبادت کرتی ہے جو صفا پہاڑ پر واقع ہے۔ اَرقم بارہویں (12) مسلمان ہیں۔ ابھی تک دو (2) وقت نماز کا حکم نازل ہوا ہے۔ صُبح کی نماز سُورج نکلنے (Sunrise) سے پہلے اور شام کی نماز سُورج غروب (Sunset) ہونے سے پہلے۔ دونوں نمازوں میں دو (2) رکعتیں (*Rak'ah* / Iteration) ادا کی جاتی ہیں۔ یہ دَور (Time) کسی طرح بھی آسان نہیں ہے۔ اگر کسی کے بارے میں عِلم ہو جائے کہ وہ ایمان لے آیا ہے تو اُس کی جان مصیبت میں آجاتی ہے۔ قریش کے سردار اِسلام دشمنی میں ایک جیسے ہی ہیں لیکن ابوجہل اِن سب سے بڑھ کر ہے۔

رسول اللہ اور ابوجہل کا آمنا سامنا (Face to face) ہوا، ابوجہل نے آپ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے۔ رسول اللہ جواب میں خاموش (Silent) ہیں۔ ابوجہل آگے بڑھا اور گالیاں بکنا (Abusing) شروع کر دیں۔ یہ سارا واقعہ (Incident) ابوبکر کے چچازاد عبداللہ بن جُدعان کی کنیز دیکھ رہی ہے۔ اُسے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ ابوجہل ناحق (Undue) رسول اللہ کے ساتھ زیادتی (Abuse) کر رہا ہے۔

رسول اللہ کے چچا حمزہ بن عبدالمُطّلِب بڑے بہادر (Brave) اور طاقتور جوان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔حمزہ اِس زمانہ کے پہلوان (Stalwart) ہیں۔حمزہ، رسول اللہ کے ہم عمر (Age fellow) ہیں، اِس لیے اِن دونوں کی دوستی بھی بہت ہے۔حمزہ شکار (Hunting) کے شوقین (Fond of) ہیں۔تیر کمان (Bow & Arrow) ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔تیراندازی (Archery) میں بہت مہارت (Expertise) ہے۔شکار پر جانا اِن کا معمول (Routine) ہے۔حمزہ کی عادت (Habit) ہے کہ شکار سے واپس آتے ہوئے کعبہ جاتے اور طواف کرتے ہیں۔اِس کے بعد قریش کے سرداروں کے پاس بیٹھتے اور گپ شپ (Chit chat) کرتے ہیں۔

عبداللہ کی کنیز نے بھی سوچ لیا ہے کہ حمزہ آج شکار سے واپس آئیں گے تو اِنہیں ابوجہل کی زیادتی کے بارے میں ضرور بتائے گی۔کنیز، رسول اللہ پر ایمان نہیں مگر دردِ دل (Soft heart) رکھتی اور ابوجہل کی اِس حرکت کی وجہ سے دُکھی (Hurt) ہے۔کنیز حمزہ کا راستہ دیکھ رہی ہے۔اُسے دُور سے حمزہ آتے دِکھائی دیئے تو وہ گھر سے باہر آ کر کھڑی ہو گئی ہے۔حمزہ کے قریب آنے پر اُنہیں روک کر بتا رہی ہے:

> ”حمزہ! آج عَمرو بن ہشام نے محمد کے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ پہلے اُسے بُرا بھلا کہا پھر گالیاں دی ہیں۔ بھلا محمد نے اُس کا کیا بگاڑا ہے، وہ تو ابنِ ہشام کی زیادتی کے باوجود خاموش رہا۔“

یہ سُن کر حمزہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہے۔رسول اللہ کی دوستی اور محبّت میں سوچ لیا ہے کہ ابوجہل کو سبق سکھا (Teach him a lesson) کر رہیں گے۔کعبہ پہنچ کر حمزہ دیکھتے ہیں کہ ابوجہل اپنے قبیلہ کے لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے۔حمزہ نے اپنے کندھے سے کمان (Bow) اُتاری اور ابوجہل کے سر پر اِس قدر زور سے ماری کہ اُس کا سر پھٹ گیا ہے۔حمزہ کہہ رہے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''تم جانتے نہیں کہ محمد میرا بھتیجا (Nephew) ہے، کیا تم نے سمجھ لیا کہ محمد کے رِشتہ داروں نے اُسے چھوڑ (Left him alone) دیا ہے؟ تمھیں جرأت (Audacity) کیسے ہوئی اُسے تکلیف دینے کی۔ کان کھول کر سُن لو! اگر تم محمد کو اُس کے دِین کی وجہ سے تنگ کرتے ہو تو میں بھی محمد پر ایمان لے آیا ہوں۔'' (سیرت ابن ہشام: 360/1)

حمزہ کی بات سُن کر ابوجہل نے جرأت نہیں کی اور وہیں بیٹھا رہا۔ حمزہ کی بہادری اور جواں مردی (Manhood) سے واقف (Aware) ہے، شرمندگی (Ashamed) کے ساتھ کہہ رہا ہے:

''ہاں ابوعمّارہ *(Abu 'Ammarah)*! غلطی (Mistake) میری ہے جو میں نے محمد کے ساتھ بدتمیزی (Misbehave) کی۔'' (سیرت ابن ہشام: 291/1)

حمزہ، ابوجہل سے بدلہ (Revenge) لے کر رسول اللہ کی طرف دارِ اَرقم جا رہے ہیں۔ پریشان (Upset) ہیں کہ ابوجہل نے بدتمیزی کی ہے، جاتے ہی رسول اللہ سے کہتے ہیں:

''بھتیجے! میں ابوالحکم کو سبق سِکھا آیا ہوں۔ میں نے اُس کا سر پھاڑ کر تمہارا بدلہ لے لِیا ہے۔ اُس کی عقل ٹھکانے آ گئی ہے، آئندہ وہ ایسی جرأت نہیں کرے گا۔''

رسول اللہ نے حمزہ سے کہا ہے:

''چچا! اگر آپ ایمان لے آئیں تو مجھے اِس بات سے زیادہ خوشی ہوگی۔''

اِدھر رسول اللہ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے اُدھر اللہ کریم نے حمزہ کا دِل بدل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔حمزہ سب لوگوں کی موجودگی (Presence) میں اعلان کرر ہے ہیں:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور
محمد اللہ کے سچّے رسول ہیں۔'' (أسد الغابہ: 325/2، سیرت ابن اسحاق: 220/1)

یوں اِسلام کو اللہ اور اُس کے رسول کا شیر (Tiger) مل گیا ہے۔حمزہ جیسا بہادر اور نِڈر (Courageous) انسان دِینِ اِسلام کی مضبوطی (Strength) کا باعث بنا(سیرت ابن اسحاق: 213/1، دلائل النبوہ للبیہقی: 213/2)۔ یہ رسول اللہ کی بڑی کامیابی (Success) ہے۔حمزہ کے ایمان لانے کے اعلان سے قریش کے سرداروں میں ہلچل (Stir) مچ گئی ہے۔ مکّہ کا رُستم (Rustam)، بنی ہاشم کا بہادر اور رسول اللہ کا چچا اُن پر ایمان لے آیا ہے۔عبدالمُطّلِب کے بیٹوں میں سے سب سے پہلے حمزہ رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں۔

مکّہ میں چھبیس (26) سال کا ایک نوجوان رہتا ہے۔ بہت بہادر اور طاقتور ہے، اِرادہ کرلے تو اِسے پورا کیے بغیر نہیں رہتا۔ پورے شہر پر اِس کا رعب (Awe) قائم ہے۔ اِس سے اُلجھنے (Brawl) یا لڑنے کے لیے کوئی تیّار نہیں ہوتا۔ اِس نوجوان کی اہمیت (Importance) اِس لیے بھی ہے کہ سفارت کاری (Diplomacy) اِسی کے قبیلہ کے ذمّہ (Responsibility) ہے۔ یہ ایک عام نوجوان نہیں ہے(طبقات ابن سعد: 269/3)۔مکّہ میں ایسے لوگوں کی تعداد سولہ/سترہ (16/17) ہے جو لکھنا پڑھنا (Read and write) جانتے ہیں۔یہ نوجوان اُن میں سے ایک ہے۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہے، جو سوچتے اور غور (Ponder upon) ضرور کرتے ہیں:

''محمد اکیلا شخص سب سے مخالفت (Opposition) لے کر بھی
مطمئن (Satisfied) ہے، وہ اپنے خیالات (Thoughts) اور نظریات
(Ideology) پر قائم (Steadfast)، نہ اِسے کوئی ڈر ہے نہ خوف۔ساری
مخالفت کے باوجود اِسے اپنی کامیابی کا مکمل یقین ہے۔اِس کی وجہ سے لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے پیاروں سے دُور ہو رہے ہیں، اپنے گھر بار، بہن بھائی، ماں باپ غرض ہر چیز چھوڑنے کو تیار لیکن نئے دِین کو اپنانے کے بعد اِسے چھوڑتے نہیں ہیں۔ سخت مظالم اور اذّیتیں (Torments) بھی اُنہیں نئے دِین سے ہٹانے میں ناکام (Fail) ہیں۔ اِس نئے دِین میں ایسا کیا ہے؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟"

اِس نوجوان نے دیکھا ہے کہ مکّہ کے لوگوں میں رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کی وجہ سے تقسیم (Polarisation) دِن بدن بڑھ رہی ہے تو سوچا کہ اِسے اپنا کردار (Role) ادا کرنا چاہئے۔ رسول اللہ کی مخالفت میں یہ کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ اِس نوجوان کو غصّہ ہے کہ بہت سے مسلمان قریش سے بچ کر حبشہ چلے گئے ہیں۔ قریش اِسے اپنی ناکامی (Failure) اور بے عزّتی (Insult) محسوس کر رہے ہیں۔ صورتِ حال پریشان کُن (Tense) ہے اِس لیے کہ یہ نوجوان اپنے اِرادوں کا پکّا ہے اور بہادر بھی۔ سب جانتے ہیں کہ یہ نوجوان اگر اِرادہ کر لے تو کوئی اِسے روک نہیں سکتا۔ طویل سوچ بچار (Deliberation) کے بعد اِس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ رسول اللہ کو قتل کر دے گا تاکہ نیا دِین ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ رسول اللہ کے قتل کی خواہش (Wish) تو بہت لوگ رکھتے ہیں لیکن اِس کی جرأت (Courage) نہیں۔ اِس نوجوان نے اپنے ماموں (Maternal uncle) عَمرو بن ہشام (ابوجہل) کو بتایا ہے کہ یہ محمد کو قتل کرنے جا رہا ہے۔ ابوجہل اِس بات پر بہت خوش ہے۔

یہ نوجوان تلوار اُٹھا کر رسول اللہ کو قتل کرنے نکل پڑا ہے۔ سخت گرمی کا موسم ہے اور دوپہر کا وقت۔ جسم کو جلا دینے والی گرمی اور تلوار بھی سخت گرم ہے۔ اِس نوجوان کو اگر کوئی دُھن (Passion) ہے تو صرف اپنا اِرادہ پورا کرنے کی۔ راستہ میں اِس کی مُلاقات نُعَیم بن عبداللہ نحام *(Nu'aym bin 'Abdullah Neham)* سے ہو گئی ہے۔ اِس نوجوان کے چہرہ پر غصّہ اور وحشت (Fright) دیکھی تو نُعَیم نے جان لیا کہ اِس کے ارادے ٹھیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں۔ نُعیم نے ڈرتے ڈرتے پُوچھا ہے:

''بھائی! سخت گرمی میں کہاں کا اِرادہ ہے؟''

نوجوان کہہ رہا ہے:

''محمد کو قتل کرنے جا رہا ہوں جس کی وجہ سے پورے شہر میں بے چینی (Unrest) ہے۔ محمد ہمارے خُداؤں (بُتوں) کے بارے میں کہتا ہے کہ نہ یہ فائدہ دے سکتے ہیں، نہ کوئی نقصان۔ لوگ اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر اُس کی طرف جا رہے ہیں اور اُس کا دِین اپنا رہے ہیں۔ بھائی بھائی سے دُور ہو گیا ہے اور بیٹے باپ سے، اِس کی وجہ صرف محمد ہے۔ کیا اب بھی میں خاموش رہوں؟ قریش کو جس قدر تکلیف محمد سے پہنچی ہے کسی اور سے نہیں پہنچی۔ یہاں تک کہ ہمارے دشمن بھی ایسا نہیں کر سکے۔ میں نے آج تک صرف اِس لیے صبر (Patience) کیا کہ محمد بھی قریشی ہے۔ میں اب مزید برداشت (Tolerate) نہیں کر سکتا۔''

نُعیم نے پُوچھا ہے:

''تمہیں اندازہ (Know) ہے کہ محمد کو قتل کرنے کے بعد کیا ہو گا؟''

نوجوان کہہ رہا ہے:

''قبیلوں کی آپس میں جنگ (War)، قتل و غارت، خون کی ندیاں (Bloodshed) بہیں گی لیکن مجھے اِس کی پرواہ نہیں (I don't care) ہے۔ میں محمد اور اُس کے دِین کو مِٹا کر ہی دَم لوں گا۔ اگر اِس کے لیے کچھ لوگ جان سے جاتے ہیں تو یہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔''

نُعیم بن عبداللہ نحام، رسول اللہ پر ایمان لا چکے لیکن اُن کا ایمان لانا ابھی کسی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے عِلم میں نہیں ہے۔ رسول اللہ کی محبّت میں اُن کی جان کی فِکر ہے۔ سوچا میں کسی طرح اِسے مصروف (Busy) کروں اور رسول اللہ کے پاس جا کر اُن کو اِس نوجوان کے اِرادوں سے آگاہ (Inform) نُعیم کہہ رہے ہیں:

''محمد کی فِکر بعد میں کرنا پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔''

نوجوان غصّے سے پُوچھ رہا ہے:

''کیا مطلب(What do you mean)،تم کہنا کیا چاہتے ہو؟''

نُعیم بتا رہے ہیں:

''تمہاری بہن اور بہنوئی (Brother-in-law)، دونوں محمد پر ایمان لا چکے ہیں''

''تم جھوٹ تو نہیں بول رہے؟ تمہیں پتا ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟''

نوجوان یقین نہ کرتے ہوئے پُوچھ رہا ہے۔

''تم اپنی بہن کے گھر جا کر خود کیوں نہیں دیکھ لیتے''،نُعیم کہہ رہا ہے۔

اب تو اِس نوجوان کا غصّہ کئی گُنا(Many times) بڑھ گیا، اب تو یہ قابو سے باہر (Out of control) ہے۔ ایک لمحہ (Moment) ضائع (Waste) کیے بغیر اپنی بہن کے گھر کی طرف رُخ (Direction) موڑلیا ہے۔ اب اِس کے بہن اور بہنوئی کی جان خطرہ (In danger) میں ہے۔ بہن کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ گھر کے اندر سے کچھ آوازیں آرہی ہیں۔ سعید بن زید(593-671,81) *(Sa'id bin Zayd)* اور اُن کی بیوی قرآن مجید کی تلاوت (Recitation) کررہے ہیں۔ سعید بن زید ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ نوجوان نے غصّہ سے دروازہ پیٹنا (Knocking) شروع کردیا ہے۔ یہ صبر کرنے کو تیّار ہی نہیں، لگتا ہے دروازہ ہی توڑ ڈالے گا۔ گھر والوں کو ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی مصیبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گئی ہو۔ بہن نے دروازہ کھولنے سے پہلے قرآن مجید کے ٹکڑے چھپا (Hide) دیئے ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ وحی نازل ہونے پر رسول اللہ کاتبین وحی (Penmen) میں سے کسی کو بُلا کر اللہ کریم کی طرف سے آنے والی وحی لکھوا (Dictate) دیتے ہیں۔ اِس طرح مکمل کتابی صورت (Book) میں آنے سے پہلے بھی قرآن مجید لکھے ہوئے ٹکڑوں کی صورت میں موجود ہے۔

باہر، آنے والا صبر کرنے کو تیّار ہی نہیں ہے۔ مسلسل (Continously) دروازہ پیٹ رہا اور اونچی اونچی آوازیں دے رہا ہے۔ غصّہ (Anger) بھری آواز آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے۔ یہ فاطمہ کا بھائی ہے، اِس کے غصّہ کو کون سنبھالے (Handle) گا، پریشانی زیادہ ہے۔ دروازہ کھلا تو اِس نوجوان نے بغیر کچھ پُوچھے اپنی بہن اور بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا ہے۔ وہ اتنا طاقتور (Powerful) ہے کہ اِن کا بس نہیں چل رہا (Helpless)۔ نوجوان غصّہ سے پاگل اِنہیں مارتا جا رہا ہے۔ دونوں کے جِسم (Body) خون میں لَت پَت (Soaked in blood) ہیں۔ اِن پر تو قیامت ٹُوٹ پڑی ہے۔ کچھ دیر بعد بہن نے کہا ہے:

"بھائی! تم چاہے ہمیں جان سے مار دو، ہمارے جِسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو، ہم اپنا دِین نہیں چھوڑیں گے۔"

یہ کیا؟ بھائی کے دماغ پر خون سوار ہے، جِسم زخمی (Injured) ہے، موت (Death) سامنے نظر آ رہی ہے، اور اِن کو اپنی زندگی کی پرواہ (Care) ہی نہیں۔ اِس نوجوان کی عقل نے اِس سے سوال کیا ہے:

"یہ کیسا دِین ہے، جس نے اِن کے ذہن سے موت کا خوف (Fear of death) مِٹا دیا ہے۔ اِنہیں اپنے دِین کی سچائی (Truth) کا اِتنا یقین ہے کہ یہ مرنے کو تیّار ہیں۔ آخر ایسا کیا مل گیا ہے کہ اِنہیں کسی بات کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے اِن سے پُوچھنا تو چاہیئے۔"

غصّہ تھوک کر لہجہ (Tone) بدلتے ہوئے پُوچھا ہے:
"مجھے وہ کلام دِکھاؤ، جو تم پڑھ رہے تھے۔"

اِس بہادر نوجوان کی بہن بھی کم دلیر (Courageous) نہیں، کہہ رہی ہے:
"تم مشرک (Polytheist) اور ناپاک ہو، تم اِس کلام کو چھو (Touch) نہیں سکتے۔"

بہن کا جواب بھی اِس کے لیے غیر متوقع (Unexpected) ہے۔ حیرانی (Surprisingly) سے پُوچھ رہا ہے:
"میں کیا کروں کہ تم مجھے یہ کلام دکھاؤ گی؟"

بہن نے جواب دیا ہے:

"اگر تم اِس کلام کو دیکھنا اور پڑھنا چاہتے ہو تو تمہیں غسل (Full ablution) کرنا پڑے گا، پاک صاف ہونا پڑے گا۔"

نوجوان اب تک اِس کلام کی طاقت (Power) کا اندازہ (Assess) کر چُکا ہے۔ وہ غسل کرنے چلا گیا ہے۔ فاطمہ نے اپنی اور اپنے شوہر سعید بن زید کی مرہم پٹی (Dressing) کی ہے۔ نوجوان غسل کر کے آیا تو اِسے سورہ طٰہٰ کی آیات دکھائیں۔ قبیلہ بنی عدی *(Bani 'Adi)* کا یہ نوجوان پڑھنا لکھنا جانتا ہے۔ اِسے عربی زبان اور اِس کے معانی (Meanings) پر عُبور (Fluent) ہے۔ جُوں جُوں پڑھتا جا رہا ہے اِس کے دِل کی دُنیا بدلتی جا رہی ہے۔ جیسے ہی اِس نے آیت پڑھی:

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِذِكْرِيْ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى۝ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى (القرآن۔ طٰہٰ 20:16-14)

بے شک! میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود (God) برحق (عبادت کے لائق) نہیں، اِس لیے میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ بے شک قیامت (Day of judgement) آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ (Hidden) رکھ رہا ہوں تا کہ ہر شخص کو اُس کی محنت (Hard work) اور کوشش (Struggle) کی پوری پوری جزا (Reward) دی جائے۔ قیامت کا اِقرار (Accept) کرنے سے تجھے وہ شخص نہ روکے جو اُس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہش (Lust) کا پیروکار (Follower) ہے ورنہ تُو ہلاک ہو جائے گا۔

اِس کی آنکھوں سے آنسو (Tears) جاری ہیں۔ کلام کی تاثیر (Effect) نے اِس نوجوان پر پوری طرح اثر (Effect) کیا ہے۔ اپنی بہن اور بہنوئی سے معافی (Pardon) مانگی ہے۔ بہن نے آگے بڑھ کر بھائی کو گلے لگا (Hugged) لیا ہے۔ نوجوان اپنے بہنوئی سے کہہ رہا ہے:

"محمد کہاں ہیں؟ خُدا کے لیے مجھے اُن کے پاس لے چلو۔"

نوجوان اب ایک اور دروازہ پر دستک (Knocking) دے رہا ہے۔ دستک سُن کر ایک شخص نے دروازے کے سوراخ (Key hole) سے دیکھ کر گھبرائے (Frightened) ہوئے انداز (Style) میں کہا ہے:

"اللہ کے رسول! عمر بن خطّاب ہے۔ اِس کے پاس تلوار بھی ہے۔"

حمزہ کو ایمان لائے ہوئے ابھی چار (4) دن گزرے ہیں۔ حمزہ بھی یہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں، کہہ رہے ہیں:

''آنے دو، اگر نیّت (Intention) نیک ہے تو بہت اچھا ورنہ اِس کی تلوار سے ہی اِس کا سر قلم (Behead) کر دیا جائے گا۔''

دروزاہ کھلا اور عمر دارِ اَرقم میں داخل ہوئے ہیں۔ دو لوگوں نے فوراً عمر کو بازوؤں (Arms) سے پکڑ لیا ہے۔ عمر نے کوئی مزاحمت (Resistance) نہیں کی۔ وہ تو رسول اللہ پر دِل سے ایمان لا چکے ہیں، اب صرف اعلان (Announce) کرنا باقی ہے۔ رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

''عمر کو چھوڑ دو۔''

رسول اللہ نے اُٹھ کر عمر بن خطّاب کو گلے لگایا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں:

''عمر! اِسلام قبول کر لو۔''

رسول اللہ، عمر کے حق میں دُعا مانگ رہے ہیں:

''یا اللہ! عمر کے دِل کو ہدایت سے رَوشن (Brighten) کر دے،

اِس کو سیدھا راستہ دِکھا،

اِس کے ذریعہ سے دِین اِسلام کو عزّت عطا فرما،

عمر کے دِل میں موجود اِسلام دشمنی کو محبّت سے بدل دے۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی: 308/1)

عمر رسول اللہ کی دُعائیں سُن کر کہہ رہے ہیں:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد، اللہ کے سچّے رسول ہیں۔''

یہ سُن کر رسول اللہ نے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ اکبر"

اس کے بعد دارِ اَرقم میں نعرہ بُلند ہوتا ہے:

"اللہ اکبر، اللہ اکبر" (فتح الباری: 61/7، سیرت ابن سحاق: 220/1)

عمر بن خطّاب کی زندگی میں اِنقلاب (Revolution) یوں ہی نہیں آیا، یہ رسول اللہ کی دُعا کا نتیجہ (Result) ہے۔ عمر کے ایمان لانے سے ایک دِن پہلے، رسول اللہ نے دُعا مانگی ہے:

"یا اللہ! عمر بن خطّاب اور عَمرو بن ہشام (ابوجہل) میں سے جسے تُو پسند کرتا ہے اُس کے ذریعہ سے دِین اِسلام کو عزّت عطا فرما۔" (سنن ترمذی: 3681، مسند احمد: 10541)

عمر نے ایمان لانے کے بعد رسول اللہ سے عرض کی ہے:

"اللہ کے رسول! چاہے ہم زندہ رہیں یا مر جائیں، کیا ہم حق (Truth) پر نہیں ہیں؟"

اللہ کے رسول کہہ رہے ہیں:

"اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، ہم حق پر ہیں، چاہے ہم زندہ رہیں یا مر جائیں۔"

عمر پُوچھ رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! پھر ہم چھپتے کیوں ہیں؟ ہم اپنے دِین کو کیوں چھپاتے (Hide) ہیں؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ نے کہا ہے:

''عمر! ہماری تعداد ابھی کم ہے، تم دیکھتے نہیں قریش ہمارے ساتھ کیسا سُلوک (Treatment) کرتے ہیں۔''

عمر بن خطّاب نے رسول اللہ سے کہا ہے:

''اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے، جن مجلسوں (Gatherings) میں اِسلام لانے سے پہلے بیٹھا کرتا تھا، اب میں ایمان کے ساتھ اُن سب میں بیٹھوں گا۔''

اِس کے بعد کیا ہوا ہم صُہیب رُومی (Suhayb (587-660,74) / the roman) کی زبانی سنتے ہیں:

''عمر ایمان لائے تو اُنہوں نے رسول اللہ سے کہا:

''اللہ کے رسول! مناسب نہیں کہ ہم اپنا دِین چھپائیں، آپ سچّے دِین کو ظاہر (Announce) کیجئے۔''

رسول اللہ وہاں موجود تمام مسلمانوں کے ساتھ دارِ اَرقم سے باہر نکلے۔ ہم دو (2) قطاروں (Rows) میں تھے۔ ایک قطار کے آگے عمر بن خطّاب اور دوسری قطار کے آگے حمزہ بن عبدالمطّلب۔ دونوں کے ہاتھ میں اپنی اپنی تلواریں تھیں۔ عمر بُلند آواز میں کہہ رہے تھے:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہاں تک کہ ہم کعبہ میں داخل ہو گئے اور عمر نے اعلان کیا:

''خبردار! (حملہ کرنے کی نیّت سے) تم میں سے کوئی ہلنے کی کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے ورنہ اُس کی گردن (Neck) اُس کے کندھوں (Shoulders) پر
سلامت نہیں رہے گی۔“

رسول اللہ کعبہ کا طواف کررہے ہیں اور عمر حفاظت (Security) کے لیے رسول اللہ کے آگے آگے چل رہے ہیں۔ یوں حمزہ اور عمر کے ایمان لانے سے اِسلام دارِ ارقم سے نکل کر حرمِ مکّہ میں داخل (Enter) ہوگیا ہے (المعجم الکبیر للطبرانی: 165/9، سیرت ابن ہشام: 342/1)۔ اب مسلمان حرمِ کعبہ میں نماز ادا کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے عمر بن خطّاب کو ”فاروق“ (Farooq) کا لقب دیا ہے۔ عمر کے ایمان لانے سے حق اور باطِل (اِسلام اور کُفر) کے درمیان فرق (Distinction) قائم ہوگیا ہے۔ (دلائل النبوۃ لابی نُعیم: 242/1)۔

عمر بن خطّاب، ایمان لانے کی خبر اپنے ماموں عَمرو بن ہشام (ابوجہل) کو سنانے خود اُس کے گھر جارہے ہیں۔ ابوجہل تو پہلے ہی اِنتظار (Wait) میں ہے کہ عمر محمد کے قتل کی خبر لانے والا ہے۔ اُسے یقین ہے کہ اُس کا بھانجا محمد کو ختم کرچُکا ہوگا۔ اُسے کیا معلوم کہ عمر تو رسول اللہ کی اِک نظر پر اپنا سب کچھ نثار (Dedicate) کرچُکا ہے۔ عمر، ابوجہل کے گھر پہنچے تو کامیابی (Achievement) کی خوشی عمر کے چہرے پر صاف نظر آرہی ہے۔ ابوجہل نے عمر بن خطّاب کو خوش دیکھ کر پُوچھا ہے:

”میرے بھانجے (Nephew)! میرے لیے کون سی اچھی خبر لائے ہو؟“

عمر بتارہے ہیں:

”خبر یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں۔“

ابوجہل پر یہ خبر بجلی بن کر گری ہے۔ وہ حیران اور پریشان ہے کہ یہ کیا ہوگیا؟ اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا۔ اُسے گمان (Wild guess) بھی نہیں تھا کہ عمر بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خطّاب، محمد پر ایمان لے آئے گا۔ وہ کہہ رہا ہے:

"اللہ تمہارا بُرا کرے اور جو کچھ تم لے کر آئے ہو اُس کا بھی بُرا کرے۔" (سیرت ابن ہشام: 350/1)

ابو جہل نے اپنے گھر کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے عمر کو احساس دِلایا ہے کہ تم تو محمد کو ختم کرنے گئے تھے مگر تم نے مجھے ہی جیتے جی ختم کر دیا ہے۔ ابو جہل کے گھر سے واپس آکر عمر پُوچھ رہے ہیں کہ قریش میں سب سے زیادہ بات پھیلانے (Dissemination) والا کون ہے؟ اِنہیں بتایا گیا کہ جمیل بن معمر جمحی (Jamil bin Mu'amar Jemhite) یہ کام سب سے بہتر انداز میں کرتا ہے۔ عمر اب جمیل کے پاس موجود، اُسے کہہ رہے ہیں:

"جمیل! کیا تمہیں معلوم ہے (Do you know) کہ میں محمد پر ایمان لے آیا ہوں، میں نے محمد کا دِین قبول کرلیا ہے؟"

جمیل بن معمر عمر کی بات سنتے ہی اپنی چادر گھسیٹتا (Dragging) ہوا کعبہ کی طرف بھاگ (Running) رہا ہے۔ عمر بھی اُس کے پیچھے ہیں۔ جمیل کعبہ میں کھڑے ہو کر نہایت بُلند آواز میں کہہ رہا ہے:

"قریش! سُن لو، خطّاب کا بیٹا عمر صابی (بے دین) ہوگیا ہے۔ خطّاب کا بیٹا اپنے دِین سے پھر (Renounced) گیا ہے، عمر صابی ہو گیا ہے۔"

وہیں کھڑے عمر کہہ رہے ہیں:

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں صابی نہیں ہوا بلکہ میں مسلمان ہوگیا ہوں۔ میں محمد پر ایمان لے آیا ہوں۔ لوگو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

عمر ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔حمزہ کو اِسلام لائے ہوئے ابھی چار (4) دِن گزرے ہیں۔حمزہ اور عمر کے ایمان لانے کے بعد مسلمان خود کو مضبوط (Strong) سمجھنے لگے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کی زُلفوں کے سب اَسیر ہوئے

عبداللہ بن عبّاس (619-687,69) ('Abdullah bin 'Abbas) سے روایت (Reported) ہے:

''عمر بن خطّاب ایمان لائے تو جبریل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی:

''اللہ کے رسول! عمر کے ایمان لانے سے آسمان کے سارے رہنے والے بہت خوش ہیں۔'' (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 215/5)

اِبن ابوخثیمہ (Ibn Abu Khuthaymah) عمر سے روایت کرتے ہیں:
''مجھ (عمر بن خطّاب) سے پہلے اُنتالیس (39) لوگ رسول اللہ پر ایمان لا چکے تھے۔ میں ایمان لایا تو چالیس (40) کا عدد (Figure) مکمل ہوا۔'' (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 215/5)

رسول اللہ کی جدو جہد (Struggle) کا اندازہ لگایئے، پانچ (5) سال سے صبح و شام لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ سختیاں اور تکلیفیں اُٹھا رہے ہیں۔ اب تک صرف چالیس (40) لوگ ایمان لائے ہیں۔

بعض تاریخ دانوں کے مطابق حمزہ اور عمر چھ (6) نبوی میں ایمان لائے۔ واقعات (Incidents) سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمزہ اور عمر 5 نبوی (615 عیسوی) میں ایمان لائے۔ دوسری (2nd) بار حبشہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد تراسی (83)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔حبشہ کی طرف دونوں بار ہجرت 5 نبوی میں کی گئی۔ اگر ایمان لانے والے لوگوں میں عمر چالیسویں (40th) مسلمان ہیں تو یہ ممکن نہیں کہ چھ (6) نبوی میں ایمان لائے ہوں۔ اِس طرح حمزہ اور عمر حبشہ کی پہلی اور دوسری ہجرت کے درمیان (In between) 5 نبوی میں ایمان لائے (طبقات ابن سعد: 9/5، المنتظم ابن جوزی: 384/2)۔

عبداللہ بن عبّاس سے روایت ہے:

''عمر بن خطّاب کے ایمان لانے پر جبریل یہ آیت لے کر رسول اللہ کے پاس آئے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ

(القرآن۔ الانفال: 64:8)

پیارے نبی! اللہ آپ کے لیے کافی (Sufficient) ہے اور وہ اہلِ ایمان بھی جنھوں نے آپ کی پیروی (Follow) کی۔

اِسلام کے شروع کے سالوں میں ایمان لانے والوں کے نام یہاں لکھے جا رہے ہیں۔(یہ نام بغیر کسی ترتیب (Order) کے لکھے جا رہے ہیں۔)

1۔ * ابو بکر بن عثمان بن عامر	1- * *Abubakar bin 'Uthman bin 'Aamir*
2۔ * علی اِبن ابی طالب	2- * *'Ali ibn Abi Talib*
3۔ * سعد بن ابی وقاص	3- * *S'ad bin Abi Waqqas*
4۔ زید بن حارثہ	4- *Zayd bin Haritha*
5۔ بلال بن رباح (بلالِ حبشی)	5- *Bilal bin Rabah (Bilal Habshi)*
6۔ ابو ذر غفّاری	6- *Abu Dhar Ghiffari*
7۔ * عثمان بن عفّان	7- * *'Uthman bin 'Affan*
8۔ * طلحہ بن عُبید اللہ	8- * *Talhah bin 'Ubaydullah*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9- * Zubayr bin 'Awaam	9۔ * زبیر بن عوام
10- * Sa'id bin Zayd	10۔ * سعید بن زید
11- * 'Abdul Rahman bin 'Awf	11۔ * عبدالرحمٰن بن عوف
12- Arqam bin Abu Arqam	12۔ اَرقم بن ابو اَرقم
13- * Abu 'Ubaydah bin Jarrah	13۔ * ابوعُبیدہ بن جراح
14- Abu Hudhaifah bin 'Utbah	14۔ ابوحذیفہ بن عُتبہ
15- Abu Salmah 'Abdullah bin 'Abdul Asad	15۔ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد
16- 'Uthman bin Maz'un	16۔ عثمان بن مظعون
17- Qadamah bin Maz'un	17۔ قدامہ بن مظعون
18- 'Abdullah bin Maz'un	18۔ عبداللہ بن مظعون
19- Saa-ib bin Maz'un	19۔ سائب بن مظعون
20- 'Amir bin Rabi'ah	20۔ عامر بن ربیعہ
21- Mus'ab bin 'Umayr	21۔ مُصعب بن عمیر
22- Haatib bin 'Amr	22۔ حاطِب بن عَمرو
23- Ja'far ibn Abi Talib	23۔ جعفر اِبن ابی طالب
24- Abu Sabrah bin Abu Raham	24۔ ابوسبرہ بن ابورہم
25- Khalid bin Sai'd bin 'Aas	25۔ خالد بن سعید بن عاص
26- 'Abdullah bin Jahsh	26۔ عبداللہ بن جحش
27- Mut-talib bin Azhar	27۔ مُطّلِب بن اَزہر
28- Tulayb bin Azhar	28۔ طُلیب بن اَزہر
29- 'Abdullah bin Mas'ud	29۔ عبداللہ بن مسعود
30- 'Ayaash bin Rab'iah	30۔ عیاش بن ربیعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

31- Khunays bin Hudhafah	31۔ خُنیس بن حُذافہ
32- Haatib bin Harith	32۔ حاطب بن حارث
33- Hat-tab bin Harith	33۔ حطّاب بن حارث
34- Mu'ammar bin Harith	34۔ معمر بن حارث
35- Nu'aym bin 'Abdullah Neham	35۔ نُعیم بن عبداللہ نحام
36- Sulayt bin 'Umar	36۔ سُلیط بن عمر
37- 'Ubaidah bin Harith	37۔ عُبیدہ بن حارث
38- Mas'ud bin Rabi' ul Qari	38۔ مسعود بن ربیع القاری
39- Hamzah bin 'Abdul Mut-talib	39۔ حمزہ بن عبدالمُطّلِب
40- * 'Umar bin Khat-tab	40۔ * عمر بن خطّاب
41- Waqa bin 'Abdullah Tamimite	41۔ واقہ بن عبداللہ تمیمی
42- Khubaab bin Art-t	42۔ خُباب بن ارت
43- 'Umayr bin Abi Waqqas	43۔ عمیر بن ابی وقاص
44- 'Ubaydullah bin Jahsh	44۔ عُبیداللہ بن جحش
45- Suhayb bin Sinnan - the Roman	45۔ صُہیب بن سنّان رُومی
46- Sukran bin 'Amr	46۔ سُکران بن عمرو
47- 'Ammar bin Yasir	47۔ عمّار بن یاسر
48- Yasir bin 'Amir	48۔ یاسر بن عامر
49- 'Amir bin Fuhayrah	49۔ عامر بن فُہیرہ
50- 'Aaqil bin Abubakeer	50۔ عاقل بن ابوبکیر
51- Khalid bin Abubakeer	51۔ خالد بن ابوبکیر
52- Ayas bin Abubakeer	52۔ ایاس بن ابوبکیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

53- 'Amir bin Abubakeer	53۔ عامر بن ابوبکیر
54- 'Amr bin 'Absah	54۔ عَمر و بن عبسہ

خواتین (Female) میں پہلے ایمان لانے والیوں کے نام یہ ہیں:

1- Khadijah bint Khuwalid	1۔ خدیجہ بنت خویلد
2- Ruqayyah bint Muhammad	2۔ رُقیّہ بنت محمد
3- Umm Kulthum bint Muhammad	3۔ اُمّ کلثوم بنت محمد
4- Zaynab bint Muhammad	4۔ زینب بنت محمد
5- Asmaa bint Abubakar	5۔ اسماء بنت ابوبکر
6- 'Aayesha bint Abubakar	6۔ عائشہ بنت ابوبکر
7- Asmaa bint Umays	7۔ اسماء بنت عُمیس
8- Asmaa bint Salaamah	8۔ اسماء بنت سلامہ
9- Fatimah bint Khat-tab	9۔ فاطمہ بنت خطّاب
10- Sehlah bint Suhayl bin 'Amr	10۔ سہلہ بنت سُہیل بن عَمر و
11- Ramlah bint Abu Sufyan	11۔ رملہ بنت ابوسُفیان
12- Sumayyah bint Khabbat	12۔ سُمیّہ بنت خبّاط
13- Barakah bint Thalbah (Umm Aiman)	13۔ بَرکہ بنت ثعلبہ (اُمّ ایمن)
14- Lubabah bint Harith	14۔ لُبابہ بنت حارث
15- Zunairah - The Roman	15۔ زُنیرہ رُومیہ
16- Nahdiah	16۔ نَہدیہ
17- Umm 'Abays	17۔ اُمّ عُبیس
18- Ghaziah	18۔ غَزیہ
19- Labinah / Lutayfah	19۔ لبینہ/لُطیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20۔ حمامہ 20- *Hamaamah*

*دس خوش نصیب (Lucky) وہ ہیں جنھیں اللہ کے رسول نے دُنیا میں ہی جنّت کی خوشخبری دی۔ اِنہیں ''عشرہ مبشّرہ'' (Promised Paradise) کہا جاتا ہے۔

(1) ابوبکر بن عثمان (2) عُمر بن خطّاب (3) عثمان بن عفّان (4) علی ابن ابی طالب
(5) طلحہ بن عُبید اللہ (6) زبیر بن عوام (7) سعید بن زید (8) عبدالرحمٰن بن عوف
(9) ابوعبیدہ بن جرّاح (10) سعد بن ابی وقاص (سنن ابی داؤد: 4648، سنن ترمذی: 3747)۔

یہ لوگ اور ہجرتِ مدینہ سے پہلے ایمان لانے والے انصار ''**سابقون الاوّلون**'' *(Sabiqoon al awaloon)* میں شمار (Include) کیے جاتے ہیں۔ ایسے مسلمان جو سب سے پہلے ایمان لائے **سابقون الاوّلون** کہلائے۔

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (القرآن۔ التوبہ: 100:9)

(جب حالات بہت ہی مُشکل اور حوصلہ شکن (Discouraging) تھے)
مہاجرین اور انصار میں سے پہل اور سبقت (Lead) لے جانے والے لوگ اور جنھوں نے حُسن و خوبی (Pleasantly) کے ساتھ اِن کی پیروی (Follow) کی۔ اللہ اُن سب سے راضی (Pleased) ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اُن کے لیے ایسے باغات (Gardens) تیّار ہیں جن کے نیچے نہریں (Streams) بہتی (Flow) ہیں، وہ ہمیشہ اِن میں رہیں گے۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔

ہم ہوئے ، تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
اُس کی زلفوں کے سب اَسیر ہوئے

رسول اللہ کے حُسن پر کائنات قربان۔ جس کسی نے محبّت کی نظر سے دیکھا وہ فدا ہو گیا (میر تقی میرؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیارِ غیر جب مسکن بنا

دوسری (2nd) بار بھی ہجرت حبشہ کے لیے ہی کی جارہی ہے۔ کچھ لوگ تو پہلی ہجرت کے بعد سے ہی حبشہ میں رہ رہے ہیں۔ قریش اِس دفعہ تمام مسلمانوں پر نظر (Watch) رکھے ہوئے ہیں، جس نے مسلمانوں کے لیے ہجرت کو مُشکل بنا دیا ہے۔ اِس کے باوجود مسلمان حبشہ ہجرت کرنے میں دوسری بار بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہجرت اِس بار بھی سمندر کے راستہ (By sea) سے ہی کی گئی ہے۔ خوش قسمتی (Luckily) سے مسلمان جب بندرگاہ (Port) پر پہنچے ہیں تو تاجروں کی ایک کشتی (Boat) حبشہ روانہ ہونے کو تیار ہے۔ مسلمانوں کا پیچھا (Chase) کرتے ہوئے قریش مکّہ جب تک بندرگاہ (Port) پہنچے کشتی اَکسوم (Aksum) کے لیے روانہ ہو چکی ہے۔ اِس زمانہ میں ایسی کشتیوں کی تعداد بہت کم ہے جو سمندر میں ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرتی ہیں۔ ایسی کشتیاں ہر وقت (ہر روز۔ Daily) سفر پر روانہ نہیں ہوتیں بلکہ کئی کئی دِن بعد اگلی کشتی دستیاب (Available) ہوتی ہے۔ قریش مسلمانوں کو جاتے ہوئے دیکھتے اور ہاتھ ملتے رہ گئے ہیں۔

اِس بار قریش کا شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہے جو ہجرت سے متاثر (Affect) نہ ہوا ہو۔ مکّہ میں اِس ہجرت کے بعد وحشت (Fright) کا عالم ہے۔ اِس بار تراسی (83) مسلمانوں نے حبشہ کے لیے ہجرت کی ہے (طبقات ابن سعد: 206/1)۔ رسول اللہ کے چچا زاد بھائی جعفر اِبن ابی طالب مہاجرین (Emigrants) کے سربراہ (Head) ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو حبشہ میں پناہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یوں مسلمان سکون اور پناہ میں آ گئے ہیں۔

مسلمانوں کے بڑی تعداد میں ہجرت کرنے کے بعد قریشی سردار سر جوڑ کر بیٹھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ وہ سوچ رہے ہیں کہ مسلمان اگر حبشہ میں چین (Peace) سے رہنے لگے، اپنے دِین کی تبلیغ (Preach) کرنے لگے، تو ایک دِن بڑی تعداد میں حبشہ کے لوگوں کو مسلمان بنالیں گے۔ پھر اُن کی مدد سے ہم پر حملہ (Attack) کر دیں گے۔ مسلمان اگر کامیاب ہو گئے تو ہمارے خداؤں لات و ہُبَل کا کیا ہوگا۔ یہ 615 عیسوی کا زمانہ ہے یعنی اعلانِ نبوّت کا پانچواں (5) سال۔ اُنہیں یہ خوف اِس لیے بھی ہے کہ حبشہ کی فوج یمن پر قبضہ (Occupy) کر چکی ہے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش (Birth) سے چھیالیس (46) سال پہلے، 525 عیسوی میں یمن میں یہودی بادشاہ ذُونواس (450-525) *(Dhu Nawas)* کی حکومت تھی۔ ذُونواس کا نام یوسف عصر یاثر *(Yusuf 'Asr Yathir)* اور تعلق یمن کے حمیری (Himyarite) خاندان سے ہے۔ ذُونواس نے دیکھا کہ یمن میں مسیحی (عیسائی) دِین کے ماننے والے بڑھتے جا رہے ہیں جسے اُس نے یہودی مذہب کے لیے خطرہ (Threat) محسوس کیا۔ مسیحی مذہب کی سب سے زیادہ مقبولیت (Popularity) نجران *(Najran)* کے علاقہ میں تھی جبکہ یمن کے باقی شہر بھی اِس سے متاثر (Affect) ہو رہے تھے۔ (نجران کا علاقہ اب سعودی عرب کا حصّہ ہے)۔ اِنہی دِنوں میں نجران میں ایک مسیحی (عیسائی) نے دو (2) یہودی بچے قتل کر دیئے۔ اِن بچوں کے والد نے بادشاہ سے فریاد کی (Crying out for help)۔ ذُونواس نے اعلان کروادیا کہ تمام مسیحی اپنا دین چھوڑ کر یہودیت قبول کر لیں۔ معافی صرف اُس مسیحی کو ملے گی جو یہودی مذہب (Religion) اپنا لے گا۔ نجران کے رہنے والوں نے اِس بات سے اِنکار (No) کیا تو بادشاہ ایک بڑی فوج لے کر نجران پر چڑھ دوڑا (Attacked)، جس نے ذراسی بھی مزاحمت (Resistance) کی، قتل کر دیا گیا۔ ہزاروں لوگ قیدی (Prisoner) بنا لئے گئے۔ یہاں یہ بات بھی غور طلب (Worth noting) ہے کہ دِینِ حق قبول کرنے والوں کو ہمیشہ ہی لوگوں نے ظُلم وستم کا نشانہ بنایا۔ اُس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت تک مسیحیت (عیسائیت) آخری اِلہامی دِین (Divine religion) تھا۔

اِس کے بعد ذُونوُ اس کے حکم پر بڑی بڑی خندقیں (Trenches) کھودی گئیں اور اُن میں آگ جلائی گئی۔ ایک دفعہ پھر اعلان کروایا گیا کہ مسیحیت (عیسائیت) چھوڑ کر یہودیت قبول کرنے والے کی جان بخش (Exonerate) دی جائے گی۔ ایسا نہ کرنے والوں کو جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ جس کسی نے یہودیت قبول کرنے سے اِنکار کیا، اُسے آگ والی خندق میں پھینک کر زندہ جلا دیا گیا۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۝ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۝ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ (القرآن۔ البروج۔ 85:7-4)

زمین کے لمبے لمبے گڑھوں (Pits) میں بے حساب ایندھن (Fuel) ڈال کر شعلے مارتی ہوئی آگ (Flaming fire) بھڑکانے (Intensifying) والے تباہ ہوں گے، جو لوگ آگ کے قریب بیٹھ کر مومنوں کے ساتھ (ظالمانہ سلوک) کر رہے تھے اور اِس کا نظارہ (Scene) دیکھنے میں مصروف تھے (وہ بھی تباہ و برباد ہوں گے)۔

نجران کے رہنے والے کچھ مسیحی وہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ نجران سے بچ نکلنے والے شہنشاہِ روم کے دربار (Court) میں فریاد (Plead) لے کر پہنچ گئے۔ بچ نکلنے والوں (Survivors) میں ایک شخص دُوس ثعلبان *(Dus Th'alban)* تھا۔ شہنشاہِ روم بھی مسیحی تھا، مدد مانگنے پر بادشاہ نے اُن لوگوں سے کہا:

''میرا ملک یمن سے بہت دُور ہے، میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی سے تمہاری مدد کرنے کے لیے کہتا ہوں۔ وہ مسیحی بھی ہے اور تمہارا ہمسایہ (Neighbour) بھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُوس، شہنشاہِ روم کا خط (Letter) لے کر نجاشی کے پاس پہنچا۔ شہنشاہِ روم کا خط پڑھ کر نجاشی نے اپنی فوج کو یمن پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس وقت حبشہ پر کلیب (Kaleb of Aksum) (d:540) بادشاہ کی حکومت تھی جسے بعد میں سینٹ الیسبان (Saint Elesban) بھی کہا جانے لگا۔ ایسا مسیحیوں (عیسائیوں) کو یہودیوں کے ظُلم سے نجات (Salvation) دِلانے کے صِلہ (Reward) میں کہا جاتا ہے۔ کلیب، اَصحمہ (تاریخ اِسلام میں نجاشی کے نام سے مشہور حبشہ کا بادشاہ) کے باپ دادا میں سے تھا۔ حبشہ کی فوج نے اَریاط (Aryat) کی قیادت (Leadership) میں یمن پر حملہ کِیا اور اُسے فتح (Conquer) کرلیا۔ ذُونُواس، شاہ یمن نے اپنی شکست (Defeat) دیکھ کر سمندر میں کُود (Jump) کر خودکشی (Suicide) کرلی (Took over)۔ نجاشی نے اَریاط کو یمن کا گورنر (Governor) بنا دیا جسے کئی سال بعد اَبرہہ نے قتل کرکے یمن کی حکومت سنبھال لی۔ یمن پر حبشہ والوں کا قبضہ بہتّر (72) سال تک قائم رہا۔

قریش مکّہ، حبشہ اور یمن کی تاریخ (History) سے واقف ہونے کی وجہ سے زیادہ گھبرائے (Frightened) ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے فیصلہ کِیا ہے کہ نجاشی بادشاہ کے پاس ایک وفد (Delegation) بھیجا جائے جو مسلمانوں کو کسی نہ کسی طرح مکّہ واپس لے کر آئے۔ اِس کام کے لیے بہت عمدہ سفارت کاری (Diplomacy) کی ضرورت ہے۔ نجاشی بادشاہ، اُس کے وزراء (Ministers) اور امراء (Influential people) کے لیے تحفے (Gift) خریدے گئے ہیں۔ جانوروں کی کھالیں اِس وقت عرب کا سب سے نایاب (Precious) تحفہ سمجھی جاتی ہیں، جانوروں کی کھالیں (Hide / skin) دے کر دو ماہر سفارتکار (Diplomat) حبشہ بھیجے گئے ہیں۔ اِنہیں سمجھایا گیا ہے کہ بادشاہ کے قریبی (Close) لوگوں سے تعلقات بنائیں اور اُن کا رسوخ (Influence) اِستعمال کریں (مسند احمد: 201/1)۔ اِس اہم کام کے لیے بنی مخزوم سے عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مُغیرہ ('Abdullah bin

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Abi Rab'iah bin Mughirah) اور بنی سہم (Bani Seham) سے عَمرو بن عاص بن وائل ('Amr bin 'Aas bin Waa-il) کو منتخب (Choose) کِیا گیا ہے(مسند احمد: 10540، سُبل الھدیٰ و الرشاد: 395/2)۔ یہ دونوں ہی بہت سمجھدار (Wise) اور معاملات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو حبشہ میں ہجرت کئے ہوئے چند (Few) دِن ہی گُزرے ہیں کہ یہ دونوں بھی چلے آئے ہیں۔ اِنہوں نے کچھ دِن حبشہ کے وزیروں اور دوسرے اہم لوگوں سے ملاقاتوں (Socializing) میں گزارے ہیں۔ اُن کو عرب کی نایاب (Rare) کھالیں تحفہ میں دے کر اپنی حمایت (Support) کے لیے اُنہیں قائل (Convince) کِیا ہے۔ اپنی سِفارت کاری کی وجہ سے اِنہیں یقین ہے کہ بادشاہ کے دربار میں اِن کو حمایت مل جائے گی۔

اب دونوں قریشی نمائندے (Representatives) نجاشی بادشاہ کے دربار میں موجود ہیں۔ بادشاہ کو بھی قریش مکّہ کی طرف سے اُس کے شایانِ شان (Worthy of him) تحفے دیئے ہیں۔ بادشاہ کے دربار میں پہنچتے ہی دونوں نے بادشاہ کو سجدہ (Prostrate) کِیا ہے۔ اِس کے بعد کہتے ہیں:

"بادشاہ سلامت! ہمارے کچھ لوگ مکّہ میں بغاوت (Revolt) کرنے اور فساد (Mischief) پھیلانے (Spread) کے بعد آپ کے ملک میں پناہ لینے آ گئے ہیں۔ اِنہوں نے ہمارے شہر کا اَمن (Peace) خراب کِیا اور ہمارا اِتحاد (Unity) پارہ پارہ کر دیا (Ruined) ہے۔ اِنہوں نے بھائی کو بھائی سے، بیٹوں کو ماں باپ سے جُدا (Separate) کر دیا ہے۔ اِنہوں نے اپنا ایک نیا دِین بھی بنا لیا ہے۔ یہ بڑے فسادی لوگ ہیں۔ اگر آپ نے اِنہیں پناہ دیئے رکھی تو یہ آپ کے لوگوں کو بھی بہکائیں (Mislead) گے، اُنہیں بے دِین کر دیں گے۔ ہم آپ کے دوست اور خیر خواہ (Well

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(wisher) ہیں۔ آپ اِنہیں ہمارے حوالے (Handover) کر دیں تاکہ ہم اِنہیں واپس لے جاسکیں۔ اِن کے خاندان والے بھی یہی چاہتے ہیں کہ اِنہیں مکّہ واپس لایا جائے۔'' (سیرت ابن ہشام: 413/1، سیرت ابن اسحاق: 213)

بادشاہ کے دربار میں موجود لوگ بھی اِن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ نجاشی (اصحمہ بن ابجر) بڑا ذہین (Intelligent) اور اِنصاف پسند (Just) انسان ہے۔ اِس نے اپنی جوانی (Youth) میں ملک بدری (Exile) دیکھی ہے۔ وہ نرم دِل حکمران (Ruler) ہے۔ ساری بات سننے کے بعد بادشاہ کہہ رہا ہے:

''جن لوگوں نے میرے ملک میں پناہ لی ہے، اُنہوں نے دوسرے بادشاہوں کو چھوڑ کر مجھے ترجیح (Preference) دی۔ جب تک میں اُن کی بات نہ سُن لوں، اُنہیں تمہارے حوالے کیسے کر دوں؟ آخر کوئی وجہ (Reason) تو ہوگی جو یہ لوگ اپنا وطن چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ یقیناً (Certainly) اُن کے لیے وہاں رہنا اب ممکن (Possible) نہیں رہا ہوگا۔ اگر تمہاری بات درست (Correct) ہوئی تو میں اُنہیں تمہارے حوالے کر دوں گا، اگر معاملہ (Matter) اِس سے مختلف ہوا جو تم نے بتایا ہے تو وہ یہاں خوشی سے رہ سکتے ہیں۔ میں اُن کا اچھا ہمسایہ (Neighbour) ثابت (Prove) ہوں گا۔'' (مسند احمد: 10540)

بادشاہ نے حکم دِیا ہے کہ پناہ لینے والے عرب کے لوگوں کو دربار میں پیش کِیا جائے۔ قریش مکّہ کے نمائندے (Representatives) ایسا نہیں چاہتے۔ اُن کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو بُلائے بغیر ہی فیصلہ ہو جائے لیکن نجاشی کے حکم پر مسلمان پناہ گزینوں (Refugees) کو دربار میں بُلالیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو دربار میں بُلائے جانے کا علم ہوا تو وہ پریشان (Upset) ہیں۔ سوچ رہے ہیں کہ کتنی مُشکل صورتِ حال (Situation) ہے، کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مظلوموں (Suppressed) کے لیے اللہ کریم کی زمین پر کوئی جگہ نہیں جہاں وہ سکون اور آرام سے زندگی گزار سکیں؟ نہ تو مسلمانوں کے پاس اِن لوگوں کے لیے تحفے ہیں نہ ہی انہوں نے کسی کو اپنا حامی (Supporter) بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ تو مکّہ سے بڑی مُشکل سے جان بچا کر حبشہ پہنچے ہیں، اِس قسم کی صورتِ حال کے لیے ذہنی طور (Mentally) پر تیّار نہیں ہیں۔ نہ سیاست جانتے ہیں نہ ہی جھوٹ بول کر اپنا مقصد پورا کرنا۔ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کے علاوہ کوئی صورت (Option) بھی نہیں۔ مسلمان دربار میں حاضر ہوئے تو بادشاہ اور وہاں موجود لوگوں کو سلام کہنے کے بعد کھڑے ہیں۔ بادشاہ کے وزیر اِس بات کو اُچھال (Highlighting) رہے اور کہہ رہے ہیں:

> ''تم لوگ کس قدر بے ادب (Ill mannered) ہو، جہاں پناہ کو سجدہ نہیں کِیا، اُس بادشاہ کو سجدہ نہیں کِیا جس سے تم پناہ (Refuge) مانگ رہے ہو۔ تم لوگ تو واقعی عجیب وغریب اور خودسَر (Arrogant) ہو، تم ہی نے مکّہ میں رہنے والوں کا جینا مُشکل کِیا ہوگا۔ وہاں فساد پھیلا کر پناہ لینے اب یہاں آ گئے ہو۔''

عجیب صورتِ حال ہے، بادشاہ کے دربار کا ماحول غیر جانبدارانہ (Impartial) نہیں ہے۔ ایسے ماحول میں اطمینان (Staying cool) سے اپنی بات پیش کرنا آسان نہیں۔ رسول اللہ نے جعفر ابن ابی طالب کو مسلمانوں کا سربراہ (Head) بنا کر بھیجا ہے، یقیناً وہ اِس کے اہل (Capable) بھی ہیں۔ جعفر نے بات یوں شروع کی ہے:

> ''بادشاہ سلامت! ہم مغرور (Arrogant) ہونے کا سوچ (Think) بھی نہیں سکتے، نہ ہی بے اَدبی (Disrespect) ہمارے قریب سے گُزری ہے۔ ہمیں رسول اللہ کا حکم ہے کہ سجدہ صرف اللہ کریم کے لیے ہے، اِس لیے ہم نے آپ کو سجدہ نہیں کِیا۔ ہمارا دِین ہمیں یہی سکھاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Teach) ہے۔"

نجاشی بادشاہ پوچھ رہا ہے:

"رسول اللہ کون ہیں اور تمہارا دِین کیا ہے؟ تم نے اپنے باپ دادا کا دِین بھی چھوڑ دیا اور ہمارا دِین مسیحیت (عیسائیت ۔ Christianity) بھی نہیں اپنایا؟" (مسند احمد:10540)

اللہ کے رسول کا سفیر (Ambassador) نجاشی کے دربار میں سب لوگوں کی موجودگی (Presence) میں بتا رہا ہے:

"بادشاہ سلامت! محمد بن عبداللہ کو اللہ نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، ہم اُن کے دِین کی پیروی (Follow) کرتے ہیں۔ ہم جہالت (Ignorance) کے اندھیروں (Darkness) میں گُم (Lost) تھے، اُنہوں نے ہمیں روشنی (Light) دِکھائی۔ ہم بُتوں کی عبادت کرتے تھے، اُنہوں نے ہمیں ایک خُدا کا راستہ دِکھایا۔ ہم مُردار (Dead) کھاتے تھے، اُنہوں نے ہمیں منع (Forbade) کِیا۔

ہمارے طاقتور، کمزوروں پر ظُلم کرتے تھے، رسول اللہ نے ہمیں اِس بات سے روکا۔ اُنہوں نے ہمیں سچ (Truth) بولنے کا حکم دیا ہے۔ بے ایمانی (Dishonesty) سے منع کِیا اور ایمان داری (Honesty) کی تعلیم دی ہے۔ اُنہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی پر ظُلم نہ کریں، بدکاری (Adulteration) نہ کریں، صِلہ رحمی (Kindness) کریں، ہمسائیوں (Neighbours) کا خیال رکھیں اور غلاموں کو اپنے برابر (Equal) سمجھیں۔ ہمیں یتیموں (Orphans) کا مال کھانے سے منع کِیا ہے۔ عزّت دار اور پاک باز عورتوں پر جھوٹا الزام (Slander) لگانے سے روک دیا ہے۔ یہ سب اِس دِین کی تعلیم ہے جسے ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنایا ہے۔رسول اللہ پر اللہ کا کلام نازل ہوتا ہے(Divine revelation)، جسے ہم قرآن کہتے ہیں۔ ہم اپنے رسول کے نسب (Lineage)، عادتوں (Habits)، ظرف(High moral values)اور معاملات کو ہمیشہ سے جانتے ہیں۔ وہ ایک اعلیٰ نسب(Superior lineage)، امانت دار (Trustworthy)اور سچے انسان ہیں۔''

جعفر ابن ابی طالب اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''بادشاہ سلامت! یہی ہمارا جُرم (Crime) ہے جس کی سزا (Punishment) ہمارے شہر کے لوگوں نے ہم پر ظُلم و ستم (Oppression) کی صورت میں دی ہے۔ ہمارے لیے زندہ رہنا مُشکل کر دیا ہے۔ یہ ہمیں اِس لیے مکّہ واپس لے جانا چاہتے ہیں کہ ہم اِن سے جان چھڑا کر حبشہ میں آرام اور سکون کی زندگی نہ گزار سکیں۔ ہم نے آپ کی شہرت (Fame / Reputation) سُنی ہے کہ آپ نہایت اِنصاف پسند (Just) اور مظلوموں (Oppressed) کی مدد کرنے والے ہیں، اِسی لیے ہم پناہ کی تلاش میں حبشہ چلے آئے ہیں۔'' (مسند احمد:10540)

قریش کے سفیر پریشان ہیں، اُن کا ایک رنگ آرہا اور ایک جا رہا ہے۔جعفر کی باتوں سے نجاشی بادشاہ، بڑا مرعوب (Impress) ہوا اور اِن کے اندازِ گفتگو (Talking style) کی تعریف کی ہے۔نجاشی کہہ رہا ہے:

''میں وہ کلام سننا چاہتا ہوں جو محمد پر نازل ہوا ہے۔کیا تم وہ کلام مجھے سنا سکتے ہو؟''

جعفر اِبن ابی طالب تو جیسے موقع (Opportunity) کی تلاش میں ہیں، بڑی خوبصورت آواز میں سورہ مریم *(Surah Maryam)* کی چند آیات تلاوت کر رہے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا○ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا۔ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا (القرآن۔ المریم۔ 19:16-21)

آپ اِس کتاب میں (عیسیٰ (Eesa / 'Isa') کی والدہ) مریم کا ذِکر کریں، جب وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ (Separate) ہو کر (اپنے گاؤں ناصرہ (Nasirah - Nazereth) کے) مشرقی کونے (Eastern side) میں چلی گئی۔ اُن سے پردہ کرلیا اور الگ تھلگ (Isolated) رہنے لگی تو ہم نے اُس کی طرف اپنا (فرِشتہ) روح (الامین) بھیجا جو شاندار اِنسانی صورت (Human form) میں اُس کے سامنے آ گیا۔ (مریم اُسے دیکھ کر گھبرائی اور) بولی: اگر تُو اللہ سے ڈرنے والا ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ (Protection / Refuge) مانگتی ہوں۔ (فرِشتہ نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں اور) بتایا: میں تو تیرے ربّ کا بھیجا ہوا (فرِشتہ) ہوں تا کہ تجھے ایک صاف ستھرا (Pure) بیٹا عطا کروں۔ (مریم) بولی: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور میں بدکار (Unchaste) بھی نہیں ہوں۔ (فرِشتہ) بولا: حقیقت یہی ہے (جو تم بتا رہی ہو) تمہارے ربّ کا حکم ہے اور اُس کی قُدرت سے یہ معمولی (Tiny) بات ہے۔ (یہ بیٹا اِس لیے دیا جا رہا ہے) تا کہ ہم اُسے لوگوں کے لیے اپنی (قُدرت کی نشانی اور) رحمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Blessing) بنائیں۔ یہ بچہ عام بچوں جیسا نہیں بلکہ اللہ کا برگزیدہ (Chosen) بندہ ہوگا۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا (تمہارے ربّ کے ہاں) فیصلہ ہو چکا(Decreed) ہے۔

یہودیوں کے مقابلہ میں مسلمان، بی بی مریم کے بارے میں اُن کے پاک باز (Pure)اور اعلیٰ کردار ہونے پر ایمان(Belief) رکھتے ہیں۔ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کے بغیر پیدا ہونا اللہ کریم کا معجزہ (Miracle) ہے۔ عبرانی (Hebrew) زبان میں عیسیٰ کا نام یسوع (Yas'u) ہے۔ نجاشی کو اِس کلام میں حقیقت (Reality) نظر آئی ہے، اِس کے لیے یہ لمحات غیر معمولی (Extraordinary) ہیں۔ اِس نے ایک ایسا کلام سنا ہے جو بی بی مریم کی پاکی (Purity) کرتا ہے۔ نجاشی بادشاہ پر اِس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ اِس کی آنکھوں سے آنسو (Tears) جاری ہیں۔ یہاں تک کہ نجاشی کی داڑھی (Beard) آنسوؤں سے تَر (Wet) ہوگئی ہے۔ یہاں موجود پادریوں کی آنکھیں بھی بھیگ (Wet) گئی ہیں۔ اُن کے سامنے پڑی مقدس کتاب (Bible) پر اُن کے آنسو گر رہے ہیں۔ جعفر کی باتوں اور سورہ مریم کی تلاوت (Recitation) نے بادشاہ کے دربار کا ماحول (Environment) مکمل طور (Altogether) پر بدل دیا ہے۔ نجاشی بادشاہ جذبات (Emotions) میں ڈُوبا ہوا کہہ رہا ہے:

> ”خُدا کی قسم! یہ کلام جو تم نے سُنایا ہے اللہ کے نبی موسیٰ پر نازل ہونے والے کلام کی طرح ہے۔ یہ دونوں کلام ایک ہی خُدا کی طرف سے ہیں، میں اِن میں کچھ فرق (Difference) نہیں دیکھتا۔“(مسند احمد: 10540، دلائل النبوۃ للبیہقی: 303/2)

قریش کے نمائندے قرآنِ مجید کے کلام کی طاقت کو دیکھ کر سمجھ چکے ہیں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کا فیصلہ اِن کے حق (Favour) میں نہیں ہوگا۔ نجاشی نے مسلمان پناہ گزینوں (Refugees) کو قریش کے حوالے کرنے سے اِنکار کردیا ہے۔ قریشیوں کے چہروں پر مایوسی (Disappintment) صاف دِکھائی دے رہی ہے۔ دربار اِس کے بعد برخاست (Adjourn) ہوگیا اور مسلمانوں نے سکون کا سانس لیا ہے۔ اِنہیں یہ خیال ہے کہ وہ اِس مُشکل صورتِ حال سے نکل آئے ہیں جس میں قریش مکّہ اِنہیں لے آئے تھے۔ مسلمان کِھلے (Happy) ہوئے چہروں کے ساتھ نجاشی کے دربار سے باہر آرہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچی بات تو یہی ہے جو تم لوگوں نے کہی

قریش مکّہ نے نہایت ذہین (Intelligent) اور سمجھدار (Wise) لوگوں کو حبشہ بھیجا ہے۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص اگلے دِن بادشاہ کے دربار میں دوبارہ موجود (Present) ہیں۔ اُنہوں نے رات کو ایک نیا منصوبہ (Plan) بنایا ہے جس پر عمل (Implement) کرنے کے لیے وہ بادشاہ کے دربار میں آئے ہیں۔ اِس کے لیے اُنہوں نے خوب تیاری (Preparation) بھی کی ہے۔ اُنہوں نے بڑی سمجھداری (Cleverly) کے ساتھ بادشاہ کو عرض کی ہے:

"بادشاہ سلامت! آپ ان لوگوں سے پُوچھیں کہ عیسیٰ اِبن مریم کے بارے میں اِن کا عقیدہ (Belief) کیا ہے؟" (مسند احمد: 10540)

یہ بہت گہری چال (Move) ہے کیونکہ نجاشی بادشاہ مسیحی ہے۔ قریش کو معلوم ہے کہ عیسیٰ کے متعلق مسلمانوں اور مسیحیوں (عیسائیوں) کے عقیدہ (Belief) میں فرق (Difference) ہے۔ اُنہیں یقین ہے کہ عیسیٰ اِبن مریم کو خُدا ماننے والے، اِنہیں خُدا سے کم کسی رتبہ (Level) پر قبول نہیں کریں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ سُن کر بادشاہ ناراض ہو جائے گا اور مسلمانوں کو حبشہ سے نکل جانے کا حکم دے گا۔ وہ حبشہ اِسی مقصد سے آئے ہیں۔ بادشاہ نے ایک بار پھر مسلمانوں کو اپنے دربار میں طلب (Summon) کر لیا ہے۔

مسلمانوں کو بادشاہ کے دربار میں دوبارہ طلبی (Call) کا حکم ملا جس سے وہ پریشان ہیں۔ اِنہیں اندازہ ہے کہ مکّہ سے آنے والے قریشیوں نے نئی مصیبت (Trouble) کھڑی

سچی بات تو یہی ہے جو تم لوگوں نے کہی (مسند احمد: 10540)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دی ہے۔ اِنہیں عیسیٰ کے بارے میں سوال کا پتا چلا تو سوچنے لگے ہیں، اگر بادشاہ ہمارے جواب سے ناراض (Angry) ہو گیا تو کیا ہو گا؟ ہمیں نجاشی کو اِس بارے میں کیا بتانا چاہئے؟ سچ بولنے پر بادشاہ کے ناراض ہونے کا خطرہ (Risk) موجود ہے۔ کیا وہ ہمیں اپنے ملک سے نکل جانے کا حکم دے گا؟ کیا وہ ہمیں قریش مکّہ کے حوالے کر دے گا؟ پھر وہی ظُلم وستم، پھر وہی مصیبتیں، قریش تو پہلے ہی سانس نہیں لینے دیتے تھے، اب تو زندہ ہی نہیں چھوڑیں گے۔ کیا اللہ کی زمین ہم پر تنگ ہو گئی ہے؟ رسول اللہ کے تربیت یافتہ (Trained) مسلمانوں نے جرأت مندانہ (Courageous) اور درست (Correct) فیصلہ کیا ہے۔ اِنہوں نے طے (Decide) کِیا ہے کہ نتیجہ (Outcome) کچھ بھی ہو، وہی بیان (State) کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنہیں بتایا ہے (مسند احمد:10540)۔ نجاشی کے دربار میں اللہ کے نبی عیسیٰ کے متعلق جعفر اِبن ابی طالب کہہ رہے ہیں:

"بادشاہ سلامت! ہمیں رسول اللہ نے بتایا ہے کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے نبی ہیں۔ عیسیٰ اللہ کی طرف سے رُوح اور کلمہ ہیں جسے اللہ نے پاک دامن (Pure) بی بی مریم کو بھیجا۔"

یہ سُن کر نجاشی مسکراتے (Smiling) ہوئے ایک تِنکا (Straw) اُٹھا کر کہہ رہا ہے:

"خُدا کی قسم! عیسیٰ اِس تنکے کے برابر بھی اِس سے زیادہ نہیں جو تمہارے نبی نے تمہیں بتایا ہے۔ سچی بات تو یہی ہے جو تم لوگوں نے کہی ہے۔" (مسند احمد:10540)

عبداللہ بن مسعود اِس موقع پر نجاشی کے دربار میں موجود تھے، بیان کرتے ہیں:

"نجاشی، جعفر اِبن ابی طالب کی گفتگو سُن کر بہت متاثر (Impress)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا، اُس نے جعفر کی تعریف کی اور ہماری موجودگی میں رسول اللہ کی رسالت کی گواہی (Witness) دی۔ نجاشی نے کہا:

”بے شک! محمد بن عبداللہ وہی نبی ہیں جن کی بشارت (Tidings) اِنجیل (Bible) میں عیسیٰ نے دی تھی۔“

اس کے بعد نجاشی نے مسلمانوں کے لیے مکمل (Complete) اور مستقل (Permanent) پناہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اُس نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کو تنگ کرنے والے کو سزا کے طور پر جرمانہ (Fine) کِیا جائے گا۔ نجاشی دربار میں موجود تمام لوگوں سے کہہ رہا ہے:

”میں گوارہ (Bear) نہیں کرتا (Do not allow) کہ مسلمان پناہ گزینوں (Refugees) کو کوئی تکلیف دوں، خواہ اِس کے بدلہ میں (In return) مجھے سونے کا پہاڑ ملے۔ خُدا کی قسم! میرے ربّ نے مجھے بادشاہت لوٹائی (دوبارہ دی) تو مجھ سے رشوت (Bribe) نہیں لی، میں بھی نہیں چاہتا کہ اللہ کی راہ (Path) میں کسی کام کے لیے رشوت لُوں۔“ (مسند احمد: 10540)

نجاشی نے تمام تحفے قریش کو واپس کرنے کا حکم دیا ہے۔ قریش کو یہاں مایوسی (Disappointment) کے سوا کچھ حاصل (Achieve) نہیں ہوا۔ اُن کی ساری تدبیریں (Efforts) ناکام (Fail) ہوئی ہیں۔ عبداللہ اور عَمرو مکّہ واپس لوٹ گئے ہیں (مسند احمد: 10540، سیرت ابن ہشام: 334/1)۔ اب مسلمانوں نے سُکھ (Peace) کا سانس لیا اور حبشہ میں مذہبی آزادی (Religious freedom) کے ساتھ سکُون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اِنہیں وہ مقصد (Objective) حاصل ہو گیا ہے جس کے لیے اِنہوں نے ہجرت کی۔

ابومُوسیٰ اشعری (*Abu Musa Ash'ari*) (d:672) یمن کے رہنے والے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ سے ملنے کے لیے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ساتھ لے کر مکّہ کے لیے نِکلے ہیں۔سمندری طوفان(Storm) کی وجہ سے کشتی بھٹک کر (Lost)حبشہ پہنچ گئی، جہاں اِن کی مُلاقات جعفر ابن ابی طالب سے ہوئی ہے۔جعفر نے اِنہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ کے حکم پر حبشہ آئے ہیں اورمشورہ دیا کہ اُنہیں (ابومُوسیٰ اشعری کو) بھی حبشہ ہی میں رہنا چاہیئے۔ابومُوسیٰ اشعری اور اُن کے پچاس (50) ساتھی بھی اب حبشہ میں رہنے لگے ہیں(صحیح بخاری:3136)۔ اِن کے آنے کے بعد مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد ایک سوتینتیس (133)ہوگئی ہے۔ابومُوسیٰ اشعری کا پورا نام ابومُوسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری *(Abu Musa 'Abdullah bin Qays Ash'ari)* ہے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭوَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (القرآن۔ النساء۔ 100:4)

اور جو شخص اللہ کے راستہ میں ہجرت (Migration) کرے گا وہ زمین میں اپنے لیے بہت ہی کُشادہ(Spacious) جگہ پائے گا۔ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف مہاجر (Emigrant)بن کر نکلے پھر اُسے راستہ ہی میں موت (Death) آجائے تو اُس کا اَجر وثواب اللہ کے ہاں ثابت(Incumbent)ہوجائے گا (ضائع نہیں ہوگا)۔اللہ بہت ہی بخشنے والا (Forgiving)، بڑا ہی مہربان(Kind) ہے۔

دوسری بار ہجرت کرنے والوں میں رَملہ بنت صخر (ابوسفیان) *(Ramlah bint Sakhar (Abu Sufyan))*(594-665,72) اور اُن کے شوہر عُبید اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن جحش ('Ubaidullah bin Jahsh)(588-627,40) شامل ہیں۔ ابوسُفیان کی بیٹی رَملہ اِسلام کے اِبتدائی دِنوں میں ہی ایمان لے آئی تھیں۔ مکّہ کے بڑے سردار کی بیٹی کا رسول اللہ پر ایمان لے آنا قریش کو کسی طور قبول (Acceptable) نہیں۔ یہ اُن کے لیے بڑی رُسوائی (Insult) ہے۔ باپ اللہ کے نبی کی جان کا دُشمن اور بیٹی اللہ کے دِین پر قربان۔ انہوں نے رَملہ کو بہت تکلیفیں دیں۔ قریش مکّہ کی سختیاں اور تکلیفیں رَملہ کو دِین اِسلام پر قائم رہنے سے روک نہ سکیں۔ حَبشہ میں اِن پر ایک نئی مصیبت (Trouble) ٹُوٹ پڑی ہے۔ عبیداللہ بن جحش نے کئی سال حَبشہ میں رہنے کے بعد اِسلام سے مُرتَد (Renounce) ہو کر مسیحیت (عیسائیت) قبول کر لی ہے (سیرت ابن ہشام: 10/4)۔ رَملہ بیان کرتی ہیں:

> ”میں نے خواب میں اپنے شوہر عُبید اللہ (بن جحش) کو نہایت بھدّی (Ugly) اور بُری (Bad) صورت میں دیکھا، میں گھبرا (Frightened) گئی۔ صُبح اُٹھی تو عُبید اللہ نے مجھ سے کہا:
>
> ”میں نے دِین کے معاملہ میں غور (Consider) کیا ہے اور میں نے مسیحیت (عیسائیت۔ Christianity) سے بہتر (Better) کوئی دِین نہیں دیکھا۔ میں نے پہلے مسیحیت (عیسائیت) قبول (Accept) کی تھی، پھر میں محمد پر ایمان لے آیا، اب میں پھر مسیحی (عیسائی) ہو گیا ہوں۔“ (طبقات ابن سعد: 96/8)

عُبید اللہ نے مسیحیت قبول کرنے کے بعد رَملہ بنت ابوسُفیان کو اپنے ساتھ رکھنے کی بہت کوشش کی ہے۔ رَملہ کی استقامت (Determination) اور ثابت قدمی (Steadfastness) مثالی (Exemplary) ہے۔ انہوں نے عُبید اللہ بن جحش سے علیحدگی (Separation) اِختیار (Opt) کر لی ہے۔ پہلے مکّہ میں ظُلم وسِتم سہتی (Bear) رہیں اور اب غیر ملک (Foreign land) میں شوہر دِین چھوڑ گیا ہے۔ ظاہری اسباب (Apparently) میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بے سہارا (Helpless) ہو گئی ہیں۔ کس قدر بے بسی (Helplessness) کا عالم ہے۔

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

اِن حالات میں رَملہ نے وہی فیصلہ کِیا ہے جو حق پر رہنے والے کِیا کرتے ہیں۔ حوصلہ (Courage) اور عظمت (Glory) رَملہ کے نصیب (Destiny) میں لکھی ہے۔ اِنہیں یہ عِلم کہاں کہ دیارِ غیر (Foreign land) میں پریشانی پر صبر اور اپنے ربّ پر یقین کا بدلہ اللہ کریم کیسے دے گا۔ تاریخ رَملہ کو اُمّ حبیبہ بنت ابوسُفیان *(Umm Habibah bint Abu Sufyaan)* کے نام سے پہچانتی (Recognise) ہے۔

اپنے وطن سے دُور صرف مشکلات ہوتی ہیں۔ وہاں تو سایہ مِل جانا بھی غنیمت سے کم نہیں (حفیظ جون پوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں محمد کو کسی قیمت پر قریش کے حوالے نہیں کروں گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ (Preaching) میں مصروف (Busy) اور لوگوں کو دِین حق کی دعوت دے رہے ہیں۔ جیسے جیسے اِسلام کے ماننے (Believers) والوں کی تعداد میں اضافہ (Increase) ہو رہا ہے ویسے ویسے قریش کی رسول اللہ سے دشمنی بڑھ رہی ہے۔ قریش کے سرداروں اور رسول اللہ میں فاصلے (Distance) دِن بدن بڑھ رہے ہیں۔ اب ہر وقت، ہر جگہ دِین اِسلام اور رسول اللہ کے متعلق باتیں ہونے لگی ہیں۔ اللہ کریم نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ اب آپ تمام دُنیا کو اِسلام کی دعوت دیں۔ اللہ کریم نے آپ کو خوش خبری دینے اور خبردار (Warn) کرنے والا بنا کر بھیجا ہے (القرآن۔ الاحزاب 45:33)۔ نئے نئے قبیلے اور سردار اِسلام قبول کر رہے ہیں۔ قریش مکّہ پریشان ہیں کہ محمد کو یہاں نہ روکا گیا تو اِس کا دِین سارے عرب میں پھیل جائے گا۔ ہمارے خداؤں کا کیا ہوگا؟ ہماری اہمیت کم ہو جائے گی۔ لوگ ہماری اُس طرح عزّت نہیں کریں گے جیسے اب کرتے ہیں۔ ہمارے پاس آنے والے رہیں گے، نہ ہماری سرداری قائم رہے گی۔ ہمیں اِس سلسلہ (Regard) میں کچھ کرنا چاہیئے۔ اُنہوں نے سوچا ہے کہ وہ رسول اللہ کو قتل کر دیں لیکن یہ قدم (Step) اُٹھانے سے پہلے وہ بنی ہاشم کے سردار ابی طالب سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا خیال (Veiwpoint) ہے کہ شاید (Perhaps) اِس طرح وہ اپنا مقصد حاصل کر لیں۔

یہ 616 عیسوی کے آخر کا زمانہ ہے۔ ابی طالب کی عمر اب بیاسی (82) سال ہے۔ آپ کی عادات (Habits)، سخاوت (Generosity)، روایات (Values) اور لوگوں سے تعلقات (Relationship) نے سارے عرب میں آپ کی عزّت بڑھا دی ہے۔ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے ابی طالب میں وہ ہمّت (Strength) باقی نہیں رہی جو اِس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے تھی۔آپ کو رسول اللہ کی محبّت میں اُنتالیس (39) سال گزر چکے ہیں۔قریش کے سردار اکٹھے ہوئے اور ابی طالب کے پاس جا کر بات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اِس مقصد کے لیے ایک وفد (Delegation) تیّار کیا گیا جس کے ارکان (Members) یہ ہیں:

1۔ عُتبہ بن ربیعہ	1- 'Utbah bin Rab'iah
2۔ شَیبہ بن ربیعہ	2- Shaybah bin Rab'iah
3۔ ابوسُفیان بن حَرب	3- Abu Sufyan bin Harb
4۔ ابوالبختری عاص بن ہشام	4- Abul Bakhtari 'Aas bin Hishaam
5۔ اَسود بن مُطّلِب	5- Aswad bin Mut-talib
6۔ عَمرو بن ہشام (ابوجہل)	6- 'Amr bin Hisham (Abu Jahl)
7۔ عاص بن ہشام (ابوجہل کا بھائی)	7- 'Aas bin Hishaam
8۔ ولید بن مُغیرہ	8- Walid bin Mughirah
9۔ منبّہ بن حجاج	9- Munabbah bin Hajjaaj
10۔ نبیّہ بن حجاج	10- Nubayyah bin Hajjaaj
11۔ عاص بن وائل	11- 'Aas bn Waa-il

یہ وفد (Delegation) ابی طالب سے ملنے آیا اور بڑی اِحتیاط (Carefully) سے اپنی بات کا آغاز (Start) یُوں کیا ہے:

''ابی طالب! آپ کا بھتیجا نئی نئی باتیں سُناتا ہے۔ایک خُدا کے سِوا کسی اور خُدا کو نہیں مانتا، ہمارے بُتوں کے متعلق کہتا ہے کہ یہ نہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ہمارے باپ دادا کے دِین کی بجائے اُس نے اپنا دِین بنا لیا (Created) ہے۔اِسے اِن باتوں سے روک لیں یا آپ اِس کی حمایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Support) ختم کر دیں۔'' (سیرت ابن اسحاق: 190/1)

ابی طالب نے اِس وفد کی بات سُنی اور اِنہیں واپس بھیج دیا ہے۔ ابی طالب نے اِس وفد اور اِن سے ہونے والی باتوں (Discussion) کے متعلق رسول اللہ کو کچھ نہیں بتایا۔ اِس طرح قریشی سرداروں کی طرف سے آنے والا دباؤ (Pressure) ابی طالب نے خود تک محدود (Limited) رکھا ہے۔

قریشی سرداروں نے اندازہ (Assess) لگا لیا ہے کہ ابی طالب اپنے بھتیجے کی حمایت نہیں چھوڑیں گے، وہ رسول اللہ کے خلاف نئے نئے منصوبے بنانے لگے ہیں۔ ایک دوسرے کو رسول اللہ کے خلاف بھڑکاتے (Incite) اور طعنے (Taunt) دیتے ہیں۔ قریش کی پریشانی بے وجہ (Without reason) نہیں ہے۔ اب تک بنی اُمیّہ کے سردار ابوسُفیان کی بیٹی اُمّ حبیبہ (رَملہ) رسول اللہ پر ایمان لا چکی ہیں۔ عثمان بن عفّان اور خالد بن سعید، رسول اللہ پر جاں نثار کرنے کا اعلان کر کے بنی اُمیّہ کو مزید پریشان کر چکے ہیں۔ عُتبہ بن ربیعہ کا بیٹا ابوحذیفہ اور اُس کی بیوی سہلہ بھی ایمان لا چکے ہیں۔ سہیل بن عَمرو اِس لیے پریشان ہے کہ اُس کی بیٹی سہلہ ساری سختیوں کے باوجود دِین اِسلام اپنا چکی ہے۔ بنی عدی سے سعید بن زید *(Sa'id bin Zayd)* (593-671,79)، اُن کی بیوی فاطمہ بنت خطّاب *(Fatimah bint Khat-taab)*(584-632,49) اور زید بن خطّاب، رسول اللہ کے دیوانے ہیں۔ بنی تَیم سے ابوبکر اور ان کے خاندان کے بہت سے لوگ ایمان لا چکے ہیں۔ بنی زَہرہ سے عبدوُدّ بن عوف *('Abd Wudd bin 'Awf)* اب عبدالرحمٰن بن عوف *('Abdul Rehman bin 'Awf)* (584-651,67) کہلاتے ہیں۔ رسول اللہ نے ایمان لانے پر عبدوُدّ کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا ہے (المستدرک للحاکم: 306/3)۔ شِفا بنت عوف، سعد بن ابی وقاص اور عُمیر بن ابی وقاص *(Umayr bin Abi Waqqas)*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(609-624,16) بھی رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ قریش کا علم بردار (Flag holder) بنی عبدالدّار کا خوبصورت ترین نوجوان مُصعب بن عُمیر، رسول اللہ پر جان چھڑکتا (Die hard) ہے۔ بنی جمح سے عثمان بن مظعون، عبداللہ بن مظعون ('Abdullah bin Maz'oon) (563-650,88) ، قدامہ بن مظعون اور سائب بن مظعون اِسلام کی سچائی کے قائل (Convince) ہو چکے ہیں۔ بنی سہم سے عبداللہ بن حُذافہ ('Abdullah bin Hudhafah)/اور ہشام بن عاص (Hishaam bin Al 'Aas) (d:635) بھی اپنے ایمان کا اعلان کر چکے ہیں۔ بنی عبدِ شمس سے عبداللہ بن سہیل ('Abdullah bin Suhayl) (594-632,39) اور اُمّ کلثوم بنت سہیل (Umm Kulthum bint Suhayl) بھی رسول اللہ کی رسالت کی گواہی (Witness) دے رہے ہیں۔

بنی فہر بن مالک سے ابوعبیدہ بن جراّح (583-639,57) (Abu 'Ubaidah bin Jar-rah) اور کئی دوسرے لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان لانے کا اِظہار (Express) کر چکے ہیں۔ ابوجہل کے خاندان بنی مخزوم سے بارہ (12) مرد اور عورتیں اِسلام لے آئے ہیں۔ اِن میں ابوجہل کا بھائی سلمہ بن ہشام (Salmah bin Hishaam) بھی شامل ہے۔ معمر بن حارث، حاطب بن حارث، حطاب بن حارث اور عُبیدہ بن حارث مسلمان ہونے والوں میں شامل ہیں۔ ابوبکیر کے چار (4) بیٹے عاقل، خالد، ایاس اور عامر نے جان لیا ہے کہ رسول اللہ سچّے ہیں۔ ابوسلمہ، اُمّ سلمہ، اَرقم بن ابواَرقم، ولید بن ولید بن مُغیرہ اب مشرک نہیں رہے۔ حمزہ بن عبدالمُطّلِب اور عمر بن خطّاب کا ایمان لانا قریش کے لیے بڑے صدمہ (Shock) کا باعث (Reason) ہے۔ اِس صورتِ حال میں قریش کے سرداروں کو چین (Peace) آئے بھی تو کیسے۔ اِنہوں نے محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عبداللہ پر ایمان لانے کی بجائے دشمنی کرنا زیادہ بہتر خیال کیا ہے۔ قریش کے سرداروں نے ایک بار پھر ابی طالب سے بات کرنے کا فیصلہ کیا ہے، لیکن اِس بار (This time) اُن کا لہجہ (Tone) اور گفتگو کافی سخت ہے۔ وہ اِس بار فیصلہ کن (Decisive) بات کرنے آئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا ہے:

> ''ابی طالب! ہمیں اِس بات کا احترام (Respect) ہے کہ آپ عمر اور عزّت میں ہم سے بڑے ہیں۔ ہم اِس سے پہلے بھی آئے اور آپ سے کہا تھا کہ محمد کو روکیں (Stop) مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔
>
> خُدا کی قسم! بات اب ہماری برداشت (Tolerance) سے باہر (Beyond) ہے۔ آپ محمد کو روک لیں اِس لیے کہ ہم مزید صبر (Wait) نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیں ایک خُدا کی عبادت کرنے کا نہ کہے۔ اُسے منع کریں کہ ہمارے غُلاموں کو ہمارے برابر (Equivalent) کہہ کر ہماری توہین (Insult) کرنا بند کردے۔ آپ محمد کی حمایت (Protection) چھوڑ دیں ورنہ ہم آپ دونوں کے خِلاف (Against) اعلان جنگ کر دیں گے، یہ جنگ اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم میں سے کوئی ایک فریق (Party) ختم نہ ہوجائے۔''

قریشی سردار اِس قدر غصّہ (Anger) میں تھے کہ ابی طالب کو جواب (Response) دینے کا موقع بھی نہیں دیا اور اُٹھ کر چلے گئے۔ اُن کی گفتگو، انداز (Style) اور لہجہ (Tone) صاف بتا رہا تھا کہ وہ دھمکی (Threaten) دینے آئے تھے۔ ابی طالب کو اِس دھمکی کا بہت دُکھ ہوا ہے۔ وہ اپنے بڑھاپے (Old age) میں پوری قوم سے دشمنی نہیں لینا چاہتے، نہ ہی رسول اللہ کی حمایت (Support) اور حفاظت چھوڑنا چاہتے ہیں۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی طور پر یہ نہیں چاہتے کہ رسول اللہ کو اِن سرداروں کے رحم و کرم (Mercy) پر چھوڑ دیں (سیرت ابن ہشام:265/1)۔ ابی طالب کے لیے تو پچھلے اُنتالیس (39) سال سے زندگی کا مقصد ہی رسول اللہ کی خدمت ہے۔

ابی طالب نے رسول اللہ کو پیغام دے کر اپنے پاس بُلوایا ہے۔رسول اللہ کو چچا کا پیغام دوپہر (Noon) کے وقت ملا ہے۔شدید گرمی کے باوجود رسول اللہ فوری طور پر چچا کے پاس آ گئے ہیں۔ابی طالب، رسول اللہ کو پیار سے اپنے پاس بٹھا کر کہہ رہے ہیں:

''میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کوئی نقصان (Hurt) پہنچے اور میں اِس عمر میں پوری قوم سے دشمنی بھی نہیں لے سکتا۔''

رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

''چچا جان! ایسی کیا بات ہوگئی؟''

ابی طالب نے رسول اللہ کو قریشی سرداروں کے آنے اور دھمکی دینے کے بارے میں بتایا ہے اور اُن کا لہجہ بھی۔اِس خدشہ (Apprehension) کا اِظہار (Express) بھی کِیا ہے کہ قریش کے اِرادے (Intentions) کسی طور اچھے نہیں ہیں۔رسول اللہ کو آنے والے قریشی سرداروں کے نام بتائے ہیں۔وہ بات مکمل (Complete) کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''بیٹا! مجھ پر رحم کرو اور اپنے آپ پر بھی، مجھ پر ایسا بوجھ (Burden) نہ ڈالو جسے میں اُٹھا (Carry) نہ سکوں۔''

رسول اللہ نے صورتِ حال (Situation) کا اندازہ لگاتے اور خیال (Consider) کرتے ہوئے کہ چچا اب میرے ساتھ مزید کھڑا ہونے کی ہمّت (Strength) نہیں رکھتے، شاید اب مزید میرا ساتھ نہیں دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتے، کہا ہے:

''چچا جان! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند، دوسرے ہاتھ پر سُورج بھی رکھ دیں اور خیال (Assume) کریں کہ میں اللہ کے دِین کی دعوت دینے سے رُک جاؤں، تو یہ ممکن نہیں۔ میں اُس وقت تک دِین کی دعوت نہیں چھوڑوں گا، جب تک اللہ کریم اِس دِین کو غالب (Victorious) نہ کر دے یا میں اِس کے لیے اپنی جان نہ دے دوں (Sacrifice of life)۔''

چچا ابی طالب سے بات کرتے ہوئے رسول اللہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ یہ بات کہہ کر رسول اللہ وہاں سے اُٹھے اور اپنے گھر جانے کے لیے چل پڑے ہیں۔

تمہاری آنکھ میں آنسو تھے میرے لیے
وہ ایک لمحہ مجھے زندگی سے پیارا لگا

یہ صورتِ حال ابی طالب کے لیے بھی آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ کو اُٹھ کر جاتے دیکھا تو واپس بُلایا اور پیار سے اپنے پاس بٹھایا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے پریشان ہیں۔ دونوں کی محبّت اور تعلق (Relationship) کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ رسول اللہ کے لیے ابی طالب کا ساتھ ساری زندگی باپ کی طرح رہا ہے۔ رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں:

''بیٹا! تمہارا جو جی چاہے کرو میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہیں کسی قیمت پر (At any cost) قریش کے حوالے (Handover) نہیں کروں گا۔''

(سیرت ابن اسحاق: 196/1، سیرت ابن ہشام: 266/1)

یہ ایک فقرہ (Sentence) اِن دونوں کے لیے زندگی سے بڑھ کر ہے۔ ابی طالب نے اِس موقع پر رسول اللہ کے لیے ایک شعر بھی کہا ہے:

محبّت کا اِحساس مشکلات میں زیادہ ہوتا ہے۔ اِس کا اِظہار جب آنسوؤں سے ہو تو اِس سے قیمتی لمحات نہیں ملتے۔ (نامعلوم)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خُدا کی قسم! پہنچ نہیں سکتے تم تک مل کر یہ سارے
جب تک مجھے مٹی میں دفن کر نہیں دیں گے

قریش کو خبر ملی ہے کہ اُن کی دھمکی نے کام نہیں دِکھایا۔ نہ ابی طالب اپنے بھتیجے کی حمایت سے پیچھے ہٹے ہیں، نہ ہی اُسے ہمارے حوالے کرنے کو تیّار ہیں بلکہ اُنہوں نے محمد کو یقین دلایا ہے کہ وہ اُس کا ساتھ دیں گے۔

میری زندگی میں میرے بھتیجے کے دشمن اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں اُس کی خاطر جان قربان کرنے کو تیار ہوں (ابی طالب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرے ساتھ جئیں گے، تیرے ساتھ مریں گے

قریش نے ایک دفعہ پھر سر جوڑے اور نیا منصوبہ تیّار کیا ہے۔ اِس بار یہ وفد ابی طالب کے پاس آیا تو ولید بن مُغیرہ کے جوان بیٹے عمّارہ بن ولید ('Ammaarah bin Walid) کو اپنے ساتھ لے کر آیا ہے۔ عمّارہ بن ولید ایک خوبصورت اور بہادر نوجوان ہے۔ قریشی سردار ابی طالب سے بڑے ادب سے (Respectfully) کہتے ہیں:

"عمّارہ بن ولید آج سے آپ کا بیٹا ہے۔ آپ اِس کے باپ ہیں۔ اِس کی جواں مردی (Handsomeness) اور خوب صورتی مکّہ میں مشہور ہے۔ ابھی یہ جوان (Young) ہے، اِس میں قوت اور توانائی (Energy) موجود ہے۔ کسی بھی باپ کے لیے ایسا بیٹا ایک نعمت (Blessing) اور فخر (Pride) ہے۔ عمّارہ ہر میدان (Field) میں آپ کا ساتھی اور ہمارا اِس سے کوئی تعلق (Relation) نہیں ہوگا۔ اگر اِسے کچھ ہوگیا تو اِس کی دیت (Blood money) بھی آپ ہی کو ملے گی۔ آپ بس اِس کے بدلہ میں اپنا بھتیجا محمد، جس نے پورے عرب کا سکون (Peace) برباد کر رکھا ہے، مکّہ کے قبیلوں کا اِتحاد (Unity) پارہ پارہ کر دیا ہے، جس نے بیٹوں کو باپ سے، بھائیوں کو بھائیوں سے اور دوستوں کو دوستوں سے جُدا (Separate) کر دیا ہے، ہمارے حوالے کر دیں۔

ہم نے آپ کو بدلہ (Exchange) میں بیٹا دے دیا ہے۔ اِس کے بعد ہم جانیں اور محمد۔ آپ بس عمّارہ کے بدلے میں محمد ہمیں دے دیں۔ اِس طرح آپ کا کوئی نقصان (Loss) نہیں ہوگا اور ہم ایک مصیبت سے بچ جائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔آپ کو بیٹا مل جائے گا اور ہمیں سکون (Peace)۔بس! محمد اب ہمارا ہوا اور عمّارہ آپ کا"

قریش کے سردار اپنی بات پُوری کر چکے تو ابی طالب نے کہا ہے:

"خُدا کی قسم! تم میرے ساتھ بہت بُرا سودا (Deal) کر رہے ہو۔ مجھے تو تم اپنا بیٹا دے رہے ہو کہ میں اِس کی خدمت (Serve) کروں اور اِس کے بدلہ میں میرا بیٹا لینا چاہتے ہو تا کہ تم اُسے قتل کر دو۔ خُدا کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کیا تم جانتے نہیں کہ اونٹنی اپنا بچہ کھو (Loose) دیتی ہے تو کسی دوسرے بچے سے پیار نہیں کرتی۔" (سبل الہدیٰ والرشاد: 345/3)

قریش کے سرداروں میں سے مطعِم بن عدی بن نَوفل (Mut'im bin 'Adi bin Nawfal) (d:623) کہہ رہا ہے:

"ابی طالب! خُدا کی قسم! تمہاری قوم نے تمہارے ساتھ کمال اِنصاف کِیا ہے۔ ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ تمہیں اور اپنی قوم کو اِس مصیبت سے نکالیں، جو تم پسند نہیں کرتے۔ تم نے اِس اچھی پیشکش (Offer) کو ٹھکرا (Rejecting the offer) کر یہ ثابت (Prove) کر دیا ہے کہ تم کسی قیمت پر مسائل (Problems) حل (Solve) کرنے کو تیّار نہیں ہو۔"

مطعِم بن عدی کا تعلق بنی عبدِ مَناف کی شاخ (Branch) بنی نَوفل سے ہے، جس کی وجہ سے مطعِم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے قریبی رِشتہ داری ہے۔ ابی طالب، مطعِم بن عدی سے اُمید نہیں رکھتے تھے کہ وہ اِن کی بجائے باقی قبیلوں کا ساتھ دے گا، اُنہیں مطعِم کے جواب سے تکلیف پہنچی ہے۔ ابی طالب اپنا رُخ (Face) مطعِم کی طرف موڑتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہہ رہے ہیں (Addressing):

"مطعم! میری قوم نے میرے ساتھ اِنصاف (Justice) نہیں کیا اور اِس مُشکل وقت میں تم نے بھی میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ تم نے میرے خِلاف (Against) اپنی قوم کی مدد کی ہے۔ یہ بڑی زیادتی ہے (Unfair)۔" (سیرت ابن اسحاق: 194/1)

قریش کا وفد واپس چلا گیا اور جاتے جاتے ابی طالب کو دھمکی دے گیا ہے کہ ہم محمد کو دھوکہ (Deception) سے قتل کر دیں گے۔ اُنہوں نے ابی طالب سے یہ بھی کہا کہ ہم نے تمہیں بتا دیا ہے، یہ نہ کہنا کہ ہم نے تمہیں بتائے بغیر (Unannounced) محمد کو قتل کر دیا ہے (انساب الاشراف: 268/1)۔

یہ بہت ہی خطرناک (Dangerous) بات ہے۔ دُشمن نے دُشمنی کے اُصول (Principles) بُھلا دیئے ہیں۔ اب رسول اللہ کی جان کو ہر وقت خطرہ ہے۔ اگر قریش نے رسول اللہ کو دھوکہ سے قتل کر دیا تو بنی ہاشم کچھ بھی نہیں کر پائیں گے۔ بدلہ میں جنگ ہو گی، بے شمار لوگ جان سے جائیں گے لیکن محمد بن عبداللہ جیسا انسان کہاں سے لائیں گے۔ ابی طالب کو اِس بات کا اچھی طرح اِحساس ہے۔

قریشی سرداروں کے جانے کے بعد ابی طالب پریشان ہیں۔ وہ سوچوں میں گم (Lost) اور اُن کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ (ابی طالب سوچ رہے ہیں کہ میرے بیٹے کی جان کے دُشمن مجھے کیسے بہکانے (To persuade) آئے تھے۔ ایک جوان لڑکے کے بدلہ میں مجھ سے محمد لینے آئے تھے، محمد۔ کیا کوئی اپنے بیٹے بھی یوں دیا کرتا ہے؟ کیا میں نے ساری زندگی محمد کی خدمت اِس لیے کی ہے کہ اِسے قریشی سرداروں کے حوالے کر دوں؟ اِس صادِق (Truthful) اور امین (Trustworthy) کو قریشی سرداروں کے حوالے کر دوں جس کے مقابلہ (Equivalent) کا انسان پورے عرب میں موجود نہیں۔ کیا میں نے ملکِ شام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اپنا نفع (Profit) اِس لیے بھلایا تھا کہ محمد کو پال پوس (Brought up) کر اِن سرداروں کے حوالے کردوں، کس لیے؟ کیا محمد مجھے اپنے بیٹوں سے زیادہ عزیز نہیں ہے؟ کیا میرے والد نے بس یونہی محمد کو میرے حوالے کیا تھا؟ کیا میرے والد نے مجھے محمد کی خدمت کی تاکید (Stressed upon) نہیں کی تھی؟ میں اپنی جان دے دوں گا لیکن محمد کو کسی کے حوالے نہیں کروں گا۔ ایسا نہیں ہوگا۔ ہرگز نہیں ہوگا)۔ ابی طالب نے قریش کے سرداروں کے جانے کے بعد رسول اللہ کے لیے ایک طویل نظم (Long poem) کہی ہے جس کے چورانوے (94) اشعار (Verses) ہیں۔ اِس نظم کے چند اشعار یوں ہیں:

میں دیکھتا ہوں کہ
میرے دو (2) بھائیوں نے
ہمیں چھوڑ کر دشمنوں کا ساتھ دینا شروع کر دیا ہے
اِن سے پُوچھو تو کہتے ہیں
ہمارے بس میں نہیں
خاص طور (Specially) پر
عبدِ شمعون *('Abd Sham'un)* اور عبدِ نوفل نے
ہمیں دُور پھینک دیا ہے
جیسے
جلتے ہوئے انگارے (Burning charcoal) کو
دُور پھینکتے ہیں
میں نے اپنی قوم کو دیکھا ہے کہ
اِن میں محبّت کا نشان باقی نہیں رہا
اِنہوں نے محبّت اور قرابت (Nearness) کے سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتے (Relationships) توڑ دیئے ہیں
وہ دونوں یُوں لُڑھک (Rolled over) گئے ہیں
جیسے
پہاڑ سے پتھر گرتے ہیں
اِنہوں نے کُھلم کھلا (Open)
دشمنی شروع کردی ہے
اِنہوں نے دشمن کا حکم
ماننا شروع کردیا ہے
اِنہوں نے ہمارے دشمنوں کے ساتھ
دوستی کا معاہدہ کرلیا ہے
ہمارے پیچھے غصّہ (Anger) سے اپنی انگلیاں کاٹتے (Bite) ہیں

اللہ کے گھر کی قسم!
تم نے جھوٹ بولا ہے کہ
ہم محمد کو چھوڑ دیں گے
ایسا
اُس وقت تک نہیں ہوگا
جب تک
نیزوں (Spearheads) اور تیروں (Arrows) سے
تم
ہم پر حملہ آور (Attack) نہیں ہوتے
اِسے تمہارے حوالے کرنے سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم

اپنے بچوں اور بیویوں کو

بھول چکے ہوں گے (البدایہ والنہایہ: 51/3)

ہماری لاشیں (Dead bodies)

اِس کے اِردگرد خاک آلود (Buried in dust) پڑی ہوں گی

مٹی ہمارا بچھونا (Bed) ہوگی

اللہ کی قسم! جو میں دیکھ رہا ہوں

اگر ایسا ہی ہوا

تو ہماری تلواریں

تمہارے سرداروں کی گردنیں (Necks) کاٹ رہی ہوں گی

میرا بھتیجا گوری رنگت (Fair complexion) والا ہے

اِس کے چہرہ کے وسیلہ (Affinity) سے

بارش کی دُعا مانگی جاتی ہے (صحیح بخاری: 1008، فتح الباری: 638/2، المواہب للدنیہ: 184/1)

وہ یتیموں (Orphans) کو پناہ (Protection) دیتا ہے

بیواؤں (Widows) کی عزّت کی حفاظت کرتا ہے

محمد، وہ انسان ہے کہ

آلِ ہاشم کے غریب

اِس کی پناہ لیتے ہیں

جب ضرورت مند (Needy)

محمد کے پاس پہنچ جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو وہ اُن پر

رحم و کرم کی

بارش کر دیتا ہے (سیرت ابن ہشام: 266/1، سبل الہدیٰ والرشاد: 347/3)

پیارے بھتیجے! تم اپنا کام جاری رکھو

تم پر کوئی ملامت (Blame) نہیں

اگر مجھے

ملامت اور عار (Disgrace) کا خوف نہ ہوتا

تو یقیناً تم مجھے اپنا کھلا (Open) ہم نوا (Accordant)

اور تابع فرمان (Follower) پاتے (دلائل النبوۃ للبیہقی: 188/2، السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 118)

ابی طالب نے محسوس کیا ہے کہ اب وہ اکیلے (Alone) رسول اللہ کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اُنہوں نے بنی ہاشم کو اکٹھا کیا ہے۔ ابی طالب اِن سے کہہ رہے ہیں:

''میں نے تمہیں اِس لیے یہاں بلایا ہے کہ قریش کے سارے قبیلے محمد کی دشمنی (Animosity) میں اکٹھے ہیں، وہ اِسے جان سے مار دینا چاہتے ہیں۔ ہمیں محمد کی مدد کرنی ہے اور اِس کی حفاظت کی ذمّہ داری (Responsibility) لینی ہے۔ ہمیں عہد (Commitment) کرنا ہوگا کہ جب تک ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ ہے، ہم محمد کی حفاظت کریں گے اور اِس کی حفاظت کے لیے اپنی جان دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 249/3)

بنی ہاشم نے ابی طالب کی سربراہی (leadership) میں رسول اللہ کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اِنہوں نے عہد (Commit) کیا ہے کہ ہر قسم کی تکلیف برداشت کریں گے لیکن رسول اللہ کو قریش کے حوالے نہیں کریں گے، خواہ اِس کے لیے اِنہیں اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ قربان کرنا پڑے(الروض الانف:8/3)۔ بنی ہاشم میں سے ابولہب اِس فیصلہ (Decision) میں شامل (Part of) نہیں ہے۔ وہ اپنے خاندان سمیت (Including) رسول اللہ کی دشمنی میں قریش کا ساتھ دے رہا ہے۔(سیرت ابن ہشام: 351/1)۔

ابی طالب نے اعلان کیا ہے:

تیرے ساتھ جئیں گے، تیرے ساتھ مریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ اُسے خود سمجھا کر دیکھیں

مکّہ کے سرداروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور دِین میں ایسی بات نظر آتی ہے جسے وہ کسی قیمت پر قبول (Accept) کرنے کے لیے تیّار (Ready) نہیں۔ آپ کے دِین کو ماننے کے لیے بنی اُمیّہ، بنی مخزوم، بنی زہرہ، بنی عبدِ شمس اور دوسرے قبیلے ہی نہیں، بنی ہاشم کے عُمر رسیدہ (Old age) افراد بھی تیار نہیں ہیں۔ مکّہ کے سردار آپس میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اِبن عبداللہ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہم اور ہمارے غلام برابر ہیں۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ، اَن پڑھ (Uneducated)، رنگ برنگے (Coloured)، ہماری چادر (Shawl) سے کم قیمت میں خریدے جانے والے غُلام، ہمارے برابر ہیں؟ ہماری جُوتیاں (Shoes) اُٹھانے والے، ہمارے ٹکڑوں (Charity) پر پلنے والے (Parasites)، جنہیں ہم نے پناہ دی، جنہیں ہم نے پہننے کو دیا، جنہیں ہم نے حفاظت (Protection) دی، بھلا یہ کس طرح ہمارے برابر ہو سکتے ہیں؟ یہ غلام جن سے سواری کرنے والے اونٹ اور گدھے (Donkey) مہنگے (Expensive) ہیں، جن غُلاموں کی زندگی اور موت کے ہم مالِک (Decision makers) ہیں، وہ ہماری برابری کریں گے؟ جن کی پہچان (Identity) بھی ہمارے نام سے ہے، کیا یہ بھی وہیں بیٹھیں گے جہاں ہم بیٹھیں گے؟ کیا یہ بھی وہی کھائیں گے جو ہم کھائیں گے؟ خدارا محمد کو سمجھاؤ، ہم سب کچھ مان سکتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> مانیں گے کہ ہمارے غلام ہمارے برابر ہو جائیں۔ خُدا ہمیں ایسا دِن دیکھنا نصیب (Destiny) نہ کرے جب ہمارے غلام ہماری برابری کریں گے۔ ہم ایسا ہرگز (Not at all) نہیں ہونے دیں گے۔"

یہ رسول اللہ کی کامیابی ہے کہ عرب میں رہنے والے غلام جو سمجھا کرتے تھے کہ غُلامی ہی اِن کا نصیب ہے، یہ پیدا ہی اپنے آقاؤں کی خدمت کرنے کے لیے ہوئے ہیں۔ اِن کے لیے یہی نعمت (Blessing) ہے کہ زندہ ہیں اور اِس کی وجہ اِن کے آقاؤں کی مہربانی (Kindness) ہے۔ رسول اللہ کی تبلیغ (Preaching) سے اِن میں شعور (Conscious) آتا جارہا ہے کہ ایک ہی خدا نے اِنہیں اور اِن کے آقاؤں (Masters) کو پیدا کیا ہے۔ وہی سب کی زندگی اور موت کا مالِک ہے، وہی ربّ اولاد (Descendants) دیتا ہے اور صحت (Health)، پھر یہ غلام کیوں ہیں؟ اِس سوچ (Philosophy) نے مکّہ کے سرداروں کی نیندیں حرام (Sleepless) کردی ہیں۔ وہ تو صدیوں (Centuries) سے غُلاموں پر حکومت کرتے آئے ہیں، وہ کیسے مان لیں کہ غلام اُن کے برابر ہیں۔

قریش کے سرداروں کو رسول اللہ کے دِین سے سب سے بڑا خطرہ (Danger) یہ ہے کہ اِسلام کے مطابق سب انسان آدم کی اولاد اور برابر ہیں، بڑا صرف وہ ہے جو اپنے اخلاق (Moral values) اور اعمال (Deeds) میں بڑا ہے۔ اِس دعوت کو قبول کرنے سے عرب کا سارا نظام (System) ہی بدل جاتا ہے، وہ معاشرہ (Society) جو آقا اور غُلام، گورے اور کالے، طاقتور اور کمزور میں بٹا ہوا ہے، یک دم (Suddenly) زمین پر آجائے گا۔ انسانی برابری (Equivalence) کے نظام سے مکّہ کے لوگوں کو بڑا خطرہ دکھائی دے رہا ہے۔ اِس کے علاوہ خطرہ توحید (Oneness) کا اعلان ہے۔ یہی وہ معاملات ہیں جنہیں قریش قبول کرنے کو تیار نہیں، ورنہ ابھی نہ شراب (Drinking) حرام قرار (Declared forbidden) دی گئی ہے، نہ روزے (Fasting) رکھنے کا حکم آیا ہے۔ ابھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو زکوٰۃ (2.5 % charity on annual income / Savings) نافذ (Implement) نہیں کی گئی اور جہاد کی اِجازت بھی نہیں ملی ہے۔ قریش کی رسول اللہ سے دشمنی کی وجہ مکّہ کے نظام اور اُن کے عقیدہ کا خطرے میں آجانا ہے۔ وہ ایسے دِین کی اِجازت کیسے دیں جو غُلاموں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک (Kind treatment) اور برابری کا قائل (Believes in) ہو۔

اِسلام کو روکنے کے لیے قریش ہر جتن (Effort) کر چکے ہیں لیکن اُنہیں کامیابی نہیں ملی۔ نہ اُن کی دھمکیاں کام آئیں، نہ لالچ دینا، نہ اُن کا جھوٹ کام آیا اور نہ دینِ اِسلام کی مخالفت۔ عُتبہ بن ربیعہ ایک سمجھدار سردار ہے۔ حَربِ فِجار (Sacrilegious wars) کو ختم کروانے والا بھی عُتبہ ہی ہے (محمد رسول اللہ: 262/1)۔ عُتبہ نے تجویز (Proposal) دی ہے:

> ''ہمیں محمد سے براہِ راست (Directly) بات کرنی چاہیئے۔ میں یہ ذمّہ داری لینے کو تیار ہوں۔ ہم اُسے پیش کش (Offer) کر کے دیکھتے ہیں، شاید وہ کسی بات پر مان (Agree) جائے اور ہم اِس مُشکل (Difficulty) سے نکل آئیں۔'' (سیرت ابن ہشام: 293/1، سیرت ابن اسحاق: 242/1)

اِس تجویز کو باقی سرداروں نے مان لیا اور یہ ذمّہ داری عُتبہ کو دی گئی ہے۔ رسول اللہ، بیت اللہ میں موجود ہیں۔ عُتبہ نے محبّت سے رسول اللہ سے بات شروع کی ہے۔ عُتبہ پوچھ رہا ہے:

> ''بھتیجے! تم بہتر ہو یا تمہارے والد عبداللہ بہتر تھے؟''

رسول اللہ اِس سوال پر خاموش (Silent) ہیں۔

عُتبہ اب پُوچھ رہا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"محمد! یہ بتاؤ کہ کیا تم بہتر ہو یا عبدالمُطّلِب بہتر تھے؟"

رسول اللہ اب بھی خاموش ہیں۔ عُتبہ ایک قدم (Step) اور آگے بڑھتے ہوئے پُوچھ رہا ہے۔

"ہاشم کے بارے میں کیا خیال (Opinion) ہے؟ کیا وہ بہتر تھا یا تم؟"

رسول اللہ نے اِس بات کا بھی جواب نہیں دیا (دلائل النبوۃ ابی نعیم: 230/1)۔ عُتبہ کہہ رہا ہے:

"ابو القاسم! خاندان اور شرافت (Nobility) کی وجہ سے تمہارے مقام (Status) سے ہم اچھی طرح واقف (Well aware) ہیں۔ لیکن خدا کی قسم! تم نے پوری قوم کو مصیبت (Anarchy) میں مبتلا (Engulf) کر رکھا ہے۔ تم ہمارے خُداؤں کا اِنکار کرتے ہو اور کہتے ہو کہ نہ یہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ ہی نقصان۔ ہم نسلوں (Generations) سے یہ سنتے اور مانتے آئے ہیں کہ لات وعُزّیٰ ہی ہمارے خُدا ہیں۔ تمہاری وجہ سے محبّت ختم ہو گئی ہے۔ ہمارا اِتحاد (Unity) پارہ پارہ (Pieces) ہو گیا ہے۔ آخر تم چاہتے کیا ہو؟

اگر یہ سب کرنے سے تمہارا مقصد (Objective) مال و دولت (Wealth) ہے تو ہم سب جمع کر کے تمہیں اِتنا مال دیتے ہیں کہ عرب میں تم سے زیادہ دولت مند (Rich) کوئی نہیں ہوگا۔

اگر تمہارا مقصد عزّت اور برتری (Superiority) حاصل کرنا ہے تو آج سے تم پورے عرب کے سردار ہو، سارے سردار تمہاری برتری قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر تیّار ہیں، تمہیں اپنا سردار ماننے کو تیّار ہیں۔

اگر تمہاری نظر (Look for) بادشاہت (Power) پر ہے تو ہمیں
بتاؤ، ہم بڑی خوشی سے تمہارے لیے تاج (Crown) بنوا کر تمہارے سر پر
سجا دیں گے۔"

رسول اللہ، عُتبہ بن ربیعہ کی باتیں پوری توجّہ (Concentration) سے سُن رہے اور زیرِلب مسکرا رہے ہیں کہ قریش کا اِتنا بڑا سردار اور حقیقت سے اتنا دُور۔ عُتبہ مزید کہہ رہا ہے:

"اگر تمہیں آسیب کا سایہ (Under the influence of evil
spirit) ہے تو ہم تمہارا علاج (Treatment) کروانے کو تیّار ہیں۔ عرب کا
سب سے ماہر طبیب (Expert Physician) بُلائیں گے اور تمہارے
علاج پر جتنا بھی خرچ (Expense) آئے گا ہم اُٹھائیں گے۔ تمہیں کسی بات
کی فکر (Worry) نہیں ہونی چاہئے۔"

کچھ تاریخ دانوں کے مطابق عُتبہ نے رسول اللہ سے یہ بھی کہا:

"اِبن عبداللہ! اگر تم شادی کی خواہش (Desire) رکھتے ہو تو ہمیں بتاؤ،
تم جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو، ہم اِس بات میں عزّت محسوس کرتے ہوئے
تمہاری خواہش پوری کر دیں گے۔ تم اپنی خواہش بتاؤ۔" (سیرت ابن ہشام: 242/1)

عُتبہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد خاموش ہے۔ رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

"چچا! کیا آپ کی بات مکمل (Complete) ہو گئی؟"

عُتبہ نے ہاں میں سر ہلایا (Nodded) تو رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

"چچا! جو چیزیں آپ نے گِنوائی (Counted) ہیں، مجھے اِن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی کی خواہش نہیں۔ مجھے تو اپنی قوم کی فکر ہے، میں اِسے آگ سے بچانا چاہتا ہوں۔ مجھے اللہ کریم نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے تا کہ میں لوگوں کو سیدھا راستہ دِکھاؤں۔ میں نے اللہ کریم کا پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیا ہے، اِس پر عمل کریں گے تو کامیابی پائیں گے۔ اگر انکار کریں گے تو میں صبر کروں گا، یہاں تک کہ اللہ کریم میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔"

عُتبہ نے دونوں بازو (Arms) اپنی کمر کے پیچھے زمین پر رکھے، اُن پر وزن (Weight) ڈالے، ٹانگیں پھیلائے (Stretched) بیٹھا رسول اللہ کی طرف توجّہ (Concentration) کیے آپ کی بات سُن رہا ہے۔ وہ اِس لیے بھی رسول اللہ کی بات توجّہ سے سُن رہا ہے کہ وہ اِس بات چیت میں رسول اللہ کو قائل (Convince) کرنا چاہتا ہے۔ رسول اللہ نے عُتبہ کو اللہ کا کلام سُنانا شروع کیا ہے:

حٰمٓ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَ فِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ۔ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا وَ قَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَاتَهَا فِيٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ۔ ثُمَّ اسْتَوٰٓى إِلَى السَّمَآءِ وَ هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ۔ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ أَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُودَ (القرآن۔ حٰمٓ السجدہ 41:13-1)

حٰمٓ۔ یہ قرآن نہایت مہربان اور بہت ہی رحم کرنے والے ربّ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی (Guidance) کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ قرآن، ایک ایسی کتاب ہے، جس کی آیات میں تفصیلی (Detailed instructions) احکام بیان کئے گئے ہیں تا کہ اِن پر عمل کرنے والے بہترین زندگی گزار سکیں (لیکن) اکثر لوگ پھر بھی اِس سے منہ پھیرتے (Turn away) ہیں، اِسے سُننے کے لیے تیّار ہی نہیں ہوتے۔ اُنہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ محمد جس (دین) کی طرف آپ ہمیں بُلا رہے ہیں اِس کے لیے تو ہمارے دِلوں پر پردے (Hindrances) پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کی باتوں کا ہم پر کچھ اثر (Effect) نہیں ہوسکتا۔ کانوں میں وَزنی روڑے (Heaviness) پھنسے ہوئے ہیں۔ آپ کے اور ہمارے درمیان (دینی اختلافات (Differences) کے) پردے حائل (Walls) ہیں۔ اِس لیے آپ کوشش (Effort) کر کے اپنا وقت ضائع (Waste) نہ کریں۔ ہم جو کام کرتے ہیں اِنہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ تو آپ اپنا کام کئے جائیں، ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ (اللہ کے رسول) آپ کہہ دیں: میں تم جیسا ہی انسان ہوں لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود (God) برحق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ہے، توتم اپنے (دِل کا رُخ) سیدھا اُسی کی طرف کرو، اُسی سے مغفرت (Forgiveness) طلب کرو۔ مُشرِکوں کے لیے ہلاکت (Killing) ہے، جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت (Hereafter) کا اِنکار کرتے ہیں۔ بے شک! جولوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے تو اُن کے لیے ایسا اجر (Reward) ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ آپ فرمادیں: کیا تم اُس اللہ کا انکار کرتے ہو اور اُس کا شریک (Partner) بناتے ہو جس نے زمین کو دو (2) دِنوں (Days) میں پیدا (Create) کِیا؟ وہ تو سارے جہان (Universe) کا ربّ ہے (اُس کا شریک (Partner) کون ہوسکتا ہے؟) اُس نے زمین میں اوپر سے پہاڑ گاڑے (Nailed) اور اُس میں بے حد و حساب (Unlimited) برکتیں رکھیں۔ (پہلے دو (2) دِن ملا کر کُل (Total)) چار (4) دِنوں میں ہر قسم کی مخلوقات (Creatures) کے لیے یکساں (In proportions) طور پر اُس میں خوراک (Food) کے ذخیرہ (Resources) ودیعت (Granted) فرمائے، پھر اُس نے آسمان پیدا کرنے کا اِرادہ (Intent) فرمایا، آسمان، ستارے اور سیّارے (Planets) اُس وقت دھواں (Smoke) تھے (اللہ کریم نے) آسمان اور زمین دونوں سے کہا: خوشی سے یا مجبوری (By compulsion) سے (وجود میں) آجاؤ (You like it or not, come into being)۔ اُنہوں نے (جواباً) کہا: ہم خوشی اور اطاعت (Obedience) کے ساتھ (وجود میں) آتے ہیں۔ چنانچہ (Therefore) اُس (اللہ) نے دو (2) دِن میں سات (7) آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان کو اُس کی ذمّہ داریوں (Responsibilities) سے آگاہ (Aware) فرمایا اور ہم نے آسمانِ دُنیا (Sky) کو بالکل محفوظ (Secure) اور (ستاروں کے) چراغوں (Lamps) سے آراستہ (سجایا) (Decorate)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ یہ زبردست (Great) علم والے (ربّ) کا قائم کردہ نظام
(Established system) ہے۔ (اب) اگر اُنہوں نے اعراض (Turn
their faces) کیا تو آپ اُنہیں بتا دیں: میں تمہیں عذاب (Wrath) کی
ایسی بجلیوں (Lightening) سے ڈراتا (Warn) ہوں، جیسی بجلیاں قوم عاد و
ثمود (*'Aad and Thamud*) پر ٹُوٹ پڑی تھیں جن سے وہ تباہ و برباد
(Destroy) ہو گئے۔

عُتبہ، اللہ کے کلام کی خوب صورتی میں گُم اور حیران ہے کہ ایسا کلام اُس نے اِس سے پہلے نہیں سُنا۔ رسول اللہ، عُتبہ سے کہہ رہے ہیں:

''چچا جان! آپ کو جو سُننا چاہیئے، وہ آپ نے سُن لیا ہے۔''

عُتبہ اُٹھ کر قریشی سرداروں کے پاس آ گیا ہے۔ عُتبہ کا بدلا ہوا چہرہ (Changed face impressions) دیکھ کر سردارانِ قریش حیران ہیں۔ عُتبہ نے رسول اللہ کے ساتھ ہونے والی بات کی تفصیل (Detail) اِنہیں بتائی ہے۔ عُتبہ کہہ رہا ہے:

''میں نے آج محمد سے اُس کا کلام سُنا ہے۔ اِس کلام کا بہت بڑا
نتیجہ (Outcome) نکلنے والا ہے۔ خُدا کی قَسم! اُس کا کلام نہ تو شاعری ہے، نہ
جادُو اور نہ ہی کہانت (Soothsaying) ہے۔ جو کچھ محمد سُنا رہا ہے، اُس کا
اپنا نہیں اللہ کا کلام (Revelation) ہے (دلائل النبوۃ لابی نعیم: 233/1)۔ میری بات
مانو تو محمد کو اُس کے حال پر چھوڑ دو، اگر عرب کے دوسرے قبیلے محمد سے جنگ
کر کے اُس کا خاتمہ (Eliminate) کر دیں تو تمہارا مقصد (Objective) پورا
ہو جائے گا۔ اگر محمد نے غلبہ (Conquered) پا لیا تو سارے عرب
پر تمہاری حکمرانی (Rule) ہو گی، تم بغیر قتل و غارت (Bloodshed) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورے عرب کے مالِک بن جاؤ گے۔"

عُتبہ کی بات سُن کر قریشی سردار کہہ رہے ہیں:

"ابا ولید! محمد کی زبان کا جادُو تم پر بھی چل گیا ہے، تم بھی اپنے دِین سے پھر گئے ہو۔ تم تو محمد کو سمجھانے (Convince) گئے تھے لیکن....."

عُتبہ بن ربیعہ کا جواب ہے:

"میں اپنے دِین پر مضبوطی (Firmly) سے قائم (Committed) ہوں۔ میں نے محمد سے مل کر جو سنا اور سمجھا، اِس پر اپنی رائے (Opinion) تمہیں بتادی۔ اب تمہاری مرضی (Choice)، میری بات مانو یا نہ مانو۔" (تفسیر روح المعانی: القرآن۔ حٰم سجدہ 41:5-1)

اِس گفتگو نے ایک بار پھر واضح (Clear) کر دیا ہے کہ قریشی سردار ساری حقیقت اور سچائی دیکھتے ہوئے بھی اپنی ضِد (Obstinacy / inflexibility) پر قائم ہیں اور رسول اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔

عبداللہ بن عبّاس بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ کی کامیابیوں سے قریش کی حالت دِن بدن بگڑتی جارہی تھی، وہ اپنی ساری کوششوں کے باوجود اِسلام کو پھیلنے (Spread) سے روک نہیں پارہے تھے۔ قریش کے سردار اِکٹھے ہوئے، سُورج ڈوب چُکا تھا، سب کعبہ کی دیوار سے ٹیک (Leaning) لگائے بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ دوٹوک (Clear cut) بات کرنے کے لیے رسول اللہ کو یہاں بُلایا جائے۔ ایک غلام رسول اللہ کے پاس قریشی سرداروں کا پیغام لے کر پہنچا ہے:

"سردارانِ قریش کعبہ میں بیٹھے آپ کو بُلا رہے ہیں۔ آپ چلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اُن کی بات سنئے۔“

رسول اللہ تو ہمیشہ ہی مسائل (Problems) حل (Resolve) کرنے کے خواہشمند (Desirous) رہتے، پیغام ملتے ہی کعبہ چلے آئے۔ قریش مکّہ کے پاس اور کوئی بات نہ رہ گئی تو اُنہوں نے رسول اللہ کو ایک نئی کہانی (Story) سنائی:

”اِبن عبداللہ! تم جانتے ہو مکّہ ایک تنگ وادی (Narrow valley) ہے، بارش ہونے پر سارا پانی درمیان میں جمع ہو جاتا ہے جس سے ہمیں پریشانی ہوتی ہے۔ تم اپنے ربّ سے کہو کہ وہ مکّہ سے پہاڑ ختم کر دے، ہمیں یہ زمین عراق اور شام کی طرح سیدھے میدانوں (Level fields) والی مل جائے اور اِن میں نہریں (Streams) بہنا شروع ہو جائیں۔

اِس کے ساتھ ساتھ تمہارا خُدا ہمارے گزرے ہوئے کچھ بزرگوں (Forefathers) کو زندہ (Alive) کر دے، اِن میں قُصَی بن کلاب کا زندہ ہونا بہت ضروری (Mandatory) ہے کیونکہ وہ سچ بولنے والا انسان ہے۔ جب ہم اِن بزرگوں کو زندہ دیکھیں گے تو اِن سے تمہارے متعلق پُوچھیں گے کہ تم سچے ہو یا جھوٹے؟ اگر اُنہوں نے تمہارے سچّا ہونے کی گواہی دی اور تم نے ہمارے باقی مطالبے (Demands) بھی پورے کر دیئے تو ہم تمہیں سچّا مان لیں گے۔ ہمیں پتا چل جائے گا کہ تمہارا خُدا سچّا اور اُس کی بارگاہ (Court) میں تمہارا رُتبہ (Status) بہت بُلند ہے۔“

رسول اللہ نے اُنہیں بتایا ہے:

”میرے ربّ نے مجھے اِن کاموں کے لیے نہیں بھیجا جن کا تم مطالبہ (Demand) کر رہے ہو، میرا کام تو اپنے ربّ کی بڑائی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(Greatness) بیان کرنا ہے۔ میں تمہیں سچ اور جھوٹ کا فرق (Difference) بتانے آیا ہوں۔ میں نے اللہ کریم کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے، اب تمہاری مرضی (Choice) اِس پر ایمان لاؤ یا نہیں۔"

قریشی سردار ایک قدم آگے بڑھ کر کہہ رہے ہیں:

"محمد! اگر تم ہمارے فائدہ (Benefit) کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تو نہ کرو، اپنے ربّ سے اپنے بھلے (Benefit) کے لیے تو کہو۔ زیادہ نہیں تو اپنے ربّ سے کہو کہ وہ ایک فرِشتہ تمہارے ساتھ مقرّر (Assign) کر دے جو تمہاری گواہی دیتا رہے۔ (عرب اِسلام سے پہلے بھی فرشتوں پر ایمان رکھتے تھے)۔

اپنے ربّ سے کہو کہ وہ اِس ریگستان (Desert) میں باغ (Orchard) اُگا دے، تمہارے لیے محل (Palace) تعمیر کر دے۔ دولت کی فراوانی (Abundance) کر دے تا کہ تم موجودہ تنگ دَستی (Poverty) اور غُربت سے نِکل سکو۔ تمہیں ہماری طرح اپنے لیے کچھ کمانے کی زحمت (Effort) نہ کرنا پڑے۔ ابھی تو تم ہماری طرح بازاروں کے چکر لگاتے اور ہماری طرح روزگار (Earning) کے لیے پریشان رہتے ہو۔ یہ سب باتیں تمہارے اپنے لیے قبول (Accept) ہو جائیں تو بھی ہم تم پر ایمان لے آئیں گے۔" (تفسیر ابن کثیر۔ الاسراء، 17:90)

یہ بیان ہمیں سمجھاتا ہے کہ رسول اللہ بعد از اعلانِ نبوّت (After announcement of prophethood) بھی تجارت یا روزگار کمانے کے دوسرے ذرائع (Resources) میں حصّہ لیتے ہیں۔ رسول اللہ اپنا گھر چلانے کے لیے اب بھی تجارت کرتے ہیں۔ اعلانِ نبوّت کے بعد رسول اللہ نے مالِ تجارت دوسرے شہروں (ملکوں) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود لے جانے کی بجائے اپنا مال دوسرے تاجروں کے ہاتھ شراکت داری (Partnership) میں بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اِس کے علاوہ رسول اللہ بکریاں (Goats) بھی پالتے ہیں۔ رسول اللہ کی بکریوں میں عَجوہ ('Ajwah)، بَرَکہ (Barakah)، قُمرہ (Qamarah) اور زَم زَم (Zam zam) نام کی بکریاں شامل ہیں۔ رسول اللہ مالی اعتبار (Financially) سے بہت امیر نہیں لیکن کمزور بھی نہیں ہیں۔ آپ اپنے گھر کا نظام چلانے اور لوگوں کی مدد کرنے کے قابل (Able) ہیں۔

قریش کے سردار، دُنیادار (Materialistic) ہیں، مال و دولت سے زیادہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اُن کے نزدیک اللہ کریم کی رِضا مال و دولت اور اسباب (Holdings) کے سوا کچھ نہیں ہے۔

رسول اللہ نے اِس بار بھی اُنہیں سمجھایا ہے:

"مجھے اپنے ربّ سے اپنے لیے کچھ نہیں مانگنا، میرے ربّ نے مجھے دُنیا کو ہدایت دینے کے لیے بھیجا ہے۔"

قریشی سردار تو خوب سوچ سمجھ کر بیٹھے ہیں، رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں:

"اچھا، یوں کرو، اگر تم اور کچھ نہیں کر سکتے تو اپنے ربّ سے کہو کہ آسمان کا ایک ٹکڑا (Piece) ہی ہم پر گرا کر ہمارا قصّہ تمام (Finish) کر دے۔ اپنے اللہ سے کہو کہ وہ ایک فرِشتہ تمہارے ساتھ مقرر (Detail) کر دے جو ہمیں تم سے دُور رکھے۔"

رسول اللہ نے جواب دیا ہے:

"یہ سب میرے اللہ کی مرضی (Will) ہے، جو چاہے تمہارے ساتھ کرے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردارانِ قریش نے رسول اللہ سے کہا ہے:

"ہمیں تحقیق (Investigation) سے پتا چلا ہے کہ یمامہ (Yamamah) میں رحمٰن (Rahman) نام کا ایک شخص رہتا ہے جو تمہیں سب کچھ سکھاتا ہے، تم اُس سے سُن کر ہمیں سُنا دیتے ہو۔ خدا کی قسم! ہم تمہارے رحمٰن پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

محمد! ہم نے آج تمہیں اپنا فیصلہ سنا دیا ہے، ہم ہر میدان (Field) میں تمہارا مقابلہ کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک فریق (Party) ختم ہو جائے۔" (تفسیر روح البیان۔ الاسراء۔ 90:17)

رسول اللہ نے ایسی بے بُنیاد (Baseless) بات سُنی تو وہاں سے اُٹھ کر چلے آئے ہیں۔ قریش مکّہ کی باتیں دھوکہ (Deceit) ہیں۔ اگر قریش کے مطالبے (Demands) پورے کر دیئے جاتے تو بھی وہ رسول اللہ پر ایمان نہ لاتے۔ بہت سی ایسی باتیں جن کی قریش نے شرط باندھی (Conditional)، جب پُوری ہو گئیں تو بھی وہ رسول اللہ پر ایمان نہیں لائے۔ قرآن مجید اِس بارے میں بیان کرتا ہے:

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِيْلًا ۙ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (القرآن۔ الاسراء۔ 90-93:17)

اِنکار کرنے والے کہتے ہیں: ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے، یہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک کہ تم ہمارے لیے زمین میں ایک چشمہ (Spring of water) جاری کرو یا تمہارا کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو، پھر تم اِس کے درمیان نہریں (Streams) جاری کرو۔ جیسا کہ تم کہتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرادو یا پھر اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لاؤ۔ تمہارا سونے (Gold) کا ایک گھر ہو یا پھر تم آسمان پر چڑھ جاؤ (Climb to sky)۔ ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھ جانے سے بھی ایمان نہیں لائیں گے، یہاں تک کہ تم ہمارے پاس (آسمان سے) ایک کتاب لے کر آؤ جسے ہم پڑھ سکیں۔

(میرے رسول!) آپ (اِن بے تکے (Illogical) سوالوں کا مختصر (Short)) جواب دیں کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی ہاشم سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا

حمزہ اور عمر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آنا قریش مکّہ کے لیے بہت بڑا دھچکا (Shock) ہے۔ اِن کی سودابازی (Deal) کرنے کی کوششیں بھی ناکام (Fail) ہو چکی ہیں۔نجاشی بادشاہ کی طرف سے مسلمانوں کو قریش کے حوالے کرنے سے اِنکار اور اِنہیں حبشہ میں سکون اور آزادی کے ساتھ رہنے کی اِجازت ملنا، ایسی ناکامیاں ہیں جس نے قریش کا غصّہ بڑھا دیا ہے۔ ابی طالب کی کوشش سے بنی ہاشم معاہدہ کے پابند (Bound) ہیں کہ وہ ہر صورت میں رسول اللہ کی حفاظت کریں گے، خواہ وہ ایمان لائے ہیں یا نہیں۔ اب قریش یہ سمجھ چکے ہیں کہ اِن حالات میں رسول اللہ کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا کرنے کی صورت میں ایک لڑائی ہوگی جس میں کسی کے بچنے (Survive) کی اُمید نہیں ہے۔ عرب کے قانون (Law) کے مطابق قاتل (Murderer) اور مقتول (Murdered) ایک ہی قبیلے سے ہونے پر معاملہ جنگ کی صورت اِختیار نہیں کرتا۔ قریشی سردار چاہتے ہیں کہ رسول اللہ کو بنی ہاشم میں سے کوئی قتل کردے۔ اِس سلسلہ میں اُنہوں نے بنی ہاشم کے خاندان کو پیش کش (Offer) کی ہے:

> ''اگر محمد کو کوئی ہاشمی قتل کردے تو ہم چار گنا (Four Times) دیت (Blood money) دیں گے، ایسا کرنے والے کی حفاظت (Security) کی ذمّہ داری بھی ہم لیں گے۔''

بنی ہاشم نے یہ پیش کش ٹھکرا (Rejected) دی ہے (سبل الھدیٰ و الرشاد: 377/2)۔

قریش نے رسول اللہ کے خِلاف جنگ کے دوسرے ذرائع (Option) سوچنا شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے ہیں۔قریش محرم 7نبوی (617عیسوی) کی پہلی (1st) تاریخ کو مکّہ کے بالائی (Upper)علاقہ حجون (Hajun) کے مقام پر جمع ہیں۔اُنہوں نے فیصلہ کیا ہے:

''اگر بنی ہاشم محمد کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے نہیں کرتے تو ہم سارے قبیلہ کا سوشل بائیکاٹ (Social boycott) کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔''

یہ منصوبہ (Plan) پچھلے تمام منصوبوں سے زیادہ خطرناک (Dangerous) ہے، اِس کا نشانہ (Target)صرف رسول اللہ یا اِن پر ایمان لانے والے نہیں بلکہ تمام ہاشمی ہیں۔اِس فیصلہ سے بنی ہاشم کی تمام عورتوں، بچوں اور بُوڑھوں کا نقصان ہے۔اِس طرح بنی ہاشم پر زندگی تنگ کر دی جائے گی۔معاہدہ کچھ یوں ہے:

1۔ مکّہ کے رہنے والے کسی فرد کو یہ اِجازت نہیں کہ وہ کسی ہاشمی (بچہ، جوان، بوڑھا، عورت یا مرد) سے گفتگو (Talking) کرے۔

2۔ مکّہ کے کسی فرد کو یہ اِجازت نہیں کہ وہ کسی ہاشمی سے ہاتھ ملائے(Shake hand)، ایسا کرنے والا ناپاک(Unclean) سمجھا جائے گا۔

3۔ مکّہ کے کسی فرد کو اِختیار (Authourity) نہیں کہ کوئی چیز بنی ہاشم سے خریدے یا بیچے(Buy and sell)۔

4۔ مکّہ کا کوئی فرد بنی ہاشم میں شادی (Wedding) نہیں کرے گا، نہ ہی اپنی بیٹی کی شادی بنی ہاشم میں کرے گا۔

5۔ اگر کسی کے ذمّہ (Owe) بنی ہاشم کے کسی فرد کا قرض (Loan)واپس کرنا (Under debt) ہے تو وہ ہاشمی کو قرض کی رقم(Amount)واپس نہیں کرے گا۔

6۔ کوئی بھی شخص، بنی ہاشم تک کھانے پینے کا سامان (Eatables) پہنچنے نہیں دے گا۔

7۔ بنی ہاشم سے کسی شرط (Condition) پر بھی صُلح (Peace pact) نہیں کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی۔

یہ ساری شرطیں (Restrictions) اُس وقت تک نافذ (Implemented) رہیں گی جب تک:

1۔ محمد اپنا دِین نہ چھوڑ دے

2۔ بنی ہاشم، محمد کی حمایت نہ چھوڑ دیں

3۔ بنی ہاشم، محمد کو ہمارے (قریش کے) حوالے (Handover) نہ کر دیں کہ ہم اُس سے جو چاہے سُلوک (Treatment) کریں۔

4۔ قریشی قبیلے محمد کو قتل نہ کر دیں (دلائل النبوۃ للبیہقی: 311/2، سیرت ابن ہشام: 350/1)۔

بنی ہاشم کے خِلاف اِس معاہدہ (Treaty) کو منصور بن عِکرمہ بن ہاشم *(Mansur bin 'Ikramah bin Haashim)* نے لکھا ہے (سیرت ابن ہشام: 350/1)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق یہ معاہدہ نَضر بن حارث بن عَلقمہ یا بغیض بن عامر بن ہاشم *(Bagheed bin 'Amir bin Haashim)* نے لکھا ہے۔ معاہدہ لکھنے کے بعد کعبہ میں لٹکا (Hang) دیا گیا ہے (طبقات ابن سعد: 209/1)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق معاہدہ ابوجہل کی خالہ (Maternal aunt) اُمّ جُلاس بنت مخرّبہ حنظلیہ *(Umm Julas Mukharribah Hanzalite)* کے پاس رکھوا دیا گیا۔ مکّہ کے رہنے والے کچھ لوگ اِس معاہدہ کے خِلاف ہیں لیکن اِن کی بات کسی نے نہیں سُنی۔

اِس معاہدہ کا عِلم بنی ہاشم کو ہوا تو وہ بھی ابی طالب کے ساتھ کئے گئے اپنے عہد (Commitment) پر قائم اور رسول اللہ کا ساتھ دینے کے لیے تیّار ہیں۔ بنی ہاشم نے عہد کِیا ہے:

”جب تک ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ ہے، ہم محمد کو قریش کے حوالے نہیں کریں گے“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہاڑوں کے درمیان راستہ ، درّہ (Pass) کو گھاٹی (Ghhatti) یا شعب (Sh'ab) کہتے ہیں۔ کم و بیش (Workout) تمام سرداروں کے پاس شعب (گھاٹیاں) ہیں۔ عرب شعب میں خیمے (Tents) ایک خاص ترتیب (Order) سے لگاتے ہیں۔ اگر پہاڑ کی چوٹی (Peak) سے دیکھا جائے تو اندازہ (Assess) کرنا مُشکل نہیں ہوتا کہ قبیلہ کے سردار کا خیمہ کون سا ہے۔ خیموں کی ترتیب (Arrangement) عمومی طور (Normally) پر یوں ہوتی ہے کہ قبیلہ کے سردار کا خیمہ درمیان (Center) میں لگایا جاتا ہے۔ سردار کے خیمہ کے اِردگرد اُس کے بیٹوں، بھتیجوں (Nephews) اور قریبی رِشتہ داروں کے خیمے ہوتے ہیں۔ دُور کے رِشتہ دار اپنے خیمے باہر کی طرف لگاتے ہیں۔ عرب کی روایت (Tradition) ہے کہ جب کوئی شخص پناہ مانگے تو وہ اِسے شعب (گھاٹی) میں رہنے کی اِجازت دیتے ہیں۔ پناہ لینے والا عام گھروں میں نہیں رہتا بلکہ شہر سے باہر شعب میں رہتا ہے۔ مکّہ کے آس پاس پہاڑوں کے سلسلہ کا نام ''ابوقُبیس'' *(Abu Qubays)* ہے۔ اِن پہاڑوں میں بہت سی گھاٹیاں ہیں۔ ایک گھاٹی ابی طالب کی ملکیت (Ownership) ہے جو اُنہیں اپنے والد عبدالمُطّلِب سے وَراثت (Inheritance) میں ملی ہے۔ اِسے ''شعب ابی طالب'' *(Sh'ab Abi Talib)* کہا جاتا ہے۔ اِس گھاٹی کو شعب بنی ہاشم *(Sh'ab Bani Haashim)* اور شعبِ اِبن یوسف *(Sh'ab Ibn Yousuf)* بھی کہتے ہیں۔ شعبِ ابی طالب کعبہ سے ایک (1) کلومیٹر دُور شمال مشرق (Northeast) میں واقع ہے۔ (آج کل اِس گھاٹی کو شعبِ علی *(Sh'ab 'Ali)* اور اِس پر واقع بازار کو ''سُوق اللیل'' *(Souq al Layl)* کہا جاتا ہے۔) قریش کے بائیکاٹ کرنے پر بنی ہاشم کے تمام لوگ شعبِ ابی طالب میں آ گئے ہیں (الروض الانف: 127/2)۔

قریش کے بائیکاٹ کا معاہدہ بنی ہاشم کو کوئی مہلت (Deadline) دیئے بغیر نافذ (Implement) کر دیا گیا ہے۔ اِن کے لیے اب شہر میں رہنا ممکن نہیں ہے۔ یہ بنی ہاشم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ سے محبّت اور عہد کی پاس داری (Honour) کا امتحان ہے۔ ابولہب اور اُس کے بیوی بچے بنی ہاشم کا واحد خاندان ہے جس نے اِس مُشکل میں رسول اللہ کا ساتھ نہیں دیا (سیرت ابن ہشام: 351/2)۔ وہ قریش کے ساتھ مکّہ ہی میں موجود، اِس بائیکاٹ میں برابر کا شریک اور اپنے عمل پر فخر (Proud) کرتا ہے۔ مکّہ کے اِردگرد خشک پتھروں کے پہاڑ ہیں۔ کسی پھل دار (Fruit bearing) درخت کا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ بنی ہاشم سے خرید و فروخت (Business) نہ کرنے کی شرط (Condition) بھی نافذ ہوچکی ہے۔ اِس لیے بنی ہاشم کے پاس شعب میں جانے سے پہلے کوئی اِنتظام (Arrangement) کرنا یا خوراک ذخیرہ (Stock) کرلینا اب ممکن نہیں رہا۔ رسول اللہ کا گھر مکّہ کے بڑے اور عمدہ گھروں میں سے ایک ہے۔ ہنستے بستے گھر چھوڑ کر کھلے میدان (Open field) میں رہنا آسان نہیں ہے۔ اب گھروں کی بجائے خیموں میں رہنا پڑے گا۔ موسم کی شدّت (Intensity) خیموں میں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اب نہ گھر جیسی آسانی ہے، نہ تحفظ (Security) کا اِحساس۔ یہاں تو صرف صبر اور مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔ اِن حالات میں دِن گزارنا آسان نہیں لیکن کسی نہ کسی طرح کٹ ہی جاتا ہے۔ رات آتی ہے تو کٹنے کا نام ہی نہیں لیتی، ویرانہ (Desolation) ہے، پریشانی اور خشک پہاڑ۔ زندگی ایک مصیبت نظر آرہی ہے لیکن قبیلہ ساتھ ہے۔

قریش نے شعبِ ابی طالب کی طرف آنے والے راستوں پر اپنے غُلاموں کو بِٹھا دیا ہے تاکہ کھانے پینے کا سامان بنی ہاشم تک نہ پہنچ سکے اور وہ اذیّت (Agony) میں رہیں۔ قریش مکّہ رسول اللہ کا ساتھ دینے والوں کا حوصلہ (Spirits) توڑنا چاہتے ہیں تاکہ یہ لوگ قتل کرنے کے لیے رسول اللہ کو قریش کے حوالے کرنے پر تیّار ہوجائیں۔ قریش کو یقین ہے کہ اِس بار وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ بنی ہاشم کا حوصلہ قائم ہے۔ گرمی سے سردی اور سردی سے گرمی کا موسم آگیا ہے۔ گزرا ہوا سال تمام تکلیفوں کے باوجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کے قبیلہ کی ہمّت نہیں توڑ سکا۔ دردِ دِل (Kind heart) رکھنے والا کوئی شخص کبھی کھانے پینے کا سامان اگر شعب میں پہنچانے کی کوشش کرے تو قریش مکّہ اُس کے راستہ میں دیوار بن کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔

باپ جیسے چچا ابی طالب کو فکر رہتی ہے کہ قریش رات کے اندھیرے (Darkness) میں حملہ کر کے کہیں رسول اللہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ قریشی سرداروں کی دھمکی ابی طالب کے ذہن میں موجود ہے (انساب الاشراف : 268/1)۔ رسول اللہ کی حفاظت کے لیے اِنہوں نے ایک خوبصورت اِنتظام کِیا ہے۔ شام ہوتے ہی رسول اللہ سمیت سب اپنے اپنے بستر (Bed) پر لیٹ جاتے ہیں۔ اندھیرا گہرا ہونے پر ابی طالب رسول اللہ کے پاس آتے ہیں، اِنہیں اِن کے بستر سے اُٹھا کر کسی دوسرے بستر پر لِٹا دیتے ہیں۔ رسول اللہ کے (پہلے) بستر پر کبھی اپنا بیٹا، کبھی بھائی اور کبھی بھتیجا سُلا دیتے ہیں۔ ایسا ایک ہی رات میں کئی بار بھی کرتے ہیں (سیرت ابن اسحاق: 202/1)۔ یوں ابی طالب کسی کو علم نہیں ہونے دیتے کہ رسول اللہ کس بستر پر سو رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے ابی طالب کا مقصد یہ ہے کہ رات کی تاریکی (Darkness) میں اگر کوئی حملہ کرے تو رسول اللہ محفوظ (Safe) رہیں۔ کیا باپ کو اپنے بیٹے سے بھی زیادہ کوئی عزیز ہوتا ہے؟ کیا بھتیجا بیٹے یا بھائی سے زیادہ اہم ہوتا ہے؟ یہاں تو معاملہ رسول اللہ کا ہے اور چچا جانتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ صرف بھتیجا نہیں، اِن کی حفاظت کی خاطر ہی تو سب سختیاں کاٹی (Face) جارہی ہیں۔

قریش نے مکمل اِہتمام (Effort) کِیا ہے کہ بنی ہاشم تک کسی قسم کا مالِ تجارت نہ پہنچ سکے۔ اُنہوں نے دوسرے شہروں سے مکّہ آنے والے تاجروں کو بنی ہاشم سے تجارت کرنے سے منع کر رکھا ہے۔ اُنہوں نے اعلان کر رکھا ہے:

''بنی ہاشم سے تجارت کرنے والا اپنا مال مکّہ کی منڈیوں میں نہیں بیچ سکتا۔ اگر کوئی ہم سے تجارت کرنا چاہتا ہے تو بنی ہاشم کو اپنا مال بیچے نہ اُن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی مال خریدے، اِسی میں بھلائی ہے۔“

ولید بن مُغیرہ نہایت امیر سردار ہے، اُس نے قریش سے کہا ہے:

”بنی ہاشم میں سے جسے بھی کھانے پینے کی چیزیں خریدتے دیکھو، قیمت بڑھا کر فوراً خرید لو، اُسے خریدنے کا موقع (Opportunity) نہ دو۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس مال خریدنے کے لیے رقم (Funds) نہ ہو، تو بھی خرید لے، اِس خرید کے لیے نقد قیمت (Cash payment) میں ادا کروں گا۔“ (سیرت ابن اسحاق: 201/1)

قریش ایسا ہی کرتے ہیں، باہر سے آنے والے تاجروں سے سارا مال خرید لیتے ہیں اور بنی ہاشم کو موقع ہی نہیں دیتے کہ وہ کچھ خرید سکیں۔ اِن دِنوں تجارت کا سامان لے کر مکّہ آنے والوں کو بہت زیادہ منافع (Profit) مل رہا ہے۔ بعض اوقات (Sometimes) اُنھیں اپنے مال کی قیمت کئی گُنا (Manifolds) مل جاتی ہے۔ شعب ابی طالب میں موجود بچوں کے کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوتا، وہ بھوک سے بلکتے (Crying) ہیں جن کی آواز سُن کر قریش کے کچھ لوگ خوش ہوتے اور کچھ تکلیف (Disturbance) محسوس کرتے ہیں (طبقات ابن سعد: 209/1)۔ حج کے دِنوں میں رسول اللہ شعب سے نکل کر لوگوں سے ملے اور اُن تک اللہ کا پیغام پہنچایا ہے۔ حج کے دِن گزرنے کے بعد بنی ہاشم کے تمام لوگ اور دوسرے آزاد مسلمان پھر سے (Again) شعب میں محصور (Under siege) ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد بائیکاٹ سے پہلے ہی حبشہ ہجرت کر چکی ہے، گنتی کے چند مسلمان جو غلام ہیں یا مجبور، مکّہ میں موجود ہیں۔ مکّہ میں رہنے والے تمام قریشی قبیلوں کی مخالفت اور دشمنی کی وجہ سے اِن کے لیے بنی ہاشم کی مدد کرنا ممکن نہیں۔ مکّہ میں رہنے والے ایسے لوگ جنھیں بنی ہاشم کی تکلیف کا اِحساس ہے، چوری چھپے کھانے پینے کا کچھ سامان شعب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں پہنچانے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو اِس کی مقدار (Quantity) اِتنی کم کہ چند دِن کے لیے بھی ناکافی (Insufficient) ہوتی ہے (سیرت ابن ہشام: 354/2)۔

تجارتی سرگرمیاں (Trade activites) نہ ہونے کی وجہ سے بنی ہاشم کے پاس پیسوں (Funds) کی کمی ہر وقت رہتی ہے۔ قریش، بنی ہاشم کو مُشکل ترین حالات میں رکھنے میں کامیاب ہیں۔ اِنہیں اِنتظار ہے کہ کب بنی ہاشم کا حوصلہ ٹُوٹے اور وہ رسول اللہ کو اِن کے حوالے کردیں۔ قریش کو اپنی کامیابی کا یقین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اِن پر کیا بیتی

بنی ہاشم اِس سوشل بائیکاٹ (Social boycott) کے نتیجہ میں خوفناک (Terrible) حد تک بھوک (Hunger) برداشت کر رہے ہیں۔ اِن کے زندہ بچ جانے کی وجہ عربوں کی قوّتِ برداشت (Endurance) اور سال کے چار (4) مہینے ہیں، جنہیں حرام مہینے (Sacred months) کہا جاتا ہے۔ شعب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اِن کا خاندان درختوں کے پتے (Leaves) اور جانوروں کی کھالیں (Hide) اُبال (Boil) کر کھانے پر مجبور ہیں (الروض الانف: 161/2)۔ چارہ (Fodder) نہ ملنے کی وجہ سے بھیڑوں اور اونٹنیوں کے دُودھ خشک ہو گئے ہیں۔ خیموں میں چراغ (Lamp) جلانے کے لیے تیل (Oil) بھی موجود نہیں ہے۔ رات مکمل اندھیرے (Complete darkness) میں گزرتی ہیں۔ سعد بن ابی وقاص بھی اِن لوگوں میں شامل ہیں جو شعب میں محصور (Under siege) ہیں۔ سعد بتاتے ہیں:

> ''ایک رات مجھے بہت بھوک تھی۔ اُس رات میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز آ گئی، میں نے اِسے اُٹھا کر اپنے منہ میں ڈالا اور نگل (Galloped) گیا۔ مجھے آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چیز تھی (الروض الانف: 127/2)۔ ایک اور موقع پر مجھے اونٹ کی کھال (Hide) کا خشک ٹکڑا ملا، میں نے اُسے دھو کر آگ میں بھون کر (Roast) پیس (Grind) لیا۔ میں پسے ہوئے سفوف (Powder) کو پانی میں ملا کر پیتا رہا۔ یوں میں نے تین (3) دِن گزار لیے۔'' (المغازی والسیر: 194)

شعب ابی طالب میں محصور لوگ کیکر (Acacia) اور دوسرے درختوں کے پتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھا کر گزارا کرتے ہیں۔ اِس وجہ سے اِن کے جبڑے (Jaws) درد کرتے رہتے ہیں۔
(شمائل ترمذی:350)۔

قریش نے رسول اللہ کو جادُوگر مشہور کر رکھا ہے جبکہ اِن کے پاس رسول اللہ کو جادوگر ثابت (Prove) کرنے کی کوئی دلیل (Evidence) نہیں ہے۔ وہ ہر وقت اِس کوشش میں رہتے ہیں کہ رسول اللہ سے ایسی بات کہی جائے جو وہ پوری نہ کر سکیں۔ قریش کو ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اَنَس بن مالِک *(Anas bin Maalik)* (611-712,102) بتاتے ہیں:

> ''سُورج غروب ہونے کے بعد رسول اللہ کچھ لوگوں کے ساتھ شعب سے نکل کر وادیٔ مِنیٰ کی طرف جا رہے تھے کہ ولید بن مُغیرہ، ابوجہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام *('Aas bin Hishaam)*، اَسود بن عبدِیغوث *(Aswab bin 'Abd Yaghus)*، اَسود بن مُطّلِب بن اَسد *(Aswad bin Mut-talib bin Asad)*، زَمعہ بن اَسود *(Zam'a bin Aswad)*، نضر بن حارث بن علقمہ اور دوسرے کئی سردار اُنہیں راستہ میں ملے۔ ابوجہل رسول اللہ کے قریب آیا اور طنزیہ لہجہ (Taunting tone) میں کہا:

> ''اِبن عبداللہ! اگر تم اللہ کے سچّے رسول ہو تو اپنے ربّ سے کہو کہ وہ چاند کے دو (2) ٹکڑے کر کے دِکھائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم تمہارے اللہ پر ایمان لے آئیں گے۔''

رسول اللہ نے پُوچھا:

''اگر ایسا ہو جائے تو کیا تم لوگ ایمان لے آ ؤ گے؟''

وہ بولا:

''ضرور (Sure)۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

''ابو سلمہ بن عبد الاسد اور اَرقم بن ابو ارقم! تم اِس بات پر گواہ (Witness) ہو جاؤ۔ یا اللہ! تُو بھی گواہ رہنا۔'' (سیرت ابن اسحاق: 201/1)

قریش مکّہ کو یقین ہے کہ رسول اللہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ رسول اللہ نے اپنے ربّ کے حضور دُعا مانگی کہ میرے ربّ! قریش کے اِس مطالبہ (Demand) کو پورا کرنے کی طاقت (Strength) عطا فرما۔ اللہ کریم نے اپنے رسول کی دُعا قبول کی۔ رسول اللہ نے اپنی انگلی (Finger) سے چاند کی طرف اِشارہ کیا اور اِسے دو ٹکڑے کر دیا ہے۔ ایک ٹکڑا دائیں (Right side) طرف اور دوسرا بائیں (Left side) طرف چلا گیا (صحیح بخاری: 4867)۔ آدھا چاند (Half-moon) جبل ابو قُبیس پر اور آدھا چاند جبلِ قیقعان (Jabl Q'ayqan) پر موجود ہے۔

رسول اللہ وہاں موجود قریشی سرداروں کے نام لے کر کہہ رہے ہیں:

''عَمرو بن ہشام! اپنی آنکھوں سے دیکھ لو، چاند دو (2) ٹکڑے ہو گیا ہے۔ اب تم اِس پر گواہ رہنا، میں نے تمہاری خواہش پوری کر دی ہے۔''

چاند کافی دیر تک دو (2) ٹکڑے رہا اور پھر واپس جُڑ گیا۔ تاریخ اِسے ''شق القمر'' (Splitting of Moon) کہتی ہے۔'' (صحیح مسلم: 2800/7071)

قرآن مجید بیان کرتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ (القرآن۔ القمر۔ 54:2-1)

قیامت قریب آ گئی جس کی (نشانی یہ ہے کہ) چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اگر (اللہ کی) کوئی نشانی (Miracle) دیکھتے ہیں تو (اِس پر غور کرنے کی بجائے) کہتے ہیں: یہ تو بہت ہی زبردست چلتا ہوا جادُو ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن مسعود (653-594,60) ('Abdullah bin Mas'ud)روایت کرتے ہیں:

"قریش نے یہ معجزہ (Miracle) دیکھا تو ایمان لانے کی بجائے کہنے لگے:

"ابو کِبشہ (Abu Kibshah) کے بیٹے نے ہماری نظر بند (Spellbind) کردی ہے۔ اِس نے ہماری نظروں پر جادُو کردیا ہے۔ تجارتی قافلے مختلف جگہوں (Places) پر سفر (Travel) کر رہے ہیں، اگر چاند دو (2) ٹکڑے ہوا ہوگا تو انہوں نے بھی دیکھا ہوگا۔ جب وہ مکّہ آئیں گے تو ہم اُن سے پُوچھیں گے۔"

ابو کبشہ، رسول اللہ کے رضاعی والد (Foster father) حارث کی کُنیّت ہے۔ عرب میں کسی کو عزّت دینے کے لیے یا تو اُس کو کنیت سے بلایا جاتا ہے یا والد کے نام کے ساتھ۔ قریش، رسول اللہ کو اِن کی کُنیت "ابوالقاسم" یا اِن کے حقیقی والد کی نسبت سے "اِبن عبداللہ" کہنے کی بجائے "اِبن ابو کِبشہ" کہہ کر سوچتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ کو کم تر حوالہ (Reference) سے بُلایا ہے۔ عزّت دینے والا تو اِس کائنات کا مالِک ہے۔

اِس واقعہ کے کچھ دِنوں بعد قافلے مکّہ واپس پہنچنا شروع ہوگئے ہیں۔ قریش کو یقین ہے کہ چاند کے دو (2) ٹکڑے ہونے کا واقعہ حقیقی (Real) نہیں بلکہ رسول اللہ نے اُن پر جادُو کردیا تھا جس وجہ سے اُنہیں ایسا نظر آیا۔ وہ بڑے یقین کے ساتھ، آنے والے قافلوں سے چاند کے ٹکڑے ہونے کا پُوچھ رہے ہیں۔ قافلہ والے اِس بات کی تصدیق (Confirmation) کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

"ذی الحجہ کی چودہ (14) تاریخ (Full moon) کو ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھے اور یہ بھی دیکھا کہ دونوں ٹکڑے الگ الگ (Separate) ہو گئے۔" (دلائل النبوۃ: 261/1)

(2) ہندوستان (India) میں راجہ مالا بار (Raja Malabar) نے چاند کے دو ٹکڑے دیکھے۔ راجہ مالا بار نے اپنی مذہبی کتابوں میں آخری نبی کے ہاتھوں چاند کا دو (2) ٹکڑے ہونا پڑھ رکھا تھا۔ اِس معجزہ (Miracle) کو دیکھنے کے بعد راجہ مالا بار رسول اللہ پر ایمان لے آیا۔ (Indian office library- London- Manuscript No: 2807/152-173)

چاند کی سطح (Surface) کا جائزہ (Overview) لینے کے لیے جولائی 1971 عیسوی میں امریکی اِدارہ ناسا (NASA) نے اپالو 15 (Apollo 15) چاند پر بھیجا۔ اِس مشن (Mission) نے چاند کی سطح (Surface) کی تصویریں (Photographs) لیں تو اُنہیں تقریباً ایک سو (100) کلومیٹر لمبے شگاف (Slit) کے نشان (Mark) نظر آئے۔ اچھی روشنی اور طاقت ور (Powerful) دُوربین (Telescope) کی مدد سے یہ شگاف زمین سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ سائنسدان (Scientists) اِسے "ہیڈلے رِل" (Hadley rille) کہتے ہیں (Encyclopedia Britannica: Hadley Rille)۔

شعب ابی طالب میں رسول اللہ نے تین (3) سال گھر کے برتنوں (Utensils) اور دوسرے سامان (Utilities) کے بغیر گزارے ہیں۔ اپنے شہر میں رہتے ہوئے بھی ایسا ہے جیسے کسی جنگل (Forest) یا صحرا میں رہ رہے ہوں۔ سیّدہ خدیجہ کے پاس بس ایک ہنڈیا (Eastern Cauldron) اور ایک کُوزہ (پیالہ۔Goblet) ہے۔ اِس بے سروسامانی (Scarcity of resources) میں یہ بھی ٹُوٹ گیا ہے، نیا کُوزہ نہیں خریدا جاسکتا۔ دِن رات اِسی طرح صبر میں گُزر رہے ہیں کہ رسول اللہ اور اُن کے گھر والوں کے پاس پانی پینے کے لیے برتن بھی نہیں ہے۔ ایک دِن شعبِ ابی طالب کے قریب سے برتن جوڑنے (Repair) والا گُزرا تو سیّدہ نے اپنا کُوزہ مرمّت (Repair) کروایا اور اِسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ سیّدہ خدیجہ بلاشبہ مکّہ کی سب سے امیر خاتون تھیں۔ کہاں سیّدہ کا سامانِ تجارت اور منافع (Profit) مکّہ کے باقی تمام تاجروں کے مجموعی (Collective) سامان سے زیادہ ہوا کرتا تھا اور کہاں پانی پینے کے لیے برتن بھی نہیں ہے۔ وفا (Loyalty) اور محبّت سے بنی ہوئی اِس عظیم شخصیت نے رسول اللہ سے کبھی شِکوہ (Complaint) نہیں کِیا۔ ہمیشہ ہی رسول اللہ پر جان، مال، محبّت، سب کچھ قربان کِیا اور اِس پر اللہ کا شکر ادا کرتی ہیں۔

سیّدہ خدیجہ کی عمر اِس وقت پینسٹھ (65) سال ہے۔ ذرا اندازہ کریں کہ ناز و نعم (Pampered) میں پلنے (Grown up) والی، امیری اور آسانیوں (Ease) میں زندگی گزارنے والی، سچ کا ساتھ دینے، حق پر کھڑا رہنے کی وجہ سے شعب میں بھُوک اور پیاس برداشت کرنے پر مجبور (Compel) کر دی گئی ہے۔ اِنہیں درختوں کے پتے اور جانوروں کی کھالیں کھانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اِن سختیوں کی وجہ سے سیّدہ بیمار پڑ گئیں لیکن رسول اللہ کا ساتھ چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔

ہشام بن عَمرو *(Hishaam bin 'Amr)* ابھی رسول اللہ پر ایمان نہیں لائے۔ اِن کے پردادا (Great grandfather) کی بنی ہاشم سے قریبی رِشتہ داری ہے۔ ہشام بن عَمرو کا تعلق بنی عامر بن لُوئی *(Bani 'Aamir bin Luey)* سے ہے۔ ہشام بنی ہاشم سے صِلہ رحمی (Kindness) کرتے ہیں۔ موقع ملنے پر ہشام اونٹوں پر کھانے پینے کا سامان لاد (Load) کر شعب ابی طالب کے پاس آکر اونٹ کے سر سے نکیل (Nose string) اُتار لیتے اور اونٹ کے پہلو (Side) پر ضرب (Hit) لگاتے ہیں تو وہ شعبِ ابی طالب میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہشام اِس طرح بنی ہاشم تک کھانے پینے کا کچھ سامان پہنچا دیتے ہیں (سیرت ابن اسحاق: 206/1، انساب الاشراف: 271/1)۔ لیکن ایسا کبھی کبھار (Very rare) ہی ہو پاتا ہے۔

ایک رات ہشام بن عَمرو کھانے پینے کی چیزوں سے لدے ہوئے (Loaded)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین (3) اونٹ شعب ابی طالب میں چھوڑ آئے ہیں۔قریش مکّہ کے علم میں یہ بات آئی تو وہ اکٹھے ہو کر ہشام کے پاس آگئے ہیں۔ ہشام نے اِنہیں یقین (Surety) دلایا ہے کہ آئندہ وہ ایسا کچھ نہیں کریں گے جس سے قریش ناراض (Upset) ہوں۔ سب لوگ اطمینان کرنے کے بعد واپس چلے گئے ہیں۔

حکیم بن حزام سیّدہ خدیجہ کا بھتیجا (Nephew) ہے اور ابھی رسول اللہ پر ایمان نہیں لایا۔اُس نے گندم (Wheat) خریدی اور اپنی پھوپھی جان کو پہنچانے کے لیے شعب کی طرف جا رہا ہے۔ راستہ میں حکیم کی مُلاقات ابو جہل سے ہو گئی ہے۔ابو جہل پُوچھ رہا ہے:

''یہ گندم کہاں لے جا رہے ہو؟''

حکیم بتا رہا ہے:

''میں گندم اپنی پھوپھی جان کے لیے لے کر جا رہا ہوں۔''

ابو جہل نے حکیم کا راستہ روکتے ہوئے کہا ہے:

''یہ گندم تم بنی ہاشم کے پاس لے کر نہیں جا سکتے۔''

حکیم اور ابو جہل میں بحث (Altercation) ہو رہی ہے کہ ابوالبختری بن ہشام (d:624) *(Abul Bakhtari bin Hishaam)* کا اِدھر سے گزر ہوا ہے۔ ابوالبختری بھی رسول اللہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ بحث سُن کر وہ ابو جہل کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ حکیم کو گندم لے جانے دو لیکن ابو جہل کسی طرح ماننے کو تیّار نہیں ہے۔ بحث بڑھتی جا رہی ہے۔ بات ہاتھا پائی (Fistfight) تک پہنچ گئی ہے۔ ابوالبختری نے قریب پڑی اونٹ کی ہڈی (Bone) اُٹھائی اور ابو جہل کے سر پر دے ماری ہے۔ اِس کے بعد ابو جہل کو زمین پر گرا کر پاؤں سے روندا (Trample) ہے۔ حکیم گندم کی بوری (Bag) سیّدہ خدیجہ کو پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے (سیرت ابن اسحاق: 202/1، الروض الانف: 284/3)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ دِن بعد ہشام نے موقع پا کر کھانے پینے کا سامان پھر سے شعب میں پہنچا دیا ہے۔ اِس بار قریش اِن کے ساتھ سختی (Strictly) سے پیش آئے اور اِنہیں مارنے (Kill) کا اِرادہ کر لیا ہے۔ ابوسُفیان بن حَرب کے عِلم میں آیا تو وہ قریش سے کہہ رہا ہے:

"ہشام کو چھوڑ دو (Leave him)، اِس نے اپنے رِشتہ داروں کے ساتھ صِلہ رحمی (Mercy) کی ہے۔ میں خُدا کی قَسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ ہمیں بھی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا ہی سُلوک کرنا چاہیئے تھا۔ ہم ایسا کرتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ ہم نے بنی ہاشم کے ساتھ جو سُلوک کِیا ہے میں اِسے پسند (Like) نہیں کرتا۔ دُشمنی اِس سے بہتر انداز (Better way) میں بھی کی جا سکتی تھی۔"

ابوسُفیان کی بات سُن کر سب لوگ خاموشی (Silently) سے واپس اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں (سبل الہدیٰ والرشاد: 413/2، طبقات ابن سعد: 306/1)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں محمد تمہارے حوالے کرنے کو تیار ہوں

بنی ہاشم کو شعب کی سختیاں (Hardships) اُٹھاتے ہوئے ایک (1) سال گُزرا، پھر دوسرا (2nd) اور اب تیسرا (3rd) سال بھی گُزر گیا ہے۔ اِن تین (3) سالوں میں بنی ہاشم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھرپور ساتھ (Full support) دیتے ہوئے ہر تکلیف برداشت کی ہے۔ مکّہ میں جو لوگ اِس معاہدہ کے لکھے جانے کے مخالف تھے، اِنہیں اب زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی کہ یہ سراسر ظُلم (Cruelty) اور زیادتی (Unfair) ہے۔

قریش مکّہ کے بعض لوگوں نے گُزرے ہوئے تین (3) سالوں میں یہ کوشش کی ہے کہ بنی ہاشم کا سوشل بائیکاٹ (Social boycott) ختم کروایا جاسکے۔ قریش اِس کے لیے دو (2) ہی صورتوں (Options) میں تیّار ہوتے ہیں:

محمد کو ہمارے حوالے کردو، ہم اِس کے ساتھ جو چاہیں سُلوک کریں

یا

محمد نئے دِین سے لاتعلقی (Renounce) اور آئندہ اِس کی تبلیغ نہ کرنے کا اعلان کرے۔

یہ شرطیں (Conditions) نہ تو رسول اللہ کو منظور (Acceptable) ہیں نہ ہی بنی ہاشم کو۔ اِن کے لیے شعب کی تکلیفیں (Difficulties) اُٹھانا رسول اللہ کو قریش کے حوالے کرنے سے آسان ہے۔ ہشام بن عمرو ایک دِن زبیر بن ابواُمیّہ *(Zubayr bin Abu Umayyah)* مخزومی کے پاس آیا ہے۔ دونوں شروع دِن سے ہی بنی ہاشم کے سوشل بائیکاٹ کے خِلاف ہیں۔ زبیر بن ابواُمیّہ، رسول اللہ کی پھوپھی عاتِکہ بنت عبدالمُطّلِب *('Aatikah bint 'Abdul Mut-talib)* کا بیٹا ہے۔ ہشام نے زبیر سے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم یہ برداشت کرتے ہو کہ تمہارے بچے تو خوب کھا پی کر سوئیں، تم اپنی زندگی سکون سے گزارو جبکہ تمہارے ماموں اور اُن کے بچے کھانے کے لیے ترسیں (Dying for)؟ کیا یہ کسی طرح بھی مناسب ہے؟''

زبیر جواباً کہہ رہا ہے:

''میں اکیلا (Alone) اِس معاملہ میں کیا کرسکتا ہوں؟ اگر کوئی دوسرا (2nd) میرے ساتھ ہوتو میں قریش کا لکھا ہوا معاہدہ پھاڑ (Tear off) ڈالوں۔''

ہشام اُسے بتا رہا ہے:

''ایک اور آدمی تو موجود ہے۔''

زبیر پُوچھ رہا ہے:

''وہ کون ہے؟''

ہشام کہہ رہا ہے:

''وہ دوسرا آدمی میں ہوں''

اِس پر زبیر بن ابو اُمیّہ نے کہا ہے:

''تو پھر تیسرا (3rd) تلاش کرو''

ہشام اب مطعِم بن عدی بن نوفل کے پاس ہے۔ ہشام نے رِشتہ داری کا حوالہ (Reference) دے کر مطعِم کو ملامت (Rebuke) کرنا شروع کر دیا ہے۔ مطعِم بن عدی نے کہا ہے:

''اِس صورتِ حال میں تمام قریشی قبیلوں کے سامنے، میں اکیلا کیا کرسکتا ہوں؟''

ہشام مطعِم کو بتا رہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''معاہدہ کو ختم کرنے کی حمایت میں ایک اور آدمی بھی موجود ہے جو اِس صورتِ حال سے پریشان ہے۔''

مطعِم: ''وہ دوسرا (2nd) کون ہے؟''

ہشام: ''وہ دوسرا (2nd) شخص میں ہوں''

مطعِم: ''پھر تیسرا (3rd) بھی تلاش (Search) کرو''

ہشام: ''میں تیسرا (3rd) شخص بھی تلاش (Search) کر چکا ہوں۔''

مطعِم: ''وہ کون ہے؟''

ہشام: ''وہ تیسرا (3rd) زبیر بن ابواُمیّہ ہے۔''

مطعِم: ''اب چوتھا (4th) آدمی تلاش کرو۔''

ہشام نے مکّہ میں بنی ہاشم کے لیے نرم گوشہ (Soft heart) رکھنے والے لوگوں پر غور کیا اور ابوالبختری کے پاس چلا آیا ہے۔ اِس سے بھی وہی گفتگو (Dialogue) ہوئی ہے جو مطعِم بن عدی سے ہوئی۔ ابوالبختری پُوچھ رہا ہے:

''بھلا کوئی اور بھی اِس خیال (Idea) کا حامی (Supporter) ہے؟''

ہشام نے اِسے بتایا ہے:

''زبیر بن ابواُمیّہ، مطعِم بن عدی اور میں''

ابوالبختری نے ہشام کو مشورہ (Advice) دیا ہے:

''پانچواں (5th) آدمی بھی ڈھونڈو۔''

اِس کوشش (Effort) میں کہ بنی ہاشم کے خِلاف (Against) سوشل بائیکاٹ ختم ہو، ہشام اب زَمعہ بن اَسود بن مُطّلِب بن اَسد *(Zam'ah bin Aswad bin Mut-talib bin Asad)* کے پاس آیا ہے۔ اِسے بھی رِشتہ داری یاد دِلاتے ہوئے (Reminding) بنی ہاشم پر ہونے والے ظُلم کے خِلاف مدد دینے کے لیے کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمعہ بن اَسود کا سوال بھی وہی ہے۔

''اِس بات کا کوئی اور بھی حامی ہے؟''

ہشام نے سب کے نام گنوائے (Enumerated) ہیں۔ اگلے دِن یہ سب مکّہ کے بالائی (Upper) علاقہ حجون (*Hajun*) کے پاس جمع ہوئے اور آپس میں وعدہ کیا ہے:

''ہم بنی ہاشم پر ہونے والے ظُلم کے خِلاف ہیں اور قریش کا لکھا ہوا معاہدہ پھاڑ ڈالیں گے۔''

زبیر بن ابواُمیّہ کہہ رہا ہے:

''اِس کی اِبتدا (Beginning) میں کروں گا یعنی سب سے پہلے میں بولوں گا۔''

ایک طرف یہ لوگ اگلے دِن کی منصوبہ بندی (Planning) کر رہے ہیں تو دوسری طرف شعب میں رسول اللہ، ابی طالب سے کہہ رہے ہیں:

''چچا جان! جو معاہدہ قریش نے ہمارے خِلاف لکھ کر کعبہ میں لٹکایا تھا، اُسے دیمک (Termite) نے چاٹ (Eaten) لیا ہے، اُس معاہدہ پر اللہ کے نام کے سِوا (Other than) اب کچھ باقی نہیں رہا۔'' (طبقات ابن سعد: 188/1)

ابی طالب، رسول اللہ سے پُوچھ رہے ہیں:

''بیٹا! ہمارے پاس تو کوئی آتا جاتا (Visitor) نہیں، یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے؟''

رسول اللہ بتا رہے ہیں:

''چچا! یہ بات مجھے اللہ کریم نے بتائی ہے۔''

ابی طالب، رسول اللہ کا جواب سُن کر مسکراتے ہوئے، بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے، کعبہ کی طرف چل پڑے ہیں۔ ابی طالب نے کسی کو کعبہ روانہ نہیں کیا کہ تصدیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Confirmation) کر سکیں کہ بھتیجا ٹھیک کہہ رہا ہے یا نہیں۔ انہیں تو رسول اللہ کی بات پر اتنا ہی یقین (Belief) ہے جتنا سُورج کے نکلنے سے اُجالا (Brightness) ہونے پر ہوتا ہے۔ ابی طالب پُورے یقین اور اطمینان کے ساتھ کعبہ کی طرف چلے جا رہے ہیں، چہرے پر سکون اور مسکراہٹ ہے۔ ایسے چل رہے ہیں جیسے جنگ جیت کر جا رہے ہوں۔ ابی طالب کعبہ پہنچے تو یہاں ایک بحث (Debate) جاری ہے۔ زبیر بن ابو اُمیّہ کہہ رہا ہے:

''مکّہ والو! کیا یہ اِنصاف (Fair) ہے کہ ہم تو کھائیں پئیں، کپڑے پہنیں، تجارت کریں اور بنی ہاشم برباد (Doomed) ہوں۔ اُن کے بچے بھُوک اور پیاس سے تڑپیں (Longing)، اُن کے ہاتھ سامانِ تجارت بیچا جائے نہ ہی اُن سے خریدا جائے۔ خُدا کی قسم! میں اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ معاہدہ پھاڑ نہ ڈالوں۔''

ابوجہل بھی وہیں موجود ہے، زبیر کی بات کے جواب میں کہہ رہا ہے:

'تم غلط کہتے ہو، خُدا کی قسم! اِس معاہدے کو کوئی نہیں پھاڑ سکتا۔''

اِس پر زمعہ بن اَسود کہہ رہا ہے:

''اِبن ہشام (ابوجہل) زبیر نہیں، تم غلط کہتے ہو۔ ہم اُس وقت بھی خِلاف تھے جب یہ معاہدہ لکھا گیا۔''

ابوالبختری اِس بحث میں حصّہ لیتے ہوئے (Participate) کہہ رہا ہے:

''زمعہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اِس معاہدہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے نہ ہم اِس کے حامی (Supporter) ہیں اور نہ اِسے مزید ماننے (Accept) کے لیے تیّار ہیں۔''

مطعِم بن عدی کہہ رہا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''تم دونوں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ جو کوئی تمہاری بات کے خلاف کہہ رہا ہے وہ غلط ہے۔ ہم اِس معاہدہ اور اِس میں لکھی ہوئی عبارت (Content) سے بری الذمّہ (Free from) ہیں۔''

ہشام بن عَمرو بھی اِن کی حمایت (Support) میں بول رہا ہے۔ ابوجہل ایک جہاندیدہ (Widely traveled) آدمی ہے، سارا معاملہ (Issue) سمجھتے ہوئے کہہ رہا ہے:

''اچھا! تو یہ بات رات کی تاریکی (Darkness) میں طے (Agree) کر لی گئی ہے، اِس کا مشورہ (Consultation) یہاں نہیں بلکہ کہیں اور ہو چُکا ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 374/1، السیرۃ النبوۃ ابن کثیر: 45/2)

ابی طالب سب کو مخاطب (Address) کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''میں محمد تمہارے حوالے کرنے کے لیے تیار ہوں۔'' (سیرت ابن اسحاق: 203/1)

یہ سُن کر سب پر سنّاٹا (Dead silence) چھا گیا ہے۔ بنی ہاشم کی حمایت کرنے والوں کے چہرے اُتر (Long faces) گئے اور قریشی سرداروں کی آنکھوں میں چمک (Shine) واضح نظر آ رہی ہے۔ قریشی سردار ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں:

''آخر کار بنی ہاشم کی ہمّت (Strength) جواب دے ہی گئی، لیکن تین (3) سال بعد۔ اگر یہ لوگ پہلے ہی ہماری بات مان لیتے، تو اِتنی تکلیفیں نہ اُٹھاتے، خیر ہم تو کامیاب ہو ہی گئے ہیں۔ اب ہم محمد کے ساتھ جو چاہیں گے سُلوک کریں گے۔ ہمارے خداؤں لات، منات، عُزّیٰ اور ہُبل کو ''اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خدا'' کہنے والا اب کوئی باقی نہیں رہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گا۔ جب محمد نہیں رہے گا تو اُس کا دِین کیسے باقی بچے گا۔“

ابی طالب اِن کی باتیں سُن کر مسکراتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

”اگر محمد کی بات غلط ثابت (Prove) ہو جائے تو میں اُسے تمہارے حوالے کرنے کو تیار ہوں۔“

یہاں موجود لوگ ابی طالب کی بات غور (Keenly) سے سُن کر پُوچھ رہے ہیں:

”کون سی بات غلط ثابت ہو جائے تو آپ محمد کو ہمارے حوالے کر دیں گے؟“

ابی طالب:

”محمد نے بتایا ہے کہ جو معاہدہ تم نے ہمارے خِلاف لکھ کر کعبہ میں لٹکایا تھا، اُسے دیمک نے چاٹ لیا ہے۔ اُس پر اللہ کے نام کے سِوا کچھ باقی نہیں رہا۔“

یہاں بیٹھے ہوئے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ابی طالب نے بات تو اِنصاف والی (Justified) کی ہے۔ مطعِم بن عدی کعبہ کے اندر (Inside) گیا تو دیکھتا ہے:

”معاہدہ دیمک چاٹ چکی ہے۔ صرف ”**باسمک اللھم**“ *(Be Ismak Allahumma)* باقی ہے۔“ (طبقات ابن سعد: 210/1، سیرت ابن ہشام: 377/1)

اِس طرح ظُلم والا بائیکاٹ تین (3) سال بعد دس (10) نبوی میں ختم ہو گیا ہے (انساب الاشراف: 270/1)۔ بنی ہاشم نے رسول اللہ کی حفاظت کا وعدہ پورا کیا اور کسی بھی حال میں اِنہیں اکیلا نہیں چھوڑا۔ رسول اللہ اور بنی ہاشم، مکّہ میں اپنے گھروں میں واپس آ گئے ہیں۔ بنی ہاشم شعب سے نکلے ہیں تو اِن سب کا بُرا حال ہے۔ سب کے رنگ (Complexion) جل (Burnt) کر سیاہ (Black) ہو چکے اور جسم کی ہڈیاں (Bones)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باہر نکل آئی ہیں۔ دوسری طرف، معاہدہ تحریر (Document) کرنے والے منصور بن عِکرمہ بن ہاشم کا بازو سوکھ (Dry) کرنا کارہ (Useless) ہوگیا ہے، قریش اِسے جادُو قرار دے (Declare) رہے ہیں۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القرآن۔ القمر۔ 54:2)

یہ لوگ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو (اِس پر غور کرنے کی بجائے)

کہتے ہیں: یہ تو بہت ہی زبردست جادُو (Sorcery) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس نبی کو ہم قیامت تک نہیں مانیں گے

شعبِ اِبی طالب کا مُشکل وقت گزر تو گیا لیکن کئی اور مصیبتیں (Troubles) کھڑی کر گیا ہے۔ اِس عرصہ میں بنی ہاشم بیماری (Illness) کی صورت میں دوا (Medicine) اور علاج (Treatment) سے بھی محروم (Deprived of) رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ جیسا چچا پچھلے تین (3) سال میں جس ہمّت (Strength) کا مظاہرہ (Exhibit) کرتا رہا ہے، اُس نے سارے قبیلہ کو حوصلہ (Kept spirits high) دیئے رکھا۔ ابی طالب پچاسی (85) سال کی عمر میں بھوک، پیاس، پریشانی، رسول اللہ کی حفاظت اور چھوٹے بچوں کے لیے مُشکل وقت سے لڑتے رہے ہیں۔ ہمّت کا پہاڑ تو اِس سب پر خوش ہے کہ میرا بھتیجا خیریت سے ہے۔

ابی طالب نے رسول اللہ کو پاس بُلا کر محبّت سے اپنے قریب بٹھایا ہے۔ رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں:

> "بیٹا! جب میں مرجاؤں تو تم یثرب میں بنی نجار *(Bani Najjaar)* میں اپنے (دادا عبدالمُطّلِب کے اور اپنے) ننیہال (Maternal relatives) کے پاس چلے جانا۔ وہ اپنے لوگوں کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے ہیں۔"

شعب سے واپس آ کر ابی طالب بیماری سے اُٹھ نہیں سکے اور تقریباً آٹھ (8) مہینے بعد شعبان دس (10) نبوی کو وفات پا گئے ہیں۔ ابی طالب کو مکّہ میں حجون میں دفن کیا گیا ہے (انساب الاشراف: 289/2)۔ رسول اللہ اور چچا کا ساتھ بیالیس (42) سال تک قائم رہا۔ رسول اللہ کا بچپن، جوانی، شادی، کاروبار، اعلانِ نبوّت اور اِس کے بعد قریش کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرا سُلوک ، یہ سب اِن دونوں نے ساتھ ہی دیکھا ہے۔ رسول اللہ نے ابی طالب کو کبھی باپ سے مختلف نہیں پایا، مُشکل وقت میں رسول اللہ نے بھی بیٹوں کی طرح ابی طالب کی مدد کی اور ہمّت بڑھائی۔

ابھی چچا کی وفات کو کچھ دِن ہی گزرے ہیں کہ رسول اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی سیّدہ خدیجہ دس (10) رمضان دس (10) نبوی (619 عیسوی) کو اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں۔ وہ خدیجہ جنھوں نے اپنی زندگی رسول اللہ کے لیے وقف (Dedicate) کردی، رسول اللہ کا دست و بازو (Support) بنیں، مُشکل ترین حالات میں رسول اللہ کا ساتھ دیا، اپنے مالِک سے جاملی ہیں۔ رسول اللہ کو اِن دو پیاری ہستیوں (Personalities) کی وفات کا بہت صدمہ (Shock) ہے۔ آپ نے اِس سال کو ''عام الحزن'' *('Aam al Huzan)* (غم کا سال۔ Year of sorrow) قرار دیا ہے (سیرت ابن ہشام: 416/1)۔

سیّدہ خدیجہ، رسول اللہ پر اُس وقت ایمان لائیں جب دوسرے لوگوں نے اِنکار (Refusal) کیا۔ رسول اللہ کی اُس وقت تصدیق (Confirmation) کی جب لوگوں نے انہیں جھٹلایا (Deny)۔ رسول اللہ کو اُس وقت حوصلہ (Courage) دیا جب اللہ کے کلام کے جلال (Awe) سے رسول اللہ گھبراہٹ (Panic) کا شکار تھے۔ رسول اللہ کے اَخلاق اور حُسنِ سُلوک کی گواہی دی اور زندگی بھر اِن کا ساتھ نبھایا۔ جبریل اِن کے لیے اللہ کا سلام لے کر حاضر ہوئے۔ سیّدہ خدیجہ کو رسول اللہ کی پہلی بیوی اور ایمان لانے والوں کی پہلی ماں (اُمّ المومنین) ہونے کا اعزاز (Honour) حاصل ہے (القرآن۔ الاحزاب۔ 6:33)۔ جب تک سیّدہ خدیجہ حیات (Alive) رہیں، رسول اللہ نے دوسرا نِکاح نہیں کیا (صحیح مسلم: 2436/6281)۔ سیّدہ خدیجہ پچیس (25) سال تک رسول اللہ کے نِکاح میں رہیں۔ ابراہیم بن محمد *(Ibrahim bin Muhammad)* کے علاوہ رسول اللہ کی ساری اولاد سیّدہ خدیجہ سے ہی پیدا ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ خود قبر (Grave) میں اُترے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے سیّدہ خدیجہ کو قبر میں اُتارا ہے (طبقات ابن سعد:30/8)۔ آپ مقام حجون (قبرستان جنت المعلیٰ) مکّہ میں دفن کی گئی ہیں۔

رسول اللہ نے کہا:

''مریم بنت عمران (Maryam bint Imran - Mary) (اللہ کے نبی عیسیٰ کی والدہ) اور خدیجہ بنت خویلد اپنے اپنے زمانہ کی بہترین عورتیں ہیں۔'' (صحیح بخاری:3815)

رسول اللہ کو جسمانی تکلیفوں کے علاوہ اخلاقی اعتبار (Morally) سے بھی بہت تنگ کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ مکّہ کی گلیوں سے گزر رہے ہوں تو آوازیں کسی (Denounce) جاتی ہیں، کوئی کہتا ہے:

''یہ کسی مجنون (Insane) کا شاگرد (Pupil) ہے جو اِسے اُلٹی سیدھی کہانیاں سناتا ہے اور یہ سُن کر ہمیں سُناتا رہتا ہے۔'' (انساب والاشرف:163/1)

کوئی کہتا ہے:

''محمد! آج آسمان سے کوئی نیا حکم نہیں آیا؟''

کوئی یوں دِل دُکھاتا (Hurt) ہے:

''خُدا کو رسول بنانے کے لیے تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔''

نبیّہ اور منبّہ بن حجاج کہتے ہیں:

''ہم جیسے مالدار (Wealthy)، سردار، بیٹوں والے اور ہوشیار (Clever) لوگ موجود ہیں مگر.....

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (القرآن۔ الرعد۔ 32:13)

(پیارے رسول!) آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق (Ridiculed) اُڑایا گیا۔ میں نے ایسے اِنکار کرنے والوں کو مُہلت (Respite) دی (لیکن اُنہوں نے اِس مُہلت سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور اپنی روِش (Persist) پر قائم رہے)، کچھ وقت گزرنے کے بعد میں نے اِنہیں گرِفت (Seized) میں لے لیا (اب بھی ایسا ہی ہوگا)۔ آپ دیکھ لیں کہ میرا عذاب کیسا (سخت۔ Terrible) تھا۔

رسول اللہ جب لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اچھے اور بُرے اعمال (Deeds) کا صلہ (Reward) مرنے کے بعد ملے گا تو لوگ اِس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اُن لوگوں کے خیال میں مرنے کے بعد حساب کتاب نہیں ہوگا۔ اُبی بن خلف *(Ubaey bin Khalf)* (d:625) رسول اللہ کے پاس آیا ہے۔ اُبی، اُمیّہ بن خلف کا بھائی اور رسول اللہ سے دشمنی میں پیش پیش ہے۔ اُس کے ہاتھ میں ایک پرانی ہڈی (Bone) ہے جو ریزہ ریزہ (Pieces) ہو رہی ہے۔ رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

"محمد! تمہارا خیال ہے کہ اللہ ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔"

یہ کہتے ہوئے اُس نے ہڈی کو مسل (Press) کر کے ریزہ ریزہ کر دیا اور پھونک مار کر اُڑا دیا۔ اب کہہ رہے ہیں:

"بھلا اب بتاؤ کہ ہم کیسے زندہ کئے جائیں گے؟"

رسول اللہؐ سے سمجھا رہے ہیں کہ جو ربّ پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ زندہ کیوں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا۔ اللہ کریم نے اپنے رسول کی حمایت میں پیغام بھیجا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ (القرآن۔ یسین۔ 36:78-79)

یہ ہمارے سامنے مثالیں (Examples) بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش (Birth) کو بھول گیا ہے۔ کیا ہم نے اُسے عدم (No existence) سے وجود (Existence) نہیں عطا کیا۔ کیا وہ اپنے ربّ کو مخلوق (Creature) کی طرح بے بس (Helpless) سمجھتا اور خیال کرتا ہے کہ جس طرح انسان مُردے (Dead body) کو زندہ نہیں کرسکتا، اللہ کریم بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ یہ کہتا ہے کہ بوسیدہ (Decayed) ہڈیوں کو کون زندہ (Quicken) کرے گا؟ آپ اِسے بتادیں کہ اِنہیں وہی ربّ زندہ کرے گا جس نے اِنہیں پیدا کیا ہے۔ آپ کا ربّ تخلیق (Creation) کے تمام کام جانتا ہے۔ کیا آپ کے ربّ کے لیے بے جان کو زندہ کرنا مشکل کام ہے؟

کچھ لوگ رسول اللہ کو دیکھ کر بُلند آواز میں قہقہے (Laughter) لگاتے اور مذاق اُڑاتے (Ridicule) ہیں، اِنہی میں سے ایک حارث بن قیس سہمی *(Harith bin Qays Sehmite)* کہتا ہے:

”محمد اپنے ساتھیوں (Companions) کو دھوکہ (Deceiving) دے رہا ہے کہ مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے اور اچھے کام کرنے پر جنّت ملے گی۔ یاد رکھو! مرنے کے بعد کوئی زندگی (جزا و سزا۔ Reward or punishment) نہیں ہے۔“ (سبل الہدیٰ والرشاد: 2/461)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابوجہل کہتا ہے:

''ہم (بنی مخزوم) اور بنی عبدِ مناف (بنی ہاشم) برابر کے قبیلے ہیں، نیک نامی (Reputation) میں بھی ہم ایک دوسرے کے برابر رہے۔ ایسا کوئی کام نہیں جو بنی عبدِ مناف نے کیا ہو اور ہم اِس میں پیچھے رہ گئے ہوں، یوں سمجھ لو کہ ہم برابر کے گھوڑے ہیں۔ آج وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر ایک نبی آیا ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ بتاؤ بھلا اِس بات کا مقابلہ (Counter) ہم کیسے کریں؟ خُدا کی قسم! ہم قیامت تک اُس نبی پر ایمان نہیں لائیں گے جو بنی عبدِ مناف (بنی ہاشم) سے ہو، ہم اِس کی بات ہرگز نہیں مانیں گے۔''

بنی زہرہ کا سردار، اخنس بن شُریق، ابوجہل سے تنہائی (Privacy) میں مل کر پُوچھ رہا ہے:

''ابوالحکم! میں تم سے ایک بات پُوچھتا ہوں۔ ہم دونوں کے سوا یہاں ہماری بات سننے والا کوئی تیسرا (3rd) موجود نہیں، مجھے بتاؤ کہ محمد سچا ہے یا جُھوٹا؟''

ابوجہل، اخنس کو بتا رہا ہے:

''خُدا کی قسم! محمد سچّا ہے۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا لیکن جب قصَی کی اولاد لِواء، حِجابہ، نَدوہ اور سِقایہ (مکّہ میں مختلف عہدوں۔ Authority) کے ساتھ نبوّت بھی لے جائے تو باقی قریش کے لیے کیا بچا؟'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 259/4، الروض الانف: 197/3)

بنی مخزوم مُرّہ بن کعب کی اولاد ہے۔ بنی مخزوم کا سردار ولید بن مُغیرہ یہ بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلے عام کہتا ہے:

''میں قریش کا سردار ، سب کی نظروں میں عزّت دار (Honourable)، مال و دولت میں بھی محمد سے بہتر ہوں، کیا میرے ہوتے ہوئے محمد پر وحی آ سکتی ہے؟''

اللہ کریم نے ولید بن مُغیرہ کو یوں جواب دِیا ہے:

وَ اِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَـتَهٗ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ (القرآن۔الانعام۔124:6)

جب اُن کے پاس ہماری کوئی عالی شان نشانی آئے تو کہتے ہیں: ہم اِس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ (ہم پر وحی نازل ہو اور) ہمیں بھی ویسا ہی منصب (Position) (رسالت) عطا (Grant) کِیا جائے جو اللہ نے اپنے رسولوں کو عطا کِیا ہے۔ (آپ کہہ دیجئے کہ) اللہ بہتر جانتا ہے کہ (کون اِس منصب کا اہل ہے اور) کِسے یہ منصبِ رسالت عطا کرنا ہے۔ یہ جرائم پیشہ لوگ (Criminals) جو داؤ پیچ (Tactics) کھیل رہے ہیں، (اِن سے کہہ دیں کہ جو تمہارے جی میں آئے کر دیکھو۔ آخر کار (Ultimately)) اِس کے نتیجہ میں اِنکار کرنے والوں کو اللہ کے ہاں بڑی ذِلّت (Humiliation) اور شدید ترین عذاب (Severe Chastisement) کا سامنا کرنا پڑے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تو محمد کے دِین سے بہت تنگ ہوں

نَضر بن حارث بن علقمہ نے قسم اُٹھائی ہے:

''میں ہمیشہ محمد کے مقابلہ پر ڈٹا (Steadfast) رہوں گا اور لوگوں کو محمد کے خلاف بھڑکاتا (Incite) رہوں گا''

ایک دِن قریش کے سرداروں کے مجمع (Gathering) میں نَضر بن حارث نے یوں تقریر (Speech) کی ہے:

''قریش کے سردارو! جس طرح تم محمد کا مقابلہ (Facing) کر رہے ہو اِس سے کام نہیں چلے گا۔ محمد، تمہارے سامنے جوان ہوا، وہ تم میں سب سے زیادہ خوبیوں (Abilities) کا مالِک ہے، بات کا سچّا اور امانت دار ہے۔ اب، جب عمر گزرنے پر اُس کے بالوں میں سفیدی (Grey hair) آنے کو ہے، تم اُس کو جھوٹا، جادوگر، ساحر، کاہن، شاعر اور مجنون کہتے ہو۔ خُدا کی قسم! میں نے جادوگروں، ساحروں، کاہنوں، شاعروں، مجنونوں کو دیکھا اور اُن کی باتیں سُنی ہیں، محمد میں اُن جیسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم پر جو مصیبت آئی ہے، اِس کا مقابلہ کرنے (Counter) کے لیے کوئی اور طریقہ (Method) سوچو۔ تم لوگ جو باتیں بنا رہے ہو، اِن سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا''

اِس کے بعد نَضر اِنہیں کہہ رہا ہے:

''ایران کے اَسفند یار *(Esfandiyar)* اور رُستم *(Rostam)* وغیرہ کے قصّے (Stories) لوگوں کو سُناؤ، اُنہیں یہ باتیں محمد کے کلام سے زیادہ عجیب (Strange) معلوم ہوں گی۔ وہ قرآن کی بجائے اِن قصّوں میں دلچسپی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Interest) لیں گے اور محمد کو ہمارے مقابلہ میں نا کامی ہو گی۔"

نَضر یمن، شام اور ایران کے علاوہ بہت سے ملکوں میں جا چُکا ہے۔ وہاں وہ ایران کے متعلق بہت کچھ سُن چُکا ہے۔ اِسے ایران کی تاریخ اور وہاں موجود دِین کا عِلم بھی ہے، وہ اہل عِلم کی مجلسوں (Meetings) میں بھی جاتا رہتا ہے۔ مکّہ کے سمجھدار (Prudent) لوگوں میں شُمار (Counted) کِیا جاتا ہے۔ نَضر نے سائے (Shadow) کی طرح رسول اللہ کا پیچھا (Follow) کرنا شروع کر دیا ہے۔ رسول اللہ، اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں، لوگوں کو سمجھانے کے لیے گُزری ہوئی قوموں کے حالات اور انجام (Aftermath) کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ سُننے والے، رسول اللہ کی باتوں کا اَثر (Effect) لے کر اِسلام کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ نَضر یہیں موجود، رسول اللہ کے یہاں سے جاتے ہی لوگوں سے کہہ رہا ہے:

"بھائیو! میں محمد سے زیادہ اچھی باتیں کر لیتا ہوں۔ تو سُنو، میں تمھیں سُناتا ہوں......"

نَضر بن حارث اِنہیں ایران کے قصّے کہانیاں (Stories) سُناتا ہے اور پھر اِن لوگوں سے پُوچھتا ہے:

"محمد مجھ سے زیادہ خوش کلام (Orator) کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا وہ بھی میری طرح پچھلی قوموں کے قصّے نہیں سناتا؟"

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (القرآن۔ الانفال۔8:31)

جب اِن پر ہماری آیات تلاوت (Recite) کی جاتی ہیں تو (وہ طنزیہ انداز (Taunting tone) میں) کہتے ہیں: ہم نے سب کچھ سُن لیا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اِس میں کون سی خاص بات ہے) اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کلام کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب گزرے ہوئے لوگوں کے (انوکھے۔ Unique) قصّے (Fables) ہیں۔ (اِس کے علاوہ اِس کلام میں رکھا ہی کیا ہے؟)

یوں یہ لوگ رسول اللہ کا کام اور بھی مُشکل بنا دیتے ہیں۔ سننے والے کے لیے صحیح اور غلط (Right or wrong) کی پہچان (Recognition) مُشکل ہوجاتی ہے۔

قریش مکّہ کی ساری کوششیں اور زیادتیاں (Abuses) رسول اللہ کا حوصلہ کم نہیں کرسکیں۔ اَسود بن مُطّلِب اور اُس کے ساتھی رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کو دیکھ کر طعنہ زنی (Taunt) کرتے، قہقہے لگاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کا مذاق اُڑانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وہ مسلمانوں کو آتے جاتے دیکھ کر کہتے ہیں:

"وہ دیکھو روئے زمین (Whole world) کے بادشاہ جا رہے ہیں۔

یہ قیصر (روم) وکسریٰ (ایران) پر غالب آجائیں گے۔" (انساب الاشراف:149/1)

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (القرآن۔ الحجر۔ 95-96:15)

یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ اپنے بُتوں کو شریک کرتے اور تمہارا مذاق اُڑا کر خوش ہوتے ہیں کہ اِنہوں نے کوئی کارنامہ (Achievement) انجام دیا ہے تو تمہاری طرف سے ہم اِن کے لیے کافی ہیں۔ اِنہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ تمہارا مذاق اُڑانے کا کیا انجام (Result) ہے۔

ابولہب کی بیوی اُمّ جمیل بھی رسول اللہ کو ایسے ہی پریشان کرتی ہے جیسے ابولہب کرتا ہے۔ اُمّ جمیل ایک ذہین شاعرہ (Poetess) اور اپنا کلام ترنّم (Singing) سے پڑھتی ہے۔ اِسے ہجو (کسی کی توہین (Darogatory) میں کی جانے والی شاعری) کہنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر عبُور (Command) حاصل ہے۔ اُمّ جمیل، رسول اللہ کو ڈھونڈتی ہوئی بیت اللہ میں آ گئی ہے۔ ابوبکر بھی رسول اللہ کے ساتھ موجود ہیں۔ اُمّ جمیل کو آتے دیکھ کر ابوبکر، رسول اللہ سے کہہ رہے ہیں:

''اللہ کے رسول! اُمّ جمیل اِدھر آ رہی ہے، اِس کے ہاتھ میں پتھر ہے۔ مجھے اِس کی نیّت (Intentions) ٹھیک نہیں لگ رہی۔''

رسول اللہ، ابوبکر کو تسلّی دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''فِکر نہ کرو، وہ مجھے دیکھ نہیں سکے گی۔''

اُمّ جمیل قریب آ کر ابوبکر سے کہہ رہی ہے:

''آپ کے دوست نے میرے خلاف شاعری (سورہ لہب) کی ہے، میں بھی ایک شاعرہ ہوں، میں بھی اُس کے خِلاف نظم (Poem) لکھوں گی۔''

رسول اللہ کو دو فرشتوں نے اپنی حِفاظت میں لے لیا ہے۔ اُمّ جمیل رسول اللہ کو دیکھ نہیں پا رہی۔ رسول اللہ ابوبکر سے کہہ رہے ہیں:

''اِس سے پُوچھو، کیا تمہارے (ابوبکر کے) ساتھ یہاں اور بھی کوئی ہے؟''

ابوبکر کے پُوچھنے پر اُمّ جمیل کہہ رہی ہے:

''آپ کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہیں، یہاں آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔''

اُمّ جمیل رسول اللہ کو یہاں نہ دیکھ کر بُڑبُڑاتی (Murmuring) ہوئی واپس جا رہی ہے (الروض الانف: 355/3، صحیح بخاری: 3533)۔

رسول اللہ لوگوں کو دِین کی دعوت دینے کے لیے جا رہے ہیں اور ابولہب رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ رسول اللہ نے اپنی بات ختم کی تو ابولہب کہہ رہا ہے:

''میرا بھتیجا دیوانہ (Insane) ہے۔ اِس کی باتوں میں نہ آنا، یہ تمہیں لات وعُزّیٰ کی عبادت کرنے سے منع کرے گا۔ تم اپنا دِین بچا لو اور اِس سے پرے (Stay away) رہو۔'' (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 185/2، سیرت ابن ہشام، 424/1)

ابوجہل نے ایک دِن دوسرے سرداروں سے کہا ہے:

''میں تو محمد کے دِین سے بہت تنگ (Sick of) ہوں، وہ ہمارے بُتوں کے متعلق کہتا ہے کہ نہ تو یہ کوئی فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ وہ کہتا ہے کہ غلام ہمارے برابر ہیں، اگر ہم نے اُسے یہاں نہ روکا تو وہ ہماری سرداریاں ختم کر دے گا۔ اب مجھ سے مزید برداشت (Tolerate) نہیں ہوتا۔ خُدا کی قسم! کل میں جتنا بھاری (Heavy) پتھر اُٹھا سکا، اُٹھا کر محمد کے سر پر دے ماروں گا، اُس کا سر کچل (Smash) دوں گا۔ میں محمد کا قصّہ ہی تمام کر دُوں گا۔ اُس کے بعد تمہاری مرضی، چاہو تو میرا ساتھ دینا، چاہو تو مجھے بنی ہاشم کے حوالے کر دینا، وہ مجھ سے جو چاہے سُلوک کریں، مجھے کچھ پرواہ نہیں۔''

یہاں بیٹھے ہوئے سرداروں نے اِس بات کو پسند کرتے ہوئے ابوجہل کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلی صبح، ابوجہل ایک بھاری پتھر کعبہ میں اپنے پاس رکھ کر رسول اللہ کا اِنتظار کر رہا ہے۔ رسول اللہ آ کر حجرِ اَسود اور رُکن یمانی والی دیوار کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں۔ (اِس طرح قبلہ اوّل بیت المقدس اور کعبہ، دونوں ہی ایک سمت (Direction) میں ہوتے ہیں۔) رسول اللہ نے نماز ادا کرنا شروع کی ہے۔ جیسے ہی رسول اللہ سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکے (Bent) ہیں، ابوجہل تیزی سے اُن کی طرف جا رہا ہے۔ رسول اللہ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی ابوجہل وہ پتھر زمین پر پھینک کر واپس بھاگ رہا ہے۔ اُس کا رنگ اُڑا (Pale) ہوا اور ہوش (Senses) ٹھِکانے نہیں ہیں۔ یہاں بیٹھے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی سردار ابوجہل سے پُوچھ رہے ہیں:

''ابوالحکم! کیا ہوا، کیا ہوا؟ تمہارا رنگ کیوں اُڑا ہوا (Pale) ہے، تم جیسا بہادر گھبرایا (Frightened) ہوا کیوں ہے؟ کیا محمد نے تم پر کوئی جادُو کر دیا ہے؟''

ابوجہل کے لیے بات کرنا مُشکل ہے۔ اَوسان بحال ہوئے (Came to senses) تو ابوجہل بڑی مُشکل سے رُک رُک کر بتا رہا ہے:

''جیسے ہی میں محمد کے قریب ہونے لگا تو ایک بہت موٹی گردن (Neck) والا اونٹ، جس کا سر بہت بڑا تھا، کھانے کے لیے میری طرف بڑھا۔ میں نے اِتنا بڑا اور موٹا اونٹ اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھا، اگر میں آگے بڑھتا تو وہ اونٹ مجھے کھا جاتا۔'' (مسند احمد: 8833، سیرت ابن اسحاق: 236/1)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ○ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ○ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ○ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ○ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ○ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۬ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (القرآن۔ العلق۔ 96:16-9)

ذرا اِس کی سرکشی (Rebelliousness) تو دیکھو! جب ہمارا پیارا بندہ نماز ادا کرتا ہے تو یہ اُسے روکتا ہے۔ (کتنا ہی اچھا ہوتا) اگر یہ ہدایت پر ہوتا۔ اگر اِس نے (میرے رسول کو) جھٹلایا (Denied) اور حق کے راستہ میں رکاوٹیں (Hindrances) کھڑی کیں تو کیا یہ سمجھتا ہے کہ (اِسے روکنے والا کوئی نہیں؟) اللہ سب دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ اپنی سرکشی (Rebelliousness) سے باز (Desist) نہ آیا تو ہم اِس جھوٹے کو پیشانی (Forelock) کے بالوں سے پکڑیں گے۔ (یہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ دِن بعد ابو جہل پھر سے کہہ رہا ہے:

''اگر میں نے محمد کو کعبہ میں عبادت کرتے دیکھا تو میں اُس کی گردن (Neck) اپنے پاؤں کے نیچے دبا (Press) کر اُسے ختم کر دوں گا۔''

رسول اللہ کے علم میں ابو جہل کی بات آئی تو آپ نے کہا ہے:

''ابو جہل نے ایسا کرنے کی جرأت (Dare) کی تو فرشتے پکڑ کر اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ یہ سب کچھ لوگوں کے سامنے ہوگا۔''

(السلسلة الصحيحة: 3557)

ابو جہل کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ایسا کر سکے۔ کسی اور دِن ابو جہل نے رسول اللہ کو نماز ادا کرتے دیکھ کر سخت لہجہ (Harsh tone) میں کہا ہے:

''میں نے تمہیں یہاں نماز پڑھنے سے منع کیا تھا، تمہیں معلوم نہیں، جتنے دوست میرے ہیں کسی اور کے اِتنے دوست نہیں ہیں۔ میں ابھی اپنے دوستوں کو بُلاتا (Summon) ہوں اور تمہیں سبق سکھاتا ہوں۔'' (السلسلة الصحيحة: 693، مسند احمد: 8833)

رسول اللہ نے جواب میں اِسے جھڑک دیا جس کی تائید (Support) میں جبریل، اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں (سنن ترمذی: 3349)۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (القرآن۔ العلق۔ 96:18)

اُسے کہیئے کہ وہ اپنی مجلس کے دوستوں کو بُلا لے (Summon) (جس پر وہ غرور کرتا ہے)، ہم بھی اپنے فرشتوں کو بُلا لیں گے۔

ایسا کئی بار ہوا ہے کہ ابو جہل نے نماز کے دوران رسول اللہ کو مارنا (Kill) چاہا، ہر بار اُسے ناکامی ہوئی۔ کبھی آسمان کو دیکھ کر ڈر گیا تو کبھی آگ کی خندق (Fire Trench) اپنے اور رسول اللہ کے درمیان دیکھی ہے (تفسیر روح المعانی۔ العلق۔ 96:18-17)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے بعد زمانہ بدلتے دیکھا ہے

ابی طالب کی وفات کے بعد قریش کو بنی ہاشم کے سردار کا ڈر ختم ہو گیا ہے (المستدرک للحاکم:4243)۔ اب اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر ظُلم و ستم شروع کر دیا ہے۔ ابولہب، عُقبہ بن ابو مُعیط اور حکم بن ابوالعاص رسول اللہ کے پڑوسی (Neighbours) ہیں۔ اِن کا معمول (Daily routine) ہے کہ اپنے گھر کا کُوڑا کرکٹ (Filth and garbage) اور جانوروں کا گوبر (Dung) رسول اللہ کے گھر پھینک (Throw) دیتے ہیں۔ رسول اللہ بڑے صبر (Patience) سے رہتے ہیں۔ اِس گندگی (Dirt) کو اُٹھا کر باہر پھینکتے اور صرف اِتنا کہتے ہیں:

”عبدِ مَناف کے بیٹو! تم ہمسایہ ہونے کا حق خُوب ادا کر رہے ہو“

(سیرت ابن ہشام: 416/2، انساب الاشراف: 141/1)

رسول اللہ نے ایک بار کہا:

”مجھے اللہ کی راہ میں اِتنی تکلیف دی گئی کہ کسی اور کو نہیں دی گئی۔ اللہ کی راہ میں مجھے اتنا خوف زدہ (Terrified) کِیا گیا کہ کسی اور کو نہیں کِیا گیا۔“

(سنن ترمذی: 2472)

رسول اللہ بعد کے زمانہ میں ذِکر کرتے رہے:

”میں دو شرارتی (تنگ کرنے والے) ہمسائیوں میں گھرا ہوا (Surrounded) تھا، ایک طرف ابولہب اور دوسری طرف عُقبہ بن ابو مُعیط تھا۔

تمہارے بعد زمانہ بدلتے دیکھا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی: 45/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ گوبر (Dung) اور گندگی اکٹھی کر کے میرے دروازہ پر آکر پھینک دیا کرتے تھے۔'' (انساب الاشراف: 148/1)

عبداللہ بن عَمرو بن عاص (616-683,68) ('Abdullah bin 'Amr bin al 'Aas) کا بیان ہے:

''رسول اللہ ایک دِن نماز ادا کر رہے تھے کہ عُقبہ بن ابومُعیط وہاں آیا اور ایک چادر رسول اللہ کی گردن کے اِردگرد (Around) ڈال کر اُسے بَل دینے لگا (Twisting)۔ قریب تھا کہ رسول اللہ کا دَم گھُٹ جاتا (Suffocated)، ابوبکر بیت اللہ پہنچ گئے۔ ابوبکر نے عُقبہ کو دھکا (Push) دے کر رسول اللہ کی جان بچائی اور لوگوں سے کہا:

''بے شرم لوگو (Shameless)! تم ایسے انسان کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تمہیں بھی اُس ربّ کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے۔'' (المومن۔28:40، صحیح بخاری: 3678)

رسول اللہ مکّہ کی ایک گلی (Street) سے گزر رہے ہیں، عُقبہ بن ابومُعیط نے رسول اللہ کے چہرہ پر تھُوک (Spit) دیا ہے۔ بجائے اِس کے کہ وہ تھُوک رسول اللہ کے چہرہ کی طرف جاتا، حیرت انگیز (Surprisingly) طور پر وہ تھُوک عُقبہ کے گال (Cheek) پر گِر گیا ہے۔ عُقبہ کا گال جَل (Burnt) گیا جس کا نِشان (Mark) عُقبہ کے چہرہ پر ساری زندگی باقی رہا۔

ابولہب نے رسول اللہ کے سر پر خاک (مَٹی۔ Dust) پھینک دی ہے۔ آپ اِسی حالت میں گھر تشریف لائے ہیں۔ رسول اللہ کی بیٹی، آپ کا سر دھوتے (Wash) ہوئے روتی جارہی ہے۔ رسول اللہ اپنی بیٹی سے کہہ رہے ہیں:

''بیٹی! رو نہیں (Do not cry)، اللہ کریم تمہارے بابا (Father) کی حفاظت کرنے والا ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 416/2، سیرۃ النبویہ ابن کثیر: 172)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریش کا گروہ (Group) کعبہ میں موجود ہے۔ اِس گروہ میں ابوجہل، عُتبہ بن رَبیعہ، شَیبہ بن رَبیعہ، ولید بن عُقبہ، اُمیّہ بن خَلف اور عُقبہ بن ابومُعیط شامل ہیں (صحیح مسلم: 1794,4649)۔ وہ آپس میں رسول اللہ کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ حَرم کے قریب ہی کسی نے اونٹ قربان کئے ہیں، ابھی اِن اونٹوں کی گندگی اور انتڑیاں (Waste) وہیں موجود ہیں۔ ابوجہل اِن سے کہہ رہا ہے:

''تم میں سے کون اِتنا بہادر (Daring) ہے کہ بدبودار (Rotting smell) اوجھڑی (جیر۔Rumen) اُٹھا کر لائے اور سجدہ میں جانے پر محمد کے اوپر رَکھ دے۔ اگر ایسا ہو تو مزہ ہی آ جائے۔'' (السلسلة الصحيحة: 2840)

عُقبہ بن ابومُعیط کہتا ہے:

''میرے یہاں ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کارنامہ (Task) میں سرانجام دیتا ہوں۔''

عرب میں مُجرموں (Criminals) کو موت کی سزا دینے کا ایک طریقہ یوں ہے:

''خون اور گندگی سے بھری ہوئی اونٹ کی اوجھڑی مُجرم کے سر پر اِس طرح رکھی جاتی ہے کہ اِس کا سر اور چہرہ اوجھڑی کے اندر چلا جاتا ہے۔ جب اوجھڑی تھیلے (Bag) کی طرح گردن تک چڑھ جاتی ہے تو اِسے نیچے سے باندھ (Tie) دیا جاتا ہے۔ ناک اور منہ اوجھڑی کے اندر بند ہونے سے آدمی سانس گھٹنے (Suffocation) سے مرجاتا ہے۔ اِس کے علاوہ مجرم کی ناک اور منہ میں گندگی بھر (Fill) جاتی ہے۔ یہ طریقہ موت کے علاوہ ذِلّت و رُسوائی (Insult and shame) کا باعث ہوتا ہے۔'' (محمد پیغمبر اِسلام از کونسطنطائن ورجل جورجیو: 86)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُقبہ گندی، بدبودار (Stinking)، غلاظت (Filth) سے بھری ہوئی اوجھڑی اُٹھا لایا ہے۔ رسول اللہ سجدہ کرنے کے لیے جھکے تو اُس نے اوجھڑی آپ کی گردن (Neck) اور کندھوں (Shoulders) کے اُوپر رکھ دی ہے (صحیح بخاری:520، صحیح مسلم:1794/4649، سنن نسائی:308)۔ عُقبہ نے اوجھڑی رسول اللہ کے سر پر اِس طرح رکھی ہے کہ اوجھڑی نے آپ کا سر، گردن اور کندھے (Shoulders) چھپا لیے ہیں۔ اوجھڑی ہر طرف سے زمین کو چھو (Touch) رہی ہے۔ رسول اللہ کے لیے سانس لینا (Breathing) دشوار (Difficult) ہے۔ اوجھڑی اور اِس میں موجود گندگی کا وزن اِس قدر زیادہ ہے کہ سجدہ سے واپس اُٹھنا ممکن نہیں ہے۔ (اونٹ کی اوجھڑی اور اُس میں موجود گندگی کا وزن تقریباً (Estimated) ساٹھ (60) کلوگرام ہے۔ اگر اِتنا وزن سجدہ (Prostration) کی حالت میں کسی کی گردن اور کندھوں پر رکھ دیا جائے تو اُس کے لیے اُٹھنا یا اُس کے نیچے سے نکلنا ممکن نہیں رہتا)۔ یہاں موجود تمام لوگ رسول اللہ کو اِس حال میں دیکھ کر قہقہے (Laughing loudly) لگا رہے ہیں۔ اِن لوگوں کو یقین ہے کہ محمد اب کچھ ہی دیر کے مہمان ہیں۔ وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں (صحیح بخاری:520، صحیح مسلم:1794/4649، سنن نسائی:308)۔ اِن سرداروں کو دیکھ کر کسی کو جرأت (Dare) نہیں ہو رہی کہ رسول اللہ کو اِس مصیبت سے نجات (Relief) دلائے۔ رسول اللہ تقریباً ایک (1) گھنٹہ (Hour) سے اِس گندگی اور بدبو سے بھری (Filled) اوجھڑی کے نیچے بے حس و حرکت (Motionless) پڑے رہے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود غریب ہیں اور قبیلہ کے لحاظ سے بھی کمزور۔ ابوجہل اکثر اِن کو بالوں سے پکڑ کر منہ پر تھپڑ (Slap in the face) مارتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود *('Abdullah bin Mas'ud)* کہتے ہیں:

> ''میں اُس وقت کعبہ میں موجود تھا لیکن اِتنی ہمّت (Strength) نہیں رکھتا تھا کہ اِن سرداروں کی موجودگی (Presence) میں رسول اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسم سے گندگی ہٹا سکتا۔" (صحیح بخاری:520، صحیح مسلم:1794/4649، سنن نسائی:308)

گندگی اور بُو نا قابلِ برداشت (Unbearable) ہے۔ ایک عورت اِدھر سے گُزری تو یہ منظر (Scene) دیکھ کر اُس سے رہا نہیں گیا، وہ دوڑتی ہوئی رسول اللہ کے گھر گئی ہے۔ سیّدہ فاطمہ بنت محمد سنتے ہی دوڑتی ہوئی کعبہ میں آئی ہیں۔ سیّدہ فاطمہ کی عمر اِس وقت پانچ، چھ (5-6) سال ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق سیّدہ رقیّہ بنت محمد اپنے بابا کو اِس مصیبت سے نجات (Relief) دلانے آئیں۔

قریش کسی بھی دشمنی میں عورتوں (لڑکیوں) سے نہیں لڑتے۔ سیّدہ فاطمہ اپنے چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھوں سے اِس گندگی کو اپنے بابا کے کندھوں اور گردن سے ہٹا رہی ہیں (صحیح بخاری:240)۔ سیّدہ نے رسول اللہ کے چہرہ (Face) پر موجود گندگی کو اپنے کُرتہ (Shirt) اور دامن سے صاف کیا تو رسول اللہ ٹھیک سے سانس (Breath) لے سکے ہیں (صحیح بخاری: 520، صحیح مسلم: 1794/4649، سنن نسائی:308)۔ ذرا اندازہ کیجئے اِن ظالموں کی دشمنی اور ننھی سی بیٹی کی محبّت کا۔ ایک بچی اپنے والد کو اِس حال میں دیکھے، وہاں بہت سارے دشمن ہوں اور اللہ کا رسول اکیلا، کیا یہ منظر کبھی بُھلایا (Forget) جاسکتا ہے؟ رسول اللہ نے بُلند آواز میں دُعا مانگی ہے:

"اے اللہ! قریش کو پکڑ لے۔"

قریشی سردار، رسول اللہ کی آواز سُن کر پریشان (Worried) ہو گئے ہیں۔ اُن کی ہنسی غائب اور چہرے اُتر (Long faces) گئے ہیں۔ اُن پر رسول اللہ کی دُعا کا خوف (Fear) طاری ہو گیا ہے۔ (صحیح بخاری: 520، صحیح مسلم: 1794/4649، سنن نسائی:308، السلسلة الصحيحة: 2840)

سیّدہ فاطمہ کا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ دونوں باپ بیٹی خاموشی سے اپنے گھر جا رہے ہیں۔ رسول اللہ اور سیّدہ فاطمہ کے کپڑے گندگی سے بھرے ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ اور سیّدہ فاطمہ بیت اللہ سے نکل کر ابن ابی حُسین *(Ibn Abi Hussain)* کے گھر کی طرف سے مسعیٰ *(Mas'aa)* (سعی کرنے کی جگہ) کی طرف جا رہے ہیں۔ مسعیٰ پار کرنے کے بعد عبّاس بن عبدالمُطّلِب اور ابن اَزہر بن عبدِعوف زہری *(Ibn Azhar bin 'Abd 'Awf Zahrite)* کے گھروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اَخنس بن شُریق کے گھر کے قریب موجود اپنے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ (سیرت ابن اسحاق: 140/1)

باپ بیٹی کو راستہ کس قدر طویل **(Long)** محسوس ہوا ہوگا۔ اِن کے دِل پر کیا گزری ہوگی۔ رسول اللہ کے لیے یہ تمام وقت کس قدر تکلیف دہ **(Painful)** ہوگا۔ گھر پہنچنے پر رسول اللہ کی بیٹی سیّدہ رُقیّہ بنت محمد نے آپ کا سر دُھلایا اور کپڑے بدلوا **(Change)** کر خون اور گندگی والے کپڑے دھوئے ہیں۔

عرب کی روایات **(Traditions)** کے مطابق کعبہ میں سب لوگوں کے لیے پناہ **(Protection)** ہے خواہ وہ قاتل ہی کیوں نہ ہوں۔ لڑائی اور دشمنی کعبہ کے حرم **(Sanctuary)** میں اَمن **(Peace)** میں بدل جاتی ہے۔ رسول اللہ اور مسلمانوں کی دشمنی میں قریش حَرَم کعبہ کا احترام **(Sanctity)** بھول چکے ہیں۔ قریش کو رسول اللہ کے دِین کی وجہ سے اپنا عقیدہ اور حکومت دونوں خطرے میں محسوس ہوتے ہیں۔

اگلی صُبح اللہ کا رسول اُسی حوصلہ **(Courage)** اور عزم **(Determination)** کے ساتھ کعبہ میں اپنے ربّ کے حضور سجدہ کرنے کے لیے موجود ہے۔ بڑی سے بڑی تکلیف بھی رسول اللہ کا حوصلہ کم نہیں کر سکی۔ رسول اللہ نے ایک بار کہا:

"چچا ابی طالب کی زندگی میں قریش مجھے ستانے (تنگ کرنے) میں ڈرپوک **(Coward)** تھے۔" (البدایہ والنہایہ: 148/3، المستدرک للحاکم: 4243)

ابی طالب کی وفات کے بعد قریش مکّہ نے بہت زیادہ تکلیفیں پہنچائیں تو رسول اللہ نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چچا جان! آپ کے بچھڑ (Lost) جانے کو میں نے بہت جلد محسوس کرلیا ہے۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی: 45/3)

ابی طالب کا وجود (Presence) رسول اللہ کے لیے شفقت (Love) بھرا سایہ تھا۔ ابی طالب نے ساری زندگی رسول اللہ پر نچھاور (Sacrifice with love) کردی اور اپنے والد عبد المُطّلِب سے کیا ہوا وعدہ پوری طرح نبھایا (Honoured)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دُعا دے

مکّہ کی مجلس کا رُکن (Member) بننے کے لیے کم از کم عمر کی شرط (Condition) چالیس (40) سال ہے۔ ابولہب، ابو جہل اپنی ذہانت (Intelligence) اور دُور اندیشی (Far sightedness) کی وجہ سے اپنی جوانی (Youth) سے ہی مکّہ کی مجلس کے رُکن ہیں۔ عرب میں قبیلہ کا سردار مقرر (Appoint) کرنے کا کوئی خاص نظام نہیں ہے۔ سردار بننے کے لیے عمر کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ابی طالب کی وفات کے بعد بنی ہاشم کا سردار ابولہب ہے۔ ابولہب نے اپنی سرداری کے اِبتدائی (Beginning) دِنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت (Opposition) اور دشمنی چھوڑ دی ہے۔ (طبقات ابن سعد: 210/1) وہ وضاحت (Clarification) بھی دیتا ہے کہ میں محمد کا حامی (Supporter) نہیں لیکن وہ میرے قبیلہ کا حصّہ ہے، اِس لیے میں اُس کی حفاظت کا ذمّہ دار ہوں۔ ایک دِن ابو جہل نے ابولہب سے کہا ہے:

''محمد سے اپنے باپ دادا کے دِین اور آخرت (Hereafter) کا پُوچھو۔''

رسول اللہ نے جواب دیا ہے:

''جو بھی شرک کرتا ہے یا بُتوں کی عبادت (Idol worship)، اُس کا ٹھکانہ (Abode) آگ ہے۔''

ابولہب یہ جواب سُن کر جو وہ پہلے بھی سینکڑوں مرتبہ (Hundreds times) سُن چکا ہے، رسول اللہ کی دشمنی پر واپس آ گیا ہے۔ محبّت کرنے والا چچا دُنیا سے رخصت ہوا تو رسول اللہ سے دشمنی اور بغض (Prejudice) رکھنے والا ابولہب اختیارات (Authority) کا مالِک ہے۔ اُس کی دشمنی کسی سے چھپی نہیں ہے۔ وہ ہر لمحہ رسول اللہ کو تکلیف پہنچانے کی

جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دُعا دے (صحیح بخاری: 3231)

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپا لے، جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے
اِسے اور کیا نام دے گا زمانہ، یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے (سیّد اقبال عظیم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش میں رہتا ہے۔ اُس نے قریش کو ڈھیل (Let loose) دی ہے کہ وہ رسول اللہ کے لیے مکّہ میں رہنا مُشکل کر دیں۔ ابولہب کی اِس بات سے تسلّی (Satisfaction) نہیں ہوئی تو اُس نے سرِ عام اعلان (Public announcement) کر دیا ہے:

''میں نے اپنے بھتیجے کی سرپرستی (Guardianship) سے ہاتھ اُٹھالیا ہے۔''

اب رسول اللہ کا عملی طور پر (Practically) اپنے قبیلہ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

رسول اللہ کے لیے مکّہ میں زندہ رہنا مُشکل سے مُشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ قریش رسول اللہ کو قتل کرنے پر تیّار ہیں۔ یمامہ *(Yamamah)* کے رہنے والے قبیلہ بنی حنیفہ *(Bani Hanifah)* کے کچھ لوگ حج اور عمرہ کی غرض (Sake) سے مکّہ آئے ہیں۔ قریش نے اِس قبیلہ کے ایک فرد سے رسول اللہ کے قتل کا سودا (Deal) کر لیا ہے (پیغمبرِ اسلام از ڈاکٹر محمد حمید اللہ)۔ رسول اللہ کو بھی اِس منصوبہ (Plan) کا عِلم ہو گیا ہے۔ رسول اللہ نے اِن حالات میں اِسلام کی تبلیغ (Preaching) کے لیے مکّہ سے باہر جانے کا اِرادہ کیا ہے۔ اِس سفر کی ایک وجہ مکّہ کے متبادل (Alternate) رہنے کے لیے جگہ تلاش (Search) کرنا بھی ہے۔ اِس وقت مکّہ کے قریب بڑی آبادی (Twon) ''واج'' *(Waaj)* ہے۔ اس شہر کو بسانے (Settle) والے کا نام واج بن عبدالحیّ *(Waaj bin 'Abdul Hayy)* ہے۔ ایک عرصہ پہلے واج شہر کا رہنے والا ایک شخص شہنشاہِ ایران کی خدمت بجا لایا۔ شاہ نے خوش ہو کر اِنعام (Reward) دینے کے لیے اُس شخص سے پُوچھا:

''تمہیں کیا چاہیے؟''

اُس شخص نے شہنشاہِ ایران سے چند معمار (Masons) اور انجینئر (Engineer) واج بھیجنے کی درخواست (Request) کی تاکہ وہ اِس شہر کے گرد حفاظتی دیوار (Protective wall) تعمیر کر دیں۔ شاہ نے اُس کی درخواست قبول کر لی۔ دیوار کی تعمیر سے واج شہر کا نام ''طائف'' *(Taa-if)* ہو گیا۔ طائف عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''دیوار۔'' یہ عرب کا واحد (The only) شہر ہے جس کے گرد دیوار ہے۔ وادیٔ طائف مکّہ سے پینسٹھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(65) کلومیٹر دُور جنوب مشرق (Southeast) میں واقع ہے۔ اِن دِنوں اونٹ پر یہ مسافت (Journey) دو (2) دِن میں طے کی جاتی ہے۔ خچر (Mule) کی سواری پر یہ فاصلہ ایک (1) دِن کا ہے۔ طائف سطحِ سمندر (Sea level) سے اٹھارہ سو (1,800) میٹر بُلند (High) ہے۔ یہاں پانی بکثرت (Abundance) اور بارش (Rain) بھی ہوتی ہے۔ (آج بھی اگر عرب کے صحراؤں (Deserts) کو عُبور (Cross) کرتے ہوئے طائف پہنچیں تو فضا (Air) ٹھنڈی (Cold) محسوس ہوتی ہے۔) طائف باغوں کا شہر ہے۔ یہاں کے لوگ دولت مند (Rich) اور سُود خوری (Earning interest on lending) اِن کا پیشہ (Profession) ہے۔ زمینوں کی کاشت (Cultivation) کے لیے اِن کے پاس غلام ہیں۔

طائف کے لوگ دولت مند ہونے کی وجہ سے اپنا کچھ وقت عِلم و ادب (Literature) اور ہنر (Skill) سیکھنے میں بھی صَرف (Spend) کرتے ہیں۔ شمالی جزیرہ نما عرب (North Arabian Peninsula) کا واحِد طبیب (Physician) حارث بن کلدہ *(Harith bin Kaldah)* (d:635) طائف ہی میں رہتا ہے۔ اِس طبیب نے عِلمِ طِب (Study of medicine) ایرانیوں سے سیکھا جو اِس میں کمال (Excellence) رکھتے ہیں۔ جزیرہ نما عرب کا عِلمِ نجوم کا مشہور ماہر (Astrologer) عَمرو بن اُمیّہ *('Amr bin Umayyah)* ہے، جو ستاروں کی چال (Movement of stars) سے واقفیت (Having Knowledge) رکھتا ہے، وہ بھی طائف میں رہتا ہے۔

سر سبز و شاداب وادی (Greenfields) میں مکّہ کے رئیسوں (Chiefs) نے باغ اور گھر (Farmhouses) بنا رکھے ہیں تا کہ مکّہ کے سخت موسم میں طائف جا سکیں۔ طائف میں ایک ٹیلہ (Mound) ہے جس پر لات کا مجسمہ (Statue) نصب (Installed) ہے، طائف کے لوگ اِس ٹیلہ کا طواف (Circumambulation) کرتے ہیں۔ اِن کے عقیدہ (Belief) کے مطابق لات خُدا کی تین بیٹیوں (لات، منات، اور عزّیٰ) میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہے۔ ٹیلہ اور اِس کے اطراف (Surroundings) کے علاقہ کو ''بست'' (Bast) کہا جاتا ہے۔ جو شخص اِس علاقہ میں داخل ہو جائے، خواہ قاتل ہی کیوں نہ ہو اُس کا تعاقب (Chase) نہیں کیا جاتا۔ طائف والے اِس بات پر فخر (Proud) کرتے ہیں کہ وہ گندم کی روٹی کھاتے ہیں۔ مکّہ والوں کو گندم کی روٹی (Wheat bread) مُشکل سے ملتی ہے، جب کبھی قریب کے شہروں سے گندم درآمد (Import) ہو تو مکّہ کے لوگ گندم کی روٹی کھاتے ہیں ورنہ کھجوریں، اونٹنی کا دُودھ اور خُشک مچھلی (Dry fish) سے اپنا پیٹ (Stomach) بھرتے ہیں۔ مچھلی، بحیرہ احمر (Red Sea) سے لائی جاتی جو مکّہ سے زیادہ دُور نہیں ہے۔

طائف کا سفر 10 شوال 10 نبوی (مئی کے آخر یا جون 621 عیسوی کے اِبتدائی (Early) دنوں) میں شروع ہوا ہے۔ ابی طالب اور سیّدہ خدیجہ کی وفات (Death) کے ایک (1) مہینہ بعد۔ ماموؤں (Maternal uncles) کی وجہ سے طائف میں رسول اللہ کی رِشتہ داری بھی ہے۔ آپ اِس سفر (Journey) پر زید بن حارثہ کو ساتھ لے کر پیدل نکلے ہیں (سبل الہدیٰ والرشاد: 438/2، طبقات ابن سعد: 211/1)۔ رسول اللہ مُزدَلفہ (Muzdalfah) پہنچ کر یہاں کے لوگوں کو اللہ کی طرف بُلا رہے ہیں۔ کسی نے بھی آپ کی طرف توجّہ (Attention) نہیں دی۔ آپ عرفات ('Arafaat)، شداد (Shadaad) اور ہُدہ (Hudah) سے ہوتے ہوئے طائف میں داخل ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ راستہ میں آنے والے تمام قبیلوں کو اِسلام کی دعوت دیتے آئے لیکن کسی نے بھی اِسلام قبول نہیں کیا ہے۔

طائف میں بنی ثقیف (Bani Thaqeef) آباد (Settled) ہیں جن کا سردار عَمرو بن عمیر ثقفی ('Amr bin 'Umair Thaqfite) ہے۔ بنی ثقیف عرب میں بہادر، غیرت مند اور وفادار (Loyal) قبیلہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ رسول اللہ کو اُمید ہے کہ بنی ثقیف اِن کے لائے ہوئے دِین کو قبول کرلیں گے۔ اگر ایسا ہو جائے تو رسول اللہ قریش کے ظُلم اور زیادتیوں سے بھی محفوظ (Safe) ہو جائیں گے (سیرت ابن ہشام: 419/2)۔ رسول اللہ مسعود بن عَمرو (Mas'ud bin 'Amr)، حبیب بن عَمرو (Habib bin 'Amr) اور عبد یالیل بن عَمرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

('Abd Ya Lail bin 'Amr) سے ملے ہیں۔ یہ تینوں (Three) سردار طائف کے سیاہ و سفید کے مالِک (All in all) ہیں۔ رسول اللہ نے اِنہیں ایمان لانے کی دعوت دی تو اِن میں سے ایک نے رسول اللہ کو کہا ہے:

''اگر اللہ نے تمہیں رسول بنایا ہے تو میں کعبہ کا غلاف (Cover)
پھاڑ (Tear) دوں گا۔ یعنی ایسا ممکن نہیں کہ اللہ تمہیں رسول بنا کر بھیجے۔''

دوسرا طنزیہ انداز (Taunting tone) میں کہہ رہا ہے:
''کیا اللہ کو تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں ملا جِسے رسول بنا کر بھیجتا؟''
تیسرا کہہ رہا ہے:
''اگر تم اللہ کے رسول ہو تو تمہاری بات کو ردّ (Reject) کرنا میرے لیے نہایت نقصان دہ (Harmful) ہے۔ اگر تم اللہ پر جھوٹ گھڑ (Fabricated statements) رہے ہو تو یہ میری شان (Status) کے خِلاف ہے کہ میں کسی جھوٹے (Liar) سے بات کروں۔''

بنی ثقیف کے سرداروں کے بعد رسول اللہ طائف میں رہنے والے تمام لوگوں کو اِسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ رسول اللہ صُبح شام لوگوں کو مل کر اِنہیں اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ رسول اللہ کو طائف میں آئے ہوئے دس (10) دِن گُزر چُکے (Passed) ہیں لیکن کسی ایک (1) نے بھی رسول اللہ پر ایمان لانے کا اعلان نہیں کِیا (طبقات ابن سعد: 212/1)۔ قریش مکّہ بھی آرام سے نہیں بیٹھے، اُنہوں نے بنی ثقیف کو پیغام بھیجا ہے:

''تم لوگوں نے محمد کو نئے دِین کی تبلیغ کی اِجازت کیوں دے رکھی ہے؟ کیا تم (اپنے خدا) لات کو ناراض (Angry) کرنا چاہتے ہو؟ اگر محمد کامیاب ہو گیا تو تمہارا اِتحاد (Unity) ختم ہو جائے گا۔ بھائی، بھائی کے اور بیٹے باپ کے خِلاف ہو جائیں گے۔ تم لوگ محمد کو طائف سے نکال دو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طائف کے سرداروں نے رسول اللہ کو یہاں سے نکل جانے (Leave the place) کا کہا ہے۔ اُنہوں نے طائف کے آوارہ (Loafer) نوجوانوں سے کہا ہے کہ محمد کا مذاق اُڑاتے (Humiliate) اور تنگ کرتے ہوئے اُنہیں طائف سے باہر نکال دیں۔ وہ نوجوان نہ صرف اللہ کے رسول کا مذاق اُڑا رہے ہیں بلکہ اِنہیں پتھر بھی مار رہے ہیں (صحیح مسلم: 628/1426)۔ ایک طرف اللہ کا رسول جو صادِق (Truthful) اور امین (Trustworthy)، دوسری طرف نا قدری (Invaluation) اور بدسلوکی (Mistreatment)، کتنا بڑا امتحان ہے۔ اِن نوجوانوں کو عرب کی مہمانداری (Hospitality) کی روایات (Values) کا بھی پاس نہیں ہے۔ چاروں طرف (All around) سے رسول اللہ اور زید بن حارثہ پر پتھر برسائے جا رہے ہیں۔ زید، رسول اللہ کو پتھروں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بے سُود (In vain)۔ اِس دوران رسول اللہ اور زید دونوں زخمی ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ تکلیف (Pain) اور تھکن (Tiredness) کی وجہ سے نِڈھال (Completely exhausted) ہو کر زمین پر بیٹھ گئے ہیں۔ پتھر مارنے والے رُک گئے ہیں۔ اُن میں سے چند لڑکے رسول اللہ کے پاس آئے ہیں۔ مدد کرنے کے لیے نہیں بلکہ رسول اللہ کو ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑا کرنے اور دوبارہ چلنے پر مجبور (Compel) کرنے کے لیے تا کہ اِن کے لیے اذیّت (Pain) بڑھ جائے۔

طائف سے باہر نکلنے تک سارا راستہ رسول اللہ اور زید بن حارثہ پر پتھروں کی برسات جاری ہے۔ اِس کے علاوہ آوازے کسے (Hurling) اور قہقہے (Laughters) لگائے جا رہے ہیں۔ اِن نوجوانوں نے رسول اللہ کے لیے طائف سے نکلنا محال (Difficult) کر دیا ہے۔ رسول اللہ کے طائف سے باہر نکلتے ہی آوارہ نوجوان فاتحانہ انداز (Victorious style) میں اپنے گھروں کو لوٹ (Return) گئے ہیں۔ طائف سے نِکل کر زید، رسول اللہ کے جِسم سے خون صاف کر رہے ہیں۔ وہ پاؤں صاف کرنے کے لیے رسول اللہ کے جوتے (Shoes) اتارنے کی کوشش (Trying) کر رہے ہیں۔ جوتے پاؤں سے علیحدہ (Separate) نہیں ہو رہے۔ خون جم چُکا اور جوتے پاؤں سے جُڑ (Sticking)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔ رسول اللہ کی عمر اِس وقت پچاس (50) سال اور زید کی چالیس (40) سال ہے۔

(سیرت ابن ہشام: 70/2، سبل الہدیٰ و الرشاد: 488/2، طبقات ابن سعد: 212/1)

وہ ابرِ لُطف کہ جس کے سائے کو گُلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اس کے جسم پر پتھر برستے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُدا کی قَسم! یہ شخص اللہ کا رسول ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن حارثہ جسمانی طور (Physically) پر شدید زخمی (Injured) ہیں اور کوئی مرہم رکھنے والا (Pacify) نہیں۔ آپ اِس وقت بہت غمگین (Sad) ہیں۔ مئی اور جون طائف میں سال کے سب سے گرم (The hottest) مہینے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ سخت دھوپ میں طائف سے مکّہ پیدل سفر کر رہے ہیں۔ آپ پانچ (5) کلومیٹر کا سفر طے کر چکے، اب آپ کو انگوروں (Grapes) کا ایک باغ نظر آیا ہے۔ نہیں جانتے کہ اِس باغ کا مالِک کون ہے۔ سایہ میں آرام کرنے کے لیے رُکے ہیں۔ یہ باغ مکّہ کے رئیس ربیعہ بن عبدِ شمس *(Rabi'ah bin 'Abd Shams)* کا ہے جو رسول اللہ کا دشمن ہے۔ ذرا بے سروسامانی (Helplessness) اور مشکلات (Difficulties) کا اندازہ لگایئے۔ دیارِ غیر (Alien Land)، شدید مخالفت، جِسم زخموں سے چُور (Injured)، ٹُوٹا ہوا دِل (Broken heart)، گرم موسم، ذہنی کوفت (Mental torture) اور دشمن کا باغ۔ نہ ابی طالب جیسا چچا، نہ علی جیسا بھائی، نہ ابوبکر جیسا دوست، نہ خدیجہ جیسی غمگسار (Passionate) شریکِ حیات (Life Partner) ساتھ ہے۔ بے بسی (Helplessness) سی بے بسی ہے۔

ربیعہ کے بیٹے عُتبہ اور شَیبہ بن ربیعہ (d:624) *(Shaybah bin Rab'iah)* اِس وقت اپنے باغ میں موجود ہیں۔ تمام تر دشمنی کے باوجود (Beside) اُنہیں رسول اللہ کو اِس حالت (Condition) میں دیکھ کر اِحساس (Feel) ہوا ہے کہ ہمارا قریشی بھائی مُشکل (Trouble) میں ہے۔ اُنہوں نے اپنے مسیحی غلام عداس *('Adaas)* کو بُلا کر کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اِس مسافر کو انگوروں کا خوشہ (Bunch of Grapes) پیش کرو۔''

عداس انگوروں کا خوشہ ایک طباق (برتن۔ Tray) میں رکھ کر رسول اللہ کے پاس لایا اور پیش کیا ہے۔ رسول اللہ نے **بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم** پڑھ کر خود انگور کھانا شروع کئے اور زید کو بھی دیئے ہیں۔ عداس بڑی حیرت (Astonished) سے دیکھ رہا ہے کہ مسافر نے غلام کو اپنے برابر (Beside / Same status) بٹھایا اور اپنے ساتھ کھانے میں شامل کرلیا ہے۔ اِسے بہت عجیب (Strange) لگ رہا ہے کہ عرب میں ایسا بھی ممکن ہے؟ دوسری حیرت اِسے اِن کلمات (Words) پر ہوئی جو رسول اللہ نے انگور کھانے سے پہلے ادا کئے ہیں۔ عداس رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

''خُدا کی قسم! جو کلمات (Statement) آپ نے ادا کئے ہیں، اِنہیں کہنے والا ایک بھی شخص اِس بستی (Town) میں موجود نہیں۔''

رسول اللہ، عداس سے پُوچھ (Inquire) رہے ہیں:

''تم کس ملک کے رہنے والے ہو اور تمہارا دِین کیا ہے؟''

عداس: ''میں نینوا (عراق) کا رہنے والا اور مسیحی (عیسائی) ہوں۔''

رسول اللہ: ''نینوا (*Nineveh*)، جو یونس بن متیٰ (*Jonah bin Matta*) کا شہر ہے؟''

عداس کے لیے یہ مُلاقات غیر معمولی (Extraordinary) ہے۔ اُس کے لیے یہ نئی بات ہے کہ بُت پرستوں کے شہر میں کوئی نبیوں اور رسولوں کو بھی جانتا ہے۔ عداس اب اور بھی حیرانی سے پُوچھ رہا ہے:

''آپ یونس بن متیٰ کو کیسے جانتے ہیں؟''

رسول اللہ، عداس کو بتا رہے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یونس بن متیٰ میرے بھائی ہیں۔ میں نبی ہوں اور وہ بھی نبی تھے۔'' (الروض الانف: 234/2)

عداس کی حیرت ادب اور احترام (Respect) میں بدل گئی ہے۔ اِسے حقیقت سمجھ میں آ گئی ہے۔ عداس رسول اللہ کے قدموں میں بیٹھ گیا ہے۔ رسول اللہ کے ماتھے (Forehead) کا بوسہ (Kissed) لیا ہے (دلائل النبوۃ البیہقی: 416/2)۔ عُتبہ اور شیبہ سارا منظر (Scene) دیکھ رہے ہیں۔ آپس میں کہتے ہیں:

''ہمارے غلام کو کیا ہو گیا ہے، یہ محمد کے ہاتھ، پاؤں کیوں چُوم (Kissing) رہا ہے؟''

عداس اِن کے پاس آیا تو پُوچھنے لگے:

''یہ تم کیا کر رہے تھے اور کیوں؟''

عداس اِنہیں بتا رہا ہے:

''خُدا کی قسم! یہ شخص اللہ کا رسول ہے۔ زمین پر اِس سے بہتر کوئی انسان نہیں ہے۔ اِس نے مجھے ایسی بات بتائی ہے جو نبی کے سوا کسی کو معلوم (Known) نہیں ہو سکتی۔''

ربیعہ کے بیٹے عداس کو نصیحت (Advices) کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''دیکھو عداس! یہ شخص تمہیں تمہارے دِین سے پھیر دے گا، اپنا دِین بچا لو۔ تمہارا دِین اِس کے دِین سے بہتر ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 421/2)

طائف کے سفر میں صرف عداس کے ساتھ گُزرے ہوئے لمحات (Moment) ہی رسول اللہ کے لیے سکون والے ثابت ہوئے ہیں۔ جب رسول اللہ کو قدرے اطمینان (Peace) ہوا تو اللہ کریم کے حضور دُعا مانگی، جسے دُعائے مستضعفین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(*Mustad'afin*۔ کمزوروں کی دُعا) کہا جاتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضَعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَ ھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی بَعِیْدٍ یَتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی عَدُوٍّ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَکُ عَلَیَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنَّ عَافِیَتُکَ ھِیَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُبِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَ صَلُحَ وَلٰکِنَّ عَافِیَتُکَ ھِیَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُبِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ اَنْ تُنْزِلِ بِیْ غَضَبَکَ اَوْیَحِلَّ عَلَیَّ سَخَطُکَ لَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ (سیرت ابن ہشام: 420/2)

”یا اللہ! میں تجھ ہی سے اپنی کمزوری، بے بسی اور لوگوں کی ناقدری (Ungratefulness) کا شکوہ (Complain) کرتا ہوں۔

یا ارحم الراحمین! (اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے) تُو کمزوروں کا ربّ اور میرا بھی ربّ ہے۔

(میرے ربّ) تُو مجھے کن لوگوں کے حوالے کر رہا ہے؟

کیا بیگانوں (Strangers) کے حوالے، جو میرے ساتھ سختی (Harshly) سے پیش آئیں؟ کسی دشمن کے حوالے جس کو تُو نے میرا مالک بنا دیا ہے؟

(میرے مالک!) اگر تُو ناراض نہیں تو مجھے اِن سب مصیبتوں کی کچھ پرواہ نہیں (Do not care)۔ تیری پناہ (Protection) میرے لیے بہت وسیع (Vast) ہے۔ میں تیرے چہرے کے نُور کی پناہ چاہتا ہوں، جس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے سب تاریکیاں (Darkness) دُور ہوگئیں، جس سے دُنیا اور آخرت کے
معاملات (Affairs) درست ہوئے کہ تُو مجھ پر اپنا غضب (Anger) نازل
کرے یا تیرا عتاب (Reprimand) مجھ پر وارد (Approaching) ہو۔
میں تیری ہی رِضا (Approval / Desire) چاہتا ہوں یہاں
تک کہ تُو خوش ہوجائے۔ تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں رکھتا۔"

اِس دُعا کے ایک ایک لفظ سے تکلیف (Pain) اور دِلی رنج (Heartfelt sadness) کا اندازہ لگانا (Assess) مُشکل نہیں جو دعوتِ اِسلام سے اِنکار اور اہل طائف کی بدسلوکی (Bad treatment) کی وجہ سے رسول اللہ کے دِل پر گُزر رہی ہے۔ اِس سب کے باوجود رسول اللہ کے لیے اللہ کریم کی رِضا ہی سب کچھ ہے۔

اللہ اللہ نبی پاک دا حوصلہ
سختیاں سہہ کے وی مسکراندے رہے

رسول اللہ کے تمام اعضائے بدن (Limbs) پتھروں کی ضرب (Hit) اور چوٹ (Bruises) سے درد (Pain) کر رہے ہیں۔ بھُوک اور پیاس بھی ہے لیکن آپ اِس کو نظر انداز (Ignore) کر کے چلتے جا رہے ہیں۔ صبر و تحمل (Patience) رسول اللہ کی ذات میں بہت نمایاں (Prominent) ہے۔ رسول اللہ قرن ثعالب *(Qarn Th'aalib)* پہنچے تو طبیعت کچھ سنبھلی (Improve) ہے۔ یہ جگہ طائف سے چھبیس (26) کلومیٹر دُور (Away) اور مکّہ سے چالیس (40) کلومیٹر پہلے ہے۔ یہ مقام مکّہ سے ایک (1) دِن کے فاصلہ پر ہے۔ اللہ کے رسول کی دُعا آسمانوں تک پہنچی ہے۔

سیّدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے طائف سے واپسی کے سفر کے متعلق بتایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے غور سے دیکھا تو مجھے اِس میں جبریل نظر آئے۔

جبریل نے مجھ سے کہا:

"اللہ کے رسول! آپ کی قوم نے جو سُلوک (Treatment) آپ کے ساتھ کیا ہے اِس کے بعد اللہ کریم نے پہاڑوں کا فرِشتہ میرے ساتھ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ یہ آپ کے حکم کا منتظِر (Waiting) ہے۔"

اس کے بعد پہاڑوں کے فرِشتہ نے سلام کرنے کے بعد مجھے کہا:

"اللہ کے نبی! اگر آپ چاہیں کہ میں اِن لوگوں کو دونوں پہاڑوں (ابو قُبیس اور قیعقان) کے درمیان کچل (Crush) دوں اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچے، تو ایسا ہی ہوگا۔"

میں نے جواباً کہا:

"نہیں، میں ایسا نہیں چاہتا۔ میں اُمید (Hope) رکھتا ہوں کہ اِنہی لوگوں میں اللہ کریم کی وحدانیت (Oneness) پر یقین رکھنے والے ہوں گے، ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور شرک (Infidelity) سے اِن کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ دونوں پہاڑوں کو ملا دیا جائے جس سے یہ وادی تباہ (Destroy) ہو جائے۔" (صحیح بخاری:3231)

میرا جواب سُن کر پہاڑوں کے فرِشتہ نے کہا:

"آپ نہایت شفیق (Kind) اور مہربان (Merciful) ہیں جیسا کہ آپ کے ربّ نے آپ کا نام رکھا ہے۔" (تفسیر ابن ابی حاتم: التوبہ 9:128)

رسول اللہ تمام سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے رہے لیکن اُن کا حوصلہ کم نہ ہوا (نا معلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان نے کب دیکھا تھا کہ ظالم ظُلم کی اِنتہا (Extreme) کر دیں، اُنہیں مہمان اور مسافر کا احترام بھی نہ رہے، نہ کسی بڑے کی عمر اور عزّت کا لحاظ (Regard) ہو، راہِ ہدایت (Right path) دِکھانے والے کو پتھروں سے مار مار کر لہولہان (Soaked in blood) کر دیں مگر وہ اعلیٰ ظرفی (High moral values) دِکھاتے ہوئے اُنہیں معاف (Forgive) کر دے اور دُعا دے۔ کائنات کے سردار سے ایسی ہی حوصلہ مندی (Courage) اور رحمت (Blessing) کی توقع کی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہی شہر میں اجنبی

بعد کے زمانہ میں سیّدہ عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پُوچھا:

"اللہ کے رسول! کیا آپ نے غزوۂ اُحد (Battle of *Uhd*) کے دِن سے زیادہ مُشکل وقت بھی دیکھا ہے؟"

رسول اللہ نے جواب دیا:

"ہاں! جب میری قوم نے گھاٹی (Valley) (سفر طائف سے واپسی) والے دِن مجھ پر ظُلم وستم کیا، وہ دِن سب سے مُشکل تھا۔"

قُدرت کے رنگ بھی عجیب ہیں۔ ایک طرف طائف کے رہنے والے رسول اللہ سے بدسلوکی (Misbehave) کر رہے ہیں تو دوسری طرف اللہ کی ایک اور مخلوق (Creature)، وادی نصیبین (*Nasibayn*) کے جِنّات (Jinn) کا گروہ (Party / Group) اِدھر سے گُزر رہا ہے۔ (جنّ کا لفظی معنی (Meaning) ہے غائب (Invisible) یا چھپا (Hidden) ہوا۔) نصیبین دَجلہ (Tigris) اور فُرات (Euphrates) کا درمیانی (In between) علاقہ ہے۔ یہ تاریخی شہر جنوبی (Southern) ترکی میں شام کی سرحد (Border) پر واقع (Situated) ہے۔ طائف سے واپسی پر رسول اللہ وادی نخلہ (*Nakhlah*) میں رُکے اور رات یہیں بسر (Spent) کی ہے۔ نمازِ فجر میں رسول اللہ سورہ رحمٰن (*Surah Al Rahman*) (القرآن۔ الرحمٰن۔ 55) کی تلاوت کر رہے ہیں کہ جِنّات کا گروہ سیر کرتا ہوا اِدھر آنکلا ہے۔ رسول اللہ کی اثر انگیز آواز (Charismatic Voice) میں اللہ کا کلام سُن کر اِس کے سحر (Spellbound) میں گرفتار (Captivate) ہوگیا ہے۔ جِنّات زمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اتر کر رسول اللہ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ جنّات رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں (صحیح بخاری: 4921، طبقات ابن سعد: 212/1)۔

اللہ کریم اپنی اِس مہربانی کا ذِکر یوں کرتا ہے:

وَ اِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَیۡکَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوۡہُ قَالُوۡۤا اَنۡصِتُوۡا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوۡا اِلٰی قَوۡمِہِمۡ مُّنۡذِرِیۡنَ

(القرآن۔ الاحقاف۔ 29:46)

(آپ) یاد کریں جب ہم نے جنّات کا ایک گروہ آپ کی طرف متوجّہ (Drew attention) کِیا، وہ آ کر قرآن سُننے لگا۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو (وہ جنّ آپس میں) کہنے لگے: خاموش رہو اور غور سے سُنو (Listen with care)۔ پھر وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ جب ایمان لے آئے تو وہ اپنی قوم کی طرف مبلّغ (Preacher) بن کر لوٹے۔

بعد میں وادی نخلہ میں مسجد تعمیر ہوئی جسے ''مسجدِ جنّ'' *(Masjid Jinn)* کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرتے ہوئے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (القرآن۔ الرحمان۔ 13:55)

''تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمت (Bounties) کا اِنکار کرو (Twain) گے۔''

کہتے تو گروہِ جنّات کہتا:

ہم اپنے ربّ کی کسی نعمت کا اِنکار نہیں کرتے (سنن ترمذی: 3291)۔

رسول اللہ نے نخلہ سے واپس مکّہ جانے کا اِرادہ کِیا تو دِل و جان نثار کرنے والا زید بن حارثہ فکرمندی (Concern) سے پُوچھ رہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے رسول! ہم واپس مکّہ کیسے جائیں گے۔ ابولہب تو قبیلہ کا سردار بنتے ہی آپ کی ذمّہ داری سے ہاتھ اُٹھا چکا ہے۔ آپ کا قبیلہ آپ کا حامی (Supporter) نہیں ہے۔ اب کیا ہوگا؟''

رسول اللہ پورے یقین (Confidence) کے ساتھ کہہ رہے ہیں:

''زید! تم جو دیکھ رہے ہو اللہ کریم اِن حالات میں بہتری کرے گا۔ اللہ اپنے بندوں کا حامی و ناصر (Supporter and helper) ہے۔ وہ اپنے نبی کو غالب (Victorious) کرنے والا ہے۔'' (طبقات ابن سعد: 212/1)

رسول اللہ کو بنی ہاشم کی حمایت (Support) حاصل نہیں۔ اِس صورتِ حال میں رسول اللہ مکّہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مکّہ داخل ہونے سے پہلے رسول اللہ نے کوہِ حرا (جبل نور) کے قریب قیام (Stay) کیا ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نے یہاں کئی دِن تک قیام کیا اور مکّہ میں پناہ ملنے کا اِنتظار کرتے رہے (طبقات ابن سعد: 212/1)۔ رسول اللہ نے بنی خُزاعہ کے ایک گھڑسوار (Horse rider) کے ذریعہ مکّہ کے چار (4) سرداروں کو پیغام (Message) بھیجا ہے کہ اِنہیں پناہ دی جائے۔

قبیلہ بنی زَہرہ کے سردار اخنس بن شُریق نے یہ کہہ کر پناہ دینے سے اِنکار کر دیا ہے کہ وہ قریش کا اِتحادی (Ally) ہے۔ رسول اللہ کی والدہ سیّدہ آمنہ کا تعلق بنی زَہرہ سے ہے۔ اِس لحاظ سے یہ قبیلہ رسول اللہ کا ننیہال (Maternal relatives) ہے۔

بنی عبدشمس کے سردار سُہیل بن عمرو *(Suhayl bin 'Amr)* نے بھی قبائلی روایت (Tribal Customs) کا سہارا (Support) لیتے ہوئے پناہ دینے سے معذرت (Excuse) کر لی اور کہا ہے کہ عامر (لوئی) کے بیٹے کعب کے بیٹوں کے مقابل (Against) پناہ نہیں دیتے۔ عبدیالیل بن عبدکلال *('Abd Ya Layl bin 'Abd*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Kulal نے بھی رسول اللہ کا ساتھ دینے سے اِنکار کر دیا ہے۔ بڑی پریشانی والی صورت ہے۔ کوئی قبیلہ رسول اللہ کو پناہ دے کر ابولہب کو ناراض کرنے کو تیار نہیں ہے۔ قریش رسول اللہ کے قتل کی دھمکی (Threat) دے چکے اور اِس کی کوشش (Attempt) بھی کر چکے ہیں۔ اِس لیے پناہ کے بغیر مکّہ جانا اپنی موت کو دعوت (Invite) دینے والی بات ہے۔ رسول اللہ کو قبیلہ سے نکالنے کے ابولہب کے اعلان نے قریش کا کام آسان کر دیا ہے۔ قریش کو رسول اللہ کے قتل کی صورت میں بدلہ (Revenge) لیے جانے کا ڈر نہیں ہے۔ اب رسول اللہ نہ اپنے قبیلہ کی حمایت (Support) رکھتے ہیں نہ ہی کسی اور قبیلہ نے اِنہیں پناہ (Protection) دی ہے۔

عبدِ مَناف کی شاخ بنی نَوفل کے سردار مطعِم بن عدی نے رسول اللہ کو پناہ دینے کی حامی (Consent) بھری اور قبائلی پناہ دے کر (اپنی ذمّہ داری میں لیا) ہے (سیرت ابن ہشام: 24/2، طبقات ابن سعد: 212/1)۔ مطعِم بن عدی اُن چند لوگوں میں بھی شامل تھا جنہوں نے شعب ابی طالب کی مصیبتوں کو ختم کرنے میں کردار (Role) ادا کیا۔ مطعِم بن عدی نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں سے کہا ہے کہ ہتھیار سجا کر (Armed) اِس کے ساتھ چلیں۔ مطعِم اپنے بیٹوں، بھتیجوں اور رسول اللہ کو ساتھ لے کر بیت اللہ جا رہا ہے۔ قریش اِن سب کو رسول اللہ کے ساتھ دیکھ کر سمجھ چکے ہیں کہ مطعِم کیا اعلان کرنے والا ہے۔ مطعِم، بیت اللہ میں داخل ہو کر کہہ رہا ہے:

> ”میں نے اِبن عبداللہ کو پناہ دی ہے۔ قریش جان لیں کہ محمد کو تکلیف (Trouble) دینے کا مطلب بنی نَوفل کو تکلیف دینا ہے۔“

ابوجہل نے مطعِم کو پناہ دینے کا اعلان کرتے سُن کر پُوچھا ہے:

> ”آلِ مناف! کیا محمد تمہارا نبی ہے؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قریب (Nearby) کھڑا بنی اُمیّہ کا سردار عُتبہ بن ربیعہ کہہ رہا ہے:

''اگر ہم میں کوئی نبی ہو جائے یا کسی کو بادشاہت (Kingship) مل جائے تو اِس میں جلنے (Jealous) والی کیا بات ہے، ابوالحکم''

رسول اللہ اِن کی باتیں سنتے ہوئے عُتبہ سے کہہ رہے ہیں:

''عجیب بات (Very strange) ہے عُتبہ، تمھیں خُدا اور اُس کے رسول کے لیے تو غیرت (Honour) نہ آئی لیکن اپنے قبیلہ کے لیے فوراً غیرت آگئی ہے۔''

رسول اللہ یہاں موجود تمام قریشی سرداروں سے کہہ رہے ہیں:

''اللہ کے دِین پر آجاؤ، اِس میں ہِدایت (Right path) ہے ورنہ مرنے کے بعد آگ میں پھینکے جاؤ گے۔''

قریشی سردار رسول اللہ کی بات سُن کر سٹپٹائے (Confounded) لیکن کچھ کر نہیں سکے کیونکہ رسول اللہ مطعِم بن عدی کی پناہ میں ہیں (طبقات ابن سعد: 212/1)۔ قریش، مطعِم بن عدی جیسے بااثر (Influential) اور طاقت ور (Powerful) سردار کے سامنے سر جھکانے پر مجبور (Compelled to surrender) ہیں (انساب الاشراف: 274/1)۔ مکّہ کی ہر دِل عزیز (Loved by everyone) اور محترم (Favourite and respected) شخصیت صرف اللہ کے دین (Oneness) اور انسانوں کی برابری (Equality) کا اعلان کرنے کی وجہ سے اپنے ہی شہر میں اجنبی (Stranger) بنادی گئی ہے۔ کئی نسلوں (Generations) سے سرداری رکھنے والے خاندان کے عزّت دار (Respectable) انسان کے لیے زندہ رہنا مُشکل کر دیا گیا ہے۔

قریشی سرداروں نے ایک دفعہ پھر مطعِم سے پُوچھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم اپنے دِین سے پھر گئے (Renounced) ہو؟''

وہ جواباً کہہ رہا ہے:

''بنی نوفل کسی کو پناہ دیں تو قریش کے پاس اِس پناہ (ذمّہ داری) کو ماننے (Honour) کے سوا کوئی چارہ (Option) نہیں۔''

اِن مُشکل حالات میں اللہ کریم نے اپنے رسول کو جدو جہد (Struggle) کی کامیابی (Success) کی خوش خبری یوں سنائی ہے:

وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (القرآن۔ الاحقاف۔ 32:46)

یاد رکھو! (Keep in mind) جو شخص اللہ کی طرف دی جانے والی دعوت قبول نہیں کرے گا (وہ تباہ و برباد ہوگا)۔ روئے زمین (Surface of earth) پر کوئی قوت ایسی نہیں جو خُدا کے قانون کو شکست (Defeat) دے سکے۔ (اِس لیے نہ ماننے والوں کا انجام بُرا ہوگا)، (قیامت کے دِن) ایسے لوگوں کا مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (بے شک!) ایمان نہ لانے والے کھُلی گمراہی (Manifest error) میں ہیں۔

اللہ کریم کے اِس پیغام نے رسول اللہ کو ساری تکلیفیں اور مشکلات بھُلا دی ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو

اعلان نبوّت کے بارہویں (12th) سال (622 عیسوی) رجب کی ستائیسویں (27th) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حطیم (Hateem) کے قریب بیت اللہ میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ کی عمر اب اکیاون (51) سال، چار (4) مہینے اور پندرہ (15) دِن ہے۔ جبریل نے آپ کو جگایا (Woke up) اور سلام پیش کیا، رسول اللہ کو اللہ کریم کا پیغام دیا ہے:

"اللہ کریم چاہتا ہے کہ آپ کو کائنات (Universe) کی سیر کرائی جائے۔"

اِسے تاریخ میں اِسراء (Israa -Night journey) کہا جاتا ہے (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 95/2، فتح الباری: 49/5)۔ رسول اللہ اپنے بستر سے اُٹھ کر چشمہ زَم زَم کے قریب آئے ہیں۔ آپ کا سینہ چاک (Cleft) کرنے کے بعد آپ کا دِل آب زَم زَم سے دھویا (Washed) گیا ہے۔ رسول اللہ کے سینہ میں علم و حکمت (Knowledge and wisdom) سے بھرا برتن (Pot) اُنڈیل (Pour) کر سینہ بند کر دیا گیا ہے۔ اِس سارے عمل کے دوران رسول اللہ جاگتے ہوئے (Conscious) یہ سب دیکھ رہے ہیں (صحیح بخاری: 3342، 3887، صحیح مسلم: 163/415، 164/416)۔ اِسی طرح کا واقعہ رسول اللہ کے بچپن میں بھی ہوا تھا جب آپ حلیمہ سعدیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے (محمد رسول اللہ: 217/1)۔

رسول اللہ بیت اللہ سے باہر تشریف لے آئے ہیں۔ یہاں "براق" (Bur-aaq) نام کا ایک خوبصورت جانور کھڑا ہے (صحیح مسلم: 162/411، مسند احمد: 10564)۔ براق کا رنگ سفید (White)، جسامت (Size) گدھے (Donkey) سے بڑی اور خچر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Mule) سے چھوٹی ہے۔ براُق کی پُشت(Lion / rack) اور کان لمبے ہیں (طبقات ابن سعد:224/1)۔ اِس کی تیز رفتاری (High speed) کا عالم یہ ہے کہ جہاں تک نظر جاتی ہے وہاں اِس کا اگلا قدم (Step) پڑتا ہے (صحیح بخاری:3887)۔ (شاید یہ نام اِس جانور کی برق رفتاری (Super speed) کی وجہ سے ہی براُق رکھا گیا)۔ براُق کی رکاب (Stirrup - Holder to ride) جبریل کے ہاتھ میں اور باگ (Rein - Nose string to control and steer) میکائیل (فرِشتہ۔*Mika-eel*) کے ہاتھ میں ہے۔ رسول اللہ براُق پر سوار ہو گئے ہیں۔ سفر شروع ہوا ہے۔ پلک جھپکتے ہی (Wink of an eye) ایسی زمین آئی ہے جہاں کھجوروں کے باغ ہیں۔ جبریل نے رسول اللہ سے کہا ہے:

”اللہ کے رسول! رُکئے اور سواری سے اُتر کر یہاں نماز ادا کیجئے“

رسول اللہ نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ براُق پر سوار ہیں۔ جبریل نے دورانِ سفر (During travel) پُوچھا ہے:

”اللہ کے رسول! کیا آپ جانتے (Know) ہیں آپ نے کس جگہ (Land) پر نماز ادا کی ہے؟“

رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

”نہیں، مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کس جگہ پر نماز ادا کی ہے۔“

جبریل رسول اللہ کو بتا رہے ہیں:

”اللہ کے رسول! اِس جگہ کا نام طیبہ (مدینہ منورہ۔*Taibah*) ہے۔ آپ مکّہ سے ہجرت (Migration) کر کے یہاں آباد (Settle) ہوں گے۔“

جس پہ اِک بار چلے ہیں تیرے قدموں کے چراغ
راستے وہ کبھی ویران نہ ہونے پائے

آپ کی موجودگی بھلے چند لمحوں کے لیے ہو، وہاں بہار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موجود رہی (جے کرشن چوہدری حبیب)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چند لمحے (Few moments) سفر کرنے کے بعد جبریل ایک بار پھر رسول اللہ کو رُکنے، سواری سے اُترنے اور نماز ادا کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ رسول اللہ نے یہاں بھی نماز ادا کی ہے۔ سفر پھر شروع ہوا ہے۔ جبریل کا پھر وہی سوال ہے:

”اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم ہے آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟“

رسول اللہ کا جواب وہی ہے:

”نہیں، مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں نے کس جگہ پر نماز ادا کی ہے۔“

جبریل رسول اللہ کو بتا رہے ہیں:

”اللہ کے رسول! آپ نے اللہ کے نبی مُوسیٰ کے درخت (Tree) کے قریب مدائین/مدین (Madain / Madaa-in) میں نماز ادا کی ہے۔“

ایک بار پھر ایسا ہی ہوا۔ جبریل رسول اللہ سے کہتے ہیں:

”اللہ کے رسول! آپ نے وہاں نماز ادا کی ہے جہاں اللہ کریم نے مُوسیٰ سے کلام کیا تھا: طور سینا (Mt. Sinai)۔“

تیری دید سے سوا ہے، تیرے شوق میں بہاراں
وہ زمیں جہاں گری تھی، تیرے گیسوؤں کی شبنم

بیت اللہ، مکّہ سے شروع ہونے والا سفر بیت المقدس (Al Quds) کی طرف جاری ہے۔ رسول اللہ نے بیت اللحم (Bethlehem) میں رُک کر نماز ادا کی ہے۔ بیت اللحم عیسیٰ کے پیدا ہونے کی جگہ کا نام ہے۔

راستہ میں ایک خوبصورت اور بنی سنوری (Full of makeover) عورت رسول اللہ سے کہہ رہی ہے:

”اللہ کے رسول! میری طرف توجّہ (Require attention) کریں، میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہوں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کے دھیان (Attention) نہ دینے پر جبریل اِس عورت کے بارے میں بتا رہے ہیں:

''اللہ کے رسول! یہ دُنیا (Materialistic world) ہے۔ اگر آپ اِس کی طرف توجّہ کرتے تو آپ کی اُمّت (Followers) دُنیا کو آخرت (Hereafter) پر ترجیح (Preference) دیتی۔''

رسول اللہ، براق پر سواری کرتے ہوئے بڑی تیزی سے فلسطین (Palestine) پہنچ گئے ہیں۔ آپ اُس سرخ ٹیلہ (Red rock) کے قریب سے گزر رہے ہیں جہاں اللہ کے نبی مُوسیٰ دفن (Buried) ہیں۔ رسول اللہ، مُوسیٰ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں (مسند احمد: 10389، سنن نسائی:1632)۔ رسول اللہ نے اِن پر سلام بھیجا، جس کے جواب میں مُوسیٰ بھی رسول اللہ پر سلام بھیج رہے ہیں۔

رسول اللہ، تیرہ سو (1300) کلومیٹر کا سفر چند لمحوں میں طے (Cover) کرتے ہوئے بیت المقدس (Jerusalem) پہنچ گئے ہیں۔ بیت المقدس کے معنی ہیں ''برکت والی زمین۔'' (Blessed land) بیت المقدس (Al Quds) پہاڑوں پر آباد ہے، اِنہی میں ایک پہاڑی کوہِ صیہون (Mount Zion) پر مسجد اقصیٰ (Al Aqsa Mosque) واقع ہے۔ کوہِ صیہون کے نام پر ہی یہودیوں کی عالمی تحریک صیہونیت (International Zionist Movement) قائم (Establish) کی گئی ہے۔ بیت المقدس کی تاریخ کچھ یوں ہے:

اللہ کے نبی ابراہیم اور اُن کے بھتیجے لُوط نے عراق سے بیت المقدس کی طرف ہجرت کی۔ اُنہی کی وجہ سے یہ شہر آباد (Inhabited) ہوا۔ اللہ کے نبی یعقوب (ابراہیم کے پوتے (Grandson) اور اِسحاق کے بیٹے) نے اللہ کریم کے حکم پر مسجد بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی بُنیاد (Foundation) رکھی۔ یہ مسجد بیت اللہ کی تعمیر (Construction) کے چالیس (40) سال بعد بنائی گئی (مسند احمد: 1316)۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ مسجد خستہ حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Dilapidated) ہوگئی۔ اللہ کے نبی سلیمان نے 961 قبل مسیح (BC) میں مسجد اور شہر کی دوبارہ تعمیر (Construct) کروائی۔ اسی لیے یہودی مسجد اقصیٰ کو ہیکل سلیمانی (Ark of Covenant) کہتے ہیں۔ شاہِ بابل بخت نصر نے 586 قبل مسیح میں حملہ کرکے ہیکل سلیمانی اور بیت المقدس کو تباہ و برباد (Destroy) کر دیا۔ وہ ایک لاکھ (100,000) یہودیوں کو قیدی بنا کر اپنے ساتھ عراق لے گیا۔ شہنشاہ فارس (Persian King) کورش کبیر (Cyrus the great) نے 539 قبل مسیح میں بابل (عراق) فتح کیا تو یہودیوں کو فلسطین (Palestine) واپس جانے کی اجازت دی۔ اسی دور میں اللہ کے نبی عُزیر (Uzair) کا اِدھر سے گزر ہوا۔ اُنہوں نے بیت المقدس کو ویران (Desolate) دیکھا تو حیرت سے کہا:

"کیا یہ شہر کبھی دوبارہ آباد ہوگا؟"

اللہ کریم نے عزیر پر نیند (Sleep) طاری کر دی جس کی وجہ سے آپ سو (100) سال تک سوتے رہے۔ عزیر نیند سے جاگے تو دیکھ کر حیران (Surprised) رہ گئے کہ شہر پھر سے آباد تھا۔ (القرآن۔ البقرہ 259:2)

رُومی فوج کے جنرل ٹائٹس (Gen. Kinghts) نے 70 عیسوی میں یروشلم (Jerusalem) شہر اور ہیکل سلیمانی دونوں تباہ کر دیئے۔ اس جنگ میں ہیکل سلیمانی کی ایک دیوار کا کچھ حصہ تباہی سے بچ گیا۔ دو ہزار (2,000) سال سے یہودی زائرین (Pilgrims) اِس مقدّس دیوار (Sacred wall) سے لگ کر روتے ہیں۔ اِسی نسبت سے اس دیوار کو "دیوارِ گریہ" (Wailing wall) کہا جاتا ہے۔ عمر بن خطّاب کے دورِ خلافت (17 ہجری یعنی 639 عیسوی) میں یروشلم فتح (Conquer) ہوا تو مسیحیوں کے ساتھ ایک معاہدہ (Pact) کے تحت (Under) بیت المقدس مسلمانوں کے پاس آ گیا۔

رسول اللہ کے بیت المقدس پہنچنے پر براُق کو حلقہ (Iron loop) سے باندھا گیا ہے۔ رسول اللہ کی دُنیا میں آمد (Arrival) سے پہلے آنے والے نبی اپنی سواریاں یہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باندھا (Tie) کرتے تھے (صحیح مسلم: 162/411)۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نے بتایا:

"اِسراء کی (بیت المقدس اور آسمانوں پر جانے والی) رات میں
بیت المقدس پہنچا تو جبریل نے اپنی اُنگلی (Finger) سے چٹان (Rock) میں
سوراخ (Hole) کیا اور براُق کو اِس سوراخ سے باندھ دیا۔" (سنن ترمذی: 3132،
المستدرک للحاکم: 3370)

رسول اللہ کے آنے پر تمام نبی مسجد اقصیٰ میں جمع (Gather) ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جبریل اذان (Calling for prayer) دے رہے ہیں۔ تمام نبیوں نے صفیں (Rows) باندھ لی ہیں (صحیح مسلم: 172/430، سیرت ابن ہشام: 398/1)۔ سب اِس انتظار میں ہیں کہ نماز کی اِمامت (Leading the prayer) کون کرے گا۔ جبریل نے رسول اللہ کا ہاتھ پکڑ کر اِمامت کے لیے سب سے آگے کھڑا کر دیا ہے۔ اِسی نسبت سے رسول اللہ کو "اِمام الانبیاء" (*Imam al Anbia* - Leader of Prophets) کہا جاتا ہے۔

نماز مکمل ہونے کے بعد ابو الانبیاء (Father of Prophets) ابراہیم تمام نبیوں کو خطبہ دے رہے ہیں (Addressing):

"تمام تعریفیں اللہ کریم کے لیے ہیں جس نے مجھے اپنا خلیل
(دوست) بنایا اور عظیم ملک عطا فرمایا۔ مجھے (نمرود کی) آگ سے بچایا اور
اُس آگ کو میرے لیے سلامتی (Safety) بنایا"

اِس کے بعد اللہ کے نبی موسیٰ، سلیمان اور عیسیٰ نے اللہ کریم کی حمد و ثنا (Praise) بیان کی اور اپنے اوپر اپنے ربّ کے اِحسان (Favours) بتائے ہیں۔ سب سے آخر (Last) میں رسول اللہ خطبہ دے رہے ہیں:

"سب تعریفیں اللہ کریم کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Universe) کے لیے رحمت (Blessing) بنا کر بھیجا ہے۔ مجھے تمام لوگوں کو خوش خبری (Tidings) دینے اور خبردار (Warn) کرنے والا بنایا ہے۔ (میرے مالک نے مجھے) قرآن مجید عطا کیا جس میں ہر چیز کا ذِکر (Mention) واضح (Clear) موجود ہے۔ میری اُمّت *(Ummah)* کو باقی اُمّتوں سے افضل بنایا اور اِسے لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا ہے۔ میری اُمّت، اُمّت وسط (In the middle) بنائی اور اِسے ہی اُمّت اوّل و آخر (First as well as the last) بنایا ہے۔ اللہ کریم نے میرا سینہ (Wisdom) کشادہ (Enlighten) کیا ہے۔ میرا بوجھ (Weight) مجھ سے اُٹھا لیا، میرے ذِکر (Fame) کو میرے لیے بُلند (Exalt) کیا، مجھے فاتح (Victorious) اور آخری نبی بنایا ہے۔"

یہ خطبہ سُن کر ابراہیم نے کہا ہے:

"اِنہی اِحسانات (Kindness) اور اِنعامات (Favours and rewards) کی وجہ سے محمد ہم سب پر فضیلت (Exalted / Elevated) لے گئے ہیں۔"

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (القرآن۔الاسراء 17:1)

وہ اللہ (ہر نقص (Fault)، عیب اور کمزوری (Weakness) سے) پاک ہے جو اپنے بندۂ خاص کو راتوں رات (Within night) مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گردونواح (Surroundings) کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے بابرکت (Blessed) بنا رکھا ہے تا کہ ہم اپنے بندے کو عظیم نشانیاں (Great signs) دِکھائیں۔ بے شک وہ ربّ خوب سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(اُس کا ہر فیصلہ حِکمت (Wisdom) پر مبنی (Based) ہوتا ہے۔)

رسول اللہ کا سفر ابھی جاری (Continue) ہے اور رات بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی

رسول اللہ اب صخرہ *(Sakhrah)* پہاڑ (Mount Temple) پر جبریل کے ساتھ موجود ہیں۔ (عبدالملک بن مروان *('Abdul Malik bin Marwaan)* نے اِس جگہ پر ''قبّہ صخرہ'' *(Qubbah Sakhrah* - Dome of the rock) بنوایا (Consrtucted)، جو آج بھی موجود ہے۔ یہ ہشت پہلو (Octagonal) عمارت (Building) ہے جس کے اوپر سنہری (Golden) رنگ کا گنبد (Dome) ہے۔ مسجد اقصیٰ مستطیل (Rectangle) شکل کی عمارت اور اِس کا گنبد نیلے (Blue) رنگ کا ہے)۔ یہاں سے رسول اللہ آسمانوں کی سیر (Visit) پر جا رہے ہیں، جسے ''معراج النّبی *(M'airaj un Nabi* - Ascention) کہا جاتا ہے۔

اَنس بن مالِک *(Anas bin Maalik)* سے روایت (Reported) ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہا:

''مجھے اور جبریل کو پہلے (1st) آسمان پر لے جایا گیا (صحیح مسلم: 162/411)۔ جبریل نے دروازہ (Door) کھولنے کے لیے کہا تو جواب میں پُوچھا گیا:

''کون ہے؟''

جبریل نے بتایا:

''میں ہوں، جبریل''

پُوچھا گیا:

بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی (صحیح مسلم: 162/411)

محمدؐ کی عظمت کا کیا پوچھتے ہو کہ وہ صاحب قاب قوسین ٹھہرے، بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی، یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے (سیّد اقبال عظیم)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اکیلے (Alone) ہیں یا کوئی ساتھ بھی ہے؟''

جبریل نے کہا:

''محمد میرے ساتھ ہیں''

سوال کیا گیا:

''کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟''

جبریل نے کہا:

''ہاں اِنہیں بُلایا گیا ہے۔''

دروازہ کھُلا اور مجھے خوش آمدید (Welcome) کہا گیا۔ پہلے (1st) آسمان سے ساتویں (7th) تک ایسا ہی ہوتا رہا اور ہم ساتویں (7th) آسمان پر پہنچ گئے۔

پہلے (1st) آسمان پر میری مُلاقات آدم علیہ السلام سے ہوئی، میں نے دیکھا کہ یہاں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ آدم دائیں (Right side) طرف دیکھتے ہیں تو خوش اور بائیں (Left side) طرف دیکھ کر دُکھی (Sad) ہو جاتے ہیں۔

میں نے جبریل سے پُوچھا:

''ایسا کیوں ہے؟''

جبریل نے بتایا:

''آدم تمام انسانوں کے باپ (Father) ہیں۔ دائیں طرف (Right side) نیک روحیں (Souls) جو اچھے کام کرتی رہیں اور بائیں طرف (Left side) وہ لوگ ہیں جو گناہ (Sins) کرتے رہے۔'' (صحیح بخاری: 5576، صحیح مسلم: 162/411)

دوسرے (2nd) آسمان پر میری مُلاقات (Meeting) اللہ کے نبی یحییٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے ہوئی۔ (دونوں نبی آپس میں خالہ زاد بھائی (Maternal

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(cousins) ہیں)۔ عیسیٰ درمیانے قد والے(Medium height)، سرخ و سفید (Fair complexion)اور قدرے گھنگھریالے(Fairly curly hair) بالوں والے ہیں۔ بال گیلے (Wet) تھے، گویا ابھی غسل (Bath) کر کے آئے ہوں۔'' (صحیح بخاری: 3394، صحیح مسلم: 163/411)

تیسرے (3rd) آسمان پر اللہ کے نبی یوسف اپنی خوبصورتی اور جمال (Beauty and handsomeness) کے ساتھ موجود تھے۔

چوتھے (4th) آسمان پر میری مُلاقات اللہ کے نبی ادریس سے ہوئی۔

پانچویں (5th) آسمان پر میں نے اللہ کے نبی ہارون کو دیکھا۔

چھٹے (6th) آسمان پر اللہ کے نبی مُوسیٰ کلیم اللہ (اللہ سے کلام کرنے والے۔ *Kaleemullah*) موجود تھے (صحیح بخاری: 3887، صحیح مسلم: 162/411، 164/416، مسند احمد: 204/4)۔ مُوسیٰ دُبلے پتلے (Slim smart)، لمبے قد(Tall) اور گندمی رنگت والے (Wheat complexion) ہیں۔ اُن کے بال گھنگھریالے ہیں گویا وہ (عرب میں رہنے والے) بنی ازدشنوہ قبیلہ سے ہوں۔'' (صحیح بخاری: 3396، صحیح مسلم: 165/416، 168/424)

میں نے ساتویں (7th) آسمان پر دیکھا کہ ابراہیم خلیل اللہ، بیت المعمور (*Bait al M'amur* - Frequented House) کے ساتھ ٹیک (Lean) لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور وہ مقدس (Sacred) مقام ہے جس میں ہر روز ستّر ہزار (70,000) فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ اِس کے بعد (قیامت تک) اِنہیں یہ سعادت (Honour) دوبارہ نصیب نہیں ہوتی (صحیح بخاری: 3207)۔

میری اور ابراہیم کی بات ہوئی، ابراہیم نے مجھ سے کہا:

''اپنی امّت کو حکم دیجیے کہ وہ جنّت میں زیادہ تعداد (Quantity) میں پودے (Plants) لگائیں کیونکہ یہاں کی مٹّی بڑی پاکیزہ (Pure) اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین بہت وسیع (Vast) ہے۔'' (سنن ترمذی:3462)

میں نے ابراہیم پُوچھا:

''جنت میں کون سا پودا لگانے کے قابل (Worth) ہے؟''

ابراہیم نے بتایا:

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه'' (مسند احمد:418/5)

میرے پاس نہ کوئی طاقت (Power) ہے نہ قوت (Strength)، سوائے (Except) اللہ کریم کی ذات کے جو بہت بُلند اور بہت بڑی ہے۔

(مسند احمد:418/5)

ایک اور روایت کے مطابق ابراہیم نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَكْبَر

اللہ کریم ہر عیب (Flaw) سے پاک ہے اور سب تعریفیں (Praises) اللہ کریم کے لیے ہیں۔کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کریم کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' (السلسلة الصحيحة: 2921)

رسول اللہ نے ابراہیم کے بارے میں کہا:

''میں ابراہیم کی اولاد (Descendants) میں سب سے زیادہ اُن کے مشابہ (Resemble) ہوں۔'' (صحیح مسلم:168/424)

''مجھے ساتویں (7th) آسمان سے بھی اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں نے تقدیر (Divine decree) کے قلم (Pen) چلنے کی آواز سُنی۔

(صحیح بخاری:349، صحیح مسلم:163/415، زادالمعاد:80/1)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جبریل نے اِس مقام (Point) پر مجھ سے کہا:

"آپ سے پہلے کوئی اِس حد (Limit / Border) سے آگے نہیں گیا۔ اِس سے آگے آپ اکیلے ہی جائیں گے۔ اگر میں اِس مقام سے آگے بڑھا تو اللہ کریم کی تجلیّات (Divine manifestation) سے میرے پَر (Wings) جَل (Burn) جائیں گے۔" (شرح النووی علی صحیح مسلم: 279/2)

پَر جبریل بھی جس راہ میں جَل جاتے ہیں
ہم وہاں سے بھی بہت دُور نکل جاتے ہیں

پھر (صِرف) مجھے (محمد رسول اللہ کو) سدرۃ المنتہٰی *(Sidrah tul Muntaha* - Cedar of the farthest point) تک لے جایا گیا جو انوارِ ربّانی کی جلوہ گاہ (Place of display) ہے۔ یہ بیری (Jujube) کا عجیب و غریب (Strange) لیکن نہایت خوبصورت درخت ہے۔ اِس (درخت) کے پتے (Leaves) ہاتھی کے کانوں (Elephant ears) کی طرح اور پھل (Fruit) مٹکوں (Large pot) کی طرح ہیں۔

اِس درختِ سدرہ کو اللہ کریم کے حکم نے ڈھانپ (Cover) لیا تو وہ یاقوت (Ruby)، زمرد (Emerald) یا اُس سے بھی زیادہ حَسین (Beautiful) چیز میں تبدیل (Convert) ہو گیا۔ اللہ کریم کی مخلوق (Creatures) میں سے کوئی بھی اُس کا حُسن و جمال (Beauty) بیان (Express) کرنے کی طاقت (Ability) نہیں رکھتا۔" (صحیح مسلم: 162/411، مسند احمد: 128/3)

میں نے اِس سے بھی آگے سیر کی، جنّت اور دوزخ کو دیکھا۔ جنّت میں موتیوں کے ہار (Necklace of pearls) ہیں اور اِس کی مٹی کستوری

جس مقام پر جبریل جیسے فرشتے نہیں جاسکتے، رسول اللہ اُس سے بھی بہت آگے گئے (حیات پردیسی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Fragrant) ہے (صحیح بخاری: 349، صحیح مسلم: 163/415)۔ کوثر (Abundance)
جنّت کی ایک نہر (Canal) ہے۔ اِس کے کنارے سونے (Gold) سے بنے
ہوئے ہیں۔ اِس کا پانی موتیوں (Pearls) اور یاقوت (Ruby) پر بہتا
(Flow) ہے۔ اِس کا پانی شہد (Honey) سے زیادہ میٹھا (Sweet) اور برف
(Ice) سے زیادہ سفید ہے (سنن ترمذی: 3361)۔

میں نے جنّت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا:

''صدقہ (Donate) کرنے کا ثواب (Reward) دس گُنا (Ten times) اور قرض (Loan) دینے کا اٹھارہ گُنا (Eighteen times) ہے۔''

میں نے پوچھا:

''ایسا کیوں ہے؟''

تو جبریل نے بتایا:

''قرض دینا، صدقہ کرنے سے اِس لیے افضل (Prefered) ہے کہ صدقہ لینے والا سائل (سوال کرنے والا) سوال کرتا ہے حالانکہ اُس کے پاس کھانے کے لیے موجود ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا اُس وقت تک نہیں مانگتا جب تک اُس کو واقعی ضرورت (یا مجبوری) نہ ہو۔''

میں نے جنّت کی سیر کے دوران قدموں کی آہٹ (Listening sound of footsteps) سُنی تو جبریل سے پُوچھا:

''جبریل یہ آہٹ کیسی ہے؟''

جبریل نے بتایا:

''اللہ کے رسول! یہ آپ کے مؤذن بلال (حبشی) کے قدموں کی آواز ہے۔'' (مسند احمد: 12193)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معراج سے واپس آ کر رسول اللہ نے بلال سے پوچھا:

"بلال! تم جنّت میں میرے آگے آگے چل رہے تھے۔ تم نے کون سا عمل کیا جس کی وجہ سے یہ انعام (Reward) ملا؟"

بلال نے جواب دیا:

"اللہ کے رسول! میں ہر وقت باوضو رہتا ہوں۔ جب بھی وضو کروں، دو (2) رکعت نفل نماز وضو (تحيّة الوضوء۔ Tahayya tul Wudu) پڑھتا ہوں۔" (مسند احمد: 12193)

بلال حبشی کی قربانیوں (Sacrifices) کا صِلہ (Reward)، اُن کی مشکل ترین حالات میں بھی "اَحَدٌ، اَحَدٌ" کی آواز بلند کرنے کا نتیجہ، جنّت میں اُن کے مقام سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک! میرا مالک سب سے بہتر بدلہ (Return) دینے والا ہے۔

رسول اللہ نے بتایا:

"جنّت میں ایسے پرندے (Birds) ہیں جن کی گردنیں (Neck) اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں۔"

عمر بن خطّاب نے پُوچھا:

"اللہ کے رسول! یہ پرندے تو بہت خوش ہوں گے؟"

رسول اللہ نے جواب دیا:

"اِنہیں کھانے والے اِن سے زیادہ خوش ہوں گے۔" (سنن ترمذی: 2544)

"پھر میں اللہ کریم کے حضور حاضر ہوا جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے۔ میں اپنے ربّ کے اِتنا قریب (Close) ہوا:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (القرآن۔ النجم۔53:9-8)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ قریب ہوا، اور قریب ہوا۔ یہاں تک کہ (ہمارے درمیان)
صرف دو کمانوں (Bows) کے برابر بلکہ اِس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

اللہ کریم نے میری طرف وحی کی۔ پھر اللہ اور میرے (محمد) درمیان گفتگو ہوئی:

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى (القرآن۔ النجم 10:53)

پس اللہ نے (خاص) وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔

"میں نے اپنے ربّ کو حسین صورت میں دیکھا ہے۔ پھر اُس نے
میرے دونوں کندھوں (Shoulders) کے درمیان اپنا دستِ قُدرت رکھا، جس
کی ٹھنڈک (Coolness) میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور میں نے زمین و
آسمان کی ہر چیز کو جان لیا (Came to know)۔"

کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نے شب معراج (Ascension) اللہ کریم کو نہیں بلکہ جبریل کو دیکھا۔

اللہ کریم نے میری اُمّت پر ایک دِن اور رات میں پچاس (50) نمازیں فرض کیں۔ میں اُتر کر چھٹے (6th) آسمان پر آیا تو ایک بار پھر میری مُلاقات مُوسیٰ سے ہوئی۔ مُوسیٰ نے مجھ سے پُوچھا:

"آپ کے ربّ نے آپ کی اُمّت پر کیا فرض کِیا ہے؟"

میں نے اُنہیں بتایا:

"میرے ربّ نے میری امّت پر ایک دِن اور رات میں پچاس (50) نمازیں فرض کی ہیں۔"

مُوسیٰ نے مجھ سے کہا:

"آپ اپنے ربّ کے پاس واپس جائیں اور نمازوں کی تعداد کم (Reduce)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اِلتجا (Request) کریں۔ آپ کی امّت پچاس نمازوں کا بوجھ (Responsibility) نہیں اُٹھا سکے گی، میں بنی اسرائیل (Sons of Israel) کو آزما (Tested) کر دیکھ چکا ہوں۔''

میں اللہ کریم کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں کی تعداد میں کمی (Reduction) کی درخواست (Request) کی۔ اللہ کریم نے پانچ (5) نمازوں کی کمی کر دی۔ اب ایک دِن اور رات میں نمازوں کی تعداد پینتالیس (45) رہ گئی۔ میں مُوسیٰ کے پاس واپس آیا تو اُنہوں نے مجھے نمازوں کی تعداد مزید (More reduction) کم کروانے کو کہا۔ میں اللہ کریم اور مُوسیٰ کے درمیان (Between) بار بار آتا جاتا رہا، یہاں تک کہ اللہ کریم نے کہا:

''میرے رسول! نمازیں ادا کرنے کے لیے تو پانچ (5) ہیں لیکن حقیقت (Reality) میں پچاس (50) ہی ہیں۔ تمہاری اُمّت میں سے جس نے نیک کام کرنے کا اِرادہ (Intent) کِیا لیکن اِس پر عمل (Act) نہ کِیا، تو میں صرف اِرادہ کرنے کا بدلہ میں ایک (1) نیکی لکھ دوں گا۔ اگر اِرادہ کرنے والے نے عمل بھی کیا تو دس (10) نیکیاں لکھ دوں گا۔ جس نے بُرائی کا اِرادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کِیا تو کچھ گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ اگر اُس نے برائی پر عمل بھی کِیا تو ایک (1) گناہ لکھا جائے گا۔'' (صحیح بخاری: 3887,3207، صحیح مسلم: 162/411، مسند احمد: 210,207/4)

مُوسیٰ نے پھر اللہ کریم کے پاس جانے اور نمازوں کی تعداد مزید کم کروانے کا کہا۔ میں نے مُوسیٰ سے کہا:

''میں اپنے ربّ کے حضور نمازوں کی تعداد کم کروانے کے لیے کئی بار (Many a times) جا چُکا ہوں، اب مجھے اِس کام کے لیے اللہ کریم کے پاس جاتے ہوئے حیا (Shyness) آتی ہے۔'' (صحیح بخاری: 3887، سنن ابن ماجہ: 1399)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں پر کیا دیکھا؟

رسول اللہ ﷺ کو سفرِ معراج میں جنّت اور دوزخ کی سیر کروائی جارہی ہے۔

رسول اللہ نے دیکھا کہ ایک قوم کھیتی باڑی (Cultivation) کرتی ہے۔ اِن کی فصل (Crop) بونے (Sowing) سے اگلے ہی دِن تیار (Reap up) ہوجاتی ہے۔ یہ لوگ فصل کاٹ لیتے ہیں، فصل اگلے ہی دِن دوبارہ تیّار ہوجاتی ہے۔ رسول اللہ جبریل سے پُوچھ رہے ہیں:

"یہ کیا؟ فصل کٹنے سے اگلے ہی دِن پھر تیّار ہے۔ ایسا کیوں ہے؟"

جبریل بتارہے ہیں:

"اللہ کے رسول! یہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔

اِن کی نیکیوں کو اِن کا ربّ سات (7) گُنا بڑھادیتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرتے ہیں اِنہیں اُتنا ہی مزید (Additional) دے دیا جاتا ہے۔"

اِس سفر میں ایک جگہ سے گُزرتے ہوئے رسول اللہ نے ایک بڑی دِل کش خوشبو (Attractive fragrance) سُونگھی تو پُوچھنے پر جبریل نے بتایا ہے:

"اللہ کے رسول! یہ خوشبو فرعون (Pharaoh) کی بیٹی کا بناؤ سنگھار کرنے والی عورت (Beautician) اور اُس کے خاندان کی ہے۔"

واقعہ کچھ یوں ہے:

فرعون کی بیٹی کا بناؤ سنگھار کرنے والی اُس کی خدمت (Service) میں تھی کہ اُس کے ہاتھ سے کنگھی (Comb) زمین پر گرگئی۔ اُس خادمہ کے منہ سے بے اِختیار

آسمانوں پر کیا دیکھا؟ (مسند احمد: 10432)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Unintentional) نکلا:

بِسۡمِ اللّٰہِ تَعِیۡسَ فِرۡعَوۡنُ

''اللہ کے نام سے اُٹھاتی ہوں کہ خُدا فرعون کو ہلاک (Destroy) کرے۔ (اللہ فرعون کو ہلاک کرے کہ وہ خدائی کا جھوٹا دعویٰ دار (False claimant) ہے)۔''

فرعون کی بیٹی نے اپنی خادمہ (Maid) کے منہ سے اپنے والد کے متعلق ایسے الفاظ (Words) سُنے تو غصّے سے پُوچھا:

''کیا تیرا ربّ (Lord) فرعون کے سوا کوئی اور ہے؟''

خادمہ نے کہا:

''میرا، تمہارا اور ہم سب کا ربّ اللہ کریم ہے۔''

بیٹی نے والد کو اِس کے بارے میں بتایا تو فرعون نے خادمہ کے خاندان کو اپنے دربار (Court) میں بُلوا لیا۔ فرعون نے خادمہ اور اِس کے شوہر سے کہا کہ وہ سب کے سامنے اُسے (فرعون کو) ربّ ماننے (Admit) کا اعلان کریں ورنہ اِنہیں عبرت ناک (Dreadful) سزا (Punishment) دی جائے گی۔ خادمہ نے فرعون سے کہا:

''ہمارا، تمہارا مالِک اور پالنے والا (Nourisher) ایک ہے۔ اللہ کریم سب کا ربّ ہے۔ اگر تمہیں یہ بات منظور (Acceptable) نہیں تو ہم مرنے کو تیّار ہیں۔ ہم پر صرف ایک اِحسان (Favour) کرنا کہ ہمیں مارنے (Killing) کے بعد ایک ہی جگہ دفن کر دینا۔''

فرعون نے تانبے (Copper) کی ایک بڑی دیگ (Cauldron) منگوائی جس میں کھولتا ہوا (Boiling) تیل (Oil) تھا۔ خادمہ کو دو (2) بیٹوں اور شوہر سمیت اُس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھولتے ہوئے تیل میں پھینک کر قتل کر دیا گیا۔'' (سند احمد: 10432، سنن ابن ماجہ: 4030)

حق (Truth) کے راستہ پر چلنے اور اِس کا اعلان کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی سُلوک کیا جاتا رہا ہے۔

رسول اللہ نے جہنم میں ایک سرخی مائل شخص دیکھا جس کی آنکھیں نیلی (Blue)، قد چھوٹا (Short height) اور بُرے حال میں ہے۔ رسول اللہ کے پوچھنے پر جبریل بتا رہے ہیں:

''یہ اللہ کے نبی صالح کی اونٹنی کو قتل کرنے والا ہے۔''

اللہ کریم نے یہ اونٹنی معجزہ (Miracle) کے طور پر صالح کی قوم کے مطالبہ (Demand) پر بھیجی تھی۔ قرآن مجید میں اسے ''ناقة الله'' *(Naqah Tallah)* یعنی اللہ کی اونٹنی کہا گیا ہے۔ اللہ کریم نے حکم دیا تھا کہ اِس اونٹنی کو آزادی (Freedom) سے چرنے (Graze) پھرنے دینا اور اِسے کچھ نہ کہنا۔ ظالموں نے اِس اونٹنی کا احترام نہ کیا اور اِسے قتل کر دیا۔ صالح کی اونٹنی ایک دِن کنوئیں کا پانی پیا کرتی تھی اور اگلے دِن قوم صالح اُس اونٹنی کا دُودھ پیتی تھی۔ اونٹنی کی کونچیں (پاؤں) کاٹنے والے کا نام قدار *(Qidaar)* ہے۔ (صحیح بخاری: 4942، سنن ترمذی: 3343، مسند احمد: 10329)

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (القرآن۔ الاعراف۔ 73:7)۔

اللہ نے قوم ثمود کی طرف اِنہی میں سے ایک فرد (Member) صالح کو نبی بنا کر بھیجا۔ صالح نے اپنی قوم سے کہا: میری قوم! تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ (Demand) پر اللہ کریم نے نشانی کے طور پر یہ اونٹنی بھیجی ہے جو اللہ کی اونٹنی (Divine portent) ہے۔ اللہ کی زمین (Sign) اور اُس کی بنائی ہوئی چراگاہوں (Pastures) میں اِسے کھلا پھرنے دو اور چَرنے دو (Graze)۔ بُری نیّت (Evil lest) سے اِسے ہاتھ مت لگانا، اگر ایسا کیا تو تم دردناک عذاب (Painful chastisement) میں پکڑے جاؤ گے۔

رسول اللہ نے بتایا:

"اُس اونٹنی کو مارنے کے لیے ایک شخص اُٹھا جو زور آور (Powerful)، بداخلاق (Ill mannered) اور بڑا طاقتور (Strong) تھا۔"

(صحیح بخاری: 4942)

صالح کی قوم نے اُن کا اِنکار کیا اور اُن کے لائے ہوئے احکامات (Commandments) کا بھی۔ انہوں نے اونٹنی کی کونچیں (پاؤں) کاٹ کر اِسے جان سے مار دیا۔

فَعَقَرُواْ النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُواْ يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ○ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (القرآن۔ الاعراف۔ 7:78-77)

قوم ثمود کے سرکش (Rebellious) لوگوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں (Hamstrung) اور اِس بات کا ثبوت (Established) دیا کہ وہ خُدا کے قانون کو نہیں مانتے۔ اِس کے بعد وہ صالح سے کہنے لگے: اگر تم خُدا کے سچے رسول ہو تو لے آؤ وہ عذاب (Scourge) جس سے تم ہمیں ڈراتے (Threaten) رہتے ہو۔ ایک زبردست زلزلہ (Earthquake) نے اُنہیں آ لیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن کے گھر اور سب کچھ تباہ ہو گیا۔ وہ تمام لوگ بھی مارے گئے۔

رسول اللہ ایک ایسی قوم کے قریب سے گزر رہے ہیں جن کے سر کاٹے (Behead) جا رہے ہیں۔ سر کٹنے کی تکلیف سے گزرتے ہی سر اُن کی گردن پر واپس موجود ہوتے ہیں۔ اُن کے سر پھر اُسی تکلیف دہ (Painful) عمل سے کاٹے جا رہے ہیں، ایسا بار بار ہو رہا ہے۔ وہ لوگ سخت عذاب میں ہیں۔ جبریل اِس قوم کے متعلق رسول اللہ کو بتا رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! یہ وہ لوگ ہیں جو فرض (Obligatory) نماز ادا نہیں کرتے۔"

رسول اللہ ایک ایسی قوم کے قریب سے گزرے ہیں جن کے لباس (Dress) پھٹے پرانے (Torn) ہیں۔ وہ اِس طرح کھانا کھا رہے ہیں جیسے اونٹ اور بکریاں گھاس چَرتی (Graze) ہیں۔ اُن کا کھانا (Food) کانٹے دار جھاڑیاں (Thorny bushes) ہے۔ رسول اللہ کے پُوچھنے پر جبریل بتا رہے ہیں:

"اللہ کریم نے اِن پر کوئی ظُلم نہیں کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال پر زکوٰۃ (2.5% of profit / saving annually) ادا نہیں کرتے تھے۔"

آگے جاتے ہوئے رسول اللہ ایک ایسی قوم کو دیکھ رہے ہیں جو لذیذ (Tasty)، پاک صاف اور تازہ گوشت (Fresh and tasty meat) چھوڑ کر گندا، بدبُودار (Rotten and stinking) اور بدذائقہ (Bad taste) گوشت کھا رہی ہے۔ اِن کے بارے میں جبریل نے بتایا ہے:

"اللہ کے رسول! یہ لوگ اپنی نیک اور پاک بیویوں کو چھوڑ کر بدکار عورتوں (Prostitutes) کے پاس جاتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں اِن کا کھانا ایسا ہے۔ یہی حال اُن عورتوں کا تھا جو نیک (Pious) اور صالح (Righteous) شوہر چھوڑ کر کسی اور سے تعلق (Relation) قائم کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہیں۔"

راستہ میں خون کی ایک نہر (Stream) آئی ہے۔ ایک آدمی اِس نہر میں تیر رہا ہے (Swimming) جبکہ اِس کے منہ میں پتھر (Stones) ڈالے جا رہے ہیں۔ اِسے دیکھ کر رسول اللہ جبریل سے پُوچھ رہے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ جبریل بتا رہے ہیں:

"یہ سُود خور (Usurer) ہے۔ یہ لوگوں سے سُود (Interest) لیتا تھا۔ اب اِس کی یہی سزا ہے۔" (صحیح بخاری: 2085، مسند احمد: 5962)

رسول اللہ نے دیکھا کہ ایک آدمی بڑی بھاری گٹھڑی (Bundle) اُٹھانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اُس سے اُٹھائی نہیں جا رہی۔ اُس کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ اُس کی گٹھڑی مزید بڑی ہو جائے۔ جبریل، رسول اللہ کو بتا رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! یہ ایک ایسا آدمی ہے جسے امانت دار (Trustworthy) سمجھ کر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے لیکن یہ لوگوں کی امانتیں (Valuables) واپس نہیں کرتا بلکہ یہ خواہش (Wish) رکھتا تھا کہ اِس کے پاس مزید امانتیں رکھوائی جائیں۔"

اب رسول اللہ نے ایک ہولناک منظر (Frightful scene) دیکھا ہے۔ ایک قوم کے ہونٹ (Lips) اور زبان (Tongue) قینچی (Scissors) سے کاٹے جا رہے ہیں۔ اِس تکلیف دہ (Painful) عمل کے بعد اُن کے چہرے (Faces) ٹھیک کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسا بار بار (Again and again) کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہ نے جبریل سے پُوچھا ہے:

"اِنہیں یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے؟"

جبریل:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ کے رسول! یہ فتنہ (Mischief) پھیلانے والے لوگ ہیں
جو دوسروں کو کہتے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ انہیں اسی بات کی سزا
دی جا رہی ہے۔“ (مسند احمد: 231,180/3، السلسلة الصحيحة: 3158)

کچھ ایسے لوگ نظر آئے جن کی انگلیوں (Fingers) پر تانبے (Copper) کے ناخن (Nails) ہیں۔ وہ لوگ اپنے چہرے اور سینے (Chest) اپنے ناخنوں سے کھرچ (Scratching) رہے ہیں۔ جبریل نے ان لوگوں کے بارے میں بتایا:

”یہ لوگ زندگی میں اپنے بہن بھائیوں کا گوشت (Meat) کھاتے
یعنی غیبت (Backbiting) میں مصروف (Busy) رہتے اور لوگوں کی عزّت
پر تہمت (Slander) لگاتے تھے جس کی وجہ سے اِس مصیبت میں مبتلا
کر دیئے گئے ہیں۔“ (سنن ابی داؤد: 4878)

شبِ معراج (*Shab e M'ayraj* - Night of ascension) رسول اللہ کو تین (3) طرح کے علم عطا ہوئے:

پہلا (1st) عِلم وہ جو رسول اللہ کے لیے خاص (Only for him) ہے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

”آپ کے علاوہ کوئی اور اِس کا اہل (Worthy) نہیں کہ یہ عِلم
جان سکے۔“

دوسرا (2nd) عِلم وہ جس کے بارے میں رسول اللہ کو اِختیار (Authority) دیا گیا ہے کہ جس کو جتنا چاہیں عطا (Grant) کر دیں۔

تیسرا (3rd) عِلم وہ جس کو عام (Publicize) کرنے اور پوری کائنات تک پہنچانے کا حکم ملا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِس سفر میں رسول اللہ نے بہت سے مشاہدے (Observations) کیے:

1۔ رسول اللہ کو دُودھ اور شراب کے پیالے (Bowl) پیش کیے گئے اور اُنہیں اِن میں سے ایک پسند کرنے کے لیے کہا گیا تو رسول اللہ نے دُودھ کو پسند کیا۔ رسول اللہ سے کہا گیا:

''آپ نے دُودھ کو پسند کر کے فطرت (Nature) کی راہ (Path) اپنائی ہے۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اُٹھا لیتے تو آپ کی اُمّت گمراہ (Mislead) ہو جاتی۔'' (صحیح بخاری: 5576، صحیح مسلم: 162/411)

ایک روایت میں دودھ، شہد (Honey) اور شراب کا ذِکر ہے۔

2۔ رسول اللہ کو جنت میں چار (4) نہریں (Streams) دکھائی گئیں۔ دو نہریں ظاہری تھیں اور دو باطنی۔ ظاہری نہریں نیل (River Nile) اور فُرات (River Eupherates) تھیں (صحیح بخاری: 3887، 7517، صحیح مسلم: 164/416)۔

3۔ رسول اللہ کی مُلاقات جہنّم کے داروغہ (Guard) سے ہوئی۔ جس کا نام مالِک (*Maalik*) ہے۔ اُس کے چہرہ پر خوشی کے آثار (Impressions of happiness) نہیں تھے، نہ وہ ہنستا تھا (صحیح مسلم: 172/430)۔ اُس کے رعب (Awe) اور دبدبہ (Majesty) کا عالم یہ تھا کہ مضبوط (Strong) سے مضبوط دِل انسان بھی اُس کے آگے ٹھہر نہیں سکتا۔ وہ شفقت (Kindness) اور رحم (Pardon) کا نام تک نہیں جانتا۔

4۔ رسول اللہ نے دجّال (*Dajjaal* - The false messiah) کو دیکھا۔ وہ بہت بڑے جسم (Body) کا مالِک ہے۔ اُس کا رنگ چاند کی طرح سفید (Fair complexion) اور اُس کی ایک (1) آنکھ ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے روشن ستارہ (Bright star) ہو۔ اُس کے بال ایسے تھے جیسے درخت کی ٹہنیاں (Branches)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

دجّال (The Deceiver) ایک فِتنہ (The evil figure) ہے جو قیامت کے قریب ظاہر (Appear) ہوگا۔ وہ اپنے آپ کو مسیح موعود (عیسیٰ، جن کے دوبارہ دُنیا میں آنے کا وعدہ کِیا گیا ہے) کہے گا لیکن اُس کا دعویٰ (Claim) جھوٹا ہوگا (The false Messiah)۔ وہ دُنیا کے چپّہ چپّہ (Every place) میں جائے گا اور فِتنہ (Sedition) پھیلائے گا۔ دجّال مدینہ منوّرہ میں داخل (Enter) نہیں ہوسکے گا۔ اِس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی (صحیح بخاری:1880, 1881، مسند احمد:12962)۔

اِسراء اور سفرِ معراج کی معلومات درج ذیل (Below mentioned) ذریعوں (Sources) سے لی گئی ہیں۔

(صحیح بخاری:2885، 3207، 3344، 3887، 5576، 7517، صحیح مسلم:162/411، 163/415، 165/41، 172/430، سنن ترمذی:3361، 3462، مسند احمد:12193، 418/5، السلسلة الصحیحة:)

مسجد الحرام (بیت اللہ) سے بیت المقدس کا سفر (Journey)، بیت المقدس سے ساتویں (7th) آسمان کا سفر اور واپسی رات کے بہت تھوڑے حصّہ میں مکمل (Complete) ہوئی ہے۔ رسول اللہ نے فجر کی نماز (Morning prayer) مکّہ واپس آکر ادا کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر

رسول اللہ ﷺ معراج سے واپس آ کر اگلی صبح اِس سفر کی تفصیل (Detail) اپنی چچازاد (ابی طالب کی بیٹی اور علی کی بہن) اُمّ ہانی (Umm Hani) کو بتا رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اِنہیں بتایا ہے:

"اب میں اللہ کریم کی عنایات (Blessings) اور مہربانیوں
(Kindness) کا ذِکر اپنی قوم سے کرنے جا رہا ہوں۔"

اُمّ ہانی نے رسول اللہ کی چادر (Shawl) پکڑ کر کہا ہے:

"اللہ کے رسول! ایسا نہ کریں۔ قریش آپ کو جھٹلائیں (Falsify)
گے اور آپ کا مذاق اُڑائیں (Make fun) گے۔"

رسول اللہ نے اُمّ ہانی کی بات نہیں مانی اور اُن کے گھر سے نکل کر حَرَم کی طرف جا رہے ہیں۔ اُمّ ہانی نے اپنی کنیز نبعہ (Nab'ah) کو رسول اللہ کے پیچھے بھیجتے ہوئے کہا ہے:

"جاؤ، دیکھو رسول اللہ کیا تفصیل بتاتے اور لوگ اِس کے جواب
میں کیا کہتے ہیں۔"

نبعہ دیکھ رہی ہے:

"رسول اللہ کعبہ کے دروازہ اور حجر اَسود کے درمیان بیٹھے ہیں۔
ابوجہل اور مطعم بن عدی سمیت ایک بڑی تعداد آپ کے اِردگرد جمع ہے۔

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے (اعظم چشتی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ اِنہیں متوجّہ کرنے (Attentive) کے بعد رات ہی رات میں بیت اللہ سے بیت المقدس جانا، وہاں نبیوں کی نماز کی اِمامت کروانا، آسمانوں پر جانا اور آسمان پر پیش آنے والے واقعات سُنا رہے ہیں۔ یہاں موجود لوگوں نے تالیاں پیٹنا (Clapping) شروع کردی ہیں۔ کچھ لوگ سیٹیاں (Whistling) بجا رہے جبکہ کچھ لوگوں نے حیرت (Surprise) کا اِظہار (Express) کرنے کے لیے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ لیے ہیں۔"

مطعم بن عدی رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

"اِبن عبداللہ! آج تک تم جو باتیں کرتے آئے ہو، ہم اُنہیں مانیں یا نہ مانیں، وہ عام سمجھ میں آنے والی ہیں لیکن جو بات تم آج بتا رہے ہو، مکمل طور پر (Completely) نا قابلِ یقین (Unbelievable) ہے۔ ہم یہ بات کیسے مان لیں کہ جو راستہ تیز رفتار جانوروں پر سفر کرتے ہوئے ایک (1) مہینہ جانے میں اور ایک (1) مہینہ واپس آنے میں لیتا ہے، تم وہاں رات ہی رات میں پہنچے اور مکّہ واپس بھی آ گئے۔ کیا ہم نے اِن راستوں پر خود سفر (Travel) نہیں کِیا؟ لات اور عُزّیٰ کی قسم! ہم تمہاری یہ بات ماننے کے لیے بالکل تیّار نہیں ہیں۔"

قریش، رسول اللہ کی بات ماننے (Accept) کے لیے تیّار نہیں۔ رسول اللہ پر اُن کا ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں مادّی (Materially) لحاظ سے یہ کسی طرح ممکن (Possible) نظر نہیں آتا۔ وہ اپنے خیال اور سوچ (View point) میں ٹھیک ہیں۔ تمام زمینی حقائق (Material facts) کے مطابق ایسا ہو بھی نہیں سکتا جیسا رسول اللہ بتا رہے ہیں۔ اِنہیں یہ بھی عِلم ہے کہ ظاہری اعتبار (Apparently) سے رسول اللہ کبھی بیت المقدس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں گئے۔ یہ تو میرے مالِک کی رسول اللہ پر مہربانی (Kindness) کا اظہار ہے کہ رات کے کچھ حصّہ میں سارا سفر طے کرلیا گیا ہے۔قریش کے خیال (Opinion) میں اُن کے لیے یہ سنہری موقع (Golden Opportunity) ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ کو جھوٹا (Liar) ثابت کرسکیں۔ اِنہوں نے رسول اللہ سے طرح طرح کے سوال کرنا شروع کردیئے ہیں۔کوئی پُوچھ رہا ہے:

''محمد! یہ بتاؤ کہ بیت المقدس کی مسجد کے دروازے کتنے ہیں؟''

کسی نے کہا ہے:

''ابوالقاسم! یہ بتاؤ کہ مسجد اقصیٰ کے دروازے کس کس سمت (Direction) میں ہیں؟ مسجد کی کھڑکیوں (Windows) کی تعداد کتنی اور اِن کا محلّ وقوع (Placement) کیا ہے؟''

رسول اللہ تو اپنے ربّ کے حکم پر مسجد اقصیٰ گئے، نماز کی اِمامت کی، آسمانوں کی سیر کی، اِتنی تفصیل (Detail) اور اِس قسم کے سوالات، صورتِ حال مُشکل ہے۔ اللہ کریم نے رسول اللہ کے لیے سارے پردے (Curtains / Distance) ہٹا دیئے ہیں۔ اب آپ بیت اللہ میں بیٹھے مسجد اقصیٰ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں (صحیح بخاری: 4710، السلسلۃ الصحیحۃ: 1079)۔قریش کے سوال رسول اللہ کے لیے اب مُشکل نہیں رہے۔ آپ تمام سوالوں کے جواب ٹھیک ٹھیک دے رہے ہیں۔ لوگ حیران ہوکر ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں:

''محمد تو کبھی بیت المقدس نہیں گیا، پھر یہ ہمارے سوالوں کے جواب ٹھیک ٹھیک کیسے دے رہا ہے؟''

قریش کی عقل میں یہ سب کچھ سما نہیں رہا (مسند احمد: 309/1، صحیح مسلم: 172/430، صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بخاری 4710)۔قریش ماننے کی بجائے کہہ رہے ہیں کہ ولید بن مُغیرہ ٹھیک کہتا ہے:

''محمد بہت بڑا جادُوگر ہے۔''

ابوبکر اِس وقت بیت اللہ میں موجود نہیں۔ کچھ لوگوں کے خیال (View) میں یہ اچھا موقع (Opportunity) ہے، ابوبکر کو جا کر محمد کے اِس دعویٰ کے متعلق بتاتے ہیں۔ اِس طرح وہ محمد کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ ابوبکر سے پُوچھا جا رہا ہے:

''ابوبکر! تم ایک سمجھدار (Prudent) شخص ہو، یہ بتاؤ کیا کوئی شخص رات ہی رات میں بیت المقدس جا کر واپس آ سکتا ہے؟'

ابوبکر نے جواب دیا ہے:

''نہیں، ایسا ممکن نہیں ہے۔''

سوال پُوچھنے والوں کے چہرے کِھل اُٹھے، ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔ اُنہیں یقین ہو چلا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ قریش نے سوچا کہ اب ابوبکر بھی رسول اللہ سے پَرے ہَٹ (Leave) جائیں گے۔ اُنہوں نے کہا:

''محمد نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ رات ہی رات میں بیت المقدس سے ہو کر آیا ہے۔ اب تم خود ہی بتاؤ یہ کیسے ممکن ہے؟''

ابوبکر ایک لمحہ ضائع (Waste) کئے بغیر کہہ رہے ہیں:

''اگر یہ بات رسول اللہ نے کہی تو سچ ہے، وہ تو سچ کے علاوہ کچھ بولتے ہی نہیں۔ جب میں یہ مانتا (Believe) ہوں کہ آسمانوں سے فرشتہ صبح و شام رسول اللہ کے پاس وحی لے کر آتا ہے تو پھر رسول اللہ کے لیے آسمانوں پر جانا اور رات ہی رات میں واپس آنا کیوں ممکن نہیں؟''

ابوبکر اور قریش کے درمیان ہونے والی باتیں رسول اللہ کے علم میں آئیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کہا:

''ابوبکر، صدیق (سچ کی تصدیق کرنے والا۔ Verifier of truth) ہے۔'' (المستدرک للحاکم: 83/3، سیرت ابن ہشام: 399/1)

اِس دِن کے بعد ابوبکر، صدّیق (Abubakar Siddique) ہو گئے (دلائل النبوۃ للبیہقی: 360/2)۔ قریش کو ابوبکر کے جواب سے مایوسی (Disappointment) ہوئی ہے۔ اب اِن کے پاس رسول اللہ کی بات کا اِنکار کرنے کا کوئی جواز (Reason) نہیں رہا تو کہہ رہے ہیں:

''ہمارے کئی تجارتی قافلے شام اور فلسطین کے راستوں پر ہیں۔ اگر تمہارا دعویٰ سچّا ہے تو ہمیں اُن کے بارے میں بتاؤ، قافلوں کے مکّہ واپس آنے پر تمہاری باتیں ٹھیک ثابت ہوئیں تو ہم تمہاری بات پر یقین کرلیں گے۔''

رسول اللہ اِنہیں بتا رہے ہیں:

''شام کی طرف جاتے ہوئے میں ایک وادی سے گزرا تو فلاں (So & so) قبیلہ کا قافلہ وہاں موجود تھا۔ میری سواری کی آہٹ (Sound) سُن کر اُن کا ایک اونٹ اپنی رسّی تڑوا کر بھاگ گیا۔ میں نے آواز دے کر اُنہیں بتایا کہ اُن کا اونٹ کِدھر ہے۔

مکّہ واپسی پر مجھے بنی فلاں کا قبیلہ سوتا ہوا ملا۔ میں وہاں رُکا اور اُن کے برتن (Container) سے پانی پیا۔

ایک قافلہ راستہ میں روحا (Rohaa) کے مقام پر ملا۔ اُن کا سرخ اونٹ میری سواری کی آواز سُن کر گھٹنوں کے بَل (Knelt on knees) بیٹھ گیا۔ اُس اونٹ پر دو (2) بوریاں (Bags) رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک (1) کا رنگ سفید اور ایک (1) کا رنگ کالا تھا۔ میں نے قافلہ والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر سلام بھیجا تو اُنہوں نے میری آواز پہچان کر کہا:

''یہ محمد بن عبداللہ کی آواز ہے۔'' (البدایہ والنہایہ: 345/3)

کچھ دن بعد قافلہ واپس مکّہ پہنچا تو اِس بات کی تصدیق (Verification) ہوئی ہے کہ اُنہوں نے معراج کی رات رسول اللہ کی آواز سُنی۔ قریش رسول اللہ سے پُوچھ رہے ہیں کہ بنی فلاں کا قافلہ مکّہ کب پہنچے گا؟

رسول اللہ اُنہیں بتا رہے ہیں:

''وہ قافلہ فلاں دِن مکّہ پہنچے گا، سب سے آگے دو (2) بوریاں (Bags) اُٹھائے (Carrying) خاکی (Brown) رنگ کا اونٹ ہوگا۔''

قریش کے ہاتھ موقع آ گیا ہے کہ وہ رسول اللہ کی بات پوری نہ ہونے کی صورت میں اِنہیں جھٹلا (Negate) سکیں۔ وہ اب دِن گِننے لگے ہیں (Counting the days)۔ رسول اللہ کا بتایا ہوا دِن آن پہنچا ہے۔ سب بے تاب (Anxious) ہیں کہ آج قافلہ مکّہ پہنچتا ہے یا نہیں۔ دِن ڈھلنے کو ہے اور قافلہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ اب سُورج ڈوبنے (Sunset) کے قریب ہے۔ قریش کا ایک گروہ (Group) پہاڑی پر کھڑا مغرب کی سمت (West side) دیکھ رہا ہے کہ سُورج ڈوبنے والا ہے۔ اِدھر سُورج ڈوبا تو اُنہوں نے آواز لگائی ہے:

''لو! سُورج ڈوب گیا''

دوسری پہاڑی پر کھڑے گروہ کی آواز آئی ہے:

''لو! قافلہ بھی آ گیا''

اِس قافلہ میں دو (2) بوریاں اُٹھائے خاکی رنگ کا اونٹ سب سے آگے ہے۔

(تفسیر ابن کثیر الاسراء۔ 1:17، دلائل النبوۃ للبیہقی: 355/2)۔ قریش اِس بار بھی مایوس (Disappointed) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معراج کے بارے میں مختلف روایات (Report) پائی جاتی ہیں کہ یہ جسمانی (Physical) سفر تھا، روحانی (Soul only) سفر یا یہ سفر خواب کی صورت میں تھا۔ تحقیق (Research) کے مطابق رسول اللہ اپنے جسم کے ساتھ معراج پر گئے۔ اگر معراج خواب کی بات ہوتی تو قریش اِس کو نہ جھٹلاتے (Deny) ۔ اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اللہ کریم اِسے یوں بیان نہ کرتا۔ خواب میں عالم بالا (Skies) میں جانا اور واپس آنا، لمبا سفر طے کر لینا کوئی کمال نہیں (Nothing special)۔ معراج کی رات اللہ کریم نے رسول اللہ کو مشاہدہ (Observation) کرایا جس کی وجہ سے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا (القرآن۔ الاسراء۔ 60:17)۔ اگر یہ خواب ہوتا تو اللہ کریم یوسف اور ابراہیم کے خوابوں کی طرح اِسے خواب ہی بیان کرتا۔ (رسول اللہ نے خواب دیکھا کہ آپ عمرہ کر رہے ہیں) سورہ الفتح کی آیت ستائیس (27) بھی رسول اللہ کے خواب کو خواب ہی بیان کر رہی ہے جبکہ سورہ النجم ایسا نہیں کہتی۔

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ۚ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ۙ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۚ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۚ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۚ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۚ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (القرآن۔ النجم۔ 53:18-1)

حسین ستارے (محمد) کی قسم! جب وہ پل بھر (In a moment) میں اللہ کریم کی طرف گئے اور واپس بھی آ گئے۔ یہ تمہاری جان و دِل کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک، نہ کہیں اِدھر اُدھر ہٹے (Deluded) نہ رُکے (Strayed)۔ یہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے (جو اِن کے ذاتی خیالات (Personal thoughts) ہوں)، وہی کہتے ہیں جو اِن کے ربّ کی طرف سے اِن پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ اِن کو زبردست قوتوں اور حکمتوں (Wisdom) والے ربّ نے عطا (Imparted) کِیا ہے۔ اِس رسول کی زندگی میں مکمل توازن (Balance) ہے اور سیرت کی پاکیزگی اپنی اِنتہا (Height) پر ہے۔ پس یہ (شبِ معراج) جب بُلند ترین آسمان پر پہنچے تو وہاں سے (آگے کی طرف پرواز کا) اِرادہ کِیا۔ جہاں کسی اور کے لیے جانا ممکن نہیں۔ پھر (جلوہ حق) سے قریب ہوئے، اُس نے تجلّی فرمائی تو دونوں (اللہ اور اُس کے رسول) میں دو کمانوں (Bow) جتنا بلکہ اِس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ تب اللہ کریم نے اپنے بندۂ خاص کی طرف جو خاص وحی (Revelation) فرمانا تھی، وہ فرمائی (Revealed)۔ نگاہِ شوق نے جو کچھ دیکھا، دِل نے اِس کو جھٹلایا نہیں (Deny)۔ نبی کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں اُس کا دِل اِس کی تصدیق (Affirmation) کرتا ہے۔ اے لوگو! جو کچھ میرے رسول نے دیکھا، کیا تم اُس میں شک (Doubt) کرتے ہو؟

اِس نے تو سِدرۃ المنتہیٰ (Cedar of the farthest point) کے قریب دوبارہ (Second time) بھی دیکھا۔ ''جَنَّةُ الْمَاْوٰی'' (*Jannat al Maawaa* - Garden of Abode) بھی اِس کے نزدیک ہی ہے۔ اِس وقت سِدرہ پر (عجیب دِلکش اور سدابہار) انوار چھائے ہوئے تھے۔ (میرے رسول کی نِگاہ) اُس جہاں میں پُرشوق، ادب کے دائرے (Limit) میں رہتے ہوئے ''جانِ جاناں'' کے خوب صورت جلوؤں ہی میں کھوئی رہی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِدھر اُدھر ہٹی (Waver) نہ بھٹکی (Stray)۔ بقائمی ہوش و حواس (With complete conscious) ٹکٹکی باندھ کر (With full concentration) بغیر کسی پردے کے (Direct) جی بھر کے دیدار (Sight) کے مزے لیے اور اللہ کے حُسن کو دِل و نگاہ میں بسایا (Absorbed) ۔ میرے رسول نے اپنے ربّ کی بڑی بڑی نشانیوں (Signs of his lord) کو دیکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں کی سیر کے بعد

رسول اللہ ﷺ کو سفرِ معراج سے واپس آئے کچھ دن گزر چکے ہیں۔ اب رسول اللہ کی توجّہ (Concentration) مکّہ میں آنے والے قافلوں کی طرف ہے۔ آپ اُن کے پاس جاتے اور اُنہیں اِسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ رسول اللہ نے قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ (Bani 'Aamir bin Sa's'ah) کو اِسلام کی دعوت دی ہے۔ بنی عامر کے بحیرہ بن فراس (Bahirah bin Faraas) نے کہا ہے:

''خُدا کی قسم! اگر قریش کا یہ باکمال (Talented) فرد (محمد) مجھے مل جائے تو میں اِس کے ذریعہ پورے عرب پر قبضہ کرلوں۔''

پھر رسول اللہ سے کہنے لگا:

''اچھا! یہ بتاؤ کہ ہم تمہارا دِین قبول کرلیں اور اللہ کریم تمہیں مخالفین پر فتح (Victory) عطا کردے تو کیا تمہارے بعد ہماری حکومت ہوگی؟''

رسول اللہ اُسے سمجھا رہے ہیں:

''حکومت تو اللہ کریم کی ہے، وہ جسے چاہے دے''

بحیرہ، رسول اللہ سے اُلجھتے ہوئے کہہ رہا ہے:

''بہت خُوب! تمہاری حفاظت (Protection) کے لیے دشمن کے سامنے ہمارا سینہ ہو اور جب فتح حاصل ہوجائے تو حکومت کسی اور کے ہاتھ میں ہو، ہمیں ایسا منظور نہیں ہے۔ ہمیں تمہارے دِین کی کوئی ضرورت نہیں۔''

(سیرت ابن ہشام: 425/1)۔

حج کے بعد بنی عامر کے لوگ اپنے علاقہ واپس آئے تو یہ بات دوسرے لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علم میں بھی آئی ہے۔ اِن لوگوں میں ایک بزرگ (Oldman) بھی موجود ہے جو اپنے بڑھاپے (Old age) کی وجہ سے حج کے لیے نہیں جاسکا، سُن کر کہہ رہا ہے:

''خدا کی قسم! محمد سچّا نبی ہے۔ بنی اسماعیل (Bani Isma'eel) کے کسی شخص نے کبھی نبوّت کا جھوٹا دعویٰ نہیں کیا۔ جب اُس نے تمہیں ایمان لانے کی دعوت دی، آخر تمہاری عقل کہاں تھی؟ کیا اِس غلطی کی جو تم نے کی، تلافی (Compensation) ممکن ہے؟'' (سیرت ابن ہشام: 424/1)

بنی اَوس (Bani Aws) اور بنی خزرج (Bani Khazraj) یثرب میں رہنے والے دو (2) عرب قبیلے ہیں۔ بنی اَوس تعداد میں بنی خزرج سے کم ہیں۔ اِن دونوں قبیلوں کی آپس میں لڑائیاں (Fights) سالوں سے جاری ہیں۔ جنگ بُعاث (Bu'ath war) سے کچھ دِن پہلے بنی اَوس کا ایک وفد مکّہ میں بنی خزرج کے خِلاف قریش سے مدد لینے اور حلیف (Ally) بنانے کے لیے مکّہ آیا ہے۔ بنی اَوس اپنی طاقت (Strength) بڑھانا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ کو اِن کے آنے کی خبر ملی تو آپ اِسلام کی دعوت دینے کے لیے اِن کے پاس آئے ہیں۔ اِس وفد میں ایک نوجوان ایاس بن معاذ (Ayaas bin Mu'aadh) بھی ہے۔ رسول اللہ اِن لوگوں سے کہہ رہے ہیں:

''آپ لوگ جس مقصد (Purpose) سے یہاں آئے ہیں، کیا اِس سے بہتر چیز قبول کریں گے؟''

بنی اَوس پُوچھ رہے ہیں:

''وہ کیا ہے؟''

رسول اللہ انہیں بتارہے ہیں:

''اللہ کا دِین۔ ایک خُدا کی عبادت کرو جس کا کوئی شریک نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اُس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ اپنا پیغام مجھ پر وحی کی صورت میں بھیجتا ہے۔"

رسول اللہ اِنہیں اِسلام کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ رسول اللہ کی گفتگو سُننے کے بعد بنی اَوس کا ایاس کہہ رہا ہے:

"بنی اَوس! خُدا کی قَسم! محمد کی بات اُس سے کہیں بہتر ہے جس مقصد سے ہم مکّہ آئے ہیں۔"

ایاس کے ایک ساتھی اَنس بن رافع (Anas bin Rafay) نے ایک مٹھی (Handful) مٹّی اُٹھا کر ایاس کے منہ پر مارتے ہوئے کہا ہے:

"تم یہ بات چھوڑ دو۔ میری عمر کی قَسم! ہم یہاں قریش کی حمایت (Support) لینے کے لیے آئے ہیں، کسی دوسری بات کو قبول نہیں کریں گے۔"

ایاس خاموش ہے اور رسول اللہ وہاں سے اُٹھ کر آ گئے ہیں۔ بنی اَوس کا وفد قریش کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہا اور واپس یثرب چلا گیا ہے۔ رسول اللہ کی باتیں ایاس کے دِل میں سما گئی ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اللہ کی تعریف بیان کرتا رہا (الاصابہ: 247/3)۔

سوید بن صامت (Swayd bin Saamit) ایک شاعر ہیں۔ نہایت ذہین (Intelligent) اور سمجھ دار ہیں۔ سوید، عبدالمُطّلِب کے خالہ زاد بھائی ہیں (البدایہ و النہایہ 144/3:)۔ اِن کی قوم شاعری، عِلم اور خاندان کی وجہ سے اِنہیں "کامل" (Kaamil - Perfect) کے نام سے پکارتی ہے۔ سوید حج کے لیے مکّہ آئے ہیں۔ رسول اللہ اِسلام کی دعوت دینے کے لیے اِن کے پاس موجود ہیں۔ سوید، رسول اللہ کی بات سُننے سے پہلے کہہ رہے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''غالباً(Probably)، تمہارے پاس جو کلام (Thoughts) ہے، میں بھی ویسا ہی کلام کہتا ہوں۔ میرے اور تمہارے کلام میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔''

رسول اللہ نے اِن سے پُوچھا ہے:

''آپ کے پاس کیسا کلام ہے؟''

سوید کہہ رہے ہیں:

''حکمتِ لقمان (Wisdom of Luqman)''

رسول اللہ نے کہا ہے:

''اپنا کلام سنائیے۔''

سوید نے اپنا کلام سنایا تو رسول اللہ نے کہا ہے:

''آپ کا کلام یقیناً اچھا ہے لیکن جو میرے پاس ہے، وہ اِس سے بھی اچھا کلام ہے۔ میرے پاس قرآن ہے جو ربّ نے اِنسانوں کی ہدایت اور رہنمائی (Guidance) کے لیے مجھ پر نازل کیا ہے۔''

رسول اللہ کی زبان سے سے قرآن سُن کر سوید کہہ رہے ہیں:

''یہ کلام تو بہت اعلیٰ ہے، میرے کلام کا اِس سے کوئی مقابلہ نہیں۔''

سوید، رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ سوید کے یثرب واپس جانے کے کچھ عرصہ بعد بنی اَوس اور بنی خزرج کے درمیان جنگِ بُعاث (Bu'aath war) شروع ہوگئی، جس میں سوید مارے گئے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق سوید کا قتل پہلے ہوا جو جنگِ بُعاث شروع ہونے کی ایک (1) وجہ (Reason) بنا۔ (انساب الاشرف: 274/1، سیرت ابن ہشام: 427/2)۔

بنی دَوس (Bani Daws) کا سردار مکّہ آیا ہے جو ایک اچھا شاعر اور سُوجھ سُوجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Sense) رکھنے والا اِنسان ہے۔ یمن میں اِن کا قبیلہ ایک بڑے علاقہ کا حکمران (Ruler) ہے۔ اِن کا علاقہ طائف سے یمن جانے والے راستہ پر مکّہ سے پانچ سو اٹھائیس (528) کلومیٹر جنوب (South) میں واقع قریش کے تجارتی راستہ میں آباد (Settled) ہے۔ اِس کے علاوہ ایک بڑا قبیلہ ہونے کی وجہ سے بنی دَوس کو اہمیت حاصل ہے۔ اِن کی اہمیت قبیلہ کی تعداد، علاقہ اور تجارتی مقاصد (Objectives) کی وجہ سے بہت زیادہ ہے۔ مکّہ کے سرداروں نے اِستقبال اور خوب آو بھگت (Warm Welcome) کرتے ہوئے اِنہیں بتایا ہے:

''مکّہ میں محمد بن عبداللہ نے ایک مصیبت کھڑی کر رکھی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کی قوم بھی اِس مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔ محمد کی وجہ سے بھائی، بھائی الگ ہو گئے ہیں اور بیٹے باپ سے۔ ہمارا اِتحاد (Unity) پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اُس سے دُور رہیں۔ آپ ہمارے شہر میں مہمان (Guest) ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ محمد کی بات سنیں ہی نہیں۔ اُس کی باتوں میں جادُو جیسا اثر (Effect) ہے۔ جو کوئی اُس کی بات سنے، بے دِین ہو جاتا ہے۔''

اِس کے بعد اُس سردار پر کیا گزری اُسی سے سنتے ہیں:

''قریش مجھے اِس طرح کی باتیں بار بار (Again and again) بتاتے اور سمجھاتے رہے کہ میں محمد سے بچ کر رہوں۔ خُدا کی قسم! میں نے اِس بات کا تہیہ (Decide) کر لیا کہ نہ تو میں محمد سے کوئی بات کروں گا نہ ہی اُس کی بات سنوں گا۔ یہاں تک کہ میں صُبح کعبہ میں گیا تو اپنے کانوں میں روئی (Cotton buds) ٹھونس (Placed) لی کہ محمد کی آواز سُن ہی نہ پاؤں۔ اُس کی کوئی بات میرے کان میں نہ پڑے۔ اللہ کریم کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ محمد کی کچھ باتیں نہ چاہتے ہوئے بھی میرے کان میں پڑ گئیں۔ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محسوس کیا کہ یہ تو بہت عُمدہ کلام ہے۔''

میں نے اپنے آپ سے کہا:

''تیری ماں تجھے روئے (عربی محاورہ!)۔ ایسی بھی بھلا کیا بات ہے؟ تم سمجھدار ہو اور کلام کو سمجھتے ہو، شاعر ہو، علم رکھتے ہو، بھلا بُرا اچھی طرح سمجھتے ہو۔ پھر کیوں نہ اُس شخص کی بات سنو؟ اگر اُس کی بات اچھی ہوئی تو قبول (Accept) کر لینا ورنہ چھوڑ دینا۔''

یہ سوچ کر میں کعبہ میں رُک گیا۔ محمد اپنے گھر کو روانہ ہوئے تو میں اُن کے پیچھے ہولیا (Followed)۔ میں نے اُن کے گھر کے قریب مخاطب (Address) کرتے ہوئے اُنہیں بتایا کہ میں کون ہوں اور کیوں آیا ہوں۔ میں نے کہا:

''میں آپ کی باتوں سے بچنے کے لیے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر بیٹھا تھا۔ مجھے قریش نے سمجھایا تھا کہ آپ سے بچنے کا واحد راستہ (Only way) یہی ہے۔ آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچ گئی۔ آپ کی باتیں میرے دِل میں اُتر گئیں اور میں بے اِختیار (Unintentionally) آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا ہوں۔ مجھے اپنے دِین کے بارے میں بتایئے۔''

رسول اللہ نے مجھے قرآن سنایا تو میری آنکھیں کھُلتی چلی گئیں۔ رسول اللہ کا کلام میرے دِل میں اُتر رہا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔ میں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

تاریخ اِس سردار کو طفیل بن عَمرو دَوسی (d:633) *(Tufayl bin 'Amr Dawsi)* کے نام سے یاد کرتی ہے (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: 349/5)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِن دِنوں میں یوں ہوتا رہا

رسول اللہ، سفر طائف کے بعد دو (2) سال اور تین (3) مہینے میں مکّہ آنے والے پندرہ (15) غیر ملکی وفود (Foreign delegations) سے ملے ہیں۔ رسول اللہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ کسی اور جگہ کے قبیلہ کے ساتھ اِتحاد (Alliance) کیا جا سکے۔ مکّہ چھوڑنے کی صورت میں ٹھکانہ (Place to stay) بھی مل جائے اور تحفظ (Security) بھی۔ اِن پندرہ (15) قبائل میں سے کسی نے بھی رسول اللہ کی حمایت (Support) اور حفاظت کی حامی (Consent) نہیں بھری۔ کسی قبیلہ نے اچھے لفظوں میں اِنکار کیا ہے تو کسی کا رویّہ (Attitude) بُرا رہا۔ کسی قبیلہ نے بہانہ بنایا تو کسی نے طنز (Taunt) کِیا ہے۔ رسول اللہ قبیلوں سے ملتے ہیں تو اُنہیں کہتے ہیں:

> ''میں اللہ کا رسول ہوں، میری تعلیمات (Teachings) پر عمل کرو اور میرا ساتھ دو، جلد ہی ہم لوگ ایرانی (Persian)، رُومی (Byzantine) سلطنتوں کے مالِک اور حکمران بن جائیں گے۔''

رسول اللہ کو جدو جہد (Struggle) کے اِبتدائی دِنوں سے ہی اپنی کامیابی کا یقین لیکن کوئی قبیلہ ساتھ دینے کے لیے تیّار نہیں ہے۔ رسول اللہ ایمان کی دعوت دینے کے لیے بنی محارب بن حُصفہ *(Bani Maharab bin Husfah)* کے پاس آئے ہیں۔ اِس قبیلہ کا ایک عمر رسیدہ شخص (Old man) سخت لہجہ (Harsh tone) میں رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

> ''اِبن عبداللہ! مجھے حیرانی ہے کہ تم ہمیں وہ بات ماننے کا کہہ رہے ہو جسے تمہارے اپنے لوگ قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ہم وہ دِین چھوڑ دیں جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ہمارے باپ دادا صدیوں (Centuries) سے قائم ہیں؟ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ، بنی محارب کا کوئی شخص تمہاری بات نہیں سنے گا۔"

اِس قبیلہ کے فرد سلمہ بن قیس (Salmah bin Qays) نے رسول اللہ کو کنوئیں (Well) میں دھکا دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اِس ناکامی کے بعد سلمہ، رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

"اگر میں تمہیں کنویں میں پھینکنے میں کامیاب ہوجاتا تو حاجیوں کی تم سے جان چھوٹ جاتی اور تمہارے دِین سے بھی۔"

رسول اللہ اِس پر خاموش ہیں۔ آپ نے اپنے اونٹ کی نکیل (Nose string to steer) پکڑی اور وہاں سے چلے آئے ہیں۔ عبداللہ بن وابصہ ('Abdullah bin Wabsah) روایت کرتے ہیں:

"رسول اللہ مِنیٰ میں بنی عبس (Bani 'Abs) کے ڈیرے پر آئے۔ زید بن حارثہ بھی اُن کے ساتھ تھے۔ ہم نے مکّہ آنے سے پہلے اُن کے بارے میں بہت کچھ سُن رکھا تھا۔ ہم ذہنی طور (Mentally) پر اُن کی مخالفت کے لیے تیّار ہوکر آئے تھے۔ ہم میں سے کسی ایک نے بھی اُن کی بات نہ مانی۔ رسول اللہ کی بات سننے کے بعد ہمارے قافلہ میں موجود میسرہ بن مسروق عبسی (Maysrah bin Masrooq 'Absite) نے سب سے کہا:

"خُدا کی قسم! ہمیں اِبن عبداللہ کی بات مان لینی چاہیے۔ ہم اِس پر ایمان لے آئیں تو عقل مندی (Smart approach) ہوگی۔ اِس کا دِین غالب (Victorious) آ کر رہے گا بلکہ دُور دُور تک پھیل جائے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری قوم نے میسرہ کو جواب دیا:

''تم ہمیں آزمائش (Testing times) میں ڈالنے سے باز (Stay away) رہو۔ ہمیں ایسے کام میں نہ ڈالو جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ محمد پر ایمان لانے سے ہم سارے عرب کو اپنا دشمن بنالیں گے۔''

میسرہ نے رسول اللہ سے مل کر کہا:

''تمہاری بات دِن کی طرح رَوشن (Bright) اور سچی ہے لیکن میں نے تمہاری بات مان لی تو میری قوم میرے خِلاف ہوجائے گی۔ آدمی کی قدر و قیمت (Value) اُس کی قوم (Tribe) سے ہوتی ہے، اگر مُشکل وقت میں قوم ساتھ نہ دے تو کون مدد کرے؟ میں چاہتے ہوئے بھی تمہاری بات نہیں مان سکتا۔''

میسرہ اِس کے بعد فِدک (Fidak) چلے گئے جہاں بڑی تعداد میں یہودی رہتے ہیں۔ اُنہوں نے رسول اللہ کے متعلق پُوچھا تو یہودیوں نے تورات کھول کر آخری نبی کا تذکرہ (Mention) پڑھ کر سنایا:

''وہ نبی اُمّی (جسے لکھنا پڑھنا نہ آتا ہو) ہوگا اور اُس کا ظہور (Appear) عرب میں ہوگا۔ اُس کا قد (Height) لمبا ہوگا نہ چھوٹا۔ نہ اُس کے بال گھنگھریالے (Curly) ہوں گے نہ بالکل سیدھے۔ اُس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے (Red Lines) ہوں گے۔ اُس کا رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ اگر تم اُس کا زمانہ (Time) پاؤ تو اُس کا دِین قبول کرنا۔''

یہودیوں سے ملنے کے بعد میسرہ نے اپنی قوم کو رسول اللہ کے متعلق تورات کی تعلیم کا بتاتے ہوئے کہا:

''اب تو بات بالکل سیدھی اور واضح (Simple and clear)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہمیں محمد بن عبداللہ پر ایمان لے آنا چاہیئے۔''

اُن کی قوم نے جواب دیا:

''ہم اگلے سال حج پر جائیں گے تو اُس سے ملیں گے۔''

میسرہ کی قوم حقیقت جان لینے کے بعد بھی رسول اللہ پر ایمان نہیں لائی۔ (دلائل النبوۃ ابو نعیم: 294/1) رسول اللہ کے مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کے بعد دس (10) ہجری میں میسرہ رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا:

''اللہ کے رسول! خُدا کی قسم! میں اُسی دِن آپ پر ایمان لانا چاہتا تھا جب آپ مِنیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ہمارے ڈیرہ (Camp) پر آئے تھے۔ میں اپنی قوم کی وجہ سے اُس دِن ایمان لانے کا اِظہار نہ کر سکا، آپ کے پاس برسوں بعد آیا ہوں، اللہ کریم کا یہی فیصلہ تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچّے رسول ہیں۔'' (دلائل النبوۃ ابونُعیم: 294/1)

رسول اللہ بنی غُسّان *(Bani Ghussaan)* کے ڈیرے پر بھی اِسلام کی دعوت دینے کے لیے آئے ہیں۔ اِن میں سے ایک شخص اپنی قوم سے کہہ رہا ہے:

''یہ وہی نبی ہے جس کا ذِکر ہم مسیحیوں (عیسائیوں) سے سنتے رہتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ اب صرف ایک (1) نبی دُنیا میں آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ مسیحی (عیسائی) ایمان رکھتے ہیں کہ یہ نبی وہاں تک غلبہ حاصل کرلے گا جہاں تک سواریاں (Transport) پہنچ سکتی ہیں۔ ہم اِس پر ایمان لے آئے تو ہم دُنیا میں اور مرنے کے بعد بھی عزّت پائیں گے۔''

اِس کی قوم نے جواب دیا ہے:

''اِس طرح تو ہم اِس نبی پر ایمان لانے والے پہلے لوگ ہوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گے۔ تمام عرب ہمارے دشمن ہو جائیں گے۔ رُومیوں کا بادشاہ ہمارے خِلاف (Against) ہو جائے گا اور ہمیں اپنے علاقے سے نکال دے گا۔ ہمیں ابھی اِس کا دِین قبول نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں اِنتظار کرنا چاہئے، جب عرب یہ دِین قبول کر لیں تو ہمیں بھی نیا دِین قبول کر لینا چاہئے۔''

بنی غُسّان اپنے وطن گئے تو اُن کے حاکم حارث بن ابی شمر *(Harith bin Abi Shimar)* کے عِلم میں رسول اللہ کی دعوت آئی۔ حارث نے اعلان کروا دیا کہ کوئی شخص محمد کے دِین کی پیروی نہ کرے۔ اِس کے بعد بنی غُسّان نے رسول اللہ کا ذِکر کرنا ہی چھوڑ دیا ہے (الاکتفاء: 305/1)۔

کامیابی نہ ملنے کے باوجود رسول اللہ لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانے میں ثابت قدم (Persistent) ہیں۔ آپ کی دعوت پر مثنہ بن حارثہ *(Mathnah bin Haritha)* نے کہا ہے:

''ابوالقاسم! کسریٰ بادشاہ کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے کہ ہم اُس کے خِلاف بغاوت (Revolt) کریں گے نہ ہی سلطنتِ روم (Byzantine empire) کے کسی باغی (Rebel) کو پناہ دیں گے۔ جس بات کی طرف آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں، بادشاہ ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتے۔ اگر آپ چاہیں تو صرف عرب علاقوں تک ہم آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں لیکن اِس سے پرے (Beyond) نہیں۔''

رسول اللہ مثنہ سے کہہ رہے ہیں:

''تم نے بُرا جواب نہیں دیا کیونکہ تم نے صاف اور سچی بات کی ہے۔ تم اپنے وعدہ پر قائم رہنے والے لوگ ہو جو اچھی خُوبی (Quality) ہے۔ اللہ کریم کے دِین کا مددگار (Helper) وہی بن سکتا ہے جسے اللہ کے سوا کسی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا خوف (Fear) نہ ہو۔''

رسول اللہ اِن سے پُوچھ رہے ہیں:

ذرا بتاؤ، اگر تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ کریم تمہیں زمینوں، علاقوں کا مالِک بنا دے تو کیا تم اللہ کریم کی تعریف اور تسبیح (Praise) بیان کرو گے؟''

نعمان بن شریک (N'aman bin Sharik) کہہ رہے ہیں:

''اللہ کی قسم! ہاں۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔''

یہ لوگ ایمان نہیں لائے لیکن رسول اللہ اِن لوگوں کے اخلاق (Values) سے بہت متاثر (Impress) ہوئے ہیں۔

رسول اللہ نے بنی فزارہ (Bani Fazarah)، بنی مُرّہ (Bani Mur-rah)، بنی سُلیم (Bani Sulaym)، بنی نَضر (Bani Nadar)، بنی بکاء (Bani Baka)، بنی حارث بن کعب (Bani Harith bin K'ab)، بنی عذرہ (Bani Azrah) اور بنی حضارمہ (Bani Hadaarmah) کو ایمان لانے کی دعوت دی ہے (طبقات ابن سعد:216)۔

لوگوں کو سیدھا راستہ دِکھانے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ معاشرتی ذمّہ داریاں (Social responsibilities) بھی پوری کر رہے ہیں۔ سیّدہ خدیجہ کی وفات سے آپ کی زندگی میں خلا (Vacuum) آ گیا ہے۔ چھوٹی بچیوں کی وجہ سے رسول اللہ گھر کے بارے میں فِکرمند (Worried) رہتے ہیں کہ اُن کی دیکھ بھال (Take care) کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایک دِن عثمان بن مظعون ('Uthmaan bin Maz'oon) کی بیوی خولہ بنت حکیم (Khawlah bint Hakim) رسول اللہ کو راستہ میں ملی ہیں۔ خولہ کی زبانی واقعہ کچھ یُوں ہے:

''میری مُلاقات رسول اللہ سے راستہ میں ہوئی۔ میں نے رسول اللہ سے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے رسول! خدیجہ کی وفات کے بعد میں آپ کو غمگین (Sad) اور فکرمند (Worried) دیکھتی ہوں۔ایسا کیوں ہے؟''

رسول اللہ: ''خدیجہ کے ہوتے ہوئے مجھے گھر اور بچوں کی فِکر نہیں ہوتی تھی، وہ سب کا خوب خیال رکھتی تھیں لیکن اب ایسا نہیں ہے۔''

میں: ''آپ نِکاح کیوں نہیں کرتے؟ اِس طرح آپ کو اپنے گھر اور بچوں کی فِکر دُور ہوجائے گی۔''

رسول اللہ: ''کیا تمہاری نظر میں کوئی رِشتہ (Proposal) ہے؟''

میں: ''جی ہاں! کنواری (Unmarried) بھی ہے اور بیوہ (Widow) بھی۔''

رسول اللہ: ''کون ہے؟''

میں: ''آپ کے بھائی ابوبکر کی بیٹی عائشہ بنت ابوبکر *('Aa-aeyshah bint Abubakar)* اور سَودہ بنت زمعہ (589-674,85) *(Sawdah bin Zam'ah)* میری نظر میں اِس رِشتہ کے لیے موزوں (Suitable) ہیں۔''

رسول اللہ: ''خولہ! آپ دونوں طرف پیغام دے کر دیکھ لیں۔'' (مسند احمد:10552)

میں ابوبکر کے گھر گئی اور اُن کی بیوی اُمّ رومان زینب بنت عمرو *(Umm Roman Zaynab bint 'Amr)*(d:628) سے عائشہ کے متعلق بات کی۔ اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ نے میرے مشورہ (Advice) پر عائشہ سے نِکاح کا پیغام بھجوایا ہے۔ اُمّ رُومان نے مجھے کہا کہ وہ ابوبکر سے مشورہ (Consult) کرکے بتائیں گی۔

میں اِس کے بعد سَودہ بنت زمعہ کے پاس گئی۔سَودہ کا تعلق بنی عامر بن لُوئی سے ہے۔سَودہ سے میری اچھی دوستی تھی۔ وہ اِسلام کے اِبتدائی دِنوں (Early days) میں ہی ایمان لے آئی تھی۔ حَبشہ کی طرف دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2nd) ہجرت کرنے والوں میں بھی شامل تھی۔ سودہ کے شوہر سُکران بن عمرو بن عبدوُدّ (Sukraan bin 'Amr bin 'Abd Wudd) بھی اُن کے ساتھ ہی حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ حبشہ میں سودہ نے ایک خواب دیکھا۔ خواب میں رسول اللہ نے سُکران کی گردن (Neck) پر رسول اللہ نے پاؤں رکھا ہوا ہے۔

سودہ نے اپنے خواب کا ذِکر اپنے شوہر سے کِیا تو وہ کہنے لگے:

''اگر تمہارا خواب سچّا ہے تو میرے مرنے کے بعد تم رسول اللہ سے شادی کروگی۔''

سودہ نے اپنے خواب کا ذِکر کسی اور سے نہیں کِیا۔ کچھ دِنوں بعد سودہ نے ایک اور خواب دیکھا: اِس بار سودہ نے دیکھا:

''چاند ٹکڑے ہو کر سودہ کے پاس آ گرا ہے۔''

سُکران نے اِس خواب کی تعبیر یوں بتائی:

''خُدا کی قسم! اگر تمہارا یہ خواب بھی سچّا ہے تو میں اب مزید کچھ دِن ہی زندہ رہوں گا اور میرے بعد تم شادی کر لوگی۔''

اِس خواب کے کچھ دِن بعد ہی سُکران بیمار ہوئے اور حبشہ میں وفات پا گئے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق سُکران کی وفات مکّہ واپس آنے کے بعد ہوئی (السیرۃ لابن کثیر: 177)۔ میں نے سودہ کو رسول اللہ سے نِکاح کا مشورہ دیا۔ میں نے سودہ کی رضامندی (Acceptance) سے رسول اللہ کا پیغام سودہ کے والد تک پہنچایا تو اُنہوں نے کہا:

''تمہاری دوست کی اِس بارے میں کیا رائے (View) ہے؟ اگر اُسے یہ رِشتہ (Proposal) منظور ہے تو میں خوش ہوں۔'' (مسند احمد: 10552)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اُنہیں بتایا:

''سَودہ اِس رِشتہ پر خوش ہے۔''

رسول اللہ سے نکاح کے وقت سَودہ کی عمر پچپن (55) سال ہے اور رسول اللہ کی پچاس (50) سال۔ رسول اللہ کا یہ دوسرا (2nd) نِکاح ہے (البدایہ و النہایہ 3:128/3)۔ سودہ کا نِکاح اُن کے والد نے رسول اللہ سے خود پڑھایا ہے (مسند احمد: 10552)۔ اِس نِکاح کا مہر پانچ سو (500) دَرہم ہی رکھا گیا ہے۔ (رسول اللہ کے باقی تمام نِکاح بھی اِس مہر پر ہوئے)(صحیح مسلم: 1426/3489)۔

دوسری طرف اُمّ رومان، ابوبکر کو خولہ بنت حکیم کے آنے کا بتا رہی ہیں۔ یہ بھی بتایا ہے کہ وہ عائشہ کے لیے رسول اللہ کے نِکاح کا پیغام لائی ہیں۔ ابوبکر کہہ رہے ہیں:

''ہم تو عائشہ کی بات (منگنی۔Engagement) مطعِم بن عدی کے بیٹے جُبَیر (Jubayr) سے طے کر چکے ہیں۔ مطعِم بن عدی نے ہمیشہ میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ (Commitment) نبھایا (Honour) ہے۔ ہم بھی اپنی بات پر قائم ہیں۔'' (مسند احمد: 10552)

اُم رومان ابوبکر سے کہہ رہی ہیں:

''ہمارے ایمان لانے کے بعد سے اُن کا عائشہ سے اپنے بیٹے کی شادی کا اِرادہ بدل چُکا ہے۔''

ابوبکر اپنی تسلّی (Satisfaction) کے لیے مطعِم کے گھر آ کر اِس بارے میں پُوچھ رہے ہیں۔ مطعِم بن عدی وفات پاچُکا، اُس کی بیوی ابوبکر سے کہہ رہی ہے:

''ابوقحافہ! تم لوگ صابی (بے دین) ہو چُکے ہو۔ جب ہم نے جُبَیر کا رِشتہ عائشہ سے طے (Agree) کِیا تھا، تمہارا اور ہمارا دِین ایک تھا۔ اب یہ رِشتہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اب ہم اپنے بیٹے کی شادی تمہارے گھر کرنے کو تیّار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں۔اگر ہم نے اپنے بیٹے کی شادی تمہارے گھر کر دی تو تم لوگ اِسے بھی صابی (بے دین) کر دو گے۔ ہماری طرف سے یہ رِشتہ ختم ہے۔" (مسند احمد: 10552)

یوں ابوبکر کو اطمینان (Satisfaction) ہو گیا ہے کہ وہ عائشہ کی بات کہیں اور طے کرنے میں آزاد (Free) ہیں۔ ایسا کرنا مطعم بن عدی سے بدعہدی (Breach of commitment) نہیں ہو گی۔ ابوبکر اور اِن کے خاندان کو رسول اللہ پر ایمان کا اعلان (Announce) کئے ہوئے سات (7) سال گزر چکے ہیں۔ ابوبکر واپس اپنے گھر آ کر اُمّ رومان سے کہہ رہے ہیں:

"میں مطعم بن عدی کے گھر سے آ رہا ہوں، تم ٹھیک کہہ رہی تھی، وہ لوگ اب عائشہ اور جُبیر کے رِشتہ پر قائم نہیں ہیں۔ ہم اِس معاملہ (Matter) میں آزاد ہیں، تم خولہ سے مل کر اپنی رضامندی (Consent) کا پیغام دے دو۔"

(مسند احمد: 10552)

جبریل، رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ وہ سبز (Green) رنگ کے ریشمی (Silk) ٹکڑے میں سیّدہ عائشہ کی تصویر (Photograph) لے کر آئے ہیں۔ جبریل نے رسول اللہ سے کہا ہے:

"اللہ کے رسول! یہ آپ کی بیوی (Wife) ہیں، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔" (صحیح بخاری: 7012، صحیح مسلم: 2438/6283)

اب دس (10) نبوی کا زمانہ ہے۔ ابوبکر نے سیّدہ عائشہ کا نِکاح رسول اللہ سے کر دیا ہے۔ اِس نِکاح کا مہر ساڑھے بارہ (12.5) اوقیہ چاندی یعنی پانچ سو (500) دِرہم ہے۔ یہ رسول اللہ کا تیسرا (3rd) نِکاح ہے۔ نِکاح کے وقت سیّدہ عائشہ کی عمر چودہ (14) سال ہے۔ (جبکہ رخصتی کے وقت 18/19 سال تھی) کچھ تاریخ دانوں کے مطابق سیّدہ عائشہ کی عمر نِکاح کے وقت چھ (6) سال اور رخصتی کے وقت نو (9) سال تھی (صحیح بخاری، 3894، صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم:1422/3480، طبقات ابن سعد:58/8)۔ رسول اللہ اور سیّدہ عائشہ کا نِکاح شوال کے مہینہ میں ہوا۔ اِس سے پہلے عرب میں شوال میں نِکاح اور رخصتی (Departure of bride from her parent's home to her husband's home) کرنا ٹھیک خیال (Consider) نہیں کِیا جاتا تھا۔ (صحیح مسلم:1423/3483)

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ نے کہا:

"جب ہمارے گھر اِسلام (ایمان) کی روشنی آئی تو میں پہچاننے (Recognise) کی عمر میں تھی۔" (صحیح بخاری:3905,476)

رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں عبادت کے لیے آئے ہیں۔ کم و بیش تیس (30) سال پہلے کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی تو اُس وقت کعبہ کے دو (2) دروازے تھے۔ ایک دروازہ کعبہ کے اندر جانے کے لیے اور دوسرا دروازہ باہر نکلنے کے لیے۔ قریش کی تعمیر کے بعد ایک (1) دروازہ باقی رکھا گیا۔ کعبہ کا دروازہ زمین سے سات (7) فٹ اونچا اور اِس پر تالا (Lock) بھی لگا دیا گیا ہے۔ اب کُلید بردار (چابی رکھنے والا۔ Key holder) کی مرضی کے بغیر کوئی کعبہ کے اندر نہیں جا سکتا۔ اِس دروازہ کی چابی عثمان بن طلحہ بن ابوطلحہ (598-651,54) *('Uthmaan bin Talha bin Abu Talha)* کے پاس ہے۔ قریش کے لوگوں کے لیے کعبہ کے اندر آنا جانا بڑی آسان سی بات ہے۔ یہ اِن کا حق (Right) ہے۔ بہر حال کُلید بردار کے تالا کھولنے پر ہی لوگ کعبہ کے اندر جاتے ہیں۔ رسول اللہ نے عثمان سے کہا ہے:

"میں کعبہ کے اندر جا کر عبادت کرنا چاہتا ہوں، دروازہ کھول دو۔"

عثمان نے کعبہ کا دروازہ کھولنے کی بجائے رسول اللہ کو بُری بُری باتیں سنانا شروع کردی ہیں۔ یہ بڑی عجیب (Strange) بات ہے کہ کعبہ کا کلید بردار ہر عقیدہ (Belief) کے ماننے والوں کے لیے کعبہ کا دروازہ کھولنے کو تیّار رہتا ہے۔ قریش کے لیے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اِجازت ایک رسمی کارروائی (Formality) سے زیادہ نہیں ہے۔ ایک خُدا کی عبادت کرنے والے محمد بن عبداللہ کے لیے یہ دروازہ کھولنے سے عثمان نے اِنکار بھی کیا اور انہیں بُرا بھلا بھی کہا ہے۔

رسول اللہ عثمان بن طلحہ سے کہہ رہے ہیں:

''عثمان ایک دِن آئے گا یہ چابی (Key) میرے ہاتھ میں ہوگی،
میں جسے چاہوں گا اُسے یہ چابی دوں گا۔''

عثمان بن طلحہ غصّہ کرتے ہوئے رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

''ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ یہ چابی تمہارے ہاتھ میں ہو۔ کیا اُس دن میں کوئی شریف آدمی باقی نہیں رہے گا کہ چابی تمہارے ہاتھ میں ہوگی؟ کیا وہ مکّہ کی ذِلّت و رُسوائی (Disrespect) کا دِن ہوگا جب یہ چابی تمہارے ہاتھ میں ہوگی؟'' (المغازی للواقدی: 287/2)

رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

''اِبن طلحہ! نہیں وہ دِن مکّہ کی عظمت (Glory) اور عزّت (Honour) کا دِن ہوگا جس دِن یہ چابی میرے ہاتھ میں ہوگی۔''

رسول اللہ یہ کہہ کر کعبہ سے چلے گئے ہیں۔ عثمان نے کعبہ کا دروازہ نہیں کھولا اور کچھ بڑبڑاتا (Murmuring) رہا۔ اِس کے بعد کیا ہوا، عثمان بن طلحہ کی زبانی سنیئے:

''یہ مسلمانوں کے لیے بہت مُشکل وقت تھا۔ مسلمانوں پر ظُلم وستم کیا جاتا تھا۔ محمد مجھ سے یہ باتیں کرنے کے بعد کعبہ سے چلے گئے۔ میں نے اُن کے جانے کے بعد غور کیا کہ محمد جو بات کہتے ہیں وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔ کعبہ کے دروازہ کی چابی کے بارے میں بھی اُن کی بات پوری ہوجائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اِس بارے میں سوچنا شروع کر دیا کہ میں بھی اُن پر ایمان لے آؤں۔ میں نے اپنے کچھ دوستوں سے مشورہ کِیا اور اُنہیں محمد کے ساتھ ہونے والی گفتگو بھی بتائی۔ مجھے میرے دوستوں نے مشورہ دیا:

''ایسی غلطی (Mistake) نہ کرنا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے زندگی تنگ کر دی گئی ہے۔ مکّہ کے سردار محمد کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی (Planning) کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اگر محمد کو قتل کر دیا گیا تو مسلمانوں کی اذیتیں (Torture) اور تکلیفیں بڑھ جائیں گی۔ مسلمانوں کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔ اُن کی زندگی موت سے بدتر (Worse) ہو جائے گی۔ کیوں اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا چاہتے ہو۔ میں نے اپنے دوستوں کی بات مانی اور محمد پر ایمان نہیں لایا۔'' (سبل الہدیٰ والرشاد: 492/3)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے پہلے کہ تیرا ذِکر یہاں پر پہنچا

کئی صدیاں پہلے عَمرو بن عامر ('Amr bin 'Aamir) یمن کا سردار تھا۔ اُس نے یمن میں بہت خوشحالی (Prosperity) دیکھی تھی۔ پھر اُس کی قوم سیدھے راستہ (Right path) سے ہَٹ گئی۔ جب عَمرو نے دیکھا کہ پوری قوم ہی گمراہی (Erring) کا شِکار ہے تو اُسے اِحساس ہوا کہ اللہ کا عذاب (Rage) دُور نہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذِکر ہے کہ قوموں پر عذاب اجتماعی (Collective) خرابیوں اور گناہوں سے ہی آیا کرتے ہیں۔ عَمرو بن عامر نے سباعین ڈیم (Saba'een Dam) میں چوہوں (Mices) کی بڑی تعداد دیکھی تو اُسے اللہ کا عذاب قریب نظر آنے لگا۔ اُس نے سوچا کہ میں اپنی جائیداد (Properties) یہ بتا کر بیچوں کہ یہاں اللہ کا عذاب آنے والا ہے تو کوئی بھی خریدنے کو تیّار نہیں ہوگا۔ اگر کوئی وجہ نہ بتائی تو بھی مُشکل ہوگی۔ لوگ پُوچھیں گے کہ تم اپنی جائیداد کیوں بیچ رہے ہو۔ اُس نے ایک منصوبہ (Plan) بنایا۔

لوگوں کے سامنے اُس نے اپنے ایک بیٹے سے بحث (Debate) اور تلخ کلامی (Bitter talk) شروع کردی۔ عَمرو کے بیٹے نے اِس بحث کے دوران اپنے والد کے منہ پر تھپڑ (Slapped) دے مارا۔ یہ بہت ہی نامناسب (Unacceptable) اور ناقابل برداشت (Unbearable) عمل تھا۔ اِس کے بعد عَمرو نے اعلان کیا:

''اِس ذِلّت (Insult) اور رُسوائی کے بعد میرے لیے یہاں رہنا ممکن نہیں۔ اب یہ جگہ رہنے کے قابل (Worthy) نہیں رہی۔ میں یہاں سے کہیں دُور چلا جاؤں گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوں کمال چالاکی (Cleverness) کے ساتھ عَمرو بن عامر نے اپنی جائیداد بیچی۔ اُس نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو بُلایا اور اُنہیں یمن سے کہیں اور چلے جانے کو کہا۔ عَمرو بن عامر کا ایک بیٹا ثَعلبہ (Th'alabah) یمن سے نکلا اور عرب میں آ کر آباد ہو گیا۔ اُسی کے نام پر اِس آبادی کو ثَعلبہ کا نام دیا گیا۔ ثَعلبہ کے ایک بیٹے کا نام حارثہ ہے۔ حارثہ کے دو بیٹے ہیں جن کا نام اَوس (Aws) اور خَزرج (Khazraj) ہیں۔ اَوس اور خَزرج کی اکثریت (Majority) یثرب آ کر آباد ہو گئی۔ جب اَوس اور خَزرج کے قبیلے یثرب پہنچے تو اُس وقت یہاں کی تمام زرعی زمینیں (Agricultural lands)، منڈیاں (Markets) اور بازار یہودیوں کے قبضہ (Influence) میں تھے۔ یہودیوں نے اپنی رہائش کے لیے محلّات (Palace) اور چھوٹے چھوٹے قلعے (Fort) تعمیر کر رکھے تھے تاکہ جنگ کی صورت میں اپنی حفاظت (Protection) کر سکیں۔

یہودیوں نے اَوس اور خَزرج کے آنے کے بعد اُن کے ساتھ دوستی کے معاہدے (Pact) کر لیے۔ اَوس اور خَزرج کو بڑھتے دیکھا تو یہودیوں نے اُنہیں اپنے لیے خطرہ (Danger) محسوس کِیا۔ اُنہوں نے اَوس اور خَزرج کو دوستی کے رُوپ (Disguise) میں بھڑکانا (Incite) شروع کر دیا۔ اِس کے بعد اَوس اور خَزرج آپس میں ہمیشہ لڑتے رہے۔

یثرب وہ علاقہ ہے جہاں یہودی آباد ہیں۔ یہودیوں کو اِلہامی کتابوں کے ذریعہ سے معلوم ہے کہ آخری نبی ہجرت کر کے یثرب آئیں گے۔ وہ آخری نبی کا اِنتظار اور اُن کا ذِکر (Mention) اپنی باتوں میں کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں:

"اُس نبی کا زمانہ اب بہت قریب ہے۔"

وہ جنوب (South) (مکّہ) کی طرف اِشارہ (Pointing) کر کے کہتے ہیں کہ آخری نبی اِس طرف سے ظاہر (Appear) ہو گا۔ یہودی، یثرب میں بسنے والے قبیلوں بنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خزرج اور بنی اَوس کو اِس بات سے ڈراتے (Warn) ہیں کہ جب آخری نبی ظاہر ہو گا تو اُس کی مدد سے ہم فتح (Victory) حاصل کریں گے۔ اِسی وجہ سے یثرب میں رہنے والے قبیلے بھی آخری نبی اور اُس کے زمانہ (Era) کے بارے میں علم رکھتے ہیں۔

حج کا موسم قریب ہے۔ پورے عرب سے قافلے مکّہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک بار پھر اللہ کے دِین کی دعوت دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ہر قبیلہ کے پاس جاتے اور انہیں اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ بُت پرستی میں ڈوبی ہوئی قوم رسول اللہ کے پیغام پر توجّہ نہیں دے رہی۔

رسول اللہ یثرب سے آئے ہوئے بنی خزرج کے وفد سے ملنے کے لیے عقبہ ('Aqabah) (مکّہ کے قریب ایک گھاٹی) پہنچے ہیں۔ آپ اِن سے پُوچھ رہے ہیں:

''تم کون لوگ ہو؟''

جواب ملا ہے:

''ہم یثرب کے رہنے والے بنی خزرج ہیں۔''

رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

''کیا ہم بیٹھ کر کچھ باتیں کر سکتے ہیں؟''

اِنہوں نے ''خوش آمدید (Welcome)'' کہا ہے۔ رسول اللہ اِن لوگوں کو اللہ کے دِین کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ اللہ کے ایک ہونے کا بتایا اور دوسری بُنیادی (Basic) باتیں بتائی ہیں۔ رسول اللہ اِن کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ کی باتیں سُن کر بنی خزرج ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں:

''یہ وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کی آمد (Arrival) کی خبر ہمیں یہودیوں سے ملتی ہے۔'' (سیرت ابن ہشام: 429/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِن لوگوں نے رسول اللہ کی دعوت قبول کی اور ایمان لے آئے ہیں۔ آخر کار (At last) سولہویں (16th) وفد (Delegation) نے رسول اللہ کا ساتھ دینے کی حامی بھری ہے۔ یہ وفد چھ (6) افراد پر مشتمل (Consist of) ہے۔ اِن لوگوں نے وعدہ کِیا ہے کہ یثرب واپس جا کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیں گے۔ اگلے سال دوبارہ حاضری کی اِجازت (Permission) لے کر یہ لوگ یثرب روانہ ہو گئے ہیں (البدایہ والنہایہ: 146/3)۔

اَسعد بن زُرارہ (As'ad bin Zurarah) قبیلہ خزرج (یثرب) سے تعلق رکھنے والے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اِسلام قبول کِیا ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق انصار (Ansaar - people of Yasrib who embraced Islam before hijrah) میں سب سے پہلے اِسلام قبول کرنے والے کا نام جابر بن عبداللہ بن رِناب (Jabir bin 'Abdullah bin Rinab) ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق ذَکوان بن عبدِ قیس (Zakwaan bin 'Abd Qays) پہلے مسلمان ہیں جن کا تعلق یثرب سے ہے۔

اِس رات ایمان لانے والے چھ (6) افراد یہ ہیں (سیرت ابن ہشام: 428/2):

1۔	اسعد بن زُرارہ	1- *As'ad bin Zurarah*
2۔	عوف بن حارث	2- *'Awf bin Harith*
3۔	رافع بن مالِک بن عَجلان	3- *Rafa'y bin Malik bin 'Ajlan*
4۔	قطبہ بن عامر بن حدیدہ	4- *Qatbah bin 'Amir bin Hadidah*
5۔	عُقبہ بن عامر	5- *'Uqbah bin 'Amir*
6۔	جابر بن عبداللہ بن رِناب	6- *Jabir bin 'Abdullah bin Rinab*

اعلانِ نبوّت کے گیارہ (11) سال بعد مکّہ آنے والے قافلوں میں سے پہلے قافلہ نے رسول کی دعوت قبول کرتے ہوئے ایمان لانے کا اعلان کِیا ہے۔ اِن لوگوں نے یثرب جا کر لوگوں کو رسول اللہ کے بارے میں بتایا۔ یہ بھی بتایا ہے کہ وہ ایمان لے آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ لوگ اپنی قوم کو سال بھر اسلام کی دعوت دیتے رہے (دلائل النبوۃ للبیہقی 435/2)۔ آئندہ سال (Next year) یعنی نبوّت کے بارہویں (12th) سال یثرب سے بارہ (12) مسلمان حج کے لیے مکّہ آئے ہیں۔ اِن میں دس (10) بنی خزرج سے جبکہ دو (2) بنی اَوس سے تعلق رکھتے ہیں:

1۔ اَسعد بن زُرارہ	1- *As'ad bin Zurarah*
2۔ عوف بن حارث	2- *'Awf bin Harith*
3۔ رافع بن مالِک	3- *Rafa'y bin Maalik*
4۔ قطبہ بن عامر	4- *Qutbah bin 'Amir*
5۔ عُقبہ بن عامر	5- *'Uqbah bin 'Amir*
6۔ مُعاذ بن حارث	6- *Mu'adh bin Harith*
7۔ ذکوان بن حارث	7- *Dhakwan bin Harith*
8۔ عُبادہ بن صامت	8- *'Ubadah bin Samat*
9۔ یزید بن ثعلبہ	9- *Yazid bin Tha'lbah*
10۔ سعد بن عُبادہ بن نضلہ	10- *S'ad bin 'Ubadah bin Nadlah*

پچھلے سال آنے والے چھ (6) افراد میں سے پانچ (5) اِس سال بھی مکّہ آئے ہیں۔ جابر بن عبداللہ اِس سال نہیں آسکے (فتح الباری: 275/7، مسند احمد: 428/5، المستدرک للحاکم: 4250)۔ قبیلہ بنی اَوس سے آنے والے دو (2) افراد یہ ہیں۔

1۔ عُویم بن ساعدہ	1- *'Uwaym bin Sa'adah*
2۔ ابوالہیثم بن تیہان	2- *Abul Hatheem bin Tayhan*

اِس سال بھی اِن سب سے رسول اللہ کی مُلاقات (Meeting) جمرہ *(Jamrah)* (جسے آج کل بڑا شیطان کہا جاتا ہے) عقبہ *('Aqabah)* (گھاٹی) میں ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے۔ اِس مُلاقات (Meeting) اور ہونے والے عہد (Commitment) کو ''بیعت عقبہ اُولیٰ'' (Ba'it Aqabah oolaa - First pledge at 'Aqabah) کہا جاتا ہے (السیرۃ الحلبیہ: 161/2)۔ عُبادہ بن صامت اِس مُلاقات کے بارے میں بتاتے ہیں:

''میں اُن لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ''بیعت عقبہ اُولیٰ'' میں شرکت (Participate) کی (صحیح مسلم: 2769/7016)۔ ہماری تعداد بارہ (12) تھی۔ رسول اللہ نے ہم سے بیعت (Pledge) لی:

ہم اللہ کریم کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے

ہم چوری نہیں کریں گے

ہم بدکاری نہیں کریں گے

ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے

ہم دوسروں پر تہمت (جھوٹا الزام۔ Slander) نہیں لگائیں گے

کسی نیک کام میں رسول اللہ کی نافرمانی (Disobedience) نہیں کریں گے۔''

بیعت (وعدہ) لینے کے بعد رسول اللہ اِن سے کہہ رہے ہیں:

''اگر تم نے اپنا عہد (Commitment) پورا کیا تو تمہیں اِس کے بدلہ (Return) میں جنت ملے گی۔ اگر تم نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو تمہارا معاملہ اللہ کے پاس ہوگا۔ وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے، چاہے تو بخش دے۔''

یہ لوگ یثرب واپس جانے لگے تو رسول اللہ نے مُصعب بن عُمیر کو اِن کے ساتھ بھیج دیا ہے (البدایہ والنہایہ: 146/3، سیرت ابن ہشام: 434/2)۔ مُصعب کا شجرۂ نسب (Lineage) قصی پر جا کر رسول اللہ سے ملتا ہے۔ مُصعب کو رسول اللہ نے ہدایت (Instruction) دی ہے کہ یثرب میں لوگوں کو اِسلام اور قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ مُصعب نے اَسعد بن زُرارہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس رہائش (Residence) اِختیار کی ہے۔ اَوس اور خزرج کے آپس میں تعلقات اچھے نہیں ہیں، مُصعب اِن دونوں قبیلوں کے لیے قابلِ قبول (Acceptable) ہیں۔ یثرب میں مُصعب ہی نماز کی اِمامت (Leading the prayer) کرواتے ہیں (سیرت ابن ہشام: 434/2)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں آپ اپنی قوم کی طرف لوٹ تو نہیں جائیں گے

یثرب کے بارہ (12) لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت (Pledge of allegiance) کئے ہوئے ایک سال گزر چُکا ہے۔ اب تیرہ (13) نبوی کا زمانہ ہے۔ مُصعب بن عُمیر ایک (1) سال سے یثرب میں اِسلام کی تبلیغ (Preaching) کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں اِنہیں کامیابی ملی ہے۔ یثرب میں ماحول (Environment) مکّہ سے یکسر (Altogether) مختلف ہے۔ یہاں ایمان لانے والوں کو کسی مخالفت (Opposition) کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جس کا جی چاہے وہ ایمان لے آتا ہے۔ یہاں رہنے والے اِسلام سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت سے لوگ جن میں اپنی اپنی قوم کے سردار شامل ہیں، ایمان لا چکے ہیں۔ یثرب کے رہنے والوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ اور اُن پر ایمان لانے والے مکّہ میں ظُلم وستم (Torture) کا سامنا (Facing) کر رہے ہیں۔ اِنہوں نے فیصلہ کِیا ہے کہ رسول اللہ کو یثرب آنے کی دعوت دی جائے (السلسلة الصحيحة: 1752)۔ اِس سال یثرب سے حج کے لیے آنے والے قافلہ میں بہتّر (72) مسلمانوں سمیت پانچ سو (500) لوگ شامل ہیں۔ یثرب سے مکّہ آنے والوں میں بنی سلمہ *(Bani Salmah)* کے سردار عبداللہ بن عَمرو بن حرام *('Abdullah bin 'Amr bin Haraam)* (جابر بن عبداللہ انصاری *(Jabir bin 'Abdullah Ansarite)* کے والد) مکّہ پہنچنے کے بعد رسول اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔

رسول اللہ نے اِن لوگوں کے ساتھ ایّامِ تشریق *(Ayyaam e Tashreeq)* (ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ (11,12,13 تاریخوں) میں کسی رات خاموشی سے مِلنے کا وعدہ کِیا ہے جہاں رسول اللہ کے یثرب جانے کے بارے میں حتمی (Final) فیصلہ کِیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ رسول اللہ سے مُلاقات کو نہایت خفیہ (Secret) رکھا گیا ہے (سیرت ابن ہشام: 438/2)۔ اِس بات کا خطرہ موجود ہے کہ قریش کہیں سارے منصوبہ کو ناکام نہ بنا دیں۔ جو قافلہ یثرب سے حج کے لیے مکّہ آیا ہے اِس میں ایک سردار کا نام عبداللہ بن اُبی بن سلُول (d:631) *('Abdullah bin Ubayy bin Saloul)* ہے۔ یہ بڑے اثر و رسوخ والا (Influential) سردار ہے۔ بہت سمجھدار اور قائدانہ صلاحیتیں (Leadership qualities) رکھتا ہے۔ اِس کا خیال ہے کہ یثرب کے رہنے والے لوگ اِس کے زیرِ اثر (Under influence) ہیں اور کوئی کام اِس کی اِجازت (Permission) کے بغیر نہیں کرتے۔ اِس مُلاقات کے بارے میں عبداللہ بن اُبی کو بھی بے خبر (Unaware) رکھا گیا ہے۔

رازداری (Secrecy) کے لیے ضروری ہے کہ یثرب سے آنے والے لوگوں کو بھی اندازہ نہ ہو کہ مسلمان رسول اللہ سے مِلنے گئے ہیں۔ مُلاقات کی رات سب لوگ سرِ شام (Early evening) ہی اپنے بستروں (Beds) پر لیٹ گئے تا کہ باقی لوگ یہ سمجھیں کہ تھکن (Fatigue) کی وجہ سے جلدی سو گئے ہیں۔ رات کا ایک حصّہ گُزر جانے کے بعد مسلمان ایک، ایک، دو، دو (1,1,2,2) کر کے خاموشی کے ساتھ مِنیٰ سے کِھسک (Slipped away) گئے ہیں (السلسلۃ الصحیحۃ: 1752)۔ یہ تمام لوگ پہاڑی درّہ (Pass) میں رسول اللہ سے ملنے کے لیے اکٹھے ہیں۔ رسول اللہ سے ملنے والوں میں ستر (70) مرد، جو یثرب سے اِسی خیال سے آئے، عبداللہ بن عَمرو بن حرام جو آج ہی ایمان لائے اور دو (2) عورتیں شامل ہیں۔ اِن عورتوں کے نام ہیں:

1۔ اُمِّ عمارہ نُصیبہ بنت کعب — 1- *Umm 'Ammarah Nusaibah bint K'ab*

2۔ اَسما بنت عَمرو بن عدی — 2- *Asma bint 'Amr bin 'Adi*

اِس طرح کل تہتر (73) لوگ رسول اللہ سے مُلاقات کرنے اور اِنہیں یثرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے کی دعوت دینے والوں میں شامل ہیں۔ اِن میں باسٹھ (62) بنی خزرج اور گیارہ (11) بنی اَوس سے ہیں۔ سب لوگ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ عبّاس بن عبدالمطّلب، ابوبکر بن ابوقحافہ اور علی اِبن ابی طالب کے ساتھ رات کے اندھیرے (Darkness) میں پہاڑی درّہ کی طرف جا رہے ہیں۔ عَقبہ پہنچ کر رسول اللہ نے ابوبکر اور علی کو درّہ کی نگرانی (Surveillance) پر مقرّر (Detail) کیا ہے۔ عبّاس، رسول اللہ کے ساتھ چل رہے ہیں۔ عبّاس تجارت کے سلسلہ میں یثرب جاتے رہتے ہیں۔ یثرب کے لوگ اِنہیں اچھی طرح پہچانتے ہیں (سیرت ابن ہشام: 441/2)۔ عبّاس رسول اللہ پر ایمان نہیں لائے لیکن آپ کی حفاظت اور محبّت میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ سب لوگ اطمینان سے بیٹھ گئے تو عبّاس نے بات شروع کی ہے:

> ''یثرب کے رہنے والو! محمد بن عبداللہ کا جو مقام (Stature) ہماری نظر میں ہے تم اِس سے واقف (Know) ہو۔ ہم نے دِین مختلف ہونے کے باوجود اِس کی حفاظت کی اور (شعب ابی طالب میں) مشکلات اُٹھائیں لیکن اِس کی حفاظت نہیں چھوڑی۔ اِبن عبداللہ اپنی قوم اور اپنے شہر میں محفوظ (Secure) ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ یہ تمہارے پاس (یثرب) آجائے تو وعدہ کرنا ہوگا کہ ہر قیمت پر اِس کی حفاظت کرو گے۔ اگر تم اِس کی حفاظت کی ذمّہ داری پوری نہیں کر سکتے تو ابھی بتا دو۔ اِسے گھر سے بے گھر نہ کرو، اپنے شہر، اپنی قوم (Tribe) ہی میں رہنے دو۔''

رسول اللہ کا اپنا شہر اور قوم کو چھوڑ کر جانا بہت ہی نازک (Sensitive) معاملہ ہے۔ یہ نہ صرف رسول اللہ کے لیے خطرناک ہے بلکہ یثرب کے رہنے والوں کے لیے بھی قریش مکّہ سے دشمنی کا سبب (Reason) ہوگا۔ عبّاس کا اِشارہ (Pointing) اِسی طرف ہے۔ اِس کام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں جلد بازی (Urgency) نہیں ہونی چاہئے۔ اِس کے بعد یثرب کے لوگ کہہ رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! ہم آپ کی حفاظت کی ذمّہ داری لینے کو تیّار ہیں،
آپ بتائیے آپ کی شرطیں (Conditions) کیا ہیں؟"

رسول اللہ اب تک خاموش، سب کی باتیں سُن رہے ہیں۔ رسول اللہ نے اللہ کریم کی بڑائی (Praise) بیان کی اور اِسلام کی بُنیادی تعلیمات (Basic ideology) کا ذِکر کیا ہے۔ اب رسول اللہ، اِن لوگوں سے وعدہ لے رہے ہیں:

- تم لوگ میری بات سنو گے اور خوشی یا غمی ہر صورت میں اُس پر عمل کرو گے۔
- اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے، خوشحالی (Prosperity) میں اور تنگی (Poverty) میں بھی۔
- تم نیکی کا حکم دو گے اور بُرائی سے روکو گے۔
- اللہ کریم کے دِین کی تبلیغ کرو گے اور بُرا کہنے والوں کی پرواہ نہیں کرو گے۔
- تم اللہ کی عبادت کرو گے اور کسی کو اُس کا شریک (Partner) نہیں ٹھہراؤ گے۔ (صحیح بخاری: 3892)

میں اپنے لیے تم سے یہ شرط (Condition) منوانا چاہتا ہوں:

"تم میرا دفاع (Defence) اِس طرح کرو گے جیسے اپنی جانوں (Yourselves)، اپنی اولاد اور اپنی بیویوں کا دفاع کرتے ہو۔" (السلسلة الصحيحة: 1752)

(اِس طرح کے وعدہ یا حلفِ وفاداری (Oath) کو "بیعت النساء" *(Ba'it un Nisa)* کہا جاتا ہے)۔ یہ بات سُن کر عبداللہ بن رواحہ *('Abdullah bin Rawahah)* (590-629,40) کہہ رہے ہیں:

"اگر ہم اِن شرطوں کو پورا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ بتا رہے ہیں:

''اِس کے بدلہ میں تمہیں جنّت ملے گی۔''(مسند احمد: 322/3، صحیح

بخاری: 3893)

عبداللہ خوشی سے کہہ رہے ہیں:

''اللہ کے رسول! یہ تو بہت نفع (Profit) والا سودا (Deal) ہے۔

نہ ہم خود اِس معاہدہ کو توڑیں (Breach) گے نہ کسی کو توڑنے دیں گے۔''

براٗ بن معرور (Baraa bin Ma'rur) آگے بڑھے ہیں۔ رسول اللہ کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہے ہیں:

''اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہم آپ کا اِسی طرح دفاع (Defence) کریں گے جیسے اپنی جانوں، اولاد اور اپنی بیویوں کا دفاع کرتے ہیں۔ آپ ہم سے بیعت (Pledge) لیں۔ خدا کی قسم! ہم جنگوں اور ہتھیاروں (Weapons) کے سائے (Shade) میں پلے بڑھے (Grown up) ہیں۔ یہ خوبی ہمیں اپنے بزرگوں سے نسل در نسل (Generation after generation) ملی ہے۔''

ابھی براٗ اپنی بات کر رہے ہیں کہ ابوالہیثم (Abul Hathim) نے رسول اللہ کو مخاطب (Address) کیا ہے:

''اللہ کے رسول! میری گزارش (Request) بھی سُنیں۔ یہودیوں کے ساتھ ہمارے بڑے پُرانے اور مضبوط (Strong) دوستانہ تعلقات (Friendly relations) ہیں، ہم آپ کی وجہ سے اِن سے دوستی (Friendship) چھوڑنے کو تیّار ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آپ کی خاطر (Sake) یہ قربانی دے چکیں، اللہ کریم آپ کو دشمنوں پر غلبہ (Victory) عطا کرے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنی قوم کی طرف (مکّہ) لوٹ جائیں (Return to) اور ہمیں چھوڑ دیں۔“

رسول اللہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

”میری پناہ (Protection)، تمہاری پناہ۔ میری حُرمت (Sanctity)، تمہاری حُرمت۔ میں تم سے ہوں، تم مجھ سے ہو۔ جس کے ساتھ تم جنگ کرو گے، اُس کے ساتھ میں جنگ کروں گا۔ جس کے ساتھ تم صلح (Peace) کرو گے، اُس کے ساتھ میں صلح کروں گا۔“ (سیرت ابن ہشام: 443,441/2، فتح الباری: 276/7، المستدرک للحاکم: 4251)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جان دے دیں گے، ساتھ نہیں چھوڑیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اَوس اور بنی خزرج میں سے بارہ (12) نقیب (Naqeeb)(لوگوں تک خبر پہنچانے والے۔Deputy / Forerunner) مقرّر (Appoint) کئے ہیں(سیرت ابن ہشام: 443/2) ۔ اِن میں سے نو (9) کا تعلق بنی خزرج سے اور تین (3) کا بنی اَوس سے ہے۔

بنی خزرج سے مقرّر کئے گئے نقیب یہ ہیں:

1۔ اَسعد بن زُرارہ	1- As'ad bin Zurarah
2۔ رافع بن مالِک	2- Rafa'y bin Maalik
3۔ سعد بن ربیع	3- S'ad bin Rab'i
4۔ عبداللہ بن رواحہ	4- 'Abdullah bin Rawahah
5۔ سعد بن عُبادہ بن نضلہ	5- S'ad bin 'Ubadah bin Nadlah
6۔ مُنذر بن عَمرو	6- Mundher bin 'Amr
7۔ براُ بن معرور	7- Bara bin M'arur
8۔ عبداللہ بن عَمرو بن حرام	8- 'Abdullah bin 'Amr bin Haram
9۔ عُبادہ بن صامت	9- 'Ubadah bin Samat

بنی اَوس سے مقرّر کئے گئے نقیب

1۔ اُسیّد بن حُضیر	1- Usayyed bin Hudayr
2۔ رفاعہ بن مُنذر	2- Rafa'ah bin Mundher

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ سعد بن خُثیمہ 3- S'ad bin Khuthymah

رسول اللہ نے اَسعد بن زُرارہ کو اِن بارہ نقیبوں کا سردار نقیب (Head / chief) مقرّر کیا ہے۔

یثرب سے آئے ہوئے مسلمان رسول اللہ پر اپنی جان نثار کرنے کو تیّار ہیں۔

سعد بن عُبادہ بن نَضلہ (S'ad bin 'Ubadaah bin Nadlah) (d:637) اپنے جذبات (Feelings) قابو (Control) نہیں کر پا رہے۔ اپنے لوگوں سے کہہ رہے ہیں:

"تم لوگ اِس بات پر بیعت کر رہے ہو کہ تم ہر سفید اور سیاہ انسان کے ساتھ جنگ کرو گے۔ اگر تمہارا اِرادہ یہ ہے کہ مصیبتیں (Difficulties) آئیں، تمہارے سردار مارے جائیں اور تم رسول اللہ کو دشمنوں کے حوالہ (Handover) کر دو تو ابھی پیچھے ہٹ جاؤ۔ خُدا کی قَسم! اگر ایسا کرو گے تو دُنیا میں بھی رُسوا (Disgraced) ہو گے اور قیامت میں بھی۔ اگر تمہارا اِرادہ مضبوط (Firm) ہے کہ تم کسی نقصان کی پرواہ کئے بغیر رسول اللہ کی حفاظت کرو گے تو پھر آگے بڑھو اور اِن کو لے لو۔ اِس میں دُنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔"

سب جواباً کہہ رہے ہیں:

"ہم مصیبتوں کے آنے یا سرداروں کے مارے جانے کے باوجود اللہ کے رسول کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔"

سب سے پہلے اَسعد بن زُرارہ نے رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق سب سے پہلے بیعت کرنے والے براء بن معرور ہیں (فتح الباری: 276/7، سیرت ابن ہشام: 447/2)۔ تمام لوگ باری باری (One by one) رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔ ہر کسی کی محبّت کا اپنا الگ (Unique) انداز ہے۔ کچھ صحابہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جذبات (Feelings) یہاں بیان کئے جا رہے ہیں۔ اِس قافلہ میں سب سے کم عمر (The youngest) سردار اَسعد بن زُرارہ کہتے ہیں:

"میں اللہ کریم پر ایمان کے ساتھ اِس بات پر اللہ کے رسول کی بیعت کرتا ہوں کہ اپنا عہد (Commitment) پورا کروں گا۔ اِس سلسلہ (Regard) میں آپ کی مدد کرنا میرے عمل (Act) سے ظاہر ہوگا۔" (السلسلة الصحيحة: 1752)

ابوالہیثم اپنی محبّت کا اِظہار (Express) یوں کر رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! میں اِس بات پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس پر بنی اسرائیل *(Bani Isra-eel)* کے نقیبوں (Deputies) نے اللہ کے نبی مُوسیٰ کی بیعت کی تھی۔"

عبداللہ بن رواحہ جانثاری کا اعلان یوں کر رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! میں نے آپ کی بیعت ایسے ہی کی جیسے بارہ (12) حواریوں (Disciples) نے اللہ کے نبی عیسیٰ کی بیعت کی تھی۔"

نعمان بن حارثہ *(N'aman bin Haritha)* اپنے جذبات (Emotions) کا اِظہار یوں کر رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! میں اللہ کریم اور آپ کی بیعت اِس بات پر کرتا ہوں کہ آپ کے حکم کی تعمیل (Compliance) میں اپنے کسی قریبی یا دُور کے رِشتہ داروں (Relatives) کی پرواہ (Care) نہیں کروں گا۔"

یہاں رِشتہ داروں کی پرواہ کا ذِکر اِس لیے کیا جا رہا ہے کہ عرب ایک قبائلی معاشرہ (Tribal society) ہے۔ اِن کے لیے قبیلہ سب سے بڑھ کر ہے۔ رسول اللہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان نثار کرنے والے اپنے خاندان اور قبیلہ کو چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔

عُبادہ بن صامت ('Ubaadah bin Saamit) (586-655,77) نے کہا ہے:

"اللہ کے رسول! میری بیعت اِس بات پر ہے کہ میں اللہ کے معاملہ میں کسی کے بُرا کہنے (Criticism) کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کروں گا۔"

سعد بن ربیع (d:625) (S'ad bin Rab'i) نے اپنے خیالات (Thoughts) کا اِظہار یوں کیا ہے:

"میں بیعت کرتا ہوں کہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی (Disobedience) نہیں کروں گا۔ اللہ اور اُس کے رسول سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔"

یہاں موجود تمام لوگ رسول اللہ کی بیعت کر چکے ہیں (المستدرک: 4251)۔ مردوں (Male) نے رسول اللہ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کی ہے۔ دونوں عورتوں سے رسول اللہ نے بیعت زبانی (Verbal) لی۔ سیّدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:

"اللہ کی قسم! آپ کا ہاتھ کبھی کسی غیر محرم عورت سے مَس (Touch) نہیں ہوا۔ رسول اللہ عورتوں سے زبانی بیعت لیتے، جب وہ اِقرار کرتیں (Announce) تو رسول اللہ اُن سے کہتے:

"جاؤ! میں نے تم سے بیعت لے لی۔"

اپنے خیموں کو واپس لوٹنے سے پہلے سعد بن عُبادہ بن نَضلہ رسول اللہ سے اِجازت مانگ رہے ہیں:

"اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، اگر اِجازت ہو تو کل صُبح ہم مِنیٰ میں اکٹھے ہونے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشرکین پر تلواروں سے حملہ کریں؟"

رسول اللہ نے سب کی محبت سمیٹتے ہوئے اِنہیں کہا ہے:

"ہمیں اِس بات کی اِجازت نہیں کہ ہم کسی پر تلوار اُٹھائیں۔ تم لوگ واپس جا کر آرام کرو۔" (سیرت ابن ہشام: 448/2)

یہ تمام لوگ رسول اللہ کی بیعت کرنے کے بعد مِنیٰ واپس آ کر اپنے بستروں میں آرام (Rest) کر رہے ہیں (سیرت ابن ہشام: 447/2، البدیہ والنہایہ: 162/3)۔ اِس بیعت کو تاریخ میں "بیعتِ عقبہ ثانی" (*Ba'it 'Aqabah Thaani* - Second pledge of *'Aqabah*) کہا جاتا ہے۔ یہ بیعت ہی رسول اللہ کے یثرب (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کی بُنیاد (Base) بنی۔ تاریخ گواہ ہے کہ یثرب کے لوگوں نے رسول اللہ پر جاں نثاری کا حق ادا کیا۔ رسول اللہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے اِن کا ساتھ اور شہر نہ چھوڑا۔ آج بھی رسول اللہ اِن کے درمیان ہی آرام فرما رہے ہیں۔

تمام تر رازداری (Secrecy) کے باوجود قریش تک یہ بات پہنچ گئی کہ یثرب سے آنے والے لوگوں نے رسول اللہ سے رات گئے مُلاقات کی ہے۔ قریشی سردار اکٹھے ہو کر مِنیٰ آئے اور پُوچھ گچھ (Inquiry) کر رہے ہیں۔ اِتفاق سے (Incidentally) اُنہوں نے تمام سوال جواب یثرب سے آنے والے مُشرکین سے کئے ہیں۔ یثرب کے لوگ قسمیں اُٹھا رہے اور وعدے دے رہے ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا لیکن قریش کی تسلّی (Satisfaction) نہیں ہو رہی۔ اب قریش عبداللہ بن اُبی بن سلُول سے پُوچھ رہے ہیں۔ عبداللہ بن اُبی نے کہا ہے:

"تم جانتے ہو کہ میں اپنے شہر کا رئیس (Leader) ہوں۔ میری قوم مجھ سے محبّت کرتی ہے۔ یہ لوگ مجھے پُوچھے بغیر کہیں نہیں جا سکتے۔ اگر اِنہوں نے کہیں جانا ہوتا تو مجھ سے اِجازت (Permission) طلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ہم تو یہاں حج کی نیّت (Intentions) سے آئے ہیں، تم لوگوں کو کسی
نے غلط اطلاع (Information) دی ہے۔“

عبداللہ بن اُبی سے ملنے کے بعد قریش مکّہ واپس تو چلے گئے لیکن مطمئن (Satisfied) نہیں ہیں۔قریش اِس بات کی تحقیق (Investigation) کر رہے ہیں۔ آخر کار اُنہیں اصل بات کا علم ہو گیا لیکن اِس سے پہلے حاجی یثرب واپس جا چکے ہیں۔ قریش مکّہ نے یثرب کے حاجیوں کا تعاقب (Chase) کیا تو اُنہیں دو لوگ نظر آئے ہیں۔ یہ سعد بن عُبادہ اور مُنذر بن عَمرو *(Mundher bin 'Amr)* ہیں۔مُنذر بن عَمرو تو اِن کے ہاتھ نہیں آئے، قریش نے سعد بن عُبادہ کو گرفتار (Arrest) کر لیا ہے۔قریش مکّہ اِن کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اِنہیں بالوں سے گھسیٹتے (Dragging) اور مارتے پیٹتے (Beating up) مکّہ لے آئے ہیں۔قریش، رسول اللہ کے ہاتھ پر حلف (Oath) لیے جانے کی تفصیل (Detail)، طے کئے جانے والے معاملات اور وہاں موجود لوگوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔سعد اپنی داستان (Story) یوں سناتے ہیں:

”قریش مجھے مار پیٹ رہے تھے کہ مجھے ایک خوش شکل (Beautifull) اور چمکتا ہوا (Bright) چہرہ نظر آیا۔ مجھے اُمید ہوئی کہ اِس مصیبت میں اگر کوئی میری مدد کر سکتا ہے تو یہی آدمی ہے۔اُس نے قریب آتے ہی میرے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔ اِسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا:

”تمہارا یہاں کسی قریشی سے معاہدہ (Agreement) نہیں ہے؟ کسی قریشی سے تمہارا لین دین (Dealing) نہیں ہے؟“

میں نے کہا:

جبیر بن مطعم بن عدی کا سامانِ تجارت جب میرے علاقہ (Area) میں آئے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں اُسے اپنی پناہ (Protection) میں لے لیتا ہوں۔ کسی کی مجال (Dare) نہیں کہ وہ اُس مال کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔ ابوسُفیان کے بھائی حارث بن حَرب بن اُمیّہ (Harith bin Harb bin Umayyah) کے ساتھ بھی میرے دوستانہ تعلقات (Friendly relations) ہیں۔''

وہ شخص بولا:

''پھر تم اُن کی دُہائی (Then why are you not calling them) کیوں نہیں دیتے؟''

اُس شخص نے میری مدد کی۔ وہ جبیر بن مطعِم اور حارث بن حَرب کے پاس گیا۔ اُن سے کہا کہ سعد بن عُبادہ کو لوگ مار پیٹ رہے ہیں اور وہ تمہارے نام کی دُہائی دے رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا:

''سعد بن عُبادہ تو ہمارا محُسن (Benefactor) ہے۔''

وہ لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور اِس مصیبت سے میری جان چھڑوائی۔ خوبصورت شکل وصورت والے شخص کا نام سہیل بن عَمرو جبکہ میری مدد ابوالبختری بن ہشام نے کی۔'' (سیرت ابن ہشام: 444/2)

حج کے بعد یثرب کے رہنے والے واپس جا چکے اور رسول اللہ کے یثرب آنے کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ یثرب کے رہنے والے لوگ بہادر، شاہ سوار، طاقت ور اور غیرت مند (Self respect) ہیں۔ وہ ہمیشہ سے آزاد رہے ہیں۔ نہ کبھی اُنہوں نے کسی کو یثرب فتح (Conquer) کرنے کا موقع دیا نہ ہی کبھی کسی طاقت کو تاوان یا ٹیکس (Tax) ادا کیا ہے۔ یہ لوگ جنگیں لڑنے کے عادی (Use to) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھجوروں والی زمین اِسلام کے لیے بہتر ہے

یثرب کے رہنے والے واپس جاتے جاتے مسلمانوں کو اُمید کی کرن (Ray of hope) دِکھا گئے ہیں۔ پچھلے تین (3) سال یہ سمجھنے (Assess) کے لیے کافی ہیں کہ یثرب میں دِینِ اِسلام کے لیے حالات سازگار (Favourable) ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یثرب کو اپنا مسکن (Residence) بنانے کا اِرادہ کرلیا ہے۔ رسول اللہ نے مسلمانوں کو قریش کی سختیوں اور ظُلم سے بچنے کے لیے یثرب ہجرت (Migrate) کرنے کی اِجازت دے دی ہے (المستدرک للحاکم: 2/3، دلائل النبوہ البیہقی: 458/2)۔

مسلمانوں نے ٹولیوں (Groups) کی صورت میں یثرب کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی ہے۔ پچھلے پندرہ (15) دِنوں میں مسلمانوں کی بڑی تعداد مکّہ سے یثرب جا چکی ہے۔ سب سے پہلے مکّہ سے یثرب ہجرت کرنے والے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی *(Abu Salmah 'Abdullah bin 'Abdul Asad Makhzumite)* ہیں۔ ابوسلمہ رسول اللہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق مُصعب بن عُمیر نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ اُمّ سلمہ *(Umm Salmah)* اپنی ہجرت کی کہانی یوں سناتی ہیں:

> ''ابوسلمہ نے یثرب ہجرت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اُنہوں نے مجھے اونٹ پر بٹھایا اور ہم یثرب کی طرف نکل پڑے۔ ہمارا بیٹا سلمہ *(Salmah)* میری گود (Infant) میں تھا۔ میرے قبیلہ، بنی مُغیرہ *(Bani Mughirah)* کے کچھ لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا۔ وہ فوراً ہمارے پاس آئے اور ابوسلمہ سے کہنے لگے:

کھجوروں والی زمین اِسلام کے لیے بہتر ہے (صحیح بخاری: 2138)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمہارے معاملہ میں تو ہمارا بس نہیں چلتا لیکن تمہاری بیوی ہماری بیٹی ہے۔ہم اِسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔تم اِسے نہ جانے کہاں کہاں لے کر پھرتے رہو گے۔ یہ تمہارے ساتھ نہیں جاسکتی۔''

اِس بات پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ بنی مُغیرہ کے لوگوں نے ابوسلمہ سے میرے اونٹ کی مَہار (String to control and steer) چھین لی۔ ابوسلمہ کے قبیلہ کے علم میں یہ بات آئی تو وہ ابوسلمہ کی مدد کو پہنچ گئے۔ اُنہوں نے کہا:

''خُدا کی قسم! تم لوگوں نے ابوسلمہ سے اِس کی بیوی چھین لی ہے تو ہم اپنا بیٹا (سلمہ) تم لوگوں کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ یہ ہمارے قبیلہ کا بیٹا ہے، اِس پر ہمارا حق ہے۔''

ایک نئی لڑائی شروع ہوگئی۔ اب تمام لوگوں کے درمیان جھگڑا ہمارے بیٹے سلمہ کے لیے تھا۔ کھینچا تانی (Tussle) ہوئی اور اِس دوران میرے بیٹے کا ہاتھ نکل (ٹوٹ۔Dislocate) گیا۔ مجھے بنی مُغیرہ نے اپنے پاس روک لیا، سلمہ کو بنی مخزوم لے گئے اور ابوسلمہ یثرب چلے گئے۔ اِس طرح مکّہ کے لوگوں نے ہم تینوں (3) کو علیحدہ علیحدہ (Separate) کر دیا۔ میری زندگی اندھیر (Dark) ہوگئی۔ اب مجھے رونے کے سوا کوئی کام نہیں تھا۔ نہ میرا بیٹا میرے پاس تھا نہ ہی میرا شوہر۔ ایک (1) سال اِسی بے بسی (Helplessness) میں گزر گیا۔ ایک دِن میرے خاندان (Family) کا ایک سمجھ دار (Wise) آدمی ہمارے گھر آیا۔ اُس نے مجھے پریشانی میں روتے دیکھا تو قبیلہ والوں کو سمجھایا:

''کیوں اِس بے چاری کو دُکھ (Hurt) دیتے ہو، تم نے اِسے بیٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شوہر سے جُدا (Separate) کر رکھا ہے۔ یہ بہت ظُلم (Unfair) ہے۔
اِسے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنے دو۔"

بنی مُغیرہ کو مجھ پر رحم (Pity) آیا اور انہوں نے مجھے یثرب جانے کی اِجازت دے دی۔ بنی مخزوم نے بھی میرا بیٹا مجھے واپس دے دیا۔ دس (10) دِن کا سفر، وہ بھی اکیلے، مسلمان تو ہجرت کر کے یثرب جا چُکے تھے۔ اب پریشانی والی بات (Worrisome) یہ تھی کہ کوئی میرے ساتھ یثرب تک جانے کو تیّار نہیں تھا۔ یہ ایک الگ مصیبت تھی۔ میں اونٹ پر سوار ہوئی اور بیٹے کو گود میں لے کر اکیلے ہی یثرب کی طرف چل پڑی۔ جب میں مکّہ سے نکل کر چھ (6) کلومیٹر دُور مقام تنعیم *(Tan'im)* تک پہنچی تو میری مُلاقات عثمان بن طلحہ بن ابوطلحہ سے ہوگئی۔ عثمان کا تعلق بنی عبدالدّار سے ہے۔ اُس نے مجھ سے پُوچھا:

"بنت ابواُمیّہ *(Bint Abu Umayyah)*! تم کہاں جا رہی ہو؟"

میں نے کہا:

"اپنے شوہر ابوسلمہ کے پاس یثرب جا رہی ہوں۔"

عثمان نے پُوچھا:

"کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے؟"

میں نے کہا:

"میرے ساتھ (گود میں - Infant) میرے بیٹے اور اللہ کے سوا (Except) اِس سفر پر جانے کے لیے کوئی نہیں ہے۔"

عثمان نے مجھ سے کہا:

"خُدا کی قسم! میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ میں تمہیں یثرب خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر آؤں گا۔"

عثمان نے میرے اونٹ کی نکیل (Bridle - Nose String) پکڑی اور میرے ساتھ چلنے لگا۔ میں نے پورے عرب میں عثمان بن طلحہ جیسا حیادار (Modest) آدمی نہیں دیکھا۔ جہاں بھی رُکنا ہوتا، عثمان میرے اونٹ کو بٹھاتا اور خود دُور چلا جاتا۔ جب میں اونٹ سے اُتر جاتی اور آرام کے لیے کسی سایہ والی جگہ پر بیٹھ جاتی، میرا سامان نیچے اتار کر وہ اونٹ کو باندھ کر خود کہیں دُور جا کر آرام کرتا تھا۔ جب دوبارہ سفر شروع کرنے کا وقت ہوتا تو مجھے دُور سے آواز دیتا کہ اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ میرے سوار ہونے پر اونٹ کی نکیل پکڑتا اور آگے آگے چلتا رہتا تھا۔ جب ہم قُبا (Quba) میں بنی عمرو بن عوف *(Bani 'Amr bin 'Awf)* کے علاقہ میں پہنچ گئے تو عثمان یہ کہہ کر مکّہ واپس چلا گیا:

"تمہارا شوہر اس بستی (Town) میں ہے۔ جاؤ خدا تمہیں برکت (Blessing) دے۔"

عثمان بن طلحہ اِس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ میرے علم کے مطابق ہجرت کے سلسلہ (Regard) میں سب سے زیادہ تکلیفیں ہمارے (ابوسلمہ کے) گھرانے (Family) کو پیش آئیں۔" (سیرت ابن ہشام: 469/2، سبل الہدیٰ والرشاد: 415/3)۔

شروع میں قریش اِس بات پر خوش ہیں کہ مسلمان مکّہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اِنہیں مکّہ میں مسلمانوں کے گھر اور جائیدادیں (Assets) مفت (Free) میں مل رہی ہیں۔ قریش کو جب اِس بات کا اِحساس (Realisation) ہوا کہ مسلمان یثرب میں جا کر بسنے لگے جو اِن کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں تو اُنہوں نے باقی رہ جانے والے مسلمانوں کی نگرانی (Watch) شروع کر دی ہے۔ مکّہ سے ہجرت کرنا آسان نہیں رہا۔ زیادہ تر مسلمان اب چھپ کر مکّہ سے یثرب جا رہے ہیں۔ عمر بن خطّاب نے علانیہ (Openly) ہجرت کی ہے۔ عمر نے اعلان کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو چاہتا ہے کہ اُس کی ماں اُسے روئے، اُس کے بچے یتیم (Orphan) ہو جائیں اور اُس کی بیوی بیوہ (Widow) ہو جائے تو وہ مجھے ہجرت سے روکنے کے لیے نکلے۔''

عیاش بن ابو ربیعہ ('Ayyaash bin Abu Rabi'ah)، عمر بن خطّاب اور ہشام بن عاص بن وائل (Hishaam bin 'Aas bin Waa-il) نے یثرب سے اِکٹھے (Together) ہجرت کرنے کا منصوبہ (Plan) بنایا ہے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم مقرّرہ دِن (Agreed date) سرف (Serf) کے مقام پر اکٹھے ہوں گے لیکن اگر کوئی نہ آیا تو اُس کا اِنتظار کئے بغیر یثرب روانہ ہو جائیں گے۔ ہشام طے شدہ (Agreed) وقت اور مقام پر نہیں آئے۔ ہشام اِس لیے نہیں آسکے کہ اُن کے گھر والوں کو شک گزرا کہ وہ یثرب کو ہجرت کرنے والے ہیں تو اُنہوں نے ہشام کو قید کر لیا ہے۔ اُن کے پاؤں میں لوہے کی زنجیر (Chain) پہنادی ہے۔ عمر اور عیاش آسانی سے یثرب پہنچ گئے ہیں (أسد الغابۃ: 284/4)۔

عیاش ابوجہل کا چچازاد بھائی ہے۔ بنی مخزوم کے لیے عیاش کا یثرب چلے جانا ایک شرمندگی (Shame) ہے۔ ابوجہل اور اُس کا بھائی حارث بن ہشام، عیاش کے پیچھے پیچھے یثرب آگئے ہیں۔ اُسے کہہ رہے ہیں:

''ہمیں تمہارے یثرب آجانے پر کوئی اعتراض (Objection) نہیں ہے۔ تم جہاں رہنا چاہتے ہو خوشی سے رہو۔ ہم تمہیں یہ بتانے آئے ہیں کہ تمہاری والدہ تمہاری جدائی (Absence) سے سخت پریشان ہے۔ اُس نے قسم اُٹھائی ہے کہ سخت موسم میں دُھوپ میں بیٹھی اپنے آپ کو جلاتی رہے گی۔ جب تک تم اُس کے پاس واپس نہیں آتے، بالوں میں کنگھی (Comb / Brush) نہیں کرے گی۔ وہ ضِد کر رہی (Insisting) ہے کہ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک عیاش کو دیکھ نہیں لے گی اپنی قسم پر قائم رہے گی۔ تم ایک بار اپنی ماں
سے مل لو پھر واپس یثرب آجانا۔"

عمر نے عیاش سے کہا ہے:

"یہ سب جھوٹ اور ایک چال (Trap) ہے اِس لیے تم مکّہ واپس نہ
جاؤ۔ یہ لوگ تمہیں تمہارے دِین کے بارے میں آزمائش (Test) میں ڈالیں
گے، اِس لیے محتاط (Careful) رہو۔ اللہ کی قسم! جب تمہاری والدہ جوؤں (Lice)
کی تکلیف (Pain) محسوس کرے گی تو کنگھی (Comb) کر لے گی اور جب مکّہ کی
گرمی (Heat) سے تنگ آئے گی تو سایہ (Shade) میں بیٹھ جائے گی۔"

عیاش اپنی والدہ سے بہت محبّت کرتے ہیں۔ اِنھوں نے عمر کی بات نہیں مانی
اور اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ مکّہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عمر نے عیاش سے کہا ہے:

"اگر تم نے ماں کی محبّت میں مکّہ واپس جانے کا اِرادہ کر لیا ہے تو
یوں کرو کہ میری سواری لے جاؤ۔ یہ عمدہ اور تجربہ کار (Experienced) اونٹنی
ہے۔ اِس پر سوار رہنا، خطرہ محسوس ہو تو فوراً بھاگ نکلنا۔"

عیاش نے عمر سے اونٹنی لی اور ماں کی محبّت میں ابوجہل کے ساتھ مکّہ روانہ
ہو گئے۔ جیسے ہی یہ لوگ یثرب سے باہر نکلے، ابوجہل نے عیاش سے کہا ہے:

"میری اونٹنی بڑی اَکھڑ (Rough) ہے، مجھ سے سنبھالی
(Control) نہیں جا رہی، تم مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لو۔"

عیاش نے ابوجہل کی بات مانتے ہوئے اپنی اونٹنی بٹھا لی ہے۔ ابوجہل اور اُس کا
بھائی حارث اپنی اپنی اونٹنی سے اُتر کر عیاش کے پاس آ گئے ہیں۔ قریب ہوتے ہی اُن
دونوں نے عیاش کو بازو سے پکڑ کر قابو کر لیا ہے۔ اب وہ عیاش کو رسّیوں سے باندھ رہے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Tie) ہیں۔ عیاش کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا لیکن اب وہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ عیاش کو مکّہ لے جا کر ایک ایسے مکان میں قید کر دیا گیا ہے جس کی چھت (Roof) نہیں تا کہ دھوپ کی سختی (Severity) اُنہیں تنگ کرے۔ عیاش اور ہشام بن عاص بن وائل دونوں مکّہ میں ایک ہی مکان میں قید ہیں (سبل الهدى والرشاد: 492/3)۔ ابوجہل مکّہ کے لوگوں سے فخریہ (Proudly) کہہ رہا ہے:

”تم بھی یثرب جا کر اپنے بیوقوفوں (Fools) کو لے آؤ اور وہی سُلوک کرو جو ہم نے اپنے بیوقوف کے ساتھ کیا ہے۔“ (سیرت ابن ہشام: 474/2)

رسول اللہ کے چچازاد عبیدہ بن حارث بن عبدالمُطّلِب (562-624,63) *('Ubaidah bin Harith bin 'Abdul Mut-talib)* بھی اپنے دو (2) بھائیوں طفیل بن حارث (583-653,71) *(Tufayl bin Harith)* اور حصین بن حارث *(Hasin bin Harith)* کے ساتھ یثرب ہجرت کر گئے ہیں۔ مسطح بن اُثاثہ *(Mistah bin Uthathah)* نے بھی اِن کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ چاروں لوگ یثرب میں عبداللہ بن سلمہ عجلانی *('Abdullah bin Salmah 'Ajlanite)* کے گھر ٹھہرے ہیں۔

یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ مکّہ سے ہجرت مجبوری (Necessitation) میں کی جارہی ہے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ یثرب جانے کے بعد کیا ہو گا۔ مسلمان مکّہ میں اپنی جائیداد (Property) نہیں بیچ سکتے، نہ ہی مال و دولت ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ وہ اپنے گھر، جانور اور دوسرا اسامان مکّہ میں چھوڑ کر خالی ہاتھ (Empty hands) یثرب جارہے ہیں۔ ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر (For the sake of) کی جارہی ہے اس لیے اِن جاں نثاروں کو کسی بات کی پرواہ نہیں۔ اِن کے لیے اللہ کے رسول کے حکم پر یثرب جانا ہی اعزاز (Honour) ہے۔ مکّہ سے ہجرت کر کے جانے والوں کا مال کو لوٹا جارہا ہے۔ مکّہ کے لوگوں نے اِن کے گھروں اور جائیدادوں پر قبضہ (Seize) کر لیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش ('Abdullah bin Jahsh) (586-625,40) اور خاندان کی ہجرت کے بعد ابوسُفیان نے اِن کے گھر پر قبضہ کرلیا ہے۔ عبداللہ بن جحش کے علم میں یہ بات آئی تو اِنہیں بڑا دُکھ (Hurt) پہنچا ہے۔ اِنہوں نے رسول اللہ سے اپنے دُکھ کا اظہار (Express) کیا، رسول اللہ نے کہا ہے:

"عبداللہ! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ اللہ کریم تمہیں جنّت میں ایسا گھر دے جو اِس سے بہتر ہو۔"

عبداللہ نے کہا ہے:

"اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟"

رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

"پس وہ جنت والا گھر تمہارے لیے ہے۔" (سیرت ابن ہشام: 499/2)

صُہیب بن سِنّان رُومی عربی النّسل (Arab Origin) ہیں۔ اِن کا خاندان دَجلہ (Dajlah) کے کِنارے مُوصل (Mousal) میں رہتا تھا۔ صہیب ابھی چھوٹے تھے کہ رُومیوں نے اِن کے علاقہ پر حملہ کیا اور اِنہیں پکڑ کر لے گئے۔ صُہیب نے وہیں پرورش (Brought up) پائی۔ اِس لیے صہیب کو عربی بولنے میں مُشکل پیش آتی ہے۔ قبیلہ بنی کلب کے لوگ اِنہیں خرید کر مکّہ لے آئے۔ بعد کے زمانہ میں عبداللہ بن جدُعان نے اِنہیں خرید کر آزاد کردیا (طبقات ابن سعد: 226/3)۔ صُہیب چونکہ ایک غیر ملکی (Foreigner) ہیں، اِن کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ یہ بھی اِسلام لاچکے اور اب مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں۔ مکّہ کے لوگوں نے صُہیب سے کہا ہے:

"تم ہمارے پاس ایک فقیر (Poor man) کی طرح آئے تھے۔ پھر تم ہمارے مال سے اَمیر ہو گئے اور اب تم یہ مال اپنے ساتھ لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔''

وہ مضطرب تھا کہ عشق میں نقصان کچھ نہ ہو
میں مطمئن کہ جاں کا خسارہ تھا اور بس

صہیب رُومی مکّہ کے خوشحال (Settled) لوگوں میں سے ایک ہیں۔ اچھا کاروبار ہونے کی وجہ سے بہت مال و دولت (Wealth) کے مالِک ہیں۔ رسول اللہ کی محبّت میں پُوچھ رہے ہیں:

''اگر میں یہ مال و دولت یہاں چھوڑ جاؤں تو تمہیں میرے خالی ہاتھ جانے پر تو اعتراض نہیں؟''

مکّہ کے لوگوں کے چہروں پر پھیلی خوشی صاف نظر آ رہی ہے، صہیب سے کہہ رہے ہیں:

''ہاں ٹھیک ہے۔ تم بغیر کچھ لیے خالی ہاتھ (Empty hands) یہاں سے جاسکتے ہو۔''

قریش مکّہ کی سمجھ سے باہر ہے کہ کوئی شخص دِین کی خاطر اپنا مال، دولت اور جائیداد چھوڑ دے۔ وہ صُہیب کو ایسا فیصلہ کرنے پر دیوانہ (Insane) کہہ رہے ہیں۔ اُنہیں کیا معلوم کہ رسول اللہ کی محبّت میں سب کچھ قربان کرنے والے ایک لمحہ (Moment) کے لیے بھی نہیں سوچا کرتے۔ یہ بات ابی طالب سے لے کر آج تک اِسی طرح چلتی چلی آ رہی ہے۔ صہیب رُومی تمام چیزیں مکّہ میں چھوڑ کر مسکراتے ہوئے یثرب کی طرف رواں دواں ہیں (طبقات ابن سعد: 228/3)۔

دنیا ڈھونڈنے والوں کو صرف مال و اسباب سے غرض تھی اور میں محبّت میں سب کچھ قربان کر کے محبوب کی خوشی چاہتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ خالی ہیں تیرے شہر سے جاتے جاتے
جان ہوتی تو میری جان لُٹاتے جاتے

رسول اللہ کو جب اِس بات کا پتہ چلا تو رسول اللہ نے صُہیب رُومی کے جذبے (Passion) کی تعریف کی ہے۔ رسول اللہ نے صُہیب رُومی کے متعلق کہا ہے:

''صُہیب نے نفع (Profit) کا سودا (Deal) کِیا۔ صُہیب نے بڑا نفع کمایا۔'' (صحیح ابن حبان: 7082، سیرت ابن ہشام: 477/2)

اللہ کریم نے بھی اِن کی تائید (Support) کرتے ہوئے کہا:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (القرآن۔ البقرہ۔ 2:207)

یقیناً وہ (سچّا مومن) ہے جو اللہ کی رِضا (To please Allah) حاصل کرنے کے لیے (مال و دولت کی پرواہ نہیں کرتا اور) اپنی جان بھی بیچ دیتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

آپ کی محبّت میں دنیاوی فائدہ لُٹانا تو بڑی معمولی بات ہے۔ میں تو آپ پر اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں (نامعلوم)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہم سے چمن چھوٹے ہے

ابوبکر نے یثرب کے لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کے فوراً بعد یہ دیکھتے ہوئے کہ رسول اللہ نے مسلمانوں کو یثرب ہجرت کرنے کی اجازت دے دی، دو (2) اونٹنیاں خرید لی ہیں۔ وہ اِن اونٹنیوں کو ببول (Acacia tree) کے پتوں (Leaves) پر پال رہے ہیں۔ عرب اپنی اونٹنیوں کے کان تھوڑے تھوڑے کاٹ دیتے ہیں جس سے اونٹنیاں زیادہ طاقت ور ہو جاتی اور تیز دوڑتی ہیں۔ ایسی اونٹنیوں کو قصویٰ (Qaswaa) کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں اونٹنیاں قصویٰ ہیں۔ ابوبکر نے دونوں (Both) اونٹنیاں بنی قشیرہ بن کعب *(Bani Qasheerah bin K'ab)* کے ایک فرد سے آٹھ سو (800) دَرہم میں خریدی ہیں۔ (طبقات ابن سعد: 228/1)

قریش یہ سوچتے ہیں کہ ابولہب کی سرداری کے دوران اگر محمد کا خاتمہ کر دیں تو اِنہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ابولہب کے بعد بنی ہاشم کی دشمنی کون سنبھالے گا؟ اِس لیے یہ بہترین (Ideal) وقت ہے کہ محمد کو قتل کر دیا جائے۔

چھبیس (26) صفر 13 نبوی (12 ستمبر 622 عیسوی) کو قریش اکٹھے ہوئے اور رسول اللہ سے جان چھڑانے کے مختلف منصوبوں (Plans) پر غور کر رہے ہیں۔ قریش کی اِس کانفرنس (Conference) میں قریباً تمام سردار شریک ہیں۔ اِن سرداروں میں ابوجہل، عُتبہ بن ربیعہ، شَیبہ بن ربیعہ، ابوسُفیان بن حرب، طعیمہ بن عدی *(Ta'imah bin 'Adi)*، جبیر بن مطعم بن عدی (مطعم بن عدی، جس نے رسول اللہ کو سفر طائف سے واپسی

ہم سے چمن چھوٹے ہے (سنن ترمذی: 3925، سنن ابن ماجہ: 3108)

ہم سفیر اِن چمن ہم سے چمن چھوٹے ہے ہائے اے شام غریباں کہ وطن چھوٹے ہے (نامعلوم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر پناہ (Protection) دی تھی، اِس وقت تک وفات پا چُکا ہے)، حارث بن عامر بن نوفل (Harith bin 'Aamir bin Nawfal)،نضر بن حارث بن علقمہ، ابوالبختری بن ہشام، زمعہ بن اسد، حکیم بن حزام، منبّہ بن حجاج، نُبیّہ بن حجاج، اُمیّہ بن خلف اور ربیعہ بن عَمرو عامری شامل ہیں (سیرت ابن ہشام: 482/2)۔

ربیعہ بن عَمرو عامری (Rab'iah bin 'Amr 'Aamrite) نے مشورہ (Suggest) دیا ہے:

''محمد کو مکّہ سے نکال دو، یہ کسی اور شہر میں جا کر رہے۔ اِس طرح ہمیں اِس کی تبلیغ (Preaching) سے نجات مل جائے گی اور اِس کا جادوئی کلام بھی نہیں سننا پڑے گا۔''

یہاں موجود باقی لوگ اعتراض (Object) کر رہے ہیں:

''ہم سب جانتے ہیں کہ محمد کی زبان اور کلام میں کتنا اثر ہے وہ جہاں بھی جائے گا لوگوں کو اپنا حامی (Supporter) بنا لے گا۔ اِس طرح ہم خود اُسے موقع (Opportunity) دیں گے کہ وہ دوسرے شہر جا کر بغیر روک ٹوک (Freely) کے اپنا دِین پھیلائے، اُن کو اپنا حمایتی (Supporter) بنالے اور ہم پر حملہ کر دے۔ پھر ہم سب اُس کے غلام بن جائیں۔ یہ رائے تو کسی طور قابلِ قبول نہیں ہے۔''

دوسری رائے ابوالبختری نے دی ہے:

''محمد کو لوہے کی بیڑیاں (Iron chain) پہنا کر قید کر دو۔ دروازہ کو تالا لگاؤ اور اِس کی موت کا اِنتظار کرو۔ اِس کا بھی وہی حال کر دو جو ہم اِس سے پہلے شاعروں کا کر چکے، جو ہمارے خِلاف تھے۔ زہیر (Zuhayr) اور نابغہ (Nabghah) وغیرہ کا حشر یاد کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب میں علم اور عقل کا پیمانہ (Yardstick) شاعری ہی ہے۔ اِس کے علاوہ اُن کے نزدیک کوئی اور علم ہے ہی نہیں۔ وہ رسول اللہ کے علم اور قرآن کو شاعری ہی سمجھتے ہیں۔ اِسی وجہ سے رسول اللہ کو شاعر کہتے ہیں۔ مجلس میں شامل دوسرے افراد کہہ رہے ہیں:

> ''محمد بند کمرے سے بھی اپنے ماننے والوں کو خبر پہنچا دے گا۔ وہ سب اپنی جان پر کھیل کر اُسے یہاں سے چھڑا (Release) کر لے جائیں گے۔ یہ تجویز (Proposal) مناسب نہیں ہے۔''

کسی نے رائے دی ہے کہ رسول اللہ کو ہاتھ پاؤں باندھ کر تپتے ہوئے صحرا میں پھینک دیا جائے۔ ابوجہل کہہ رہا ہے:

''میرے ذہن میں ایک رائے ہے جس کی طرف کسی کا دھیان (Thought) نہیں گیا۔''

یہ سُن کر سب کے کان کھڑے (Attentive) ہوئے اور بڑے غور سے ابوجہل کو دیکھ رہے ہیں۔ ابوجہل نے تجویز دی ہے:

> ''محمد کو قتل کرنے کے علاوہ ہمارے لیے کوئی حل (Solution) فائدہ مند (Suitable) نہیں ہوگا۔ اگر تمام قبیلے مل کر یہ کام کریں تو اِس صورت میں کسی ایک قاتل کو ڈھونڈ نا ممکن نہیں رہے گا۔ ابولہب کے سردار ہوتے ہوئے ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔ اگر خون بہا (Blood money) دینا پڑا تو تمام قبیلے مل کر ادا (Pay) کر دیں گے جو قطعاً (At all) مُشکل نہیں ہوگا۔ بنی ہاشم کے لیے تمام قبیلوں سے جنگ کرنا ممکن نہیں۔ اِس طرح ہمیں نئے دِین سے چھٹکارا (Get rid of) مل جائے گا اور ہمارے خداؤں کو بھی کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ ہماری پریشانی کا اِس سے بہتر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل ہو نہیں سکتا۔"

اِس تجویز کو سب نے پسند کیا ہے۔فیصلہ کیا گیا ہے:

"مکمل رازداری (Secretly) کے ساتھ ہر قبیلہ سے بہترین نوجوان لیا جائے اور رات کی تاریکی (Darkness) میں حملہ کر کے محمد کو قتل کر دیا جائے۔" (سیرت ابن ہشام: 481/2)

رسول اللہ کو قتل کرنے کے لیے صفر کے مہینہ کی آخری تین چار (3,4) راتوں (جب چاند کی روشنی نہیں ہوتی) میں سے ایک (1) رات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ابوجہل نے اِس کارروائی (Operation) کی نگرانی (Supervision) اپنے ذمّہ لی ہے۔قریش کی رسول اللہ کے قتل کی منصوبہ بندی (Planning) کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب مکّہ میں ابوبکر اور علی کے علاوہ کوئی قابل ذِکر (Worth mentioning) مسلمان موجود نہیں۔ چند مسلمان مکّہ میں موجود جو بے بس (Helpless) اور مجبور ہیں۔قریش کو یقین ہے کہ انہیں کسی قسم کی مزاحمت (Resistance) کا سامنا نہیں ہوگا (طبقات ابن سعد: 226/1، السیرۃ النبویہ لابن کثیر: 205)۔

کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ کی قریبی رِشتہ دار رقیقہ بنت ابی سیفی بن ہاشم *(Raqiqah bint Abi Saifi bin Haashim)*، جس کی شادی بنی زہرہ میں ہوئی تھی، کو قریش مکّہ کے منصوبہ کا علم ہو گیا۔ اُس نے کسی ذریعہ (Source) سے رسول اللہ کو اِس بات کی اِطلاع (Information) پہنچا دی (طبقات ابن سعد: 75/8)۔

قریش اِس کوشش (Effort) میں ہیں کہ رسول اللہ کو قتل کر دیں اور دوسری طرف مہربان ربّ اعلان کر رہا ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (القرآن۔ الصف۔ 8:61)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نُور اپنی پھُونکوں (By Blowing) کے
ساتھ بُجھا (Extinguish) دیں حالانکہ اللہ اپنے نُور کو مکمل کرنے والا ہے۔
اگرچہ اِنکار کرنے والے (Unbelievers) ناپسند کرتے (اور کُڑھتے
(Abhor)) ہیں۔

قریش اپنی مجلس میں رسول اللہ کے قتل کا فیصلہ کر چکے تو اُنہوں نے اِس تجویز پر عمل کرنے کے لیے ایک کمیٹی (Implementation Committee) بنادی ہے۔ اِس کمیٹی کے 11 ارکان ہیں:

1۔	عَمرو بن ہشام (ابوجہل)	1- *'Amr Bin Hishaam (Abu Jahl)*
2۔	ابولہب بن عبدالمُطّلِب	2- *Abu Lahab bin 'Abdul Mut-talib*
3۔	عُقبہ بن ابومُعیط	3- *'Uqbah Bin Abu Mu'ayt*
4۔	نَضر بن حارث بن علقمہ	4- *Nadar Bin Harith bin 'Alqamah*
5۔	اُمیّہ بن خلف	5- *Umayyah Bin Khalf*
6۔	زمعہ بن اَسود	6- *Zam'ah Bin Aswad*
7۔	طعیمہ بن عدی	7- *Ta'imah bin 'Adi*
8۔	حکم بن عاص	8- *Hakam Bin 'Aas*
9۔	منبّہ بن حجاج	9- *Munabbah Bin Hajjaaj*
10۔	نُبیّہ بن حجاج	10- *Nubayyah bin Hajjaaj*
11۔	اُبیّ بن خلف	11- *Ubayy bin Khalf*

حالات کی ستم ظریفی (Irony) دیکھیں کہ ابولہب کو نہ تو اپنے بھتیجے کا خیال ہے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی بنی ہاشم کی سرداری کا لحاظ (Care)۔ وہ اپنے قبیلہ کے رُکن کی حفاظت کرنے کی بجائے اِسے قتل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اِس سے زیادہ مُشکل حالات کیا ہوں گے کہ دنیاوی اعتبار (Materially) سے کوئی بھی ساتھ نہیں مگر رسول اللہ کا اپنے ربّ پر یقین پھر بھی قائم ہے۔ رسول اللہ کے دشمن اپنی منصوبہ بندی (Planning) کر رہے ہیں اور کائنات کا مالِک کہہ رہا ہے:

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (القرآن۔آل عمران۔3:54)

اُنہوں نے خفیہ تدبیر کی (Schemed) اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی ہے۔ اللہ سب سے بہتر اِنتظام و تدبیر (The best schemer) فرمانے والا ہے۔

بیعتِ عَقبہ ثانی (Second pledge of 'Aqabah) کے تقریباً اڑھائی (2.5) مہینے بعد جبریل، رسول اللہ کے پاس اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ اب آپ بھی یثرب کی طرف ہجرت کر جائیں (المستدرک: 4253)۔ رسول اللہ نے جبریل سے پُوچھا ہے:

''ہجرت کرتے ہوئے میرے ساتھ کون ہو گا؟''

جبریل نے بتایا ہے:

''ابوبکر'' (المستدرک للحاکم: 4266)

رسول اللہ اِس حکم کے ملتے ہی ابوبکر کے گھر آئے ہیں۔ رسول اللہ ابوبکر کے گھر روزانہ جاتے ہیں لیکن گرمیوں کی تپتی دوپہر میں ابوبکر کے گھر جانا آپ کی عادت کے خِلاف ہے (صحیح بخاری: 476، 3905)۔ رسول اللہ نے آتے ہی پُوچھا ہے:

''گھر میں کوئی اور ہے تو بتائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کا مقصد راز داری (Secrecy) ہے۔ابوبکر کہنے لگے:

''سوائے گھر والوں کے اور کوئی نہیں ہے۔''

رسول اللہ نے بتایا ہے:

''اللہ نے ہجرت کا حکم دیا ہے۔''

ابوبکر پُوچھ رہے ہیں:

''کیا میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا؟''

رسول اللہ اُنہیں بتا رہے ہیں:

''ہاں۔ابوبکر تم بھی میرے ساتھ جاؤ گے۔''

رسول اللہ کا جواب ہاں میں سُن کر ابوبکر بہت خوش ہیں۔سیّدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ کی بات سُن کر ابّا جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
میں نے اُس دِن پہلی دفعہ دیکھا کہ خوشی کے موقع پر بھی کوئی روتا ہے۔''

عبداللہ بن اُریقط *('Abdullah bin Urayqat)* یثرب جانے والے تمام معروف (Familiar) اور غیر معروف (Unfamiliar) راستوں سے واقف ہے۔عبداللہ بن اُریقط مسلمان نہ ہونے کے باوجود نہایت قابلِ اعتبار (Trustworthy) ہے۔ابوبکر نے عبداللہ بن اُریقط سے معاوضہ (Consideration) پر طے کیا ہے کہ وہ رازداری (Stealthily) کے ساتھ اِنہیں غیر معروف راستہ سے یثرب لے جائے۔

گھر واپس آ کر رسول اللہ نے علی کو بُلایا اور کہا ہے:

''مجھے اللہ کریم نے ہجرت کا حکم دیا ہے۔تم میری چادر اوڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Cover) کر کھڑکی (Window) کی طرف پیٹھ (Back) کر کے بیٹھ جاؤ۔''

ساتھ ہی کہہ رہے ہیں:

''میرے پاس لوگوں کی امانتیں (Valuables) محفوظ ہیں، میں تمھیں تفصیل بتا دیتا ہوں، تم یہ امانتیں لوگوں کے سپرد (Handover) کر دینا۔ اب تم سے یثرب میں ملاقات ہوگی۔'' (مسند احمد: 87/5، المستدرک للحاکم: 4/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موت کا ڈر کیسا؟

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (الانفال۔8:30)

(پیارے رسول! وہ وقت یاد کریں) جب اِنکار کرنے والے آپ کے خِلاف سازش (Conspiracy) اور منصوبہ بندی (Planning) کر رہے تھے کہ آپ کو قید (Imprisoned) کردیں، یا قتل کردیں یا وطن سے نکال دیں۔ وہ ایک سازش (Conspiracy) کر رہے تھے اور اللہ اس کا توڑ (Counter) کر رہا تھا۔ اللہ کی خفیہ تدبیر (Scheme) سب سے بہتر ہے۔

اِلہامی کتابوں (Divine revelations) میں بتائی گئی وہ بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آٹھویں (8th) پُشت پہلے کعب بن لُوئی نے چھ سو (600) سال پہلے اور وَرقہ بن نَوفل نے تیرہ (13) سال پہلے کہی تھی، اب اُس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ قریش نے رسول اللہ کے قتل کے لیے جو رات سوچی (Selected) تھی، وہی رات اللہ کریم نے آپ کی ہجرت کے لیے چُنی (Selected) ہے۔

ابوجہل کی قیادت میں قریش کے نوجوان اپنی تلواریں اور نیزے لیے جمع ہیں۔ یہ لوگ اِس اِنتظار میں ہیں کہ سُورج کی روشنی ختم ہو تو ایمان کی روشنی پھیلانے والا چراغ بجھا دیں (Extinguish)۔ سُورج ڈوبتے ہی قریشی نوجوانوں کا جوش (Excitement) بڑھ گیا ہے۔ قریش رات کا اندھیرا چھا جانے اور لوگوں کے سونے کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ قریش

موت کا ڈر کیسا (القرآن۔ التوبہ۔9:40، المستدرک للحاکم: 4264)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے مشورہ کے مطابق رسول اللہ کے قتل کے اِرادہ سے گھر کا محاصرہ (Siege) کرنے کے لیے پہنچ گئے ہیں۔ وہ رسول اللہ کے گھر کی کُھلی ہوئی کھڑکی سے دیکھ رہے ہیں کہ محمد اپنی چادر اوڑھے دوسری طرف منہ کئے بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ہجرت کے لیے اپنے گھر سے نکلے تو دیکھا کہ قریش نے گھر کا گھیراؤ (Surround) کیا ہوا ہے۔ ہر طرف دشمن ہے جو قتل کے اِرادہ سے تلواریں اور نیزے لیے ہوئے ہے۔ ذرا اندازہ کریں کہ کس قدر پریشانی اور خوف کی صورتِ حال ہوگی۔ کون حوصلہ (Dare) کر سکتا ہے کہ ایسی صورتِ حال میں گھر سے نکلے۔ اِس بات کا حوصلہ اللہ کے رسول ہی میں ہے کہ دشمنوں کے سامنے اپنے گھر سے نکلے ہیں۔ رسول اللہ نے ایک مُٹھی خاک (Handful dust) اُن کی طرف پھینکی اور اُن کے سامنے سے گزر گئے ہیں۔ یہ لوگ رسول اللہ کو دیکھ نہیں سکے۔ اِس وقت رسول اللہ تلاوت کر رہے ہیں:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (القرآن۔ الاسراء۔ 17:80، المستدرک للحاکم: 4261)

آپ دُعا مانگیں: میرے ربّ! مجھے جہاں سے (نکالنا ہو تو) اچھی طرح نکال۔ اور (جہاں داخل کرنا ہو تو) اچھی طرح داخل کر (جس میں دِل کی خوشی شامل ہو) اور مجھے خاص اپنی طرف سے مددگار (Helping) قوّت (Strength) عطا فرما۔

گھر کا محاصرہ کرنے والوں میں سے کسی کو اِس بات کا علم نہیں ہوا کہ رسول اللہ اپنے گھر سے نکل کر جا چکے ہیں۔ کچھ تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ گھر سے نکلتے ہوئے سورہ یٰسین کی آیت کی تلاوت کر رہے تھے:

وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (القرآن۔یسین۔9:36)

ہم نے اِن (محمد) کے آگے پیچھے دیوار کھڑی (Barrier) کر کے اِنہیں (ہر طرف سے) چھپا دیا (Covered) ہے اِس لیے وہ (حملہ کرنے والے) دیکھ نہیں سکتے۔

قرآن مجید اِس رات کی صورتِ حال بتا رہا ہے کہ اللہ کریم نے کیسے رسول اللہ کو دشمنوں سے بچایا۔ دشمن آپ کو گھر سے جاتے ہوئے دیکھ نہیں سکے۔ ابوبکر اپنے گھر پر رسول اللہ کا اِنتظار کر رہے ہیں، جیسے ہی آپ تشریف لائے، دونوں پچھلی طرف (Backside) کھُلنے والی کھڑکی کُود (Jump) کر گھر سے نِکلے ہیں (سیرت ابن ہشام:143/2)۔ مکّہ کے دو (2) معزز لوگ اپنی جان بچانے کی خاطر اندھیری رات میں چھپ کر مکّہ سے نکل رہے ہیں۔ رسول اللہ کی عمر اس وقت ترپن (53) سال ہے۔ سفر کی تیاری بھی نہیں کی جا سکی کیونکہ رسول اللہ نے آج دوپہر ہی ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِن کے پاس کوئی سامان نہیں ہے۔ رسول اللہ اور ابوبکر دونوں نے سفر کے لیے رقم (Money) اپنے پاس رکھ لی ہے۔ ابوبکر کے پاس پانچ ہزار (5000) دَرہم ہیں (المستدرک للحاکم: 4267)۔ ابوبکر کا غلام عامر بن فُہیرہ بھی اِن کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ نے یثرب جانے والا عام راستہ جو کہ شمال (North) کی طرف ملکِ شام کو جاتا ہے، اَپنانے (Opted) کی بجائے جنوب (South) کی طرف سفر شروع کیا ہے جو راستہ یمن کی طرف جاتا ہے۔ ایسا اِس لیے کیا گیا ہے کہ مکّہ کے لوگوں کو یقین ہے کہ رسول اللہ یہاں سے نکل کر یثرب ہی جائیں گے جہاں باقی مسلمان ہجرت کر کے گئے ہیں۔ مکّہ سے تقریباً نو (9) کلومیٹر دُور چودہ سو پچاس (1,450) فٹ اونچے پہاڑ میں ایک غار واقع ہے جسے غارِ ثور (Cave Thaur) کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے غارِ ثور میں رُکنے (Stay) کا فیصلہ کیا ہے۔ عامر بن فُہیرہ کو یہاں سے واپس بھیج دیا گیا ہے۔ غار کی لمبائی چار (4) میٹر اور چوڑائی اڑھائی (2.5) میٹر ہے۔ (فی منزل الوحی، محمد حسین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیکل) یہ بہت اونچا پہاڑ ہے۔ اِس پہاڑ پر چڑھنا بہت ہی مُشکل (Difficult) ہے۔ اندھیری رات میں یہ اور بھی مُشکل ہو جاتا ہے۔ نوکیلے پتھر (Pointed stones) نظر نہیں آتے اور پاؤں زخمی ہونے کے اِمکانات (Chances) بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ سفر صفر کے مہینہ کی آخری راتوں میں شروع ہوا ہے۔ رات کے اندھیرے میں غار میں جانے کے لیے اِن پتھروں پر چلتے ہوئے رسول اللہ کے پاؤں زخمی (Injure) ہو گئے ہیں۔ مکمل اندھیرے میں رسول اللہ اور ابوبکر کے سوا یہاں کوئی موجود نہیں ہے۔

اِس علاقہ میں سانپ (Snake) اور زہریلے کیڑے (Snake and piosonous insects) پائے جاتے ہیں۔ ابوبکر نے غار کے باہر رسول اللہ کو رُکنے کا کہا اور خود اندر جا کر دیکھ رہے ہیں کہ جانور یا زہریلے کیڑے تو موجود نہیں جو رسول اللہ کو نقصان (Harm) پہنچائیں۔ رسول اللہ کی محبّت میں ایک مزدور (Labourer) کی طرح غار کی صفائی (Cleaning) کر رہے ہیں (المستدرک للحاکم: 4266)۔ عرب میں چادر عزّت کا نشان (Symbol) سمجھی جاتی ہے۔ صفائی کرتے ہوئے ابوبکر نے اپنی چادر (Shawl) اِستعمال کی ہے۔ ابوبکر مکّہ کے خوش حال تاجروں میں سے ایک ہیں۔ اِن کے لیے عزّت اور رتبہ (Stature) کا معیار (Criteria) رسول اللہ کی رِضا (Happiness) اور خدمت (Service) ہے۔ ابوبکر دیکھ رہے ہیں کہ غار میں کچھ سوراخ (Hole) ہیں جنہیں اپنی چادر کے ٹکڑوں (Pieces) سے بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ کے پاؤں زخمی ہونے کی وجہ سے ابوبکر رسول اللہ کو اُٹھا کر غار میں لائے ہیں (دلائل النبوۃ للبیہقی: 477/2)۔ رسول اللہ آرام (Rest) کرنے کے لیے لیٹے ہیں۔ کوئی تکیہ (Pillow) موجود نہیں اِس لیے رسول اللہ ابوبکر کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے ہیں۔ رسول اللہ بہت زیادہ تھکے (Tired) ہونے کی وجہ سے فوراً ہی سو گئے ہیں۔ غارِ ثور کی نسبت (Reference) سے ابوبکر کو "یارِ غار" (*Yaar e Ghar* - Friend of cave) بھی کہا جاتا ہے۔ ابوبکر بچپن سے رسول اللہ کے دوست ہیں۔ رسول اللہ اور اِن کے درمیان ہمیشہ احترام (Respect) کا تعلق ہی رہا ہے۔ یہ دوستی وصال (Death) کے بعد بھی قائم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ابوبکر رسول اللہ کے پہلو (By his side) میں روضۂ پاک میں دفن (Buried) ہیں)۔
ابوبکر کی رسول اللہ سے محبّت اور جاں نثاری ضرب المثل (Proverb) ہے۔

چھوڑ کر مجھ کو جا بھی سکتا ہے
یار ہے ، یارِ غار تھوڑی ہے

رسول اللہ کے لیٹ جانے کے بعد ابوبکر نے دیکھا کہ ایک سوراخ باقی رہ گیا ہے۔ اِنہیں ڈر ہے کہ کوئی کیڑا (Insect) یہاں سے غار میں داخل نہ ہو جائے۔ ابوبکر اپنی چادر پہلے ہی استعمال (Use) کر چکے ہیں، اب سوراخ بند کرنے کے لیے کپڑا انہیں بچا ہے۔ اِنہوں نے اپنی ایڑی (Heel) اِس سوراخ کے سامنے رکھ کر غار کو محفوظ (Secure) بنالیا ہے (دلائل النبوۃ للبیہقی: 476/2)۔

رسول اللہ آرام کر رہے ہیں۔ اِس دوران جس سوراخ کے سامنے ابوبکر نے ایڑی رکھی، ایک سانپ آیا اور اُس نے ابوبکر کی ایڑی کو ڈَسنا (Biting) شروع کر دیا ہے۔ اِس خیال سے کہ پاؤں ہٹانے سے رسول اللہ بے آرام (Disturb) ہوں گے، ابوبکر نے پاؤں اِس سوراخ سے نہیں ہٹایا۔ کچھ دیر تو ابوبکر برداشت کرتے رہے لیکن درد کی شدّت (Severity of pain) سے آنکھیں بھیگ (Wet) گئی ہیں۔ ابوبکر نے اپنی ایڑی کو اِس سوراخ سے نہیں ہٹایا۔ تکلیف (Pain) زیادہ ہوئی تو آنسو (Tears) بھی نہیں روک سکے۔ آنسو چہرہ پر گرے تو رسول اللہ کی آنکھ کھل گئی ہے۔ رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

''کیا ہوا؟''

ابوبکر نے صورتِ حال بتائی ہے۔ رسول اللہ نے اِن کی ایڑی پر اپنا لعاب دہن (Saliva) لگایا، درد فوراً (Right away) ختم ہو گیا اور زخم (Bruise) بھی باقی نہیں ہے (مشکوۃ المصابیح: 6034، دلائل النبوہ للبیہقی: 477/2)۔ رسول اللہ اور ابوبکر اب غار میں زمین پر لیٹے

کوئی بھی دوست مشکل میں ساتھ چھوڑ کر جا سکتا ہے لیکن یارِ غار (ابوبکر) ایسا نہیں کر سکتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سو رہے ہیں۔

قریش مطمئن ہیں کہ وہ رسول اللہ کو کھڑکی سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنہیں اپنی کامیابی کا مکمل یقین ہے۔ ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہے:

> ''محمد کہتا ہے کہ اگر اِس کا دِین قبول کرلو تو تم عرب و عجم (World) کے بادشاہ بن جاؤ گے۔ مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے اور تمہارے لیے باغات اور نہریں ہوں گی۔ اگر اِس کا دِین نہ قبول کِیا تو مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے اور آگ میں پھینکے جاؤ گے۔ دیکھتے ہیں کہ آج محمد زندہ کیسے بچتا ہے اور کہاں جاتا ہے اِس کا دِین۔'' (سیرت ابن ہشام: 139/2)

رسول اللہ کو اپنے گھر سے ابوبکر کے گھر کی طرف جاتے ہوئے ایک شخص نے دیکھ لیا تھا۔ وہ رسول اللہ کے گھر کے قریب سے گزرا تو اُس نے محاصرہ کرنے (Surround) والوں کو بتایا ہے:

> ''محمد تو یہاں سے نکل کر جاچکا۔'' (سیرت ابن ہشام: 483/2)۔

قریش نے جواب دیا ہے:

> ''ایسا ممکن ہی نہیں۔ ہم نے محمد کے گھر کو چاروں طرف (All around) سے گھیر رکھا ہے۔ وہ تو اپنی چادر اوڑھے (Covering) ہوئے ہمارے سامنے اپنے بستر پر سو رہا ہے۔ کیا ہم اندھے (Blind) ہیں جو محمد کو یہاں سے نکل کر جاتے ہوئے دیکھ نہیں سکے؟''

علی کا ایمان (Belief) اور جاں نثاری (Devotion) دیکھئے کہ قتل کرنے کے لیے آنے والے دشمنوں کے سامنے رسول اللہ کے گھر پر، رسول اللہ کی چادر اوڑھ کر، رسول اللہ کے بستر پر آرام کر رہے ہیں (المستدرک للحاکم: 4263)۔ مُشکل ترین حالات میں بھی رسول اللہ کے حکم کی تعمیل (Comply) کر رہے ہیں۔ یہ عزّت اور مقام علی اِبن ابی طالب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوا کسی اور کو کیسے ملتا، وہ تو اُس وقت بھی رسول اللہ پر نثار تھے جب اُن کی عمر دس (10) سال تھی۔قریش کے رئیسوں کے سامنے جب کسی رِشتہ دار نے رسول اللہ کا ساتھ نہ دیا تو علی ساتھ تھے۔علی کی تربیت بھی تو رسول اللہ اور سیّدہ خدیجہ نے کی ہے۔ اب تو علی تئیس (23) سال کے جوان ہیں۔ ایمان کا عالم یہ ہے کہ اپنی زندگی کی پرواہ(Care) ہی نہیں، نہ رسول اللہ سے پُوچھتے ہیں کہ آپ تو جارہے ہیں میرا کیا بنے گا؟ نہ ہی کوئی شرط (Condition) یا وعدہ (Commitment) لیتے ہیں، بس خوش دِلی (Whole heartedly) سے اپنے مولا کا حکم مانتے ہیں۔

بعد کے زمانہ میں علی خلیفہ بنے تو اِسلامی سلطنت(Islamic state) بہت زیادہ پھیل(Grow) چکی تھی۔ منافقین(Hypocrites) کافی تعداد میں تھے۔ ایسے لوگ جو بظاہر ایمان لے آئیں لیکن دِل سے ایمان نہ لائے ہوں منافق (Munafiq) کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید ایسے لوگوں کے بارے میں بیان کرتا ہے:

> ”جب یہ ایمان والوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ جب اپنے دوستوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لائے بلکہ ہم تو ایمان لانے والوں کا مذاق اُڑا رہے (Jesting) تھے۔“ (القرآن۔ البقرہ 14:2)

مسلمانوں اور منافقوں میں فرق (Differentiate) کرنا کافی مُشکل تھا۔ دشمن اور منافق سازشیں (Conspiracies) کرتے رہتے تھے۔ ایک دِن علی سے اُن کے کسی دوست نے پُوچھا:

> ”کیا کبھی آپ سکون کی نیند (Peaceful sleep) بھی سوئے ہیں؟“

علی نے کہا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جیسی نیند رسول اللہ کے بستر پر آئی تھی، ویسی دوبارہ کبھی نصیب نہیں ہوئی۔"

نصیب کیوں نہ ہوتی، بستر بھی تو اللہ کے رسول کا تھا۔ دوست نے پُوچھا:

"کیا موت کا ڈر نہیں تھا؟ دشمن جن کا مقصد ہی جان سے مارنا (Murder) تھا، گھر کو گھیرا (Surrounded) ڈالے ہوئے۔"

علی کہنے لگے:

"اُس رات ہی تو یقین (Certainty) تھا کہ زندہ اٹھوں گا اور دشمنوں سے محفوظ بھی رہوں گا۔ رسول اللہ نے جاتے ہوئے کہا تھا:

"علی یثرب میں مُلاقات ہوگی۔"

پھر زندگی کے لیے بے یقینی (Uncertainty) کیسی؟ رسول اللہ کا فرمان ہی زندگی کی ضمانت (Guarantee) ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کے گھر کا محاصرہ (Siege) کرنے والے اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ عرب میں مشہور نہ ہوجائے کہ انہوں نے اپنے قبیلہ کی چچازاد عورتوں کے گھر کی دیوار پھلانگی ہے۔ اِس ڈر سے کوئی بھی رسول اللہ کے گھر کے اندر داخل نہیں ہونا چاہتا۔ عرب میں عورتوں کا اِحترام اور چاردیواری (گھر) کی بہت عزّت کی جاتی ہے۔ دشمنی میں عورتوں اور گھر کو نقصان نہیں پہنچایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کو اطمینان ہے کہ یثرب ہجرت کرجانے کے باوجود اِن کے گھر والے مکّہ میں محفوظ (Safe) ہیں۔ قریش کے لوگ رسول اللہ کی عادت سے واقف ہیں کہ آپ رات کے آخری پہر (Last quarter) کعبہ میں عبادت کے لیے جاتے ہیں لیکن آج ایسا نہیں ہوا۔

اِنتظار لمبا ہوگیا ہے، رسول اللہ آج عبادت کے لیے اپنے گھر سے نہیں نکلے۔ صُبح کی روشنی (Dawn) ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ فیصلہ کِیا گیا ہے کہ محمد کے گھر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلنے کا اب مزید اِنتظار نہ کیا جائے۔ گھر کے اندر گھُس جانے کی بدنامی (Bad reputation) منظور (Acceptable) ہے لیکن یہ منظور نہیں کہ محمد بن عبداللہ زِندہ بچ جائے۔ قریشی نوجوان اِس یقین کے ساتھ کہ رسول اللہ چادر اوڑھے اپنے بستر پر سو رہے ہیں، گھر کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ علی کو رسول اللہ کے بستر پر دیکھا ہے۔ وہ حیران ہیں کہ بستر پر محمد کی بجائے علی ہیں (المستدرک للحاکم: 4263)۔ علی سے پُوچھ رہے ہیں:

"محمد کہاں ہے؟"

علی اِطمینان سے جواب دے رہے ہیں:

"مجھے کیا معلوم کہ رسول اللہ کہاں ہیں؟" (سیرت ابن ہشام، 139/2)

قریش کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ سب کیسے ہوا۔ وہ تو ساری رات پوری توجّہ (Vigilance) کے ساتھ پہرہ (Watch) دیتے رہے ہیں، کوئی یہاں سے نکل کر جا کیسے سکتا ہے؟ اِنہیں اپنی ناکامی (Failure) پر شرمندگی (Embarrassment) بھی ہے اور غصّہ (Anger) بھی۔ یہ سب تو اپنے اپنے قبیلہ کے بہترین جوان ہیں۔ اِنہیں تو اِن کی قوم کا ہیرو (Hero) سمجھا جاتا ہے۔ یہ تو اِنعام و اِکرام (Reward) اور عزّت کے لیے ساری رات پہرہ (Watch) دیتے رہے ہیں۔ اب اپنے قبیلہ کے لوگوں اور سرداروں کو کیا منہ دِکھائیں گے۔ ابوجہل باقی سرداروں کا سامنا کیسے کرے۔ آج تک تو اُس نے کسی سردار کو موقع نہیں دیا کہ اُس کے سامنے کوئی بات کر سکے۔ اِنہیں یقین ہے کہ محمد ابوبکر کے گھر گئے ہوں گے۔ ابوبکر کے گھر پر حملہ آور (Attack) ہوئے ہیں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ نہ محمد ہیں اور نہ ابوبکر۔ اپنی شرمندگی (Shame) کا غصّہ (Anger) بے چاری اَسماء بنت ابوبکر (Asma bint Abubakar) کو تھپڑ (Slap) مار کر نکالا ہے (سیرت ابن ہشام، 595-692,98) (487/1)۔ یہ ہے اِن دشمنوں کا ظرف (Values) جو ایک لڑکی پر ہاتھ اُٹھا رہے ہیں۔ رسول اللہ کا واسطہ کم ظرف (Low) اور بے حِس (Insensitive) دشمنوں سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی فتح ہی تو ہے کہ مکّہ کے قریش ایک نہتے (Unarmed) انسان کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور وہ اعلیٰ ظرف (Man of high moral values) اِس فِکر (Worry) میں کہ اِنہی لوگوں کی امانتیں اُس کے پاس ہیں، امانتیں اِن کے مالکان تک پہنچانا ذمّہ داری (Responsibility) ہے۔یہ کیسے لوگ ہیں جو مکّہ کے سب سے معتبر (Trustworthy) انسان کی جان کے دشمن ہیں۔ مکّہ کے لوگ بھی عجیب (Strange) ہیں اِن میں سب سے سچّا کون ہے کسی کو اِس بات میں شک (Doubt) نہیں ہے۔عرب میں سب سے صلح جو (Peace lover) کون ہے، سب جانتے ہیں۔ اپنے قول (Words) اور وعدہ کا اِس سے زیادہ کوئی اور پاسدار (Honour) نہیں ہے۔تجارت میں اصولوں کو رائج (Implement) کرنے والا بھی یہی ہے۔ بیچنے سے پہلے خریدار کو اپنے مال کے عیب (Defect) بتانے والا بھی یہی ہے۔مکّہ کے سب سے معزز گھرانے کا سب سے با کمال (Talented) فرد بھی یہی ہے۔ اِن کے اعتبار (Trust) کا عالم یہ ہے کہ اپنی امانتیں رسول اللہ کے پاس رکھواتے ہیں۔ اِن سب خوبیوں کے باوجود بھی وہ اِس کی جان کے دشمن ہیں، صرف اِس لیے کہ رسول اللہ کو اِن کے باپ دادا (Forefathers) کے دِین اور روایات (Customs) سے اِختلاف (Difference) ہے۔رسول اللہ آقا (Master) اور غلام کی برابری (Equality) کی تعلیم دیتے ہیں۔لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا ہی آپ کا جُرم (Crime) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شک! سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے

مکّہ میں تو جیسے بھونچال (Tremor) آ گیا ہے۔ قریش کو تو کسی بھی قیمت پر محمد بن عبداللہ چاہیئے۔ اِس سے اُن کی انتقام (Revenge) کی آگ ٹھنڈی ہو گی اور اُن کی عزّت بھی بحال (Restore)۔ مکّہ کے سردار ایک بار پھر سر جوڑے بیٹھے ہیں، زیر بحث (Under discussion) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنا (Searching) ہے۔ فیصلہ ہوا ہے:

> ''جو کوئی محمد اور ابو بکر کو زندہ یا مُردہ (Live or dead) مکّہ واپس لائے گا اُسے سو (100) اونٹ اور نقد (Cash) اِنعام دیا جائے گا۔ عزّت اور سرفرازی (Honour and title) اِس کے علاوہ ہو گی۔'' (صحیح بخاری: 3906)

یہ اعلان جگہ جگہ کیا جانے لگا ہے۔ قریش کو یقین ہے کہ رسول اللہ یثرب ہی جائیں گے۔ قریش نے مکّہ سے باہر جانے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی (Exit control) کر دی ہے خصوصاً یثرب جانے والے راستوں کی۔ مکّہ اور اس کے گردونواح (Suburbs) میں لوگوں کو بھیجا گیا ہے۔ ماہر کھوجی (Detectives) بلائے گئے ہیں۔ اُنہیں بھاری معاوضہ (Fee) دے کر قدموں کے نشان (Footprints) کی مدد سے رسول اللہ اور ابو بکر کو ڈھونڈنے (Searching) کا کام دیا گیا ہے (صحیح بخاری: 3906، سیرت ابن ہشام: 489/2)۔ گھڑسوار (Horse riders) یثرب کے راستوں پر بھیجے گئے ہیں۔ اونٹ کے مقابلہ میں گھوڑے کی رفتار (Speed) کا اندازہ کریں لیکن صحرا میں گھوڑے پر لمبا سفر اپنی موت کو دعوت دینے والی بات ہے۔ اِنعام اِتنا بڑا ہو تو پھر کون رُکے گا۔ مکّہ سے یثرب جانے والے معروف (Familiar) راستوں پر موجود سرائے (Place of stay) اور رہنے والے لوگوں کو بھی اِنعام کا لالچ (Offer) دے کر کہا گیا ہے کہ اِس حلیہ (Get-up / Attire) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو گرفتار (Arrest) کرلیں یا اِن کے بارے میں قریش کو بتائیں۔ قریش کی سمجھ سے باہر ہے کہ اِتنے کم وقت میں رسول اللہ اور ابوبکر کہاں چلے گئے ہیں۔ اِتنے کم وقت میں تو کوئی طائف بھی نہیں جاسکتا۔ وہ طائف جانے والے راستہ کی بھی نگرانی (Watching) کر رہے ہیں۔ مکّہ کا کوئی گھر ایسا نہیں جہاں اُنہوں نے دونوں کو ڈھونڈا نہ ہو۔ قریشی سردار ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں:

> ''اگر وہ دونوں بچ کر نکل گئے تو ہم عرب میں کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ہمارے دِین اور ہمارے خداؤں کو خطرہ بڑھ جائے گا۔ کیا کوئی یمن جانے والے راستہ پر گیا ہے؟ کہیں محمد یمن کی طرف تو ہجرت نہیں کر رہا؟ ہمیں کسی اِمکان (Possibility) کو رَدّ (Reject) نہیں کرنا چاہئے۔ مکّہ کے اِردگرد جتنی غاریں ہیں، اِن سب میں داخل ہو کر دیکھو، کہیں وہ کسی غار میں نہ چھپے ہوں۔ وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے۔''

مکّہ میں سارا دِن اِسی افراتفری (Chaos) میں گزرا ہے۔ شہر میں سوگ (Mourn) کا عالم ہے۔ کسی کے پاس اِس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اکیلا انسان دشمنوں کا کوئی بھی جسمانی یا مالی (Material) نقصان کئے بغیر چلا گیا ہے۔ قریش اِسے اپنی شکست (Defeat) قرار (Declare) دے رہے ہیں۔

یہ وقت کِس کی رعونت پہ خاک ڈال آیا
یہ کون بول رہا تھا خُدا کے لہجے میں

اب شام ہوچکی ہے۔ ابوبکر کا غلام عامر بن فُہیرہ دِن بھر بھیڑ بکریاں وہیں چَراتا رہا جہاں باقی چَرواہے (Shepherd) جاتے ہیں۔ وہاں بھی اِسی بات کا چرچا (Gossip) ہے کہ محمد بن عبداللہ قریش کے ہاتھوں سے بچ کر مکّہ سے نکل گئے ہیں۔ رات میں عامر بن فُہیرہ

اپنے آپ کو طاقتور، خدا سمجھنے والے، زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والے ہار گئے۔ اُن کا غرور ٹوٹ گیا (افتخار عارف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکریوں کے باڑہ (بکریاں رکھنے کی جگہ) سے ہی دُودھ لے کر غارِ ثور کی طرف جارہا ہے تاکہ رسول اللہ اور ابوبکر کی خدمت کر سکے۔ قریش ابوبکر کے گھر کی نگرانی کر رہے ہیں اِس لیے چاہتے ہوئے بھی عامر دُودھ کے سوا اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جارہا۔

رسول اللہ کی مکّہ سے ہجرت کے بعد علی مکّہ کی وادی میں کھلی جگہ پر کھڑے ہو کر اعلان کر رہے ہیں:

"لوگو! سُن لو۔ تم میں سے جس کسی نے اپنی امانت محمد بن عبداللہ کے پاس رکھوائی تھی وہ آ کر مجھ سے وصول (Receive) کر لے۔"

اگلی صُبح قریش نے رسول اللہ کی تلاش (Search) پھر شروع کر دی ہے۔ ایک ٹولہ (Group) رسول اللہ کو ڈھونڈتے (Searching) ہوئے اِدھر آ نکلا ہے۔ یہ دوپہر کا وقت ہے۔ رسول اللہ اور ابوبکر غارِ ثور میں آرام کر رہے ہیں کہ اِن کے کان میں لوگوں کی آوازیں پڑیں۔ اِن کا دھیان (Attention) اُدھر گیا تو کچھ افراد پہاڑ پر چڑھتے ہوئے محسوس ہوئے۔ آوازیں قریب آتی جارہی ہیں جس کا صاف مطلب ہے وہ غار کی طرف ہی آرہے ہیں۔ ابھی تو عامر بن فُہیرہ کے آنے کا وقت نہیں ہوا، وہ تو اندھیرا چھا جانے (Darkness) کے بعد آئے گا، پھر یہ لوگ کون ہیں؟ ہر گُزرتے لمحہ (Passing moment) کے ساتھ خطرہ بڑھ رہا ہے۔ آوازیں بتا رہی ہیں کہ لوگ اور قریب آ گئے ہیں، بہت قریب۔ اب اُن کی باتیں سننا اور سمجھنا ممکن ہے۔ یہ عامر بن فُہیرہ نہیں، یہ تو جان کے دُشمن ہیں جو اِن تک پہنچ گئے ہیں۔ غار سے چند قدم دُور (Steps) وہ سانس لینے کے لیے رُکے ہیں۔ وہ غارِ ثور کے منہ (Opening) تک آ گئے ہیں۔ ابوبکر پاؤں کی آہٹ (Sound) اور لوگوں کی آوازیں سُن کر گھبرا (Worried) گئے ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی اور حفاظت کی فکر (Concern) ہے۔ اِنہیں ایسا لگ رہا ہے کہ اب پکڑے جائیں گے۔ رسول اللہ سے کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اب کیا ہوگا؟ دشمن تو ہم تک پہنچ گیا ہے۔“

رسول اللہ کمال یقین کے ساتھ جواب دیتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ کریم اِس نازک صورتِ حال کو یوں بیان کرتا ہے:

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (القرآن۔ التوبہ9:40)

اگر تم اُس (محبوب رسول) کی مدد نہیں کرو گے (تو کیا ہوا) اللہ نے اُن کی مدد کی تھی جب (وہ بظاہر (Apparently) بے یارومددگار (Helpless) تھے اور) کافروں نے اُنہیں ہجرت پر مجبور کردیا تھا۔ جب وہ غارِ ثور میں چھپے ہوئے تھے اور غار میں صرف وہی دو (2) تھے (دوسرے ہمارے نبی تھے)۔ (دشمن اُن تک پہنچ گیا تھا اور) وہ اپنے یارِ غار سے (پورے یقین کے ساتھ) کہہ رہے تھے: غمگین (Grieve) نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اُن پر اپنی تسکین (Descend tranquillity) اُتاری اور (فرشتوں کی) فوج کے ساتھ مدد کی جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ (اِس طرح) اللہ نے کافروں کی بات کو نیچا کردیا (Humbled) (کیونکہ) اللہ ہی کا بول بالا (Inherently uppermost) ہے اور وہی عزیز (Powerful) وحکیم (Wise) ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ نے مزید کہا ہے:

''ابوبکر! اِن دو (2) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا (3rd) اللہ ہے۔'' (صحیح بخاری: 3653)

یہ سنتے ہی ابوبکر کی ساری پریشانی (Worry) دُور ہوگئی ہے۔ ابوبکر کی عزّت و عظمت (Honour and glory) کے لیے اللہ کریم کا یہ فرمان کافی ہے۔ ڈُھونڈنے والے غار کے دروازہ پر پہنچ کر رُک گئے ہیں۔ اُنہوں نے فیصلہ کِیا ہے کہ غار کے اندر جانے کا کوئی فائدہ نہیں (Of no use) ۔ اِس غار کے اندر کوئی نہیں ہوسکتا۔ محمد اور ابوبکر یہاں نہیں ہیں۔ آوازیں غار کے اندر صاف سنائی دے رہی ہیں۔ رسول اللہ اور ابوبکر اُن کی آوازیں سُن اور سمجھ رہے ہیں۔ بڑی عجیب (Strange) بات ہے کہ اِتنی محنت (Effort) کے بعد وہ پہاڑ پر چڑھے، غار تک پہنچے لیکن غار کے اندر (Inside) دیکھے بغیر واپس جانے کا فیصلہ کِیا ہے۔ وہ سب لوگ یہاں سے واپس لوٹنے (Pullback) لگے ہیں۔ وہ بے وقوف (Fool) تو نہیں ہیں پھر ایسا کیوں کررہے ہیں؟ ایک بار پھر اُن کی آوازیں ہیں لیکن اِس بار آوازیں دُور ہو رہی ہیں۔ کچھ دیر میں وہ لوگ پہاڑ سے نیچے اُتر گئے ہیں۔ اب یہاں مکمل خاموشی ہے۔ رسول اللہ اور ابوبکر غار میں خاموش بیٹھے ہیں۔ اِن کے خیال میں اِنہیں ڈھونڈتے ہوئے (Looking for) کوئی دوبارہ بھی اِدھر آسکتا ہے۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ کچھ دیر گُزرنے کے بعد عرب کا مشہور کھوجی (Detective) کُرز بن علقمہ *(Kurz bin 'Alqamah)* کھوج (Search) لگاتے لگاتے غارِ ثور تک پہنچ گیا ہے۔ کُرز بہت حیرانی کے ساتھ کہہ رہا ہے:

''قدموں کے نشان (Footprints) یہاں پہنچ کر ختم ہوگئے ہیں۔
کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ جن لوگوں کے قدموں کے نشان ہمیں یہاں تک لائے ہیں، وہ اِس کے بعد کِدھر (Where) گئے ہیں؟ وہ دائیں (Right) گئے ہیں، بائیں (Left) یا پہاڑ پر چڑھ (Climb) گئے ہیں؟ اِس کے بعد قدموں کے نشان غائب (Missing) ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کُرز بن علقمہ کی نظر اب غار کے منہ پر پڑی ہے۔ وہ کہہ رہا ہے:

''یہ تو محمد کے پیدا ہونے سے بھی پہلے کا لگتا ہے، وہ یہاں نہیں ہو سکتا۔'' (فتح الباری: 91/15)

مکّہ کے لوگ ایک بار پھر ناکام (Unsuccessful) لوٹ گئے ہیں۔ اِن کے جانے کے بعد رسول اللہ اور ابو بکر غار کے منہ کی طرف آئے ہیں۔ یہ کیا؟ یہ کیسے ہوا؟ ابھی کل رات تو عامر بن فُہیرہ غار میں آیا تھا۔ اللہ کریم کے حکم سے مکڑی (Spider) نے غار کے منہ پر جالا (Spiderweb) بُن دیا ہے (الخصائص الکبریٰ: 305/1)۔ غار کے منہ پر ایک کبوتری (Rock Dove) کا گھونسلہ (Nest) ہے جس میں انڈے (Eggs) بھی موجود ہیں۔ ببول (Acacia tree) کا ایک درخت بھی اُگ (Grown) آیا ہے۔

یہ سب کچھ رات اور دِن کے کچھ حصّہ میں مکمل ہوا ہے۔ اِتنے تھوڑے وقت میں مکڑی کے لیے اِتنا بڑا جالا (Web) بُننا ممکن نہیں، نہ ہی ببول کا درخت ایک دِن میں بڑا ہو جاتا ہے۔ گھونسلہ بنانے کے لیے پرندے تنکا تنکا (Tiny straw) جمع کرتے اور انہیں اِس کام میں بہت دِن لگتے ہیں۔ یہاں تو اللہ کے رسول کی حفاظت کا معاملہ ہے۔ لفظ **کُن** سے کائنات بنانے والے ربّ نے، نُوح کو طوفان میں بچانے والے خُدا نے، ابراہیم کے لیے آگ کو ٹھنڈا کرنے والے رحمٰن نے، اِسماعیل کو چھری چلنے سے بچانے والے کائنات کے مالِک نے، یونس کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھنے والے اللہ نے، سلیمان کو حکومت عطا کرنے والے حقیقی مالِک نے، یوسف کو قید سے نکال کر بادشاہ بنانے والے ربّ نے، مُوسیٰ کے لیے دریائے نیل (River Nile) میں راستہ بنانے والے مہربان نے، عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کرنے والے خُدا نے، ہاتھیوں کو ابابیل (Martin) پرندوں سے شکست دینے والے اللہ کریم نے ہی دشمنوں کی عقل (Wisdom) کو مکڑی کے جالے سے شکست (Defeat) دی ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ میں مکڑی کا جالا دنیا میں سب سے کمزور (The Weakest) شے ہے۔ معمولی سا پرندہ (Bird) بھی گزرے تو یہ جالا قائم نہیں رہتا۔ اللہ کریم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی اِس حفاظتی دلیل (Protective wall) کے سامنے قریش بے بس (Helpless) ہو گئے ہیں۔ مکڑی کے جالے کے متعلق کائنات کا ربّ فرماتا ہے:

وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (القرآن۔ العنکبوت۔41:29)

بے شک سب سے کمزور (The weakest) گھر مکڑی (Spider web) ہی کا ہوتا ہے۔ کاش کسی طرح اِن (نادانوں (Ignorant) کو) بھی اِس بات کا شعور (Sense) ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہیں اِدھر جاتے ہوئے دیکھا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غار میں رُکے ہوئے تیسری (3rd) رات ہے۔ عامر بن فُہیرہ غار میں دُودھ اور کھجوریں لے کر آیا ہے۔ اِس نے بتایا ہے کہ قریش، رسول اللہ کی تلاش سے مایوس (Disappoint) ہو گئے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ رسول اللہ اُن کی پہنچ (Reach) سے دُور (Away) جا چکے ہیں۔ اب مکّہ میں رسول اللہ کو تلاش کرنے کی مہم تھم (Stop) گئی ہے۔ رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اگلی رات غار سے نکل کر یثرب روانہ ہو ں گے۔

علی کو لوگوں کی امانتیں واپس کرنے میں تین (3) دِن کا وقت لگا۔ اِس کے بعد وہ پیدل (On foot) مدینہ منورہ روانہ ہو گئے ہیں۔

آج چوتھی (4th) رات ہے۔ عامر بن فُہیرہ کے ساتھ عبداللہ بن ابوبکر، اَسماء بنت ابوبکر اور عبداللہ بن اُریقط آئے ہیں۔ یہ سب لوگ چوری چھپے (Secretly) غار میں پہنچے ہیں۔ اپنے ساتھ کھانا اور راستہ کا کچھ سامان تو لائے ہیں لیکن کوئی رسّی یا ڈوری (Cord) لانا بھُول گئے ہیں۔ اَسماء نے اپنے بندِ قبا (Girdle) کو دو (2) حصّوں میں تقسیم (Divide) کیا اور ایک (1) حصّہ سے سامان باندھ (Tie) دیا ہے۔ اِس وجہ سے اَسماء بنت ابوبکر کو "ذات النطاقین" (دو بند قبا والی۔ She of two girdles) کہا جاتا ہے (صحیح بخاری:3907)۔ کھانا اور دوسرا سامان اونٹنی کے ساتھ لٹکا (Hang) دیا ہے۔ رسول اللہ رات کے اندھیرے میں ہی غارِ ثور سے نکل کر یثرب روانہ ہو رہے ہیں۔ غار سے نکلتے ہوئے رسول اللہ نے مکمل احتیاط (Care) کی ہے کہ کبوتری کے گھونسلے (Nest) اور انڈوں (Eggs) کو نقصان نہ پہنچے (سیرت

اُنہیں اِدھر جاتے ہوئے دیکھا ہے (المستدرک للحاکم:4269)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن ہشام: 485/2)۔

آج ربیع الاوّل کی پہلی (1st) تاریخ ہے، رسول اللہ کو اعلان نبوّت کئے ہوئے تیرہ (13) سال گُزر چکے ہیں۔ رسول اللہ ثور پہاڑ سے اُترے ہیں۔ دو (2) تیز رفتار اونٹنیاں موجود ہیں۔ ابوبکر نے ایک (1) اونٹنی رسول اللہ کو دی ہے۔ رسول اللہ نے اونٹنی لینے سے پہلے (Conditions) شرط رکھی ہے کہ وہ اِس اونٹنی کی قیمت (Price) ادا کریں گے۔ ابوبکر اِصرار (Insisted) کر رہے ہیں کہ میری طرف سے تحفہ (Gift) قبول کریں۔ رسول اللہ نہیں مانے اور اونٹنی کی قیمت چار سو (400) دِرہم ادا کرنے کے بعد ہی اِس پر سوار ہوئے ہیں (صحیح بخاری: 3905)۔ یہی اونٹنی اِسلامی تاریخ میں قصویٰ (Qeswaa) کے نام سے جانی جاتی ہے (الفصول فی السیر: 257)۔ یہ سرخ رسفید رنگ کی اونٹنی ہے (المغازی للواقدی: 1107/3)۔ قصویٰ کی عمر اس وقت چھ (6) سال ہے۔ رات میں زیادہ سے زیادہ سفر کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ قریش کی پہنچ (Reach) سے نکلا جا سکے۔

رسول اللہ مکّہ سے ہجرت کرتے ہوئے تمام خطرات (Risks) مول لے رہے ہیں۔ اپنا گھر بار چھوڑنا، اپنی جائیداد (Property)، اپنے دوست عزیز، اپنے رِشتہ دار گویا کہ سب کچھ قربان کر دینا، یہ کوئی آسان بات نہیں ہے۔ ایک طرف ہزاروں کی تعداد میں دشمن، دوسری طرف ترپن (53) سال کا عبادت گزار، سنجیدہ (Serious)، صلح جُو (Peace lover) اور دردِ دِل (Kind heart) رکھنے والا انسان۔ اگر قریش پکڑ لیں تو کیا سُلوک کریں گے۔ زندگی اور موت کا فرق مِٹا دیں گے۔ اونٹنی کی سواری پر کہیں چھپنا بھی ممکن نہیں۔ مکّہ سے یثرب جانے کا جو راستہ اِختیار (Opt) کِیا گیا ہے وہ چار سو ستاون (457) کلومیٹر لمبا ہے۔ (آج کل اِسی راستہ پر سڑک تعمیر کر دی گئی ہے جسے ''طریق ہجرہ'' (*Tareeq Hijrah* - Hijrah road) کہا جاتا ہے)

جب تک یثرب پہنچ نہیں جاتے، کوئی لمحہ اور مقام محفوظ (Safe) نہیں ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یثرب پہنچ کر معاملات کیا ہوں گے، یہ کہنا بھی قبل از وقت (Too early) ہے۔ رسول اللہ مکّہ کی نسبت (Comparatively) ایک چھوٹے شہر جا رہے ہیں کسی حفاظتی قلعہ (Fort) میں نہیں۔ ایک ایسی جگہ جو تمام مسلمانوں کے لیے نئی ہے۔ حالات وہاں کوئی بھی رُخ (Direction) اِختیار کر سکتے ہیں۔ یثرب میں رہنے والے مسلمان تعداد میں ابھی بہت کم ہیں۔ رسول اللہ اب مہاجر (Emigrant) ہیں۔ ہجرت اللہ کے حکم پر کی جارہی ہے۔

ہجرت جولائی 623 عیسوی میں عرب کے گرم ترین موسم میں خُشک پہاڑوں کے درمیان کی جارہی ہے۔ بے سروسامانی (Scarcity of resources) ہے اور مقابلہ کم ظرف (Insensible) دشمن سے۔ مکّہ سے نکلتے ہوئے ہجرت کی رات رسول اللہ نے حزورہ *(Hazurah)* کے مقام پر بیت اللہ پر آخری بار نظر ڈالتے ہوئے کہا ہے:

> "خُدا کی قسم! تُو اللہ کی سب سے بہترین زمین اور اللہ کی نِگاہ (Eyes) میں سب سے بڑھ کر محبوب (Loved) ہے، اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں مکّہ کبھی نہ چھوڑتا۔" (سنن ترمذی: 3925، سنن ابن ماجہ: 3108)

یہ روایت اِس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مکّہ چھوڑنا رسول اللہ کے لیے آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ جُحفہ *(Juhfah)* کے مقام پر پہنچے تو اللہ کریم کا پیغام ایک وعدہ (Promise) کی صورت میں نازل ہوا ہے، بے شک اللہ کریم اپنے وعدے کے خِلاف نہیں کرتا۔

> اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (القرآن۔ القصص۔ 85:28)
>
> بے شک! اللہ نے آپ پر قرآن کی (تبلیغ اور پیروی) فرض (Ordained) کی ہے وہ آپ کو عزّت اور شان کے ساتھ آپ کے پسندیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام (مکّہ) کی طرف لوٹا (Return) دے گا۔ جہاں سے آپ کے دشمن نے آپ کو نکلنے پر مجبور (Force) کر دیا ہے۔ آپ کہہ دیں کہ میرا ربّ بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون گمراہی (Error) میں دھنسا (Plunged) ہوا ہے۔ (میرا ربّ جلد یہ سب پر واضح (Clear) کر دے گا)

عبداللہ بن اُریقط نے غارِ ثور سے نکل کر جنوب مغرب (Southwest) کی طرف رُخ (Direction) کیا جو بحیرۂ احمر (Red sea) کی طرف جاتا ہے۔ یثرب مکّہ کے شمال (North) میں واقع (Situated) ہے۔ بحیرۂ احمر کے قریب جا کر شمال مغرب (Northwest) کا راستہ لیا ہے جو ساحل سمندر (Seashore) کے کنارے چلا جاتا ہے (صحیح بخاری: 3652,3905)۔

راستہ میں لوگوں سے مُلاقات ہوگی۔ رسول اللہ جھوٹ نہیں بولتے اور اِس موقع پر بھی سچ ہی بولیں گے۔ یہی تعلیم اپنے ماننے والوں کو دیتے ہیں۔ اِس صورت میں ایک اور اِمتحان کا سامنا (Face) ہے۔ لوگوں کو یہ بتانا بھی ممکن نہیں ہے کہ مکّہ سے یثرب کیوں جا رہے ہیں۔ اگر راستہ میں کوئی پُوچھتا ہے کہ آپ کون ہیں تو ابوبکر جواب دیتے ہیں:

''میں (حق کی) تلاش میں ہوں۔''

جب کوئی رسول اللہ کے بارے میں پُوچھے کہ یہ صاحب کون ہیں تو ابوبکر جواب دیتے ہیں:

''یہ مجھے راستہ دِکھاتے ہیں۔ یہ میرے ہادی (ہِدایت دینے والے) ہیں۔'' (صحیح بخاری: 3911)

یوں ابوبکر نے جھوٹ بولے بغیر سارا راستہ اِس نازک صورتِ حال کو سنبھالا (Tackle) ہے۔ اِس سفر میں رسول اللہ اور ابوبکر کا لِباس کافی میلا (Dirty) ہو چُکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے سرو سامانی (Scarcity of resources)، زمین پر لیٹنا، عرب کی گرمی، (تقریباً 50ڈگری سینٹی گریڈ یا اِس سے زیادہ) اور اونٹنیوں پر سفر، لِباس تو میلا کچیلا ہونا ہی ہے۔ راستہ میں آنے جانے والے حیرت (Bewilderment) سے دیکھتے ہیں کہ بہترین اونٹنیوں پر سفر کرنے والے خوش شکل اور بڑی عمر کے معزز لوگوں کے لِباس کا اِتنا بُرا حال کیوں ہے؟

رسول اللہ کو گرفتار (Arrest) کر کے مکّہ واپس لانے پر اِنعام و اِکرام (Reward and respect) کی خبر اِرد گرد کے علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ یہ خبر سُراقہ بن مالِک بن جعشم *(Suraqah bin Maalik bin J'atham)*(d:646) کے کانوں تک بھی پہنچی ہے۔ سُراقہ بن مالِک کا تعلق قبیلہ بنی مُدلج *(Bani Mudlij)* سے ہے۔ سُراقہ بن مالِک اِن دِنوں مقروض (Under debt) ہے۔ اُس نے سوچا کیوں نہ میں اپنی قسمت آزماؤں (Try my luck)۔ شاید میں اِنعام و اکرام حاصل کرلوں اور میری مشکلات کم ہوجائیں۔ اُس نے گھوڑا تیّار کیا اور اِس مہم (Mission) پر نکلنے کو ہے۔ کسی نے آکر بتایا ہے:

''میں نے تین (3) لوگوں کو یثرب کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (صحیح بخاری:3906)

سُراقہ نے یہ سوچتے ہوئے کہ کوئی اور اِس مہم پر نہ نکلے، کہا ہے:

''وہ تو میرے مہمان ہیں جو مجھے ملنے آئے تھے اور اب سفر میں ہیں۔''

سب کی تسلّی کروانے کے بعد سُراقہ یثرب کی طرف گھوڑا دوڑاتے ہوئے نکل پڑا ہے۔ ابوبکر دورانِ سفر رسول اللہ کی زندگی کی فِکر میں بار بار مڑ کر چاروں طرف دیکھتے ہیں کہ کہیں کوئی دشمن حملہ نہ کردے۔ اگر کوئی پیچھے سے آتا ہوا نظر آئے تو اپنی اونٹنی رسول اللہ کی اونٹنی کے پیچھے لے آتے ہیں۔ اگر کوئی سامنے سے آتا ہوا نظر آئے تو اپنی اونٹنی رسول اللہ کی اونٹنی کے آگے لے آتے ہیں۔ اِنہیں فِکر ہے کہ کہیں کوئی تیر نہ چلادے۔ اگر ایسا ہو تو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا دوست، جاں نثار، غلام، وہ تیر اپنے سینہ (Chest) پر کھائے اور اللہ کا رسول محفوظ (Safe) رہے۔ جان تو وہی ہے جو اللہ کے رسول پر قربان ہو جائے۔ اِن کی نظر سُراقہ پر پڑی تو پریشان ہیں۔ اپنی اونٹنی رسول اللہ کی اونٹنی کے پیچھے لے آئے ہیں۔ سُراقہ اِن کے قریب پہنچا تو عجیب ماجرا (Scene) ہوا۔ جیسے ہی اُس نے زخمی (Injure) کرکے گرفتار کرنے کی نیّت (Intention) سے حملہ کرنے کا اِرادہ کیا ہے، اُس کے گھوڑے کے پاؤں پتھریلی زمین میں دَھنس (Plunged into the ground) گئے ہیں (المستدرک للحاکم: 4269)۔ رسول اللہ اور ابوبکر اُس سے کافی دُور فاصلہ پر پہنچ گئے تو گھوڑے کے پاؤں آزاد (Free) ہو گئے ہیں۔ سُراقہ نے سمجھا یہ اتفاقیہ (By chance) تھا، شاید زمین نرم تھی۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد دوبارہ پکڑنے کے اِرادہ سے آگے بڑھا تو گھوڑے کے پاؤں ایک مرتبہ پھر زمین میں دَھنس گئے ہیں۔ ابوبکر نے تلوار نکالی تو سُراقہ نے ڈر کر زندگی کی بھیک مانگنا (Begging) شروع کر دی ہے۔ رسول اللہ سُراقہ سے کہہ رہے ہیں:

> ”میں تو تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ بادشاہ کے کنگن (Bangles / Bracelet) دیکھ رہا ہوں اور تم زندگی کی بھیک مانگ رہے ہو۔“

سُراقہ سچّے دِل سے توبہ (Repentance) کرتے ہوئے رسول اللہ سے کہہ رہا ہے:

> ”آپ مجھے لکھ دیں کہ آپ نے کسریٰ بادشاہ (Iranian King) کے کنگن مجھے عطا کئے ہیں۔ مجھ غریب (Poor) کی بات پر کون اعتبار (Trust) کرے گا۔“

ابوبکر (بعض تاریخ دانوں کے مطابق عبداللہ بن اریقط) نے رسول اللہ کی طرف سے چمڑے (Leather) پر تحریر (Documented) لکھ دی ہے (المستدرک للحاکم: 4269):

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جب مسلمان ایران فتح کریں تو کسریٰ بادشاہ کے کنگن سُراقہ بن مالِک بن جعشم کو دیئے جائیں۔'' (صحیح بخاری۔3906)

اِس وقت کوئی سوچ (Think) بھی نہیں سکتا کہ مجبوری میں مکّہ سے یثرب ہجرت کرنے والے ایران جیسی بڑی طاقت (Super power) کو فتح کرلیں گے۔ آنے والے سالوں میں ایسا ہی ہوا۔ ذرا سوچئے سُراقہ گھر سے کیوں نکلا تھا؟ شاید اِنعام و اِکرام مل جائے تو وہ خوش حال (Wealthy) ہو جائے۔ رسول اللہ اُسے کیا عطا (Granting) کر رہے ہیں، کسریٰ بادشاہ کے کنگن۔ رسول اللہ سُراقہ سے وعدہ (Commitment) لے رہے ہیں کہ وہ اِن کے متعلق کسی کو نہیں بتائے گا۔ سُراقہ اس کے بعد مکّہ واپس لوٹ آیا ہے اور کسی سے رسول اللہ کے بارے میں ذِکر نہیں کِیا۔ اگر کوئی یثرب کی طرف جانے کا اِرادہ کرتا ہے تو سُراقہ اُسے یہ کہہ کر واپس لوٹا دیتا ہے:

''اپنا وقت ضائع (Waste) مت کرو، میں اِس راستہ پر خود ہو کر آیا ہوں وہ لوگ اُدھر نہیں گئے۔'' (صحیح بخاری:3906)

سُراقہ بن مالِک غزوہ حُنین (Hunayn,630) کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قبیلہ سمیت ایمان لے آیا (دلائل النبوۃ للبیہقی: 489/2)۔ سُراقہ بن مالِک 643 عیسوی میں بہت بیمار ہوگیا۔ اُس کے زندہ بچنے کی اُمید باقی نہ رہی۔ گھر والوں نے ایک وقت میں اُسے مُردہ (Dead) قرار دے کر دفن (Bury) کرنے کی تیاری شروع کردی۔ کچھ دیر بعد سُراقہ نے آنکھیں کھولیں اور کہا:

''میں ابھی نہیں مر سکتا کیونکہ ابھی مجھے کسریٰ بادشاہ کے کنگن نہیں ملے۔ رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ کے کنگن ہجرت کے سفر کے دوران مجھے عطا کئے تھے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عمر بن خطّاب کے دور میں ایران فتح ہوا۔ کسریٰ کا خزانہ مسجد نبوی میں ڈھیر (Heap) کی صورت میں پڑا تھا۔ عمر دیوانہ وار (Frantically) کچھ تلاش کر رہے تھے۔ کسریٰ بادشاہ کے کنگن ڈھونڈے اور سُراقہ بن مالِک بن جعشم کو پہنائے۔ عمر نے سُراقہ سے کہا کہ اپنے ہاتھ بُلند (Raise) کرو اور اللہ کی تعریف (Praise) اِن الفاظ میں بیان کرو:

''سب تعریفیں اللہ کریم کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز *(Kisraa bin Hurmaz)* بادشاہ سے جو گمان (Thought) کرتا تھا کہ وہ لوگوں کا ربّ ہے، یہ زیورات (Ornaments) چھین لیے اور بنومدلج کے ایک بدّو (Beddouin) کو پہنائے۔'' (البدایہ والنہایہ: 68/7، الاصابہ: 35/3)

رسول اللہ کی پیشین گوئی (Prediction) عمر بن خطّاب کے دور (Regime) میں پوری ہوئی۔ رسول اللہ نے ضرورت مند (Needy) کو اُس کی خواہش کے مطابق ہی نوازا (Rewarded) ہے۔ عمر نے سُراقہ کو اونٹنی پر سوار کر کے مدینہ منورہ میں گھمایا۔ سُراقہ نے کسریٰ بادشاہ کے کنگن پہن رکھے تھے۔ سُراقہ کے اِردگرد (Around) لوگوں کا ہجوم اور وہ بار بار **اللّٰہ اکبر** کہہ رہا تھا۔ سُراقہ اپنی کلائیوں (Wrists) میں موجود کنگنوں سے کھیلتے (Playing) ہوئے کہتا تھا:

''کہاں کسریٰ بادشاہ کے کنگن، کہاں سُراقہ بن مالِک''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں نے خود میں تیرا سراپا سمولیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے (3rd) دِن قُدید (Qudayd) کے مقام پر پہنچے ہیں۔ سمندر کے کنارے شمال (North) کی جانب چلتے ہوئے رسول اللہ مکّہ سے ایک سو ستاون (157) کلومیٹر دُور آچکے ہیں۔ قُدید کے مقام پر ایک بوڑھی خاتون (Woman) اُمّ مَعبد عاتکہ بنت خویلد (Umm M'abad 'Aatikah bint Khuwaylid) رہتی ہیں۔ اِن کا تعلق قبیلہ بنی خُزاعہ سے ہے (البدایہ و النہایہ: 188/3)۔ اُمّ مَعبد اپنے گھر کے صحن (Courtyard) میں بیٹھی رہتی اور آتے جاتے مسافروں کے لیے کھانے پینے (Food) کا اِنتظام کرتی ہیں۔ اُمّ مَعبد حُسنِ سُلوک (Kind treatment) اور میزبانی (Hospitality) میں بڑی شہرت (Fame) رکھتی ہیں۔ رسول اللہ نے کھانا خریدنے کی غرض سے پُوچھا تو اُمّ مَعبد نے رسول اللہ سے کہا ہے:

> ''اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو آپ لوگوں کی خاطر مدارت (Hospitality) میں کوئی کمی نہ کرتی مگر اِس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ آپ کی خدمت کرسکوں''

رسول اللہ کی نظر وہاں کھڑی ایک کمزور (Lean) بکری (Goat) پر پڑی، رسول اللہ اُمّ مَعبد سے پُوچھ رہے ہیں:

> ''کیا میں اِس بکری کا دُودھ دوہ (Milking) لوں؟''

اُمّ مَعبد رسول اللہ سے کہہ رہی ہے:

آنکھوں نے خود میں تیرا سراپا سمولیا (المستدرک للحاکم: 4274)
آنکھوں نے خود میں سارا مدینہ سمولیا   چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کرگئی   (شباب لکھنوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ بکری دُودھ دینے کے قابل نہیں ہے، اگر آپ کو نظر آتا ہو تو دوہ لیں۔''

رسول اللہ نے اِس کمزور بکری پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اللہ کریم سے دُعا مانگی ہے:

''یا اللہ! اِس عورت کی بکریوں میں خیر و برکت (Blessing) عطا فرما۔''

رسول اللہ نے دوہنا شروع کیا تو اِس بکری نے اتنا دُودھ دیا کہ گھر میں موجود سب سے بڑا برتن (Pot) بھر گیا ہے (المستدرک للحاکم: 4273)۔ رسول اللہ نے دُودھ اُمّ مَعبد کو پیش (Offer) کیا۔ جب وہ خوب پی چکیں تو رسول اللہ نے ابو بکر اور عبداللہ بن اُریقط کو پینے کے لیے پیش کیا ہے۔ سب نے دُودھ اپنی بھوک (Hunger) کے مطابق پیا ہے۔ آخر میں رسول اللہ نے بھی پیٹ بھر کر دُودھ پیا۔ یہاں یہ بات قابل ذِکر ہے کہ عرب کے صحراؤں (Deserts) میں رہنے والے کھجور اور دُودھ سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ گندم کی روٹی اِنہیں آسانی سے نہیں ملتی۔ یہاں سے جانے سے پہلے رسول اللہ نے دوبارہ دُودھ دوہ کر برتن بھر دیا، دُودھ اُمّ مَعبد کے حوالے کرنے کے بعد اپنی منزل (Destination) کو روانہ ہوئے ہیں (المستدرک للحاکم: 4273,4274)۔ اُمّ مَعبد کی حیرت اِنتہا پر ہے۔ لوگوں کو آتا جاتا دیکھتے اِن کی عمر گزری لیکن اِس بار معاملہ سب سے الگ (Different) ہے۔ اُمّ مَعبد کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ کوئی غیر معمولی (Extraordinary) شخصیت ہیں۔ وہ بہت دیر تک اِن کے خیالوں اور سوچوں میں گُم (Lost) رہیں۔

اُمّ مَعبد کی بکری اٹھارہ (18) ہجری تک زندہ اور دُودھ دیتی رہی۔ جب عرب میں عام الرماد *('Aam ur Ramaad)* یعنی قحط (Drought) کا سال تھا، سخت قحط پڑا کہ تمام جانوروں کا دُودھ خُشک ہو گیا، یہ بکری اُس وقت بھی صُبح و شام دُودھ دیتی رہی۔

رسول اللہ کے جانے کے بعد اُمّ مَعبد کا شوہر (Husband) گھر آیا تو اُنہوں نے بکری کا دُودھ پیش کیا ہے۔ اپنے گھر کے بڑے برتن میں دُودھ دیکھ کر وہ حیران ہے۔ اُس نے پُوچھا تو اُمّ مَعبد نے سارا ماجرا (Story) سنایا۔ اُمّ مَعبد رسول اللہ کی وجاہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Handsome) اور سحر انگیز (Charismatic) شخصیت میں گم ہیں۔ ابو مَعبد (Abu M'abad) کے پُوچھنے پر اُمِّ مَعبد رسول اللہ کا حلیہ (Features) کچھ یوں بتا رہی ہیں:

''وہ پاکیزہ خوبیوں اور خیر و برکت (Blessed) والی شخصیت تھی

چہرہ پُرسکون (Peaceful) اور رَوشن (Bright) تھا

حُسن و جمال کا پیکر (Handsome)

خوش اَخلاق و خوش انداز

آنکھیں سفید چمکدار (Bright) اور پُتلیاں (Iris) سیاہ تھیں،

بھنویں (Eyebrows) باریک

پلکیں (Eyelashes) سیاہ اور دراز (Long)

پیشانی (Forehead) کُشادہ (Wide)

سر کے بال سیاہ،

داڑھی (Beard) گھنی تھی (Dense)

وہ خوش شکل (Beautiful) و خوش نظر تھے

آواز شیریں (Melodious) اور دِلکش (Attractive)

سُنو تو گردو پیش پر چھائی ہوئی محسوس ہوتی

بولتے تو ایک ایک لفظ واضح (Clear) اور صاف ہوتا

خوش کلام

خوش گُفتار

نرم لہجہ (Soft spoken)

باوقار خاموشی (Graceful silence)

اثر کرنے والی آواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز میں رعب لیکن کرخت (Hoarse) نہیں تھی

گفتگو کرتے تو شخصیت نمایاں (Prominent) ہوتی

گردن میں درازی (Long) تھی

جِسم نہ بھاری (Heavy) نہ کمزور

میانہ قد (Medium height)

نہ دراز (Tall) کہ دیکھنے والے کو بُرا (Odd) لگے

نہ اتنا چھوٹا (Short height) کہ نگاہ (Attention) دوسرے کی طرف جائے

اُن کے ساتھی اُن کے گرد رہتے

اپنی نِگاہیں نیچی رکھتے

اپنی آواز کو اُن کی آواز (Pitch) سے بُلند (High) نہ کرتے

اُن کی باتوں کو بڑی توجّہ (Attention) سے سنتے

اپنی آنکھیں اُن کی راہ میں بچھاتے''

آنکھوں نے خود میں تیرا سراپا سمو لیا
چھوٹی سی چیز کِتنا بڑا کام کر گئی

اُمِّ مَعبد کی فصیح اور بلیغ (Comprehensive) گفتگو (Conversation) سُن کر اُن کا شوہر بولا:

''ایسا حُلیہ (Features) کسی عام آدمی کا نہیں ہوسکتا۔ یقیناً یہ وہی بابرکت (Blessed) روح (Soul) ہے جس کا تذکرہ (Mention) ہم آنے جانے والوں، اپنوں اور بیگانوں سے سنتے رہے ہیں۔ خُدا کی قسم! وہ محمد بن عبداللہ ہے۔ اگر میں اُس کو پاتا تو ساتھ دینے کی اِلتجا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Request) کرتا۔" (سیرۃ النبویہ ابن کثیر: 213)

علی ابن ابی طالب کا بیان ہے:

"جو کوئی رسول اللہ کو دیکھتا، پہلی نظر میں اُن سے مرعوب (Impress) ہو جاتا۔ جیسے جیسے رسول اللہ کے قریب آتا، اُن سے مانوس (Got comfortable) ہو جایا کرتا۔ رسول اللہ کا حُلیہ (Features) بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے رسول اللہ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ اُن کے بعد۔" (سنن ترمذی: 590/5)

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تُجھے ، جملہ اوصاف سے پھر سجایا تُجھے
اے اَزل کے حَسیں ، اے اَبد کے حَسیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

ایک روایت کے مطابق رسول اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد ابو مَعبد اور اُمِّ مَعبد دونوں مدینہ منورہ پہنچے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لے آئے (البدایہ و النہایہ: 189/3)۔

اب قُدید سے یثرب کا سفر شروع ہو گیا ہے۔ یثرب ابھی تین سو چار (304) کلومیٹر دُور ہے۔ ایک لمبا سفر ابھی باقی ہے۔ اِس راستہ کو طے (Cover) کرنے میں تقریباً سات آٹھ (7,8) دِن لگیں گے۔

رسول اللہ کی مدینہ منورہ ہجرت سے تقریباً (Almost) ایک ہزار (1,000) سال پہلے یہاں سے یمن کے بادشاہ کا گزر ہوا۔ اس بادشاہ کا نام اسعد ابو کرب بن کلی کرب *(As'ad Abu Karib bin Kali Karib)* ہے۔ یمن کے لوگ اپنے بادشاہ کو "تُبّع" *(Tubb'a)* کہا کرتے تھے۔ بادشاہ مختلف علوم (Subjects) کے ماہر (Experts) اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اُس کے ساتھ تورات، اِنجیل اور آسمانی صحیفوں (Divine Revelations) کے ماہر علما (Scholars) بھی تھے۔ بادشاہ یثرب پہنچا تو علما نے اُسے بتایا کہ آخری نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کر کے اِس علاقہ میں آئیں گے اور باقی زندگی یہیں گزاریں گے۔ بادشاہ اور اُس کے ساتھیوں نے ایک مہینہ یہاں گزارا۔ ایک مہینہ گزارنے کے بعد بادشاہ نے اگلی منزل (Destination) کی طرف چلنے کو کہا تو علما نے جانے سے اِنکار کردیا۔ بادشاہ کے پُوچھنے پر یہی وجہ (Reason) سمجھ میں آئی کہ علما آخری نبی کی سرزمین (Land) کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ تُبّع بادشاہ نے کچھ دیر سوچ بچار (Deliberation) کی اور علما کو یہیں (یثرب میں) رُکنے کی اِجازت دے دی۔ اُن کے لیے گھر تعمیر کروائے گئے اور اُن کی شادیاں بھی یہیں کروادیں۔ اُن کو خوب مال و دولت دیا اور ایک سال تک آخری نبی کے اِنتظار میں خود بھی یثرب میں رُکا رہا۔ ایک سال بعد اُس نے ایک خط لکھ کر اُسے سربمہر (Seal) کردیا۔ سب سے بڑے عالم کو بلایا اور خط اُس کے حوالے کردیا۔ اُسے حکم دیا:

> ''اگر آخری نبی تمہاری زندگی میں ہجرت کر کے یہاں آ جائیں تو میرا خط اُنہیں دے دینا۔ اگر ایسا نہ ہو تو اِسی وصیت (Will) کے ساتھ یہ خط اپنی اولاد کے حوالے کردینا۔ تمہاری نسل (Lineage) میں سے جس کو بھی یہ سعادت (Honour) نصیب ہو، وہ اللہ کے رسول کو میرا خط پہنچائے۔''
>
> (تاریخ طبری: 519/6)

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ رسول اللہ کی عظمت (Magnificance) اور رسالت (Prophethood) کی گواہی دینے والے لوگ ہزاروں (Thousnads) سال سے اِنتظار میں تھے۔ ایسے لوگ اپنے اپنے زمانہ میں آخری نبی کی رسالت کی گواہی دے کر رسول اللہ پر ایمان لاتے رہے۔ اِلہامی کتابوں میں رسول اللہ کے بارے میں بڑی تفصیل (Detail) سے بتایا گیا تھا۔ کسریٰ بادشاہ (Byzantine King) کے پاس رسول اللہ کی تصویر (Picture) موجود تھی جو اِلہامی کتابوں میں بیان کردہ (Mention) رسول اللہ کا حُلیہ (Features) پڑھ کر بنائی (Drawn) گئی تھی۔ دِحیہ بن خلیفہ کلبی *(Dihyah bin*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Khalifah Kalbite) جب رسول اللہ کا خط لے کر ہرقل (Hercules - Heraqal) بادشاہ کے پاس گئے تو یہ تصویر دیکھی (منہاج البخاری: 516)۔

رسول اللہ سے پہلے مکّہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے کچھ لوگ قُبا اور کچھ یثرب میں موجود ہیں۔ قُبا، مکّہ سے یثرب جاتے ہوئے راستہ میں پانچ (5) کلومیٹر پہلے ایک مقام (Place) ہے۔ یثرب میں مسلمانوں کے علم میں آیا کہ تبع بادشاہ نے رسول اللہ کے لیے خط لکھا تھا تو اُن کے درمیان گفتگو (Conversation) ہو کہ تُبّع بادشاہ کا خط رسول اللہ کو یثرب کے راستہ میں ہی پہنچایا جائے یا اُن کے یہاں (یثرب) آنے کا اِنتظار کیا جائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے مشورہ دیا ہے کہ رسول اللہ کا اِنتظار کرنے کی بجائے خط اُنہیں پہنچا دیا جائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ یہ خط ابولیلیٰ (Abu Layla) نامی ایک شخص کے ہاتھ رسول اللہ کو بھیج دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہاجر ہیں مگر ہم ایک دُنیا چھوڑ آئے ہیں

قُدید سے یثرب جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُلاقات اپنے پھوپھی زاد بھائی (Cousin) زبیر بن عوام (594-656,63) (Zubayr bin 'Awam) سے ہوئی جو صفیہ بنت عبدالمُطّلِب کا بیٹا ہے۔ زبیر بن عوام ''عشرہ مبشرہ'' میں شامل ہیں۔ زبیر بن عوام نے رسول اللہ اور ابوبکر کو سفید رنگ کا لِباس (Dress) تحفہ میں دیا ہے (صحیح بخاری: 3906)۔ اِتنے طویل سفر (Long journey) اور گرم موسم کی وجہ سے رسول اللہ اور ابوبکر کا لِباس کافی میلا (Dirty) ہو چُکا ہے۔ اِس لیے اِنہوں نے زبیر بن عوام کے دیئے ہوئے لِباس پہن لیے ہیں (فتح الباری 1936/7، صحیح بخاری: 3906)۔ زبیر شام سے تجارت کرتے ہوئے یثرب کے راستہ سے مکّہ جا رہے ہیں۔ اِنہوں نے بتایا ہے کہ یثرب کے لوگ رسول اللہ کا بے چینی (Anxiously) سے اِنتظار کر رہے ہیں۔

گُلِ حسین تیرے واسطے سبھی موسم
قطار باندھے کھڑے ہیں کہ تُو میسر ہو

زبیر بن عوام اِس کے بعد مکّہ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں اور رسول اللہ یثرب کے لئے۔ اب رسول اللہ اور ابوبکر کا لِباس صاف اور عمدہ (Fine) ہے۔ دونوں نے ایک جیسا لِباس پہنا ہوا ہے۔

رسول اللہ مکّہ سے ہجرت کا سفر کرتے ہوئے راستہ میں بنی سُلیم (Bani Sulaym) کے ایک شخص کے پاس ٹھہرے (Stay) ہیں۔ ابولیلیٰ بھی مکّہ جاتے ہوئے آرام

مہاجر ہیں مگر ہم ایک دُنیا چھوڑ آئے ہیں تمہارے پاس جتنا ہے ہم اُتنا چھوڑ آئے ہیں (رانا منوّر)
کائنات کی سب سے بڑی شخصیت کے لیے زمانے اور لوگ انتظار کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی غرض (Purpose) سے یہاں پہنچا ہے۔ اِسے دیکھتے ہی رسول اللہ نے پُوچھا ہے:

''کیا تم ابولیلیٰ ہو؟''

اِس نے جواب دیا ہے:

''جی ہاں''

رسول اللہ کہہ رہے ہیں:

''تُبع اوّل شاہ یمن کا خط تمہارے پاس ہے جو اُس نے میرے نام لکھا تھا؟ وہ خط کہاں ہے؟''

ابولیلیٰ نہ تو مسلمان ہے اور نہ ہی رسول اللہ کو پہچانتا ہے۔ اِس کی حیرت کی کوئی اِنتہا نہیں ہے۔ اِس نے حیرانی سے پُوچھا ہے:

''آپ کون ہیں؟ کہیں آپ جادُوگر تو نہیں؟''

رسول اللہ اُسے بتا رہے ہیں:

''میں محمد بن عبداللہ، بنی ہاشم سے ہوں۔ لاؤ وہ خط مجھے دو۔''

ابولیلیٰ نے اپنے سامان میں سے نکال کر خط رسول اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔

تُبع بادشاہ کے لکھنے کے ایک ہزار (1,000) سال بعد یہ خط رسول اللہ کو ملا ہے۔ ابوبکر نے وہ خط کھولا اور پڑھ کر سنایا ہے۔ تبع بادشاہ نے لکھا ہے:

''اللہ کے رسول! میں آپ پر اور اُس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائی ہے۔ آپ کے ربّ پر ایمان لاتا ہوں۔ جو احکام شریعت (Injunction) آپ اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں، اُن پر مکمل یقین رکھتا ہوں۔ میں نے آپ کا دِین قبول کِیا۔ میں آپ کے حکم پر عمل کروں گا۔ اگر مجھے آپ کی زیارت (Meeting) نصیب ہو جائے تو یہ میری خوش بختی (Goodluck) ہوگی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اگر میں خود آپ سے نہ مل سکوں تو قیامت کے دِن میری شفاعت (Recommendation to Allah) کیجیئے گا۔ مجھے فراموش (Neglect) نہ کیجیئے گا۔ میں آپ کے فرمانبردار (Obedient) اور اطاعت گزار (Follower) اُمتّیوں میں سے ہوں جو آپ کی آمد (Arrival) سے پہلے آپ پر ایمان لائے ہیں۔"

خط سُن کر رسول اللہ نے تین (3) بار کہا ہے:

"میں اپنے نیک بھائی تُبع اوّل شاہ یمن کو مرحبا (Welcome) کہتا ہوں۔" (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب:105/3)

رسول اللہ سفر کرتے ہوئے یثرب سے کچھ دُور غمیم (Ghamaym) کے مقام پر ہیں کہ انہیں گھڑسوار (Horse riders) نظر آئے جو اِن کی طرف ہی آ رہے ہیں۔ یہ بہت نازک (Critical) صورتِ حال ہے۔ رسول اللہ یثرب کے قریب ہیں لیکن کوئی مدد کے لیے موجود نہیں۔ تین نہتے (Unarmed) لوگوں کا ایک لشکر (Unit of army) سے مقابلہ ناممکن ہے۔ رسول اللہ کا حوصلہ (Nerves) برقرار ہے۔ یہ لشکر بھی رسول اللہ کی تلاش میں انہیں پکڑنے کے لیے نکلا ہوا ہے۔ اِنعام ہے ہی اتنا بڑا کہ ہر کوئی رسول اللہ کی تلاش میں ہے۔ اِس لشکر میں سے کوئی بھی رسول اللہ کو نہیں پہچانتا (Recognise)۔ لشکر قریب آیا تو اِن کے سپہ سالار (Commander) نے پُوچھا ہے:

"آپ کون ہیں؟"

رسول اللہ نے بتایا ہے:

"میں محمد بن عبداللہ، بنی ہاشم سے اور اللہ کا رسول ہوں۔"

رسول اللہ سے ملتے ہی لشکر کا اَمیر (Commander) آپ کی وجاہت (Dignity) اور خُوبصورتی سے متاثر (Impress) ہوگیا ہے۔ اِنعام و اکرام بھول گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ کی شخصیت کے سحر (Charisma) میں ایسا گم ہوا کہ ایمان لے آیا ہے۔

اُس کی آنکھیں بلا کی تاجر ہیں
جس کو دیکھیں خرید لیتی ہیں

اِس لشکر کی قیادت بُریدہ اسلمی (Buraydah Aslamite) کر رہا ہے۔ بُریدہ کا پورا نام بُریدہ بن حصین بن عبداللہ بن حارث (Buraydah bin Hasin bin (d:685) 'Abdullah bin Harith) ہے۔ اِس کا تعلق بنی سہم سے ہے۔ اِس کے بعد پورے لشکر نے اِسلام قبول کرلیا ہے۔ بُریدہ اسلمی نے درخواست کی ہے کہ ہم آپ کو پوری شان (Protocol and honour) سے یثرب لے کر جائیں گے۔ عرب میں عَلَم (Flag) قبیلہ یا لشکر کا نشان (Symbol) سمجھا جاتا ہے۔ بُریدہ نے اپنا عمامہ (Turban) اُتارا اور نیزہ (Spear) پر باندھ (Tie) کر عَلَم بنالیا ہے۔ بُریدہ عَلَم لے کر رسول اللہ کے آگے آگے چل رہا ہے (أسد الغابہ: 203/1)۔ وہی لشکر جو رسول اللہ کو زندہ یا مُردہ گرفتار کرنے آیا تھا، اب رسول اللہ کی محبّت میں گرفتار ہو کر آپ کی حفاظت کے لیے زندگی قربان کرنے کو تیّار ہے۔ بُریدہ اسلمی اور اِن کے ساتھی اپنے علاقہ کی حد (Limit) تک رسول اللہ کے ساتھ رہے اور پھر واپس چلے گئے ہیں۔ رسول اللہ تقریباً بارہ (12) دِن کی مسافت (Travel) کے بعد یثرب کے قریب پہنچے ہیں۔ رسول اللہ کے غارِ ثور میں تین (3) دِن رُکنے کی وجہ سے یثرب پہنچنے میں دیر ہوئی جس سے یثرب میں اِنتظار کرنے والے واقف (Informed) نہیں ہیں۔

یثرب کے لوگ صُبح سویرے ہتھیار سجا کر حرّہ (Har-rah) کے مقام پر آ کر رسول اللہ کی راہ میں آنکھیں بچھائے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ اُن کا اظہارِ محبّت (Expression of love) ہے۔ وہ بڑی چاہت سے ہر آنے والے قافلے اور اونٹوں کو دیکھتے ہیں۔

اُن کی آنکھوں میں محبّت کا ایسا جذبہ اور اثر ہے کہ جس نے دیکھا بس اُنہی کا ہو گیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

احساس یہ ہوا ہے تیرے اِنتظار میں
کتنی حسین چیز ہے آہٹ کواڑ کی

جب سورج کی گرمی برداشت سے باہر ہو جائے تو اپنے گھروں کو لوٹ (Return) جاتے ہیں۔ 12 ربیع الاوّل 53 فیل (13 نبوی) کو بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ جولائی میں دوپہر کی گرمی برداشت سے باہر (Unbearable) ہے۔ لوگ اِنتظار کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاچکے ہیں۔

ہجرت کے دوران (During) رسول اللہ کا معمول (Routine) ہے کہ صُبح سویرے (Early in the morning) سفر (Travel) شروع کرتے، جب دِن گرم ہوجاتا تو مناسب (Suitable) جگہ دیکھ کر آرام (Rest) کرتے اور دِن ڈھلنے (Afternoon) پر دوبارہ سفر شروع کر دیتے ہیں۔ آج ایسا نہیں ہوا (المستدرک للحاکم: 4277)۔ رسول اللہ یثرب کے پہاڑوں کے درمیان پہنچے تو فیصلہ کِیا کہ سفر جاری (Continue) رکھا جائے۔ ایک یہودی اپنے قلعہ کی چھت پر کھڑا اِس چھوٹے سے قافلہ کو آتے ہوئے دیکھ رہا ہے، اُس نے اونچی آواز میں لوگوں کو پکارنا (Started calling) شروع کر دیا ہے۔

"لوگو! تم جس ہستی کا اِنتظار کر رہے ہو وہ آ گئی ہے۔" (صحیح بخاری: 3906، المستدرک للحاکم: 4277)

جس جس کے کان میں یہ آواز پڑی، وہ دوڑتا چلا آیا۔ یثرب کے لوگ کافی تعداد میں اِسلام لا چکے لیکن جس رسول کا کلمہ پڑھتے ہیں، ابھی تک اُن کی زیارت (Never seen) نہیں ہوئی۔ یہ تو خیالوں (Imagination) میں رسول اللہ کو دیکھتے اور اُن سے پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول کو جانتے (Know) تو ہیں پہچانتے (Recognise) نہیں۔ بھلا یہ موقع (Opportunity) کیسے ہاتھ سے جانے دیں کہ اللہ کا رسول اِن کے شہر آئے اور وہ

جب کسی کا انتظار ہو تو دروازہ کھلنے کی آواز ہر بار خوشی کا پیغام لاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاں نثار نہ کریں۔ محبّت سے اِس کی راہ میں آنکھیں نہ بچھائیں۔

تمام لوگ محبّت اور ادب (Respect) سے بار بار **السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا رسول اللہ** (Assalamo o Alaika ya Rasoolullah) کہہ رہے ہیں۔ فِضا محبّت اور ادب میں ڈوبی (Enriched) ہوئی ہے۔ اللہ کے رسول نے اِس زمین کو عزّت بخشی ہے جو روزِ اوّل سے ہی اِن قدموں کے لیے ترس (Tentalize) رہی تھی۔ رسول اللہ قبیلہ بنی عَمرو بن عوف (Bani 'Amr bin 'Awf) کے علاقہ میں رُکے ہیں۔ یہ یثرب کا مضافاتی علاقہ (Suburb) قُبا (Quba) ہے۔ رسول اللہ اور ابوبکر گرمی کی شدّت (Severity) میں ایک درخت کے سایہ (Shade) میں بیٹھ گئے ہیں۔

لوگ اِس قافلہ کے قریب آئے تو دو پُراثر (Impressive) اِنسان سفید لباس میں دیکھے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اِن دونوں میں سے اللہ کا رسول کون ہیں۔ ابوبکر نے لوگوں کی آنکھوں میں سوال دیکھا، کھڑے ہوئے اور اپنی چادر سے رسول اللہ پر سایہ (Shade) کر دیا ہے (صحیح بخاری: 3906، سیرت ابن ہشام: 343/1)۔ لوگ سمجھ گئے ہیں کہ اللہ کا رسول کون ہے اور خادِم (Servant) کون۔ ابوبکر یہی تو چاہتے ہیں۔ اب قُبا کے لوگ ہیں اور اللہ کا رسول۔ ہر کوئی دِل و جان سے فِدا (Devoted) ہے۔ نہ کسی کو اپنے رتبے (Rank) کی پرواہ ہے نہ جاہ وجلال (Magnificance) کی۔ نہ کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا۔ اہلِ قُبا کا خوشی سے عجیب حال ہے، وہ ایک دوسرے سے گلے مل (Hugging each other) رہے اور مبارک باد (Congratulate) دے رہے ہیں۔ اِن کی قسمت تو آسمانوں سے بُلند ہوگئی ہے۔ وہ خوشی سے سرشار (Overcame with happiness) ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ کریم نے اِنہیں کتنے بُلند (Elevated) رتبے (Position) پر فائز (Placed) کر دیا ہے۔ آنے والے وقت میں وہ انصارِ (Supporters) مدینہ پکارے جائیں گے۔ رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا اِستقبال (Welcome) کرنے والوں کی تعداد پانچ سو (500) کے قریب ہے۔ اِن کے علاوہ یہاں مکّہ سے ہجرت کر کے آنے والے ایک سو (100) مہاجر بھی موجود ہیں۔

پیر 12 ربیع الاوّل ہجرت کا پہلا دِن کہلایا (صحیح بخاری: 3934)۔ اب اِسلامی کیلنڈر رسول اللہ کی ہجرت سے منسوب (Attributed) ہے۔ اگر چہ ہجری کیلنڈر عمر بن خطّاب کی خلافت (Regime) میں اپنایا گیا لیکن اس کی اِبتدا (Beginning) اُسی دِن سے ہوئی جب رسول اللہ ہجرت کر کے قبا پہنچے (المستدرک للحاکم: 4285)۔ یہ کیلنڈر آج بھی دُنیا بھر میں اِسلامی کیلنڈر، ہجری کیلنڈر یا قمری کیلنڈر (Lunar Calendar) کے نام سے نافذ (Implemented) ہے۔

یثرب کے لوگوں کے لیے یہ ایک تاریخی (Historic) دِن ہے۔ رسول اللہ نے قُبا میں کلثوم بن ہدم (*Kulthum bin Hadam*) کے گھر پر قیام (Stay) کِیا ہے۔ جب کلثوم بن ہدم کے خاندان کو اِس بات کا پتہ چلا کہ رسول اللہ نے اِن کے گھر کو عزت بخشی ہے (Honoured) تو اِن کی خوشی بیان سے باہر ہے۔ نبیوں کا سردار اِن کے گھر تشریف فرما اور وہ میزبان (Host) ہیں۔ اِس سے بڑی عزّت اِس کائنات میں کسے نصیب ہو۔ کلثوم بن ہدم کا تعلق قبیلہ بنی اَوس سے ہے (أسد الغابۃ: 291/5)۔ ابوبکر، خبیب بن اَساف (*Khubaib bin Asaaf*) کے گھر ٹھہرے ہیں۔ خبیب کا تعلق بنی خزرج سے ہے (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 27/2)۔

علی مکّہ سے یثرب آتے ہوئے رات کو سفر کرتے اور دِن میں آرام کرتے ہیں۔ علی بھی قبا پہنچ گئے ہیں (السیرۃ النبویہ ابن کثیر: 216)۔ رسول اللہ اور علی مل کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ رسول اللہ نے قُبا میں دس (10) دِن قیام (Stay) کِیا۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق رسول اللہ نے قُبا میں تین (3) دِن قیام کیا اور بعض کے مطابق چودہ (14) دن۔ رسول اللہ اب یثرب جا رہے ہیں (صحیح بخاری: 3932)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی مدینہ منورہ ہجرت نے اِسلام کی تاریخ بدل ڈالی۔ یہ اِس نوعیت (Nature) کا بہت بڑا واقعہ ہے۔ رسول اللہ نے مدینہ منورہ کو اپنایا (Adopted) تو کائنات نے بھی ہر حوالہ (Reference) رسول اللہ کے ساتھ ہی بدل لیا ہے۔ ہجرت کے بعد قرآن مجید کی جو بھی سورہ نازل ہوئی وہ مدنی سورہ (Madni Surah - Madinan period) کہلائی۔

اعلانِ نبوّت (Announcement of Prophethood) سے لے کر قبا پہنچنے تک تیرہ (13) سال کا عرصہ (Period) اسلام کی بنیاد ہے۔ رسول اللہ کی زندگی کا سب سے مشکل دور یہی ہے۔ یہ دور سیّدہ خدیجہ، چچا ابی طالب، شروع کے دِنوں میں ایمان لانے والے، ایمان لانے کی وجہ سے اپنی زندگیاں گنوانے والے، رسول اللہ کے لیے اپنا سب کچھ لُٹانے والے، ایمان لانے والے غلام اور کنیزیں، اپنا سب کچھ چھوڑ کر اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر مہاجر بننے والے اور یثرب کے رہنے والے انصار کے نام رہا۔ رسول اللہ بھی اپنا سب کچھ مکّہ میں چھوڑ کر آئے ہیں۔

مہاجر ہیں مگر ہم ایک دُنیا چھوڑ آئے ہیں
تمہارے پاس جتنا ہے ہم اُتنا چھوڑ آئے ہیں

ہجرت کرنے والے اپنا مال اور دولت چھوڑ کر آتے ضرور ہیں۔ اس بے سروسامانی کی وجہ سب کچھ چھوڑ کر آنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا

جس ہستی کا ذکر کرتے ہوئے مالِک کائنات خود کہے:

''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

''اور بُلند کردیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذِکر کو''

حدیث میں روایت ہے:

''جبریل نے ایک بار رسول اللہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب! جب میرا ذِکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذِکر کیا جائے گا۔''

اِس وقت پوری دُنیا میں شاید ہی کوئی ایسی جگہ یا مقام ہو جہاں پانچ وقت اذان نہ دی جارہی ہو، جس میں ہر بار ''**محمد الرسول اللہ**'' کی رسالت کی گواہی نہ دی جاتی ہو۔ اِسی طرح ربّ کائنات کے نزدیک نبی آخر الزماںؐ پہ درود وسلام بھیجنا سب سے اَحسن واَرفع عبادت ہے۔

جس کی شان خود خالق بیان کررہا ہے وہاں کوئی فانی اِنسان کتنی دخل اندازی کرسکتا ہے تبھی تو امام الانبیاءؐ کے حضور سلام محبّت اور اپنی جُدائی عرض کی شدّت کا اِظہار کرنے کے بعد پیر مہر علی کو اعتراف کرنا پڑا:

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اَکھیاں کتھے جا لڑیاں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِمکانی سوچ سے بہت بُلند ہونے کے باوجود محبّت اور عقیدت کا تقاضا تھا کہ مسلمان مؤرخ اور سیرت نگار آپؐ کی پاکیزہ زندگی اور اِس دُنیا میں گزارے ہر لمحے اور واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آنے والی نسلوں اور پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے اُسے قلم بند کرتے۔ اللہ کے سچّے قول اور پرستاروں کی کاوشوں کی بدولت انبیاءؑ کی تاریخ میں جتنا ذِکر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے شب و روز کا مِلتا ہے اِس کا عشرِ عشیر (One percent) بھی دوسرے پیغمبروں کے حالات کے بارے میں نظر نہیں آتا۔

آپؐ کی سیرت پہ بہت سے مسلمانوں اور غیر مذاہب کے لوگوں نے طبع آزمائی کی جس میں حالیہ کاوش کے طور پر عزیز دوست اعجاز احمد کی کتاب **"محمد رسول اللہ"** نظروں سے گُزری۔ اِس کتاب کا اُسلوب اور طریقہ کار سیرت پہ عام طور پر لکھی گئی کتابوں سے مختلف پایا۔ سب سے پہلے تو اِحساس ہوا کہ اعجاز صاحب نہ تو روایتی تاریخ دان ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو ادیب گردانتے ہیں، اِس لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب اِنہوں نے اپنی کوشش سے نہیں لکھی بلکہ کسی Divine intervention کے تحت اِن سے لکھوائی گئی ہے۔ یہ سعادت وہ ہے جو اُن کے نصیب میں آئی، جس کا اَجر اِس مادی دُنیا میں کیا مل سکتا ہے، بس اگر آقا ﷺ کو پسند آ گئی تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔

اعجاز صاحب آسان زبان میں قاری کو اُس دور اور تہذیب سے متعارف کرواتے ہیں جس میں حضور اکرم ﷺ کا ظہور ہوا۔ عربوں کی بودوباش اور عام رسم و رواج سے لے کر اُس قوم کی خامیوں، خُوبیوں، بُرائیوں اور اَچھائیوں کو بہت کھل کر بیان کیا ہے۔ آپ کی ولادت سے لے کر صادِق و امین کہلانے اور دائی حلیمہ کے ہاں پرورش پانے سے غارِ حرا میں جبریل سے پہلی مُلاقات اور اللہ کا پیغام ملنے تک کے تمام واقعات اِتنی خوبصورتی سے بیان کئے ہیں کہ پڑھنے والا اپنے آپ کو وہیں محسوس کرتا ہے۔

آپؐ کی بعثت کا اوّلین زمانہ، نَومسلموں (Converts) پر ہونے والے ظُلم و ستم،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافروں کے مقفّل دِل اور مسلمانوں کا عزم و اِستقلال، سب کچھ اِس آسانی اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا تاریخ سے آگاہی حاصل کرنے کے علاوہ لُطف اندوز ہوتا ہے۔

اعجاز احمد تاریخی واقعات کو بیان کرتے ہیں لیکن اپنے انداز میں، جہاں وہ ماضی کا صیغہ استعمال کرنے کی بجائے حال کا سہارا لیتے ہوئے واقعات کو ایسے بیان کرتے ہیں جیسے ہم اِسے پردہ سکرین پر دیکھ رہے ہوں۔

اِن کا بے ساختہ پن اور سادگی کتاب کو خوبصورت اور جاذب بناتی ہے لیکن اِن کی تحریر میں جس چیز کو سب سے زیادہ محسوس کیا وہ اِن کی خاتم الرسل، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عقیدت اور خلوص و محبّت سے لبریز گہرا تعلق ہے، جس کے بغیر یہ کتاب مکمل نہیں ہوسکتی تھی۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِن کی اِس کاوِش میں برکت عطا فرمائے، آقاؐ کے حضور شرفِ قبولیت حاصل ہو اور اپنے نام کی نسبت سے وہ خود کو اعجازِ ''احمد'' ثابت کرسکیں۔ آمین۔

بابر حسن بھروانہ
فیڈرل سیکرٹری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب نہیں، رحمت ہے

صاحبو! ''**محمد رسول اللہ**'' ایک کتاب نہیں..... ایک کیفیت ہے، زمانہ ہے، منظر ہے، خوشبو ہے، سحر ہے، نور ہے، فیض ہے، نظرِ کرم ہے، عطا ہے، حصّہ ہے، وسیلہ قُرب ہے، باطن کا اُجالا ہے، Connection ہے، جو رسول اللہ سے دُور ہیں، اُنہیں یہ کتاب قریب کرتی ہے اور جو قریب ہیں اُنہیں قریب تر۔

میں آفیشل اسائنمنٹ پر اِسلام آباد میں تھی کہ میرے بے حد محترم بھائی اور ریڈیو کولیگ (Colleague) محمد افضل مشکوٰۃ کا واٹس ایپ پر پیغام آیا کہ آپ کو سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ڈیجیٹل بک بھیج رہا ہوں، پڑھ کر بتائیں کیسی لگی؟

میں نے سوچا اِتنی مصروفیت میں کتاب پڑھنے کے لیے وقت نکالنا قدرے دُشوار کام ہے اور پھر مدّت ہوئی کتاب پڑھنا چھوڑے ہوئے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوائے ایک کتاب کے بوجوہ آج تک کوئی کتاب مکمل نہیں پڑھ سکی۔ کتاب ''**محمد رسول اللہ**'' پڑھنا شروع کی۔ کتاب کی فہرست پر ایک نظر ڈالی تو عنوانات دیکھ کر بے اِختیار لبوں سے واہ واہ نکلا کہ لکھنے والے کا اَدبی ذوق بڑا اعلیٰ محسوس ہوا۔ مطالعے کی وسعت، علم کی گہرائی، اَدب سے لگاؤ اور تاریخ سے واقفیت عنوانات سے جھلک رہی تھی۔

عرضِ محبّت پڑھا تو تحریر کی سادگی میں چھپا بے ریا جذبہ محبت، عاجزی اور یہ کہ ''میں قیامت کے دِن گواہی دوں گا کہ اِس کتاب میں اُن سب لوگوں کا حصّہ ہے جنہوں نے کسی بھی طرح میری مدد کی، اِس کتاب کو پڑھا اور دوسروں تک پہنچایا۔'' بہت اچھوتا اور منفرد لگا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دِل نے چپکے سے سرگوشی کی..... یہ کتاب نہیں..... یہ عطیہ ہے، اِنعام ہے، وسیلہ ہے، نوازش ہے۔ اسے قلم سے نہیں دِل سے لکھا گیا ہے۔ لکھا بھی یوں گیا ہے کہ لکھنے والا بھی جانتا ہے کہ یہ لکھوایا گیا ہے اور پڑھنے والا بھی اِس بات کو شدّت سے محسوس کرتا ہے۔

خود سے لکھی گئی کتاب اور قُدرت کی طرف سے لکھوائی گئی کتاب میں کیا فرق ہوتا ہے، اِس کتاب کو پڑھتے ہوئے بہت واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔

برسوں بعد کسی کتاب نے یوں اپنے ٹرانس (Trance) میں لے لیا کہ دِن اور رات کا فرق بھول گیا۔ ترجیحات بدل گئیں۔ دِل، دھیان، سوچ ہر وقت اِسی میں گم رہے۔ جتنا بھی پڑھا، تجسس کہ آگے کیا ہوگا، جلدی سے مزید پڑھوں۔ ایک ہفتے کے اندر اندر کتاب پڑھ لی لیکن تشنگی ہنوز برقرار تھی۔ جی چاہتا تھا پھر پڑھوں۔ جی بھرتا ہی نہیں تھا۔

میں نے اِس کتاب کو پہلی بار Review کے لیے پڑھا۔ دوسری بار ریکارڈنگ (Recording) کے لیے اور پھر ایڈیٹنگ (Editing) کے دوران اِسے کئی بار سنا۔ ریکارڈنگ کے بعد ڈرائیو کرتے ہوئے کئی بار سنا، اِس کے باوجود میں اسے بار بار پڑھنا اور سننا چاہوں گی..... کیوں؟

1۔ یوں لگتا ہے جیسے میں چودہ سو سال پہلے دورِ پیغمبرؐ میں چلی گئی ہوں۔ سارے واقعات کتاب میں اِس قدر خوبصورتی، روانی اور سلاست سے بیان کئے گئے ہیں کہ لگتا ہے میں خود اسی زمانے، کہیں اُسی منظر کا حصہ ہوں.... سب کچھ میری نظروں کے سامنے ہو رہا ہے۔

2۔ اعجاز احمد صاحب نے یہ کتاب لکھتے ہوئے زمانہ حال کا صیغہ استعمال کیا ہے جو کتاب کا تاثر اور تحریر کی تاثیر کو بے حد بڑھا دیتا ہے۔

3۔ کتاب پڑھتے یا سنتے ہوئے کبھی کبھی اِس قدر گم ہو جاتی ہوں کہ کرداروں کی خوشی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غم کو اپنی روح کے اندر تک محسوس کرتی ہوں جیسے

''پیار کا پھول ابھی کِھلا ہی تھا.....''

مجھے یہ Topic ریکارڈ کرنا تھا۔ رات کا تیسرا پہر تھا۔ اِس سے پہلے میں کتاب کے کئی باب ریکارڈ کر چکی تھی۔ تمام اَبواب میں عِلم کی چاشنی، معلومات کا خزانہ، دریا کی سی روانی اور چاند جیسی کشش تھی۔ سب سے بڑھ کر پس پردہ چھپا کوئی فیض، کوئی سحر، کوئی نور جو حَرف حَرف میں محسوس ہوتا تھا لیکن آج کوئی انوکھی بات تھی اِس باب میں..... میں نے ریکارڈ کرنا شروع کیا تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں۔ میرے آنسو، ہچکیوں میں تبدیل ہو گئے۔ منظر بدل گیا، زمانہ بدل گیا، میں چودہ سو سال پہلے اُس مقام پر پہنچ گئی جہاں سیّدہ آمنہ، اُمّ ایمن اور چھ سالہ یتیم بچہ..... تنہائی، اُداسی، درد، سب قطرہ قطرہ میرے دِل پر اُتر رہے تھے۔ نا قابل بیان کیفیت تھی۔

لکھنے والا جب لکھتے لکھتے جذب کی کیفیت میں ڈُوب جائے، آنسوؤں سے بھیگ جائے۔ رواں رواں بارگاہ الٰہی میں مُلتجی ہو جائے تو پھر لفظ لفظ نہیں رہتے، تاثیر بن جاتے ہیں۔ یہ تاثیر صرف ''پیار کا پھول ابھی کھلا ہی تھا''، میں ہی نظر نہیں آئی..... ''آپ مجھے سارے جہاں سے عزیز ہیں''، ''یہ شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے''، ''تمہارے بعد زمانہ بدلتے دیکھا ہے''، ''اپنے ہی شہر میں اجنبی''، ''ہم سے چمن چھوٹے ہے'' اور بہت سے دیگر اَبواب بھی دِل کو ایسا گداز اور آنکھوں کو یوں نَم کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے خیال کی خُوشبو اطراف میں پھیلتی ہوئی اور دِل و جاں کو معطر کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

4۔ کتاب میں دی گئی معلومات، حالات وواقعات اور کرداروں کا آپس میں تعلق، اُس زمانہ کی تہذیب اور روایات کو سمجھنے میں ہی مدد نہیں دیتیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور آفاقی پیغام کو سمجھنے میں بھی بے حد معاون ہیں۔ آپؐ سے تعلق اور قُرب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِحساس بھی گہرا کرتی ہیں۔

5۔ بہترین تحریر کا وصف ہوتا ہے کہ اس میں تجسّس اور دلچسپی برقرار رہے۔ کتاب ''محمد رسول اللہ'' میں یہ خوبی بدرجہ اُتم موجود ہے۔ اِس کی بہترین مثال ''وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے'' اور ''آپ مجھے سارے جہاں سے عزیز ہیں'' یہ ابواب پڑھتے ہوئے قاری سوچتا ہے کہ عبدالکعبہ کون ہے؟ ساری کہانی کے آخر میں ایک خوشگوار حیرت ہوتی ہے۔ اِسی طرح حباشہ کی منڈی سے خریدے گئے آٹھ سالہ غلام کی ساری کہانی پڑھتے ہوئے قاری اِس واقعے میں کھوجاتا اور جاننا چاہتا ہے کہ آخر یہ غلام ہے کون.....؟ آخر میں پتہ چلتا ہے..... کہانی کا یہ انداز نہ صرف دلچسپی کو بڑھاتا ہے بلکہ نئے زاویے سے مختلف واقعات کو دِکھا کر فہم و اِدراک میں اِضافہ بھی کرتا ہے۔

6۔ کتاب Narrate کرتے ہوئے جہاں جہاں Dialogues ہیں، وہ اِس قدر فی البدیہہ اور خُوبصورت ہیں کہ میں بے اِختیار واہ واہ کر اُٹھتی۔ تصوّر کی آنکھ سے اِن کرداروں کی گفتگو اپنی سماعتوں تک پہنچتی محسوس ہوتی۔ ''نہ تو وہ کاہن ہے نہ ہی مجنون'' اِس کی بہترین مثال ہے۔ اِس کتاب کو پڑھنے کے بعد حقیقتاً اِنسان محسوس کرتا ہے کہ پہلے میں رسول اللہ، عرب کی تہذیب و تاریخ، مختلف کرداروں اور واقعات کے بارے میں بہت کم جانتا تھا، اب بہت کچھ جان گیا ہوں۔

7۔ کتاب میں اللہ کریم اور رسول اللہ کے الفاظ اِتنے تواتر سے اِستعمال ہوئے ہیں کہ اِن سے اب ایک خاص نسبت اور اپنائیت کا اِحساس گہرا ہوگیا ہے۔ اب اللہ کو اللہ کریم کہنا اور آپ ﷺ کو رسول اللہ کہنا بہت مٹھاس بھرا لگتا ہے۔

8۔ اِس کتاب سے اُنسیت اور ایک خاص روحانی لگاؤ محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب اندھیری رات میں جگنو کی مانند ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

9۔ کتاب ''محمد رسول اللہ''، پڑھنے اور سننے والے کی تشنگی کومزید بڑھادیتی ہے۔ اِسے جتنی بار بھی پڑھا جائے، دِل بھرتا ہی نہیں۔

10۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے، ایسا اُسلوب ہے جو آپ کی روزمرّہ زندگی اور ترجیحات کو بدل دیتا ہے۔ سوچ، خیال، عمل، دھیان، مصروفیت سب کوتبدیل کردیتا ہے۔

مجھے اعتراف کر لینے دیجئے کہ اب ہر لمحہ جی چاہتا ہے کہ تمام حجابات ہٹ جائیں۔

اب روح کوئے جاناں کی دید کو بے قرار رہتی ہے۔

دِل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خُوشبو کے لیے ہر دَم مچلتا ہے۔

صاحبو! جیسے مدینہ منورہ سے واپسی مُشکل ہوتی ہے، قدم آگے اُٹھتے اور دِل پیچھے کی طرف بھاگتا ہے، آج کل یہی کیفیت ہے۔ کتاب ختم ہوگئی ہے اور میں اُداس ہوں.... میں اِس Trance سے نکلنا نہیں چاہتی..... جس میں، میں اِتنے دِن سے تھی۔ لیکن کہیں ایک خُوش کُن اِحساس اور خیال ساتھ ہے کہ اب میں تنہا کسی خاموش لمحے میں آنکھیں بند کروں گی تو شاید کوئی منظر دیکھ سکوں.....کوئی آواز سُن سکوں.......؟

اللہ کریم کے چُنے ہوئے خاص بندے کیسے ہوتے ہیں.....

دِلوں کو اللہ کریم اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑنے والے کیسے ہوتے ہیں....؟ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو کتاب **''محمد رسول اللہ''** کے مؤلف کو دیکھ لیں۔ اللہ اِنہیں سلامت رکھے اور اپنی شان کے مطابق دونوں جہانوں میں نوازے۔ مزید باعزت و بامراد کرے۔ آمین

رخسانہ بشیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری نظر سے

Ejaz Ahmad's book ***Muhammad Rasool Allah*** which is written with the contemporary youth being the target audience. As, I am from such a generation, Urdu has become an intricate language for us. At the same time, we are film-oriented age-group where visuals and stories are our preferred mode of information. Muhammad Rasool Allah has inculcated ease of reading through supporting translations of commonly perceived difficult Urdu words, in addition to explanations of poetry in footnotes which is scarcely available in other books. Moreover, the writer has narrated the life of the Prophet ﷺ through contemporary storytelling approach where instead of knowing his life, one tends to live the Prophet's life emotionally and psychologically, thus filling the important gaps and background in the story that gives a complete cinematic effect to the imagination.

Mariam Anwaar Khan, M. Sc. (Psychology)

This book involves reader fully into the topic. It is written in very simple language which makes it easy to understand. It is written for a common man who reads Urdu language and will be able to get the benefit from this book.

The most beautiful and different thing that I felt while reading this book is that writer gives historical background of a character first and then narrates its part of action or involvement with the topic.

Muhammad Fahad Khan, MBA, LLB, Quality Assurance Expert

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

This book Muhammad Rasool Allah is written in a very simple and interesting way. I have read this book and it was a very good experience reading this book. I have read many books on our Prophet Hazrat Muhammad(S.A.W) life but this book provided me with all the needs I needed to focus on the life of our Prophet (S.A.W) and to apply them in my life. I like the part in which It was written about other Prophets too and their relationship with Hazrat Muhammad(S.A.W).While I was reading the book. I found myself in that time myself surrounded with all those events. Once I read initial pages, I became curious to read further. The English substitutes helped me go through the book. The headings of the chapters describe it in a good and well way. As a student, it is helpful for me in studies and life too. I wish to read more books like Muhammad Rasool Allah.

Mashaal Waseem Class 7,Army Public School, Lahore

Reading this book is like walking in the same era and witnessing all the events that took place 1400 years ago in the land of Hijaz. The wording used, the sentence structure, chapter divisions have wonderfully been crafted by Ejaz. It is an excellent initiative and this book caters a wide range of audience including curious teenagers to seasoned adults who are trying to learn about Islam and Seerat of our Nabiﷺ

Omer akif, MBA, B. Sc. (Civil Engg)

The book has painstakingly been researched, of the information provided. Moreover, it provides a wealth of information to the average reader and covers all aspects of the life and struggles of the Holy Prophet. It is not a book about religion, it is a biography of the greatest personality in human history and needs

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

to be read in that context. This book engages the reader in a way that it is hard to put it down once you start reading it. This book is a must read for everyone, particularly for the younger generation.

Arif Mahmood Khan. BS Hotel Administration (USA)

A few years back, when Mr. Ahmed talked to me about his plans of this publication, the first thought that came to my mind was: What a complex task he is undertaking. This was more difficult in a situation where thousands of books on Seerat-un-Nabi ﷺ have already been published during the last 1400 years, then why yet another book on the subject is even needed. But to my surprise, when I started reading the manuscript, this was a unique narration of its kind. I must mention that this publication is highly recommended for readers of both Muslim and Non-Muslim faiths.

Muhammad Sajwani, MBA (USA) HR Professional

حال ہی میں استادِ محترم کی لکھی گئی کتاب "**محمد رسول اللہ**" کے چند اسباق میری نظر سے گزرے۔ مجھے محسوس ہوا کہ مختلف ادبی شخصیات سے سیرت النبیؐ لکھتے ہوئے ثقیل اردو اور کثیف معلومات کی جو شکایت مجھے ہمیشہ سے رہی ہے، اس کا ازالہ ہو چلا ہے۔

یہ کتاب میری نظر میں کوزے میں بند دریا کی مانند ہے۔ وہ تمام قیمتی معلومات جو جگہ جگہ بکھری ہوئی تھیں، استادِ محترم نے ان کو یکجا کر کے ایک ایسی خوبصورت شکل دے دی ہے کہ پڑھنے والوں کو محسوس ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں گزرے تمام واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہو۔ یہ کتاب میری نظر میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی چند بہترین کتب میں سے ایک ہے۔

فرح صدیقی، ایم اے انگلش لٹریچر ایجوکیشنسٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی کا کام شروع کیا تو کتاب کو معلومات کا خزانہ پایا۔ ہر سطر اور ہر واقعہ اپنے اندر ایک نیا رنگ اور نیا انداز لیے ہوئے، سیرت النبیؐ کی وہی باتیں اور وہی کردار لیکن انداز نرالہ۔ ہر بات نئے زاویے سے پیش کرنے کا سلیقہ۔ اسلوب بیان بھی منفرد اور الفاظ کا چناؤ بھی۔ سیرت نگار کا یہ دعویٰ کہ اس نے یہ کتاب نوجوان نسل خصوصاً ان نوجوانوں کے لیے لکھی ہے جو انگریزی دان طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں، انگلش میڈیم سکولوں کے تعلیم یافتہ ہیں، جن کے لیے مقفیٰ و مسجع اردو پڑھنا اور سمجھنا مشکل ہے، حقیقت کا رنگ لیے ہوئے ہے۔ آسان زبان، سلاست و سادگی اور معلومات کا حسین امتزاج کتاب کے ہر لفظ اور ہر جملے سے قوس قزح کی طرح پھوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہر بار نئی بات اور نیا انداز اس کتاب کی خوبی ہے۔ قصّہ خوانی اور داستانوی انداز اس کی دلچسپی کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک داستان پڑھتے چلے جا رہے ہیں، جس میں ہر لفظ اپنے اندر ایک چاشنی لیے ہوئے ہے۔ دلچسپی ایسی کہ تھکاوٹ اور بوریت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ انگلش میڈیم نوجوان طبقے کی سہولت اور آسانی کے لیے اردو کے ساتھ ساتھ انگلش الفاظ بھی لکھ دیئے گئے ہیں، جس سے قاری کو اردو اور عربی الفاظ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

پروفیسر محمد افضل، ایم اے اردو

کسی بھی مشکل اور پیچیدہ تناظر کو سمجھنے کے لیے پس منظر کا جاننا ضروری ہے۔ مصنف نے رحمت للعالمین کی آمد سے پہلے کے عرب کی تاریخ، تمدن اور معاشرت کو بیان کرتے ہوئے وہ واقعات تسلسل سے بیان کیے ہیں جہاں عربوں کے قبائلی طور طریقے ایک قاری کے سامنے کہانی کے دلچسپ انداز میں رونما ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ان کی مذہبی کج روی اور معاشرتی بگاڑ بھی کھل کر اُجاگر ہوتا ہے۔ تبھی فلسفیانہ، صوفیانہ یا پیچیدہ طرزِ کلام سے مبرّ ا برادر اعجاز احمد کی تحریر انفرادیت رکھتی ہے کہ قاری ایک خاموش دریا کی سی روانی سے واقعات کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے۔ عرب کے تاریخی، جغرافیائی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی تناظر میں رحمت للعالمین کے رہن سہن، عادات و اطوار، جان لیوا جدو جہد اور طریقۂ دعوت کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ یہ واقعات تحریک پیدا کرتے رہیں کہ رخِ مصطفیٰ کی ان جاذب کرنوں کو جذب کر کے اپنی اصلاح کی جائے۔

بریگیڈیئر محمد نجم الثاقب (ریٹائرڈ)

سرکار کی ذات اقدس پر درود ذکر الٰہی و ملائکہ ہے۔ اتنے بلند ذکر والی شخصیت کا تذکرہ کرنے کی سعادت انہیں ملتی ہے جنہیں ربّ محمد ﷺ یہ عزّت دینا چاہتا ہے۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ اعجاز صاحب نے تاریخ کی موشگافیوں اور فقہی مباحث سے کترا کر نوجوان نسل کے لیے ایک ایسی کتاب مرتّب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جو ہمارے آقا کے ساتھ قلبی تعلق کو مضبوط کرنے کا باعث بنے گی۔ عشق محمد ﷺ نے حسن بیان کو نکھار بخشا ہے۔ معنویت واردات قلبی کی جانب متوجہ کر رہی ہے۔ چشم بینا سے کیا گیا مطالعہ بہت کچھ وا کر دے گا۔

پروفیسر سید فدا حسین بخاری، ماہر اقتصادیات

تحریر انتہائی آسان، واضح اور سنجیدہ ہے۔ بسا اوقات ایک ایسے استاد کا انداز محسوس ہوتا ہے جو اپنے طلبہ کو ایک کہانی سنا رہا ہے اور چودہ سو برس پیچھے لے جا کر وہ سب حالات و واقعات دکھا رہا ہے۔ مجموعی تاثر یہ ہے کہ یہ کسی نو مسلم کے اپنے نبی سے والہانہ عقیدت اور پاکیزہ محبت کا پر خلوص اظہار ہے جو وہ باقاعدہ تحقیق اور اپنے نبی کے نقش پا کی جستجو کے بعد اپنے دوستوں میں بانٹ رہا ہے۔ مجھے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی محسوس ہوا کہ یہ دو فکروں، نظریوں اور مشرق و مغرب کا حسین امتزاج ہے۔ جہاں اس میں روایتی تحقیق و جستجو، ادب و احترام اور حدود و قیود کا خیال رکھا گیا ہے، وہیں جدت، ندرت، زمانے کے حالات و گردش ایام کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے مزاج کے لوگوں کو ایسی تحریر کی کڑیوں میں باندھ رکھا ہے کہ وہ جس بھی صفحہ کو کھولیں انہیں کچھ نہ کچھ ضرور ایسا ملے گا جو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علم، عشق اور محبت میں اضافہ کا باعث ہوگا...

حافظ محمد افضل مشکوۃ، پروفیشنل ریڈیو براڈ کاسٹر

اعجاز بھائی نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں جو کہ نئی نسل کے لیے آسان اردو زبان میں ہوگی۔ جوں جوں وہ لکھتے، ساتھ ساتھ مجھے کمپوزنگ کے لیے دے دیتے۔ ایک کے بعد ایک عنوان۔ میری دلچسپی میں اضافہ ہوتا رہا بلکہ یوں کہیے کہ ہر بار عنوان مکمل کرنے کے بعد دوسرے کا مجھے شدت سے انتظار رہتا۔ ایک کمپوزر (Composer) کی حیثیت سے میں نے پچیس (25) سال ایک اخبار میں کام کیا۔ ایک کمپوزر لگا تار تین سے چار گھنٹے ایک نشست میں بیٹھ کر کام نہیں کرسکتا ایک وقت آتا ہے کہ وہ تھک کے چُور ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کو کمپوز کرتے ہوئے وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا رہا اور تھکاوٹ.....اس کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ ایک بار بیٹھ جاؤ تو اُٹھنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ دلچسپی ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اعجاز بھائی سے درخواست (Appeal) ہے کہ جب آخرت میں وہ یہ کتاب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور تحفتاً پیش کریں تو مجھ گناہ گار کے بارے میں صرف اتنا ذکر کر دیں کہ اس میں میرا بھی تھوڑا بہت حصّہ ہے۔ بس ان تک میرا نام بھی پہنچ جائے تو میری دنیا و آخرت کے لیے بہت بڑا خزانہ ہے۔

عالیہ تصویر فاطمہ، ریسرچ سکالر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آؤ ڈھونڈنے نکلیں (اِشاریئے)

1۔ عام الفیل۔ 'Aam al Feel

289،206،194،186،145،28

2۔ عاص بن وائل۔ 'Aas bin Wail

668,666,532,493,407,397,396,308,307,266,265,264

3۔ عبّاس بن عبدالمطّلب۔ 'Abbas bin 'Abdul Mut-talib

651, 418, 221, 167, 153

4۔ عبدمناف۔ 'Abd Manaf

552, 501, 400, 369, 366, 314, 234, 202, 175, 155, 152, 151, 129, 127

5۔ عبدالکعبہ۔ 'Abd K'abah

726, 364,363, 362, 293, 271, 221

6۔ عبدالمطّلب۔ 'Abdul Mut-talib

9،153،159،161،162،163،164،165،166،167،169،170،172،173،174،175،176،177،
178،188،189،190،195،197،198،199،200،201،203،206،207،214،221،222،227،
228،229،230،231،232،233،234،300،347،368،369،370،404،455،511،526،547،625

7۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ 'Abdul Rehman bin 'Awf

36, 450, 470, 473, 494, 711

8۔ عبداللہ بن عبدالمطّلب۔ 'Abdullah bin 'Abdul Mut-talib

312،207،201،174،169،167،130

9۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ 'Abdullah bin 'Amr bin 'Aas

562,37

10۔ عبداللہ بن عباس۔ 'Abdullah bin 'Abbas

517،469،468،354

11۔ عبداللہ بن ابوبکر۔ 'Abdullah bin Abubakr

697,69

12۔ عبداللہ بن جحش۔ 'Abdullah bin Jahsh

669،470،210

13۔ عبداللہ بن جدعان۔ 'Abdullah bin Judan

452،377،376،265

14۔ عبداللہ بن مسعود۔ 'Abdullah bin Masud

564،534،487،470،450،367

15۔ عبداللہ بن محمد۔ 'Abdullah bin Muhammad

310،307

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

16۔ عبداللہ بن رواحہ۔ 'Abdullah bin Rawahah

652،655،657

17۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول۔ 'Abdullah bin Ubayy bin Saloul

650،659،660

18۔ عبداللہ بن اُریقط۔ 'Abdullah bin Urayqat

678،697،700،706

19۔ عداس۔ 'Adas

575،576،577

20۔ عدنان۔ 'Adnan

127،129،130،131،132،137

21۔ علی ابن ابی طالب۔ 'Ali Ibn Abi Talib

41،257،309،310،347،348،361،362،365،367،369،371،415،416،469،473،575،614،

651،675،678،685،686،687،686،692،697،709،718

22۔ عامر بن فُہیرہ۔ 'Amir bin Fuhayrah

389،471،691،682،691،695،697

23۔ عمار بن یاسر۔ 'Ammar bin Yasir

367،398،399،471

24۔ عمرو بن عاص۔ 'Amr bin 'Aas

380،476،486

25۔ عمرو بن ہشام۔ 'Amr bin Hisham

267،268،453،463،465،493،533

26۔ عمرو بن لُحی۔ 'Amr bin Luhayye

325،326،329،332

27۔ عروہ رحال۔ 'Arwah Rehal

259

28۔ عاتکہ بنت عبدالمطلب۔ 'Atikah bint 'Abdul Mut-talib

141،168،539

29۔ عیاش بن ربیع۔ 'Ayash bin Rab'i

470،666

30۔ عائشہ بنت ابوبکر۔ 'Ayasha bint Abubakr

472،635

31۔ ابی طالب بن عبدالمطلب۔ Abi Talib bin 'Abdul Mut-talib

153،167،232،233،234،235،236،239،240،241،241،247،248،249،251،252،255،

257،273،274،275،283،287،289،290،291،292،309،310،362،369،370،376،441،

492،493،494،496،497،498،499،500،501،502،503،506،5057،523،525،527،526،

529،531،335،536،537،542،543،544،545،547، 548،561،567،568،571،575،585،

614،670

32۔ ابوالعاص بن ربیع۔ Abil 'Aas bin Rab'i

305

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

33۔ اَبرہہ۔ Abrahah

477،193،192،191 ,190,189,188,187,186,185,184,183,182,181,26

34۔ ابوذرغفاری۔ Abu Dhar Ghaffari

419

35۔ ابوہریرہ۔ Abu Hurayrah

47،39،37

36۔ ابوجہل۔ Abu Jahl

676،552،593،493،463،456

37۔ ابوکبشہ۔ Abu Kabshah

534

38۔ ابولہب۔ Abu Lahab

،507 ،374 ،373 ،372 ،371 ،370 ،369 ،369 ،368 ،356 ،330 ،329 ،307 ،306 ،298 ،196 ،167

676،674،672،585،584،569،588،562،581 ،558،557،558،527

39۔ ابوموسیٰ اشعری۔ Abu Musa Ash'ari

489،488

40۔ ابوقبیس۔ Abu Qubays

122،121،120

41۔ ابوسلمہ بن عبدالاسد۔ Abu Salmah bin 'Abdul Asad

662،533،470،451،210

42۔ ابوسفیان بن حرب۔ Abu Sufyan bin Harb

669،661،536،494،493،490،410،294،293،209،154،130

43۔ ابوسفیان بن حارث۔ Abu Sufyan bin Harith

236،209

44۔ ابوعبیدہ بن جراح۔ Abu Ubsidah bin Jarrah

470

45۔ ابوبکر بن عثمان۔ Abubakar bin Uthman

473،469

46۔ ابوالبختری۔ Abul Bakhtari

673،661،543،541،537،493

47۔ آدم۔ Adam

597،509،323،179،122،120،119،113،109،88،76،75،74،73،72،71،67،33،32

48۔ احمد۔ Ahamad

721،632،404،201،179

49۔ اخنس بن شُریق۔ Akhnas bin Shurayq

584،552،410

50۔ آمنہ بنت وہب۔ Amina bint Wahab

،220 ،219،214،210،208،207،206،201 ،195،179،178،177 ،176،175،174،129،126،9

584،227،226،225،224،223،222،221

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

51۔ اریاط۔ Ariat
181، 182، 477
52۔ ارقم بن ابو ارقم۔ Arqam bin Abu Arqam
400، 402، 470، 495، 533
53۔ اسعد بن زُرارہ۔ As'ad bin Zurarah
845، 647، 855، 656، 657
54۔ اصحابِ کہف۔ AshabKahf
425، 428، 427، 428
55۔ اسماء بنت ابوبکر۔ Asma bint Abubakr
472
56۔ بحیریٰ راہب۔ Bahira - the monk
244، 245، 249، 250، 251، 277
57۔ براض بن قیس النمری۔ Barad bin Qays Namri
258، 259، 260، 261، 262
56۔ برکہ۔ Barakah
179,210,222,223,224,225,226,227,228,291,310,472
59۔ ہاجرہ۔ Hajrah / Hagar
102، 103، 104، 105، 106، 107، 106، 109، 110، 114، 115، 117، 123، 126، 161
60۔ سارہ۔ Sarah
101، 102، 103، 104، 117
61۔ بلال بن رباح (بلال حبشی)۔ Bilal bin Rabah (Bilal Habshi)
366، 367، 382، 383، 384، 393، 469، 601، 602
82۔ بریدہ اسلمی۔ Buraydah Aslami
715
63۔ غارِ حرا۔ Cave Hira
166، 338، 341، 344، 347، 354، 356، 721
64۔ غارِ ثور۔ Cave Thaur
662، 683، 692، 693، 694، 697، 696، 700، 715
65۔ ضماد بن ثعلبہ۔ Damad bin Th'alibah
445
66۔ دارِ ارقم۔ Dar Arqam
400، 402، 403، 417، 452، 452، 462، 463، 464، 465
67۔ ذوالقرنین۔ Dhul Qarnain
76، 77، 428، 429
68۔ دحیہ بن خلیفہ کلبی۔ Dihyah bin Khalifah Kalbi
710
69۔ حوّا۔ Eve
74

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

70۔ فاطمہ بنت اسد۔ Fatimah bint Asad
234،235،308،361
71۔ فاطمہ بنت خطاب۔ Fatimah bint Khattab
472،494
72۔ فاطمہ بنت محمد۔ Fatimah bint Muhammad
308،565
73۔ حفصہ بنت عمر۔ Hafsa bint Umar
30
74۔ حجر اسود۔ Hajr Aswad
120،121،265،311،312،314،315،316،317،318،320،321،558،614
75۔ حلیمہ سعدیہ۔ Halimah S'adia
204، 205، 206، 207، 206، 209، 210، 211، 212، 214، 215، 216، 217، 216، 219، 220، 292،
76۔ 588، 721
حمزہ بن عبدالمطلب۔ Hamzah bin 'Abdul Mut-talib
167، 169، 203، 206، 210، 221، 452، 453، 454، 455، 461، 464، 465، 467، 468، 469، 471،
77۔ 495، 523
حربِ فجار۔ Harb Fijar
287، 510
78۔ حارث بن عبدالمطلب۔ Harith bin 'Abdul Mut-talib
209، 221، 668
79۔ حارث بن عبدالعزیٰ۔ Harith bin 'Abdul Uzza
207
80۔ ہاشم بن عبدمناف۔ Haashim bin 'Abd Manaf
155
81۔ حسّان بن عبدکلال حمیری۔ Hassan bin 'Abd Kalal Himyarite
142
82۔ حلف الفضول۔ Hilf al Fadul
266
83۔ ہرقل۔ Hiraqal
130، 711
84۔ ہشام بن عاص بن وائل۔ Hisham bin 'Aas bin Wail
495، 666، 688
85۔ ہشام بن عمرو۔ Hisham bin 'Amr
536، 539، 544
86۔ حسین بن علی۔ Hussain bin 'Ali
65
87۔ شیطان (ابلیس)۔ Iblees / Shaytan
33،73،74،75،113،114،115،116،124،169،219،356،646

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

88۔ ابراہیم۔ Ibrahim

56، 67، 88، 89، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 109، 111، 113، 114، 116، 117، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 126، 136، 139، 142، 148، 202، 231، 232، 289، 309، 311، 314، 319، 320، 321، 325، 337، 345، 346، 359، 399، 449، 548، 591، 593، 594، 598، 599، 620، 695

89۔ ابراہیم بن محمد۔ Ibrahim bin Muhammad

309، 548

90۔ انجیل۔ Bible (Injeel)

39، 85، 92، 176، 249، 279، 343، 420، 488، 709

91۔ اسحاق۔ Ishaq

76، 117، 126

92۔ اسماعیل۔ Ismaeel

56، 76، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 116، 117، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 132، 136، 148، 162، 164، 169، 173، 319، 325، 345، 348، 359، 624، 695

93۔ جابر بن عبداللہ انصاری۔ Jabir bin 'Abdullah

354، 645، 648، 649

94۔ جعفر ابن ابی طالب۔ Jaffer ibne Abi Talib

470، 474، 480، 482، 487

95۔ جبریل۔ Jibreel

34، 35، 75، 99، 120، 155، 350، 351، 352، 357، 360، 364، 373، 424، 425، 443، 489، 548، 560، 580، 589، 590، 591، 593، 596، 597، 600، 601، 603، 605، 605، 607، 609، 610، 611، 638، 677، 720، 721

96۔ جبیر بن مطعم۔ Jubayr bin Mut'em bin 'Adi

680، 672

97۔ خدیجہ بنت خویلد۔ Khadijah bint Khuwalid

263، 272، 273، 274، 275، 276، 280، 281، 282، 283، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 291، 292، 293، 295، 297، 298، 303، 305، 306، 307، 308، 309، 338، 341، 343، 345، 347، 354، 356، 359، 360، 361، 364، 365، 369، 472، 535، 536، 537، 548، 549، 571، 575، 634، 635، 719

98۔ خالد بن سعید۔ Khalid bin Saeed bin 'Aas

35، 405، 407، 408، 470، 494

99۔ خالد بن ولید۔ Khalid bin Walid

330، 332

100۔ خولہ بنت حکیم۔ Khawlah bint Hakeem

634، 637

101۔ خباب بن ارت۔ Khubab bin Artt

395، 396، 396، 471

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

102۔ کسریٰ۔ Kisra

196، 556، 633، 702، 703، 704، 710

103۔ کلثوم بن ہدم۔ Kulthum bin Badam

718

104۔ لوط۔ Lut

76، 449، 591

105۔ محمود (ہاتھی)۔ Mahmood (Elephant)

191، 193

106۔ میسرہ۔ Maisrah

277، 278، 279، 280، 281، 450، 630، 631، 632

107۔ منصور بن عکرمہ۔ Mansoor bin Ikramah bin Hashim

525

106۔ ماریہ قبطیہ۔ Maria Qibtiah

309

109۔ عیسیٰ ابن مریم۔ Jesus ('Esa bin Maryam)

56، 58، 76، 144، 183، 202، 279، 319، 483، 484، 486، 487، 593، 597، 598، 613، 657، 695

110۔ مسعود بن عمرو۔ Masud bin 'Amr

571

111۔ مقام ابراہیم۔ Muqam e Ibrahim

122

112۔ مصعب بن عمیر۔ Mus'ab bin Umayr

129، 130، 412، 450، 470، 495، 647، 648، 649، 662

113۔ مطعم بن عدی بن نوفل۔ Mut'em bin Adi bin Nawfal

501، 540، 541v543، 545، 585، 614، 615، 637، 638، 660، 672

114۔ مطلب بن عبد مناف۔ Muttali bin 'Abd Manaf

152

115۔ نضر بن حارث بن علقمہ۔ Nadar bin Harith bin 'Alqamah

421، 423، 424، 525، 532، 554، 555، 676

116۔ نفیسہ بنت اُمیّہ۔ Nafeesah bint Umayyah

285

117۔ نجاشی۔ Najashi

182، 185، 448، 451، 474، 476، 477، 478، 479، 481، 482، 484، 485، 486، 487، 488، 523

118۔ نسطورا راہب۔ Nastura - The Monk

243، 277، 278، 279، 281

119۔ نعمان بن مُنذر۔ nauman bin Munzer

256، 259

120۔ نمرود۔ Nimrud

86، 89، 90، 91، 96، 97، 98، 100، 593

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

121۔ فرعون۔ Pharoah
89،102،605-606

122۔ قاسم بن محمد۔ Qasim bin Muhammad
305

123۔ قصویٰ۔ Qiswa
351،672،698

124۔ قصی۔ Qusaey
146،147،148،149،150،151،156،175،232،282،518،552،647

125۔ رملہ بنت ابوسفیان۔ Ramlah bint Abu Sufyan
472

126۔ رقیہ بنت محمد۔ Ruqayyah bint Muhammad
306،450،472،565

127۔ سعد بن ابی وقاص۔ S'ad bin Abi Waqqas
41،366،408،409،410،411،469،473،494،531

126۔ سعد بن عُبادہ بن نضلہ۔ S'ad bin Ubadah bin Nadlah
646،655،656،658،660،661

129۔ سابقون الاولون۔ Sabiqoon al Awaloon
473

130۔ سعید بن عاص۔ Saeed bin 'Aas
306،329،405،470

131۔ صفیہ بنت عبدالمطّلب۔ Safiyah bint 'Abdul Mut-talib
168،221،712

132۔ سلمٰی بنت عمرو۔ Salma bint 'Amr
158،178

133۔ سلمان فارسی۔ Slman - The Persian
51

134۔ سُمیّہ بنت خبّاط۔ Samayyah bint Khabba4
367،385،472

135۔ سودہ بنت زمعہ۔ Sawdah bint Zam'ah
635

136۔ شق صدر۔ Shaq Sadr
220

137۔ شق القمر۔ Suaq Ul Qamar
533

138۔ شیبہ بن ربیعہ۔ Shaybah bin Rab'iah
493،672

139۔ نُعیم بن عبداللہ نحام۔ Nuaym binb 'Abdullah Neham
457

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

140۔ تیما بنت حارث۔ Sheema (Bint Harith)
209، 211، 212، 215، 216
141۔ صہیب رومی۔ Suhayb - The Roman
367، 464، 669، 670
142۔ سہیل بن عمرو۔ Suhayl bin 'Amr
472، 494، 584، 661
143۔ سراقہ بن مالک۔ Suraqah bin Malik
701، 703، 704
144۔ سوید بن صامت۔ Swayd bin Samit
625
145۔ طلحہ بن عبیداللہ۔ Talha bin Ubayd Allah
41، 404، 405
146۔ ثویبہ۔ Thuwaybah
196، 203، 210، 298
147۔ تورات۔ Torat
29، 84، 92، 109، 170، 242، 249، 250، 279، 420، 421، 631، 709
148۔ تبع بادشاہ۔ Tubbah King
711، 713
149۔ طفیل دوسی۔ Tufayl Dawsi
628
150۔ عُبادہ بن صامت۔ Ubadah bin Samat
646، 847، 655، 658
151۔ اُبی بن خلف۔ Ubaey bin Khalf
550
152۔ عبیداللہ بن جحش۔ Ubayd Allah bin Jahsh
210، 471، 490
153۔ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب۔ Ubaydah bin Harith bin 'Abdul Mut-talib—
668
154۔ عمر بن خطاب۔ Umar bin Khattab
41، 145، 389، 402، 461، 462، 463، 464، 465، 468، 469، 471، 473، 495، 592، 602، 665، 666،
704، 718
155۔ اُمّ المومنین۔ Umm al Momineen
30، 40، 318، 548
155۔ اُمّ عمارہ نصیبہ بنت کعب۔ Umm Ammarah Naseebah bint K'ab
650
157۔ اُمّ ایمن۔ Umm Ayman
210، 223، 229، 231، 365، 367، 449، 725
158۔ اُمّ حبیبہ۔ Umm habibah
491، 494

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

159۔ اُمّ حکیم بیضابنت عبدالمطّلب۔ Umm Hakeem Bayda bint 'Abdul Mut-talib
405،167،153
160۔ اُمّ ہانی۔ Umm Hani
614،283
161۔ اُمّ جمیل۔ Umm Jamil
557،556،402،357،356،307،306
162۔ اُمّ کلثوم بنت محمد۔ Umm Kulthoom bint Muhammad
472،306
163۔ اُمّ معبد۔ Umm M'abad
709،708،707،706،705
164۔ اُمّ سلمہ مخزومی۔ Umm Salmah Makhzmite
662
165۔ اُمیّہ بن خلف۔ Ummayah bin Khalf
550،377
166۔ عقبہ بن ابی معیط۔ Uqbah bin Abi Mueet
553،562،561،423،421
167۔ عتیبہ بن ابولہب۔ Utaybah bin Abu Lahab
374،307
168۔ عتبہ بن ابولہب۔ Utbah bin Abu Lahab
307،306
169۔ عثمان بن عفّان۔ Uthman bin 'Affan
494،473،469،450،405،293،69،41،30
170۔ عثمان بن مظعون۔ Uthman bin Muz'un
634،495،470،450
171۔ عثمان بن طلحہ بن طلحہ۔ Uthman bin Talha (bin Talha)
665،664،640،639
172۔ وادیٔ نخلہ۔ Valley of Nakhlah
583،582،329،164
173۔ وادیٔ طائف۔ Valley of Taif
،582،579،577،575،574،573،572،571،570،569،417،337،328،276،205،،187،186،62
691،672،629،627
174۔ وہب بن عبدمناف۔ Wahb bin 'Abd Manaf
202،175،174
175۔ ولید بن مغیرہ۔ Walid bin Mughirah
617،553،552،532،529،500،495،493،438،434،433،432،392،314،313
176۔ ورقہ بن نوفل۔ Warqah bin Nawfal
680،363،354،345،344،343،290،261،176

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

177۔ یاسر بن عامر۔ Yasir bin 'Amir
398، 471
178۔ زینب بنت محمد۔ Zainab bint Muhammad
305، 472
179۔ زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد۔ Zam'ah bint Aswad bin Mut-talib bin Asad
318، 542، 543، 673، 676
180۔ زید بن حارثہ۔ Zayd bn Haritha
51، 303، 04، 309، 310، 365، 469، 571، 573، 575، 583، 630
181۔ سعید بن زید۔ Saeed bin Zayd
41، 458، 460، 470
182۔ زید بن محمد۔ Zayd bin Muhammad
304
183۔ زبیر بن عبدالمطلب۔ Zubayr (bin 'Abdul Mut-talib)
232، 233، 241، 252، 270
184۔ زبیر بن ابواُمیہ۔ Zubayr bin 'Abu Umayyah
539، 540، 541
185۔ زبیر بن عوام۔ Zubayr bin 'Awam
41، 450، 470، 473، 712

کتاب محمد رسول اللہ:
112، 142، 161، 166، 176، 204، 210، 216، 221، 235، 249، 258، 305، 309، 388، 389، 396،
510، 588

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کچھ باتیں محمد رسول اللہ جلد۔Volume-2 کے بارے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آ گئے ہیں۔ یہاں مہاجروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ اِن کی رہائش اور روزگار ہے۔ رسول اللہ نے اِس کا خوب صورت حل پیش کیا ہے۔ مدینہ منوّرہ میں رسول اللہ کو ضرورت محسوس ہوئی تو مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی جسے آج کل ہم مسجد نبوی کے نام سے جانتے ہیں۔ رسول اللہ نے یہاں رہنے والے یہودیوں اور دوسرے عرب قبیلوں سے دوستی کے معاہدہ کر لیے ہیں۔ مسلمان مدینہ منوّرہ میں سکون سے رہ رہے ہیں۔ قریش مکّہ کے لیے یہ سب نا قابل قبول ہے۔ اُنھوں نے مدینہ منوّرہ کا اِقتصادی بائیکاٹ (Financial boycot) کر دیا ہے۔ اِس وجہ سے حالات بڑے مشکل ہو گئے ہیں۔ اِس کے جواب میں رسول اللہ نے بھی قریش کے تجارتی قافلوں کا مدینہ منوّرہ سے گزرنے کا راستہ بند کر دیا ہے۔ اب قریش کو اِحساس ہوا ہے کہ ہجرت کے لیے مدینہ منوّرہ کو کیوں چُنا گیا۔ قریش نے قافلوں کو روکنے کا بہانہ بنا کر مدینہ منوّرہ پر حملہ کر دیا ہے۔ قریش جنگ کی پوری تیاری جبکہ مسلمان ابوسُفیان کے قافلہ کو روکنے کے لیے نکلے ہیں جنگ کے لیے نہیں۔ مسلمانوں اور قریش میں پہلی جنگ بدر کے مقام پر ہوئی جس میں مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔

بدر کی فتح کے بعد کچھ ایسے لوگ بھی ایمان لے آئے جو دل سے رسول اللہ کے ساتھ نہیں ہیں۔ اِنہیں منافق کہا جاتا ہے۔ منافقوں اور یہودیوں میں مسلمانوں کے خلاف اِتحاد ہے جس کا فائدہ اُٹھا کر قریش نے ایک سال بعد پھر سے مدینہ منوّرہ پر حملہ کر دیا۔ یہ جنگ اُحد کے میدان میں ہوئی۔ اِس میں مسلمانوں کا کافی نقصان ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُحد کی جنگ کے بعد مدینہ منوّرہ کے اِردگرد کے قبیلے بھی مسلمانوں کے خلاف سر اُٹھانے لگے۔ کچھ قبیلوں نے تبلیغ کے بہانے مسلمانوں کو اپنے علاقہ میں لے جا کر قتل اور قید کر لیا۔ قیدیوں کو بھاری رقم لے کر قریش مکّہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ منافقوں نے سیّدہ عائشہ پر الزام (Illicit relation) لگایا اور ایک ہنگامہ کھڑا کیا۔ اللہ کریم نے سیّدہ عائشہ کے حق میں گواہی دی۔ یوں سیّدہ عائشہ اور رسول اللہ ایک پریشان کُن صورتِ حال سے نکلے۔

اُحد کی جنگ کے دو سال بعد قریش نے دس ہزار (10,000) فوجیوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ یہ جنگ ایک مہینے تک جاری رہی۔ ایک طرف قریش مدینہ منوّرہ کے باہر سے حملہ آور ہوئے تو دوسری طرف یہودی مدینہ منوّرہ کے اندر سے حملہ کرنے کے لیے تیار۔ بڑی ہی مشکل صورتِ حال رہی۔ اِسے جنگِ احزاب کہا جاتا ہے۔ جنگِ احزاب ختم ہونے کے بعد یہودیوں کی مسلمانوں سے معاہدہ کی خلاف ورزی پر رسول اللہ نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا۔ اِس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہودی ہتھیار پھینکنے پر مجبور ہوئے۔ اُنہیں تورات کے مطابق غداری کی سزا دی گئی۔ اِس کے بعد مدینہ منوّرہ سے یہویوں کا وجود ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے مکّہ جا کر عمرہ ادا کرنے کا اِرادہ کیا تو قریش نے آپ کو مکّہ میں داخل نہیں ہونے دیا۔ رسول اللہ نے بڑے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے قریش سے صلح کا معاہدہ کر لیا۔ اِسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ اِس صلح کی شرطیں ظاہری طور پر مسلمانوں کے خلاف اور قریش کے حق میں تھیں۔

یہ سب اور بہت کچھ جاننے کے لیے محمد رسول اللہ جلد۔2_Volume کا مطالعہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ISLAM360 DESCRIPTION

World's biggest Quran and Hadith searchable applieation with an unparalleled array of amazing features:

HOLY QURAN FEATURES:

- Read Holy Quran by Surah or Parah)Juzz Listings)
- Read Holy Quran with translations in English, Urdu, Hindi and Roman Urdu script.
- Read Holy Quran with translations by Muhammad JunaGarhi, Mufti TaqiUsmani, Tahir-ul-Qadri, Amin Ahsan Islahi, Muhammad Hussain Najfi, Nighat Hashmi, Abul AlaaMoududi, Kanzul Iman etc.
- Read Tafasir of the Quran by TaqiUsmani, Abul Ala Moudodi, IbneKaseer, and audio Tafseer of Dr. Israr Ahmed, Mufti M. Sayeed and many more.
- Add your own notes along with eaeh Ayah of the Holy Quran.
- Save Bookmarks for the Holy Quran to record where you are at, or to mark important passages.
- Search entire translations of the Holy Quran by Word typed in English, Urdu, Roman Urdu or Hindi.
- Search Holy Quran By Arabic Root Word. In the Arabic language, most words are derived from a Root Word. A word is created by applying vowels, prefixes and suffixes in an often-predictable manner to the original Root. Excellent for people interested in learning the Arabic language or meaning of the Quran.
- Search the Holy Quran by Subject or Topic, listed alphabetically in both English, Urdu, Roman Urdu, Hindi ete.
- Listen to Holy Quran's recitation from at least 12world-renowned reciters.
- Listen to Holy Quran's Audio Translation and Tafaseer.
- 9Books of Ahadith which has more than 78000of Ahadith.
- 2.7million cities of Qibla direction and Prayer timings.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام 360 میں سیرت رسول دیکھنے کا طریقہ

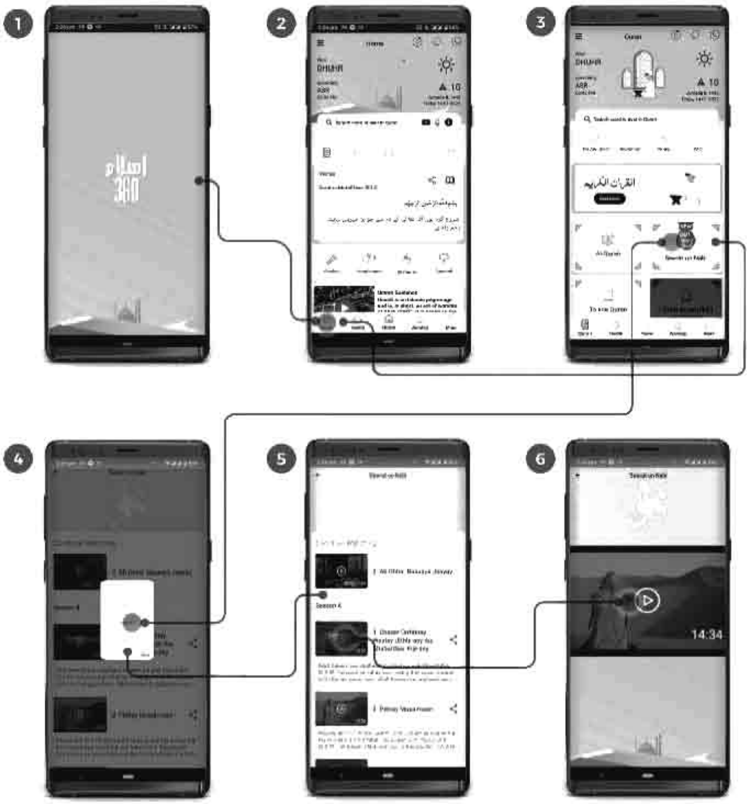

AVAILABLE ON

Download on the App Store

Available on the Google Play

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ادیب آن لائن اردو کی پہلی ڈیجیٹل لائبریری ایپ ہے جس میں مصنفین کی باقاعدہ اجازت اور ان کے اشتراک سے کتابوں کو ڈیجیٹائز کیا جاتا ہے۔ ہم کتابوں کو اسکین نہیں کرتے بلکہ انہیں لفظ بہ لفظ بشمول تصاویر و جدول ڈیجیٹل طریقہ کار پر تیار کیا جاتا ہے تاکہ یہ ادبی ورثہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور اردو کے طالب علم اس سے مستفید ہو سکیں۔

ادیب آن لائن میں اب تک سینکڑوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کام کی وسعت اور درکار وسائل کے پیش نظر ادیب آن لائن میں مفت کتابوں کے ساتھ ساتھ سبسکرپشن یعنی ممبر شپ کی بنیاد پر پریمیم کتب بھی شائع کی جا رہی ہیں۔ ممبر شپ فیس انتہائی ارزاں رکھی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس بیش قیمت ادبی سرمایہ سے فیض یاب ہو سکیں اور ہمارے ساتھ اس سفر کا حصہ بن سکیں۔

ادیب آن لائن نئی نسل میں اردو سے دلچسپی بڑھانے، نیز اردو ڈیجیٹل کتابوں اور اشاعتی حقوق (کاپی رائٹ) کے حوالے سے آگاہی پھیلانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ ذیل میں درج لنک کے ذریعے ایپ انسٹال کیجئے اور پریمیم ممبر بن کر اس مشن میں ہمارا ساتھ دیجئے۔

https//:qrco.de/adeebonline

اس حوالے سے کسی بھی قسم کی معلومات یا تجاویز کے لئے آپ ہم سے براہِ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔ شکریہ

سید فصیح الدین احمد
Co-Founder Adeeb Online
0300 210 2123
syed.ahmed@idea2r.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب حاصل کرنے کے لیے

لاہور کتاب گھر Lahore Kitab Ghar

38 Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore 0320 1957491,042 3735 0476

البلاغ اسلامک سٹور Albalagh Islamic Store

Lahore

Landmark Plaza, Jail Road, Gulberg 0300 888 0450,042 35717842- 3

New Liberty Tower, Model Town Link Road 0321 594 2233,042 3594 2233 - 77

Islamabad

Adnan Plaza, Sawaan Road, G-10Markaz 0300 551 1552, 051 235 0046-7

Babar Center, Near ABL F-8 Markaz 0321 530 5060, 051 228 1420

Rawalpindi

Commercial Market, 5th Road, Opposite Chaman Ice Cream, Satellite Town,

0304 452 1903, 051 485 0100

Multan

Chungi#6, Bosan Road, Multan 0300 611 2240, 061 622 3316-7

Sargodha

City Center, Block C, Satellite Town 0320 325 2885,048 325 2885

Gujranwalla

684B Block, Madinah Masjid Road, Satellite Town, 0321 520 8080, 055 373 5500

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسلِ نو کے استفادہ" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "کے لیے اِک شاہکار تالیف ہے۔
حجۃ الاسلام آغا سیّد حسن رضا ہمدانی، پرنسپل مدرسہ قرآن ناطق

ہر سطر لائقِ قدر ہے۔ اِس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ دورِ جدید کا طالبِ علم روزمرّہ کی اُردو زبان میں آسانی سے سیرت کا مطالعہ کرسکتا ہے۔
سیّد عامر محمود جعفری، غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ

محمد رسول اللہ سیرت کی کتاب ہی نہیں، ایک محبّت نامہ ہے۔ آقا کے رُوبرو کھڑے غلام کی طرف سے ہدیہ ہے۔ تاریخ میں عقیدت کی اِتنی خوبصورت عکاسی خال خال ہی ملتی ہے۔
زاہد حسین چھیپا۔ Islam360

اسلوبِ بیان کا کمال یہ ہے کہ حالات و واقعات کو اُن کے اصل راویوں کے تکلّم میں پیش کیا گیا ہے۔ کسی بھی موضوع کی طوالت یا تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔
محمد اسلم صابر۔ Insurance Professional

When started reading this book, I became curious to read further. English substitutes helped me read it. I wish to read more books like this.

Mashaal Waseem, *Student of Grade 7*

Life of Prophet ﷺ is narrated through contemporary storytelling. Instead of knowing his life, one tends to live Prophet's life emotionally.

Mariam Anwaar Khan, Psychologist

اگر آپ ایک باب پڑھنا شروع کر دیں تو مشکل ہے کہ اُس کو ختم کیے بغیر اُٹھ پائیں۔
فرح صدیقی۔ Educationist

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

Muhammad Rasoolullah

صدارتی ایوارڈ یافتہ

ایک ایسی کتاب جو آپ کو
چودہ سو سال پہلے کے زمانہ میں لے جائے۔

تالیف : اعجاز احمد

ISBN: 978-969-23630-0-6

THINK SOFT PUBLICATIONS